۷۸۶

شعر

کتابٌ لو تأمّلهُ ضریرٌ	لعادَ کریمتاهُ بلا ارتیابِ
ولو مرّت حواملهُ بقبرٍ	لصار المیتُ حیًّا فی التراب

بمواهب حضرت ارحم الراحمین؛ در طهارت نسب جناب سید المرسلین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین، کتاب معدن صواب و مغفرت آگین

درج الدرر البهیه
فی ایمان الآباء والامهات
المصطفویه

از تالیف منیف تراب اقدام المصنفین؛ خادم الفقراء والمساکین؛
محمد خیر الدین اناله الله رحیق المحبین؛ در مطبع توفیقی مطبوع گردیده بهر عاشقین

این نامه چه نامه ایست کہ چون باغ ارم	از نازکی و لطافت آن هردم
هم سینه شود گلشن و هم جان تازه	هم دیده شود روشن و هم دل خرم

غریق لجۂ انعام و فیض یزدانم
کدام شکر وی آرم بجا نمیدانم

بعد تحمیدات ذات قدیم الصفات کہ جسنے اپنے نور قدیم سے پیدا کیا خاتم انبیائے کبار؛ اور اوس محبوب ازلی کے نور کامل السرور سے اوسیکے لیئے ہویدا کیا اہل نور و نار؛ پھر اوس فیض لم یزلی کو اصلاب طاہرین اور ارحام طاہرات سی دار دنیا مین کیا آشکار؛ شعر

مَا زَالَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مُتَنَقِّلاً
فِی الطَّیِّبِیْنَ الطَّاهِرِیْنَ اُولِی الْعُلٰی
حَتّٰی لِعَبْدِاللّٰهِ جَاءَ مُطَهَّرًا
وَمُکَرَّمًا وَّمُعَظَّمًا وَّمُبَجَّلًا

اور آلی متلالی صلوات سنیات اور جواہر زواہر تسلیمات زاکیات افزون از عدد انفاس کائنات و بیرون از شمار اشعار مکونات فرق ذات رحمت عرشیات و فرشیات پر دائم ہون نثار؛ کہ جنکی شان رفیع البنیان مین وَلَسَوْفَ یُعْطِیْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰی فرمان پروردگار؛ شعر

خدا خواہد رضائے مصطفا را
خدا جوید رضائے مجتبا را
رضائے حق اگر خواہی خیوری
خدائے خویش راضی کن خدا را

پھر اُس حبیب حضرت رحمان طبیب معصیت گنہگاران کو معراج وہاج کرایا اور علی الخصوص خلوت خانۂ لامکان پر نشائین بلایا اور اپنے دیدار قدامت انوار سے ایسا محو پر صحو فرمایا بصد عز و وقار؛ کہ ازان حال بیچگون یہ مضمون فیض مشحون ترنم گوئی بیچون ہے عند اولی الابصار؛ شعر

نہ عصیان ماندو نے طاعت
شدم محو اندران ساعت
چنان گشتم دران حالت
کہ وے من گشت و من ہم وی

اور خلعت شفاعت کبری تا مت اوس طلعت عظمی پر راست و چست آیا کہ جسنے لسان وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی سی ایسا فرمایا کہ اذا لا ارضی و واحد من امتی فی النار

اَلَمْ یُرْضِكَ الرَّحْمٰنُ فِیْ سُوْرَةِ الضُّحٰی
وَحَاشَاكَ اَنْ تَرْضٰی وَفِیْنَا مُعَذَّبٌ

عُشّاق ہر کجا رقمِ کلکِ آن نگار
یا بند بروی از مژہ گو ہر فشان کنند

ہر یک گرفتہ حرفے ازانجا بیادگار
تعویذِ جان و حرزِ دلِ ناتوان کنند

اے لبیبِ صفی وی اَریب وفی نور اللہ فکرک بانوارہٖ ؛ و شرح صدرک باسرارہٖ جو شخص
کہ مُحبِّ صادقِ جنابِ خاتم انبیائے کبار ہے ؛ درودِ نامحدود حضرت و دود بر سیدِ مختار ہے
تو وہ اِس کتاب مخزنِ صواب و مغفرت پر وانہ پرمِثلِ پروانہ جان نثار ہے ؛ کیونکہ اِس
کتابِ نایاب مین وصفِ محبوب ازبسکہ مطلوب بطرزِ خوش اسلوب صریحًا نگار ہے ؛
فہو عندہ اجمل مِن اللوء المکنون ؛ و افضل مِن جنۃٍ وُعِدَ بہا المتقون اور جو شخص کہ منکرِ جنابِ
رسالت مآب شفیعِ روزِ شمار ہے ؛ تو وہ اِس کتاب ہادیئے صواب سے چون کافر از
کلمۂ توحید بیزار ہے ؛ اور رَدِ منکر یہ فرمان واجب الاذعانِ حضرتِ پروردگار ہے
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِؤُا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاہِہِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ شعر

ہر کہ بر شمعِ خدا آرد تفو
شمع کے میرد بسوزد پوزِ او

ای بریدہ آن لب و حلق و دہان
کہ کند تف سوی مہ یا آسمان

تف بروُش بازگردد بیشکے
تف سوی گردون نیابد مسلکے

تاقیامت تف برو بارد زرب
ہمچو تبّت بر روانِ بولہب

اے عزیز و افرتمیز انکارِ منکر اطفائے چراغ صدق و صواب مین ؛ غیر موثر ہے مثلِ خواہشِ
خفاش نابودیئے آفتاب مین ؛ شعر

شور بختان آرزو خواہند
مقبلانرا زوالِ نعمت و جاہ

گرنہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

راست خواہی ہزار چشم چنان
کور بہتر نہ آفتاب سیاہ

فہرس البصائر العشرۃ الجلیہ ؛ لناظر الجزء الاول من العقائد الخیوریہ

اور یہ جزو مسمّی ہی بدرج الدرر البہیہ ؛ فی ایمان الاباء والامّہات المصطفویہ

بصیرت اولی مین نام اون کتابونکا آشکارا ہی ؛ جو ماخذ جلد اول عقائد خیوریہ بلا انکار ہے ؛ اور یہی جلد درج الدرر البہیہ پرانوار ہی ؛ ۳

بصیرت ثانیہ اون بعض فوائد سرائد مین مسطور ہے ؛ کہ جنسے ماہر ہونا منصفین کو قبل مطالعہ کتاب ہذا ضرور ہے ؛ ۶

بصیرت ثالثہ اس بیان مین نگار ہے ؛ کہ یہہ کتاب نافع معتبین اولی الابصار ہے ؛ نہ ہادیئے منکرین پر اشرار ہے ؛ ۸

بصیرت رابعہ مین ہما اون ائمہ اتمہ اہل سنۃ کے مذکور ہین ؛ جو معتقدان طہارت نسب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بلا فتور ہین ۹

بصیرت خامسہ مین چند شبہات ضروریات نگار ہین ؛ اور اس ضرورت سے حضرات منصفین لاریب ماہرین بلا انکار ہین ؛ ۱۲

بصیرت سادسہ مین بیان تصدیق حضرت ابو طالب عم شفیع الانام ہے ؛ اور رد شبہات منکران سیّد الکائنات با اہتمام ہے ؛ ۱۳

اور اونکی آلِ منتجبین اور اصحابِ منتجبین پر جو مثلِ سفینۂ نوح اور نجومِ ہدایت و فتوح

نہار؛ مرآتِ خاطرِ خطیب اور آئینۂ ضمیرِ منیر کافۂ انام ہمہ خواص و عوام پر جلوہ گند

ہو؛ اور گوشِ ہوش تجار اور ہر ایک اہلِ مطبع ہر دیار اِس خبرِ صدق اثر سے خرم

و مسرور ہو کہ اِس مؤلفِ مسکین صانہ اللہ من شر الحاسدین نے اول عباراتِ عربیہ اور

تعبیراتِ فارسیہ اِس کتاب دُرج الدُّرر البہیہ اول جلد عقائد خیوریہ کو زُبرِ معتبرۂ حضرات

محققین اور کُتبِ معتمدۂ مہرۂ مدققین سے انتخاب کیا؛ پھر اونکی صورتِ معانی کو لباس

نظمِ اردو مبانی سے زینت آب کیا؛ اور مطبعِ توفیقی واقع شہر کلکتہ مین کتاب مذکور بصرفِ

زرِ کثیر چھپوایا؛ بہ حسبِ قانونِ سرکارِ نامدار داخلِ دفترِ رجسٹری مندرج کرایا؛ پس کوئی

صاحب قصدِ چھاپنے یا چھپوانے کتاب ہذا یعنے دُرج الدُّرر البہیہ؛ فی ایمانِ الآباء والامہات

المصطفویہ کا نہ فرماوے؛ اور اسیطور عدمِ اجازتِ طبع بصائر عشرۂ جلیہ لناظری الجزء الاول

مِنَ العقائد الخیوریہ اپنی دلمین مقرر ٹھہراوے؛ اور زنہار زنہار بقصدِ حصولِ منفعت بارِ

نقصان و مضرت نہ اوٹھاوے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آرد پشیمانی؛ کیونکہ

جمیع حقوقِ کتاب مرقوم الصدر اِس مؤلفِ مسکین ابن المسکین کے لئے محفوظ ہین؛ بہر طور

اِس مشتہر داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضیر کے لیئے وہ جملہ ثابت و ملحوظ ہین؛ اور جس صاحبکو

خریدِ کتابِ مذکور مطلوب و منظور ہو؛ تو شہر کلکتہ امرتلہ گلی مکان نمبر ۹ مین حافظ ولی اللہ

صاحب سے بہ قیمت پختہ شش روپیہ فی جلد دستیاب بلا فتور ہو؛ اور اگر کوئی صاحب

دوسرے شہر و اطراف سے طلب فرماوے تو فوراً بوصولِ قیمتِ مذکور مع خرچ سبیل ڈاک

مکان مسطور سے کتاب مزبور روانہ کیجاوے؛ واللہ الہادی و علیہ اعتمادی۔

المشتہر

مؤلفِ مسکین محمد خیر الدین انافہ اللہ حق الیقین آمین؛

۲۰ شہر محرم الحرام ۱۳۱۲ھ من ہجرتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام

بعض عباراتِ حضرتِ شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز کہ اون سے بعض فوائد آشکار ہین دلائل استمداد مین وہ درکار ہین ۷۴

بیانِ حلّتِ جانور منذور بنامِ اولیائے ایزدِ منّان از تحریر مولوی اسماعیل صاحبِ تقویۃ الایمان و تصرّف مقربانِ ذو الجلال و لزوم محبت مرشد بالاستقلال ۷۸

ذکرِ چند فوائد از عبارات مولوی اسمٰعیل صاحب تقویّۃ الایمان اور عبارات اُسکے بزرگون سے بتصریح التبیان ۸۶

فائدہ پہلا بیچ ردِّ اِس عقیدہ وہابیّہ کی آشکار ہے کہ محض اعمال پر ایمان و کفر کا مدار ہے تصدیق و اقرار کا اوسمین نہین اعتبار ہے ۸۶

جسطور کلمۂ طیّبہ سے مذہبِ مشرکین مردود ہے اوسیطور مذہبِ فرقۂ وہابیّہ خارجیّہ ہندیّہ بھی کلمۂ طیّبہ سے نابود ہے۔ ۸۹

فائدہ دوسرا اِس بیان مین آشکار ہے کہ طلبِ حاجات اولیاء اللہ سے جائز بلا انکار ہے اور یہ جواز صراط المستقیم اور عزیزین سے لگا ہے ۹۴

فائدہ تیسرا استمداد بالاستقلال و غیر استقلال مین مسطور ہے اور فائدے چوتھے مین خوبیئے فاتحۂ مرسومہ اور نذر بزرگان بھی مذکور ہے ۹۵

فائدہ پانچوان اس بیان مین کہ اولیاء اللہ کے لیئے نذر جانور جائز لا کلام ہے تشہیر بنام اولیاء اللہ سے نہ ہرگز وہ حرام ہے نہ لفظ نذر سے حرمت کا اسمین کچھ مرام ہے ۹۶

بصیرتِ سابعہ اس بیان مین معہود ہی: کہ طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کتب متداولۂ ہند مین بھی موجود ہے۔ پس انکار منکر بہر طور مردود ہے ۱۱۶

بصیرتِ ثامنہ اسمین کہ مسئلۂ وحدۃ الوجود اور مثل اسکے جو اِس کتاب مین نگارش ہی: تو اوسپر اعتراض کرنا منکرین کو ہرگز نہین سزاوار ہے ۱۱۹

بصیرتِ تاسعہ مین وہ شرائط مسطور ہین: جو منکرین پر پیش از تحریر اعتراض ملزوم الفہم با معان نظر ضرور ہین: ۱۲۸

بصیرتِ عاشرہ مین مسطور ردّ منکرانِ پر اشرار ہی: کہ محبتِ سیدِ مختار و آلِ اطہار کو نسبتِ رفض کرنا نہین سزاوار ہے: ۱۵۱

فہرستِ بصائرِ مسطورہ: دربیانِ بعضِ فوائدِ مبرورہ

بیانِ محبت و مودّتِ حضرتِ ابو طالب عمّ شفیع الانام: دربارۂ جناب حبیب خدا علیہ الصلوٰۃ والسلام: ۲۴

ردِّ چند شبہاتِ منکرانِ پُر اشرار: دربارۂ حضرتِ ابو طالب عمّ حبیب پروردگار: صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار ۴۲

کثرتِ عذاب بعض جا موجب شرافت ہے عند اولی الابصار: نہ ہر جا سبب رذالت ہی نزد پروردگار: ۵۱

اصلِ اصول فرقہ وہابیّہ پُر شرور: یہ ہے کہ خارج کرنا مومنین کو ایمان سے حتی المقدور الزام شرک سے در ہمہ امور: ۶۲

دعائے حصولِ سداد برائے منکرانِ محبتِ حبیبِ ربّ العباد علیہ الصلوٰۃ الی یوم التناد ۱۶۷	چند اشعار لطافت شعار در فضیلتِ صلوٰۃ بر سیّدِ مختار صلی اللہ وسلم علیہ و آلہ ذوی الافتخار ۱۶۶

معذرتِ مؤلّفِ مسکین اَنافہ اللہ رحیق المحبّین بحضرتِ علمائے منصفین

۱۷۰

بعد تحمیدِ ایزدِ غفّار و درود نا معدود سیّدِ مختار و منقبتِ حضراتِ آلِ اطہار خاطرِ عاطرِ ناظرِ اِس کتاب دُرجِ الدّرر البہیّہ فی ایمان الآباء والامّہات المصطفویّہ وہٰذا ہو الجزء الاوّل مِن العقائد الخیوریّہ لاہل السّنۃ والجماعۃ المرضیّہ پر آشکار ہو یہ مضمونِ صدق مشحون صفحۂ قلبِ محبین منصفین پر نگار ہو کہ بعض مقام اِس کتاب مین بعد طبع نزدِ معانِ نظر نہایت موجز و پُر اختصار مفہوم ہوا کہ افہامِ عوام مین ادراک اوسکا بے غایت دشوار معلوم ہوا تو اُس مقام کو ضیق اختصار سے رہائی دیا موافق ہر ایک مقام کے قدری تفصیل مزید کیا لہٰذا شمارِ اعدادِ صفحات مین فرق نمودار رہا حتّیٰ کہ بعض جائے اعدادِ اوراق مین تکرار رہا اور لفظِ مزید مع اعدادِ زائدہ تحریر کرنا سزاوار رہا پس فہرست مین جس جائے لفظِ مزید مع عدد مسطور ہے تو کتاب مین بھی وہی عدد مع لفظِ مزید دیکھنا ضرور ہے

واللہ المستعان وعلیہ التکلان

فائدہ چھٹا یہ کہ مقربانِ الٰہی کے اقوال ؛ اور اونکے انفاس و مکان و افعال ؛ اور اونکے ہم صحبت و زائرین ؛ مظاہر خیر و برکت ہین بالیقین ؛ ۱۱۱

فائدہ ساتوان اِس بیان مین کہ صراطِ مستقیم طریقِ انبیاؑ و اولیائے کرام ہے ؛ اور آغاز باقی فوائد بھی اسی صفحہ سے لاکلام ہے ؛ ۱۱۴

بیانِ لغزش بعض حضراتِ علمائے کبار ؛ در طہارتِ نسب جنابِ سیدِ مختار ؛ بسببِ عدم ادراک معانیئے لفظِ اب عند اولی الابصار ؛ ۱۳۸

بیانِ ہفت براہین قاطعہ ؛ بروشن ترین مضامین ساطعہ اس مدعا پر کہ آزر عمِ خلیل ہے ؛ نہ انکا پدر حقیقی نزد نبیل ہے ؛ ۱۴۱

بیانِ اعتراض بعض ملحدانِ لئام ؛ بر قرآن شریف در نسبِ خلیل علیہ السلام ؛ اور چند جوابِ علما کہ موجب مغالطہ ہین نزد فہام ؛ ۱۴۶

احادیث مین جو مضمونِ طہارتِ نسب رسول مقبول ہے ۔ تو لاریب وہ حدِ تواتر پر موصول ہے ؛ اور اس طہارت سے مراد ایمانِ پر صول ہے ؛ ۱۴۹

قصیدۂ سدیدہ در مدحِ خلفائے راشدین ؛ و حضراتِ حسنین قرۃ اعین سید المرسلین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ ۱۵۶

قصیدۂ رشیدہ در طہارتِ نسبِ جنابِ شفیع الانام ؛ علیہ وعلیٰ آبائہ صلوات اللہ الملک العلام ؛ ۱۵۹

وصل پانچوان حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ایمان مین ۞ اور اصحاب فیل اور ابرہ ذلیل کے شمہ بیان مین ۞ ۱۶۸

وصل چھٹا در رد بعض شبہات اہل شین و بیان ایمان والدین سید الثقلین صلے اللہ وسلم علیہ ملأ الخافقین ۞ ۱۹۷

وصل ساتوان اس بیان مین کہ بول و خون سید الانام ۞ جسکے شکم مین گیا اوسپر نار جہنم حرام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ۲۱۹

وصل آٹھوان اسمین کہ نام نامی عبد اللہ اور آمنہ زینہار ۞ کسی کافر و کافرہ کا روئے زمین پر نہین ہوا در بیان کفار ۞ ۲۳۴

وصل ناوان اسمین کہ والدہ ماجدہ سید الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام نزد ائمہ اثنہ لاریب مومنہ ہین علے الدوام ۲۵۰

وصل دسوان در رد شبہات بقیہ منکران سید الانام ۞ دلائل نقلیہ و عقلیہ سے جو ثابت ہین نزد ائمہ اعلام ۞ ۱۷۱

وصل گیارھوان اسمین کہ اگر نہ آوے نزد بندگان کوئی رسول ۞ اور یہ اپنے خالق سے ناہرنہون دائم رہین جہول تو وہ معذب نہین ای فحول ۳۹۹

وصل بارھوان اسمین کہ اہل فترت کے مشرکین اس اعتقاد پر سداد پر تھے بالیقین کہ ہم سب مخلوق خدا ہین اور آسمان و زمین ۞ ۳۲۹

فہرستِ دُرجِ الدّررِ البہیّہ فی ایمانِ الآباء والاُمّہات المصطفویّہ اور یہی ہے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریّہ

حمد حضرتِ احدیّت کبریاء برنعمتِ ذاتِ نبی الانبیاء و رفعت و عظمتِ سلطان الاولیاء علیہ وعلیہم الصلوٰۃ والثناء ۲

شمۂ نعوتِ حمیدہ واوصافِ پسندیدہ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوات وازکی التحیّات وعلےٰ آلہ ذوی الخیر والبرکات ۱۳

بابِ اوّل اوس مین بارہ وصل ہین مستبین وصل پہلا اِس آیت کے معنے مین کہ حِیْنَ تَقُوْمُ وَ تَقَلُّبَکَ فِی السّاجدین ۶۳

وصل دوسرا بعض احادیث مین کہ جنسے یہ ثابت ہے بالیقین کہ جملہ آباؤ امّہاتِ رسول مقبول لاریب ہین مومنین ۸۶

وصل تیسرا اون آیاتِ منصوصہ مین کہ جنسے ثابت ہے بالیقین کہ ہمہ آباؤ امّہاتِ رسول کریم لاریب ہین مومنین ۱۰۸

وصل چوتھا در بیانِ نسب نامۂ رسول کریم اور یہ نسب نامہ متحقق ہے بشہادت اربابِ قلب سلیم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم ۱۴۳

مزید

حدیث قدسی لولا محمدؐ لما خلقتُ آدم ولا الجنة ولا النار ٭ ولولاک لما خلقتُ الدنیا یا حبیبِ المختار ٭ علَیہِ صلوٰۃ الغفار ٭

۵۲

پنج انبیا کو برادرِ اُمّت ٹھہرایا جناب پروردگار اور جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو جانِ اُمّت فرمایا بصد عزّ و وقار ٭

۵۷

مناقب حضراتِ خلفائے راشدینؓ و دیگر مرضیۂ آل طٰہٰ و یٰسین صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین ٭

۶۱

منقبت اولیائے اُمّتِ مرحومہ خیرالانام کہ انبیا سے زیادہ ہے اونکے لیئے انعام طفیل رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام

۷۶

تعظیم حکامِ ظاہر و باطن رعایا پر علی الدوام لازم والزم ہے مثل تعظیم ایزدِ علام ٭ چہ جائیکہ اون سے سرکشی کریں صبح وشام ٭

۸۸

طلبِ مغفرت بسبقتِ رحمتِ کردگار ٭ و بوسیلۂ جمیلۂ شفاعت سیّد مختار ٭ صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الاطہار ٭

۹۴

استدعا برائے اجرائے فیوض اساتذہ و مشائخ مولفِ مسکین ٭ و خواہش اعدا از شاگردان و مریدین از جناب ربّ العالمین ٭

۹۵

تعوذ بجنابِ ارحم الراحمین از شرِ حسد حاسدین کہ لاریب یہ ورثۂ ابلیس ہے بالیقین یہی اوّل گناہ در آسمان و زمین ٭

۹۷

فہرست درج الدرر البہیۃ ؛ در بیان بعض فوائد ضروریۃ

بیان جواز اطلاق لفظ ربی بر غیر خدا ؛ بدلیل نص قرآنی وحدیث شفیع الورا وہ متفق علیہ ائمۃ الاتمۃ ؛ من المفسرین و سائر اہل السنۃ ۱۳

شمہ معنائے ماقال اللہ ذوالجلال ؛ انا عرضنا الامانۃ علے السموات والارض والجبال ؛ بطور ملخص از کتب اہل کمال ؛ ۲۵

اندک معنائے خلافت سیدنا آدم علیہ السلام و شمہ بیان وحدۃ الوجود بتلخیص کلام ؛ و تمثیل عالم کبریٰ و صغریٰ بقلب و حج بیت الحرام ؛ ۲۷

جواب اس اعتراض کا کہ اصل ہمہ را ؛ نور نبی ہے علیہ الصلوۃ والثنا ؛ اور سگ و خوک ناپاک اور حرام ؛ اور نور نبی پاک علیہ الصلوۃ والسلام ؛ ۳۴

شمہ معنائے حدیث نفیس سید الانام ؛ اخی یوسف اصبح وانا املح منہ علیہما السلام ؛ و بیان اتحاد السرین ؛ و رفع الاین من البین ؛ ۳۶

ظاہر مین مخلوق مقید ساجد علیہ الصلوۃ والسلام باطن مین مطلق مسجود حق عند الفہام ؛ باطن مین نور قدیم ہے ظاہر مین صاحب خلق عظیم ہے ؛ ۴۳

ل و آخر ہر چیز نمک چشی کرنا موجب شفا ہے تین سو اسی بیماری کی لاریب یہ دوا ہے ؛ از انجملہ برص و جذام ہے ؛ درد گلو و شکم لاکلام ہے ۴۷

اشارہ بسوئے ماقال الملک لا الہ ؛ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ اور موافق اس کے یہہ حدیث صدق من رانی فقد رای الحق ۵۱

حضرت عبد المطلب آلِ خدا ہین بالیقین ؛ فلا ریب فی ایمانہ عند المنصفین رضی اللہ عنہم اجمعین ؛ ۱۹۴

ردِ شبہہ منکرانِ طہارتِ نسب شفیع المذنبین کہ مذکور ہے فقہِ اکبر مین عدم ایمان والدین سیّد المرسلین ؐ ۱۹۸

کُل چار شخصکو زندہ کیا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور وہ یہ ہین عازر وابن عجوزہ و عاشر وسام ؛ بن نوح علیہما السلام ۲۰۱

بیان تجلیئی ذاتِ سید الکائنات ؛ کہ وہ معلق غیر مقید ہے بالبینات اوسکے ظہور کا مقام ؛ دار بقا ہے نہ دار فنا و آلام ؛ ۲۰۳

ردِّ شبہۂ منکرانِ طہارتِ نسب شفیع الانام ؛ کہ بعدِ مرگ زندہ ہونے سے کیونکر نفع بخشے ایمان و اسلام ؛ کہ ایمانِ باس و یاس غیر مقبول ہے عند الاعلام ؛ ۲۱۰

حق تعالی کو منظور نہ ہوا یہ امر زینہار ؛ کہ وجود و ثوب نبی پر بیٹھے مگس نجاست خوار تو کیونکر اصلاب و ارحام مشرکین مین ہو وہ نور انوار ۲۳۲

چند آیاتِ قرآنیہ اصل صول ؛ کہ دلیل صریح ہین نزد علمائے فحول ؛ عدم عذاب اوس شخص پر کہ نہ پہنچے اوسکو دعوتِ رسول ؐ ؛ ۲۴۰

بیانِ اہلِ جنان قس بن ساعدہ و زید بن عمرو بن نفیل والد سعید بن زید احد العشرۃ المبشرۃ بالجنان علیہم رضوان اللہ المنان ؛ ۲۴۲

بیانِ سببِ تالیف اس رسالے کا بطور اختصار اور شور وز ور کلِ وکور بر ذکر طہارتِ نسبِ جناب سیّد مختار صلے اللہ علیہ وآلہ الاطہار ؛
منہ ۱

معنائے وتوکّل علی العزیز الحکیم الذی یراک حِینَ تَقُوْمُ وَ تقلّبک فی الساجدین اِنّہٗ ہُوالسَّمِیْعُ العَلِیْم ؛ الآیۃ۔
۶۶

بیانِ آزر کہ وہ عمِ سیّدنا خلیل آشکار ہے اور یہ امر اخبار صحیحہ اور آثارِ ملیحہ سے از بسکہ ثابت بلا انکار ہے ؛
؛ ؛ ؛
منہ ۸۸

زمین گاہے خالی نہ تھی بعد نوح علیہ السلام ؛ سات یا زیادہ مسلمانون سے علی الدوام اور یہ امر احادیث سے ثابت ہے بلا کلام
۱۰۴

وجۂ تقدیم لاالہ الا اللہ بر قول محمدؐ رسول اللہ کیونکہ آیۃ وابتغوا الیہ الوسیلہ مقتضیٔ تاخیر ہے بالصراحۃ الجمیلہ
۱۲۲

بیانِ خوابِ حضرتِ عبد المطلب قدس اللہ سرہ المبین ؛ کہ اونکی پشت سے ظاہر ہونگے جناب سیّد المرسلینؐ
۱۷۲

جوابِ اعتراضِ منکر کہ جناب سیّدِ مختار ؛ بیانِ نسب مین معدّ بن عدنان سے تجاوز نکرتے زینہار ؛
۱۶۱

قصۂ اصحاب فیل ایک دلیل جمیل ہے آشکار حضرت عبد المطلب کے اعتقاد توحید پر عند اولی الابصار ؛
۱۸۴

ردّ اعتراض منکرانِ رسول کریم ؛ کہ شانِ نزول ولا تسئل عن اصحاب الجحیم جو درحقِ اُمّ النبی مذکور ہے تو کیونکر نہ مانے ہم اسکو کیا وہ زور ہے ۳۲۵

بیانِ احاطۂ علم جنابِ رسول کریم ؛ اور شاہد ہونا اونکا بنصِ کلام قدیم علیہ اطیب الصلوات وازکی التسلیم ؛ ؛ ؛ ؛ ۳۲۸

شمہ تفسیرِ کلامِ قدیم ؛ وَلَاتُسْئَلُ عَنْ اصحاب الجحیم ؛ کہ اوس سے مردود ومطرود ہین جملہ وساوس لعین رجیم ؛ - ۳۳۷

جواب اس ادّعا کا کہ آیت وما کان للنبی والذین نازل ہوئی ہے درحق اُمّ شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وآلہ الطاہرین ؛ ۳۴۲

بیانِ اختلافِ حضرات علمائے کرام ؛ در اقرارِ حضرتِ ابو طالب عمِ شفیع الانام ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ؛ ۳۴۶

بیانِ تصدیقِ حضرتِ ابو طالب عمّ سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین ۳۴۷ مزید

نارِ عشقِ دلِ عاشقانِ صادقین سات سو مرتبہ حرارت مین زیادہ ہے بالیقین نار جہنم سے جو افروختہ جہان آفرین ؛ ۳۴۷

شمہ حقیقت ایمان ؛ کہ وہ دراصل تصدیق جَنان اور اقرار لسانی اس کا ترجمان پس ترکِ اقرار باوجود اقتدار مثل ترک نماز ہے آشکار ؛ ۳۵۱

شمہ از معنائے ما قال اللہ الصمد ؛ لا اقسم بہذا البلد وانت حل بہذا البلد ؛ و بیان فضل انسان بر کعبۂ بیت الرحمان ؛ ۲۵۱

بیان انشائے چند ابیات حضرت آمنہ اُمّ رسول کریم ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم وقت انتقال ازین دار فانی بقلب سلیم ؛ ۲۵۶

بیان گریہ و مرثیۂ جنیان ؛ بر وفات اُمّ حبیب الرحمان ؛ علیہ وعلیہا اطیبُ الصلوات وازکی التحیۃ من رب البریات ؛ ۲۵۸

جواب پُر اسرار از سرہائے بسیار ؛ در عدم اذنِ پروردگار ؛ حبیبِ خود را در دعائے استغفار ؛ برائے حضرت آمنہ ایمان شعار رضی ہوا اُنسے کردگار ۲۷۵

جواب حدیث ان رجلاً قال یارسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی وابا ک فی النار وفی الحدیث ان امی مع امکما ۲۸۹

تشبّث بآیاتِ قرآن ؛ بطور تمثیل در پندِ حضرتِ لقمان اَنعم پسر خود را کہ بود از نو مسلمانان کہ حق والدین بیان نفرمودند دران ؛ ۲۹۱

بیانِ وفورِ شفقتِ جناب شفیع الانام ؛ بر گنہگارانِ اُمتِ خویش بصد اہتمام ؛ علیہ اطیب الصلوات وازکی السلام ؛ ۲۹۸

جوابِ اعتراض مُریدانِ رجیم ؛ کہ نازل ہوئی یہ آیت بحق امّ رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کہ ولا تسئل عن اَصحابِ الجحیم ؛ ۳۱۶

عمر شریف والد و والدۂ حضرت شفیع الانام
اٹھارہ اور بیس برس کی تھی
لاکلام ؛ لاریب وہ اشرف
اقسام موحدین
خدائے علام
۴۴۲

ردِّ اعتراضِ منکرانِ لئام کہ درمیان حضرت
عیسیٰ و سید الانام دین خلیل
و سے عیسیٰ تہا مدام تو کیونکر
وہ زمان فترت ہوا
نزد فہام ؛
۴۴۳

بیان عمرو بن لحی و ہو اول من غیر دین الخلیل
علیہ السلام واظہر فی مکۃ المکرمۃ
عبادۃ الاصنام فکان البیت
بیت الصنم الف
عام ؛ -
۴۴۶

بیانِ امتحان روز قیامت درمیان اہل فترات
اور دخولِ بعض مشرکین در
جنات ؛ اور مشرکین کو
اخذ کرے نار
درکات
۴۴۸

کلام ملا علی القاری در حق والدین شفیع
المذنبین خود اونکی تحریر و
تحبیر سے مردود و
مطرود ہے عند
المنصفین
۴۵۱

عبارتِ فقہ اکبر جو مدسوسہ ہے در حق
والدین ؛ تو الحاق اوسکا خود
ظاہر و باہر ہے شرح فقہ
اکبر سے ای نور
عین ؛
۴۵۴

کلام ماہرِ فن لاریب مقبول ہے ؛ اور قولِ غیر
ماہر فن معزول ہے ؛ اگرچہ یہہ از علمائے
فحول ہے ؛ لہذا قضا مین قولِ
ابو یوسف بر قول امام مقدم
و معمول ہے
۴۵۹

خاتمہ در بعض احوالِ پر کمال حضرتِ
والد خیر البریۃ علیہ افضل الصلوات
و اکمل التحیۃ از کرامات
باہرہ و خارقِ عادات
زاہرہ ؛

چند ابیاتِ قصیدۂ حضرتِ ابوطالب عم شفیع الانام کہ متضمن تصدیق انیق ہین بحبیب ملکِ علام ؛ علیہ افضل الصلوٰۃ و السلام ؛ ۳۵۳

عدم ثبوتِ کفر حضرتِ ابوطالب عم حبیب خدا از آیت انک لاتہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء وتطبیق انور باآیت دیگر ۳۵۸

ردِ اعتراض منکرانِ سید الانام ؛ کہ رضا اپنے حبیب کی نہین چاہتا ایزد علام اور اسمین تمسک فرقہ وہابیہ ایک فقرہ مواہب لدنیہ ۳۶۰

بیانِ فرقِ درمیانِ حبیب و کلیم ؛ علیہما افضل الصلوات و التسلیم ؛ بستہ وجہ حسب فرمودۂ حضرت رب قدم ؛ ۳۶۴

شانِ نزول آیتِ ماکان للنبی مین اختلاف ہے آشکار ؛ کہ کس کے حق مین نازل کیا اوسکو پروردگار اور شمہ تفصیل اسکی بصائر مین ہے نگار ؛ ۳۷۳

مختصر جواب ہمہ شبہات منکرانِ لئام ؛ در طہارت نسب و ایمان اصول جنابِ شفیع الانام علیہ اجمل الصلوٰۃ والسلام ۳۸۵

بیان نسخ تعذیبِ اطفالِ مشرکین ؛ ونسخ تعذیبِ اہلِ فترت ای این ؛ بنصِ کتاب الملک العزیز الحکیم المتین ؛ ۳۹۵

بیان تیرہ ۱۳ اقسام اہلِ فترات ؛ شش ازان اہل سعادات اور چار اہل شقاوت بالبینات اور سہ تحت مشیئۃ رب البریات ۴۱۷

نفع دنیا باعثِ مضرت ہے عندا و لی
الابصار ؛ چنانچہ نعلین موسوی
موجب مضرت ہوئی
آشکار فاعتبروا یا
ذوالافکار
۴۷۴

فائدہ جلیلہ ضمناً اس بیان مین ہے آشکار
کہ موسیٰ علیہ السلام طالب آتش
تھے بصد اختیار ؛ تو جلوۂ
الٰہی ہی ظاہر ہوا
بصورت نار
۴۷۷

شنیدنِ موسی علیہ السلام آواز از حضرت
ملکِ علام و شناختنِ حضرت
کلیم ؛ کہ یہی ہے لاریب
کلام رب
قدیم ؛؛
۴۸۰

حق تعالی نے ظاہر کیا پیش حضرت موسی
فضیلتِ جناب سید المرسلین اور
فرمایا کہ خذ ما اتیتک
وکن من الشا
کرین ؛ -
۴۸۲

بیانِ تزویجِ حضرتِ عبد اللہ والد
سید الانام ؛ علیہ وعلےٰ
آبائہ واولادہ اطیب
الصلوات
وازکی السلام
۴۸۴

شبِ استقرارِ حمل جناب خیر الانام
افضل شب قدر سے ہے نزد
ائمہ اعلام ؛ واختلاف
در تاریخ و شہر و
عام ؛
۴۸۷

جس وقت مین تولد ہوئے جناب سید
الانام تو لاریب وہی وقتِ
قبولیتِ دعائے
مومنین ہے علیٰ
الدوام ؛
۴۹۰

قصیدۂ رشیدہ و عقیدۂ سدیدہ کہ
درج الدرر البہیہ اول جلد عقائد جیوریہ
اوسکے ایک بیت کی شرح ہے
لاکلام اور وہ یہ ہے
بامضمون تام
۴۹۵

شعر

نور اوسکا جب ہوا مسجودِ جملہ کائنات ؛
تب تو صلب ساجدین مین وہ تقلب دا رہی

فرضٌ علینا حبّہٗ و ثناءہٗ
ولاجلہٖ حسدٌ واعلیّ وکلّھم
فیقالُ لی یا خیرَ دینِ محمّدٍ

فی مذہبی یا نِعمَ ھذا المذہبُ
شرٌّ بنیرانِ الحسودِ یعذّبُ
نِلتَ الحبولَ وخیرُ دینکِ اطیبُ

یاربِّ صلِّ علٰی حبیبکَ احمدٍ
وعلٰی جمیعِ الاٰلِ عندکَ اقربُ

اَللّٰھُمّ ضمیرِ منیرِ خاطرِ خطیرِ ناظرینِ جلدِ اوّلِ لعقائدِ الخیوریۃ لاھلِ السّنۃِ السّنیہ وساوسِ نفسانی وہواجسِ حسودانی سے محفوظ ہر زمان ہو: اور یہ امرِ وثیق از بسکہ انیق بتوفیقِ رفیق ملحوظِ جان ہو: کہ اوّل کحل الجواہر ان چند بصائرِ پُر سرائر سے چشمِ جنان ودیدۂ انسان کو منوّر فرماویں: بعدہٗ براہینِ قاطعہ ومضامینِ ساطعہ تحریر سدائد نوریہ تحبیر عقائد خیوریہ سے حظّ وفیر ولذّ کثیر حصول میں لاویں:

وَاللّٰہُ الہَادِیْ وَعَلَیْہِ اعْتِمَادِیْ وَلِلّٰہِ المُتَعَالِ دَرُّ مَا فِیْ ھٰذَا المَقَالِ شعر

اِذَا لَمْ یعنکَ اللّٰہُ فِیمَا تَرُومُہٗ
فَاِنْ ھُوَلَمْ یُرْشِدْکَ فِی کُلِّ مَسلَکٍ

فَلَیسَ لِمَخلُوقٍ اِلَیہِ سَبِیلُ
ضَلَلْتَ وَلَوْ اَنَّ السَّمَاءَ دَلِیلُ

البصیرۃ الاولٰی اے عزیز وافر تمیز ماخذ جلد اوّل عقائد خیوریہ بلا انکار یہ کتبِ معتبرۂ دینیہ ہیں آشکار کہ کلام اللّٰہ الجلیل ومن تفاسیرہ لباب التاویل ومعالم التنزیل ودرۃ التاویل واسرار التنزیل والکواشی ومدارک التنزیل وحقائق التاویل وانوار التنزیل والتحریر والتحبیر والجامع الکبیر والسّراج المنیر وتفسیر ابن الحجر ومفاتیح الغیب وفتوح الغیب فی الکشف عن قناع الریب وروح البیان وغایۃ التبیان وتفسیر السّمان وعرائس البیان وروح المعانی وتفسیر السّبع المثانی وتفسیر

حمد ذاتِ خدا نعتِ حبیبِ مصطفیٰ — علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی الثنا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شمسٌ تقادم قبل آدم طلعها — ابداً علیٰ افق البقا لا تغرب
اللہ اعطاها النعیم باسرها — اعلیٰ واحلاها لها هی تنسب
یا حبذا فضلاً الینا رحمةً — اللہ ارسله به نتقرب
خیر الوریٰ نور الالٰه نبینا — نلنا به الخیر الذی لا تسلب
نوابه الرسل الکرام وانه — ملکٌ علیه ما لاحدٍ یغلب
اذن الشفاعة فی یدیه مفوض — ها لا نصیب لمن به هو یکذب
طلب الالٰه رضائه ورضاء من — من حبه شرب الکؤس ویشرب
مطلوبنا اسنی المطالب حبه — ذخر الفلاح فنعم هذا المطلب
نال الوریٰ بمحمدٍ کل المنیٰ — والقرب من کل الامانی اعذب
حاز السیادة کلها بکماله — والیه اقسام المحاسن تجذب
محبوبنا غیث الخلائق کلها — ابداً علیها بالمآرب یسکب

والباطنہ ومسند الحافظ ابی بکر البزار ومعجم الذہبی وفردوس الاخبار ومدخل الحافظ ابی عبداللہ وحدائق الابرار وکتاب البعث والنشور وخزینۃ الاسرار وسنن البیہقی ولواقح الانوار وشمائل امام الحرمین ونکات الاسرار والشرح الکبیر للعلامۃ الرافعی والتکملۃ للمحقق الیافعی وروض السہیلی واشرف الوسائل وعیون ابن سید الناس وزہر الخمائل وسبل النجاۃ والقاعۃ السندسیہ ومسالک الحنفاء والفتوحات المکیۃ والتعظیم والمنۃ والبرقیۃ المحمودیۃ والمنن الکبری والاشراقات الالہیۃ والیواقیت والجواہر وشرح الحاوی وتنویر البصائر والبحر المورود وقلائد الجواہر وبدیع المثال ومرآۃ الیقظان والتمہید والخیرات الحسان والقواطع والبرہان والتعلیق والنحول والمستصفی والمحصول والتذییل الکریم وتحفۃ المرید والہدی النبوی والدر الفرید والامتاع والدر النضید وشیخ الروض الازہر والکبریت الاحمر وفتح المبین فی انواع کرامات الصالحین ومورد الصادی للحافظ شمس الدین والنکت البدیعات وریاض الذاکرین ودرر الغوص واحیاء علوم الدین والانس الجلیل والابریز لسیدی وسندی عبد العزیز قدس اللہ سرہ وافاض علینا برہ وشرح سفر السعادت ومدارج النبوہ وشرح التعرف لاصحاب الفتوہ وحجۃ اللہ البالغۃ وشرح المقاصد والصواعق المحرقۃ لاہل المفاسد وعقد الفرائد شرح العقائد وفتاوائی سیدی ابن حجر وکتاب الاصنام للحافظ عمر وشرح المنسک المتوسط والفتاوی العتابیۃ والبحر الرائق ودرج الدرر السنیۃ والدر المختار ورد المحتار وشرح الوہبانیۃ والطحطاوی والتتارخانیہ اور سوا انکے دیگر زبر اصحاب الاتقان جزاہم اللہ باللطف والاحسان اور جس جائے پر کتب مرقومہ سے عبارت مسطور ہے وہاں پر حوالہ بھی کتب ماخذ کا مذکور ہے ؛ ومن اللہ توفیق السداد ومنہ الہدایۃ والرشاد

الاصفہانی وغایۃ الامانی وکشف الاسرار وجامع الانوار وبحر الدرر ودُرج الغرر والفواتح الالٰہیۃ والمفاتیح الغیبیۃ والمواہب العلیۃ والتفسیر المستر ضی وبحر الحقائق و تفسیر ابی السعود واہل الدقائق وتفسیر مولانا عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز ومن الاحادیث صحیح البخاری والارشاد الساری وفتح الباری والفیض الجاری والصحیح لمسلم بن الحجاج ومن شروحہ المنہاج والاکمال لوہاج وصحیح الترمذی وعارضۃ الاحوذی وسُنن ابن ماجہ ومصباح الزجاجہ وسُنن الحافظ ابی داؤد ومرقات الصعود والنسائی والموطا و کشف المغطا ومسند الامام احمد رحمہ اللہ الملک الاحد والمشکات واشعۃ اللعات والمرقات والمفاتیح شرح المصابیح ومبارق الازہار شرح مشارق الانوار وسُنن البیہقی ومعجم الطبرانی والمواہب والشرح الزرقانی والشفاء للقاضی عیاض ونسیم الریاض والسنوسی والتلمسانی والشرح الرابع للعلی القاری علیہم رضوان اللہ الباری والصفوی والحفوی وحلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء والتدریب وشرح التقریب والسابق واللاحق للخطیب والخصائص الکبریٰ والوسیلۃ العظمیٰ والمستدرک وملخصہ المدرک والاصابہ فی تمیز الصحابہ ومنہل الصفا وشرف المصطفا علیہ الصلوٰۃ والثنا وجامع عبد الرزاق رحمہ اللہ المتین وطبقات ابن السبکی تاج الدین والاستیعاب والنہر لابن حیان و طبقات ابن سعد علیہم الرضوان والاثار للامام الطحاوی والطبقات للعلامۃ المناوی وانسان العیون فی سیرۃ الامین المیمون وکشف الغمہ عن جمیع الامۃ وانموذج اللبیب فی خصائص الحبیب ودلائل النبوۃ لابی نُعیم الاصفہانی قدس اللہ سرہ النورانی وتذکرۃ العلامۃ القرطبی نور اللہ سرہ الزکی ومنجز السّول فی معجزات الرسول وتاریخ ابن عساکر وابکار الافکار وغیرہا من کتب الاخبار کالفوائد البارزۃ والکامنۃ فی النعم الظاہرۃ

کا جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرمایا ہے ؛ چنانچہ فلان فلان تفسیر مین
وہ بیان خوش تبیان بالتصریح آیا ہے ؛ اور وہ تفاسیر متداولہ معتبرہ اکثر علما کے
نزدیک موجود ہین ؛ مگر قلوب معاندین وحاسدین سے انوار ایمان و اسرار عرفان
اسقدر مفقود ہین ؛ کہ چند سال سے تا این زمان باستیلائے حسد جنان تفاسیر مذکورہ
کو ملاحظہ نہین فرماتے ہین ؛ اور بطور اشتہار واجب الاظہار مین جابجا چھپواتے
ہین ؛ کہ وہ بیان سراسر بہتان وایجاد زور ہے ؛ اون تفاسیر مین ہرگز وہ نہین
مذکور ہے ؛ اور حالانکہ جب وہ معاندین کل وکور ؛ کرتے تھے کوچہ و بازار مین شور
وزور ؛ تب اس فقیر الی رحمۃ ربہ القدیر نے بر سر منبر تفاسیر مذکورہ سے عبارت مسطورہ
حرفاً حرفاً مع ترجمہ حاضران مجلس وعظ کو سنایا ؛ اور بعض سرگروہ معاندین نے
بھی سقف مسجد پر بطور نشست کمین گاہ مقابل منبر بیٹھکر سماعت فرمایا ؛ اما سماعت
مذکور سے حسّاد اہل فساد نے کچھ حظ ہدایت نہ اوٹھایا ؛ بلکہ کانون سینہ مین آتش
حسد وکینہ کچھ اور ہی سلگایا ؛ کَیْفَ لَا وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ عَزَّ بُرْھَانُہٗ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی شَانُہٗ
فِی کِتَابِہِ الْمَیْمُوْنِ ؛ فِیْ قُلُوْبِھِمْ مَّرَضٌ فَزَادَھُمُ اللّٰہُ مَرَضًا وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ
بِمَا کَانُوْا یَکْذِبُوْنَ **شعر**

گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ	باآب زمزم وکوثر سفید نتوان کرد

فَیَا اَیَّتُھَا النَّفْسُ اللَّوَّامَہ ؛ اِنَّ ھٰذِہِ الْبَلِیَّۃَ الْعَامَّہ ؛ صُبَّتْ عَلٰی اَھْلِ الْوِدَادِ ؛ عَلٰی وَفْقِ رُسُوْخِھِمْ
فِی الْاِسْتِعْدَادِ ؛ اَلَا تَرٰی مَنْ کَمُلَ بِالصِّدْقِ وَالسَّدَادِ ؛ اُبْتُلِیَ مِنْ بَیْنِ الْعِبَادِ ؛ بِشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ
وَمَلَامَۃِ الْاَصْدِقَاءِ ؛ وَطَعْنِ الْجُھَلَاءِ ؛ وَحَسَدِ الْعُلَمَاءِ ؛ فَاصْبِرِیْ عَلٰی مَا اَصَابَ ؛ وَانْظُرِیْ اِلٰی مَا ھُوَ الْمَآبُ

قَبْلِیْ مِنَ النَّاسِ اَھْلُ الْفَضْلِ قَدْ حُسِدُوْا	اِنْ یَّحْسُدُوْنِیْ فَاِنِّیْ غَیْرُ لَائِمِھِمْ

والبصیرۃ الثانیۃ اے عزیز پرتمیز مقصود اس کتاب سے افہام عوام اہل اسلام ہی نہ تفہیم حضرات خواص کرام ہے اماواسطے اطمینان جنان مومنان محبان عبارت عربیہ وفارسیہ کتب معتبرہ دینیہ سے ہرجائے پر مسطور ہے اور طوال موجب ملال واختصار ازبسکہ مختار اور یہی منظور ہے لہذا جو مضمون کسی جائے دو کتاب یا زیادہ مین باتحاد آشکار ہے اور تعبیر مین مختلف الحال ہے بروئے تفصیل واجمال ہر دو جائے مین نگار ہے یا بعض جانے بعض عبارت مین کچھ اختلاف ہے کہ ایک تعبیر مغلق اور دوسری سریع الفہم وصاف ہی تو اس حالت مین صراحت ووضاحت کو اختیار کیا اور اتحاد مضمون فیض مشحون پر اعتبار کیا اور جسقدر کتب مین وہ مضمون متحد پایا اونمین سے دو چار کا حوالہ معرض اظہار مین آیا پس اگر وقت رجوع بسوئے ماخذ اصل ونقل مین کسی جائے تعبیر مین کچھہ اختلاف پاوین تو اوس مقام کے جملہ کتب حوالہ کو ملاحظہ فرماوین اور بلادید جملہ ماخذ ہذیانات وخرافات جاہلانہ زبان خوش بیان پر نہ لاوین اور گریبان پیراہن ایمان کو دست افترا وبہتان سے دریدہ وچاک نکرین دنیا روزے چند آخر کار بخداوند کچہہ بھی غضب الٰہی سے ڈرین وَقَدْ قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَلٰی نَعَالِمِیْنَ عَمَّ نَوَالُہٗ فِیْ کِتَابِہٖ قَوْلاً رَصِیْنًا وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُہْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا عرصۂ چندسال و بانقضا ہوا کہ معاندین کا یہ جور وجفا ہے کہ اس داعی بالخیر صانہ اللہ عن الضیر کی زبان معجز عنوان پر اثنائے وعظ مین ایکبار یہ بیان جاری ہوا گوش ہوش محبین مبغضین مین ساری ہوا کہ بعض مفسرین نے آیۃ الکرسی مین فاعل نعلم

کا اونکو قرار نہین ؛ اور ملتِ کفر و اسلام مین مباینت آشکار ہے ؛ کفار کو دینِ اسلام مین قیل و قال کرنا کب سزاوار ہے ؛ پس اس مقام مین اسوقت جنان و لسان سے یہی پڑھنا مختار ہے ؛ کہ لکُمْ دِینُکُمْ وَلِیَ دِیْن جو فرمانِ واجب الاذعانِ پروردگار ہی ؛ اے خدا کے حبیب وے گنہگارونکے طبیب تو ہی نور مقدس کردگار ہے ؛ تو ہی باعثِ عرشیات و فرشیات و ہر نور و نار ہی ؛ آپکے فیوضات سے آپکی ذات منزہ صفات کے لیئے جملہ کائنات کا ظہور و اظہار ہے ؛ درجِ دُررِ صلواتِ سنیہ و حقۂ غررِ تسلیماتِ بہیہ از کنوزِ قدیمۂ الٰہیہ دائم آپکے فرق پر نثار ہی ؛ اور آپکے اہلِ بیت عظام اور ہمہ صحابۂ فخام پر جو آپ کی آلِ اطہار ہے ؛ شعر

ترا نوالِ دمادم زخوانِ یطعمنی	ترا پیالہ مدام از شرابِ یسقینی
مرا تو قبلۂ دینی ازان سبب گفتم	بمرومان کہ لکم دینکم ولی دینی

والبصیرۃ الرابعہ اے عزیز باسر عزیز لُبِ لُبابِ ہذا الکتاب یہ ہی کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جنابِ سید المرسلین ؛ اور جملہ اُمہاتِ حضرتِ حبیب رب العالمین ؛ صلی اللہ وسلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ اہل ایمان و اہلِ جنان ہین بالیقین ؛ سیدنا آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبداللہ کوئی فرد اونمین نہین از مشرکین ؛ بعض حضرات اُن مین رتبۂ نبوت سے فائزین ؛ اور باقی ہمہ ساداتِ حضراتِ اولیائے متقین ؛ صلوٰت اللہ وسلامہ علی نبینا و علیہم اجمعین ؛ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علیٰ نور صریحا بے فتور اسیطور کتاب اللہ سے آشکار ہی ؛ اور ایسا ہی اخبارِ نبویہ احادیث و آثارِ مصطفویہ مین نگار ہے ؛ اور یہی پر اجماعِ ائمۂ حضراتِ اہل سنۃ اولی الابصار ہے ؛ اور یہ اعتقادِ پرسداد جو اس کتاب مین مذکور ہے ؛ تو وہ مانِ ائمۃ الامۃ اہل السنۃ

وَمَا کَانَ اَکْثَرُھُمْ غَیْظًا بِمَا یَجِدُ	فِدَاءٌ مَرِّیْ وَبِھِمْ مَا بِیْ وَمَا بِھِمْ

البصیرۃ الثالثۃ اے عزیز اہل سر حریز یہ کتاب صدق مآب ہادیٔ عاشقان صادقین سید المرسلین ہے ٭ رہنمائے محبان و اتقین رحمۃ للعالمین ہے ٭ جو شخص طالب وصال حبیب ذو الجلال ہے ٭ فدائے جمال محبوب ایزد متعال ہے ٭ وہی اس کتاب سے حظ بردار ہے ٭ وہی پسندیدہ و برگزیدہ پروردگار ہے ٭ سزاوار دیدار سید مختار ہے ٭ اور جو شخص منکر جناب مستطاب سید الابرار ہے ٭ مبغض حسنین قرۃ العینین سید الثقلین صلی اللہ علیہ بلا الخافقین وعلی آلہ انوار الدارین آشکار ہے ٭ اوسکو لاریب اس کتاب نایاب سے دائم فرار ہے ٭ بلکہ وہ اسکی مذمت پر آمادہ لیل و نہار ہے ٭ کیونکہ اوسکے سینۂ پرکینہ مین عداوت حبیب کردگار ہے ٭ وہ رجیم اہل جحیم موذیٔ خالق نور و نار ہے ٭ تحقیر بشیر و نذیر حبیب رب قدیر اُسے درکار ہی ٭ اعزاز و اکرام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اوسکو انکار ہے ٭ شرافت و نجابت رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اوسکو ناگوار ہے ٭ حسب و نسب پاک صاحب لولاک اُسکے نزدیک نجاست ناک از بسکہ ذلیل و خوار ہے ٭ اوسکے حق مین لاریب صادق ہی یہ فرمان خدائے علیم ٭ وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰہِ لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ **حاصل الکلام فی ہذا المقام** جبکہ قرآن مجید فرقان حمید ہدی للمتقین ہے ٭ تو کب یہ کتاب ہادیٔ گروہ مضلین ہے ٭ پس یہ کتاب ہدایت مآب مخصوص برائے اہل سنت و جماعت ہی ٭ نہ برائے موذیان رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جو فرقۂ وہابیۂ نجدیۂ اہل شناعت ہے ٭ پس ونکو اس کتاب کے عقائد پر سد ائد مین چون و چرا کرنا سزاوار نہین ٭ کیونکہ اُنکے عقائد پر مکائد کا اس کتاب پر دار و مدار نہین ٭ طہارت نسب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

الطبرانی ؛ والمحقق العلامہ والمدقق الفہامہ ابوبکر بن سعد السمانی ؛ وقاموس الصحاح وناموس الصراح سیدی ابوالبقاء الرضوانی ؛ والعارف الاجل والواصل الاکمل افندم سماعیل الحقانی ؛ والعلامۃ الراغب والحبر الشہرستانی ؛ وابن المنیر احمد بن محمد بن منصور الاسکندرانی ؛ والحافظ الامام الکبیر والغیث المدرار المطیر ؛ سیدی ابن النقیب المقدسی الشہیر صاحب التفسیر التحریر والتحبیر ؛ وحجۃ الاسلام ابوحامد الغزالی ؛ وامام الحرمین عبدالملک ضیاء الدین ابوالمعالی ؛ والحافظ ابوالحسن علی السبکی شیخ الاسلام تقی الدین ؛ والامام ابومحمد سفیان بن عیینہ وابن شاہین ؛ والعلامۃ السنوسی شارح الشفاء ؛ والسمیدع صاحب التفسیر المسترضی ؛ والحافظ ابوالفضل عیاض بن موسی القاضی ؛ واللہ سبحانہ وتعالی شانہ عنہم الراضی ؛ والمحقق العلامہ صاحب تحفۃ المرید ؛ وابومحمد الدمیاطی صاحب المعجم الفرید ؛ والفقیہ النبیہ محمد المرعشی الوحید ؛ والحافظ محمد بن احمد بن سید الناس فتح الدین ؛ وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین ؛ کہ ہر ایک اپنی جائے پر مسطور ہے اونکا فیض جاری الی یوم النشور ہے ؛ صدّقہم اللہ صدّق رجزاہم خیر الجزاء ؛ ونوّر بدر استرضائہم بضیاء اللقاء ؛

شعر

بالعزّ والعلیا واجری امرہم	اللہ ابقاہم وعظّم قدرہم

اے محبّ حبیب ؛ وے منصف لبیب ؛ واسطے مقرّین صادقین اہل سنت وجماعت کے ایک حرف کافی ووافی بصد عبرت بس ہے ؛ اور واسطے منکرین کاذبین اہل شناعت کے ہزار طومار بیکار ہے ؛ پس کلام حیوری و مرام نوری با محبّ منصف مختار ہے ؛ نہ با مبغض متعسف کالحمار ہے ؛

کہ ضایع کنم تخم در شورہ بوم	برِ مردِ نادان نریزم علوم

اصحاب و وداد سے مسطور ہے ؛ بابُ علمِ المدینہ معدنُ العرفانِ والسکینہ مظہرُ العجائب والغرائب ؛ سیدنا علی ابن ابی طالب ؛ غسّل اللہ المنّان ؛ وجہہٗ بماء الرضوان ؓ وحبر الامہ راس الائمہ سیّدنا عبداللہ ابن عبّاس علیہما رضوان اللہ ملک الناس ؛ وسیّدتنا خیر النسا فاطمۃ الزہرا وامّ المومنین الحمیرا و پیشوائے سالکانِ مسالکِ ؛ حضرتِ انس ابن مالک ؛ وحاملِ علمِ نبوی والوارث ؛ حضرتِ ربیعہ ابن حارث ؓ والحضرۃ المکرّمہ ؛ ابن محیص وعکرمہ ؓ ومعدن الحقائق ؛ والمحامد ؛ ابنِ جُریج وسدی ومجاہد ؛ وحافظ علوم الباری ؛ محمد بن اسماعیل البخاری ؛ والحافظ ابو عیسی الترمذی ؓ والحافظ ابو بکر صاحب عارضۃ الاحوذی ؛ والامام ابو عبداللہ محمد بن خلیفۃ الوشتانی ؓ والحافظ شہاب الدین احمد بن محمد القسطلانی ؛ والامام محمد بن عبدالباقی بن یوسف الزرقانی ؓ والشیخ الجلیل مظہر الدین بن محمود الزیدانی ؛ وسیّدی وسندی عبدالوہاب الشعرانی ؛ والشیخ عبدالحق بن سیف الدین الترک الدہلوی البخاری ؛ والامام شمس الدین محمد بن احمد الانصاری ؛ والمشہور بالقرطبی رحمہم اللہ الباری ؛ والشیخ الکبیر والغیث المطیر عبدالرؤف المناوی ؛ قدس اللہ سرّہ الارضی والسّماوی ؛ ومعدن الحقائق مخزنُ الدقائق باجنانِ وردی ؛ الامام ابو الحسن علی بن محمد المعروف بالماوردی ؛ والامام عبدالرحمٰن بن محمد بن ادریس المنذر ؛ والشیخ شہاب الدین الہیتمی المکی ابن الحجر ؓ والحافظ عبدالرحمٰن السیوطی ابو الفضل جلال الدین ؛ والامام مصباحُ الظلام والفخر الرازی محمد فخر الدین ؛ ونبراس الحفّاظ العظام قسقاس النقاد الفخام بالجنان الوداد ؓ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت الخطیب البغدادی ؛ والحافظ ابو عبداللہ محمد بن ابی الشریف الحسنی التلمسانی ؛ والامام الہمام ابو جعفر محمد بن الجریر

یا ایک جائے دوسرے بیان میں ضمناً بطور سند بلا ترجمہ مذکور ہی؛ اور دوسری
جائے میں اصالۃً بر محل خواہش با ترجمہ مسطور ہے؛ یا اوسکا ذکر اردو عبارت میں
مرقوم ہے؛ اور بغیر اعادہ پارۂ تعبیر سند غیر مفہوم ہے؛ تو ان صورتون میں اوس
تعبیر سند کا تکرار ہے؛ اور یہ ضرورت نہ مخل سا ہی اختصار ہے؛ اور بعض جائے
ایک مسئلہ اردو میں بلا تعبیر سند آشکار ہے؛ تو ضرور دوسرے مقام میں اوسکی
تعبیر سند بھی نگار ہے؛ پس اوس مقام بلا سند میں ناظرین کو اضطراب نہیں سزاوار
ہی؛ بلکہ ماقبل و مابعد تفحص و تجسس کرنا شایان حضرات کبار ہے؛ نعم اگر وہ مسئلہ
نزد علمائے دین و ماہران صادقین معروف و مشہور ہے؛ تو اوسکی تعبیر اسناد
برائے اہل سواد تکبیر و تسطیر میں لانا کیا ضرور ہی؛ کہ وہ حشو کلام لاکلام نزد ارباب
شعور ہے؛ اے پروردگار وے خالق نور ونار حاسدین و معاندین کو خود بینی
اور عیب چینی سے محفوظ فرما اور دائم اونکو عین عنایت اور بصیرت ہدایت سے ملحوظ
فرما آمین یا رب العالمین

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ تَسْبِيحَ شَاكِرٍ		لِمَعْرُوفِكَ الْمَعْرُوفِ بَاذٍ الْمَرَاحِمِ	
وَصَلِّ عَلٰى خَيْرِ الْبَرَايَا نَبِيِّنَا		مُحَمَّدٍ الْمَنْعُوتِ صَفْوَةِ آدَمِ	

والبصیرۃ السادسۃ اے محب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم شرح اللہ
صدرک بوفور انوارہ؛ وطہر فکرک بظہور اسرارہ؛ تصدیق جنان حضرت
ابو طالب عم شفیع الانام؛ علیہ وعلی آلہ واصحابہ اطیب الصلوۃ والسلام؛ ثابت
بلا انکار ہے؛ اور یہی تصدیق رکن ایمان عند اولی الابصار ہے؛ اور اونکے اقرار
لسان میں اختلاف علمائے کبار ہی؛ اور اجرائے احکام شریعت کا اقرار پر مدار ہی؛

چو در روی نگیرد عدو ددانندم		بر نجند بجان و بر نجاندم

	وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی	

البصیرۃ الخامسۃ اعلم ایہا المحب الصمیم بالحب الوفی والقلب السلیم
کہ بعض جائے عبارتِ عربی و فارسی مسطور ہے ؛ اور اوسکا ترجمہ وہان نہین مذکور ہے ؛ تو اسکا یہ باعث کہ اُردو مین جو مطلب مختصر وہان آشکار ہے ؛ تو اوسکی سند محض واسطے اطمینانِ جنانِ اہل علم و عرفان کے وہان نگار ہے ؛ کیونکہ اُردو خوان کو اوسقدر دلیلِ طویل درکار نہین ؛ پس اوسکے ترجمہ سے طوال موجبِ ملال و درازیٔ قیل و قال سزاوار نہین ؛ چنانچہ معنے آیت اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ کا اُردو مین حسبِ تفاسیر تحاریر عیان ہے ؛ اما ترجمۂ تعبیر تفاسیر مشاہیر کا ہرگز نہین بیان ہے ؛ کہ مراتِ ضمیر منیر اہل علم و خبیر مین اگر در بارۂ معنائے مذکور کچھہ خدشہ عکس چہرہ دکھلاوے ؛ تو وہ حضرت اوس تعبیر تفاسیر کو پڑھکر اطمینان و تسلیٔ جنان فرماوے ؛ اور حاجتِ طلب تفاسیر اور مطالعۂ کتبِ مشاہیر اوس امر مین کچھہ درپیش نہ آوے ؛ اور رہے سطور بعض فوائد جو اساس عقائدِ ما نحن فیہ سے زوائد ہین ؛ یا بعض اشعار عربیہ و فارسیہ کہ بطرز روائح مدائح و فوائح نصائح پر سدائد ہین ؛ تو اونکا ترجمہ تحریر و تحبیر مین نہین آیا ادراکِ ماہرین محبین کے فہم و فراست پر موقوف ٹھہرایا ؛ وقس علی ہذا بعض المقام واللہ یہدی الی سبیل المرام ؛ اور بعض تعبیر بنا و مکرر مسلوب ہے یعنے واسطے بعض فوائد کے دو جائے پر مکتوب ہے ؛ مثلاً ایک جائے مختصر ایک بارہ تعبیر بطور سند نگار ہے ؛ اور دوسری جائے مع سباق و سیاق مسلسل آشکار ہے ؛

الکامل کسائر الفرائض المتعلقۃ بالجوارح وفی اجراء الاحکام فی الدنیا کجواز الصلوۃ خلفہ
وان یصلی علیہ اذا مات وان یدفن فی مقابر المسلمین وان یطالب بالزکوۃ ونحو ذلک
فان الاقرار لابد منہ فیہا بالاجماع انتہی قال الامام مصباح الظلام فخر الدین رحمہ اللہ
المتین فی التفسیر الکبیر بہذا التعبیر ان قال قائل ہہنا صورتان احدٰہما ان من
عرف اللہ تعالیٰ ولم یجد من الزمان ما یتلفظ فیہ بکلمۃ الشہادۃ باللسان والصورۃ
الثانیۃ انہ وجد من الزمان ما امکنہ ان یتلفظ بکلمۃ الشہادۃ ولکنہ لم یتلفظ
بہا فان حکمتم فی الصورتین بانہما مومنین والاقرار اللسانی غیر معتبر فی تحقیق
الایمان فہو خرق للاجماع وان حکمتم بانہما لیسا بمومنین فہو باطل لقولہ علیہ
الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام یخرج من النار من کان فی قلبہ
مثقال ذرۃ من الایمان وقلبہما طافح بہ وکیف ینتفی الایمان من القلب بالسکوت
عن النطق فالجواب ان الامام الغزالی قدس اللہ سرہ العالی منع ہذا الاجماع
فی الصورتین وحکم بکونہما مومنین وان الامتناع عن النطق یجری مجری المعاصی
التی یوتی بہا مع الایمان انتہی اور تعبیر شرح مقاصد علامہ تفتازانی اور بعض آیاتِ
قرآنی سی اوّل جلد عقائد خیوریہ مین بھی مسطور ہے؛ اور اِسکے مزید جلد ثانیۂ
نجم المبین لرجم الشیاطین مین مذکور ہی؛ اما تصدیق ابی طالب عم شفیع الرسل والامم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال فی الہدی النبوی والامتاع والتحبیر؛ ونسیم الریاض
وغیرہا من زبر النحاریر المشاہیر واعلم ان اباطالب کانت محبتہ لرسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ومعرفتہ بانہ رسول اللہ وتصدیقہ فی
قلبہ محققۃ ولکن اللہ تعالیٰ لم یظہر اسلامہ وفی ذلک حکم عظیمۃ وعبرۃ فخیمۃ

اور مُصدّق بِالجنان غیر مخلّد فِی النّار ہیں؛ اور ترکِ اقرار باوجود قدرتِ اظہار مثل
ترکِ نماز و روزہ آشکار ہے؛ کیونکہ اِقرار شرطِ اجرائے احکام ہے؛ نہ شطر ایمان
نزدِ علمائے کرام ہیں؛ اور یہ امر اظہر من الشمس علی نصف النہار ہے کہ جو کچھ اوّل دلمین
تصدیقِ رسول و پروردگار ہے؛ لابد اوسکا ترجمان لسان و اِقرار ہیں؛ تو اقرار
شریعت مین علامت ایمان ہے پس جس شخص کا اِقرار بلا تصدیقِ جنان ہیں؛ تو شرعًا وہ
مومن عند اللہ کافر پُر خسران ہیں؛ اور اگر تصدیق بلا اِقرار لسان ہے؛ تو شرعًا وہ
کافر عند اللہ باایمان ہے؛ اور اگر اِقرار مع تصدیق و ایقان ہے؛ تو وہ عند اللہ
عند الناس مومن بالاتفاق ہے؛ یہی فرمان واجب الاذعان حضرتِ فرقان
ہے؛ یہی فرمانِ حضرتِ سیدِ انس و جان اور پروردگار و ملکِ منّان ہیں؛ کما فی
التمہید فی اصول التوحید عن الامام الاعظم والھمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان
ملئہ اللہ اعلیٰ غرف الجنان حیث قال والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدھم
مومن عند اللہ وکافر عند الناس وھو من یعرف اللہ تعالیٰ ویعتقد التوحید ولکن لم
یظھر الاقرار او یظھر الکفر تقیۃً والثانی کافر عند اللہ ومومن عند الناس وھو من
اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ والناس اجمعین
وھو من اقر بلسانہ وصدق بجنانہ انتہی قال ابن التیسیر النبیل علی انوار التنزیل قدس اللہ
سرہ الجمیل ان التصدیق القلبی ھو المقصود من التکلیف بالایمان واللسان انما
ھو ترجمان عما فی القلب من التصدیق والایمان ومظھر لہ فلا بد ان یکون الایمان
موجودا بتمامہ قبل فعل اللسان حتی یترجمہ اللسان فعلی ھذا لا یکون الاقرار
شرطًا لتحقق الایمان کما انہ لیس برکن منہ لما سبق من الدلائل نعم لا بد منہ فی الاثبات

اقرار لسان شرعًا علامت ایمان بلا انکار ہے ؛ تو بر عدم اقرار لسان اطلاق کفر نزد ظاہر بینان لابد سزاوار ہے ؛ اور یہ اطلاق کفر شرعی نہ مانع ایمان نزد پروردگار ہے ؛ چنانچہ تین قسم ایمان مین یہی مضمون ائمہ کبار سے جیسا کہ پیشتر سے حضرت امام اعظم رحمہ اللہ الاکرم سے معرض اظہار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من زبر المناهیر ان قوله تعالیٰ اِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ اَحْبَبْتَ لا دلالة فی هذه الآیة علی کفر ابی طالب وذلك لانه قال عند موته یا معشر بنی عبد مناف اطیعوا محمدًا وصدقوه تفلحوا وترشدوا فقال له علیه الصلوٰة والسلام وعلی آله واصحابه البررة الکرام تأمرهم بالنصح لانفسهم ولا تقول لا اله الا الله اشهد لك بها عند الله تعالیٰ قال یا ابن اخی قد علمتُ انك صادق ولولا ان یکون علیك وعلی بنی ابیك مسبة بعدی لقلتها ولا قررتُ بها عینك اے عزیز پرتمیز عبارت مذکورہ مین صداقت مسطورہ مین اقرار تصدیق جنان آشکار ہے ؛ اور عدم اقرار اظہار بھی نگار ہے ؛ ازروئے تصدیق حضرت ابو طالب اہل ایمان نزد پروردگار ہے ؛ اما علامت ایمان شرعًا جو اقرار ہے ؛ کہ جسپر دنیا مین اجرائے احکام کا مدار ہے ؛ وہ اوس وقت لاریب مفقود عند اولی الافکار ہے ؛ تو نفیئ کفر ازروئے تصدیق نزد مفسرین کبار ہے ؛ اور آیت ماکان للنبی مین کفر ازروئے عدم اظہار اقرار ہے ؛ اور یہ جواب بطریق تسلیم کہ وہ آیت اونکے حق مین بلا انکار ہے ؛ والا موافق فرمان واجب الاذعان علی مرتضی اونپر رضائے کردگار ہے ؛ دوسرے شخص کے حق مین نازل ہوئی جیسا کہ اکثر تفاسیر مین نگار ہے ؛ قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب والتحبیر وغیرها من زبر المهرة النحاریر ان فی نزول آیة ماکان

الی آخرہا سیجیئ٭ اور حضرتِ ابو طالب کا اعتقادِ جنان ٭ اور تصدیق ثوق حقیق البیان ٭ اوس قصیدۂ سدیدہ ہشتاد وچند ابیاتِ حمیدہ سے اظہر من الشمس ہی٭ جو در شانِ تعوذِ سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اونکا انشاء ابین من الامس ہی٭ انیس اشعار اوسکے اِس جلد اوّلِ عقائد جیوریہ مین نگارین٭ اور چار بیت اوسکے یہان واسطے اطمینان کے سرست آشکار ہین٭ شعر

یکفی فتی مثل الشہاب سمیدع	اخی ثقۃ حازمی الحقیقۃ باسل
حلیم رشید عادل غیر طائش	یوالی الٰہا لیس عنہ بغافل
فاصبح فینا احمد فی ارومۃ	تقصر عنہ سورۃ المتطاول
فایدہ رب العباد بنصرۃ	واظہر دینا حقہ غیر باطل

اور آیتِ انک لا تہدی من احببت سے کفر اونکا آشکار نہین٭ اور سکا بیان خوش عنوان عنقریب مذکور ہوجائے مضطر نہین٭ اور شان نزول آیت ما کان للنبی مین اختلاف صحابۂ کبار ہے٭ اور اوسکے معنے مین بھی اختلاف اولی الابصار ہے٭ اور برطبق التسلیم کہ حضرتِ ابو طالب کے حق مین اوسکا نزول ہی٭ چنانچہ اسی جلدِ اوّل مین قطعاً للنزاع یہی طرز معمول ہی٭ تاہم اونکے ایمانِ عند اللہ مین اوسسے کچھ نقصان نہین٭ صدقِ اعتقادِ جنان اور تصدیق والیقان مین اسسے کچھ زیان نہین٭ کیونکہ لفظ مشرکین سے اس آیت مین کافرین مراد ہی٭ جیسا آیت ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہٖ سے ان یکفر بہٖ مقصود بالسداد ہی٭ اور یہ شرک بمعنئے کفر بدیع المثال والارشاد الساری ونہایۃ الاثیر مین نگار ہے٭ والارشاد الی المکامن الخفیہ اور روح البیان وغیرہا مین آشکار ہے٭ اور چونکہ

وما کانوا ماهرین عن سبب الاستغفار ین فانزل الله تلك الآیة حسما لزعمهم وقطعا لوهمهم لان منظرفیا سهم کان علے الظاهر وکل فرد عن الحقیقة لیس بماهر وقد حملوا ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوٰة الجنازة والدلیل علیه انه تعالیٰ منع من الصلوٰة علی المنافقین وهو قوله ولا تصل علی احد منهم مات ابدا وفی هذه الآیة عمّ ذلك الحکم ومنع من صلوٰة الجنازة علی المنافق الذی تبیّن انه من المشرکین وان کان فی الظاهر مومنا اے منصفِ لبیب وے محبِّ اریب اب عینِ انصاف سے دیکھنا ضرور ہے؛ عقلِ سلیم اور فکرِ قویم سے تامل کرنا موجبِ سرور رہے؛ کہ جب شانِ نزولِ آیتِ مرقومہ مین چند روایت اہل درایت سے آشکار ہین؛ اور ہی اختلاف پر حضراتِ راویانِ صحابۂ کبار ہین؛ اور باوجود اسکے اختلافِ معنی پر بھی بعض اولی الابصار ہین؛ تو کسطور یہ آیت حضرت ابو طالب کی شان مین یقینا صادق آوے؛ اور کیونکر حضرت آمنہ کی شان رفیع البنیان مین اسکا نزول تطبیق پاوی؛ اگر نزولِ آیتِ مرقومہ حضرت ابو طالب کے حق مین ضرور ہی؛ تو حضرت آمنہ ماجدہ کے حق مین نزول اوسکا محظور رہے؛ اور یہ محظور عند الماہرین غیر مستور رہے؛ کیونکہ وفات حضرتِ ابو طالب دہم سالِ نبوت مین بقیل وقال ہی؛ اور جو روایتِ نزول حضرت آمنہ کے حق مین وہ فتح مکہ مین بعدِ ہجرت پنج سال ہی؛ تو دونو روایتو مین لاریب ہشت سالکا انفصال ہی؛ پس اگر حضرت ابو طالب کے حق مین اوسکا نزول ہی؛ تو پھر کسطور جواز استغفار درحقِ امّ رسول ہی؛ نزد منکرانِ رسول الثقلین صلی اللہ وسلم علیہ بلا اختلاف؛ ہرگز فرق نہین درمیان استغفارین؛ تو بعد

للنبی وجوہ اولہا ماروی عن سعید بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب
الوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا
عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی
لقلتہا فقال علیہ الصلوۃ والسلام لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فنزلت لوقت
لا یزال النبی صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ہذہ الآیۃ الکریمۃ
والثانی ماروی عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ سمع رجلاً
یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ اتستغفر لابویک وہما مشرکان فقال الیس
قد استغفر ابراہیم علیہ السلام لآزر فذکرت ذلک لرسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
فنزلت ہذہ الآیۃ والثالث ماروی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ
عنہما ان رجلاً اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم
ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال امات مشرکا قال
نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوماً اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقاً
للرسول ما کان للنبی والذین امنوا الی آخر الآیۃ والرابع ماروی انہا نزلت فی ام
النبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک سنۃ فتح مکۃ المکرمۃ والخامس ماروی عن ابن
مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لعمہ ایفاء
لما قال لہ لاستغفرن لک ما لم انہ عنہ فلما علم الصحابۃ رضی اللہ عنہم انہ صلے اللہ
علیہ وسلم یستغفر لابی طالب وقد استغفر ابراہیم علیہ السلام لآزر اشتغلوا
بالاستغفار لآبائہم وامہاتہم وسائر اقربائہم الذین ماتوا علی الشرک تشبثاً
باستغفار النبی لعمہ واستغفار سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم

استغفار ؛ دو حالت سے خالی نہین عند اولی الافکار ؛ ایک تو یہ کہ مغفرت کفار ؛ بلا تصدیق و توحید پروردگار ؛ جائز ہو نزد جناب سید مختار ؛ دوسری حالت یہ کہ مغفرت کفار ؛ بہ سبب قرابت و شفقت حبیب کردگار ؛ بدون تصدیق و توحید پروردگار ؛ ممکن الوجود ہو نزد خالق نور و نار ؛ اور یہ دونو اعتقاد ؛ نہ ہرگز لائق علمائے اہل سداد ؛ تو کیونکر وہ شایان شان خیر العباد ؛ چنانچہ یہی امر ناطق ہی یہ قول کریم ؛ کہ فَلَمَّا تَبَیَّنَ لَہٗ اَنَّہٗ عَدُوٌّ لِّلّٰہِ تَبَرَّأَ مِنْہُ اِنَّ اِبْرَاہِیْمَ لَاَوَّاہٌ حَلِیْمٌ ؛ کیونکہ شان نبوت و ایمان مانع ہی بالیقین ؛ اس سے کہ استغفار کرین مشرکین کے لیئے متقین ؛ اور یہی معنے ہی اس قول قدیم کا عند المفسرین ؛ کہ مَا کَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ آمَنُوْا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِکِیْنَ ؛ اور سبب اس منع کا یہ ہی قول خالق الارض والسماء ؛ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَاءُ ؛ پس لاریب نزد قلب سلیم ؛ اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ مِنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ ؛ اور ہمہ شرایع مین یہی حکم پروردگار ؛ کہ جو اہل تصدیق و توحید نہین وہ نہ لایق استغفار ؛ یہی مضمون مفاتیح الغیب و تحبیر مین ہے آشکار ؛ پس یہ فرمان سید انس و جان کہ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ تو اسکا مدار تصدیق جنان ہی ؛ اور یہ فرمان حبیب الرحمن کہ مالم اُنْہَ عَنْہُ تو اسکا محمل عدم اقرار لسان ہی ؛ یعنے ای عم شفیق و رفیق از روئے تصدیق وثیق جو تیرے و لین ہے با ئدار ؛ البتہ جناب الٰہی مین کرونگا مین استغفار ؛ آپکی ذوات ستودہ صفات کے لیئے لیل و نہار ؛ یہان تک کہ بہ سبب عدم اظہار اقرار ؛ کہ جسپر شرعًا اجرائے احکام کا ہی مدار ؛ اظہار استغفار سے مجکو منع فرماوی پروردگار ؛ اور اسمین کمال پاس خاطر خالق و خلق ہی عند اولی الابصار ؛ اور مراعات حقوق

منع حضرتِ پروردگار ٭ کیونکر جنابِ مستطاب سیدِ مختار ٭ والدہ ماجدہ کے لیئے
جنابِ الٰہی مین کرین استغفار ٭ کہ یہ خلافِ عصمتِ نبوت ہے عند اولی الابصار
اور اگر نزدِ منکرانِ جنابِ سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ٭ حضرتِ
آمنہ کے حق مین اوسکا نزول ہی بالیقین ٭ نہ درحقِ حضرتِ عمِ شفیع المذنبین ٭
تو یہ بھی ایک وسوسۂ شیطانی ہی عند المنصفین ٭ کیونکہ علتِ منع استغفار ٭ اوسی
آیت مین ہی آشکار ٭ اور وہ لاریب یہ فرمانِ حضرتِ رب کریم ٭ کہ من بعد
ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم ٭ اور شرک حضرتِ آمنہ امِ جنابِ رسول کریم ٭ علیہ
اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم ٭ کسی ضعیف روایت سے بھی ثابت نہین ای فہیم ٭
تو کیونکر ظاہر ہوا نزدِ منکرانِ صاحبِ خلقِ عظیم ٭ برادرانِ شقیقانِ شیطانِ رجیم ٭
کہ وہ حضرتِ ماجدہ ساجدہ معاذ اللہ ذاتِ جحیم ٭ اور حالانکہ امِ جنابِ شفیع المذنبین
صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین ٭ اصحابِ فترت سے ہین باجماعِ ائمۂ دین ٭ وقد
قال اللہ فی کتابہ اصولا ٭ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ٭ اور براہین قاطعہ اور
مضامینِ ساطعہ بطرزِ رصینِ ٭ جو اس امر مین ثابت ہین نزدِ محققین ٭ اسی
جلدِ اول عقائد مین آشکار ہین ٭ معنائے ولا تسئل عن اصحابِ الجحیم مین شمہ
اوسکے نگار ہین ٭ اور بہ طریقِ تسلیم نزولِ آیت مرقومہ شانِ حضرتِ ابوطالب
مین عند الفہام ٭ بقیہ روایاتِ شانِ نزول کا جواب باصواب منکرین پر لازم
ہی لا کلام ٭ اور یہ امر بھی اظہر من الشمس ہی ٭ ابین من الامس ہی کہ اگر تصدیقِ
حضرتِ ابوطالب نزدِ شفیع الورا علیہ الصلوٰۃ والثنا مفقود تھی ٭ معاذ اللہ اگر صورتِ
عناد و تکذیب عم اونکے نزدیک متحقق الوجود تھی تو پھر حضرت ابوطالب کے لیئے

یہ مآبِ آداب ہی ہی صالحین کی داب ہی عاقل کو اسلئے زیادہ تاکید در کار نہین جنابِ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اونکی قرابت و مودّت مین کسیکو ہکار نہین ؛ تعبیرِ قبیح اور تقریرِ غیر ملیح سے لسانکو اونکی شان مین آشنا کرنا سزاوار نہین کہ اوسمین اذیّتِ جنابِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آشکار ہی ؛ اور واسطے موذیئے صاحبِ خُلقِ عظیم از بسکہ عذابِ مُہین والیم اور لعنتِ پروردگار ہے ؛ اور بہر طور ادب و توقیر و فیر جناب حبیبِ قدیر خاتم بشیر و نذیر مطلوب و محبوب کردگار ہے ؛

شعر

از خدا جوئیم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از لطفِ رب

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

بذر گستاخی کسوفِ آفتاب
شد عزازیل زجرأت ردّ باب

ہرکہ بے باکی کند در راہِ دوست
رہزنِ مردان شد و نامرد اوست

چند حرفِ طمطراق و کار و بار
کار و بارِ خود ببین و شرم دار

ای خنک آنرا کہ ذلّت نفسُہٗ
وای آن کز سرکشی شد خوی او

گر خدا خواہد کہ پوشد عیبِ کس
کم زند در عیبِ معیوبان نفس

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنۂ پاکان دہد

ہرکرا افعالِ دیو و دد بود
با کریمانش گمانِ بد بود

گفت ایزد بر دلے دارم نظر
کو ز دردِ عشق باشد پُر اثر

ناظرِ قلبم اگر خاشع بود
گرچہ گفتِ لفظ نا خاضع بود

گر خطا گوید ورا خاطی مگو
گر بود پُر خون شہید او را مشو

شفقت و تربیت عمِّ با وقار ؛ اور نہایت و بے غایت ادبِ خدا اور مربیٔ نامدار ؛
اور اوسمین امید لطفِ لطیف ہی رجائے فیضِ منیف ہی آشکار ؛ پس جبکہ حبیبِ خدا
علیہ الصلوٰۃ والثنا لطفِ الٰہی اور فیضِ نامتناہی سے یہین امیدوار ؛ تو کیون ترہاتِ
اضالیلِ جاہلانہ اور ہفواتِ خرعبیل مایوسانہ بکتے ہین منکرانِ اشرار ؛ شعر

ناامیدم مکن از سابقۂ لطفِ ازل	تو چہ دانی کہ پسِ پردہ کہ خوبست و کہ زشت

اور توفیق و تطبیقِ ان دونو آیت پُر ہدایت مین اے فہیم ؛ کہ انک لا تہدی من
احببت و انک لتہدی الی صراطٍ مستقیم ؛ اسی جلدِ اوّلِ عقائد خیوریہ مین خوش
اسلوب ہی ؛ اور ردِّ شبہات دربارہ ہدایتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بھی
وہان مکتوب ہی ؛ پس مُلخّص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عمّ
سیّد المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ و آلہ الطاہرین کی حق مین شرعاً جائے سکوت
اور محلِ آداب ہی ؛ اور عنداللہ اونکا ایمان پُر ایقان باصد عرفان ثابت بلا ارتیاب
ہی ؛ یہی اعتقادِ پیر سدادِ بندۂ مسکین محمد خیرالدین مؤلفِ ہذا الکتاب ہی ؛ اور یہی
اعتقاد خوش بنیادِ ائمۂ اہل سنہ محققانِ اولی الالباب ہی ؛ اور نزدیکِ شیعہ
حضرت ابوطالب شرعاً بھی مومن بالضرور ہین ؛ ولائلِ ایقانِ نبوت اور
عرفان و اذعانِ خوارقِ عادت سے وہ متمسکین بالسرور ہین ؛ نعم اون دلائل سے
تصدیقِ حضرتِ ابوطالب متحقق الوجود ہے ؛ امّا اظہارِ اقرار نزدِ طلبِ سیّدِ مختار
پس وہ لاریب مفقود ہی ؛ اور روایت اظہار اقرار ؛ پس وہ بعد حضر سیّد الابرار
ثابت ہی نزدِ بعض محققینِ اخبار ؛ اور چونکہ اوس اظہارِ اقرار پر اتفاقِ ہمہ ائمۂ
کبار نہین ؛ تو شرعاً بغیر سکوت بصد نعوت دیگر قیل و قال سزاوار نہین ؛

حبیب رب البریات سے ہمیشہ امداد چاہتے تھے ؛ لہذا اوس شمع جمال الٰہی پر جان و جان سے مثل پروانہ ؛ اونکے عشق و محبت مین کرامت و ملامت غیر کی اونکو پروانہ ؛ اور عدم اظہار اقرار عند الاصرار ؛ سریست از اسرار پروردگار عقل عقلا درین ورطہ حیران و بیکار ؛ شعر

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار	کہ پیدا نشد تختہ بر کنار

پس امر کبیر جائے خطیر مین لبیب صفی اور اریب وفی کو قیل و قال نہین سزاوار ہے کہ یہ میدان نزد شبان محک امتحان اور جائے عجز و انکسار ہے ؛ نعم یہ مقام سپر اندازی ہے ؛ نہ مرام جبر سازی ہے ؛ شعر

نہ ہر جائے مرکب توان تاختن	کہ جاہا سپر باید انداختن

منہا ما روی ابن سعد و ابن عساکر و صاحب مصباح الظلام فی المستغیثین بخیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام عن عمرو بن شعیب بن محمد علیہم الرضوان من اللہ الصمد انہ قال قال ابوطالب کنت مع ابن اخی یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بذی المجاز فادرکنی العطش فشکوت الیہ فقلت یا ابن اخی عطشت وما قلت لہ ذلک وانا لا اری عندہ شیئاً الا الجزع فثنی درکہ ثم نزل ای عن الدابۃ التی کانا راکبین علیہا وقال یا عم اعطشت فقلت نعم فاھوی بعقبہ الی الارض فاذا بالماء فقال اشرب یا عمی فشربت منہ

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ حضرت ابوطالب باقصی الغایۃ و احسن وجوہ محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قبل از ظہور نبوت و بعد ازان بتقدیم رسانید و بے وی طعام نمی خورد و جائے

خون شہیدان را از آب اولاتر ست | این خطا از صد ثواب اولاتر ست
کفر او دین ست و دینش نور جان | از ابان او جہانے در امان
حاضر ناقص ز غائب خوشتر ست | حلقۂ گر کج بود ہم بر در ست
عیب کم کن بندۂ معیوب را | متہم کم کن تو آن محبوب را
ہیچ طلبے پیش حق مردود نیست | زانکہ قصدش از خریدن سود نیست
چارۂ دلہا عطائے مبدلیست | داد او را قابلیت شرط نیست
بلکہ شرط قابلیت داد اوست | داد مغز و قابلیت ہست پوست
کوئی نومیدی مرو امیدہاست | سوئی تاریکے مرو خورشیدہاست
ناامیدی را خدا گردن زدست | چون گنہ مانند طاعت آمدست
دست را اندر احد احمد بزن | ای برادر وا رہ از بوجہل تن
ما چو طفلانیم یا خیر الورا | دایۂ ما تو یقین در ہر سرا
ای کہ چو تو در زمانہ نیست کس | اللہ اللہ خلق را فریاد رس
مرغ و ماہی در پناہ عدل تست | کیست آن گم گشتۂ کش فضلت نجست
داد دہ مارا کہ بس زاریم ما | بے نصیب از باغ و گلزاریم ما
داد دہ مارا ازین غم کن جدا | دست گیر ای دست تو دست خدا
صد ہزاران تحفۂ صلوات را | پیش کش کن ای خدا آن ذات را

اے محبت صمیم با قلب سلیم جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے وقت تولد سے حضرت ابوطالب خارق عادات اور از ہاص معجزات جناب سید الکائنات سے دائم مشاہدہ فرماتے تھے اور جمیع حادثات و واقعات مین

پیش از بعثت باخبار بحیرا که نام او بر جیس بود و غیر او بشان وی صلی الله علیه وسلم و شیخ ابن حجر عسقلانی گفته که انشاء حضرت ابوطالب این شعر را بعد از بعثت ست و معرفت حضرت ابوطالب نبوت آنحضرت را و بسیاری از اخبار آمده و باین تمسک کرده اند شیعه بر اسلام وی و گفته که دیدم کتابے مر علی بن حمزه بصری را که جمع کرده ست در وی اشعار حضرت ابوطالب و زعم کرده که وے مسلمان بود و بر اسلام رفته ست از عالم و حشویه زعم کرده اند که وی کافر مرده است و استدلال کرده اند بر دعوی بچیزے که نیست دلالت دران انتهی کلام ابن حجر رحمه الله تعالی باز شیخ فرموده که حضرت ابوطالب وقت تزویج آنحضرت صلی الله علیه وسلم بحضرت خدیجة الکبری خطبه خواند که ترجمه او اینست حمد و سپاس مر آن خدای را که ما را از فرزندان حضرت ابراهیم و فروع [illegible] اسماعیل علیهما السلام گردانید و از اصل معد و مضر بیرون آورد و نگاهبانان بیت خود و پیشوایان حرم خویش ساخت و خانه خود را بما ارزانی داشت و ما را بر مردمان حاکم گردانید اما بعد پس بدرستیکه این پسر برادر من که حضرت محمد بن عبد الله است جوانی ست که موازنه کرده نشود با وی هیچ مردی از قریش مگر که او فزون آید بران مرد اگرچه در مال او قلت ست و مال سایه ایست زایل و امریست حایل و بتحقیق وی خواستگاری میکند خدیجه بنت خویلد را و میگرداند مهر او را بیست شتر مایه از مال من و وی را بخدا سوگند بعد ازین شانی عظیم و امری بزرگ خواهد شد باز شیخ قدس الله سره در وقایع سال هفتم آورده و دیگر محققین مثل علامه قسطلانی در الحجة الضیاء الزرقانی و محمد بن اسحاق و غیرهم رضی الله تعالی عنهم نیز

خواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلوی خود راست میکرد و درون و بیرون خانہ آنحضرت را ہمراہ خود داشتی و حضرت ابو طالب در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اشعار بسیار دارد و در عہد کفالت حضرت ابو طالب نیز در مکہ معظمہ قحط افتادہ بود و ابن عساکر از عروطہ رضی اللہ عنہ آوردہ کہ گفت قدوم آوردم مکہ را و دران سال قحط عظیم بود پس آمدند قریش نزد حضرت ابو طالب برای استسقا پس برآمد حضرت ابو طالب و حال آنکہ گرد وے کودکان بودند از قریش و میان ایشان کودکی بود مثل آفتاب تابان کہ پردۂ ابر از روئی وی برفتادہ باشد پس گرفت او را حضرت ابو طالب و بچسپانید پشت او را بکعبہ پس اشارت کرد آن کودک بانگشت خود بجانب آسمان و حال آنکہ نیست در آسمان نشانی از ابر پس گرد آمد قطعہائے ابر از ہر جانب و برہم نشستند و باریدن گرفتند تا روان شد رودہا و پُر شد وادی پس حضرت ابو طالب در قصیدۂ خویش کہ در مدح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم گفتہ ازان درین امر این شعر ست

وَاَبْیَضَ یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ	ثِمَالُ الْیَتَامٰی عِصْمَۃٌ لِّلْاَرَامِلِ

محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ الخلاق این قصیدہ را زیادہ بر ہشتاد بیت ذکر کردہ و گفتہ کہ این ابیات را در وقتے انشا فرمودہ کہ قریش اجتماع کردند بر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم و تنفر کردند از وی کسے را کہ ارادہ میکرد اسلام را و درین ابیات ہجو و مذمت قریش کردہ در انکار و عداوت اوشان مر آنحضرت را و ترغیب نمودہ بر اطاعت و اذعان و قبول وی صلے اللہ علیہ وسلم و ابن التین گفتہ کہ درین ابیات دلالت ست بر آنکہ حضرت ابو طالب میدانست نبوت آنحضرت را

وتا این مہم بآخر نرسد و دین خدا ظاہر نگردد دست ازین کار نمیدارم ولوم لائمین را بگوش ہوش نمی آرم اینچنین فرموده از مجلس برخاستند و انجاح مرام و اتمام مہام بر ذات رب الانام بگذاشتند پس حضرت ابوطالب را از سخنان رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رقتے پیدا گردید و جنان و جانش ہمتے ورزید و سید انس و جان را بہ نشانید و اینچنین معذرتے پسندید کہ ای نور جان و سرور جنان تو بکار خود مشغول باش ہر زمان و بہر کاریکہ ماموری باتمام رسان برب الکعبہ کہ تا من زنده باشم درین جہان بر تو دست نیابند ہمہ منکران و این اشعار پر انوار انشا فرمود درین تبیان +۔

وَاللّٰهِ لَنْ يَّصِلُوْا اِلَيْكَ بِجَمْعِهِمْ	حَتّٰى اُوَسَّدَ فِي التُّرَابِ دَفِيْنَا
فَاصْدَعْ بِاَمْرِكَ مَا عَلَيْكَ غَضَاضَةٌ	وَابْشِرْ بِذَاكَ وَقَرَّ مِنْكَ عُيُوْنَا
وَدَعَوْتَنِيْ فَعَلِمْتُ اَنَّكَ نَاصِحِيْ	وَلَقَدْ صَدَقْتَ وَكُنْتَ فِيْهِ اَمِيْنَا
وَعَرَضْتَ دِيْنًا قَدْ عَرَفْتُ بِاَنَّهٗ	مِنْ خَيْرِ اَدْيَانِ الْبَرِيَّةِ دِيْنَا
لَوْلَا الْمَلَامَةُ اَوْ حِذَارِيْ سُبَّةً	لَوَجَدْتَنِيْ سَمْحًا بِذَاكَ مُبِيْنَا

ترجمہ آن اشعار پر انوار

کس نیارد کرد قصد جانت ای فرزند من	تا نخواہد گشت در خاک لحد عمت دفین
کار فرمان حقت کن ہیچ از خواری مترس	شاد باش ای نور چشم من مشو اندوہگین
بشنو اندیشہ ہست درشان ما صدقست و مہر	دعوتے کردی و حق در جانب تست ای امین
عرض دینے میکنی مارا و مارا روشن ست	اینکہ از اہل نجاتست آنکہ رو آرد بدین

کہ چون کفار دیدند کہ اسلام روز بروز قوت میگیرد و شانِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم ساعت فساعت ارتفاع می پذیرد و قواعد قصر شریعت با یمان فاروق
و سید الشہدا استحکام می یابد و طنطنہ کوسِ نبوّت بمسامع قبائل عرب می رسد
و ہجرتگاہِ صحابہ بسوئے حبشہ دست قوت نمیدہد در مقام قتل و اہلاک حضرت سیّدِ
لولاک برخاستند امّا بواسطۂ حمایتِ حضرتِ ابوطالب چیزے اظہار تعرض
و تطاول نمی توانستند پس اشرافِ قریش نزد حضرت ابوطالب آمدند و اینچنین
بیان پیشِ عم سیّد انس و جان معروض نمودند کہ یا برادر زادۂ خود را بما سپار
و یا آمادہ باش برائے کارزار و یا او را بر وایح نصائح بر جادۂ رہست آر کہ خدایان
ما را دشنام ندہد و از مذمتِ آنہا باز ایستد این بگفتند و از مجلس برخاستند پس
حضرتِ ابوطالب جناب شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام را طلبیدند و کلام ناقرجام
صنادید قریش بمعرض اظہار رسانیدند و بعد ازان اینچنین نصیحت نمودند کہ ای
فرزند ارجمند بر خود و بر من بہ بخشائی و گرہ ازین کار بستہ بکشائی زبان از طعن
و عیبِ معبودانِ اوشان بہ بند و مزید اذیّت بر ذاتِ ستودہ صفات خویش
میسند جناب رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم در جواب فرمودند حقاکہ حق حقیقت
را احقاق نمودند کہ اے عم نیکو کار وی بزرگ نامدار آنچہ من میگویم و براہیکہ
من میپویم ہمہ بامر پروردگارست و بمددِ خالقِ نور و نارست خیال کردہ
کہ بحمایتِ تو اینکارست اگر در ابلاغ رسالت مرا معاونت نمائی و با ظہارِ
دین خدا بمن موافقت فرمائے سعادتِ دارین و افتخار کونین حاصل نمائی
و الّا عونِ ربّانی و تائیدِ آسمانی مرا کافیست و رفاقتِ رفیقِ حقیقی مرا وافیست

سید المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین در استحکام شعب بہر نوع
کوشش بلیغ داشتے ودر ہیچ وقت از محافظت شفیع الامم صلے اللہ
علیہ وسلم ذات خود را در تساہل نگذاشتے وچون آفتاب عالم تاب حبیب
رب الارباب در مغرب خواب متواتری بودی ہمان وقت حضرت
ابوطالب بر بستر خواب ہرگز ہرگز نیاسودے شمشیر حمائل کردہ گرد خانۂ
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم گشت نمودی پروانہ وار گرد آن شمع
کردگار دائم طواف میفرمودی ودر روز پسران و برادر زادگان اصیانت
آنذات قدسی صفات مامور ساختی حتاکہ در ملوین از خدمت سید الثقلین
واز حفاظت آن قرۃ العینین بہر لحظہ و ہر آن خود را پرداختے واین
واقعۂ جور وجفا ازان کفار پُر شقا برین حضرات ارباب وفا در ہلال
محرم سال ہفتم از رسالت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم آشکار گردید
وچون سہ سال ہمبرین منوال ازان اہل ضلال جور وجفائے پُر ملال انجامید
جناب خیر الورا علیہ الصلوۃ والثناعم پُر غم خود را اینچنین آگاہ فرمود کہ ارضہ
بامر الٰہی ازان عہد نامہ تعبیر جور وجفا وقطعیت را در ربود یعنے ہمہ عبارت
ظلم وقطع رحم را ازان صحیفہ خورد وبُرد ساختہ ونام خدا ونام مصطفا را صحیح
وسالم گذاشتہ پس حضرت ابوطالب آنرا تصدیق نمود بدل وجان وگفت
کہ ای حبیب الرحمٰن ہر حق ست امر خدای رب الانام وگواہی میدہم
کہ تو راست میگوئی در ہر کلام بعد ازان حضرت ابوطالب با یاران
ازشعب بیرون آمدند ودر مجمع کہ مجمع روسائی قریش بود فوراً خود را رسانیدند

کردمی اظہارِ قولِ دینِ تو حقا مبین		گر زخوار یئے ملامت من نبودی محترز

چون کفار جہدِ حضرتِ ابوطالبِ نامدار در حفظ و حمایتِ جناب سیّدِ مختار
مشاہدہ نمودند پس ہمہ درمیانِ خود اتفاق کردہ عہد بستند کہ با بنی ہاشم
و بنی المطلب مناکحت و مبایعت و مخالطت و مصاحبت و مکالمت نکنند
و در ہیچ امری ایشانرا معاونت و مساعدت نمائند و بہر طور قطعِ ارحام و سلام
و کلام برخود لازم دانند و ہیچ وجہ صلح بینہم منعقد نگردانند الا بر قتلِ جنابِ
شفیع الانام علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام و عہدنامہ درین باب نوشتہ
موکد بایمان ساختند و چہل کس از روسائے قریش مہرہا بران وثیقہ زدند
و در حریر پیچیدہ مشمع کردہ در خانہ کعبہ آویختند و کاتب آن صحیفہ منصور ابن
عکرمہ بن عامر بود حق جلّ جلالہ و عمّ نوالہ دست آنرا شل نمود پس حضرت
ابوطالب با بنی ہاشم و بنی المطلب بنا بر کمال احتیاط جناب رسول کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم را مع اصحاب کبار علیہم رضوان اللہ الغفار در شعبِ
خویش در آوردند و کافران ازین معنے وقوف یافتہ آن شعب را محاصرہ
کردند و ہر کس کہ ازان شعب بیرون آمدی بانواع اذیت او را متاذی
میگردانیدند و اہل اسواق را بران داشتند کہ ہیچ چیز بدست ایشان نفروشند
و چون در موسم حج ازان شعب بیرون می آمدند و از مردم اطرافی چیزے
می خریدند ازان نیز آن کفار منع میکردند و خود بہ بہائے گران خریداری
می نمودند حاصل کلام درین مرام اینکہ آن کفار پر شرار بساکنانِ آن
شعب اذیتِ بسیاری رسانیدند و حضرت ابوطالب از وفورِ شفقت جناب

وباوجود این ابوجہل لعین وتابعان او ہمین لجاج کردند کہ ہرگز ہرگز نقض
عہدنامہ نکنند انگاہ حضرتِ ابوطالب بایارانِ خویش اربابِ وفاق
ودور اندیش درمیانِ استار کعبہ درآمدند و بر معاندین سید المرسلین
بسا نفرین کردند اَللّٰھُمَّ انْصُرْنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا وَقَطِعْ مَنْ قَطَعَ اَرْحَامَنَا
وَاسْتَحِلَّ مَا یُحَرَّمُ عَلَیْنَا وبسوئی شعبِ خویش بازگشتند وآن جماعتِ
قریش کہ در نقضِ عہدنامہ سعی داشتند بر ابوجہل وتابعانش غالب آمدند
وصحیفہ را پارہ پارہ کردہ سلاح پوشیدند و بدرِ شعب آمدہ محصوران را بیرون
آوردند تا ہمہ در منازلِ خویش قرار گرفتند ومخالفان ہیچ مقاومت
نتوانستند ودر سال دہم از نبوت بدین امر ظفریاب شدند و درین
سنہ حضرتِ ابوطالب از دنیا انتقال نمودند وایشان بعمر ہشتاد و ہفت
سالہ بودند در مواہب لدنیہ از ہشام بن السائب رضی اللہ عنہ آوردہ
کہ حضرت ابوطالب قریب وقتِ وفات وجوہ قریش واکابر ایشان را
نزدِ خود جمع کردہ اینچنین وصیت فرمود کہ اے معشرِ قریش شما برگزیدہائے
خدائید از میان خلق وی ومن وصیت میکنم شما را بخیر کہ محمد امین
وصدیق ست در قریش وقبائلِ عرب وبتحقیق آوردہ امریرا کہ مقبول دلہا ست
بصد کرامت وعدم اقرار زبانہا ست از روئی ترسِ ملامت واللہ می بینم
بسوئی فقرائی عرب وبادیہ نشینان وضعیفان ومسکینان کہ اجابت
میکنند دعوت او را بہ تصدیق جنان وبزرگ میدارند فرمانِ او را بصدق
دل وجان وگشتند سرہائی اکابرِ قریش نگونسار وخراب گشتہ سرائی ایشان

چون حضرت ابوطالب را کفار پر اسرار دیدند بسا تعظیم و تکریم و احترام
و تعظیم نمودند بزعم خود و هم اینکه از حفظ و حمایت رسول کریم علیه الصلوٰة والتسلیم
بستنگ شده تشریف آورده اند حضرت ابوطالب فرمود که اکنون عهدنامه
را که در باب عداوت ما نوشته اید مصلحت متعلق بآنست که آنرا پیش
ما بیارید ابوجهل ازین سخن بسا مسرور گردیده و بزعم حصول مقصد خویش
در دل ورزیده فوراً آن عهدنامه را از کعبه گرفتند و پیش حضرت ابوطالب
آوردند پس حضرت ابوطالب فرمودند که این صحیفه همچنان بمهرهای
شما است دیدند گفتند نعم ای مقتدای مسعود حضرت ابوطالب این چنین
آشکارا نمود که محمد مصطفا علیه الصلوٰة والثنا مرا آگاه فرمود که حق تعالے
ارضه را برین صحیفه گماشته تا هرچه تعبیر جور و قطع رحم دران مثبت بود
آنرا خورده محو ساخته و نام خدا و محمد مصطفا صحیح و سالم باقی گذاشته پس
اگر درین اخبار معاذالله کذب شود آشکار تسلیم کنم شمارا محمد مختار تا هرچه
باو کنید شمارا سزاوار و اگر درین اخبار او راست گفتار پس شما از مضمون
صحیفه دل آزار در گذرید ای روسای جفا کار و با ما عداوت نکنید
زینهار که محمد برحق رسول پروردگار پس همگنان این سخن را پسندیدند
و داد انصاف بلا اعتساف را برگزیدند و چون آن صحیفه را بکشادند
لاریب همچنان یافتند که جناب سید المرسلین صلے الله وسلم علیه
و آله الطاهرین اخبار فرموده که سوائے نام خدا و مصطفا همه تعبیر جور و جفا را
ارضه محو نموده پس همه معاندین شرمسار شدند و از خجالت سرها در پیش افگندند

وہ اریب ہر زمان سنگہائے ملامت سے بُردبار تھے ؛ لیکن ہر ملامت مین صد کرامت سے حَظّ بردار تھے لِلّٰہِ درّ مَا اَفَادَ فِی الْفَارسِی وَاَجَادَ ۔ شعر

عاشقانرا ہر زمان سنگِ ملامت میرسد	لیکن اندر ہر ملامت صد کرامت میرسد

نہ حُبِّ عیال واَطفال مین وہ جان نثار تھے ؛ نہ ننگ وناموس وخانمان کے وہ طلبگار تھے ؛ عشقِ جانان مین جان وجہان سے دست بردار تھے رضاجوئی خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام مین دائم اشکبار تھے ۔ شعر

آنکس کہ ترا جوید وجان راچہ کند	فرزند وعیال وخانمان راچہ کند
دیوانہ کُنی ہر دو جہانش بخشی	دیوانۂ تو ہر جہان راچہ کند

یقول المولف المسکین اناقہ اللہ رحیق المحبین ان رسوخیۃ المحبۃ فی الجنان ؛ وتفوتیۃ المودۃ والایقان ؛ تحصل بقدر قوۃ العرفان ؛ واستحضار الاوصاف بالامعان ؛ لان المعرفۃ کالبذر والمحبۃ کالشجر والاتباع کالثمر وانما الاثمار تتبع الاشجار فابو طالب علی وفق رسوخیتہ فی العرفان ؛ وقوۃ فکرہ فی اوصاف سیّد الانس والجان ؛ بذل فی حبّ ہذا النبی الاسنیٰ ؛ سرا سرا لاسماء الحسنیٰ تاج روس الانبیاء ؛ سراج نفوس الاصفیاء کنز مراد الرسل العظماء ؛ مرکز وداد اہل الارض والسماء حبیب اللہ علی الاطلاق ؛ طبیب ذنوب خلائق الخلّاق ؛ علیہ ازکی الصلوۃ والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ مالہ ومالہ من الاشباح وروحہ بالافراح ؛ بغیر التعب والاتراح ؛ فاللہ الفتّاح ؛ اغناہ عن المفتاح ؛ وابعدہ عن المصباح ؛ لظفرہ بالمفتوح وَالْاِصْبَاح ؛ ففاز بحضرۃ اقترابہ ؛ وسقی من صفوۃ شرابہ ؛ فہام وطرب ؛ وبالاعداء قد حرب ؛ وعمّر ما قد خرب ؛

وزین دیار وآن فقرا وضعیفان ومساکین گشتند ارباب ایشان از بسکہ معظین وانیہابسوی او شان محتاج ترین وگشتند او شان نزدوی مقربین وانیہا ازوی بے نصیب ودور ترین وگشتند او شان در دوستیئ وی مخلصین ودر طاعت وانقیاد وی بادل صاف والہین اے معشر قریش دوستان وی باشید و فرمودہ او را حمایت کنید واللہ کسے متابعت او نکند مگر کہ راہ رشد یابد و ہیچ یکے سیرت او نگیرد مگر کہ نیک بخت باشد و ہمہ کار او بسامان ہویدا گردد واگر نفس مرا مدتے دست دہد واجل مرا تاخیری روی نماید البتہ حاوثات را ازوی باز دارم و واقعات را ازوی دفع کنم این وصیت فرمود ورخت اقامت ازین عالم بر بود ۔ آے محب رسول کریم ؛ وے عاشق صادق صمیم ؛ علیہ الطیب الصلوٰۃ والتسلیم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ تحبیر مسطور اور تقریر مذکور سے از بسکہ آشکار ہے ؛ منصف غیر متعسف کے نزدیک اظہر من الشمس علے نصف النہار ہے ؛ کہ تصدیق جنان باصدق جان حضرت ابو طالب متحقق بلا انکار ہے ؛ فقط اظہار اقرار عم سید مختار بین قیل وقال اولی الابصار ہے ؛ لاریب حضرت ابو طالب بتون بت پرستون سے بیزار تھے ؛ شراب حب وحید حضرت حبیب فرید سے دائم سرشار تھے ؛ اوس شمع جمال محبوب ذوالجلال پر فدا پروانہ وار تھے ؛ ذات محمد مین اپنی ذات سے فانی لیل ونہار تھے ؛ صفات احمدی مین اپنی صفات سے محو بہمہ اطوار تھے ؛ اونکے نزدیک سوا اوس یگانہ کے ہمہ بیگانہ و اغیار تھے عشق حبیب سے خوش نصیب اوسی طبیب کے وہ بیمار تھے ؛ عشق حبیب مین

اور عم جناب شفیع المذنبین اور واسیطور اہل بیت و آل طاہرین اور حضرت
اولیائے متقین اور سائر حضرات انبیا و مرسلین صلوات اللہ وسلامہ المبین
علی نبینا وعلیہم اجمعین پر عالم ناسوت و ملکوت مین ظہور پایا؛ اور بتقضائے
عالم اسباب اونکا صدور اصحاب ذی شعور کے مشاہدہ مین آیا؛ تو وہ سب
نزد اہل بصائر امر اختیاری ہے نہ اہل سرائر کے نزدیک وہ کار اضطراری ہے
واللہ وہ دیدہ ودانستہ رضا بر قضا ہے؛ تقضائے ربانی رضائے صمدانی
پر تسلیم ورضا ہے؛ جو ظاہر مین جور وجفا ہے؛ وہ اونکے نزدیک عدل ووفا ہے
اونکے حال وقال سے یہی آشکار ہے؛ اونکی زبان خوش عنوان سے
یہی ترنم لیل ونہار ہے؛ شعر

مشتاق توام باہمہ جوری وجفائی	محبوب منی باہمہ جرمی وخطائی
صاحب نظران لاف محبت نہ پسندند	وانکہ سپر انداختن از تیر بلائی
بیداد تو عدلست جفائے تو کرامت	دشنام تو خوشتر کہ زبیگانہ دعائی

کیونکہ فنائے ذات وصفات اونکا مقام ہے؛ بقائے صفات وذات
اونکا مرام ہے؛ اقوال وافعال سے وہ فانی ہین؛ اوسیکے افعال و
اقوال ہین وہ جاودانی ہین؛ یہی اونکا ورد زبان ہے؛ یہی ورد انکا ورد جان ہے

اَللهُ قُلْ وَذَرِ الْوُجُوْدَ وَمَا حَوٰى	اِنْ كُنْتَ مُرْتَادًا بُلُوْغَ كَمَالِ
فَالْكُلُّ دُوْنَ اللهِ اِنْ حَقَّقْتَهٗ	عَدَمٌ عَلَى التَّفْصِيْلِ وَالْاِجْمَالِ
فَالْعَارِفُوْنَ فَنُوْا بِاَنْ لَّمْ يَشْهَدُوْا	شَيْئًا سِوَى الْمُتَكَبِّرِ الْمُتَعَالِ
وَرَاَوْا سِوَاهُ عَلَى الْحَقِيْقَةِ هَالِكًا	فِى الْحَالِ وَالْمَاضِىْ وَالْاِسْتِقْبَالِ

فهو فی مقعد صدقٍ طائش ⁂ وعند ملیکٍ مقتدرٍ عائش و لسانہ لحالی کان یترنم بهذا القول

حنانیک بی رفقاً و مهلاً علی صدری	فحبک افنانی و افقدنی صبری
اقول وقد جلّ لمقالٌ عن القدر	بدا لی وجهٌ منک فی حالة السکر

فانکرت ما یبدو من الشمس و البدر

جمالک قد اودی القلوب فراعها	غداة اشتراها فی الوجود و باعها
اقول و اذنی لا تملّ سماعها	لقد انکرت نفسی علیک طباعها

فها انا مما بی تحیّرت فی امری

عذابک عذبٌ فی القلوب نکاله	یهون علینا فی هواک احتماله
و وجهٌ سبانا حسنه و کماله	فاسکرنا من غیر خمرٍ جماله

فلله من سکرٍ علیک بلا خمرٍ

وجدنا جبال الوجد فیک خفیفةً	کما صار منک الحبّ فینا خلیفةً
و قوّیت اسراری و کانت ضعیفةً	تقیّد عهداً فی سکاری لطیفةً

و تضرب حدّ القتل فی السرّ و الجهر

شرابٌ بافواه الخواطر قد حلا	و کاسٌ شربناه و لکنه ملا
و قلبٌ من نهواه فی اللیل قد جلا	محاسنه بالوهم فی معلم العلا

فیاخذ من قلبی القصاص و لا یدری

اے محبانِ صادقین و ے معتقدانِ راسخین جو کچھ قضیۂ مسطورہ اور قصۂ مذکورہ مین شدائدِ ظاہریہ اور مصائب صوریہ سے حسب اقتضائے حکمتِ الٰہیہ اور موافق ارادتِ ازلیہ جناب رحمۃ للعالمین اور حضرات صحابۂ معظمین

التی لیس فوقها فی الخارج مزید علیها واما غیرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فانما توجد فیہ علی درجۃ من الکمال لا علی اعلی الدرجات وکذلک سائر الانوار الستۃ من السبعۃ التی اشیر الیہا بالاحرف السبعۃ وھی حرف الادمیۃ وحرف الروحانیۃ وحرف النبوۃ وحرف الرسالۃ وحرف العلو وحرف القبض وحرف البسط فانہ صلی اللہ علیہ وسلم قد بلغ فیہا کلہا غایۃ الغایۃ ونہایۃ النہایۃ بحیث لیس لاحد من الانبیاء الکرام والرسل العظام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام مبلغ الوصول ومطمع الحصول لانہ ھو الفرع من ھذا الاصل الاصیل مستفیضون تحت ظلہ الظلیل وحصلت لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تلک الاحرف مع سائر النعم بالاکرام حین کان الحبیب مع الحبیب ولا ثالث فی المشہد والمغیب لانہ اول المخلوقات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات فہناک سقیت روحہ الکریمۃ السمیۃ تلک الانوار القدسیۃ بحیث صارت بہ اصلا لکل ملتمس ومادۃ مفیضۃ لکل مقتبس فلما دخلت روحہ الباھرۃ فی ذاتہ الطاھرۃ سکنت فیہا سکنی المحبۃ والرضا والقبول والوصول والوفا فجعلت تمدھا باسرارھا وتمنحہا بمعارفہا وانوارھا وکانت الذات العالیہ تترقی شیئاً فشیئاً علی لمعارج العالیہ من لدن صغرہ الی ان بلغ اربعین سنہ : بحفظ من لا یاخذہ نوم ولا سنہ : فزال السراح الذی بین الذات والروح القدسیہ وانمحی الحجاب الذی بینہما بالکلیۃ فحصلت المشاھدۃ المطلقۃ لسید الاکوان حتی صار بینا ھد کمشاھدۃ العیان بان اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ ھو المحرک بجمیع المخلوقات ونا قلہم من حیز الی حیز فی السکون والحرکات والخلائق بمنزلۃ الظروف والاوانی الفخار لا تملک

ہر ایک رنگ مین وہی بے رنگ اونکے رنگ مین سمایا ہی؛ اوسی بے رنگ کے رنگ مین یہ رنگ اونکے رنگ مین آیا ہی؛ مَارَأَیْتُ شَیْئًا اِلَّا وَرَأَیْتُ اللّٰہَ فِیْہِ کا جلوہ دکھلایا ہے؛ اوسی نے شرابِ اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کا جام پلایا ہے؛ وحدۃ الوجود نے عالم شہود مین سرودِ اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ سے یہی ترنم سنایا ہے؛ شعر

من ندیدم درمیانِ کوئے او		در در و دیوار الّا روئے او

وَاللّٰہُ خَلَقَکُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ سے وہ ہمیشہ مست ہین؛ نیستی لَا ضَارَّ وَلَا نَافِعَ اِلَّا اللّٰہُ سے دائم ہست ہین؛ ہر فعل مین اوسی فاعلِ حقیقی کے وہ نظارہ ہین ہر عسر و یسر مین رضائے مولا کے طلبگار ہین؛ نسبتِ اَغیار سے بیزار اوسی یار کے سب کار خوش اطوار ہین؛ شعر

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم؛		کہ با من ہر چہ کرد آن آشنا کرد

اخوانی اهل الوحدة الذاتیه عند ذوی القریحة الذکیه لا یفرقون بین القهر واللطف وبین الرفق والعنف والشدة والرخاء والعطیة والبلاء بل نستقر محبتهم بالاضداد وتستمر مودتهم بالاتحاد وینشد لسانهم الحالی هذا بالمعانی

هَوَایَ لَهُ فَرْضٌ تَعَطَّفَ اَمْ جَفَا		وَمَشْرَبُهُ عَذْبٌ تَکَدَّرَ اَمْ صَفَا
وَکَلْتُ اِلَی الْمَحْبُوْبِ اَمْرِیْ کُلَّهُ		فَاِنْ شَاءَ اَحْیَانِیْ وَاِنْ شَاءَ اَتْلَفَا

قال الحافظ نجم المسالك سیدی احمد بن المبارك معزیا الی شیخه قطب العارفین مرکز دائرة قرب الواصلین سیدنا عبد العزیز فی کتابه الابریز قدس الله اسرارهم وافاض علینا انوارهم ان نبینا صلی الله علیه وسلم یختص بالادمیة

للقضاء انتہی ومن ثم کان الامام الحسین رضی اللہ عنہ فی الدارین یبادر من باطنہ لتنفیذ القضاء راضیا مرضیا بتلقی البلاء طربا وفرحا للانتقال لدار البقاء ونیل الوصال بالمشاہدۃ واللقاء وان کان سببہ مبایعۃ اہل الکوفۃ بیزاری الوراء ولہذا قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ان اللہ تعالی ادخر البلاء لاحبابہ کما ادخر الشہادۃ لاولیائہ ہذا ملخص ما فی النفحات النبویۃ وغیرہ من الزبر لدینیۃ قال فی الابریز ان الولی یقدر علی اہلاک الکفرۃ فی آن واحد ومع ذلک اذا حضر المعرکۃ یحرم علیہ ان یتصرف فیہم بشیئ من تلک القدرۃ اقتداء بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم انتہی ملخصا

تنبیہ نبیہ

اے محبِ سعادت شعار ہر فعلِ پروردگار سراسر پُر اسرار ہے؛ اور یہ ہر نزدِ ذوی الافکارِ منصفانِ اَخیار خوب آشکار ہے؛ پس قضیۂ عہدِ کفارِ پُر اشرار جو کہ مذکور ہے؛ اور اونکا جور وجفا جو حضرتِ سیّد مختار پر مسطور ہے؛ تو اوسمین فوائد واسرار از بسکہ بسیار ہین؛ اور عوائد سدائد اَطوار بے شمار ہین؛ حضراتِ اولی الابصار اوس سے خوب خبردار ہین؛ اور منکرانِ حماقت شعار اوس سے محروم وَ اغیار ہین؛ شانِ سید المرسلین مین ہر طور وہ مُتادّبین ہین؛ بُرہانِ خاتم النبیین مین وایم یہ مُعترضین ہین؛ فیا ایہا الغافل کیف تعادی حبیب خالق النار والنور؛ ام کیف تحارب من یعلم خائنۃ الاعین وما تخفی الصدور؛ اعاذنا اللہ من ذلک الارتداد والوزر الموفور

لنفسها من المنافع والاضرار فارسله الله الی البریة وهو علی تلک المشاهدة الجلیة

والخلائق فی عینه السنیة صور فارغة وذوات خالیة فلا یری الفعل منهم

حتی یدعو علیهم فیهلکوا فصارت دعوته رحمة علی رحمة وهدایته نعمة علی نعمة

فظهر مصداق ما قال الله فی کتابه المبین وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

وما قال سید المرسلین انما انا رحمة مهداة للاولین والاخرین صلی الله وسلم

علیه وآله الطاهرین هذا بدایة مشاهدته اما نهایتها الصادقون ولا یدرک غایتها

الاولون والآخرون والکل عن ادراکها بالعجز معترفون شعر

بَرَکَاتُ رُسُلِ اللّٰهِ غَیْرُ خَفِیَّةٍ
وَمُحَمَّدٌ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ اَبْرَکُ

هٰذَا النَّبِیُّ الْهَاشِمِیُّ هُوَ الَّذِیْ
هُدِیَ الْاَنَامُ بِهٖ وَبَانَ الْمَسْلَکُ

کَمْ آیَةٍ لِمُحَمَّدٍ کَمْ حُجَّةٍ
عَزَّ الْوَلِیُّ بِهَا وَذَلَّ الْمُشْرِکُ

دَعَوَاتُهٗ مَسْمُوْعَةٌ مَرْفُوْعَةٌ
وَالْحِسُّ لَیْسَ یَصِحُّ فِیْهِ تَشَکُّکُ

لَا شَیْئَ اَعْجَبُ مِنْ دَلِیْلٍ وَاضِحٍ
یُحْیِیْ بِهٖ بَعْضٌ وَبَعْضٌ یَهْلِکُ

اَمْسِکْ بِحَبْلِ مُحَمَّدٍ خَیْرِ الْوَرٰی
تَظْفَرْ بِفَضْلٍ اَیُّهَا الْمُتَمَسِّکُ

وَاِذَا عَجِبْتَ لِغَایَةٍ فِیْ رِفْعَةٍ
فَمَحَلُّ اَحْمَدَ غَایَةٌ لَا تُدْرَکُ

قال سیدی عبد الوهاب الشعرانی قدس الله سره النورانی ان الامام الهمام

سیدنا زین العابدین رضی الله عنه لما کان فی السجن ودخل علیه بعض

الاحبة ورای الحدید فی رقبته فحزن وکرب علیه فقال له الامام یا اخی اتری

ان هذا یکربنی ویحزننی ثم مسک الحدید من رقبته وفتته تفتیتا مثل الخیط

ثم مسکه ثانیا وارجعه کما کان ووضعه فی رقبته وقال والله ما هو الا تسلیم

بسیار می نمودند و میفرمودند کہ اے عم من شرائط صلۂ رحم بجا آوردی و در حق من ہیچ تقصیرے نکردی خدائے تعالیٰ ترا جزائی خیر دہاد ہذا الملخص مافی مدارج السالکین و روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ وغیرہا من زبر اولی الالباب پس یہ قول علی مرتضی کہ انہ مات مشرکا جو بالا نگار ہے نواسے کفر حضرت ابوطالب کا آشکار ہے ؛ ای عزیز پر تمیز اسکا جواب باصواب ؛ یہ ہے عند اولی الالباب کہ اس کفر سے تصدیق جنان مین کچھہ نقصان نہین ؛ آپکے ایمان عند الرحمن مین کچھہ زیان نہین ؛ اور یہ جواب اوسی قول سے بچند وجوہ آشکار ہے ؛ جو حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا رضی اللہ عنہ سے نگار ہے ؛ از انجملہ یہ کہ جناب شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حسب تصدیق غسل و تجہیز و تکفین شرعی کا حکم فرمایا ؛ اور حضرت علی مرتضی نے عدم اظہار اقرار پر اجرائے احکام شرعیہ کو ممنوع ٹھہرایا ؛ پس رسول مقبول نے قول علی مرتضے کو قبول کیا ؛ اور عدم اجرائے احکام شرعیہ کا حکم دیا ؛ جیساکہ اذہب فوارہ مذکور ہے ؛ کہ تقدیم حکم ظاہر شرع ضرور ہے ؛ وجہ دوسری یہ کہ دعائی جناب حبیب رب الارباب جو مذکور ہے ؛ کہ غفر اللہ لہ و رحمہ بعد اوس حکم کے بالا مسطور ہے ؛ تو بغیر تصدیق جنان اوس دعا کا ظہور سید الانس و جانسے محظور ہے ؛ کیونکہ یہ امر اظہر من الشمس نزد ذیشعور ہے ؛ کہ اہل کفر نہ لائق مغفرت پروردگار ہے ؛ ابد الآباد بالاعتماد وہ سزاوار نار ہے ؛ کہ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ فرمان کردگار ہے ؛ اور خاتم الانبیاء کے لیئے جواز استغفار ؛ کفار کے حق مین قبل منع پروردگار ؛ ایک زعم باطل ہے

بجاہ معاذنا وملاذنا فی یومنا ھذا ویوم النشور

فیامن بات یحقر بالنبیّ ۔ وعین اللّٰہ شاہدۃ تراہ
اما تخشیٰ من اللّٰہ بان طردا ۔ وتوذی مصطفاہ مجتباہ
تبارز بالعداوۃ منک مولیٰ ۔ وتحسب ان ربّک لا براہ
فویل العبد من ایذاء ربّی ۔ وابناء الرّسول فقد نہاہ
فیندم حسرۃ من بعد فوت ۔ ویبکی حیث لا یجزی بکاہ
یعض یدیہ من اسف وحزن ۔ ویندم حسرۃ مما قد عراہ
فخف من وزر ایذاء وحاذر ۔ ھجوم الموت من قبل ان تراہ
وبادر بالمتاب وانت حیٌّ ۔ لعلک ان تنال بہ رضاہ
ولذ بالمصطفیٰ محبوب ربّ ۔ رسول قد حباہ واجتباہ
علیہ صلوٰۃ ربّ الخلق طرّا ۔ سلام عطّر الدنیا شذاہ

ردّ شبہاتِ منکرین در بارۂ حضرتِ عمِّ سیّد المرسلین صلّی اللّٰہ وسلّم علیہ وآلہ الطّاہرین

شبہ اوّل آنکہ چون حضرت ابوطالب وفات یافت حضرت امیر المومنین علی رضی اللّٰہ عنہ نزدِ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم آمد وگفت کہ ان عمک الضّال قد مات پس آنحضرت بگریستند وفرمودند کہ غسل دہ او را وتجہیز وتکفین وی بجا آر گفت یا رسول اللّٰہ انّہ مات مشرکًا پس فرمود اذہب فوارِہ غفر اللّٰہ لہ ورحمہ وآنحضرت ہمراہ جنازۂ ابوطالب می رفتند وگریہ وزاری

عندک فتلقیہ مجملا علی الامۃ قبل ان یقضی الیک وحیہ فلا یفہمہ احد منک
لعدم تفصیلہ والتفصیل ہو الفرقان وقل رب زدنی علما تفصیل ما اجملتہ
فیمن معان التوحید والاحکام لازدنی احکاما کما توہمہ بعضہم فقد کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اترکونی ما ترکتکم انتہی قال فی روح البیان وغیرہ من
زبر اہل الاتقان ان الحق عرف نبینا علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ
الکرام بان القرآن وان اخذ نمعنا من حیث معناہ بلاواسطۃ فان انزالنا
ایاہ مرۃ اخری من جہۃ الواسطۃ یتضمن فوائد زائدۃ منہا افہام المخاطبین
بہ لان للخلق المخاطبین بالقرآن حکم ارتباطہم بالحق انما ہو من جہۃ سلسلۃ الترتیب
والوسائط کما ہو الظاہر بالنسبۃ الی اکثرہم فلا یفہمون عن اللہ الا من تلک الجہۃ
ومنہا معرفتک اکتساء تلک المعانی العبارۃ الکاملۃ وتستجلی فی مظاہرہا من
الحروف والکلمات فتجمع بین کمالاتہا الباطنۃ والظاہرۃ فتجلی بہا روحانیتک
وجسمانیتک ثم یتعدی الامر منک الی امتک فیاخذ کل منہم حصتہ منہ علما
وعملا انتہی قال الحافظ ابن المبارک فی الابریز معزیا الی قطب الواصلین سیدی
عبد العزیز قدس اللہ اسرارہما وافاض علینا انوارہما ان القرآن العظیم اندرجت
فی معناہ علوم الاولین والاخرین لو فسر القرآن بالمعنی الحقیقی لعلم ظاہر القرآن
وباطنہ وعلم من باطنہ ما کانت الارواح علیہ قبل دخولہا فی الاشباح وما تکون
بعد المفارقۃ وعلم منہ کیف یستخرج سائر العلوم من القرآن بہا تدرک علوم الخلائق
من اہل السموات والارضین وکیف توخذ ہذہ الشریعۃ الجامعۃ بل جمیع
الشرائع الماضیۃ وجمیع ما اشرنا الیہ فی اجزاء العلوم السابقۃ من معرفۃ العواقب

عند اولی الابصار ۞ کیونکہ محالاتِ شرعیہ سے ہی مغفرتِ کفارہ بغیر توحید
وتصدیقِ انبیائے کبار ۞ اور خدا سے طلبِ محال شانِ نبوت کی نہین
سزاوار ۞ چہ جائیکہ طلب کرین اوسکو جناب سیدِ مختار ۞ صلے اللہ وسلم علیہ
وآلہ الاطہار ۞ کیونکہ اوس طلب سے اونکے لیئے اثباتِ جہل ہی آشکار ۞ کہ وہ عقائد
ضروریہ سے ماہر نہ تھے زینہار ۞ معاذاللہ شانِ خدا سے نہ تھے وہ خبردار ۞
حالانکہ جہالت وضلالت سے وہ دائم معصوم ہین بصد اقتدار ۞ قال
فی الشفاء وغیرہ من زبر الکلام ان الانبیاء علیہم الصلوة والثناء معصومون
قبل النبوة من الجهل باللہ وصفاته والتشكك فی شيء من ذلك وقد تعاضدت
الاخبار والآثار بتنزيههم عن هذه النقيصة منذ ولدوا ونشأتهم على التوحيد
والايمان ومعرفة الاسرار واشراق الانوار ولطائف السعادة وشرائف السيادة
ومستند هذا الباب النقل ثم قال وقد استبان لك مما قررناه ما هو حق من
عصمته صلى اللہ عليه وسلم عن الجهل باللہ وصفاته وكونه على حالة تنافي العلم
بشيء من ذلك كله بعد النبوة عقلاً واجماعاً وقبلها سمعاً ونقلاً وبشيء مما قررة
من امور الشرع قطعاً وتنزيهه عن الكبائر اجماعاً وعن الصغائر تحقيقاً وجمهور
الفقهاء على ذلك من اصحاب الامام ابی حنيفة ومالك والشافعی رضی اللہ عنهم
انتهى ملخصاً قال فی الفتوحات المكية وغيره من الزبر الدينية ان القرآن حصل
عند النبی صلى اللہ عليه وسلم قبل نزول جبريل عليه السلام به مجملاً غير
مفصل الآيات والسور فلهذا كان النبی صلى اللہ عليه وسلم يعجل به حين كان
جبريل ينزل عليه صلى اللہ عليه وسلم بالقرآن فقيل له لا تعجل بالقرآن الذی

عَلَیْکَ صَلٰوۃُ اللّٰہِ مِنْہُ تَوَاصَلَتْ	صَلٰوۃُ اتِّصَالٍ عَنْکَ لَا تَتَنَصَّلُ

لُبِّ لباب فی ہذا الباب یہ ہے کہ جب متحقق ہوا عند اولی الابصار ؛ کہ تولّد ہوئے ہمہ حضراتِ انبیائے کبار ؛ با ایمان واحسان ومعرفتِ اسرار ؛ معصومین جہالت سے در ذات وصفات کردگار ؛ خصوصًا جنابِ رسالت مآب شفیعِ روزِ شمار ؛ کہ قبلِ تولّد ماہرین بہ تعلیم پروردگار ؛ ہمہ احوالِ اوّلین وآخرین سے بجمیعِ اطوار ؛ معلّم اہلِ سمٰوات وارضین ہین بہمہ علوم واخبار ؛ ماہر بجمیع علومِ قرآنِ پُر اسرار ؛ قبلِ نزولِ جبریل علیہ السلام بفرقانِ پُر انوار ؛ یہ قرآن ایک قطرہ ہی پیشِ دریائے علومِ سیدِ مختار طاعت الٰہی مین جنابِ سید الابرار ؛ نہ محتاج نزولِ جبریل بفرمانِ خالقِ نور ونار ؛ آپکے وجودِ پُرجود سے بغیر امرِ آشکار ؛ صادر ہوتے ہمہ افعال واقوال حسب رضائے پروردگار ؛ اونکے علم سے مخفی نہین آسمان وزمین مین کوئی کار ؛ ماکان ومایکون سے لاریب وہ خبردار ؛ توکیونکر بغیر تصدیقِ عمِّ رفیقِ نامدار ؛ اونکے لیئے خدا سے رسولِ کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کرین استغفار ؛ واللہ وہ استغفار بغیر تصدیق جنان ممکن نہین زنہار ؛ اور چونکہ ذاتِ سید الکائنات ذوالجہتین ہے بالبیّنات ؛ مظہرِ الوہیّت وعبودیّت ربوبیّت ومربوبیّت ہی باجمیع صفات ؛ تو ثبوتِ تصدیقِ جنان اور عدمِ اقرارِ لسان ہردو پر آپنے حکم مرتّب فرمایا ؛ ہر ایک مقام نے اپنا مرام حسب ظاہر وباطن لاکلام کما حقہ پایا ؛ یہی آپکی ذات کے سزاوار ہے ؛ یہی عین عدالت آشکار ہے ؛ ہر ایک اہلِ حق

والعلوم المتعلقة باحوال الثقلين ومعرفة سائر اللغات وغير ذلك مما ذكرنا ه
ومما لم نذكره وكل ذلك قطرة من البحر الذى فى باطنه صلى الله عليه وسلم
فلو فهم القران بهذا الطريق يظهر عند ذلك ما تدهش منه العقول وتطيش
عند سماعه ويتحقق انه لو اجتمع اهل السموات والارض على ان ياتوا بسطر
واحد من القران الشريف لما قدروا عليه فسبحان من خص نبينا صلى الله عليه
وسلم بالاسرار التى لا تكيف ولا تطاق وايضا قال فيه وقد انزل هذا القرآن
على سبعة احرف منها حرف العلم ونور هذا الحرف ينفى الجهل عن صاحبه يصير
به عارفا حتى لو فرض شخص خلق فى شاهق جبل ولم يخالط احدا وترك هناك
كبر ثم جيئ به الى المدينة وقد امده الله بنور هذا الحرف فانه لا يقدر ان يتكلم
معه من تعاطى العلم طول عمره فى باب من الابواب فكيف علم النبى صلى الله
عليه وسلم انتهى ومن ثم قال الله فاطر الارض والسماء ولا يحيطون بشئ من علمه الا بما شاء

فَاَنْتَ رَسُوْلُ اللهِ اَعْظَمُ كَائِنٍ وَاَنْتَ لِكُلِّ الْخَلْقِ بِالْحَقِّ مُرْسَلُ
عَلَيْكَ مَدَارُ الْخَلْقِ اِذْ اَنْتَ قُطْبُهٗ وَاَنْتَ مَنَارُ الْحَقِّ تَعْلُوْ وَتَعْدِلُ
فُؤَادُكَ بَيْتُ اللهِ دَارُ عُلُوْمِهٖ وَبَابٌ عَلَيْهِ مِنْهُ لِلْحَقِّ يَدْخُلُ
يَنَابِيْعُ عِلْمِ اللهِ مِنْهُ تَفَجَّرَتْ فَفِيْ كُلِّ حَيٍّ مِنْهُ لِلّٰهِ مَنْهَلُ
مَنَحْتَ بِفَيْضِ الْفَضْلِ كُلَّ مُفَضَّلٍ فَكُلٌّ لَهٗ فَضْلٌ بِهٖ مِنْكَ يَفْضُلُ
تَجَلَّيْتَ جَلَّ اللهُ فِيْ وَجْهِ اٰدَمٍ فَسَجَدَ لَهُ الْاَمْلَاكُ حِيْنَ تَوَسَّلُوْا
فَيَا مَدَّةَ الْاِمْدَادِ نُقْطَةَ خَطِّهٖ وَيَا ذِرْوَةَ الْاِطْلَاقِ اِذْ يَتَسَلْسَلُ
مُحَالٌ يَحُوْلُ الْقَلْبُ عَنْكَ وَاِنَّنِيْ وَحَقِّكَ لَا اَسْلُوْ وَلَا اَتَحَوَّلُ

نعم اندر دولت گر بر زخ کبر اش جاگیرد		نہ بینی تا آید سوئے پریشان و حیرانی

ای حاذقِ صفی وسے صادقِ وفی یہ فرمانِ خوش عنوان حبیب ربّ العباد
کہ حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ ابوطالب را جزائی خیر دہاد ؛ دعائے حصولِ خیر
بتقبیل وقال ہی ؛ تصدیقِ حضرتِ ابوطالب پر دال ہی ؛ کیونکہ جمیع حسناتِ کفار
مُحبطہ ہین نزد اولی الابصار لما قال اللہ فی حق الکفار قہرا مقہورا ؛ وَقَدِمْنَا
اِلٰى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنَاهُ هَبَاءً مَّنْثُورًا ؛ ولقولہ سید الانس والجان فی حق
عبد اللہ بن جدعان لا ینفعہ ما کان یصل الرحم ویطعم المساکین لانہ لم یقل یوما
رب اغفر لی خطیئتی یوم الدین ؛ پس حسناتِ کفار ؛ نہ لائق جزائے خیر زینہار ؛
دارِ آخرت ہین نزد اولی الابصار ؛ کیونکہ اہلِ کفر کو جزائی حسنات لاریب
دنیا مین حاصل ہے بالبینات قال فی تفسیر البقاعی والتحبیر وغیرہما من زبر
الاخبار ان الکافر یوقف علی ما عملہ من خیر علی انہ جوزی بہ فی الدنیا وانہ
احبط لبنائہ علی غیر اساس الایمان فہو صورۃ بلا معنی لیشتد ندمہ ویقوی
حزنہ واسفہ والمومن یراہ لیشتد سرورہ بہ وفی جانب الشر یراہ المومن ویعلم انہ
قد غفر لہ فیکمل فرحہ والکافر یراہ فیشتد حزنہ وترحہ ولا یلزم من مجرد الرویۃ
المجازاۃ کما فی حق المومن وذلک من فضل اللہ تعالیٰ علی من یشاء من عبادہ پس
دعائے حضرت حبیب ربّ العباد ؛ کہ حق تعالیٰ ابوطالب را جزائے خیر دہاد ؛
جو ادائے صلۂ رحم وغیرہ مین مذکور ہے ؛ کمالِ شفقتِ حضرت ابوطالب
مین مسطور ہے ؛ تصدیقِ جنان پر اوسکی اساس ہی ؛ یہ امر اظہر من الشمس
بلا التباس ہے ؛ محبِ اہلِ انصاف کے لیئے ایک حرف کافی وبسیار ہے ؛

اپنے حق سے واصل ہے * فیض خالق و خلق ہر ایک حاصل ہے * کیونکہ
وہ ذات مستفیض اوّل و مفیض ثانی ہے * فیضِ نورِ قدیم ذاتِ ربّانی ہے *
قال العلامۃ داود بن محمود قدس اللہ سرہ المسعود فی شرح فصوص الحکم
ولما کانت حقیقتہ الانسانیۃ مشتملۃ علی الجہتین الالٰہیۃ والعبودیۃ فلا تصح
لہا الربوبیۃ المطلقۃ اصالۃ بل تبعیۃ وھی الخلافۃ فلہا الاحیاء والاماتۃ واللطف
والقہر والرضاء والسخط وجمیع الصفات لتتصرف فی العوالم وفی نفسہا وبشریتہا
ایضا لانہا من العوالم وبکاؤہ علیہ الصلوٰۃ والسلام وضیق صدرہ فی بعض
الامور لا ینافی ما ذکر فانہ من بعض مقتضیات ذاتہ وصفاتہ ولا یعزب
عن علمہ مثقال ذرۃ فی الارض ولا فی السماء من حیث مرتبتہ وان کان یقول
انتم اعلم بامور دنیاکم من حیث بشریتہ انتہی *

نہ ہمہ عزّ و علائے منتہائے اوجِ انسانی
نبیّ بشر بیئے مہبطِ تنزیلِ فرقانی

امیرِ عالم امری شہِ معمورۂ خلقی
ادیبِ علوی و سفلی رسولِ انسی و جانی

ظہورِ کاملِ ذات و صفاتِ حضرتِ یزدان
حبیب سید و محبوبِ خاص الخاص ربّانی

رحیمی رحمۃ للعالمینِ شافعِ خلقے
کریمِ اکرم الخلقِ سراپا فیضِ رحمانی

درخشان آفتابِ حسنِ محبوبے
چہ شمعِ صبح در بزمش نماند ماہ کنعانی

شبستانِ جہان روشن ز نورِ ماہِ روئے او
ز تابِ شعلۂ رویش کند خورشید رخشانی

کند در یک نگہ واجب نما آئینۂ دل را
بیک چشمک زداید از رخش زنگارِ امکانی

حق آمد در شانِ تشبیہی محمد نامِ خود خواندہ
محمد غیر حق نبود بحکمِ قولِ عرفانی

چہ سعت دادہ یارب بخلقِ آن عظیم الشان
کہ انّی عبدہٗ گوید بجائے قولِ سبحانی

فرمایا ہے ؛ جیساکہ صحیح بخاری مین یہ حدیث مسطور ہے ؛ بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما مذکور ہے ؛ کہ اھون اہل النار عذابا ابو طالب منتعل بنعلین یغلی منہما دماغہ اور تیسری حدیث مین مسطور ہے آشکار کہ لولا انا لکان فی الدرک الاسفل من النار ؛ اور ایسا ہی حدیث شریف مین ہی نگار کہ ہو فی ضحضاح من النار پس اگر حضرت ابو طالب اہل تصدیق جنان ہین ؛ تو کیون اسقدر مبتلائے عذاب نیران ہین ؛ عذاب عدم اظہار اقرار ؛ مثل عذاب ترک نماز و روزہ ہے آشکار ؛ کما عن المحققین اولی الابصار ؛ پس اسقدر مزید عذاب نیران منافیئے تصدیق ہے بیگمان ؛ تو اسکا جواب باصواب ؛ یہ ہے عند اولی الالباب کہ قال اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ فی کتابہ قولاً منیرا ؛ یا نساء النبی من یأت منکن بفاحشۃٍ مبینۃ یضاعف لہا العذاب ضعفین وکان ذلک علی اللہ یسیرا ؛ قال فی التحبیر والعرائس وروح البیان وغیرہا فی تفاسیر اہل الا تقان ان الذنب یعظم بعظم جانیہ وزیادۃ قبحہ تابعۃ لزیادۃ شرف المذنب والنعمۃ فلما کانت الازواج المطہرۃ امہات المومنین واشرف نساء العالمین کان الذنب منہن افحش علی تقدیر صدورہ وعقوبۃ الافحش اشد واضعف وللہ در ما افاد فی المثنوی

آنچہ عین لطف باشد بر عوام		قہر شد بر عشق کیشان کرام

ومن ثم قالوا حسنات الابرار سیئات المقربین ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان الثواب والعقاب علی قدر نفاسۃ النفس وخستہا یزید وینقص وان زیادۃ العقوبۃ علی الجرم من امارات الفضیلۃ کحد الحر والعبد وتقلیل ذلک من امارات النقص وذلک لان اہل السعادۃ علی صنفین صنف منہم السعید والاخر الاسعد

اور مبغض اہل عتساف کے نزدیک ایک وفتر غیر وافی و بیکار ہے ؛ اللهم احفظنا من خسران العلم والجهول ؛ واعصمنا من خذلان اليوم المهول ؛ وبلغنا غاية المقصود والمسئول ؛ واخلع علينا خلع الجود والقبول ؛ بحق حبيبك نبی الانبياء والمرسلين وبحرمة محبيه وآله وصحابه الطاهرين وتعلم تغرد عنادل ارواحنا بهذا في كل حين بسهر الليالى وارسال اللآلى والقلب الحزين شعر

عَلٰی اَبْوَابِكُمْ عَبْدٌ ذَلِيلٌ … قَلِيلُ الصَّبْرِ نَاصِرُهٗ قَلِيلُ

لَهٗ اَسَفٌ عَلٰی مَا كَانَ مِنْهُ … وَحُزْنٌ مِنْ صُدُوْدِكُمْ طَوِيلُ

يَمُدُّ اِلَيْكُمْ كَفَّ افْتِقَارٍ … وَدَمْعُ الْعَيْنِ مِنْ اَسَفٍ يَسِيلُ

يَرَى الْاَحْبَابَ قَدْ وَرَدُوْا جَمِيعًا … وَلَيْسَ لَهٗ اِلٰی وِرْدٍ سَبِيلُ

وَكَيْفَ يُضَامُ جَارُكُمُوْ وَاَنْتُمْ … كِرَامٌ لَا يُضَامُ لَكُمْ نَزِيلُ

فَاِنْ تُرْضِيكُمُوْ طَرْدِیْ وَبُعْدِیْ … فَصَبْرِیْ فِیْ مَحَبَّتِكُمْ جَمِيلُ

وَحَقِّ وِلَائِكُمْ وَشَدِيْدِ شَوْقِیْ … سُلُوِّیْ عَنْ هَوَاكُمْ مُسْتَحِيلُ

قَطَعْتُ بِحُبِّكُمْ اَيَّامَ عُمْرِیْ … فَلَا اَسْلُوْ وَقَدْ بَقِیَ الْقَلِيلُ

تُحَدِّثُنِیْ الصَّبَا عَنْكُمْ حَدِيْثًا … يَصِحُّ بِنَشْرِهِ الْجِسْمُ الْعَلِيلُ

فَاَشْكُرُ مَنْ شَذَاهَا حِيْنَ هَبَّتْ … وَاَنْظُرُ حَيْثُمَا مَالَتْ اَمِيْلُ

وَتَرْوِیْ عَنْ شَفِيْعِ الْخَلْقِ طُرًّا … حَدِيْثًا فِيْهِ لِلْمُضْنٰی دَلِيْلُ

هُوَ الْمُخْتَارُ مِنْ كُلِّ الْبَرَايَا … هُوَ الْهَادِیْ الْبَشِيْرُ هُوَ الْجَلِيْلُ

عَلَيْهِ مِنَ الْمُهَيْمِنِ كُلَّ وَقْتٍ … سَلَامٌ دَائِمًا اَبَدًا جَمِيْلُ

دوسرا شبہ یہ کہ حدیث شریف مین آیا ہی ؛ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

إِذَا يُشَاهِدُ مَنْ يُحِبُّ جَنَاحُهُ

وَهَبْتُكَ قَلْبًا لَمْ تَزَلْ فِيهِ ثَاوِيًا	وَأَظْهَرْتُ وُدًّا فِي الْحَشَا لَكَ طَاوِيًا
وَالْآنَ إِنِّي لَا أَرَى عَنْكَ سَالِيًا	رَضِيتُ بِمَا تَرْضَى إِذَا كُنْتَ رَاضِيًا

وَإِلَّا فَحَسْبِي فِي الْوُجُودِ صِيَاحُهُ

ملخص الکلام فی ہذا المرام یہ کہ حضرت ابوطالب عم شفیع المذنبین ؛ از روئے قرابتِ سید المرسلین ؛ و تربیت و شفقتِ حبیبِ ربّ العالمین ؛ و تائیدِ اظہار دین متینِ خالقِ آسمان و زمین ؛ صاحبِ مراتبِ عالیہ اور مآربِ غالیہ ہین بالیقین ؛ عشقِ محمدی مین اپنی صفات و ذات سے فانی تھے پروانہ وار ؛ محبتِ احمدی مین جاودانی تھے ہمہ حرکات و سکنات سے دست بردار اوس محبوبِ ذوالجلال پہ مال و منال جان و جاںسے تھے دائم نثار ؛ یہی اوسکا وردِ زبان حرزِ جان تھا لیل و نہار ؛ شعر

إِنَّ الْحَبِيبَ الَّذِي يُرْضِيهِ سَفْكُ دَمِي	دَمِي حَلَالٌ لَهُ فِي الْحِلِّ وَالْحَرَمِ
وَاللهِ لَوْ عَلِمَتْ رُوحِي بِمَنْ عَلِقَتْ	قَامَتْ عَلَى رَأْسِهَا فَضْلًا عَنِ الْقَدَمِ
يَا لَائِمِي لَا تَلُمْنِي فِي هَوَاهُ فَلَوْ	عَايَنْتَ مِنْهُ الَّذِي عَايَنْتُ لَمْ تَلُمِ
يَطُوفُ بِالْبَيْتِ قَوْمٌ لَا بِجَارِحَةٍ	بِاللهِ طَافُوا الْأَغْنَاهُمْ عَنِ الْحَرَمِ
ضَحَّى الْحَبِيبُ بِنَفْسِي يَوْمَ عِيدِهِمِي	وَالنَّاسُ ضَحَّوْا بِمِثْلِ الشَّاةِ وَالنَّعَمِ
لِلنَّاسِ حَجٌّ وَلِي حَجٌّ إِلَى سَكَنِي	تُهْدِي الْأَضَاحِي وَأُهْدِي مُهْجَتِي وَدَمِي

پس چونکہ حضرت ابوطالب باوصافِ حمیدہ شریف ہین ؛ فضائل و شمائل مین از بسکہ منیف ہین ؛ اور اُنسے عدمِ اظہارِ اقرار باوجودِ اصرار سید مختار

فالسعید من اهل الجنة الصوریة والاسعد من اهل الجنة المعنویة فاذا صدرت
من السعید طاعة فاعطی بها اجرا واحدا من الجنة وان صدرت منه معصیة
فاعطی بها عذابا واحدا من النار واذا صدرت من الاسعد طاعة فاعطی بها اجرا
مرتین وذلك بان یزید له بها درجة فی الجنة الصوریة ودرجة فی الجنة المعنویة
وهی قربة العندیة وان صدرت منه معصیة یضاعف له العذاب ضعفین
بنقص درجته من الجنة الصوریة ومس الم النار وبنقص مرتبته من القربة ومس
الم البعد فهو مشتعل بنارین یغلی منهما دماغه ومن هنا دعاء السری السقطی قدس الله
سره تلطف الاحباب اللهم ان کنت تعذبنی بشیء فلا تعذبنی بذل الحجاب شعر

أبا سيدا لكل المحاسن قد حوى … ومن هجره داء ومن وصله دوا
ومن بعده سقم ومن قربه قوى … أتتركه من تهواك في معرك النوى

وتمنع ود الوصل وذاك مباح

فلو سمعت أذناك في الليل أنتي … لرقت لما بي من هواك وحنتي
حنانيك بي كم ذا تجدد محنتي … وتظهر في وقت التجلي لفتنتي

علي وأيدي الواردات صفاح

أتطلب مني في هواك تسترا … وقد نال غيري منك ما يتخيرا
وفي حلل التقريب يمشي تبخترا … وأترك منقوص الجناح محيرا

وغيري له عند السماع جناح

وحسبك ربع الصدر مني قد عفا … وحسن عزائي للجفاء قد انتفى
فإن بحت فاعذرني فقد برح الجفا … فليس على مرتاح في وحدة الصفا

اعظم من حد غیر المحسن وعوتب الانبیاء الکرام علیہم الصلوۃ والسلام بما لا یعاتب بہ الام علی الدوام ثبت لباب فی ہذا الباب یہ کہ جو حدیثین دربارۂ عذاب حضرت ابوطالب ثابت ہین عند المحققین ؛ وہ ہرگز ہرگز نہ مانع تصدیق عتیق ہین نزد منصفین ؛ اگرچہ اس امر کے منکر ہون معاندان شفیع المذنبین اللھم اھد نفوس المنکرین رشدھا ؛ وذکّرھم اھوال الموت وما بعدھا ؛ فانہم فی فلوات الجہالۃ یسرحون ؛ وفی غمرات الضلالۃ یعمہون ؛ ویحسبون انہم یحسنون صنعا ؛ وتاللہ انہم لیصنعون شنعا ؛ شعر

یَا وَیْحَ مَنْ ضَلَّ سَبِیْلَ الْھُدٰی	وَفَاتَہٗ مِنْکَ بُلُوْغُ الْمَرَامِ
اَتُبْ اِلَی اللّٰہِ وَتُبْ وَاسْتَعِرْ	مِنْ قَبْلِ اَنْ تَشْرَبَ کَاسَ الْحِمَامِ
اِلٰی مَتٰی اَنْتَ تُرٰی نَادِیًا	وَرَائِحًا فِی الْمَوْطَوِءِ الْغَرَامِ
وَاِنْ تَخَفْ قُبْحَ ذُنُوْبٍ مَضَتْ	فَلُذْ بِمَوْلَی الْخَلْقِ خَیْرِ الْاَنَامِ
مُحَمَّدِ نِ الْمُخْتَارِ مِنْ ھَاشِمٍ	اَفْضَلِ الْمُرْسَلِیْنَ بِلَا الْکَلَامِ
صَلَّی عَلَیْہِ اللّٰہُ مَا اَشْرَقَتْ	طَوَالِعُ الصُّبْحِ وَوَلَّی الظَّلَامِ

تیسرا شبہ یہ کہ حضرت ابوطالب سے مذکور ہے ؛ چنانچہ تفسیر تحبیر وکبیر و بحر الدرر وغیرہا مین مسطور ہے ؛ کہ آپنے مرض الموت مین ایسا فرمایا ہے ؛ اور یہ فرمان روبروئے صنادید قریش ظہور مین آیا ہے ؛ کہ سوف اموت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ؛ پس اسّے یہ امر ظاہر باہر ہے صاف صاف ؛ کہ تصدیق جنابِ عمّ سیّد انس وجان مفقود ہے ؛ لاریب عند الرحمان اونکا ایمان نابود ہے ؛ کیونکہ ایک حدیث مین مسطور سے ہے

ظہور مین آیا ؛ اگرچہ بمقتضائے حکمتِ ازلیہ اور فحوائے قدرتِ سرمدیہ نے اس مقام مین اپنا ہنر دکھلایا ؛ امّا شرعًا اوس عدمِ اقرار نے بہ نسبتِ حضرتِ ابوطالب قرار پایا ؛ اور عظمتِ ذنب و طاعت کو حسب عظمتِ مذنب و مطیع حکمتِ الہیہ نے مقرر ٹھہرایا ؛ جیساکہ ازواجِ مطہراتِ سیدالکائنات علیہ افضل الصلوات واکمل التحیات کی شان رفیع البیان مین مذکور ہے ؛ کہ یٰنِسَاۗءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ مسطور ہے ؛ وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ اوسکے بعد نگارہی ؛ اور چونکہ بلاتخصیص مورد خاص عام لفظ پر از روئے اصول حکم کا مدار ہے ؛ تو ہر ایک مذنبِ فخیم کے لیئے عذابِ جسیم ہے ؛ اور ہر ایک مطیعِ کریم کے لیئے ثوابِ عظیم ہی ؛ تو عذاب ضعفین سے وہ متعلین ہی ؛ اور ثوابِ مرتین سے وہ اہل خلعتین رہے ؛ پس کثرتِ عذاب موجب شرافت ہے عند البصیر ؛ نہ سبب رذالت ہی کما توہمہ الضریر ؛ حد حُرّ و عبد و محصن و غیر محصن سے یہ امر ہے ازبسکہ مستنیر ؛ پس کثرتِ عذاب نہ موجب عدم تصدیق ہی عند المنصفین ؛ بلکہ مثبتِ تصدیقِ انیق ہی نزد موقنین ؛ کیونکہ وہ عمِ جناب سید المرسلین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ؛ رسالت رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم سے خوب ماہر تھے بالیقین ؛ اور عذابِ عالم و جاہل مین تفاوت بسیار ہی ؛ اور عتاب نبی و اُمّتی مین بھی فرق بے شمار ہے ؛

قال فی الاسئلة المفحمة وغیرہ من الزبر المفخمة ان عقوبة من عصی اللہ تعالی عن العلم اکثر من عقوبة من یعصیه عن الجهل وحد الحر اعظم من حد العبد وحد المحصن

ان العرب لم یرسل الیھم رسول بعد سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوۃ والسلام لان

ثبوتہا فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلے اللہ علیہ

وآلہ وسلم ومن اھل الفترۃ من لم یشرک ولم یوحد ولا دخل فی شریعۃ ولا اخترع

لنفسہ دینا بل بقی مدۃ عمرہ علی حالۃ غفلۃ عن ھذا کلہ فلا تعذیب علیہ بلا اتفاق

وقال بعض اھل السنۃ من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اھل الفترۃ من العرب

وان عبدوا الاصنام وقد تحقق جماعۃ من اھل الفترۃ وکان والداہ صلے اللہ

علیہ وسلم منہم رضی اللہ عنہما انتہی ملخصا قال اللہ تعالیٰ وَجَعَلَهَا ای کلمۃ التوحید

التی تکلم بھا سیدنا ابراھیم علیہ السّلام من قولہ انی براءٌ الی سیھدین الذی

عبارۃ عنہا کَلِمَۃً ھی قول لا الہ الا اللہ باقیۃً فِی عَقِبِهٖ ای فی ذریتہ فلا یزال

فیہم نسلا بعد نسل من یوحد اللہ ویدعو الی توحیدہ وتفریدہ الی قیام الساعۃ

لعلھم یرجعون ای لعل من اشرک منہم یرجع بدعاء من وحد اللہ منہم ھذا

ملخص ما فی التفسیر الکبیر والتحبیر والجامع الکبیر وروح البیان وغایۃ الامانی وغیرہا

اے محبِّ صمیم وے لبیبِ سلیم اِس جلدِ اوّل مین یہ بیان مفصّل مسطور ہے:

امّا یہان یہ بیان بطورِ مجمل مذکور ہے: کہ اہل فترت کا ایمان مثل ہمارے

تصدیقِ جَنان ہی: اور اونپر عدمِ لزومِ اقرارِ لسان ہے: کیونکہ اقرارِ زبان

اَحکامِ شرعیّہ سے بگیمان ہی: مثل نماز و روزہ و زکوٰۃ از بسکہ عیان ہے:

اور اَحکامِ شرعیّہ سے وہ مخاطب نہین: تو عدمِ اقرار پر وہ ہرگز مُعاتب

نہین: بلکہ ترکِ تصدیق پر بھی اونکو عذاب نہین زینہار: جیساکہ اس فرمان

واجب الاذعان مین ہی آشکار: قال اللہ فی کتابہ قولا اصولا وما کنا معذبین

وانتہت رسالتہ باستفاضہ سن الدنیا کبقیۃ الرسل علیہم الصلوۃ والسلام

آشکار ؛ کہ عبد المطلب و قومہ کلہم فی النار ؛ تو اسکا جواب باصواب ؛ مسطور ہی عند اولی الالباب ؛ کہ ہمہ آباؤ اجدادِ جنابِ سید المرسلین ؛ اور جملہ امہات شفیع المذنبین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطیبین ؛ اہل ایمان و اہلِ جنان ہین بالیقین ؛ سیدنا آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبد اللہ کوئی فرد اونمین نہین از مشرکین ؛ بعض حضرات اونمین رتبۂ نبوت سے فائزین ؛ اور باقی ہمہ ساداتِ حضراتِ اولیائے متقین ؛ صلوات اللہ وسلامہ علی نبینا وعلیہم اجمعین ؛ اور یہ اعتقادِ مذکور نورٌ علی نور صریحاً بے فتور سطور کتاب اللہ سے آشکار ہی ؛ اور ایسا ہی اخبارِ نبویہ اور احادیث و آثارِ مرضیہ مین نگار ہی ؛ اور یہی پر اجماع ائمہ اہل سنۃ اولی الابصار ہے ؛ چنانچہ اس قول جلد عقائدِ جمہوریہ مین یہی بیانِ مصرح پر انوار ہی ؛ قال فی التمہید فی اصول التوحید ان اہل الفترۃ ان لم یومنوا فلا یحکم بکفرہم لترکہم الایمان لانہ ما کان واجبا علیہم بدلیل قولہ تعالیٰ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ثم لو تفکر احد منہم وعلم ان لہ صانعا واعتقد بہ الا انہ لم یقر بلسانہ فانہ یکون مومنا لان الاقرار من الاحکام ووجوبہا یتعلق بالسماع ولم یوجد وہو لا یدری کیف الاقرار فلا شك فی ایمانہ بحکم الاعتقاد انتہی قال فی السیرۃ الحلبیۃ والفتوحات الغیبیۃ والفوائد البارزیۃ واکمال الاکمال وابکار الافکار وغیرہا من زبر الابرار ؛ یقطع بکفر من مات فی زمن الفترۃ فلم یکن حکمہ حکم الکفار المشرکین الذین شہدوا النبی صلے اللہ علیہ وسلم والذی علیہ اہل السنۃ والجماعۃ انہ لا یجب الایمان والتوحید الا بارسال الرسل ومن المقرر المعلوم

لا الٰہ الا اللہ ہی عند اولی الابصار ٭ اسی کلمۂ طیبہ کو باقی رکھ میری اولاد مین ای
کردگار ٭ کہ یکے بعد دیگرے اہلِ توحید و تجرید ہو متصل تا بروزِ شمار ٭ جو شخص
اون سے مشرک ہو شرک سے باز آوے بہ پندِ موحدِ مختار ٭ قال فی التحریر
والجامع الکبیر وسبل النجاۃ وغیرہا من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن
جریج رضی اللہ عنہم فی قولہ ربّ اجعلنی مقیم الصلوۃ ومن ذرّیتی لا تزال
من ذرّیۃ سیّدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ناس علی الفطرۃ یعبدون اللہ
تعالی ویوافق ھذا قولہ عز وجل وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لا سیما فی ذریۃ
سیدنا اسماعیل علیہ السلام موحدون الی یوم القیامۃ قلّوا او کثروا ولا ریب
ان امّۃ مسلمۃ کانت من ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ونبیّنا منھم
قطعا باتفاق الائمۃ الاعلام وصرّحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار
التوحید والاسلام فی ذرّیۃ سیّدنا اسماعیل علیہ السلام ثم ساق البراھین
تشھد بان اجداد نبیّنا الی سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ کلھم ارباب التوحید
والاسلام ولا عبرۃ بجز عبیل اللئام انتھی ملخصا واخرج ابن جریر عن مجاھد
رضی اللہ عنھما فی قولہ تعالی عن سیدنا ابراھیم علیہ السلام واجنبنی وبنیّ
ان نعبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام یعنی آیت
رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلٰوةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي کی تفسیر مین مذکور ہے ٭ تحریر و جامع
کبیر و سبل نجات و غیرہا زبرِ ثقات مین بروایتِ ابن جُریج مسطور ہے ٭
کہ سیّدنا ابراہیم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی اولاد مین علی الدوام ٭ بہت سے مردمان
طریق اسلام پر تھے عابد انِ حضرتِ مالکِ علام ٭ اور موافق اسی حدیث کے ہے

حتی نبعث رسولا ۃ کیونکہ نہین لازم توحید پروردگار ۃ مگر بارسال حضرات رسل کبار ۃ اور یہ امر بھی متحقق و معلوم ہی نزد دہر نبیل ۃ کہ سوئے عرب کوئی رسول مرسول نہین بعد حضرت اسماعیل ۃ اور ثبوت رسالت اجرائے احکام دنیا مین بعد الرسول ۃ خصائص خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والثناء سے ہی عند الفحول ۃ پس جب اہل فترت نے نہ شرک کیا بذات پروردگار ۃ اور نہ معتقد ہوا بتوحید حضرت کردگار ۃ اور نہ کسی شریعت مین داخل ہوا اور نہ پیدا کیا اپنے لیئے کوئی دین ۃ بلکہ ان سب امور سے تمام عمر غافل رہا مثل غافلین ۃ پس نہین عذاب اوسپر باتفاق علمائے کبار ۃ اور مثل اہل فترت یہی قسم ہی عند اولی الابصار ۃ اور فرمایا ان بعض اہل سنت نے جو علمائے ائمہ اعلام ۃ نہین عذاب عرب اہل فترت پر اگرچہ کرتے رہے عبادت اصنام اور اہل توحید تہا ایک گروہ اہل فترت سے آشکار ۃ اور تفصیل بعض ان حضرات کی اسی جلد اول مین ہی نگار ۃ از انجملہ والدین شریفین سید الثقلین ہین بلا انکار ۃ اور آٹھ آیتین اسی جلد اول مین ہین مسطور ۃ کہ اون سے اسلام ہمہ آباؤ اجداد رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم ثابت ہی بلا فتور ۃ اور اونکا اسلام حضرت ابراہیم علیہ السلام سے تا حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ جن آیتون سے عیان ہی بے چرا و چون ۃ اون آیات سے ایک یہ آیت ہی وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ یعنے ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا کی بجناب پروردگار ۃ کہ تحقیق بیزار ہون مین تمام بتون سے دائم لیل و نہار ۃ تو ہی میرا ہادی و خالق ارض و سما و نور و نار ۃ یہی معنائے کلمہ

تھی؛ گروہ مصدّقین کے وہ پیشوا تھے؛ جذبۂ غیبیّہ سے وہ موحّدین تھے؛ نورِ علمِ الٰہی سے وہ حضرات مصدّقین تھے؛ لہٰذا قرآن شریف میں ایسا مذکور ہے؛ اونکی توحید کا حال صدق مآل مسطور ہے کہ شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو والملائکۃ واولوا العلم قائما بالقسط بلا فتور ہے؛ قال فی الفتوحات المکیّۃ والدرر الفرید ودرج الدرر السنیہ؛ واما قولہ ذی المجد والامتنان؛ اولوا العلم ولم یقل ولوا الایمان؛ فلان شہادتہ بالتوحید لنفسہ فی ازل الازال ماہی عن خبر لیکون ایمانا عند اہل المقال والحال؛ فلہذا شہادۃ حضرات الشاہدین؛ لا تکون الا عن العلم بالیقین؛ ولما اضافہم الی العلم لا الی الایمان علمنا انہ اراد بہ من حصل لہ توحید الملک المنان؛ من طریق العلم الضروری او النظری بالبرہان؛ لا من طریق خبر المخبر صادق البیان؛ فشہد انہ بعلمہ الازلی؛ واولوا العلم بالنظر العقلی؛ وہو اللہ الذی بالوداد؛ جعل النجی العلمی فی العباد؛ فجاء بالایمان مع الادلۃ البرہانیۃ؛ وبعد ذلک بالرتبۃ الثانیۃ من حضرات العلماء ارباب السعادۃ؛ وہو الذی یعول علیہ فی الشہادۃ فان اللہ امر بہ وسمینا علماء؛ لکون المخبر ہو اللہ بلا امتراء؛ فقال فاعلم انہ لا الہ الا اللہ وایضا قال اللہ الملک الصمد؛ ولیعلموا انما ہو الہ واحد؛ وقال الرسول المقبول الذی اجرہ بغیر المنّۃ؛ من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنّۃ؛ ولم یقل ہو یؤمن فان الایمان؛ موقوف علی خبر المخبر صادق التبیان؛ وقد قال اللہ قولا مقبولا؛ وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا؛ وقد کان موحدون بالعلم فی الفترات؛ وما کانت دعوۃ الرسل بالعمومات؛

یہ آیت کتاب اللہ المیمون ؛ وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ ؛ خصوصاً
اولادِ سیدنا اسماعیل علیہ السلام ہین تا یوم القیام ؛ قلیل و کثیر دائم رہینگی موحدان
اہل اسلام ؛ اور لاریب ذریت حضرت اسماعیل مین علیہ السلام ؛ اُمتِ مسلمہ ہی
بنصِ کتابِ اللہ العلام ؛ اور جنابِ خاتم الانبیاء علیہ الصلوۃ والسلام ؛ یقیناً
اوسی اُمتِ مسلمہ سے ہین باتفاقِ ائمۂ اعلام ؛ اور نصوصِ الٰہیہ مصرحہ ہین
اسپر کہ توحید و اسلام ؛ ہمیشہ رہی اولاد سیدنا اسماعیل مین علیہ السلام ؛ پھر بیان
کیا ایسی براہین قاطعہ اور حجج ساطعہ کو اون حضرات نے بتصریح کلام ؛ کہ وہ
شاہدانِ عادلین ہین اس مدعا پر بسب الہام ؛ کہ ہمہ آبا و اجدادِ جنابِ رسالت
مآب شفیع الانام ؛ اربابِ توحید و تجرید تھے اہلِ اسلام ؛ اور اس امر مین نہین
شبہہ سبحان باللہ منکران لئام ؛ اور تفسیر علامہ ابن جریر رحمہ اللہ القدیر مین
مذکور ہے زیر آیۃ آیتِ وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ کے معنی مین مسطور ہے
کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مسطور دعا کی بحضرتِ ملکِ علام ؛ کہ محفوظ
رکھ مجکو اور میری اولاد کو بت پرستی سے علی الدوام ؛ تو قبول کیا اللہ تعالیٰ
نے اونکی دعا کو اولادِ اسمٰعیل مین علیہ السلام ؛ مراد اولاد سے یہان مومنین
ہین نہ کفارِ عبدۃ الاصنام ؛ بمصداق إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ فرمانِ حضرتِ
منان فی کتابہ التام ؛ پس حضرت عبد المطلب و ہاشم اور عبد مناف ؛
لاریب اربابِ توحید و اہلِ اسلام ہین صاف صاف ؛ اما اظہارِ تصدیقِ جنابان
باقرار ؛ پس وہ اونپر لازم نہ تہا زنہار ؛ تصدیقِ مخفی سے وہ صاحب نور
تھے ؛ احکام شرعیہ سے نہ وہ مامور تھے ؛ ملتِ اُولِی الْعِلْم مین وہ مقتدا

متبین ہے ؛ اور یہ امر عند المنکرین بالیقین ہے ؛ پس اگر کہین کہ وہ اہل نار ہین
تو یہ منکر قول پروردگار ہین ؛ اور اگر کہین کہ وہ خدام اہل جنان ہین ؛ نہ
ہرگز وہ اہل عذاب نیران ہین ؛ تو کیا جواب حدیث عذاب ہے ؛ کون جہت
اونکے نزدیک سبب ثواب ہے ؛ اے عزیز و فرتمیز عذاب اہل فترت و اطفال
مشرکین ہر دو ایجا قرآن شریف مین منسوخ ہین بالیقین ؛ اور یہ امر از
قرآن سے ہے عند المبصرین ؛ قال اللہ تعالیٰ فی سورۃ الاسرا ؛ وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ
وِّزْرَ اُخْرٰی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا پس ولا تزر وازرۃ وزر اخری سے
منسوخ ہے عذاب اطفال مشرکین ؛ اور وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا سے
منسوخ ہے عذاب اہل فترت نزد محققین ؛ قال فی التمہید فی اصول التوحید والمقامۃ
السنیۃ وسبل النجاۃ وغیرہا من الزبر المذہبۃ واما حکم اطفال المشرکین
والکافرین فی الاخرۃ فقالت المعتزلۃ والخوارج انہم من اہل النار وقال اہل السنۃ
والجماعۃ انہم لا یکونون معذبین وقال بعضہم انہم من اصحاب الیمین وسئل الامام
محمد بن الحسن رضی اللہ عنہما عن اطفال المشرکین فقال انا نعلم بان اللہ لا یعذب
احدًا بغیر ذنب وقد قال نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم سالت ربی
عن اللاہین من ذریۃ البشر وشفعت فیہم فاعطانیہم فقیل ما اللاہین قال
اطفال المشرکین فجعلہم خدمًا لاہل الجنۃ والصحیح ان الاطفال ولد واغیر
کافرین وانما یحکم بکفرہم فی الدنیا تبعًا لابویہم فی ثبوت الاحکام کالولایۃ والارث
والتزویج وغیر ذلک واما فی الحقیقۃ فلیسوا بکافرین ولو ان اللہ تعالیٰ کان
یعذب نفسًا بغیر ذنب فانہ لا یکون عدلا منہ وقد قال اللہ فی سورۃ الاسرا

فہم من السعداء بغیر الارتیاب ؛ داخلون فی اولی العلم والخطاب

شَہِدَ اللّٰہُ لَمْ یَزَلْ اَزَلًا	اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
ثُمَّ اَمْلَاکُہٗ بِذَا شَہِدَتْ	اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
وَاُولُوا الْعِلْمِ کُلُّھُمْ شَہِدُوْا	اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
ثُمَّ قَالَ الرَّسُوْلُ قُوْلُوْا مَعِیْ	اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
خَیْرُ مَا قُلْتُہٗ وَقَالَ بِہٖ	قَبْلُنَا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
مَا عَدَا الْکُفْرِ کُلُّھُمْ شَہِدُوْا	اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

پس قولِ حضرت ابو طالب عند اولی الانصاف ؛ کہ سوف موت علی ملۃ الاشیاخ عبد المطلب وہاشم وعبد مناف ؛ عین قرارِ تصدیقِ عتیق پر توفیقِ رفیقِ جنان ہی ؛ بتحقیقِ حقیق وتوثیقِ انیق بگمان ہے ؛ کہ اقرارِ ملتِ اہلِ تصدیق عند اولی الابصار ؛ مثبتِ قرارِ تصدیقِ رشیق ہی آشکار پس قولِ سوف موت حجتِ مثبتِ تصدیق ہی نہ حجتِ منفیئے منکرِ مضلِ زندیق ہے ؛ واما تمسک المنکر بان عبد المطلب قومہ کلھم فی النار ؛ پس اسکا جواب با صواب یہ ہے نزدِ علمائے کبار ؛ کہ اوّل تو اس حدیث مین قیل وقال ہی عند ذوی الابصا اور قطع نظر اسسے وہ احادیث احاد سے ہی آشکار ؛ اور دلائلِ نجاتِ اہلِ فترت قطعیہ ہین بلا انکار ؛ اور احادیث احاد معارض نہین ہوتین دلائل قطعیہ کو زنہار ؛ اور قطع نظر اسسے ہمہ احادیثِ عذابِ اہلِ فترت منسوخ ہین بصد اعتبار ؛ پس اہلِ فترت مثلِ اطفالِ مشرکین ہین لاکلام ؛ اب اون اطفال مین کیا حکمِ منکرانِ لئام ؛ کہ اونکے حق مین حدیثِ عذاب ازبسکہ

مردود او ھذا یوجب نقصان درجته وحط مرتبته من حیث العلم والعصمة فھذا ایضا لایجوز و طلب المغفرة والدعاء بھا لمن مات علی الکفر یجری مجری ان یخلف الله وعده ووعیده وھذا ایضا لیس بشان خاتم الانبیاء علیه الصلوٰة والثناء وقد قال الله تعالیٰ اسماؤه وتوالت نعماؤه ادعونی استجب لکم وایضا قال ان الکفار اصحاب النار فالدعاء بالمغفرة لمن مات علی الکفر یوجب الخلف فی احد ھذین النصین وذلک لایجوز فھذه الوجوه العدیدة والحجج السدیدة دالة علی انه علیه الصلوٰة والسلام مادعی بالمغفرة لمن مات علی الکفر وما اشتغل بالاستغفار له قط انتھی ملخصا ثم قال فی التحبیر واما قوله علیه الصلوٰة والسلام وعلی اٰله واصحابه البررة الکرام فی حق عمه ابی طالب بعد وفاته غفر الله له ورحمه وقبل وفاته لاستغفرن لک حتی انه عنه فتصدیق لتصدیقه الجنانی وتحقیق لتوثیقه الایقانی لان الدعاء بالغفران لمن مات بغیر تصدیق الجنان لایمکن من سید الانس والجان علیه الصلوٰة ما اختلف الملوان لانه مادعی قط بالغفران لمن مات کافرا عند الرحمان کما مر بالوجوه العدیدة ذلک البیان واما نزول اٰیة وما کان للنبی والذین اٰمنوا ان یستغفروا للمشرکین فی شان عم نبینا سید المرسلین صلی الله وسلم علیه واٰله مرتین کما مر علی طبق التسلیم عن بعض المفسرین فلا یصح الا بالتاویلات العدیدة والتوجیھات السدیدة منھا ان یراد بقوله تعالیٰ ان یستغفروا للمشرکین ان یستغفروا بحکم الشرع للکافرین لان مدار حکمه علی الظواھر لا علی البواطن والسرائر فمن اقر باللسان واظھر تصدیق الجنان فھو المستحق

ولا تزر وازرۃ وزر اخریٰ ولا یحکم بالکفر قبل البلوغ فی احکام الاخرۃ لان
الصبی لیس بمخاطب ولا بمعاتب ہذا الحکم فی اطفال الانس وکذلک فی اطفال الجن
ولم یذکر عن المتقدمین فی اطفال الشیاطین روایۃ لانہم لما ولدوا لہ وانتقیر
واختاروا الکفر فی الحال فلا یحتاج الی الجواب پس جو حدیث عذابِ اطفال کافرین
اور عذابِ اہل فترت مین وارد ہی بالیقین ٭ وہ منسوخ ہی بنص کتاب اللہ
المبین ٭ تو اب مردود ہوئے سب اعتراض منکرین ٭ اور اظہر من الشمس ہوا
عند المصدقین ٭ کہ حضرت ابوطالب صاحبِ تصدیقِ انیق ہین بصد اعتبار
ولا عبرۃ بما یخرصہ المنکرون الاشرار ٭ اور واسطے منصف لبیب کے یہ تعبیر تحبیر
اس باب مین وافی ہی ٭ اور اسکا مضمون فیض مشحون تفسیر مفاتیح الغیب
وغیرہ مین صافی ہے ٭ قال فی التحریر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر از سینا
شفیع الانام ٭ علیہ الصلوۃ والسلام قد جاء لسد باب الکفر والاستغفار لمن
مات علی الکفر فتح ذلک الباب وہذا المخالف لعصمۃ وقد کان صلی اللہ علیہ وسلم
یعلم قطعًا بان قضاء اللہ سبق بعذاب من مات علی الکفر وما کان مامورًا فی
ابتداء الاسلام الا بالانذار عن الکفر والدعوۃ الی الایمان وہذا اصل للشرع
الالٰہی الی یوم القیام والاقدام علی ذلک الاستغفار یجری مجری الذنب
العظیم وہذا ایضًا لا یمکن منہ صلی اللہ علیہ وسلم وایضًا کان یعلم بان من مات
علی الکفر لیست لہ قابلیۃ المغفرۃ لان غفران ظلمۃ الکفر بغیر نور الایمان
محال وطلب المحال عن اللہ من شان خاتم الانبیاء محال وایضًا کان یعلم صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ سبحانہ لا یجیب طلب ذلک الغفران فاذا لم یجب بقی دعاء الرسول

آپنے بعدِ وفات ٭ کہ غفر اللہ لہ ورحمۃ از بسکہ متحقق ہے بالبیّنات ٭ تو یہ دعائی مذکور ٭
کہ وہ ذاتِ بابرکات ہو مغفور ٭ حضرت ابوطالب کی تصدیقِ جنان کے لیئے
تصدیق ہی ٭ اور لاریب اونکے توثیقِ ایقان کے واسطے تحقیقِ حقیق ہی ٭ کہ
بغیر تصدیقِ جنان ایمان عند الرحمان ظہورِ دعائے غفران از جناب سیّد انس
وجان غیر ممکن از بسکہ بعید ہے ٭ خلافِ براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ اور
نہایت ناسدید ہے ٭ اما یہ فرمانِ ایزدِ منان کہ مَا کَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ ٭ الی آخر آیت نزدِ حضرات منصفین ٭ پس ہیچ ایک
شخص غیر حضرت ابوطالب کی شان مین نازل ہی بالیقین ٭ اور بر طبق تسلیم ٭
برائے قطع نزاع لئیم کہ اونکے حق مین نازل حسب زعم زعیم ٭ بغیر چند تاویل
صادق نہین نزدِ عقل سلیم ٭ از انجملہ یہ کہ اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ سی یہ مراد ہی
سزاوار ٭ کہ نہ طلبِ مغفرت کرین کافرونکے لیئے حکم شرعی سی زنہار ٭ کہ حکم شرع کا
لاریب ظواہر پر ہے مدار ٭ نہ بواطن و سرائر پر ہے اوسکا اعتبار ٭ پس جس شخص کا
زبان سے ہی اقرار ٭ کہ تصدیق جنانکا اُسنے اظہار ٭ تو وہ دعائی مغفرتکے سزاوار
ظاہر شرع مین یہی حکم ہی مختار ٭ اور جس شخص کا زبانسے نہین اقرار ٭ کہ تصدیق جنانکا
اوسنے نہین اظہار ٭ تو وہ ظاہر شرع مین دعائی مغفرت کی نہین سزاوار ٭ اگرچہ
حسبِ تصدیق لائق مغفرت ہو نزدِ پروردگار ٭ اور از انجملہ قول مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ
سی بالضرور یہ مراد ہو نزدِ اہلِ شعور ٭ کہ ظاہر ہوا جنابِ رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم
پر ازل مین بتعلیمِ پروردگار ٭ کہ ہرگز لائق دعائے مغفرت کے نہین کفار
کیونکہ وہ اصحابِ جحیم ہین ٭ ابد الاباد سزاوارِ عذابِ الیم ہین ٭ اور یہ قید
تعلیم ازل اسلیئے نزدِ اہلِ ادراک ہی ٭ کہ منصبِ نبوت جہلِ مسائل ضروریہ سے

بدعاء الغفران ؛ ظاهراً بحکم شرع الله المستعان ؛ ومن لم یظهر نصه نیوالجنان ؛ لا یستحق بدعاء الغفران ؛ ظاهراً بحکم شرع الله الحنّان ؛ ومنها ان یراد بقوله من بعد ما تبین ایها الخلان ؛ من بعد ما تبیّن علی حسب المراتب فی الاحیان للنبی تبیّن فی الازل بتعلیم الملك المنّان ؛ وهذا لئلا تلزم الجهالة لصاحب العصمة والقرآن ؛ وللامة بعد نزول هذه الاية فی الفرقان ؛ واستغفار النبی صلی الله علیه الصلوة والتسلیم ؛ بعد ما بان له ذلك التعلیم ؛ لاقتضاء الحکمة فی الازل بالعلم القدیم ؛ بان ینزل المنع منه فی الفرقان الکریم ؛ لئلا یتکلفوا حبیب الله المختار ؛ لمن مات علی الکفر بالدعاء الاستغفار ؛ لئلا ینکسر قلب اهل الاسلام عن النبی علیه الصلوة والسلام ؛ ومنها ان یراد بالجحیم علی الاطلاق ؛ عذاب النار الخفیف والشدید بالوفاق ؛ لان عذاب ابی طالب السلیم ؛ اهون غیر الالیم ؛ والجحیم عذاب عظیم ؛ وبینهما بون فخیم ؛ ولا یبعد من قدرة الله الکریم ؛ ونرجوا من فیض فضله العمیم ؛ بوجاهة حبیبه علیه الصلوة والتسلیم ؛ ان یجعل عذاب عمه برداً بالسلامة ؛ کما یجعل النار للحی یوم القیامة ؛ تحت اقدام المومنین لاظهار الکرامة ؛ اے ذی شعور ملخص تعبیر مسطور یہ ہے بیقصور کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم نے کبھی استغفار بجناب رب الارباب مین ہرگز نہین کیا بہر کفار ؛ اور یہ امر وجوہ عدیدہ اور حجج سدیدہ سے ہے آشکار ؛ پس دعائے مغفرت واسطے حضرت ابوطالب کی درحین حیات کہ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَکَ فرمایا جناب سید الکائنات علیہ افضل الصلوۃ واجمل التسلیمات ؛ اور ہیطور اونکے لیئے دعائے مغفرت کیا

حاشیہ: ۳۔ دعائے مغفرت واسطے ابوطالب

مذکورہ دشوار ہی؛ اور اون تاویلات سے وہ آیت نہ اوکی تصدیق جنان اور توثیقِ نہان کو مانع عند اولی الابصار ہے؛ اور مواہبِ الٰہیہ طفیل حضرت محمدیہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے نہین بعید؛ بلکہ لائق شانِ سیدانس وجان کے یہی امر ہے از بسکہ سدیدہ کہ وہ عذابِ نار اونپر ہو گلزار؛ کہ عاشق صادقِ سیدِ مختار؛ آتش مین ساکن ہے سمندر وار؛ تو وہ آتش اوسکے حق مین بردِ سلامت ہی؛ اور یہ انقلابِ عین از بہرِ اظہارِ کرامت ہی

از مطلعِ وجود چو نورِ قدم بتافت
از ظلمتِ حدوث چہ نام و نشان بود

از آئینۂ وجود نمائد ز آب و خاک
آن صور تیکہ معنیٔ روح و روان بود

تا حنش از دریچۂ ہستی رخے نمود
زین گفت گو بہر سر کو داستان بود

زین نقطہ گاہِ خاک مبین جز باعتبار
کان مرکزِ محاورِ ہفت آسمان بود

اندر دہانِ خاک نہد نفسِ ناطقہ
تا از زبانِ غیب ترا ترجمان بود

دل چیست قطرۂ بحرِ صفا و ان کرا ہرزد
آنرا کہ چون صدف ہمہ تن استخوان بود

وانرا کہ دیدہ تر بود از آتشِ درون
چون ابر بر بساطِ جہان درفشان بود

وانرا کہ دل بکف بود از مہر روی دوست
دل ہمچو بحر باشد و کف ہمچو کان بود

در محنتِ فراق چو دل میرود ز دست
در لذتِ وصال بہ بین تا چسان بود

گنجیکہ شاہِ عشق نہد در دلِ خراب
نقدِ دو کون در نظرش رایگان بود

از ذرہ ذرہ اش بچکد قطرہ قطرہ خون
با ہر دلیکہ عشقِ تو در امتحان بود

ہر مرہمے بغیرِ تو بر دل جراحتست
زخمیکہ از تو میرسد آرامِ جان بود

ہر ہفت دوزخ از تفِ من یکشرارہ ایست
ہر ہشت خلد یک گل ازین بوستان بود

پاک ہی؛ خصوصاً وہ ذات سید الکائنات جو صاحب لولاک ہی؛ اور بعد
نزول اس آیت کے اُمت پر ہوا آشکار؛ کہ دعائے مغفرت کے لائق
نہین کفار؛ کہ ابدالاباد وہ سزاوار دار البوار؛ اما استغفار جناب رسول کریم
بعد تعلیم حضرت رب قدیم؛ پس اسمین بہت حکمتین ہین نزد محققین؛ از انجملہ
یہ کہ فرقان شریف مین منع استغفار درحق کفار نازل ہو بہر مومنین؛ تاکہ
حبیب خدا سے استدعا نکرین صحابۂ کبار؛ اپنے اقربا کے لیئے جناب الٰہی
مین استغفار؛ اور یہ استدعا اونکا متحقق ہی عند اولی الابصار؛ اور وقت
انکار جناب سید مختار؛ خستہ خاطر ہوتے سائلان اخیار؛ اور صاحب
تفریق نہ تھے وہ سائلان؛ درمیان اہل تصدیق جنان؛ اور اہل
عدم تصدیق نہان؛ پس حسب خواہش سید انس وجان نبی اور اُمتی
کے لیئے ممانعت نازل ہوئی بیگمان؛ تاکہ حبیب خدا سے خستہ خاطر نہون
سائلان؛ اور اسکے بعد بہر کفار کوئی نہو سائل دعائے غفران؛ اور چونکہ
اون ایام مین اکثر عرب تھے مشرکین؛ تو یہی لفظ نازل ہوا بہر منع مستدعین
اور از انجملہ مراد جحیم سے عذاب علی الاطلاق ہو؛ عذاب خفیف و شدید کو
شامل بہر وفاق ہو؛ کیونکہ عذاب حضرت ابوطالب نزد محققین؛ سب
اہل نار سے خفیف ہی بالیقین؛ اور عذاب جحیم از بسکہ عظیم ہے بنص مبین
چنانچہ اسی جلد اول مین یہ بیان آشکار ہی؛ معنائے ولاتسئل عن اصحاب
الجحیم مین نگار ہی؛ اور عذاب اہون و عذاب جحیم مین مباینت بسیار ہی؛
پس بغیر اون تاویلات کے حضرت ابوطالب کی شان مین صداقت آیت

الکملاء والمہرۃ المدققون النبلاء ان المسئلۃ المتعلقۃ بالکفر اذا کان لہا تسع وتسعون احتمالا قویا للکفر واحتمال واحد فی نفیہ فالاولی للمفتی والقاضی ان یعمل بالاحتمال النافی للکفر لانہ عندنا ادخال العبد فی دین الاسلام ؛ ما امکن بحسن التدبیر بحمل الکلام وھذا ھو من مماد ح اھل السنۃ والجماعۃ ومن عیوب اھل البدعۃ والشناعۃ انھم یخرجون اصحاب الایمان عن الدین المتین الی الکفر بحسب الامکان حتی بارتکابھم الذنوب والعصیان ولان الخطاء فی ابقاء الف کافر اھون من الخطاء فی فناء مسلم واحد انتہی قال فی البحر الرائق وغیرہ کالصغریٰ والاشباہ انہ لا یفتی بالتکفیر ما امکن حمل الکلام علی محمل حسن وکان فی الکفر خلاف ولو کان ذلک بروایۃ ضعیفۃ انتہی قال فی التتارخانیۃ لا یکفر بالمحتمل لان الکفر نہایۃ فی العقوبۃ فیستدعی نہایۃ فی الجنایۃ ومع الاحتمال لا نہایۃ انتہی پس چہ جائیکہ تصدیقِ حضرت ابوطالب متحقق ہو عند اولی الابصار اور کوئی دلیل قرآن و حدیث سے مانع تصدیق نہو آشکار ؛ اور جمہورِ محققین سے کتبِ معتبرہ بین اسطور سے ہو نگار ؛ کہ تصدیقِ جنان بلا اظہارِ اقرارِ لسان ایمان ہی نزدِ پروردگار ؛ اگرچہ اجرائے احکامِ شریعت نہو بہ سببِ عدمِ اظہارِ اقرار ؛ تو کیونکر حضرت ابوطالب مومن نہون نزدِ ایزدِ غفار ؛ نعم نزدِ فرقۂ خارجیۂ ہندیۂ مشہورہ بوہابیۂ نجدیۂ اصحاب النار ؛ معاندانِ اہلِ بیتِ نبوت و جنابِ سید مختار ؛ صلی اللہ وسلم علیہ ما تعاقب اللیل والنہار ؛ وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الاخیار ؛ ممکن ہی تکفیر ہمہ اُمتِ عالیہ ہمتِ جنابِ سید الابرار ؛ تو کیونکر تصدیقِ حضرت ابوطالب کا منکر ہون وہ انکار

یارب بحقِ سیدِ کونین مصطفا
کش جسم و جان خلاصۂ کون و مکان بود

آن خواجہ کز حریمِ حرم تا فزای قدر
گاہِ عروج نہ فلکش نردبان بود

آن خرقہ پوشِ فقر کہ بر دوشِ عرشیان
از گردِ دامنِ کرمش طیلسان بود

یک شمہ از خصائصِ ذاتش بیان کند
کلکِ سخن طراز کہ اندر بیان بود

یارانِ اہلِ بیت کہ در دار ضرب عشق
بر نقدِ دوستی رقمِ نامِ شان بود

زیشان شنیدہ ام کہ ز لطفِ تو بندگان
ہر چہ آن گمان برند یقین آنچنان بود

دارم یقین برحمتِ بے منتہائے تو
امید زان زیادہ کہ اندر گمان بود

نومید چون شود دلِ من سوختہ فراق
جائیکہ رحمت و کرمت بیکران بود

اے منصفِ حاذق و اے محبِ صادق حضرات علما کا اس امر پر اتفاق ہے ۔ ائمہ عقائد و فقہا کا یہ مقال پُر نوال باوفاق ہے ۔ کہ اگر ایک کم سو روایت قوی کسی شخص کے کفر پر ہون آشکار ۔ اور ایک روایت ضعیفہ مین نفیئے کفر ہو نگار ۔ تو مفتی و قاضی پر لاریب یہ ہی سزاوار ۔ کہ روایتِ منفیئہ کفر پر عمل کرے بصد اختیار ۔ اور تاویلِ روایات کفر مین حسب مقدور کوشش کرے بسیار ۔ تاکہ وہ شخص داخلِ ایمان ہو ۔ نہ داخلِ کفر و خسران ہو ۔ کیونکہ اہل سنت و جماعت کا بیفتور ۔ یہ ہی اصلِ اصیلِ پُر نور ۔ کہ حسب مقدور بندگانِ خدا کو داخل کرین ایمان مین ۔ نہ کہ داخل کرین اونکو کفر و کفران مین ۔ بخلافِ فرقۂ خارجیۂ ھندیہ ۔ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ ۔ کہ انکے نزدیک یہ ہے اصلِ اصیلِ پُر شرور ۔ کہ خارج کرین اہلِ ایمان کو ایمان سے حسب مقدور ۔ قال فی الخلاصۃ و منہج الروض الازہر و التحبیر و غیرہا من زبر النحاریر و قد ذکر المحققون

اورکتاب نجم المبین لرجم الشیاطین سے منہ نہ پہیراوے ٭ پہر بعد بطلان مذکور
تقویۃ الایمان مین ایسا مسطور کہ اگر کوئی سمجہانیوالا اونکو کہے کہ تم دعویٰ ایمانکا
رکھتے ہو اور افعال شرک کرتے ہو تو اوسکو جواب دیتے ہین کہ ہم تو شرک
نہین کرتے شرک جب ہوتا کہ ہم اولیا انبیا پیرون شہیدون کو اللہ کے
برابر سمجہتے سو یون تو ہم نہین سمجہتے بلکہ اونکو ہم اللہ ہی کا بندہ جانتے ہین
اور اوسی کا مخلوق اور یہ قدرت تصرف کی اوسی نے اونکو بخشی ہے اور اوسی
کی مرضی سے عالم مین تصرف کرتے ہین اور اونکو پکارنا عین اللہ ہی کو پکارنا ہی
اور اونسے مدد مانگنی عین اوسی سے مدد مانگنی ہے اور یہ لوگ اللہ کے پیارے
جو چاہین سو کرین اور اوسکی جناب مین ہمارے سفارشی اور وکیل ہین اونکے ملنے سے
خدا ملتا ہے اور اونکے پکارنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہی اور جتنا ہم اونکو
مانتے ہین اوتنا اللہ سے نزدیک ہوتے ہین اور اسیطرحکی خرافاتین بکتے ہین
اور ان باتونکا سبب یہ کہ خدا اور رسول کی کلام کو چھوڑکر اپنی عقل کو دخل
دیا اور جھوٹی کہانیون کے پیچہے پڑے اور غلط رسمون کی سند پکڑی اور اگر اللہ
اور رسول کا کلام تحقیق کرتے تو سمجہہ لیتے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے
بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین کرتے تھے اللہ صاحب نے اونکی ایک نہ مانی اور
اونپر غصہ کیا اور اونکو جھوٹہا بنایا انتہے فانظر ایہا النبیل الجلیل ٭ الی اباطیل اسمٰعیل
و خزعبیلہ والاضالیل کہ اول اعمال مستحسنہ شرعیہ اور بعض افعال مکروہ دینیہ
سے فاعلین کو مشرکین ٹھہرایا ٭ پھر وساوس شیطانی اور ہواجس نفسانی
سے اعتقاد و اقرار جواب مومنین کو ہباءً منثوراً اپنی وہم و زعم مین بنایا ٭ اور ضلالت

کہ اصلِ اصول اونکے نزدیک یہ ہے بصد اعتبار ؛ کہ خارج کرنا مومنین کو دائرۂ
ایمان سے حسب اقتدار ؛ اور یہ اصل اونکی تقریر و تحریر سے اظہر من الشمس ہے
علی نصف النہار ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے بابِ اوّل بیانِ توحید و شرک مین
مذکور ہی ؛ اور وہ رسالہ ملتِ وہابیتِ اسماعیلیہ مین اُمّ الکتاب مشہور ہے ؛ کہ اکثر
لوگ پیرون اور پیغمبرون اور اماموں اور شہیدون اور فرشتون اور پریونکو
مشکل کے وقت پکارتے ہین اور حاجت برآنے کے لیئے نذر نیاز کرتے ہین
اور بلا کے ٹلنے کے لیئے اپنے بیٹونکو اونکی طرف نسبت کرتے ہین کوئی اپنے
بیٹے کا نام عبد النبی کوئی علی بخش کوئی غلام محی الدین رکھتا ہی پھر بعد بعض
خرافات کے یہ مسطور ہے کہ جو کچھ ہندو اپنے بتون سے کرتے ہین سو وہ سب کچھ
یہ جھوٹے مسلمان انبیا اماموں شہیدون فرشتون پریون سے کر
گذرتے ہین اور دعوی مسلمانی کا کیئے جاتے ہین سبحان اللہ یہ منھ اور یہ
دعوی سچ فرمایا اللہ صاحب نے سورۂ یوسف مین وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ
بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ یعنے اکثر لوگ جو دعویٰ ایمان کا رکھتے ہین سو شرک
مین گرفتار ہین انتہی ہر بطیل پہ عیان ہی بے دلیل ؛ کہ وہ خزعبیلِ اسماعیلؔ
از بس قبیل ہر ہر ہضا لیل ؛ کہ چہ خوش گفت سعدی در زلیخا ؛ اَلا یا اَیُّھَا السَّاقِیْ
اَدِرْ کَاْسًا وَّنَاوِلْھَا ؛ معنائے شرک و توحید کا بیان کہان ؛ اور وہ فعال اہل
ایمان کہان ؛ معنائے لغویہ وما یومن اکثرہم نزد محققان کہان ؛ اور معنائے
شرعیئے ایمان کہان ؛ وہ ادعائے پُر اباطیل کہان ؛ اور وہ ایرادِ دلیل بے دلیل
کہان ؛ شرح مواقف اور تفاسیر بخار یر کو ذرّیت اسماعیلیہ مطالعہ فرماوی

چیده و مصاحبان برگزیدهٔ خود را بآن فیض خاص مشرف میساختند و هر یکے
را بقدر استعداد او باین دولت می نواختند الی آخر ما قال و از ینست که حضرت امیر
و ذریت او را امام امت بر مثال پیران و مرشدان می پرستند و امور تکوینیه را
وابسته بایشان میدانند و فاتحه و درود و صدقات و نذر و منت بنام ایشان
رائج و معمول گردیده چنانچه با جمیع اولیاء الله همین مرسوم است انتهیٰ و شاه
صاحب ممدوح قدس الله سره الممنوح در افراط و تفریط استعانت فرموده
که افعال عادیه الٰهی را مثل بخشیدن فرزند و توسیع رزق و شفائے امراض
و امثال ذلک را مشرکان نسبت بارواح خبیثه و اصنام نمائند و کافر میشوند
و موحدان از تاثیر اسمائے الٰهی یا خواص مخلوقات او می دانند از دوبیه و
عقاقیر و دعائے صلحائے بندگان او که هم از جناب او درخواسته انجاح
مطالب می کنانند می فهمند و در ایمان ایشان خلل نمی افتد و نیز دران فرموده
از انجمله کسانیکه در دفع بلا دیگرانرا میخوانند و همچنین در تحصیل منافع بدیگران
رجوع می نمائند بالاستقلال نه اینکه توسل بان دیگران نمائند و در تفسیر
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ فرموده که او تعالیٰ را بالذات و بالاصاله دوست باید داشت و هرچه
غیر اوست یا بحکم او محبوب ست مثل انبیا و اولیا و صلحا و بنا بر اینکه بکردهٔ او تعالیٰ
وسیله حاجت روائی این کس شده الی آخر ما قال و برخی از ایشان ارواح
مدبره و ملائکه موکله را بر مخلوقات یا ارواح انبیا و اولیا و عباد و رهبان و احبار
و علما را بے ملاحظهٔ علاقه بندگیٔ خدا و محبوبیت بالاستقلال در محبت برابر خدا

جبلیہ اور جہالتِ ذاتیہ سے انبیا اولیا کو مقرر کیا اصنام ٭ اور مومنینِ محبین کو
تشبیہ دیا بامشرکانِ لئام ٭ اور ہمہ اعمال مذکورہ کو قول الٰہی یعبدون سے
عبادت ٹھہرایا باستیلائے اوہام ٭ حضرت شاہ عبد العزیز سے تا ہمہ صحابۂ
کرام ٭ سب اُمتِ محمدیہ کو حکم کفر کا دیا بتصریح کلام ٭ اور یہی اعتقاد ہے ذریت
اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا آشکارہ ٭ پس جب اونکے نزدیک حضرت شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ مشرک ہوئے بلا انکار ٭ تو کب تصدیق حضرت ابو طالب کا اونکے
نزدیک ہو اعتبار ٭ ردِّ ہمہ ہفوات و ترہاتِ اسماعیلیہ و اسحاقیہ کا نجم المبین
لرجم الشیاطین مین مفصلاً مذکور ہے ٭ امّا یہان ایک جملہ اسماعیل کے مربی
اور دادا پیر حضرت شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ کی تفسیر سے مسطور ہے ٭ در
فتح العزیز بتفسیر سورۂ وانشقت فرمودہ کہ بعض خواص اولیاء اللہ را کہ جارحۂ
تکمیل و ارشاد بنی نوع خود کردہ اند درین حالت تصرف در دنیا دادہ و استغراق
آنہا بجہت کمالِ وسعتِ مدارکِ آنہا مانع توجہ باین سمت نمیگردد و اویسیان
تحصیلِ کمالاتِ باطن از انہا می نمائند و اربابِ حاجات حلِّ مشکلات خود
از انہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا درانوقت ہم مترنم باین مقالات
ست ع من آیم بجان گر تو آئی بہ تن ٭ اور تحفۂ اثنا عشریہ شاہ عبد العزیز
قدس اللہ سرہ الحریز مین ایسا مسطور ہے ٭ کہ جتنے روزِ روشن ذریتِ
اسماعیلیہ پر شب دیجور ہے کہ معنے امامت کہ در اولاد حضرت امیر باقی ماندو یکی
مردیگرے را وصی آن میساخت ہمین قطبیت و ارشاد و منبعیتِ فیضِ ولایت
بود و لہذا الزام این امر بر کافۂ خلائق از ائمہ اطہار مروی نشدہ بلکہ یاران

اہل اللہ و توسل بانہا جستن محمود واہل اسلام شدہ و در احوال این چہار فرقہ فرمودہ کہ
حق تعالی ایشانرا دوست میدارد و برکت در کلام و در انفاس و در افعال و در
مکانات ایشان و در ہم صحبتان ایشان و در اولاد و نسل ایشان و در زیارت
کنندگان ایشان پے در پے ظاہر میگرداند و نیز خود ایشانرا جاہی و مرتبہ می بخشد
کہ دعائے ایشان مستجاب شود بلکہ ہر کہ در حاجتے بایشان توسل نماید حاجت
او روا میگردد و خصوصیات و علاماتیکہ ایشانرا در عالم برزخ و مواقف قیامت
و در عالم ملکوت میدہند از ان قبیل نیست کہ عوام مومنین بآن استدلال توانند
کرد الا بعد از مشاہدۂ آن عوالم انتہی وقال الشیخ محمد موسی المبرور ابن الشیخ
رفیع الدین المغفور فی رسالتہ حجۃ العمل قال عمی خلاصۃ العلماء حجۃ اللہ فی الارض
بلا امتراء فی رد المنکرین بان الاستعانۃ من غیر اللہ شرک المشرکین اعلم ان
الاستعانۃ بغیر اللہ والنداء لہ علی وجہین احدھما ان یکون علی وجہ الاستقلال
فی التاثیر والایجاد ولا شبھۃ فی انہ شرک وثانیہما ان یکون علی وجہ الاعانۃ
والارشاد بوجہ التدبیر والشفاعۃ او لدفع الشر ولا شبھۃ انہ لیس بشرک
اذ ورد فی الاحادیث یا عباد اللہ اعینونی ویا محمد انی اتوجہ بک الی ربی فی حاجتی
وورد فی عد الحسنات اعانۃ الملھوف وکذا ایفاء الرزق من عند غیر اللہ علی
وجہ المواسات والمراعات وھذا لیس بشرک فی شیٔ وانما ھو بسبب عادی مشروع
والحال ان اعتقاد التاثیر القدسی لا یوجب الشرک بخلاف التاثیر الخلقی والفرق
بینہما فی العرف ظاہر فلھذا یقال رزق الامیر فلانا ویراد بہ اعطاء المال وفرض
الراتب وکذا یقال شفی الطبیب المریض انتہی وقال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی العقد الحسن

میسازند و کسانیکہ ایمان آوردہ اند اگرچہ بعضے ازین چیزہا را برای خدا و بحکم
خدا محبوب میدارند و واسطۂ حصولِ نعمت او می فہمند و بندۂ مطیع او میدانند
لیکن نہ باینقدر کہ برابر خدا سازند شاہ صاحب موصوف قدس اللہ سرہ المعروف
در تفسیر ایاک نستعین فرمودہ کہ استعانت از غیرِ بوجہیکہ اعتماد بران غیر باشد
و او را مظہرِ عون الہی نداند حرامست و اگر التفات محض بجانب حق ست و او را
یکے از مظاہرِ عون الہی دانستہ و نظر بر کارخانۂ اسباب و حکمت او تعالیٰ دران
نمودہ بغیر استعانت نمائد دور از عرفان نخواہد بود و در شرع نیز جائز و روا ست
و انبیا و اولیا این نوع استعانت بغیر کردہ اند و در حقیقت این نوع استعانت
بغیر نیست بلکہ استعانت بحضرت حق ست لاغیر و در تفسیر صراط الذین انعمت
علیہم فرمودہ یعنے راہ کسانیکہ انعام کردۂ بر ایشان و این لفظ را در جای دیگر
از قرآن مجید تفسیر فرمودہ اند بچہار فرقہ کہ انبیا و صدیقان و شہیدان و صالحان
باشند پس معلوم شد کہ راہِ راست راہِ این چہار فرقہ است و در وقت مناجات
با پروردگار بندہ را می باید کہ این چہار فرقہ را ملحوظ نظر اجمالی سازد و راہِ
آنہا طلب کند باز فرمودہ کہ عوام مومنین را رفاقت صالحین طلب باید کرد
و صالحان را رفاقت شہیدان و شہیدان را رفاقت صدیقان و صدیقان
را رفاقت انبیا علیہم السلام و اگر کسے از عوام مومنین خواہد کہ رفاقتِ انبیا
نمائد او را از رفاقتِ این سہ گروہ درجہ بدرجہ ناچار یست چنانچہ اگر کسے
رفاقتِ پادشاہ خواہد بدون رفاقت جمعداریکہ او در رفاقتِ رسالدارسے
و او در رفاقتِ امیری از امرائی کبار باشد ممکن نیست و لہذا دخول در طریقہ

برآمدن حاجت خود خواہم خورانید گوشت حلال ست واگر می گوید کہ گوشت
گاو خواہم خورانید نیز درست ست واگر بہمین قصد گاو نذر کند نیز رواست چرا کہ
مقصدش گوشت ست وبس وہمچنین اگر گاو زندہ بنام سید احمد کبیر کسے را بدہد
بطوریکہ نقد می دہند نیز رواست گوشت آن حلال ست غرض از نذر گاو [illegible]
باز دران نوشتہ کہ نذر اولیا بدو طریق ست حسن و قبیح اگر طریق حسن بود حلال
باشد اما از زبان لفظ نذر کند خللے دران ہست یا نہ نظر برانکہ این لفظ در شرع
مستعمل برائے معناست کہ مختص بخدا ہست باید کہ شائبہ از ممنوعات شرعیہ
دران باشد وادنی آن ترک اولی ست اما حرام نتوان گفت قصہ مسلمانان
کہ بجائے اسلمنا صبانا گفتند شاہد اینست وچونکہ آن مسلمانان در ملک جاہلیت
بودند معذور شدند واگر از الفاظ مشترکہ بسبب استعمال عرف این دیار اشتراک
پیدا کردہ گفتہ آید باکی نیست باز نوشتہ پس اگر شخصے بزبان خود خواند پرورکند تا گوشت
او چرب شود پس دران ذبح کردہ وپختہ فاتحہ بنام حضرت غوث الاعظم رضی اللہ عنہ
خواندہ بخوراند خللے نیست دران مشابہ آنست کہ برائے زندہ معظم ہمچنین عمل
نمایند واگر نذر کند کہ بشرط برآمدن حاجت خود گاو دو سالہ فربہ را نیاز
حضرت خواہم کرد پس حکم این مثل حکم طعامست اگر نذر بطریق حسن ست
ہیچ خلل نہ واگر قبیح ست فعلش حرام ست وحیوان حلال وشاید ہمین صورت
مراد مولانا احمد حسین ست کہ در استفتا مندرج ست وہمین صورت با صورت محرمہ
مشتبہ شدہ ودر تفسیر احمدی حلت آن واقع شدہ ہست باز دران نوشتہ کہ
دوم ہلہ کردن جانوران اہلی چنانچہ بجا ہندوان وحکم این قسم آنست کہ حلالست

بھذہ العبارۃ السد یدہ ولا یشفی مریضا ولا یرزق رزقا ولا یکشف ضرا الا ہو یعنی
ان یقول لشیئ کن فیکون لا بمعنی لسبب العادی الظاہر کما یقال شفی الطبیب المریض
ورزق الامیر الجند فھذا غیرہ وان اشتبہ فی اللفظ مولوی اسماعیل در رسالۂ
خویش کہ در زبدۃ النصایح فی مسائل الذبایح موجود چنین نوشتہ کہ درین استفتائے
مولوی عبد الحکیم سہ مضمون ست اول حلت گاؤ سید احمد کبیر دوم اعتراض بر تغلیط
تفسیر ما اہل بہ لغیر اللہ کہ در تفسیر فتح العزیز واقع شدہ سوم طعن و تشنیع بر فتوائے
شاہ عبد العزیز صاحب بحرمت آن وازین ہر سہ مطلب مطلب سوم قابل آن نیست
کہ اہل علم تعرض بآن نمائد بلکہ بمقتضائے ادفع بالحسنۃ السیئۃ اعراض ازان
فرمائد ومطلب دوم اگرچہ واجب التحقیق ست لیکن فہم آن مختص بدانشمندانست
مطلب اول را بطرزی تقریر باید کرد کہ عام وخاص دریافت نمائند باز نوشتہ
کہ جائے اشتباہ درین زمانہ و درین دیار در صور تہائیست کہ ذبح برائے مردگان
میکنند پس باید دانست کہ مقصود درین صورت گوشت میبود چنانچہ در فاتحہ
دستورست کہ جانور برائے گوشت ذبح میکنند وطعام آن پختہ میخورانند
وثواب آن طعام بروح میت میرسانند پس درینصورت حیوان مذبوح
حلال ست ہرگز شبہ دران نیست واگر کسے نذر مقرر کند پس نذر ہم اگر برگوشت
واقع ست آن گوشت حلال ست بیانش آنکہ اگر شخصے نذر کند کہ اگر فلان حاجت
من برآید اینقدر نیاز حضرت سید احمد کبیر می کنم واینقدر طعام نیاز ایشان
مردم را بخورانم اگرچہ درین نذر گفتگوہست لیکن طعام حلال ست وہمچنین ست
گوشت مثلاً اگر شخصے بگوید کہ دومن گوشت نذر حضرت سید احمد کبیر صاحب بعد

چشتیہ ارزانی داشت باز در صراط المستقیم نوشتہ کہ حضرت مرتضی رضی اللہ عنہ
را یکنوع تفضیل بر شیخین ہم ثابت و آن بجہت کثرت اتباع ایشان و وساطت
مقامات ولایت بل سائر خدمات ست مثل قطبیت و غوثیت و ابدالیت وغیرہ
ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا بواسطہ ایشان ست و در سلطنت
سلاطین و امارت امراہمت ایشان را دخلے ست کہ بر سیاحان عالم ملکوت مخفی
نیست و نیز دران کتاب مذکور نوشتہ کہ اکابر این فریق در زمرۂ ملائکہ مدبرات
الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملأ اعلیٰ ملہم شدہ در اجرائے ان میکوشند معدود اند
پس احوال این کرام را بر احوال ملائکہ عظام قیاس باید کرد مولوی اسمٰعیل
در صراط المستقیم نوشتہ کہ چون حب ایمانی کہ حقیقتش غایت الفت ست ممزوج
بفرط تعظیم بکمال خود میرسد و رضا جوئی منعم حقیقی ظاہر و باطن و جوارح و قوائے
مومن پاک را آثار و انوار خود مجلی و مزین میسازد او را کنف ولایت خود گرفتہ
و زیر سایۂ کفالت تربیت خود آوردہ جارحۂ تدبیر تکوینی و تشریعی خود میگرداند
باز دران نوشتہ کہ چنانچہ چیلۂ خاص ماذون مطلق و در تصرف امتعہ و اقمشۂ
مولائی خود میباشد و تمام سلطنت او را بخود نسبت می نمائد مثلاً چیلۂ خاص بادشاہ
ہندوستان را میرسد کہ بگوید سلطنت ما از شہر کابل تا لب دریائے شور ست
ہمچنین اصحاب این مراتب علیہ و ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق
در تصرف عالم مثال و شہادت میباشند و این کبار اولی الایدی والابصار
را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوئے خود نسبت نمائند مثلاً ایشانرا میرسد کہ بگویند کہ
از عرش تا فرش سلطنت ماست باز در افادۂ دوم از ہدایت رابعہ ازین کتاب

چراکہ فاعلان این فعل تقرب در رہا کردن وبی مشقت ساختن آن منظور
می دارند باجانش وذبحش سروکاری ندارند پس اگر مشرکی برائی بہوانی کبوترے
یا گنجشکے را بگذارد یا جاہل مسلمے بنام بزرگی رہا نماید وہمان کبوتر یا گنجشک را
شخصے شکار کردہ بخورد حلال ست وہمین ست حال بچار یعنی سانڈ باین معنے کہ
ازین نام خللے دران نشدہ مقال مولوی اسمٰعیل دہلوی صراط المستقیم مین
مسطور مذکور ہے :: بعد بیان کمالات نبوت سید احمد صاحب یہ بیان مسطور ہے
کہ اما استفادہ کمالات راہ ولایت پس قبل از تحصیل مبادی از مجاہدات و ریاضات
واذکار واشغال ومراقبات بطور علم لدنی حاصل شد نسبت قادریہ ونقشبندیہ
باین طور کہ روح مقدس جناب غوث الثقلین وجناب خواجہ بہاء الدین نقشبند
متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ تا قریب یکماہ تنازع درمابین روحین مقدسین
ماند کہ ہر واحد ازین ہر دو امام تقاضائے جذب حضرت ایشان بتمامہ بجانب
خود میفرمود بعد انقراض زمان تنازع ووقوع مصالحت بر شرکت روزی
ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گر شدند وتا قریب یکپاس ہر دو
امام بر نفس نفیس ایشان توجہ قوی وتاثیر زور آور میفرمودند تا آنکہ در ہمان
یکپاس نسبت ہر دو طریقہ نصیب ایشان گردید ونسبت چشتیہ بدینطور کہ روزے
حضرت ایشان بر مرقد منور حضرت خواجہ خواجگان خواجہ قطب الاقطاب
بختیار کاکی قدس سرہ مراقب نشستند ودرین ضمن بروح پر فتوح ایشان ملاقات
متحقق شد وآن جناب توجہ بس قوی فرمودند کہ بآن سبب ابتدائے حصول
نسبت چشتیہ متحقق شد بعد مدتے حق جل وعلا بلا توسط احدی اختتام نسبت

ایا نمی بینی که در عشق مجازی عاشق را مشاهدهٔ جمال معشوق و قرب و وصال
او مطلوب میباشد اگرچه آن معشوق از قرب این عاشق متاذی باشد و بسا است
که معشوقان مجازی عشاق خود را از دیده بازی و آمد و رفت در مجلس خود ممانعت
میکنند بلکه نوبت بسبب شتم و اخراج از محله و دیار خود میرسد و آن عشاق هیچگونه
از دیده بازی و آمد و رفت محافل معشوقان دست بردار نمیشوند بلکه مقتول
شدن از دست معشوقان و جان در کوی آنها باختن را کمال فخر و علو همت شمارند و
هیچ کلام شکایت بر زبان ایشان نمیگذرد باز در باب خیر نوشته وقتیکه ارباب این کمال باصطفا
و اجتبا و مقبولیت و محبوبیت فائز میشوند و قدم راسخ در مقعد صدق نصیبهٔ ایشان
میگردد و بلحوق بشرف اعلے فائز میگردند و به بندهٔ خاص و عبد باختصاص ملقب
میشوند البته میلانی بسوی امور مرغوبه دارین بنابر دخول آن امور در خزائن
مولائے خود و عدم انجام آنها از طلب امری از امور اگرچه بس رفیع و بدیع باشد
بسبب رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت در دل ایشان حادث میشود نه بر وجهیکه
آن امور را بنابر جزای اعمال خود طلب نمایند بلکه بوجهیکه مقتضای علاقهٔ عبودیت
رونق گیرد لهذا اطلاب حظوظ نفسانیه در حق ایشان موجب ازدیاد قرب میباشد
نه مورث بعد **نظم** موسی اندر درخت آتش دید ۞ سبز تر میشد آن درخت از نار ۞
شهوت و حرص مرد صاحب دل ۞ همچنین دان ازین چنین انگار ۞ القصه چون ارباب
این کمال باین مقام و حال میرسند بسبب اختلاف استعدادات جبلیه سه فریق میگردند
قومی بسبب کمال علو منصب خود و شدت رسوخ قدم عزت در مقام قبولیت مرغوبات
و مکروهات کونین را و مصائب و مشکلات دارین را از امور خسیسه دنیه دانسته التفاتی

نوشته اگر نیک تامل کنی دریابی که محبت امثال این کرام خود شعار ایمان
محبت و علامت تقوی اوست ذٰلِكَ وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ
تَقْوَى الْقُلُوْبِ و بغض شباه این عظام امارت نفاق ست بغض و نشان شقاوت
اوست که لا يُحِبُّهُ اِلَّا مُؤْمِنٌ تَقِيٌّ وَلَا يُبْغِضُهُ اِلَّا مُنَافِقٌ شَقِيٌّ اشارتے
ازین معنی ست و در رساله هدایت ثالثه در بیان آثار حب عشقی نوشته
که از جمله آن شدت تعلق قلب ست بمرشد خود مستقلاً یعنی نه بآن ملاحظه
که این شخص نائب و دال فیض حضرت حق ست و واسطه هدایت اوست بلکه
بحیثیکه تعلق عشق همان میگردد چنانکه یکی از اکابر این طریق فرموده که اگر
حق جل و علا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید هر آئنه مرا با و التفات و کار
نیست و در افادهٔ اولی این هدایت نوشته که از جمله آثار حب عشقی آنست که
انخراق حجاب بشری و وصول روح الهی باصل خود میکند و بش ... [illegible]
هیچ قانونی خواه قانون شرع باشد خواه قانون ادب و نه ابتغای رضاے
کسے مقصود ازین کلام آنست که ... ضمحلال صاحب این حال
در مشاهدهٔ جمال ذوالجلال میخواهد و ... بحیثیکه بدست آید خصوصیت هیچ
طریق را و مقتضای آن ... صاحب خیال ... حصول
مقصود ... استماع مزامیر و عشق مجازی و شغل برزخ و تخلیه اوقات از
اذکار و طاعات و امثال آنها از امور ممنوعه شرعاً بهم رسد البته از صمیم قلب
او میلانے بسوئی این امور خواهد گرفت اگرچه آن صاحب حال از راه
تدین و تشرع از ظهور آثار این داعیه مانع آید بلکه در ازاله آن جهد کند

واقران خود بدست می آید فائدہ اگرچہ تفضیل یک فرقہ ازین فرق ثلثہ بر فرقتین اُخریین من جمیع الوجوہ غلطِ محض وخطاء صریح است ع ہر گلی را رنگ وبوئی دیگر ست لیکن قوم ثالث را بنظر ازدیاد اعتبار وجاہ در ملاء اعلی بر قوم ثانی فضیلتے کہ ہست بر ہیچکس از اہل فطانت پوشیدہ نیست وہمچنین قوم ثانی را بنظر ظہور مقتضیات علاقہ عبودیت وحصول مقام وسالت فیما بین الرب وخلقہ در وصول فیوض غیبیہ بجمہور ناس بسبب سعی ایشان در شفاعات بر قوم اول فضیلتے کہ ہست بر ہیچکس از عقلا پوشیدہ نیست ودر بابِ دوم ازان کتاب نوشتہ کہ مرشد بلاریب وسیلۂ راہِ خدائے تعالی ست قال اللہ تعالی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللہَ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ پس تلاش مرشد بنا بر فلاح حقیقی وفوز تحقیقی پیش از مجاہدہ ضرور ست وسنۃ اللہ برہمین منوال جاریست لہذا بدونِ مرشد راہ یابی نادرست پس میباید کہ مرشد کسے را گیر دکہ بوجہے مخالف شرع شریف نبود وبر طریق مستقیم نہایت راسخ القدم باشد وامر مرشد وہادیئے خود مقرر نماند وآنچہ خلاف شرع گوید ہرگز اتباع آن نکند کہ لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ومحبت مرشد باین طور باید کہ مال و جان خود را برائی رضا وآرام وی صرف نماید وہیچ دنیا را عزیز تر از رضامندی وی نداند چراکہ فائدۂ منفعتے کہ از مرشد حاصل میشود بہزار ہا مراتب بہتر از تمامی دنیاست واگر بعد عقد بیعت با مرشد طالب حق را امری منکر دران مرشد واضح گردد پس اگر آن منکر از قبیل فساد عقیدہ ہست عقدِ بیعت را از وی خلع کردہ دیگر مرشد و پیر خود نداند واگر فساد عقیدہ نبود گو گناہِ کبیرہ باشد پس خلع مرشدیئے وے نکند لیکن اتباعش را در انکار حرام انگاشتہ سعی ظاہری وباطنے در نجات وے

بسوی طلب مرغوب و فرار از مکروه وازالہ مصائب واستحلال مشکلات از صمیم قلب
ایشان سر بر نمیزند بسبب ہجوم سکر محبت وعدم تمیز در مابین مکروه و مرغوب بلکہ
بسبب کمال علو مناصب ایشان و دنو این امور مذکوره الحق کہ پایہ ایشان بس بلند
ست از آنکہ بامثال این امور در قلوب ایشان التفاتی بہم رسد و سرور وابتہاج
بان مناصب اعلی ست از آنکہ فرحتی دیگر طلب نماید اگرچہ او را پایۂ عرض حاجات
بہم رسیده است بحدیکہ بنظر عنایات ربانی وکفالت یزدانی دعای او واجب الاجابت
وتعوذ او واجب القبول گردیده وقومی دیگر در عرض حاجات واستحلال مشکلات
وطلب مرغوبات واستبعاد مکروہات وسعی در شفاعات بنابر استحکام علاقہ عبودیت
واظہار حاجت کہ شعار بندگی ست وبنابر رحمت بر اہل اضطراب ذوالحاجات چالاک
وسرگرم میباشند وقومی دیگر ہم مشرب فریق ثانی میباشند کہ در دل ایشان اقتضای
طلب مرغوبات واستحلال مشکلات وشفاعت ذوی الحاجات حادث میشود لیکن
بسبب کمال تادب وغایت اعتماد بر کفالت حضرت حق باوجود کمال اعتقاد احاطہ علم
ازلی بسرائر اشیاء وبواطن امور بلسان حال اکتفا کرده زبان قال را در اکثر احوال
بعمل نمی آرند کہ عِلْمُهٗ بِحَالِیْ حَسْبِیْ عَنْ سُؤَالِیْ بیان شان امثال این اعیانست
وحق جل وعلا البتہ دعائی حالی ایشان قبول میفرماید وحوائج قلبیہ ایشانرا انجاح میسماید
باینوجہ کہ مقتضای قلبی ایشان را خود بخود بلا تقریب بر روی کار می آرد وایشانرا
بلکہ سائر عظمای محافل قرب را مطلع میسازد کہ ایجاد این امر محض برای استرضای
ایشان وتنفیذ اقتضای قلبی ایشان متحقق گردیده واین امر باعث مزید اعتبار وموجب
کمال افتخار ایشان میگردد وایشانرا وجاہتی بس رفیعہ بسبب این معاملہ در مثال

رب البریات ان الذین امنوا و عملوا الصلحات قال فی مفاتیح الغیب هذه الایة تدل
علی ان الاعمال غیر داخلة فی مسمی الایمان لانه لما ذکر الایمان ثم عطف علیه
العمل الصالح وجب التغایر والا لزم التکرار وهو خلاف الاصل قال فی انوار التنزیل
وعطف العمل علی الایمان یدل علی خروجه عن مسماه وایضا قال فیه والذی یدل
علی انه التصدیق وحده انه سبحانه وتعالی اضاف الایمان الی القلب فقال اولئک
کتب فی قلوبهم الایمان وقلبه مطمئن بالایمان ولم تؤمن قلوبهم ولما یدخل
الایمان فی قلوبکم وعطف علیه العمل الصالح فی مواضع لا تحصی وقرنه
بالمعاصی مع ما فیه من قلة التغییر انتهی وایضا قال الله الملک العلام یا ایها
الذین امنوا کتب علیکم الصیام وایضا قال الله سبحانه تبارک وتعالی یا ایها الذین
امنوا کتب علیکم القصاص فی القتلی والقصاص انما یجب علی القاتل المتعمد ثم ان الله
سبحانه خاطبه بقوله یا ایها الذین امنوا فدل هذا علی انه مومن ای عزیز وفر
تمیز ملخص کلام یہ ہے درین مرام کہ رکن توحید اعتقادِ حصرِ الوہیت ہی در ذاتِ
واحدِ ملکِ علام اور اقرارِ زبان شرطِ اجرائے احکام ہے نزدِ حضراتِ کرام
اور اعمالِ خیر فروعاتِ ایمان و اسلام سی ہین لاکلام کیونکہ توحید و ایمان بدون اعمالِ
خیر متحقق ہوتا ہی بنصِ رب الانام اور بغیر توحید ہمہ اعمالِ خیر ہباءً منثورا ہین
یوم القیام اور ایسا ہی رکنِ اشراک اعتقادِ شرکت ہے الوہیت مین ای فہام
اور اقرار بشرک شرطِ ہی کما مر فی الارقام اور اعمالِ شر فروع و عوارض ہین علی
الدوام کیونکہ بغیر ان عوارض کے شرک متحقق ہوتا ہی باصلِ تام اور بدون
شرک وہ غیر معتبر ہین نزدِ جمیع اعلام پس مشرک اعتقاد رکھتا ہی وصفِ خاص کو عام

ازان بلیہ کما ینبغی بجا آرد و باز در ہمان باب نوشتہ کہ حضرت رسالت پناہ سعد بن معاذ را بعد التماس ایشان کہ مادرم فوت شدہ و یارای گفتن نیافت و اگر می یافت وصیتے میکرد پس برای وی اگر چیزے بکنم نفع بوی خواہد رسید فرمودند کہ چاہ بکن و بگو کہ این برائے مادر سعد ست و خواندن سورۂ یس ست کہ بقید روز جمعہ و زیارت قبر والدین وارد شد و حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا از طرف برادر خود یعنی عبد الرحمان رضی اللہ عنہ بعد وفاتش بردہا آزاد کردند و برہمین قیاس باید کرد سائر عبادات را پس ہر عبادتیکہ از مسلمان ادا شود و ثواب آن بروح کسے از گذشتگان برساند و طریق رسانیدن آن دعائے خیر بجناب الہی ست پس این خود البتہ بہتر و مستحسن ست و اگر آن کس کہ ثواب بروحش میرساند از اہل حقوق اوست بمقدار حق وے خوبی رسانیدن این ثواب زیادہ تر خواہد شد پس در خوبی این قدر امر از امور مرسومہ فاتحہا و اعراس و نذر و نیاز اموات شک و شبہ نیست یقول المولف المسکین انا و اللہ رحیق المحبین اگر چہ بفحوائے صدق اشتمالے الکلام یجر الی الکلام بیانِ طوال از روئے مثال ضمناً نگارش ہوئی اما فوائدِ عدیدہ اور عوائدِ سدیدہ سے نہ خالی وہ بیان عند اولی الابصار ہے ازانجملہ یہ کہ عبارات تقویۃ الایمان مذکورہ سے لاریب آشکار ہے کہ نزد فرقۂ وہابیہ تصدیق جنان اور اقرارِ لسان کا حقیقتِ ایمان مین نہین اعتبار ہے محض اعمال پر ایمان و کفر کا اونکے نزدیک مدار ہے اور نزدیک اہل سنت و جماعت کے رکن ایمان تصدیق جنان بلا انکار ہے اور اقرار لسان شرط اجرائے احکام بالبرہان معتبر و مختار ہے و اما العمل بالارکان فغیر داخل فی حقیقۃ الایمان و قد صرح بہ کتاب

باز از فتح العزیز نقل کردہ کہ این شرک در تسمیہ است نہ در عبادت پس جبکہ اونہین کے رئیس و مقتدا سے معنائے شرکِ غیر کفر آشکار ہی ؛ لا بلکہ اونکے دفتر مین معنائے شرک طاعت بھی نگارہے ؛ تو ہر لفظ شرک پر طلاقِ کفر مقتضائے ہواجس نفسانی اور نشانِ فقدانِ بصیرت ہے ؛ پیشۂ القائے وساوسِ شیطانی اور اظہار خبث سریرت ہے ؛ اور طرفہ تر یہ کہ مشرکانِ زمان رسولکریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو اہل توحید ٹھہرانا ؛ اور افعالِ حسنہ ومکروہ پر حکم کفر دیکر امتِ محمدیہ اہل توحید کو کافر بنانا صفتِ معبودیت جو خاص ہے برائے ایزدِ ملک علام ؛ مشرکین نے اوسکو اپنے زعم ووہم مین اعتقاد کیا وصفِ عام ؛ پس شریک مقرر کیا اوسین غیر خدا کو مثل اصنام ؛ اور فرقۂ خارجیۂ ہندیہ مشہورہ بوہابیۂ نجدیہ نے صفتِ عام کو خاص کیا برائے رب الانام ؛ اور وہ صفتِ محبوبیت وشفاعتِ خواص بندگان پروردگار ہی ؛ اور تفویضِ امور وتدبیر وتصرف درین دار ہے ؛ اور یہ صفت باتفاقِ ہمہ شرایع ثابت برائے مقربانِ کردگار ہے ؛ مشرکانِ عرب نے اون مقربانِ الہی کو اپنے خیالِ خام مین معبود ٹھہرایا ؛ توحیدِ معبودِ برحق سی باستیلائی اوہام منہ پھرایا ؛ خارجیان ہندیہ وہابیانِ نجدیہ نے اون مقربان الہی کو تشبیہ دیا باصنام ؛ کہ صفتِ عامہ کو انہون نے خاص کیا برائے ایزد ملکِ علام ؛ پس جسطور کلمۂ طیبہ سے مذہبِ مشرکین مردود ہے ؛ اوسیطور مذہب فرقۂ وہابیہ کلمۂ طیبہ سے نابود ہے ؛ کیونکہ اعتقادِ مشرکین بمعبودیتِ اصنام نصوص قاطعہ سے آشکار ہی ؛ اور خارجیۂ ہندیۂ وہابیۂ نجدیہ کو مشرکین کے اعتقادِ معبودیت بتان سے انکار ہے ؛ چنانچہ تقویۃ الایمان کے بابِ اول مین ایسا مسطور ہی ؛ اور اسی سے ذریت

اور وہ اثباتِ شریک ہے الوہیت مین بالاہتمام؛ خواہ بمعناے وجوب الوجود ہو
جیساکہ اعتقادِ آتش پرستان تمام؛ خواہ بمعنائی استحقاقِ عبادت ہو جیساکہ
اعتقادِ عبدۃ الاصنام؛ اور یہی شرک غیر مغفور ہے اس آیت پُر ہدایت مین
بلا امتراء کہ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ
یہی شرک کفر ہے نزد محققان؛ یہی ضدِ توحید یہی مُخرجِ ایمان؛ قال فی شرح
العقائد ان الاشراک ھو اثبات الشریک فی الالوھیۃ بمعنی وجوب الوجود کما للمجوس
او بمعنی استحقاق العبادۃ کما لعبدۃ الاصنام اور لفظِ شرک جو وارد ہی بعض اشیا
پر در اخبار؛ مثل طیرہ وغیرہ حلف بغیر پروردگار؛ تو اوسسے نہ مراد شرکِ مذکور ہے
عند اولی الابصار؛ چنانچہ نجم المبین مین یہ بیان خوب مفصّل وعیان ہی نگار؛
جامع ترمذی اور سنن ابوداؤد مین یہ حدیث مسطور ہے؛ حضرت عبداللہ ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے مذکور ہی کہ؛ ان الطیرۃ شرک ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل
یعنی شگن و شگون ایک شرکِ موہوم ہے؛ ولیکن بامرالٰہی توکّل سے وہ معدوم
ہی؛ پس اگر طیرہ کفر ضدِ ایمان ہی؛ تو پھر توکّل سے کیونکر زائل ہگیان ہے؛ ذریت
اسماعیلیہ مائۃ مسائلِ سحاقیہ سے اس عبارت کو مطالعہ فرماوے؛ خواہ نخواہ تسرک
خانہ پرورسے نبیرہ شاہ عبدالعزیز کو کافر نباوے کہ در کتاب نہایۃ الاثیر مذکور ست
ومنہ الحدیث الطیرۃ شرک ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل جعل الطیرۃ شرکا للہ فی
اعتقاد جلب النفع و دفع الضرر ولیس الکفر باللہ لانہ لو کان کفرا لماذھب بالتوکل
باز نوشتہ کہ شرک بمعنی طاعت ہم مستعمل شدہ چنانچہ در کتاب وجوہ القرآن مذکور ست
الشرک علی اوجہٍ منھا الطاعۃ کقولہ تعالی فلما اتاھما صالحا جعلا لہ شرکاء فیما آتاھما

بندگان خود خلعت الوہیت دادہ است و رضا و سخط ایشان در سائر بندگان
اثر می کند پس واجب می دانستند تقرب بان بندگان خاص تا شائستگی قبول ملک
مطلق حاصل شود و شفاعت برائی ایشان در مجاری امور درجہ پذیرائی یابد
و بملاحظۂ این امور سجدہ بسوئی ایشان و ذبح و حلف بنام ایشان و استعانت در
امور ضروریہ بقدرت کن فیکون ایشان تجویز می نمودند و صورتہا از سنگ و صفر
و روئین و مثل آن تراشیدہ قبلۂ توجہ بآن ارواح ساختند و جاہلان رفتہ
رفتہ آن سنگہا را بذاتہا خود معبود انگاشتند و خلط عظیم راہ یافت انتہی و حضرت
شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ در حجۃ اللہ البالغہ فرمودہ کہ خلف من بعدهم خلف
اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فحملوا الالفاظ المستعملة المتشبهة على غير محلها كما
حملوا المحبوبية والشفاعة التى اثبتهما الله تعالى فى قاطبة الشرايع لخواص البشر
على غير محلهما وكما حملوا اصد ورخرق العوائد والاشراقات على انتقال العلم
والتسخير الاقصيان الى هذا الذى يرى فيه والحق ان ذلك كله يرجع الى قوى
ناسوتية اوروحانية تعد لنزول التدبير الالهى على وجه وليس من الايجاد
والامور المختصة بالواجب فى شيئ و هم دران کتاب نوشتہ کان من زندقتهم
قولهم ان هناك اشخاص من الملائكة والارواح تدبر اهل الارض فيما دون الامور
العظام من اصلاح حال العابد فيما يرجع الى خويصة نفسه واولاده واموا له
وشبهوهم بحال المملوك الى ملك الملوك وبحال الشفعاء والندماء بالنسبة الى السلطان
المتصرف بالجبروت ومنشاء ذلك ما نطقت به الشرايع من تفويض الامور الى الملائكة
واستجابة دعاء المقربين من الناس فظنوا ذلك كتصرف الملوك فيا سا للغائب على

اسماعیلیہ مخمور و بے شعور ہے کہ پیغمبر خدا کے وقت کے کافر بھی اپنے بتونکو اللہ کے
برابر نہین جانتے تھے بلکہ اوسیکا مخلوق اور اوسیکا بندہ سمجھتے تھے اور اونکو اوسکے
مقابل طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور نذر و نیاز
کرنی اور اونکو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی کفر اور شرک اونکا تھا سو جو کوئی
کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اوسکو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل
اور وہ شرک مین برابر ہے خذلہم اللہ انی یؤفکون کبکبوا فی جہنم وانہم
جنود ابلیس اجمعون مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در شان نزول
آیت پر ہدایت والہکم الٰہ واحد فرمودہ کہ ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی
صالح و ابو الشیخ روایت کردہ اند کہ چون این آیت در مدینہ منورہ نازل شد
کافران مکہ معظمہ این را شنیدہ خیلے تعجب کردند و گفتند کہ کیف یسع الناس الٰہ واحد
وان محمدا یقول الٰہکم الٰہ واحد فلیاتنا بایۃ ان کان من الصادقین انتہی
شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ در فوز الکبیر نوشتہ شرک آنست کہ غیر خدا را صفات مختصہ
خدا اثبات نمائد مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون میشود یا علم ذاتی
غیر از اکتساب بحواس و دلیل عقل و منام و الہام و مانند آن یا ایجاد شفائے مریض
باز فرمودہ کہ شرک این مشرکان در امور خاصہ بعضی بندگان بود گمان میکردند کہ
مانند آنکہ بادشاہ عظیم القدر بندگان خاص خود را باطراف ممالک میفرستد و ایشانرا
در امور جزئیہ تا وقتیکہ حکم صریح بادشاہ نشدہ است مختار و متصرف میدارد و خود با مور
جزئیہ بندگان نمی پردازد و حوالۂ سائر بندگان بقہارمہ میکند و شفاعت قہارمہ
در باب خادمان و متوسلان ایشان قبول می نمائد ہمچنین ملک علی الاطلاق بعضے

جناب رسول پر حکمِ تکفیر و شرک جاری کیا ؛ اور اپنی ذواتِ خباثت آیات کو وادیٔ
خسران و بادیۂ ضلالان مین ساری کیا ؛ اور حالانکہ ضرورت و لزومِ تعریف
اعتقادِ مذکورہ کتبِ شاہ عبدالعزیز و شاہ ولی اللہ سے ہو مسطور ؛ پس جبکہ
اونکو ہمہ امتِ محمدیہ کی تصدیق و اقرار کا انکار ہو ؛ تو کب اونکو تصدیق
حضرت ابوطالب کا اقرار ہے ؛ بلکہ ایمانِ والدین سید الثقلین سے بھی اُنکو
فرار ہے ؛ ہان ایمانِ یزید پلید پر ہر ایک وہابی جان نثار ہے ؛ اور مروان
مقتدائے اہل خسران اونکا از بسکہ دلدار ہے ؛ اونکی توحید کا نشان تقویۃ
الایمان با فائے فریب و فساد آشکار ہے ؛ اللھم احفظنا من ھوا جس تلک
الملحدین ؛ واعصمنا من وساوس ھولاء الشیاطین ؛ بجاہ حبیبک نبی المرسلین
وبحرمۃ آلہ واصحابہ الطاھرین ؛

حُرُوفُ مَعَانٍ اَوْعُقُودُ جَوَاهِرٍ	تُحَاكِي مَصَابِيحَ النُّجُومِ الظَّوَاهِرِ
تَرُوحُ بِاَرْوَاحِ الْمَحَامِدِ حُسْنُهَا	فَيَرْقِي بِهَا فِي سَامِيَاتِ الْمَفَاخِرِ
تُخَبِّرُ نِهَا لِلْهَا شِمِيِّ مُحَمَّدٍ	حَمِيدِ الْمَسَاعِي خَيْرِ بَادٍ وَحَاضِرِ
نَبِيٌّ اَتَى وَالنَّاسُ فِي جَاهِلِيَّةٍ	يَخُوضُونَ فِي بَحْرٍ مِنَ الشِّرْكِ زَاخِرِ
عَلَى الْغَيِّ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ قَدْ	هَوَتْ بِهِمُ الْاَهْوَاءُ اِلَى غَيْرِ نَاصِرِ
فَمَدَّ عَلَيْهِمْ مِنْهُ ظِلَّ هِدَايَةٍ	وَاَرْشَدَ مِنْهُمْ لِلْهُدَى كُلَّ حَائِرِ
لَهُ مُعْجِزَاتُ الْوَحْيِ لَا قَوْلَ كَاهِنٍ	كَمَا زَعَمُوا زُوْرًا وَلَا قَوْلَ شَاعِرِ
عَزِيزٌ عَنِ الْاِفْكِ الَّذِي يَفْتَرُونَهُ	عَلَى اللّٰهِ مِنْ تَحْرِيمِ ذَاتِ النَّحَائِرِ
وَعَنْ رِجْسِ اَوْثَانٍ وَخَمْرٍ وَمَيْسِرٍ	وَطُغْيَانِ اَنْصَابٍ وَاَزْلَامِ فَاجِرِ

الشاهد عبارت مذکورۂ شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے صاف صاف آشکار ہے ؛
کہ اعتقادِ مشرکانِ عرب بمعبودیتِ اصنام متحقق بلا انکار ہے ؛ اور اسی معبودیت
پر شرعًا شرک کا مدار ہے ؛ کہ وَلَا یُشْرِکْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا فرمان پروردگار ہے ؛
اور امور جزئیہ مین متصرف بالاستقلال ؛ اور شفاعت بتانِ معبودہ کو نزد ایزد
متعال ؛ گو وہ شفاعت ناپسندیدہ ہو نزد خدائے ذوالجلال ؛ واجب القبول
اعتقاد رکھتے تھے وہ مشرکانِ اصحابِ نکال ؛ اگرچہ بتون کو امورِ عظام مین مالک
علی الاطلاق نہین جانتے تھے در ہمہ حال ؛ اور صاحب تقویۃ الایمان اور اوسکے
متبعان اسطور سے ہین قائلین ؛ کہ مشرکانِ عرب معبودیتِ اصنام کے ہرگز نہ تھے
معتقدین ؛ فقط نذر و نیاز و ندائے اصنام اور امید شفاعتِ بتان علی الدوام
سے تھے وہ مشرکین ؛ پس مدارِ شرک افعال پر قرار دیا ؛ اور رکنِ شرک معبودیت
اصنام سے فرار کیا ؛ اور وہ اعمال جو عوارض اعتقادِ شرک ہین بالیقین ؛ مثل
طواف و سجدہ و قوابین وغیرہا افعالِ مشرکین ؛ اور بغیر اعتقادِ شرک اونکا اعتبار
نہین عند المحققین ؛ یعنے اونکے فاعلین بلا اعتقادِ شرک اونسے نہ ہرگز مشرکین
اور بغیر اونکے شرک متحقق الوجود ہی عند المبصرین ؛ اونکو رکنِ شرک تصور کیا
باستیلائی وساوس لعین ؛ اور حالِ افعالِ موحدان کہ جنکو رکنِ شرک ٹھرایا
منکرین ؛ یہ کہ بعضی مباح اور بعض حرام ؛ اور بعضے مستحب اور بعضے مسنون و واجب
لا کلام ؛ پس اس فرقۂ شیطانیہ نے افعالِ مذکورہ کو اصل شرک ٹھہرایا ؛ اور تفریق
اعتقادِ قدرتِ غیر خدا مستقلۂ و غیر مستقلہ سے منھ پھرایا ؛ اوس تفریق آباؤ اجداد طینیۃ
و دینیہ کو صفحۂ سینۂ پر کینہ سے مٹایا ؛ اور اپنے اصول اور سائر مومنانِ فحولِ امت

در وصولِ فیوض غیبیہ بھی وہان مرقوم ہی؛ و در سلطنت سلاطین و امارت امرا
علی مرتضی را دخلی ست کہ بر متتبعینِ عالم ملکوت مخفی نیست نیز اوسی کتاب سے معلوم ہے
تیسرا فائدہ یہ کہ استمداد بالاستقلال غیر خدا سے لاریب ممنوع و محظور ہے؛ اور
استمدادِ مقربانِ اہل برزخ سے بطورِ توسّل جائز و مستحسن بلافتور ہے؛ چنانچہ عبارات
اجدادِ مولوی اسماعیلِ دہلوی سے بالتصریح پرُعیان ہی؛ اور خود مولوی اسماعیل
بھی جوازِ استمدادِ اہل قبور کا صراط المستقیم مین قائل اگرچہ صاحب تقویۃ الایمان
ہی؛ **چوتھا فائدہ** یہ کہ فاتحۂ مرسومہ اور اعراس بزرگان اور منت و نذر و نیاز
حضراتِ مقربانِ الٰہی مُستحسن بقیل وقال ہی؛ چنانچہ تحفۂ اثنا عشریہ اور صراط المستقیم
اور رسالۂ مذکورۂ مولوی اسماعیل سے یہی امر ظاہر و باہر خوش مآل ہی؛ امّا اسراف
و ریاکاری و افراط و تفریط بسیاری پس نہ ممنوع علی الخصوص بفاتحۂ مرسومہ
و اعراس بزرگان ہے؛ بلکہ جمیع فرائض و واجبات و سُنن و مُستحبات مین ہر ایک
امرِ غیر مشروع محظور و ممنوع بیگمان ہے؛ اور یہ مسئلہ فرقۂ وہابیہ پر نہان ہی؛
اور طفلِ نوخواندۂ مکتب پر عیان ہے؛ **شعر** کلیدِ درِ دوزخست آن نماز؛ کہ
بر روئی مردم گذاری دراز؛ مولانا شاہ عبدالعزیز پر در بارۂ عرس آباؤ اجداد
ایسا اعتراض مسطور ہے؛ مفتی عبدالحکیم سے زبدۃ النصائح فی مسائل الذبائح
مین مذکور ہی کہ عرسِ بزرگانِ خود بر خود مثل فرض دانستہ سال بسال بر قبور
اجتماع کردہ طعام و شیرینی در انجا تقسیم نمودہ مقابر را اوثاناً یُعبد میکنند انتہی سکا
جواب شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ایسا آشکار ہے؛ اور اسی
کتابِ زبدۃ النصائح مین اس عبارت سے نگارش ہی کہ **قولہ** عرس بزرگانِ خود

هدانا الصراط المستقيم بهديه ... وأورى بنور الحق نور البصائر

وعلمنا الأحكام والرشد رحمة ... لنا ووقانا دائرات الدوائر

فنحن به في ملة خير ملة ... على خير دين ظاهر متظاهر

فكن يا شفيع المذنبين إعانة ... لذي دعوة يرجو إقالة عاثر

وما الظن يا مولاي فيك بخائب ... ولا العائذ اللاهي إليك بخاسر

فإني على قربي وبعدي رفيقكم ... وما دحكم في كل ناد وسامر

فكن مراذي لدنيا عياثي وناصري ... وغوثي على باغ علي وغادر

فليس لنا يوم المعاد ذخيرة ... بلا وجهك الميمون خير الذخائر

فما طمع الراجون من مطلب الغنى ... سواك وما راجي سواك بظافر

وصلى عليك الله ما حن راعد ... وما لاح برق في دياجي الدياجر

صلاة تسامي الشمس نورا ورفعة ... وتزري برياها عبير المتاجر

تخصك يا فرد الوجود وتنثني ... على آلك الغر الكرام العناصر

دوسرا فائدہ یہ کہ عبارت فتح العزیز و صراط المستقیم سے متحقق ہوا عند المصنفین کہ تصرف ملائکہ مدبرین اور اولیائے مقربین کا عالم دنیا میں ثابت ہی بالیقین اور طلب حاجات اولیائے رب البریات سے جائز بلا فتور ہے ؛ کہ ارباب حاجات حل مشکلات خود ازانہا می طلبند وی یابند فتح العزیز میں مسطور ہے اور دعائے ولی واجب الاجابت وتعوذ او واجب القبول صراط المستقیم میں نگارش ہے ؛ اور حل مشکلات خلائق محض برائے استرضائے ایشان وتنفیذ قضائے قلبی ایشان بھی وہان آشکار ہے ؛ اور حصول مقام وسالت فیما بین الرب وخلقہ

ہندوان رہا کردہ بنامِ بتان مذبوحہ بالتسمیہ حلال ہی؛ تشہیر و تعیین بنام اصنام سے حرمت کی اوسمین نہین قیل و قال ہی؛ یہ مضمون حلت مشحون ثابت ہی بے چرا و چون رسالۂ مولوی اسمٰعیل دہلوی سے جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے؛ تو اسے بطلان اس بیانِ پُرخسرانِ تقویۃ الایمان کا اظہر من الشمس بلا فتور ہی؛ کہ جیسا سور اور لوہو اور مردار ناپاک و حرام ہی ایسا وہ جانور بھی ناپاک و حرام ہے کہ خود گناہ کی صورت بن رہا ہی کہ اللہ کے سوائی کسی اور کے نام کا ٹھہرایا اس آیت اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ مین کچھہ اس بات کا مذکور نہین کہ اُس جانور کے ذبح کرنے کے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو بلکہ اتنی ہی بات کا ذکر ہے کہ کسی مخلوق کے نام پر جہان کوئی جانور مشہور کیا کہ یہ گائے سید احمد کبیر کی ہی یا یہ بکرا شیخ سدو کا ہی وہ حرام ہو جاتا ہی پھر کوئی جانور ہو مرغی یا اونٹ کسی مخلوق کے نام کا کر دیجئیے ولی کا یا نبی کا باپ کا یا دادا کا بھوت کا یا پری کا وہ سب حرام ہی اور ناپاک اور کرنیوالے پر شرک ثابت ہوتا ہی انتہی اے عزیز وافر تمیز پیشہ فرقۂ وہابیہ نیرنگی و شعبدہ بازی ہی؛ کار زمرۂ خارجیۂ ہندیہ بے ننگی و جعل سازی ہی کیونکہ ملتِ وہابیت و حیا ضدین ہین آشکار؛ اور اجتماع ضدین ممکن نہین زینہار؛ اور یہ ضرب المثل متحقق ہی عند ذوی الافہام؛ اِنْ لَّمْ تَسْتَحِيْ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ عَلَى اللّٰهِ وَامٍ؛ اور اسکا معنے یہ ہے لا کلام؛ **شعر**

نہین گر حیا تجکو اے بے شعور	تو کر جو کہ چاہے ہمہ شر و زور
حیا شاخ ایمان نہ اسمین گمان	بلا شاخ ایمان رہی بے نشان

برخوداین طعن مبنی ست بر جہل باحوالِ مطعون علیہ زیراکہ غیراز فرائض شرعیہ مقررہ رہیچکس فرض نمیداند آری زیارت وتبرک بقبور صالحین وامداد ایشان بامداد ثواب وتلاوتِ قرآن ودعائے خیر وتقسیم طعام وشیرینی امر مستحسن وخوب ست باجماع علما وتعیین روزِ عرس برای آنست کہ آن روز مذکرِ انتقال ایشان میباشد از دار العمل بدار الثواب والا ہر روز کہ این عمل واقع شود موجب فلاح ونجاتست وخلف را لازمست کہ سلف خود را باین نوع بر واحسان نمائد چنانچہ در احادیث مذکور ست کہ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَہٗ وتلاوتِ قرآن واہدائے ثواب را عبادت قرار دادن مبنی بر کمالِ بلادت وافراط جہل ست باز فرمودند کہ اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ انہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم وقال فی التفسیر الکبیر بعد الحدیث المذکور والخلفاء الاربعۃ ھکذا یفعلون انتہی یہ جواب پُرصواب جو شاہ صاحب موصوف قدس اللہ سرہ المعروف سے مذکور ہوا لاریب عین ردِّ اعتراض ذریتِ اسماعیلیہ واسحاقیہ نجدیہ دربارۂ منع عرس بلافتور ہے۔ **پانچواں فائدہ** یہ کہ اولیاء اللہ کے لیئے نذر ونیازِ جانور جائز بلاانکار ہے کہ مقصود اُسسے گوشت وایصالِ ثواب برائے اولیائے کبار ہے کیونکہ نہ تشہیر بنام اولیاء اللہ سے وہ ہرگز حرام ہوا نہ لفظ نذر ونیاز بنام اولیاء اللہ سے حرمت کا اوسمین کچھہ مرام ہے نہ نذرِ قبیح قلبی سے حرمت کا وہان کچھہ مدخل ہوا لاریب گوشت اوسکا حلال کسیطور ہرگز اوسمین نہین خلل ہوا حتاکہ جانور

جو چاہا سو تحریر کیا: ایک چیز حلال کو ایکجا حلال اور اوسی کو دوسرے جائے

مین حرام تسطیر کیا حضرت شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کا ایسا فرمان واجب الاذعان

آشکار ہے اونکی کتاب حجۃ اللہ البالغہ مین وہ نگارہے: کہ ثم المذبوح للطواغیت

امرٌ مبهمٌ ضُبط بما اُهِلّ لِغَیرِ اللہ بہٖ وبما ذبح علی النصب بما ذبحہ غیر الذین ینتحلون

الذبح بغیر اسم اللہ وھم المسلمون واھل الکتاب وجرّ ذلک ان یوجب ذکر اسم اللہ

عند الذبح لانہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام بادی الرأی الا عند ذلک

وایضًا ان الحکمۃ الالٰھیۃ لما اباحت لھم الحیوانات اللتی ھی مثلھم فی الحیاۃ وجعل

لھم الطّول علیھا اوجبت ان لا یغفلوا عن ھذہ النعمۃ عند ازھاق ارواحھا

وذلک ان یذکروا اسم اللہ علیھا وھو قولہ تعالیٰ لِیَذْکُرُوا اسْمَ اللہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ

مِنْ بَھِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ پس اب ذریّاتِ اسماعیلیہ و اسحاقیہ معنائے مقولۂ مذکورہ

مین غور فرماوین: استیلائے ھواجس نفسانی اور اقتضائے وساوس شیطانی

سے اپنے بزرگون کو مشرکین نہ بناوین: کہ لا یتحقق الفرقان بین الحلال والحرام

بادی الرأی الّا عند ذلک شاہ ولی اللہ کا فرمان ہے: کہ ہرگز حلّت و حرمت مین

فرق متحقق نہین مگر عند الذبح بیگمان ہے: بادی النظر قبلِ ذبح حلال و حرام

مین ہرگز ہرگز نہین فُرقان ہے: لہذا تسمیّہ عند الذبح فارق حلت و حرمت مین

پُر عیان ہے: پھر حکمت تسمیّہ عند الذبح کو فکر کرے وہ ذریّات: کہ اوسمین بھی قید

عند الذبح لازم والزم ہے بالبیّنات: کہ ان لا یغفلوا عن ھذہ النعمۃ عند ازھاق

ارواح الحیوانات: اور عدم غفلت اس نعمت سے یہ ہے کہ عند الذبح ذکر کرین اسم

ایزدِ ملکِ علّام: اور وہ یہ قولِ الٰہی لِیَذْکُرُوا اسْمَ اللہِ عَلٰی مَا رَزَقَھُمْ مِّنْ بَھِیْمَۃِ

حیا مند خوف نزد رحمان	نہین سب بے حیا کو غم دو جہان
حیا مانع شر ہے دمبدم	نہین گر حیا دلمین پھر کیا ہی غم

رسالۂ مرقومہ زبدۃ النصائح مین خود مولوی اسماعیل سے یہ مضمون بلا افراط
و تفریط ہے :: کہ تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہ تفسیر فتح العزیز مین پر تغلیط ہے ::
اور نذر و نیاز حضرات اولیاء اللہ شرعاً جائز و روا ہے :: گوشت ذبیحۂ
منذورہ برائے اولیاء اللہ حلال بیچون و چرا ہے :: اگر نذر بطور قبیح ہی تو فعل
فاعل حرام ہی :: اما حلت گوشت مین نہ ہرگز کچھ کلام ہے :: اور اشتباہ سی
صورت کا ساتھ صورت محرمہ کے آشکارا ہی :: اور حلت اوسکی تفسیر احمدی
اور استفتائے مولانا محمد مبین مین نگارہے :: اور گوشت جانوران مشہورہ
بنام بتان بھی حلال ہی :: اوس شہرت سے حلت گوشت مین نہین قیل و
قال ہی :: چنانچہ عبارتہا رسالۂ مرقومہ جملہ عبارات مین بالا مذکور ہے :: اور
رسالۂ مولوی اسماعیل زبدۃ النصائح مین مسطور ہے :: پس جو جانور مشہور
بنام غیر خدا تفویۃ الایمان مین ناپاک و حرام ہی :: وہی جانور مشہور بنام غیر خدا
رسالۂ مولوی صاحب مین حلال بصد احترام ہے :: اور اگر شہرت کنندۂ جانور
بنام غیر خدا پر شرک ثابت ہی نزد مولوی اسماعیل :: تو اوس رسالے کا تالیف
کنندہ اور اوسمین حکم حلت بجا دہندہ اول مشرک ہی بے قال و قیل اول
اوس رسالے مین مولوی اسماعیل نے طریق شرک اپنی چیلونکو تعلیم فرمایا :: پھر
تفویۃ الایمان مین اوسی تعلیم شرک سے خود بخود اپنے آپکو مشرک بنایا :: سچ ہی
مَنْ حَفَرَ بِئْرًا لِاَخِیْهِ فَقَدْ وَقَعَ فِیْهِ کردنی خویش آمدنی پیش شریعت خانہ پرور سے

مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللہ کا مَا رُفِعَ بِہِ الصَّوت حسب لغت مذکور ہے؛ تو وہاں قیدِ عند الذّبح حسب عرفِ مقصود شرعًا معہود بھی مسطور ہے؛ یا ذکرِ صنم و لات عُزّیٰ عند الذبح قولِ اہل جاہلیت اصلِ شانِ نزول پُرنور ہے؛ اور جس جائے معنے اُہِل کا ذُبِحَ حسب عرفِ مقصود کلام وہ دو آشکار ہی؛ تو وہاں قیدِ عند الذبح ہرگز نہین نگار ہے؛ اور یہ مضمون صدق مشحون تفاسیر محققین سے ہویدا نجمُ المُبین لرجم الشیاطین اور عنایتِ ربانیہ دافعہ وساوس شیطانیہ سے بھی پیدا ہی؛ یہ بصائر جائے اختصار ہے؛ اما اسقدر تسطیر سزاوار ہے؛ کہ قال فی التفسیر النیسابوری واما ما اہل بہ لغیر اللہ فمعناہ ما رفع بہ الصوت للصنم وذلک قول اہل الجاہلیۃ باسم اللات والعزی ثم قال ویستثنی عند عطاء ومکحول والحسن والشعبی وسعید بن المسیب مما اہل بہ لغیر اللہ ذبائح اہل الکتاب اذا سمی علیہا باسم المسیح مثلا لاطلاق قولہ تعالیٰ وطعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم ولان النصرانی اذا سمی اللہ تعالیٰ فانما یرید بہ المسیح وقال الامام مالک وابو حنیفۃ واصحابہ والشافعی رضی اللہ عنہم اذا ذبحوا باسم المسیح فقد اہلوا بہ لغیر اللہ فوجب ان یحرم واذا ذبحوا باسم اللہ فظاہر اللفظ یقتضی الحل ولا عبرۃ لغیر اللفظ وعن سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہ قال اذا سمعتم الیہود والنصاریٰ یہلون لغیر اللہ فلا تاکلوا واذا لم تسمعوہم فکلوا فان اللہ قد احل ذبائحہم وہو اعلم بما یقولون انتہی قال فی مفاتیح الغیب فی جواب عطاء وغیرہ رضی اللہ عنہم انما نحن کلفنا بالظاہر لا بالباطن فاذا ذبحہ باسم اللہ وجب ان یحل ولا سبیل لنا الی الباطن وقال فی سورۃ المائدۃ وما اہل لغیر اللہ بہ کانوا یقولون عند الذبح

الانعام؛ یعنے حیات بین نوع حیوان مثل انسان ہی؛ تو اونپر انکو قدرت وغلبہ بیکران ہی؛ اکلِ حیوانِ ماکول انکے لیئے حلال بگمان ہی؛ لہذا لازم کہ اس نعمت کا شکرانہ ہر ایک انسان بجالاوے؛ اور بوقتِ ادائے شکر مین ہرگز غافل نہو جاوے اور وہ وقت نزد اخراج روحہائے جانوران ہی؛ پس عند الذبح ذکر اسم خدا شکر بادل وجان ہی؛ اور لیذکروا اسم اللہ بہی فرمانِ خالق زمین وآسمان ہی؛ پس یہ ہذیان مولوی اسماعیل جو تشریع جدید تقویۃ الایمان ہے؛ کہ آیت اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ مین کچھہ اس بات کا مذکور نہین کہ اوس جانور کے ذبح کرنیکے وقت کسی مخلوق کا نام لیجئے جب حرام ہو پر خسران ہی؛ نقیضِ قولِ شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ نزد اہلِ یقان ہی؛ جد اسماعیل کے نزدیک عند الذبح حلت وحرمت کا فرقان ہی؛ اور مولوی اسماعیل کے نزدیک قیدِ حلت وحرمت عند الذبح خلافِ قرآن ہی؛ شہرتِ قبلِ ذبح پر حلت وحرمت کا اوسکے نزدیک مدار ہی؛ اور یہ ادعائے مذکور از بسکہ پر شرور بطلانِ صریح اور طغیانِ فصیح آشکار ہے؛ کیونکہ آیتِ اَوْ فِسْقًا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ اور وَمَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ جو قرآنِ شریف مین چار جائے لگا رہے؛ تو ہر ایک مقام مین قیدِ تشہیر قبلِ ذبح موجبِ حلت وحرمت بہی مفقود ہے؛ نعم تشہیر مقید بالقیود حلت وحرمت مین شرعًا مقصود ہے؛ کیونکہ اہلَّ بمعنی ذبح عرفِ عرب مین نہایت وبے غایت مشہور ومعہود ہی؛ اور موافق عرفِ مذکور نزول قولِ ربّ غفور ہر ایک جائے مسطور صحابہ کرام سے ماثور نزد اہلِ سعود ہی؛ اور اسی پر اجماع سلف وخلفِ صالحین تا وقتِ مولانا شاہ عبد العزیز کتبِ ائمۂ دینِ متین مین محرر وموجود ہی؛ لہذا جس تفسیر مین معنی

صلی اللہ علیہ وسلم بشرہ بذلک حیث قال اللھم علمہ التاویل انتہی قال الشیخ
ولی اللہ رحمہ اللہ فی فتح الخبیر مما لابد من حفظہ فی علم التفسیر اھل بہ
لغیر اللہ ذبح للطاغوت قال الشیخ النبیل علی انوار التنزیل معنی اھل ذبح انتہی
وقال فی تبیین الحقائق لا یقال ان الآیۃ وما اھل بہ لغیر اللہ مجملۃ لا یدری
ھل ارید بھا ای رفع الصوت حال الذبح او الطبخ او حالۃ الاکل لانا نقول
اجمع السلف علی ان المراد بھا حالۃ الذبح فتکون مفسرۃ فتم الاحتجاج بھا
انتہی فتواے مولانا شاہ عبد العزیز مین ایسا مسطور ہے، اور اس تحریر سے
بھی خوب وضح شتر روز روشن ہے قال النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم فی تفسیر
ما اخرجہ من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ من ذبح لغیر اللہ واما الذابح
لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ کمن ذبح للصنم الی آخرہ اور فتاوائے
عالمگیری مین یہ تحریر ہے، اور تتارخانیہ سے وہان تسطیر ہے، اور اوسمین
مختار الفتاوی سے مذکور ہے، وغیرہا کتب فقہ مین بھی ایسا ہی مسطور ہے
کہ مسلم ذبح شاۃ المجوسی لبیت نارھم او الکافر لآلھتھم توکل لانہ سمی اللہ تعالے
ویکرہ ای ذلک الفعل للمسلم مجوسی گاوی بمسلمانے داد کہ بنام نار کہ معبود او ست
ذبح کند مسلم بنام خدا ذبح کرد گوشت او حلال است کذا فی الفوائد البرھانیہ
عن الکتب الفقہیہ یقول العبد المسکین محمد خیر الدین صانہ اللہ من شر الحاسدین
کہ اس تحریر منیر مسطور اور تحبیر خطیر مذکور سے صاف صاف ظاہر ہوا اہل
انصاف مبغض اعتساف کے نزدیک خوب شفاف باہر ہوا کہ وما اھل
بہ لغیر اللہ کا معنے ما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین سیدنا عبد اللہ

باسم اللات والعزیٰ فحرم اللہ تعالیٰ ذلک انتہی قال فی المعالم وما اهل به لغیر اللہ ای

ما ذبح للاصنام والطواغیت واصل الاهلال رفع الصوت وکانوا اذا ذبحوا لآلهتهم

یرفعون اصواتهم بذکرها فجری ذلک من امرهم حتی قیل لکل ذابح وان لم یجهر

بالتسمیة مهل وهکذا فی روح البیان وقال فی تنویر الاقتباس بالاسناد الی سیدنا

عبد اللہ بن عباس علیهما رضوان اللہ ملک الناس وما اهل به لغیر اللہ ما ذبح باسم

غیر اللہ عمدا للاصنام وقال فی سورة المائدة وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ بِهٖ ای ما

ذبح بغیر اسم اللہ متعمدا وقال فی سورة الانعام او فسقا ذبیحة اهل لغیر اللہ

به ای ذبح باسم غیر اللہ عمدا فانه رجس وقال فی سورة النحل وما اهل لغیر اللہ

ما ذبح بغیر اسم اللہ انتہی قال فی الارشاد وما اهل به لغیر اللہ ای رفع به الصوت

عند ذبحه للصنم وقال فی سورة المائدة وما اهل لغیر اللہ به ای رفع الصوت

لغیر اللہ عند ذبحه کقولهم باسم اللات والعزیٰ وفی سورة الانعام او فسقا اهل

لغیر اللہ به صفة للفسق موضحة له ای ذبح علی اسم الاصنام انتہی قال فی الدر

المنثور اخرج ابن المنذر عن ابن عباس رضی اللہ عنهم فی قوله وما اهل قال

وما ذبح قال فی الاتقان فیما یستوعب تفسیر غریب القرآن عن ابن عباس رضی اللہ

عنهما فقال اهل به لغیر اللہ ذبح للطواغیت وقال فی شروط المفسر وقد روی الحاکم

فی المستدرک ان تفسیر الصحابی الذی شهد الوحی والتنزیل له حکم المرفوع

ثم قال ویجب ان یعلم ان النبی صلی اللہ علیه وسلم بیّن لاصحابه معانی القرآن

کما بیّن لهم الفاظه ثم قال ان تعارضت اقوال جماعة من الصحابة رضی اللہ عنهم

فان امکن الجمع فذاک وان تعذر قدم ابن عباس رضی اللہ عنهما لان النبی

الکریم سے وہ معنائے سقیم نزد ارباب عقل سلیم از بسکہ بیکار ہے ؛ لا بلکہ اوسی
تفسیر سے وہی تفسیر باطل و عاطل عند اولی الابصار ہے ؛ تفصیل اس اجمال کی
اور تبجیل اس مقال کی النجم المبین اور عنایت ربانیہ سی خوب آشکار ہے ؛ تفسیر
مذکور اور فتوائے مسطور کا جواب پُر صواب حرفاً حرفاً وہان نگار ہے ؛ اما یہان
بطور مشتے نمونہ خروار اندک دلیل بسیار اسقدر تحریر سزاوار ہے ؛ کہ شاہ صاحب
مسطور تفسیر مین فرماتے ہین ؛ معنے اُہِلَّ بہ لغیر اللہ مین لاتے ہین ؛ کہ اُہِلَّ را
بر ذُبِحَ حمل کردن خلاف لغت و عرف ست ہرگز اہلال در لغتِ عرب و عرفِ آن
دیار و آن وقت بمعنی ذَبح نیامدہ در ہیچ شعر و ہیچ عبارت بلکہ اہلال در لغتِ
عرب بمعنی بلند کردن آواز و شہرت دادنست و اگر اُہِلَّ را بر ذُبِحَ حمل کردہ شود
پس ذُبِحَ لغیر اللہ مراد خواہد شد ذَبح باسم غیر اللہ از کجا فہمیدہ شود تا مدعائے این
مردم حاصل شود پس درین عبارت اِہلال را بمعنے ذَبح گرفتن باز لغیر اللہ
را بجائے باسم غیر اللہ ساختن قریب تحریف کلام الٰہی میرسد انتہی معنائے تعبیر
مذکور یہ ہی بلا فتور کہ اُہِلَّ کو ذُبِحَ پر حمل کرنا خلافِ لغتِ عرب و عرف بلا انکار ہی ؛
ہرگز اہلال بمعنے ذَبح لغت و عرفِ آنوقت کسے شعر و عبارت سے نہین آشکار
ہی ؛ بلکہ اہلال کا معنے لغتِ عرب مین آواز بلند کرنا اور اشتہار ہے ؛ اور اگر
اُہِلَّ کو ذُبِحَ پر حمل کیا جاوے ؛ تو معنے ذُبِحَ لغیر اللہ صادق آوے ؛ ذَبح باسم
غیر اللہ کیونکر صداقت پاوے ؛ تا مدعا اِن آدمیونکا ظہور فرماوے ؛ پس اُہِلَّ
کا معنے ذُبِحَ ٹھہرانا ؛ پھر لغیر اللہ کا معنے باسم غیر اللہ بنانا ؛ یہ نہین ہے مگر
کلام الٰہی کو قریبِ تحریف پہنچانا ؛ انتہی سبحان اللہ خود شاہ صاحب موصوف

بن عباس علیہما رضوان اللہ المتین سے ماثور ہے؛ اور یہ تفسیر نزد حضرات محدثین حکما مرفوع بالیقین متحقق پرنور ہے؛ اور اسپر اتفاق سائر صحابہ و تابعین اور تبع تابعین رضوان اللہ علیہم اجمعین بلا فتور ہے؛ اور حضرات مفسرین اور فقہای دین کے کتب متداولہ مین بھی یہی تفسیر مسطور ہے؛ کسی جائے اصل معنائے لغوی کے ہمراہ قید عند الذبح حسب معنائے عرفی آشکار ہے؛ اور کسی جائے اصل معنائے مقصودی حسب تفسیر شارع ذبح نگار ہے؛ یہان تک کہ ہر ذابح پر اطلاق لفظ مہل بلا رفع صوت بالتسمیہ سزاوار ہے؛ یہی اطلاق اس معنا کا مصداق موجب اجماع پر وفاق بلا انکار ہے؛ قال فی السمین وغیرہ من زمر المحققین لفظ ما فی قولہ تعالی وما اھل بہ لغیر اللہ موصول بمعنے الذی ومحلھا النصب عطفاً علی المیتۃ ولفظ بہ قائم مقام الفاعل لاھل والباء بمعنے فی ولا بد من حذف مضاف ای فی ذبحہ لان المعنی وما صیح فی ذبحہ لغیر اللہ انتہی پس قید عند الذبح جو شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ سے مذکور ہے؛ تو وہ موافق ہمہ تفاسیر مفسرین اور مطابق کتب حضرات فقہائے دین اور حضرات صحابہ کرام اور تابعین عظام سے ماثور ہے؛ اور انکار قید عند الذبح جو تقویۃ الایمان وغیرہ رسائل اہل طغیان فرقہ نجدیہ وہابیان مین مسطور ہے؛ تو وہ مخالف ہمہ تفاسیر قرآن بلکہ تحریف معنائے حضرت فرقان اور انکار اجماع امت ہمگیان از القائے وساوس شیطان سراسر افترا و زور ہے؛ اور جو معنے وما اھل بہ لغیر اللہ کا تفسیر فتح العزیز مین نگار ہے؛ تو وہ خود فتوائے شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ سے منسوخ و مردود بلا انکار ہے؛ اور اونکے جوابات مقالات مفتی عبد الحکیم رحمہ اللہ

وبے غایت دور ہو پہنچم عصمت خاصۂ انبیائے کرام اور خصیصۂ ملائک عظام
علیہم السلام عند ذوی الافہام بے فتور ہے ؛ اور جبکہ تفاسیر تحاریر سے اسطور
ہوا آشکار ؛ کہ ہر ذابح کو مُہِل کہتے ہین عرب مین صغار وکبار ؛ اگرچہ ذابح تسمیہ
کو عند الذبح نہ کہے بطور جہار ؛ تو اب اور کیا دلیلِ عرف اوس دیار اور آسوقت
کی ہو در کار ؛ اور کیا حاجت کسی شعر و عبارت کی باقی رہی عند اولی الابصار
فتح الخبیر بما لا بد من حفظہ فی علم التفسیر جو عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے
شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ کی تحریر ؛ اور نیساپوری تفسیر ؛ جو شاہ عبد العزیز کی
بڑی دلیلِ مستنیر ؛ اور خود فتوائے شاہ صاحب رحمۃ اللہ القدیر ؛ کہ اوسمین عبارت
شرح مسلم آپ کی برہانِ منیر ؛ تو انمین ما أُهِلَّ بہ لغیر اللہ کا معنے ماذبح باسم
غیر اللہ ہے آشکار ؛ پس اس روزِ روشن کو شبِ دیجور کہنا محض شاہ صاحب کی
وجاہت کا اعتبار ؛ سچ ہو جب تک وہ ہادیٔ مطلق عنایت نہ فرماوے تو نوشتہ
کتاب ربّ الارباب کیا ہدایت دکھلاوے ای منصفِ حاذق وے محبِ صادق
شاہ صاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح جواب مقالاتِ مفتی عبد الحکیم رحمۃ اللہ
الکریم مین ایسا فرماتے ہین ؛ اور اوس تفسیر اور اوس فتوائے شہیر دونوکو
منسوخ ٹھہراتے ہین ؛ کہ لا شك فی وقوع الاختلاف فی حل هذه الذبیحة وتعارض
الادلة ومتی كان كذلك كان محلا للشبهة ومن قاعدة الفقهاء انه اذا اشتبه
الحل والحرمة غلب جانب الحرمة احتیاطا فالاخذ بالحرمة اولی یعنے وہ جانور
جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور رہے ؛ اوسکی حلت وحرمت مین اختلاف بے فتور ہے
اور جبکہ اوس امر مین اختلاف ہے ؛ تو وہ محل شبہہ نزد اہل انصاف ہے ؛ اور یہ قاعدہ

قدس اللہ سرہ المعروف اوس اپنی فتوی میں جو زبدۃ النصائح مین مسطور ہے
چنانچہ شمہ عبارت اوسکی بالا مذکور ہے ؛ حرمت ذبیحہ مین اس حدیث لعن اللہ
من ذبح لغیر اللہ سے تشبث فرماتے ہین ؛ اور حدیث مذکور کا معنے اپنے مدعا
پر مسطور شرح مسلم سے تحریر مین لاتے ہین ؛ کہ قال الامام النووی رحمہ اللہ فی
شرح المسلم واما الذبح لغیر اللہ فالمراد بہ ان یذبح باسم غیر اللہ یعنی یہ ہی معنا ئی
ذبح لغیر اللہ ؛ کہ ذبح کیا جاوے باسم غیر اللہ ؛ پس اگر وہ معنے تحریف کلام
پروردگار ہے ؛ تو یہ معنے بھی تحریف کلام سید مختار ہے ؛ اور نیز وائم صلوۃ
وسلام کردگار ہی ؛ پس کلام محرف سے تشبث عاقلون کے لیئے نہین سزاوار
ہی ؛ اگر یہ نوشتہ تفسیر فتح العزیز آپکے نزدیک حق بلا انکار ہے ؛ تو اوس
فتوے مین آپکا تشبث اوس معنائے حدیث مسلم سے بیکار ہے ؛ اور اگر وہ
تشبث صحیح ہی تو یہ نوشتۂ تفسیر مذکور بطلان وہذیان شعار ہے ؛ ہان تحریر
تفسیر مذکور مقدم اور تسطیر فتوائے مسطور متاخر وہ منسوخ یہ ناسخ تطبیق سزاوار
ای عزیز پر تمیز وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنے وما ذبح باسم غیر اللہ سلطان المفسرین
سیدنا عبد اللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس سے ماثور ہی ؛ اور اسی
اتفاق ہمہ مفسرین اور سائر صحابہ وتابعین اور جماہیر محدثین اور مشاہیر فقہائے
محققین رضوان اللہ علیہم اجمعین کتب متداولہ مین مسطور ہے ؛ چنانچہ
زبر مہرہ دین متین سے شمۂ براہین ومضامین پر تسکین بالا مذکور ہی ؛ تو وہ معنی
جو اظہر من الشمس نزد ائمہ اہل سنت وجماعت ماثور ومشہور ہے ؛ اوسکو تحریف
کلام ایزد ملک علام اعتقاد کرنا شاہ صاحب کی شان تقوی بنیان سے نہایت

شرکت و ہر گاہ کہ این خبث در وے سرائت کرد دیگر بذکر نام خدا حلال نمیشود
مانند سگ و خوک کہ اگر بنام خدا مذبوح شوند حلال نمیگردند اور یہ تعبیر مسطورۂ
نیز باطل ہے بلا فتور ؛ اس تعبیر سے بالضرور ؛ نزد ارباب شعور ؛ کہ آری نام
خدا بر آن جانور وقتے فائدہ مید ہد کہ قصد تقرب بغیر خدا را از دل دور کردہ
و خلاف آن شہرت و آواز شہرت و آواز دیگر دہند کہ ما ازین کار بر گشتیم
یعنے تفسیر فتح العزیز مین اوّل اسطور مسطور ہے ؛ کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے
منسوب و مشہور ہی ؛ تو اوسمین مردے سے زیادہ خباثت بالضرور ہے ؛ اور جب
اس خباثت نے اوسمین سرائت کیا بسیار ؛ تو پھر دوسرے مرتبہ ذکر نام خدا سے
حلال نہ ہوگا زینہار ؛ جیسا کہ تسمیۂ عند الذبح سے حلال نہین ہوتا سگ
اور خنزیر ؛ ویسا ہی حلال نہین ہوتا تسمیۂ عند الذبح سے وہ جانور جو غیر
خدا کے لیئے ہی شہیر ؛ پھر اوسی آیت کی تفسیر کے آخر ایسا فرمایا ہی ؛ آوازۂ
حلّت جانور مذکور اسطور شہرت مین آیا ہی ؛ کہ جو جانور غیر خدا کے لیئے ہوا ہی
منسوب و مشہور ؛ ہان نام خدا عند الذبح اوسپر اسطور نافع ہی بالضرور ؛ کہ قصد
تقرب الی غیر اللہ کو دل سے باہر لاوین ؛ اور خلاف اوس شہرت آوازے کے
دوسری شہرت و آوازہ مقرر ٹھہراوین ؛ کہ چھوڑا ہمنے یہ کار ؛ اسکار سے ہوئے
بیزار ؛ اے منصف حمید ؛ موصوف بوصف سدید ؛ اوّل شاہ صاحب نے اوس
جانور مشہور لغیر اللہ کو مثل خنزیر فرمایا ؛ حرمت مین نجس العین مثل خنزیر ٹھہرایا
اور اقرار عدم امکان حلّت مثل خنزیر اظہار مین آیا ؛ پھر آپ نے اوس خنزیر کو
حلال کرنیکا طریق بتایا ؛ پس اگر فرقۂ وہابیۂ خارجیۂ ہندیۂ کے نزدیک وہ

فقہا بلا انکار ہی٭ کہ جہان حلت و حرمت مین شبہہ آشکار ہے٭ تو وہان غلبۂ
حرمت پر احتیاطاً حکم کا مدار ہے٭ پس اخذ کرنا حرمت کو امر مذکور مین اولی عند
اولی الابصار ہی٭ اے عزیز وافر تمیز اول تو کچھہ اختلاف اور تعارض دلائل ابین
ذبیحۂ منذورہ مین واقع نہین زینہار٭ اور اقوال مخالفان ائمۂ امت اہل
سنت کا وقوع اختلاف مین ہرگز نہین اعتبار٭ جبکہ وما اہل بہ لغیر اللہ کا معنی
وما ذبح باسم غیر اللہ خود شاہ صاحب کی زبان اور اونکے والد ماجد کی تحریر
خوش عنوان سے ظاہر باہر ہے مثل شمس علی نصف النہار٭ اور حبر الامۃ اور
ہمہ ائمۂ اہل سنۃ حضرات مفسرین و محدثین اور فقہائے دین متین سی باتفاق
و وفاق ہی آشکار٭ حتاکہ گوشت بچار ہندوان تسمیہ عند الذبح سے حلال
ہی٭ اس حلت مین نہ ہرگز کسیطور قیل و قال ہے٭ تو عدم وقوع اختلاف حلت
ذبیحۂ مذکورہ مین اظہر من الشمس بالضرورۃ ہی٭ اور فرض کیا ہمنے وقوع اختلاف
حلت و حرمت اوس جانور مین جو منذور ہے٭ جیساکہ شاہ صاحب کی تحریر
مذکور مین مسطور ہے٭ پس جبکہ حرمت ذبیحۂ منذورہ کی احتیاطاً آپکے نزدیک
استوار ہے٭ اور یہ احتیاط امر عزیمت اور اولی واسطے اہل تقوی کے آشکار ہی٭
تو اہل رخصت و فتوی کے لیئے حلت ذبیحۂ منذورہ کا آپکو اقرار ہے٭ غایت
یہ کہ عود ترک اولی اہل رخصت و فتوی پر بلا انکار ہی٭ پس باطل ہوا وہ ادعا
جو تفسیر فتح العزیز مین اسطور رنگار ہے٭ کہ چہ آن جانور منسوب بغیر گشت و خبیثی
درو پیدا گشت کہ زیادہ از خبث مردار است زیراکہ مردہ بے ذکر نام خدا جان
دادہ است و جان این جانور را از ان غیر خدا قرار دادہ کشتہ اند و این عین

چنانچہ وہ عبارت پر بشارت پیش ازین مسطور ہ پھر اس رخصت حلت پر بھی شاہ صاحب نے حضرات علما سے رہائی نہ پایا آخر بہ تحریرات معاونین آپنے طے جنگ ایک مختصر فتوے سے فرمایا اور وہ فتوی عقائد جمہوریہ کے دوم جلد مین نگارہی اور اوس فتوے کی صحت کا فرقہ وہابیہ کو بھی اقرار ہی الحمد للہ رب العالمین کہ آخر الامر شاہ صاحب قدس اللہ سرہ المبین حلت ذبیحہ منذورہ اولیاء اللہ کے معترف ہوئے بالیقین مثل سائر اہل سنت وجماعت صالحین اور اعتبار ہر امر کا آخر پر ہے نزد محققین کہ ان العبرۃ بالخواتیم فی الدین المتین لہذا علت وحرمت ذبیحہ کا عند الذبح پر مدار ہے قبل ذبح اور بعد ذبح کا ہرگز نہین اعتبار ہے پس جب مولانا ممدوح کو حلت ذبیحہ منذورہ مذکورہ کا قرار ہے تو پھر ہذیان اہل تفویۃ الایمان سراسر باطل وبیکار ہے اب منصفین کچھہ انصاف فرماوین متعسفین تعسف سے دنکورات نہ ٹھراوین جاہلین جہالت سے شاہصاحب کو لباس عصمت نہ پہناوین لغزش بشریت کو وحی سماوی نہ بناوین اگر حق گوئی کی توفیق رفیق ہو تو کلمۃ الحق سماعت مین ہی لاوین کہ بحکم الضرورات تبیح المحظورات شمہ جواب باصواب جو یہان مذکور ہے تو وہ کلام شاہصاحب ممدوح قدس اللہ سرہ الممنوح سے ہی مسطور ہے اور اونکے والد ماجد اور سیدنا ابن عباس اور سائر ائمہ دین حق اساس سے ماثور ہے پس اگر بمقتضائے بشریت کسی بزرگ سے کچھہ لغزش ظہور مین آوے تو اوسکے تابع پہ لازم کہ اوس لغزش سے روپوشی اظہار مین لاوے یہ فرقہ اسماعیلیہ اور ذریات

جانورِ مشہور اولیاء اللہ کے لیئے منذور حرمت مین فی الحقیقۃ مثل خنزیر ہی ہے
تو خنزیر کا حلال ہونا اونکے عقیدے مین متحقق بلا تقریر ہے کیونکہ تفسیر فتح
العزیز سے تفسیر وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللہ کا اونکو لاریب اقرار ہے اور اس مقام
کے سوا باقی ہمہ تفسیر مذکور پرنور سے اونکو فرار ہے اور اگر وہ جانور منذور
اونکے نزدیک حرمت مین نہین مثل خنزیر محض عوام کالانعام کو ورغلانے
کے لیئے اونکا تمسک ہے وہ تفسیر تو ہوائے نفسانی معنائے کلام ربانی انکا
پیشہ بلا انکار ہی عذاب تفسیر بالرای اوس گروہ خذلان پژوہ کے لیئے
سزاوار ہی اول ایک جانور حلال کو ہوائے نفسانی سے حرام بنانا پھر
اوسکو حرمت مین مثل خنزیر نجس العین ٹھہرانا دروازہ امکانِ حلت کا اوپر
وفعۃً مسدود فرمانا پھر طریق اوسکی حلت کا خود بخود تحریر مین لانا جس
جانور کو خنزیر ٹھہرایا اوسیکو پھر بکری پر شیر بنانا تفسیر مین حلال جانور
تشہیر سے مثل خنزیر آشکار ہی فتوے مین حلت و حرمت کا نیت پر مدار ہے
پس اگر یہ شرع جدید نہین تو کیا ہی تحریف معانئے قرآن مجید نہین تو
کیا ہی اور خود شاہ صاحب اوس فتوے مین معنے وَمَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیرِ اللہ کا
تقرب الی غیر اللہ فرماتے ہین اور اس معنا کو خلافِ مفسرین و فقہائے
دین متین خود بخود تحریر مین لاتے ہین پھر جواب مقالات مفتی عبدالحکیم
رحمہ اللہ الکریم مین اوس تفسیر اور اس فتوائے شہیر دونو کو منسوخ ٹھہراتے
ہین کہ یہ مضمون فیض مشحون اوس جواب مین ہی پر نور ہے کہ حرمت جانور
مذکور جو اولیاء اللہ کے لیئے منذور از روئے احتیاط و فضلیت ہی بے فتور

حفیظ حکیم صادق ھو شاکر
عطوف مجیب الکل ماش و راکب

شکور شہید واجد ھو ماجد
سلام و فتاح رفیع المناصب

صبور عزیز غالب ھو فاتح
وحی و سلطان علی المناقب

غفور عفو واسع ھو رافع
وحق و برھان و فی الرغائب

قوی قریب جامع ھو سید
ملیک و جبار و لی المطالب

مجیر و منج شارع ھو مقسط
مجیب و وھاب و نور لطالب

حسیب رقیب مومن و مھیمن
مبین متین ما علیہ بغالب

کریم و احد فی الصفات و ذاتہ
و کاف و شاف للصدور الکواذب

عظیم لہ خلق و ما مثلہ خلق
و حیی و محمود فرید العواقب

و محی و معط للخلائق کلھا
و عدل بلیغ فی جمیع الاطائب

خبیر و مولی الکائنات باسرھا
و احسن ھاد مالہ من مناسب

الا سیدی عند الالہ وسیلتی
منی ینجلی صبحی بفوز مآربی

اذا کنت لی عند المھیمن شافعا
فما کنت من فوز المرام بخائب

فقل للخیوری لا تخف من رجیا
و عشر انت فی الدارین تحت مواھبی

علیک التحیات البھیۃ دائما
مع الال و الصحب الکرام کواکبی

چھٹا فائدہ یہ کہ مقربانِ الٰہی کے اقوال اور اونکے انفاس و مکان و فعال اور اونکے ہم صحبتان و زائرین اور اونکی اولاد و محبین اور سائر وابستگان مین حق تعالی خیر و برکت عطا فرماتا ہے اور اونکی دعائے مقبول و مستدعائے

اسحاقیہ ایسے بے ادبی مین چالاک ہین ❊ شانِ شاہصاحب پر توقیر ان منکرین
کے دادا پیر مین بے باک ہین ❊ کہ اونکی ایک لغزش کو خفا مین نہین لاتے
ہین ❊ مجلس ہرکہ مہ مین اوسی لغزش کی حکایت سُناتے ہین ❊ اور انکار باقی
تفسیر اور اُنکی سائر تالیف منیر سے اونکے روح پر فتوح کو ستاتے ہین ❊ اور
جب جوازِ استمداد از اہلِ قبور وغیرہ ہور اوسی تفسیر سے اونکو اہل سنت و
جماعت دکھلاتے ہین ❊ تو سطور ہذیان پر بطلان بصد طغیان زبانِ کذب
عنوان سے معرض اظہار مین لاتے ہین ❊ کہ دادا پیر نو اس تحریر سے مشرک
آشکار ہے ❊ تو کیا ہمکو بھی اوس اعتقاد سے مشرک ہونا سزاوار ہی ❊ نعوذ باللہ
من ہذہ وساوس الشیطان الرجیم ❊ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ❊
جو لعین ایسے عالمِ ربانی عاملِ لاثانی کے حق مین ویسا ہذیان شیطانی زبان پر
لاتا ہی ❊ لاریب وہ احکم الحاکمین اوس موذیئے بے دین کو خطاب خنزیر
ولعین سے دنیا مین ہی سرفراز فرماتا ہے ❊ کردنی خویش آمدنی پیش کا
چہرہ دکھلاتا ہے

شعر

از مکافاتِ عمل غافل مشو		گندم از گندم بروید جو ز جو

اللھم ارنا الاشیاء کما ھی فی الحقیقۃ ❊ بحق نبینا صاحب الشریعۃ الانیقہ ❊
وآلہ واصحابہ ارباب المعرفۃ العتیقہ ❊

شعر

اَبَرٌّ بَدِیعٌ اَوَّلٌ ھُوَ اٰخِرٌ		سَمِیْعٌ بَصِیْرٌ اَلْکُلَّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ
جَوَادٌ حَلِیْمٌ ظَاھِرٌ ھُوَ بَاطِنٌ		عَلِیْمٌ رَشِیْدٌ اَلْکُلِّیَّاتِ وَذَاھِبٍ
رَؤُفٌ رَحِیْمٌ عَالِمٌ ھُوَ اَکْرَمُوْ		وَبَرٌّ غَنِیٌّ اَلذَّاتِ اَعْلَی الْمَرَاتِبِ

غیر مقلدین سے افضل ہین بالیقین ؛ تیرھوان فائدہ یہ کہ استمداد از اہل قبور ؛ لاریب مستحسن ہی نزد ارباب شعور چودھوان فائدہ یہ کہ اولیاء اللہ کو سماعت مزامیر جائز بلافتور ہے ؛ اور اختیار امور غیر مشروعہ مین محب صادق معذور ہی ؛ پندرھوان فائدہ یہ کہ نزد اسماعیل صاحب تفویۃ الایمان تعلق قلب بمرشد بالاستقلال ضروری ہی بیگمان ؛ نہ بطور وسیلۂ وصال ایزد متعال خالق جان وجنان ؛ یہ چھے فوائد اخیرہ صراط المستقیم سے ہین آشکار ؛ چنانچہ اصل عبارت ان فوائد کی عبارات بالا مین ہی نگار سولھوان فائدہ یہ کہ آیت جعلا لہ شرکاء مین شرک بمعنائے طاعت مائۃ المسائل مین مسطور ہے ؛ پس معنائے عبد الرسول مطیع رسول مقبول نزد اسحاقیہ بالضرورہے

اللھم ثبتنا علی الصراط المستقیم ؛ بحق حبیبک صاحب الخلق العظیم ؛ وبحرمۃ آلہ واصحابہ ذوی القلب السلیم ؛ شعر

صَلٰوۃُ الوَاھِبِ الفَرْدِ الجَلِیلِ	عَلٰی ذِی النَّعتِ وَالذِّکرِ الجَمِیلِ
عَلٰی نُورِ الوُجُودِ وَمُنْتَقَاہُ	وَمَحْبُوبِ الاِلٰہِ بِلَا مَثِیلِ
عَلٰی مَنْ حَازَ کُلَّ المَجْدِ جَمْعًا	وَسَادَ عَلَی الوَرٰی فِی کُلِّ جِیلِ
عَلٰی مَنْ عَمَّ کُلَّ الخَلْقِ جُوْدًا	نَبِیِّ اللہِ وَالدَّاعِی الاَثِیلِ
اِلٰی دِینٍ قَوِیمٍ مُسْتَقِیمٍ	بِاَسْرَارٍ وَفَضْلٍ مُسْتَطِیلِ
فَیَا بُشْرَی الاَنَامِ بِنُورِ طٰہٰ	شَفِیعِ النَّاسِ فِی الیَومِ الثَّقِیلِ
اَمَانُ الکَونِ فِی عُلْوٍ وَسُفْلٍ	نَجَاۃُ الاٰبِقِ العَبْدِ الذَّلِیلِ
رَسُولَ اللہِ دَارِکْنَا فَاِنَّا	بِشُؤْمِ الذَّنْبِ فِی ھَمٍّ طَوِیلِ

موصول سے حاجت متوسلین اور مرادات مستمدین کو منصۂ ظہور پر جلوہ صدور مین لاناہی اور عالم برزخ اور عرصات قیامت مین حق تعالیٰ اونکو جو کچھہ عطا فرماوے اور اک زمرۂ عوام اہل اسلام مین ہرگز ہرگز نہ آوے چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہ مضمون بالا مذکور ہے معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین مسطور ہے ساتوان فائدہ یہ کہ صراط مستقیم طریق انبیائے کرام اور اولیائے عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بے فتور ہے اور حضرت ایزد منان سے ہرایک اہل ایمان اسی راہ راست عنوان کی طلب کا مامور ہے کیونکہ اہل نبوت واہل ولایت اہل عصمت واہل حفاظت بالضرور ہے پس لابد ہرایک ان حضرات معادن برکات سے وسیلۂ وصال ایزد ذوالجلال پُرنور ہے چنانچہ یہ مضمون صداقت مشحون تفسیر فتح العزیز مین عیان ہی معنائے صراط الذین انعمت علیہم مین بیگمان ہے آٹھوان فائدہ یہ کہ محبت محبوبان پروردگار برائے رضائے حضرت خالق نور ونار عین محبت خدا ہی عند اولی الابصار چنانچہ تفسیر فتح العزیز سے یہی مضمون پیش از ین آشکار نوان فائدہ یہ کہ وصال حضرت ذوالجلال بغیر وسیلۂ حضرات مرشدین ازبسکہ محال دسوان فائدہ یہ کہ محبت مقربان الٰہی علامت ایمان وتقویٰ آشکارہی اور بغض محبوبان الٰہی امارت نفاق وشقاوت بلاانکار ہے گیارھوان فائدہ یہ کہ طلب حظوظ نفسانیہ درحق مقربان حضرت ربانیہ موجب قرب وحضوری ہی نہ باعث بُعد ودوری ہے بارھوان فائدہ یہ کہ حضرات اولیائے مددکنندگان وشافعین اولیائے

کہ جس شخص کے دل مین محبّتِ حبیبِ خدا علیہ الصلوۃ والثنا پائدار ہے تو اوسکے
لیئے اسلام ہمہ آبائے خیر الانام و امّہاتِ علیہ الصلوۃ والسلام مین اندک
دلیل بسیار ہے ؛ اس بارے مین فرمانِ بعض اہل عرفان موجب اطمینان
و ایقان بلا انکار ہے ؛ نے سنے بلکہ اوس امر جمیل مین طلب دلیل سے وہ
لاریب ذلیل عند اولی الابصار ہے ؛ کما قال سیدی عبد الوہّاب الشعرانی قدس اللہ
سرّہ النورانی فی کشف الغمہ عن جمیع الامّہ ان جمیع الکرامات والخصائص الواقعۃ
فی ھذا العالم منذ خلق اللہ تعالی الدنیا لنبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بحکم
الاصالۃ وما وقع شئ منہا لخواص الخلق فذلک بحکم التبعیّۃ فی الارث لہ
صلی اللہ علیہ وسلم فکل ما مآل الی تعظیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینبغی
لاحد ان یبحث فیہ ولا مطالبۃ بدلیل خاص فیہ فان ذلک سوء ادب فقل
ما شئت فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی سبیل المدح لا حرج وما ضبط
العلماء رضی اللہ عنہم الخصائص الا تنبیہًا علی علو مقامہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن التحجیر الواقع علی امتہ وھکذا فی التحریر والتحبیر والجامع الکبیر وغیرھا
من زبر النحاریر وللہ درّ ما فی ھذا التعبیر **شعر**

مَاشِئْتَ قُلْ فِیْہِ فَانْتَ مُصَدَّقٌ	فَالْحُبُّ یَقْضِیْ وَالْمَحَاسِنُ تَشْہَدُ

اور جس شخص کو محبّتِ جنابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فراغ ہو
اور باوجود ادّعائے ایمان تحقیر سیّد انس وجان اوسکا پیشہ لیل ونہار ہو
تو اوسکے نزدیک ہزار دفتر ادلّہ آشکار کلام خدا و سیّدِ مختار سے بیکار
ہے ؛ اوسکے لیئے یہی جواب باصواب لاریب سزاوار ہے **شعر**

حَبِیْبَ اللّٰہِ اِنَّا مِنْکَ نَرْجُوْ	فُیُوْضًا مِنْکَ تَشْفِیْ لِلْغَلِیْلِ
وَسِرًّا مِنْکَ یَسْرِیْ فِیْ فُؤَادٍ	دَوَاءَ الْجِسْمِ وَالْقَلْبِ الْعَلِیْلِ
وَلَیْسَ لَنَا سِوَاکَ یُغِیْثُ اَدْرِکْ	بِھٰذَا الدَّھْرِ مِنْ قَالٍ وَقِیْلٍ
فَاَنْتَ دَوَاءُ رُوْحِیْ بَلْ وَرُوْحِیْ	مَلَاذِیْ نَاصِرِیْ عَوْنِیْ کَفِیْلِیْ
عَلَیْکَ مُعَوَّلِیْ مِنْ بَعْدِ رَبِّیْ	بِجَاھِکَ اَرْتَجِیْ رَفْعَ الذَّلِیْلِ
وَاِحْسَانًا وَّتَقْرِیْبًا وَّوَصْلًا	بِیَوْمِ الْحَشْرِ فِیْ ظِلٍّ ظَلِیْلِ
فَاَرْوِیْنِیْ وَاَصْحَابِیْ وَحِزْبِیْ	بِکَاْسٍ لِلرَّاحِ وَھَّابِ الْجَزِیْلِ
عَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی ثُمَّ اٰلٍ	وَاَصْحَابٍ سَمَوْا فِیْ کُلِّ جِیْلِ
دَوَامًا دَائِمًا فِیْ کُلِّ حِیْنٍ	مَدَی الْاَبْکَارِ اَوْ وَقْتَ الْاَصِیْلِ

وَمَا نَاحَ الْحَمَامُ وَقَالَ صَبٌّ ؛
صَلٰوۃُ الْوَاھِبِ الْفَرْدِ الْجَلِیْلِ

اَلْبَصِیْرَۃُ السَّابِعَۃُ اے لبیب صفی و اے اریب وفی اگر کسی مُعترض کے آئینۂ ضمیر منیر مین یہ خیال پُرزوال عکس چہرہ جلوہ دکھلاوے ؛ مرآتِ خاطرِ فاترمین زنگارِ جرح و قدح اسطور قرار پاوے ؛ کہ جو عباراتِ کُتبِ مہرۂ محقّقین سے جلدِ اوّل عقائدِ خیوریہ مین موجود ہین ؛ تو وہ زُبرِ ائمّۂ دین متین اکثر علما کے نزدیک اس دیار مین مفقود ہین ؛ تو کس طور تحقیق اوس تحریر کی ظہور مین آوے ؛ اور کیونکر تصدیق اوس تعبیر کی صداقت پاوے خصوصًا کیونکر طمینان پاوین وہ قلوبِ مُعترضین ؛ جو ایمان ہمہ آبا و اُمّہاتِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے منکرین ؛ تو اسکا جواب باصواب یہ ہے

شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ اند
وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا را ظاہر وباہر گردانیدہ اند و حاشا للہ کہ این
نور پاک را در جائے ظلمانی پلید نہ نہند و در عرصات آخرت بہ تعذیب و تحقیر
آبائے او را مخزی و مخذول نہ گردانند انتہٰے

وَمَا زَالَ نُوْرُ الْمُصْطَفٰى مُتَنَقِّلًا	مِنَ الطَّيِّبِ الْأَتْقَى الطَّاهِرِ الْأَرْدَانِ
اِلٰى صُلْبِ عَبْدِ اللّٰهِ ثُمَّ لِأُمِّهٖ	وَقَدْ اَصْبَحَا وَاللّٰهِ مِنْ اَهْلِ اِيْمَانِ
وَجَاءَ لِهٰذَا فِي الْحَدِيْثِ شَوَاهِدُ	وَمَالَ اِلَيْهِ الْجَمُّ مِنْ اَهْلِ عِرْفَانِ
وَاِنَّ الْاِمَامَ الْاَشْعَرِيَّ لَمُثْبِتٌ	نَجَاتَهُمَا نَصًّا بِمُحْكَمِ تِبْيَانِ
وَحَاشَا اِلٰهُ الْعَرْشِ يَرْضٰى جَنَابُهٗ	لِوَالِدَيِ الْمُخْتَارِ رَوْبَهٗ نِيْرَانِ
وَقَدْ شَاهَدَا مِنْ مُعْجِزَاتِ مُحَمَّدٍ	خَوَارِقَ اٰيَاتٍ تَلُوْحُ لِاَعْيَانِ

اِلٰهِيْ رَوِّحْ رُوْحَهٗ وَضَرِيْحَهٗ
بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّرِضْوَانِ

اَلْبَصِيْرَةُ الثَّامِنَةُ اے مُحبِ صادق : وے معتقدِ واثق مسئلہ وحدۃ الوجود
اور مثل اسکے دیگر مرامِ مسعود : جو اوّل جلد عقائدِ خیوریہ مین مسطور ہے : اور بسبب
اختیارِ مرام باختصارِ کلام بطور اجمالِ مقال مذکور ہی : تو اگر کسی شخص کو کچھ
کسیطرح کا اعتراض در پیش آوے : خارِ شبہ پائے فکر مین درد خلید گئے
وسوسہ ظہور پاوے : تو لازم کہ متلاشی بر ماخذ مسئلہ مذکورہ سے خار شبہ کو پائے
فکر سے باہر لاوے : اور اگر وہ کتب دستیاب نہون تو اس تعبیر سے استراحت
فرماوے : اور یہ تعبیر مذکور مکتوب لدنی مین لاریب مسطور ہے : اور یہ تالیف

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی		اینست جوابش کہ جوابش ندہی

اے محبِ صادق و اے منصفِ حاذق نفس مسئلۂ اسلامِ ہمہ آبائے کرام
و اُمہاتِ سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام بلسے آیاتِ قرآن اور احادیثِ
متواترۂ سید الاکوان سے آشکار ہے ؛ اور اُن کُتبِ معتبرہ مین جو اکثر علمائے
دیندار سُکانِ این دیار کے نزدیک موجود لاریب نگار ہے ؛ مثل اشعۃ اللمعات
شرح مشکات اور تفسیر روح البیان اور شفائے قاضی عیاض ؛ اور تفسیر
کبیر و مواہب لدنیہ و زرقانی اور نسیم الریاض ؛ چنانچہ اون آیات و اخبار
سے جلد اوّل عقائد ظہوریہ مین شمہ مسطور ہے ؛ اور اِن کُتبِ مرقومۂ علمائے
اخیار سے بھی وہان اپنی جائے پر تعبیر مذکور ہے ؛ اون آیات و احادیث
اور باقی تعبیرِ نفیس پھر یہان اعادہ کرنا کیا ضرور ہے ؛ مگر ایک عبارتِ
شرح مشکاتِ شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی یہان تحریر کرنا
موجبِ سرور رہی ؛ کہ محبِ منصف نہ مبغضِ متعسف کے لیئے یہ کافی و وافی
بے فتور ہے ؛ کہ امّا آبائے کرام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان
از آدم علیہ السلام تا حضرتِ عبد اللہ رضی اللہ عنہ طاہر و مطہر اند از دنس
کفر و رجسِ شرک چنانکہ فرمود بیرون آمدہ ام از اصلاب طاہرہ بارحامِ طاہرہ
و دلائل دیگر کہ متاخرین علمائے حدیث آنرا تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری
این علمیست کہ حق سبحانہ و تعالی مخصوص گردانیدہ است باین متاخرین را بعنی
علم آنکہ آباؤ اجدادِ شریف آنحضرت ہمہ بر دینِ توحید و اسلام بودہ اند
و ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء و یختص بہ من یشاء وخدا جزائے خیر دہد

بين المعدوم الموهوم الذي هو السيف والرمح وبين الموجود الذي هو الجسم نسبة
معلومة الانية مجهولة الكيفية بها اتصف ذلك المعدوم بالوجود ومعنى وجود السيف
والرمح حينئذ في ارتباط المعدوم بالوجود بحيث يصح له اشتقاق الاسم من الوجود كان
الجسم عاما محتملا لصور كثيرة فاذا صار سيفا وتلبس باحكام السيفية من القطع
وغيره فقد تعين بتعين خاص وبرز في بعض صوره المحتملة فيقال عند ذلك
ظهر في مظهر خاص وهو السيف كان ذلك كله كلاما صحيحا لا يتمكن من انكاره
عاقل اللهم الا مناقشات لفظية ترجع الى الوضع والعرف ولا عبرة لها عندنا فاذا فهمت
هذا القدر في الجسم فالوجود اولى بهذا ثم الوجود معناه ما اتصف بالوجود ولا شك
انه صفة انتزاعية فلنبحث عن هذه الصفة الانتزاعية هل لها منشاء انتزاع
في الخارج او هي بمنزلة انياب الغول ولا شبهة ان بداهة العقل يحكم بالاول يمنع
الاحتمال الثاني واذا كان هذا حكم الموجود كان هو حكم الوجود الحقيقي الذي هو
منشاء الانتزاع بالاولى ثم قال اعلموا ان وحدة الوجود ووحدة الشهود لفظتان
تطلقان في موضعين فتارة تستعملان في مباحث السير الى الله عز وجل فيقال
هذا السالك مقامه وحدة الوجود وذلك مقامه وحدة الشهود ومعنى وحدة
الوجود ها هنا الاستغراق في معرفة الحقيقة الجامعة التي تعين العالم فيها بحيث
تسقط عنه احكام التفرقة والتمائز التي معرفة الخير والشر مبنية عليها والشرع
والعقل مخبران عنها مبينان لها اتم بيان واوفى اخبار وهذا مقام يحل فيه بعض
السالكين حتى يخلصه الله تعالى منه ومعنى وحدة الشهود الجمع بين احكام الجمع

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ عند العلماء ازبسکہ مشہور ہے کہ ان الصوفیۃ حیث قالوا

ان العالم عین الحق ما ارادوا نفی الوجودات الخاصۃ الحاصلۃ من تنزل الوجود الی

مراتب شتی بل ارادوا افادۃ معنی التنزل والظہور فکما ان المعقولی یقول زید وعمرو

واحد یعنی بہ التماثل فی النوع لا الاتحاد من کل وجہ ویقول ان الانسان والفرس

واحد یعنی بہ الاشتراک فی الحیوانیۃ فکذلک الصوفیون یقولون ان العالم عین

الحق یعنون تعینۃ کلیۃ فی الوجود المنبسط وقیام الوجود المنبسط بالحق الاول

جل مجدہ لا نفی التمائز بالکلیۃ کما قال قائلہم **شعر**

ہر مرتبہ از وجود حکمے دارد	گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

ثم قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فالحاصل ان قول الصوفیۃ بوحدۃ الوجود صحیح عقلاً وکشفاً

فانک اذا قلت ان المتحقق فی معرکۃ القتال لیس الا الجسم فہو القاتل والمقتول وآلۃ

القتل والراکب والمرکوب والسرج والسیف والرمح والقوس والسہم والصائل والمصول

علیہ غیر ان الجسم لم یستحق اسما من ہذہ الاسماء الا بکیفیۃ خاصۃ ومعنی خاص

واذا نظرنا الی تلک الکیفیات مع قطع النظر عن اقترانہا بالجسم کانت معدومۃ ولم

تصدر منہا آثارہا واذا انضم الیہا الجسم صارت موجودۃ وصدرت منہا آثارہا والجسم

محل تلک الکیفیات والحامل لہا استعد لتلک المعانی فی العقل والتقدیر قبل الوجود

الخارجی وتلک الصور المتکثرۃ اعدام محضۃ ان لوحظ الیہا مع قطع النظر عن الجسم

لم یکن لہا تحقق وکانت موہومۃ وان لوحظ بضمیمۃ وہی الجسم کانت موجودۃ

فاذا صار الجسم سیفاً تارۃ ورمحاً اخری فقد اقتضی بہ الاسباب اعنی النجار والحداد

والخشب والحدید والنار والکیر والمقمع والقدوم والمنشار وغیرہا الی از حدث

باتحاد را نیز بسالکین اہل سنت منسوب کردہ حالانکہ مقصد ایشان ازین
اتحاد یکے از دو معنے ست نہ اتحاد حقیقی اوّل انحاق واضمحلال انانیت عبد
نزدیک ظہور تجلی مثل حالتیکہ نور چراغ را نزدیک ظہور آفتاب میشود و عروض
این حالت و ظہور نور تجلی از قرآن مجید و اقوال عترت طاہرہ پر ظاہر ست
قولہ تعالیٰ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَّخَرَّ مُوْسٰى صَعِقًا و قولہ تعالیٰ فَلَمَّا
جَاءَهَا نُوْدِيَ اَنْ بُوْرِكَ مَنْ فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ
و از اقوال عترت طاہرہ قول حضرت صادق علیہ السلام در مخاطبۂ ابو بصیر
بروایت کلینی سابق گذشت کہ ان المومنین یرونہ فی الدنیا قبل یوم القیامۃ
الست تراہ فی وقتک ھذا و این معنے را شیخ ابن فارض مصری قدس اللہ
سرہ در تائیۂ خود واضح نمودہ کہ شعر

وَجَاءَ حَدِيْثٌ فِي اتِّحَادِيَ ثَابِتٌ	رِوَايَتُهٗ فِي النَّقْلِ غَيْرُ ضَعِيْفَةٍ
يُشِيْرُ بِحُبِّ الْعَبْدِ بَعْدَ تَقَرُّبٍ	اِلَيْهِ بِنَفْلٍ اَوْ اَدَاءِ فَرِيْضَةٍ
وَمَوْضِعُ تَنْبِيْهِ الْاِشَارَةِ وَاضِحٌ	بِكُنْتُ لَهٗ سَمْعًا كَنُوْرِ الظَّهِيْرَةِ

ترجمۂ اشعار مذکورہ اینکہ آمدہ ست حدیث در اتحاد من کہ ثابت ست روایت
او در نقل و ضعیف نیست آن کہ بشارت میکند بدوست داشتن بندہ بعد
از قرب جستن بسوئی خدا بعبادت نفل و ادائے فریضہ و محل تنبیہ اشارت
واضح ست باین لفظ کہ خدا میفرماید کہ من میشوم برای آن دوست گوش او
و وضاحت این مثل روشنئے نیمروز ست و آن حدیث صحیح قدسی اینست
لایزال عبدی یتقرب الیّ بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی

تستعملان في معرفة حقائق الاشياء على ما هي عليه فنظروا فى ارتباط الحالات بالقيم
فوقع عند قوم ان العالم اعراض مجتمعة فى حقيقة واحدة كما ان صورة الانسان
وصورة الفرس وصورة الحمار متواردات على الشمع والطبيعة الشمعية باقية في
جميع الحالات لكن الشمع لا يسمى باسم التماثيل لا بتلك الصور المتواردة عليه بل
تلك الصور فى الحقيقة هى التماثيل لكن لا وجود لها الا بضم ضميمة وهى الشمع ووقع
عند الآخرين من الشهودية ان العالم عكوس الاسماء والصفات انطبعت فى مرايا
الاعدام المقابلة لتلك الاسماء كما ان القدرة يقابلها عدم وهو العجز فلما انعكس
صورة القدرة فى مرآة العجز صارت قدرة ممكنة وعلى هذا القياس سائر الصفات
والوجود ايضا على هذا الاسلوب فالمذهب الاول يسمى بوحدة الوجود والثانى
بوحدة الشهود انتهى ملخصا من تبصير الضرير وتنوير البصير اور تحفۂ اثنا عشریۃ
میں ایسا مسطور ہے : اور یہ کتاب مولانا شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز
کی مشہور ہے : کہ شیخ ابن مطہر حلی با وصف اینہمہ دانیہا در کتاب نہج الحق قول
بحلول را بصوفیۂ اہل سنت نسبت کردہ حالانکہ ایشان حلولیہ را تکفیر میکنند
و این ہمہ از نافہمی کلام ست مسئلۂ وحدۃ الوجود را بسبب دقتیکہ دارد
نفہمیدہ و بر حلول حمل نمودہ و ازینجا دقیقہ فہمی علمائے ایشان توان دریافت
ہمین قسم دیگر مطالب غامضہ را کہ در کلام حضرات ائمہ واقع شدہ اند بسبب
غلط فہمی مسخ و تبدیل نمودہ باشند و بعضے از فرق غلاۃ مثل بنانیہ و نصیریہ
و اسحاقیہ اتحاد بجائے حلول استعمال کنند و حالانکہ اتحاد مطلقا باطلست
و بطلان او از اجلائے بدیہیات ست و شیخ حلی بنا بر کمال دقیقہ فہمی قول

ز آہن نیست لیکن بسبب ہجوم جنود شعل ناریہ حدید تیزی پیش مع آثار و احکام خود رو
ار آوردہ در زاویہ اختفا خمول ورزید و پس ہر چہ بر نار از آثار و احکام مترتب
شد ہمان آثار و احکام بتمامہا بے کم و کاست بر آہن پارہ ہم میتواند شد
نے نے بلکہ آن آثار و احکام حالا ہم مترتب بر ناری ست کہ آن آہن پارہ
حاطہ کردہ اما چون آن نار این آہن پارہ را مرکب خود ساختہ عرش سلطنت
خود قرار دادہ این آثار و احکام را بآن آہن پارہ نسبت می توان کرد چنانچہ
وَمَا فَعَلْتُهُ عَنْ أَمْرِي تصریحی ست ازان فَأَرَادَ رَبُّكَ تلویحی ست بآن القصہ
اگر آن آہن پارہ را در ینحال مجال مقال بودی ہر آئینہ بصد زبان آوازہ عینیہ
خود با نار و غلغلۂ اتحاد نار باحدید در گنبد افلاک انداختی البتہ البتہ ساعتی از
خود رفتہ و از حقیقت خود غافل گشتہ باین کلمہ متکلم شدی کہ من اخگری از
آتش سوزانم و منم آنکہ کار و بار طباخان و حدادان و صوا نمان بلکہ جمیع
ارباب صنایع منوط بمنست ہمچنین چون امواج جذب و کشش رحمانی نفس
کاملہ اینطالب را در قعر لجج بحار احدیت فرو میکشد زمزمہ انا الحق ولیس فی
جُبّتی سوی اللہ ازان سر بر میزند کہ کلام ہدایت التیام کُنتُ سَمْعَهُ الَّذِي
يَسْمَعُ بِهِ وَبَصَرَهُ الَّذِي يُبْصِرُ بِهِ وَيَدَهُ الَّتِي يَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهُ الَّتِي يَمْشِي بِهَا
و در روایتے وَلِسَانَهُ الَّذِي يَتَكَلَّمُ بِهِ حکایتی ست ازان وَإِذْ قَالَ اللهُ
عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ سَمِعَ اللهُ لِمَنْ حَمِدَهُ وَيَقْضِي اللهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ مَا شَاءَ
کنایتی ست ازان این مقالیست بس باریک و مسئلہ ایست بس نازک
باید کہ در آن نیک تامل کنی و تفصیل او را بر مقامی دیگر تفویض نمائی۔ شعر

یسمع به وبصره الذی یبصر به ویده التی یبطش بها ورجله التی یمشی بها دوم آنکه خود را مرآت حق داند و مظہرے از مظاہر او شناسد بوجہیکہ بعض احکام ظاہر بمظہر منسوب گردد و بالعکس لکن بوصفیکہ قادح باشد در نزاہت ظاہر از مظہر ترقی نکند و بوضعیکہ عنوان مرتبۂ ظاہر باشد بمظہر نزول نفرماید و اینمعنی نیز از قرآن مجید و اقوال عترت طاہرہ بیر ظاہر ست قوله تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع الله ان الذین یبایعونك انما یبایعون الله وخطبة الافتخار وخطبة البیان حضرت امیر علیه السلام در کتب امامیه معروف و مشہور ست الیٰ آخر ما قال قال المقداد فی شرح الفصول فی علم الاصول فی ذکر الاحوال السانحة للسالکین ان المراد من الاتحاد هو ان لا ینظر الا الیه من غیر ان یتكلف ویقول ما عداه قائم به فکون الکل واحدا من حیث انه اذا صار بصیرا بنور تجلیه لا یبصر الا ذاته انتهی اور صراط المستقیم کی ہدایت رابعہ میں مسطور ہے ؛ مولوی اسمٰعیل کی تحریر سید احمد صاحب مرحوم کے مناقب میں مذکور ہے ؛ کہ چون قائد توفیق دست این مدہوش ابتہاج مشاہدہ را گرفتہ ببالا میکشد مقام فنا و بقا از پردہ اختفا و بظہور می آرد بیان حیالش آنکہ چنانکہ آہن پارہ را در آتش می اندازند و زبانہائے آتش او را از ہر جانب محیط میشود بلکہ اجزائے لطیفہ ناریہ در نفس جوہر آن آہن پارہ مداخلت مینماید و شکل و لون او را ہمرنگ خود میسازد و حرارت و احراق کہ از خواص نار ست باو می بخشد ہر آئینہ انقطعہ حدید معدود از جملہ قبسات ناریہ خواہد شد نہ بآن معنی کہ آن حدید از حقیقت خود متبدل شدہ

جسم خاک از عشق بر افلاک شد عشق جان طور آمد عاشقا		کوه در رقص آمد و چالاک شد طور مست و خر موسیٰ صاعقا

واز لوازم اینمقام ست دم از وحدت وجود زدن ولب بمعارف الٰہیہ کشودن
وترنم به مضامین این ابیات نمودن **شعر**

آنچه نے میگوید اندر زیر و بم جمله معشوق ست و عاشق پردهٔ		فاش گر گویم جهان بر هم زنم زنده معشوق ست و عاشق مردهٔ

یقول المؤلف المسکین انافه الله رحیق المحبین که اب فرقهٔ وہابیهٔ خارجیهٔ ہندیه کلام صدق انجام شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ کو جو مسطور ہے ÷ اور تعبیر منیر حضرت شاہ عبدالعزیز قدس اللہ سرہ العزیز کو جو مذکور ہے ÷ اور تحریر مولوی اسماعیل جو کہ صراط المستقیم سے بالانکار ہے ÷ اور یہ کتاب حرفا حرفاً اول سے آخر تک شنیدهٔ سید احمد صاحب مرحوم بلا انکار ہے ÷ صدق جنان اور حق الایقان سے عمل مین لاوین ÷ تاکہ وہ اپنے مرشدین کے منکرین مین شمار نہ کیئے جاوین ÷ اور معتقدان وحدۃ الوجود کو اپنی جہالت جبلیہ اور ضلالت ازلیہ سے مثل روافض فرقهٔ حالیہ نہ ٹھہراوین ÷ اہل سنت وجماعت ارباب رحمت وطاعت کے حق مین طعن و تشنیع سے باز آوین ÷ اور انکار عبارت صراط المستقیم سے اپنا مسکن وماوی نار جحیم نباوین ÷ بلکہ صراط مضمون اس تعبیر پر کہ زنہار برین معاملہ تعجب ننمائی وبانکار پیش نیائی زیرا که چون از نار وادیٔ مقدس ندائے اِنّیْ اَنَا اللہ رب العالمین سر بر زد اگر از نفس کاملہ که اشرف موجودات ونمونۂ حضرت ذات آواز انا الحق بر آید محل تعجب نیست استقامت ظہور مین لاوین اور عذاب موفور جو اس

وَرَاءَ ذَالِکَ فَلَا اَقُولُ لِاَنَّہٗ   سِرٌّ لِسَانُ النُّطْقِ عَنْہُ اَخْرَسُ

وزنہار برین معاملہ تعجب ننمائی و بانکار پیش نیائی زیرا کہ چون از نار وادی
مقدس ندای اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ سر برزد اگر از نفس کاملہ کہ اشرف
موجودات و نمونۂ حضرت ذات ست آواز انا الحق برآید محل تعجب نیست واز
جملۂ لوازم اینمقام صدور خوارق غریبہ و ظہور تاثیرات قویہ و استجابت دعوات
و دفع بلیات ہست کہ لَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ وَلَاِنِ اسْتَعَاذَنِیْ لَاُعِیْذَنَّہٗ
مصرح ست باینمعنی و از جملہ لوازم آن ظہور نکبت و وبال بر عدو بدسگال
این صاحب حال ست کہ مَنْ عَادٰی وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ مفید ہمین
مضمون ست باز گفتہ کہ اگر لطیفۂ دیگر از غیب و جذبی جدید از پردۂ لاریب
باو میرسد ادراک و وسعتے بس عظیم و پہنائی بس فخیم پیدا میکند کہ بسبب آن
اضمحلال جمیع حقائق کونیہ و موجودات امکانیہ در جنب ذات بیچون ہویدا میگردد
و نسبتی کہ مابین نفس اینطالب و حضرت حق ظاہر شدہ بود ہمان نسبت
درمیان ہر چیزے کہ در عرصۂ وجود بظہور رسیدہ و حضرت حق روشن
میگردد بالجملہ انبساطِ قیومیۂ حضرت حق بر بساط وجود و قیام این حقائق متکثرہ
بآن ذات متوحدہ مدرک میگردد و بمضمون ہُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاہِرُ
وَالْبَاطِنُ وَہُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ وَلَوْ دُلِّیْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَی الْاَرْضِ السَّابِعَۃِ السُّفْلٰی
لَہَبَطَ عَلَی اللّٰہِ دم میزند سبحان اللہ زہی تاثیر حب عشقی و خہے جذب تجلی
علمی کہ بسبب آن این مشتی خاک در مقام مقدس و پاک چندان چالاک گردید
و این تراب مہین در مجلس قرب رب الارباب عظیم چہ مقعد صدق و مقام کریم یافتہ

انیق اور تطبیقِ عتیق جلدِ مذکور مین نگار ہے ؛ کہ ہمہ آباؤ اُمّہاتِ سیّد الانام
علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام ؛ اہلِ توحید و اسلام ہین لاکلام ؛ اور جملہ حضرات
کفر و شرک سے طاہرین و طاہرات ؛ مقربانِ جنابِ ربّ الربّانات ؛ مفیضانِ
خلائق ہین علی الدّوام ؛ تو یہی اعتقادِ پُرسداد ہے ؛ موجبِ رضائے ربّ العباد
ہی ؛ شایانِ شانِ شافع یوم التّناد ہے ؛ وسیلۂ جمیلۂ نجاتِ روزِ میعاد ہے ؛
واسطۂ خوشنودیئے باعثِ مبدؤ و معاد ہی ؛ پس ہر اہلِ ایمان صاحبِ ایقان
پر لازم والزم ہر زمان کہ اسی اعتقادِ پُر عرفان پر استقامت فرماوے ؛ تاکہ
رضامندیئے سیّدِ انس وجان اور قُربِ حضرتِ ایزدِ منّان حصول مین
لاوے ؛ اور مبادا اگر وہ اعتقادِ پُرسداد خاطرِ فاتر مین خلاف رائے نہاد
عکس چہرہ دکھلاوے ؛ تو مناسب کہ دلِ حیران خاطرِ پریشان کو شقِ سکوت
مقامِ اہلِ ہبوط پر ٹھہراوے ؛ اور فحوائے صدق انتمائے کلّ حزبٍ بما لدیہم
فرحون سے خاطرِ محزون کو مسرور بناوے ؛ اور وِردِ قلبِ حزین لکم دینکم ولی دین
سے حظّ کثیر اور لذّتِ وفیر اوٹھاوے ؛ اور یہی اعتقادِ مذکور یعنے سکوت در مسئلۂ
مسطور عقیدۂ مقتدایانِ فرقۂ وہابیّہ خارجیّۂ ہندیّہ آشکار ہے ؛ چنانچہ اتحاف
النبلا تالیفِ صدیق حسن قنوجی پھر بھوپالی مین نگار ہے ؛ کہ احوط درین مسئلہ سکوت
بلا انکار ہی ؛ اور اگر آتشِ حسد و عناد اور نارِ فتنہ و فساد سے زبانۂ انانیّت سوئے
عنانِ آسمان ترقی پاوے ؛ اور کچھ تحریر دربارۂ تحقیرِ نسبِ منیرِ سیّد بشیر و نذیر
جنابِ حبیبِ ربِّ قدیر خیالِ پُرضلال مین آوے ؛ یعنے معاذ اللہ بغیر نسبت
کفر و شرک بسوئے بعض آبائے سیّد المرسلین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین

عبارت مین مذکور کہ از جملۂ لوازم آن ظہور نکبت و وبال بر عدو بدسگال انیصاب
حال ست کہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ آذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ مفید ہمین مضمون ست اپنی ذات
بر صفات کو بچاوین ؛ اور ان اشعار پر اسرار کے مضمون فیض مشحون کو گوش
ہوش سعادت نیوش سے سماعت فرماوین ؛ شعر

من بجانان زندہ ام واز جان نیم	من زجان بگذشتم وجانان نیم
چشم وگوش ودست وپایم اوگرفت	من بدر رفتم سرائم اوگرفت
این بصر وین سمع چون آلاتِ اوست	ملکِ ذراتِ تنم مرآتِ اوست
چون تجلّی فگند بر ذاتِ من	حسن خود بیند درین مرآتِ من
آئنہ چون صاف وبے رنگ آمدست	با جمالِ دوست ہمرنگ آمدست
تا توانی رنگِ بیرنگی گزین	تا شوی ہمرنگِ آن نور الیقین
ہر کہ در بحرِ ہویّت غرق شد	آب او را ہم قدم ہم فرق شد
خوض کم کن اندرین معنیٰ عمیق	تا نگردی اندرین دریا غریق
نغمہ از نائیست نے از نے بدان	مستی از ساقی ست نی از مے بدان
ما چو مست از دیدنِ ساقی شدیم	در گذشتیم از فنا باقی شدیم

اَللّٰھُمَّ اعْصِمْنَا مِنَ الْبَیْنِ وَاَوْصِلْنَا اِلَی الْعَیْنِ بِجَاہِ سَیِّدِ الثَّقَلَیْنِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ
عَلَیْہِ مِلْأَ الْخَافِقَیْنِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَنْوَارِ الدَّارَیْنِ ؛

اَلْبَصِیْرَۃُ التَّاسِعَۃُ ناظرین جلد اوّل عقائد خیوریّہ کی خدمت مین یہ التماس
نیاز اساس آشکار ہے ؛ اس مؤلّفِ مسکین محمد خیر الدین کیطرف سے یہ گذارش
بصد انکسار ہے ؛ کہ مواہبِ لدنیّہ اور منحِ محمدیّہ سے بتوفیقِ رفیق جو کچھ تحقیق

الکَ یوم التناد بالعنایۃ ٭ خذ من الخیوری ھذہ الوقایۃ ٭ تکفی لک فی الدارین غایۃ الکفایۃ ٭ لانھا لبّ اللباب نھایۃ النقایۃ ٭ **شعر**

فانھض وتب ممّا غویت وقم الی ٭ باب الکریم ولذ بہ متفرّدا
وادعوہ فی الاسحار دعوۃ مذنب ٭ واعزم ولا تک فی المتاب مفنّدا
واذا طردت عن الجناب فقم الی ٭ اعتابہ بالنوح منک معدّدا
فلعل رحمتہ تعمّ فانھا ٭ تسع العباد ومن بغی ومن اعتدی
واذکر وقوفک فی المعاد وانت فی ٭ کرب الحساب وجئت عبدا مفردا
سوّفت حتّی ضاع عمرک باطلا ٭ واطعت شیطان الغوایۃ والعدا
فلینذر من المذنب العاصی اذا ٭ لم ینتبہ من قبل ان یاتی الردی
واذا اردت بان تفوز وتتّقی ٭ نار الجحیم وحرّھا المتوقّدا
لذ بالنّبیّ الھاشمیّ محمّد ٭ خیر الوری نسبا واکرم محتدا
صلّی علیہ اللہ ما سرت الصّبا ٭ وشدا الھزار علی الغصون وغرّدا

شرطِ دوم یہ کہ جو کلام نزدِ علمائے اعلام ائمۂ دین و اسلام مرۃ بعد اُخری مردود ہے ٭ صراحت براہینِ قاطعہ اور مضامینِ ساطعہ اوسکے ردّ و زد پر زُبر معتبرہ مین موجود ہے ٭ تو اوس کلامِ بدانجام سے منکرِ طغام اوس تحریر مین تمسّک نہ ٹھہرائے زینہار ٭ تاکہ دلیلِ مردود سے نہو دلیل و مطرود وہ ادعائے نمرود عند اولی الابصار ٭ مثل کلامِ ابن دحیہ و ملا علی القاری رحمہما اللہ الباری جو عدم اسلام والدین شریفین سیّد الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام مین بصدد

نفس امّارہ کو نہ ہرگز اطمینان ہو ؛ غوایت بیغایت اور فقدانِ ہدایت سے بحرِ
خذلان و خسرانین کشتیئے ایمان وعرفان پر طلاطم امواجِ طغیان ہو ؛ تو الزام چند
شرائط اوس تحریر پُر غوایت مین ضرور ہے ؛ اور بغیر ان شرائط کے اظہارِ تحریر
مذکور نزدِ منصفِ ذی شعور از بسکہ افترائے زور اور بہتانِ پُر شرور ہے ؛ محض
استیلائے ہواجس نفسانیہ اور اغوائے وساوس شیطانیہ اور موجبِ عذابِ
موفور ہے ؛ **شرطِ اوّل** یہ کہ جسطور نصوص قرآنیہ اور تفاسیر آیات ربانیہ سے
بصراحت و وضاحت اسلامِ ہمہ آبائے سیّد الانام علیہ افضل الصلوۃ واجمل السلام
ہویدا و آشکار ہے ؛ اور مضامینِ احادیثِ منقدہ مہرہ معتمدین اور اخبار و آثارِ
مستندۂ ثقاتِ مدققین اور براہینِ شارحینِ محققین اہل سنّت وجماعت اجلّ
ائمۂ دینِ متین سے اسلام آبائے ممدوحین بتصریح نام ہر ایک جائے مین
نگارہی ؛ اوسیطور نصوص آیاتِ فرقانیہ اور تفاسیر کلماتِ رحمانیہ اور احادیث
منقدۂ حضراتِ محدثین اور اخبار و آثارِ معتبرۂ ائمۂ دینِ مبین سے معاذ اللہ
اِثباتِ کفر و شرکِ لئام منکرِ اسلامِ آبائے کرام پر لازم و سزاوار ہے ؛ اور
اگر یہ شرط مفقود ہو ؛ تو اوس تحریر مذکور سے کیا سود ہو ؛ ہان وہ تحریر مسطور سراسر
مردود ہو ؛ اور منکرِ اسلام ہمہ آبائے سیّد الانام علیہ الصلوۃ والسلام نمرود ہو ؛
ہوائے نفسانی اور اغوائے شیطانی سے اوسکا دار نارِ خلود ہو ؛ اوسپر عذاب
الیم اور عقاب عظیم قہارِ ودود ہو ؛ فیا ایّہا الراقد علی مھاد العمایۃ ؛ فاستیقظ
برفض الالحاد والغوایۃ ؛ والزم صدق الاعتقاد بنور الدرایۃ ؛ وتب ممّا ارتکبت
من العناد فی البدایۃ ؛ وتوسّل بنبیّنا ذریعۃ العباد الی الھدایۃ ؛ لیوصلک الی

علیه من نصوص العلماء ولم نر لغیره ما یخالفه الا ما بشم من نفس ابن دحیة
وقد تکفل برده الامام القرطبی رضی الله عنه وسئل القاضی ابو بکر احد ائمة الامة
محی السنة رضی الله عنه عن رجل قال ان ابا النبی صلی الله علیه وآله وسلم
فی النار فاجاب بانه ملعون لقوله تعالی ان الذین یؤذون الله ورسوله لعنهم
الله فی الدنیا والاخرة واعد لهم عذابا مهینا ولا اذی اعظم من ان یقال
ذلک القول السیء انتهی قال جلال الدین السیوطی حافظ السنة المهدیة
اسکنه الله اعلی غرف الفرادیس العلیة بهذه العبارة فی المقامة السندسیة
وخصه الله رب البریة علیه اطیب الصلوة والتحیة بطهارة النسب تعظیما
لشانه وحفظ آباءه من الدنس تتمیما لبرهانه وجعل کل اصل من اصوله
خیر اهل زمانه کما قال فی حدیث البخاری الذی نقطع بصدوره من فیه
بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت فیه
وقال علیه الصلوة والسلام انا انفسکم نسبا وصهرا وحسبا لم یزل الله ینقلنی
من الاصلاب الطیبة الی الارحام الطاهرة مصفی مهذبا لا تتشعب شعبتان
الا کنت فی خیرهما فانا خیرکم نفسا وخیرکم ابا وینتظم فی سلک هذه الدرر
قول حافظ العصر ابی الفضل ابن حجر قدس الله سره الانور شعر

نَبِیُّ الْهُدٰی الْمُخْتَارُ مِنْ آلِ هَاشِمٍ	فَعَنْ فَخْرِهِمْ فَلْیَقْصُرِ الْمُتَطَاوِلُ
تَنَقَّلَ فِی اَصْلَابِ قَوْمٍ تَشَرَّفُوْا	بِهٖ مِثْلَ مَا لِلْبَدْرِ تِلْکَ الْمَنَازِلُ

وقد ورد ان قریشا کانت نورا بین یدی الله تعالی قبل ان یخلق آدم بالفی عام
یسبح ذلک النور وتسبیح الملائکة بتسبیحه علیهم الصلوة والسلام ثم القی ذلک

اہتمام سیفِ اَقلام علامہ قرطبی رحمۃ اللہ العلام وغیرہ علمائے عظام سے حرفاً حرفاً مقطوع ہے؛ کیونکہ اس بارے مین اونکی ہمہ مقال پُر زوال نزد اربابِ کمال محض از دراؤ فترا باستیلائے اہوا ازبسکہ مصنوع ہے؛ اور ایسیطور کلام متبعان ابنِ دحیہ و ملا علی القاری علیہما رضوان اللہ الباری عدم اسلام والدین سید الثقلین مین بھی مردود و موضوع ہے؛ کیونکہ وہ بطورِ تقلید متفرع ہے اوسی اصلِ بے وصل پُر فصل پر جو نزدِ ائمہ اعلام غیر مسموع ہے؛ قال الحافظ القسطلانی علیہ الرضوان الربانی فی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیہ ولحذر الحذر من ذکر والدیہ صلے اللہ علیہ وسلم بما فیہ نقص فان ذلک یوذی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لان العرف جاربانہ اذا ذکرابو الشخص بما ینقصہ او وصف بوصف و ذلک الوصف نقص فیہ تاذی ولدہ بذلک الذکر ولاریب ان اذاہ صلے اللہ علیہ وسلم کفر قال العلامۃ الزرقانی شارح المواھب للقسطلانی قدس اللہ سرھما النورانی وقد بذل الحافظ جلال الدین السیوطی رضی اللہ عنہ فی ذلک جھدہ فالف فیہ ست مولفات حفلۃ فاللہ تعالیٰ یثیبہ علی قصدہ الجمیل قال فاذا سئلت عنھما ای عن حکم الوالدین الشریفین فقل انھما ناجیان فی الجنۃ لانھما کانا علی الحنیفیۃ والتوحید ولم یتقدم لھما شرک کما قطع بہ الامام السنوسی والھمام التلمسانی شارحا الشفا قدس اللہ سرھما ولانھما ماتا فی الفترۃ قبل البعثۃ ولا تعذیب قبلھا کما جزم بہ العلامۃ الابی فی شرح مسلم رحمہ اللہ الاکرم ولان اللہ تعالیٰ احیاھما فآمنا بہ صلے اللہ علیہ وسلم کما جزم بہ الامام السھیلی و والطمطام القرطبی والشیخ ناصر الدین بن المنیر وغیرھم رضی اللہ عنھم ھذا ما وقفنا

من النقول؛ او معارض بالحدیث المتواتر او الکتاب المقبول؛ فیطلب الترجیح علی ماتقرر فی الاصول؛ وقد اتی ائمة السنة بجواب ساطع؛ فقالوا هذه اخبار احاد لاتعارض القاطع؛ ولیت شعری ماذا یقول المنکر فی اطفال المشرکین والخبر بانهم فی النار متین مبین؛ فان قال بمقتضاه فقد اکبر القول؛ واعظم الفریة والهول؛ وان قال بقول الناس؛ ورفع عنهم الباس؛ فقد سلم العدول والفرار عن الاخبار الواردة بانهم فی النار؛ ولیس ذلک الا لکونها من المنسوخ عند اهل التحقیق والرسوخ؛ وذلک بالشفاعة الواقعة فیهم من الرسول الکریم علیه اطیب الصلوة وازکی التسلیم؛ حیث قال سألت ربی عن اللاهین من ذریة البشر فاعطانیهم وقد وقع الناسخ للاطفال ومن لم تبلغه الدعوة مقترنین نزولا فی قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وماکنا معذبین حتی نبعث رسولا فالجملة الاولی نسخت تعذیب الاطفال والثانیة نسخت اخبار التعذیب قبل الارسال فانظر الی هذه الاسرار المودعة فی نظم القران؛ والمناسبات المستدعة فی ترتیب الفرقان؛

قل للسحاوی ان تعروک مشکلة	علمی بحر من الامواج ملتطم
والحافظ الدیمی غیث السحاب فخذ	غرفا من البحر او رشفا من الدیم

قال المحقق العلامة والمدقق الفهامة سیدی السنوسی والتلمسانی قدس الله سرهما النورانی فی شرح الشفا لانه الشفا لم یتقدم لوالدیه صلی الله علیه وسلم شرک وکانوا مسلمین لانه علیه الصلوة والسلام انتقل من الاصلاب الکریمة الی الارحام الطاهرة ولا یکون ذلک الا مع الایمان بالله تعالی وما نقله المورخون

النور فی صلب ادم وھو الدرۃ الفاخرۃ قال ثم لم یزل ینقلنی من الاصلاب الکریمۃ
الی الارحام الطاھرۃ ؛ واجری علی یدیہ من المعجزات الوفا جملۃ و آتاہ من الخصائص مالم یوتہ نبیاً
قبلہ وکان مما نسب من المعجزات والخصائص الیہ ؛ احیاؤہ حتی آمنا بہ ابویہ ؛ وما
زال اھل العلم والحدیث ؛ فی القدیم والحدیث ؛ یروون ھذا الخبر و بہ یسرون ؛
و ینشرونہ بین الناس و لا یسرون ؛ ویجعلونہ فی عداد الخصائص والمعجزات
و یدخلونہ فی حیز المناقب والمکرمات ؛ الی آخر ما حقق اسناد حدیث الاحیاء
من ائمۃ السنۃ فی ھذہ الامۃ الکملاء ؛ وللہ العفار در ما فی ھذہ الاشعار

اَیقنتُ اَنَّ اَبَا النَّبِیِّ وَاُمَّہٗ	اَحْیَاھُمَا الرَّبُّ الْکَرِیْمُ الْبَارِیْ
حَتّٰی لَہٗ شَہِدَا بِصِدْقِ رِسَالَۃٍ	صَدِّقْ فَتِلْکَ کَرَامَۃُ الْمُخْتَارِ
ھٰذَا الْحَدِیْثُ وَمَنْ یَّقُوْلُ بِضُعْفِہٖ	فَھُوَ الضَّعِیْفُ عَنِ الْحَقِیْقَۃِ عَارِیْ

ثم شرطِ سوم یہ کہ جو احادیث و آثار ؛ متعلقہ عذابِ اہلِ فترت و آبائے سید مختار
صلی اللہ وسلم علیہ بعدد قطراتِ الامطار ؛ معلول و موضوع ہیں یا ضعیف
غیر مسموع ہیں یا صحیح منسوخ عمل میں ممنوع ہیں عند اولی الابصار ؛ حالانکہ
وہ ہمہ قسم احاد نزدِ ارباب سداد معارض ہیں بنصوصِ پروردگار ؛ تو
لازم کہ اونسے تمسک نہ ٹھہراوے منکر اہلِ عناد ؛ کہ اونکے عدمِ تشبث
پر متفق ہیں جملہ ائمہ نقاد ؛ قال فی المقامۃ السندسیۃ ؛ بھذہ العبارۃ السنیۃ
ومضمونھا بالبرھان المنبر فی التحریر والتحبیر واما قول المنکر انہ وردت
احادیث کثیرۃ فی عذابھما فقد وقفت علیھا باسرھا ؛ وبالغت فی جمعھا
وحصرھا ؛ واکثرھا ما بین ضعیف ومعلول ؛ والصحیح منھا منسوخ بما تقدم

کہ ہمہ آبا و امہات حبیب اللہ الملک العلام ؛ اصحاب توحید ارباب تفرید ہین
علی الدوام ؛ محبوبان الٰہی سلالۂ اہل اسلام ؛ بعض خلعت نبوت و رسالت سے
مشرف بصد احترام ؛ اور باقی زبدۂ خاصان زمرہ اولیائے عظام ؛ علی نبینا
وعلیہم الطیب الصلوٰۃ و ازکی السلام ؛ سر اسرار قرآنیہ ہے ؛ نور انوار فرقانیہ
ہی ؛ دُر فرید خزائن مصونہ ہے ؛ گوہر وحید دفائن مکنونہ ہے ؛ اصل اصول
علوم لدنیہ ہے ؛ وصل وصول قروم ربانیہ ہے ؛ نعمت عظیمہ رحمانیہ ہے ؛
رحمت فخیمہ صمدانیہ ہے ؛ طلعت لطیفہ ارباب ہدایہ ہے ؛ خلعت شریفہ
اصحاب عنایہ ہی ؛ مفتاح ابواب کنوز عرفانیہ ہے ؛ مصباح ارباب رموز
یزدانیہ ہی ؛ وَفِی اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ کے لیئے بصر بصیر ہے ؛ نَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ
مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ کے لیئے سراج منیر ہے ؛ محک امتحان تراہم ینظرون الیک
وہم لا یبصرون ہی ؛ خلاصۂ عرفان انی اعلم ما لا تعلمون ہے ؛ نہ ہر کس اس علم
مخصوص کے سزاوار ہے ؛ کہ یہ علم منصوص برائے خاصان پروردگار ہی ؛
لہذا بعض حضرات علمائے دین ؛ دربارۂ طہارت نسب سید المرسلین صلی اللہ
وسلم علیہ و آلہ الطاہرین ؛ بعض مقامات مین ہوئے لغزش گزین کیونکہ
تقلید کیا اون حضرات نے اون علما کا جو اس علم سے نہ تھے ماہرین ؛ اگرچہ
دیگر فنون مین ہم اقران سے لاریب تھے وہ فائقین ؛ مثل صاحب تیسیر
و قاضی بیضاوی ناصر الدین ؛ کیونکہ علم مذکور نزد ارباب شعور اس قبیل سے
ہی بالضرور کہ ماہر نہ تھے اوسکے بعض متقدمین ؛ چہ جائیکہ قاضی بیضاوی
اور مثل اونکے دیگر علمائے ظاہرین ؛ بنا علیہ اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین

فهو قلة حياء انتهى فبطل ما يخرص الخراصون فى شان نبينا الامين الميمون عليه اطيب الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام بانه رأى ابويه ليلة المعراج فى النار واختار عليهما شفاعة امته عند الغفار نعوذ بالله من ذلك الازدراء والافتراء ثم العياذ بالله من ذلك الاغتراء والاجتراء ومن الخراص الذى يؤذى بنى الانبياء اذ ليس له من معرفة الايمان والحياء قال الله جل جلاله وعلى العالمين عم نواله فى كتابه الكريم ان الذين يؤذون رسول الله لهم عذاب اليم اعلم ايها الصفى والمحب الوفى ان فضلاء الامة الكرام وكملاء السنة العظام حرروا فى الخصائص النبوية وقرروا فى النفائس المصطفوية على صاحبها اطيب الصلوة والتحية بانه لا تاكل النار بلطف الله وعنايته جوفا فيه قطرة من فضلاته فاذا بلغ امر الخصوصية هذه الغاية النفيسة فكيف تعذب الاصلاب والارحام الفاخرة حملت حبيب الله سيد الدنيا والآخرة ولله در القائل ذى المجد والفضائل

لِوَالِدَیْ طٰہٰ مَقَامٌ قَدْ عَلَا	فِیْ جَنَّۃِ الْخُلْدِ وَدَارِ الثَّوَابِ
فَقَطْرَۃٌ مِّنْ فَضَلَاتِہٖ لَیْسَا	فِی الْجَوْفِ تُنْجِیْ مِنْ اَلِیْمِ الْعِقَابِ
فَکَیْفَ اَرْحَامٌ لَّہٗ قَدْ غَدَتْ	حَامِلَۃً تُصْلٰی بِنَارِ الْعَذَابِ

اللهم حامى ما شاء وشرف ... صل وسلم على نبينا المختار وعلى من ينسب اليه من العترة والاحرار ما رجى راجل بحسن التذكار هذا ملخص ما فى نحو المبين من زبر المهرة المحققين كالخفاجى ومنهل الصفا فى خصائص المصطفى عليه الصلوة والثنا **شرط چہارم** یہہ کہ علم طہارت نسب جناب سید الانام

عم یعقوب ست علیہما السلام انتہی وقال فی اسرار التنزیل والتحریر وغیرھما

کالجامع الکبیر ان العرب تسمی العم ابا قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ

واصحابہ البررۃ الکرام ردوا علی ابی یعنی بہ العباس رضی اللہ عنہ قال العلامۃ

الزرقانی فی شرح المواھب للقسطلانی علیہما الرضوان الربانی ان آزر کان عم

سیدنا ابراھیم علیہ السلام ودلیلہ کالشمس فقد خرج الشھاب الھیثمی

رضی اللہ عنہ بان اھل الکتابین والتواریخ قد اجمعوا علی انہ لم یکن اباہ

حقیقۃ وانما کان عمہ والعرب تسمی العم ابا کما جزم بہ الفخر الرازی رحمہ اللہ

وقد نزل القران بذلک کما قال اللہ عن بنی یعقوب علیہ السلام نعبد الھک

والہ آبائک ابراھیم واسمعیل واسحاق بل لو لم یجمعوا علیہ لوجب تاویلہ

جمعا بین الاحادیث وامامن اخذ بظاھر لفظہ کالبیضاوی وغیرہ فقد

استروح وتساھل انتہی وروی البیھقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن

عباس علیھم رضوان اللہ ملک الناس انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم ان اللہ تعالی قسم الخلق ای الثقلین قسمین

ای سعیدا وشقیا فجعلنی من خیرھم قسما ای من قسم السادۃ التی ھم ارباب

السعادۃ کما قال اللہ تعالی واصحاب الیمین واصحاب الشمال فانا من اصحاب

الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف فجعل

ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرھا ثلثا وھم المقربون فذلک قولہ

تعالی فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشامۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین

وانا خیر السابقین الی آخر الحدیث وقد قال اللہ تبارک وتعالی فی کتابہ المبین

مسطور ہے ؛ یہ فرمانِ واجب الاذعان شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ الاسبق
پُرنور ہے کہ ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالی مخصوص گردانیدہ است
باین متاخرین را یعنے علم آنکہ آباؤ اجداد شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہمہ بردین توحید و اسلام بودہ اند وذٰلک فَضلُ اللہِ یُوتیہِ مَن یَّشَاءُ و یَختص
بہ مَن یَشَاءُ اور تفصیل اس اجمال کی اور تبجیل اس مقال کی نجم البیین مین
آشکار ہے ؛ اور مشتے نمونہ خروارانک دلیلِ بسیار جلدِ اول عقائد خیبوریہ مین
نگار ہے ؛ اور نظیر لغزش مذکور ؛ دربارہ نسبِ طہوریہ کہ لفظ اَب از روئے
لغت و عرف چند معنے مین مستعمل بلا انکار ہے ؛ اور احادیث وکُتبِ سماویہ مین
بھی وہ استعمال ظاہر و باہر عند اولی الابصار ہے ؛ چنانچہ اصل ہر شے اور مظہر
و مربی وعلما پر بھی اطلاقِ اَب سزاوار ہے ؛ اور باپ و دادا و چچا و ماموں پر
اطلاق اَب کالشمس علےٰ نصف النہار ہے ؛ انجیل و شرائعِ سابقہ مین اطلاق
لفظ اَب وارد بر ذاتِ پروردگار ہے ؛ اور یہ بیان قرآن و اخبار اور کُتبِ
اولی الابصار سے جلدِ اول عقائد خیبوریہ مین شمہ بالتصریح نگار ہے ؛ پھر
یہان اعادہ کرنا اون براہینِ قاطعہ اور رمضا مینِ ساطعہ کا موجبِ اطناب
و تکرار ہے ؛ اما اسقدر بیان پر اکتفا کرنا اسمقام مین لاریب درکار ہے ؛
کہ شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ اطلاق
ابی بر عم آمدہ ہست چنانکہ در قول وی سُبحانہ در خبار از بنی یعقوب علیہ السلام
واقع ست اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ بَعْدِیْ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ اٰبَآئِكَ
اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْمٰعِیْلَ وَاِسْحٰقَ اسماعیل علیہ السلام را اب خوانند و حالانکہ وی

اماً و منه قوله تعالیٰ ورفع ابو یه علی العرش یعنی اباه وخالته لیا وکانت امه قد ماتت
لان کل من کان سببا لایجاد شیئ او اصلاحه او ظهوره فهو اب له وقد روی
ان سیدنا عیسی علیه السلام قال انطلق الی ابی وابیکم واراد به الرب سبحانه
لانه القائم بمصالح العباد واتمام امورهم وایضا ورد ان الخال احد الابوین فالعم
والخال سمیا ابا لقیامهما بمصالح ابن الاخ والاخت وکانا سببا لاصلاحه وتربیته
وظهوره بالصلاح والفلاح ولایجاد انواع التربیة وتحصیل المنافع الدنیویة
والدینیة وسمی النبی صلی الله علیه وآله وسلم ابا للمومنین لانه سبب الایجاد
والظهور والاصلاح لهم والعلماء والشیوخ آباء التلامیذ والمریدین لذلک الاسباب
المذکورة فالاب طینی ودینی واطلاقه علیهما بحسب اللغة والعرف یقینی
واذا عرفت هذا التمهید فاعرف ایها السعید ان والد سیدنا ابراهیم
علیه الصلوة والتسلیم کان تارخ وآزر کان عماله والعم اب کما مر واما قوله
تعالیٰ واذ قال ابراهیم لابیه آزر اتتخذ اصناما آلهة انی اراک وقومک فی
ضلال مبین فلا مانع لما حررناه ولا یخالفه ما عتزناه لان المراد من ابیه
فی الایة عمه علی التخصیص لحفظ لاهل التصدیق العمیق بالادلة القاطعة العدیدة
والساطعة السدیدة منها ان الاحادیث التی تدل علی طهارة نسب
سید المرسلین صلی الله وسلم علیه وآله الطاهرین من دنس الشرک ورجس الکفر
بلغ مضمون مجموعها حد التواتر وهو متحقق قاطع الشبهات وساطع بالبینات
لاریب فیه بالتکاثر فوجب ان یراد بذلک الاب عم سیدنا ابراهیم علی نبینا
وعلیه الصلوة والتسلیم جمعا بین الاحادیث والکتاب معا لوصله بابن

الذی یراک حین تقوم و تقلبک فی الساجدین پس اطلاقِ لفظِ آب آزر پر بطور پدر حقیقی صریح البطلان ہے ؛ خلاف احادیث و اجماع اہل تواریخ و حضرتِ فرقان ہے ؛ لغزش حضرت قاضی بیضاوی وغیرہ بعض علمائے دین ؛ جو طہارتِ نسبِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے نہین ماہرین متحقق بلا فتور ہے ؛ وہ اطلاق بمعنائے پدر حقیقی سراسر ناسزاوار و پر زور ہے ؛ پس منکر کو وقتِ تحریر اوس اطلاق سے اجتناب ضرور ہی ؛ کیونکہ وہ دعویٰ بلا دلیل ادّعائے پر ذلیل نزد مہرۂ محققین ازبسکہ مردود ہے ؛ خلافِ اجماع ائمہ دینِ متین و موجبِ عذابِ الیم مُہین عند اہلِ سعود ہے ؛ جبکہ اطلاق لفظِ اب چند معانی پر صادق بلا انکار ہے ؛ ہر ایک حسبِ لغت و عرف و احادیث و کتاب کردگار ہے ؛ تو تخصیص ایک معنی اور انکار باقی بلا دلیل جمیل و اصلِ اثیل اقتضائے جہالتِ جبلیہ ہے ؛ خواہش ہواجس نفسانی اور وساوسِ شیطانی اور استیلائے ضلالت ازلیہ ہے ؛ چہ جائیکہ دوسرا معنے موافقِ احادیثِ جناب سیدِ مختار ہے ؛ اور مطابقِ اجماع ائمۂ دینِ متین اور کتابِ مستطاب پروردگار ہے ؛ اور یہی معنے موجبِ خوشنودیٔ ایزدِ غفار ہی ؛ اور وسیلۂ جمیلہ ازبسکہ نبیلۂ جلیلۂ رضائے شفیع روزِ شمار ہے ؛ نہ خلافِ عقائد اہلِ سنّت و جماعت کوئی امر کسیطرح اوسمین آشکار ہے ؛ نہ از روئے احادیث و کتابِ نفیس اوسمین کچھ کسیطور جائے انکار ہی ؛ قال فی التحریر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر ان القران المجید والفرقان الحمید انزل علی عرف الاعراب و لغۃ ھولاء ذوی الالباب وکانوا یجعلون العم ابا والخال

ان والد نبیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم ما کان من المشرکین وقد
کان آزر مشرکا باتفاق ائمۃ الدین فوجب ان المراد من قولہ المبین لابیہ
آزر ھو عم الخلیل بالیقین واللہ یھدی بہ المتقین وما یضل بہ الا الفاسقین
ومنھا ما روی البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیھما رضوان اللہ
الملک المنان انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ
ذوی الکرم بعثت من خیر قرون بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن
الذی کنت منہ واخرج الامام احمد عن سیدنا عبد اللہ بن عباس واخرج
عبد الرزاق وابن المنذر عن سیدنا علی کلھم بسند صحیح علی شرط الشیخین
رضی اللہ عنھم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل علی وجہ
الارض سبعۃ مسلمون فصاعدا فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیھا
فانتج من ھذا ان جمیع آباء سید الثقلین صلی اللہ وسلم علیہ ملأ الخافقین
کانوا ارباب التوحید والاسلام ما کان فیھم احد من المشرکین اللئام
لان المنکران اقر بان کل جد نبینا الکریم علیہ اطیب الصلوۃ وازکی التسلیم
کان من جملۃ السبعۃ المذکورین فی زمانہ فھو المدعی عند ائمۃ الدین
وان انکر وخرص ان احدا کان من غیر السبعۃ المسلمین لزمہ احد الامرین
وانھما فی غایۃ الشین لانہ ان قال انہ ما کان خیرا منھم بحکم الشرع الصریح
فھذا باطل لمخالفتہ الحدیث المذکور الصحیح وان قال انہ کان خیرا ولکنہ
کان من المشرکین فھذا ایضا باطل باجماع ائمۃ الدین لان اللہ فاطر
السموات والارضین قال ولعبد مومن خیر من مشرک فی کتابہ المتین

الخطاء والصواب وعلى ذلك انفق اولوا الالباب ولا عبرة بخرص المنكر اهل الارتياب ومنها ان جميع اباء الانبياء الكرام عليهم الصلوة والسلام كانوا اصحاب التوحيد والاسلام وماكان فيهم احد من الكفار اللئام تشريفا لمقام النبوة وتنظيفا لمرام الفتوة هذا امر متفق عليه ما وصل الانكار اليه وقد قال الله سبحانه فى كتابه المبين الذى يراك حين تقوم وتقلبك فى الساجدين والمراد من الساجدين ان جميع اباء نبينا خاتم النبيين صلى الله وسلم عليه وآله اجمعين كانوا موحدين المصلين كما اخرج ابن سعد والطبرانى وابو نعيم وغيرهم رضى الله عنهم اى وتقلبك فى اصلاب المصلين من مصلى الى مصلى حتى اخرجتك نبيا فى هذه الامة فهذه الاية الكريمة وسائر الايات الفخيمة فى طهارة نسبه العظيمة دالة بالصراحة مبينة بالوضاحة على ان جميع آبائه الكرام ارباب التوحيد والاسلام فحينئذ يجب القطع بان والد سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم كان موحدا مومنا بالقلب السليم فالمراد بقوله لابيه آزر عمه عند الفهيم على النهج الوجوبى اللازم القويم هذا هو الصراط المستقيم ولا عبرة لهذيانات المنكر المضل السقيم ومنها انه عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه البررة الكرام قال لم ازل انقل من اصلاب الطاهرين الى ارحام الطاهرات ومضمون هذا الحديث النفيس قد بلغ حد التواتر وقد قال الله جل جلاله وعلى العالمين عم نواله انما المشركون نجس فهذا يوجب ان احدا من آباء نبينا الكريم عليه اطيب الصلوة والتسليم ما كان من المشركين لان بغير الايمان لا يمكن ان يكونوا طاهرين فثبت من هذا

موصوف لله بالحلم مثل ذلك الجفاء العظيم مع الاب الحقيقي الشفيق فثبت
ان آزر عمه على التحقيق ومنها انه لما بعث الله الملك العلام ؛ سيدنا موسى
عليه السلام ؛ الى فرعون امره بالرفق التام ؛ فقال فقولا له قولا لينا لعله
يتذكر او يخشى ؛ وهذا رعاية لحق تربية فرعون الطغام ؛ فهاهنا الوالد اولى
منه بالرفق والاحترام ؛ اے مُنصفِ حاذق ؛ وے مُحبِّ صادق جبکہ براہین
قاطعۂ عدیدۂ مذکورہ اور مضامینِ ساطعۂ سدیدۂ مسطورہ سے آشکار ہے ؛
نصوصِ صریحۂ کتاب اللہ اور احادیثِ صحیحۂ رسول اللہ سے یہ مضمون فیض
مشحون متحقق بلا انکار ہے ؛ کہ مراد بطورِ وجوب آیت لِاَبِیْہِ آزَرَ سے عمِ خلیلِ
پروردگار ہے ؛ اور حملِ اب پدرِ حقیقی پر اُس آیت میں خلافِ قرآن و
احادیث عند اولی الاَبْصار ہے ؛ موجب انکارِ کتاب و خبار وسیلۂ وسائل
نکال ووبال دار البوار نزد ائمۂ دینِ متینِ کبار ہے ؛ باعثِ ایذائے جنابِ
رسولِ کریم علیہ اَطْیَبُ الصلوٰۃ والتسلیم اور واسطۂ حصولِ لعنِ ایزدِ غفار ہے ؛
قال الحافظ جلال الدين قدس الله سره المبين فى الدرج المنيفه ؛ فى طهارة
الاباء الشريفه ان آزر هو عم سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم لا ابوه وقد
سبق الى ذلك جماعة من السلف رضى الله عنهم فروينا بالاسانيد عن ابن
عباس ومجاهد وابن جريج والسدى رضى الله عنهم قالوا ليس آزر ابا ابراهيم
عليه السلام انما هو ابن تارخ وقد وقفت على اثر فى تاريخ ابن المنذر صرح
فيه بانه عمه پس اس تصحیح وتحقیقِ حقیق اور تصریح و توثیقِ انیقِ اربابِ
تنقید و تدقیقِ عتیق اصحابِ تفرید و تصدیقِ رشیق سے منکرِ مُضِل کو فرار ہے

فثبت ان جمیع آباء نبینا الکریم ؛ علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم ؛ کانوا علیٰ ملۃ التوحید و الصراط المستقیم ؛ لیکونوا خیر اہل الارض فی زمانھم القویم ؛ فوجب ان یکون المراد بقول اللہ الجلیل ؛ اذ قال ابراھیم لابیہ آزر عم الخلیل ؛ و منھا ما روی ائمۃ الامۃ ؛ اصحاب تنقید السنۃ ؛ عن سیدنا عبد اللہ بن عباس ؛ علیھم رضوان اللہ ملک الناس ؛ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ؛ وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم ؛ ان اللہ قسم الخلق قسمین فجعلنی من خیرھم قسما الی ان قال فانا من السابقین وانا خیر السابقین ؛ فکان والد الخلیل من المقربین ؛ خیر اصحاب الیمین عند رب العالمین ؛ ولا یخفی ان آزر کان من المشرکین فوجب ان یکون المراد بما فی التنزیل ؛ لابیہ آزر عم الخلیل ؛ و منھا ما قال اللہ سبحانہ فی کتابہ تعلیما واتقانا ؛ وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ وبالوالدین احسانا ؛ وایضا قال اللہ تبارک وتعالیٰ تادیبا موصوفا ؛ ولا تقل لھما اف ولا تنھرھما وقل لھما قولا معروفا ؛ وھذان النصان من اللہ المکرم ؛ عامان فی حق الاب الکافر والمسلم ؛ فلا تجوز الغلظۃ والجفاء ؛ للولد بالوالدین بلا امتراء ؛ وتلک الایۃ دالۃ علی ان سیدنا ابراھیم ؛ علیہ الصلوۃ والتسلیم ؛ شافہ آزر بالعلم علی الازدراء ؛ محمولا علی قرءۃ الضم بالنداء ؛ وحیث شافہ آزر بالایذاء والتوھین ؛ انی اراک وقومک فی ضلال مبین ؛ وھذا من اعظم انواع الجفاء وافخم اصناف الاستخفاف والایذاء ؛ وھذا لا یلیق بسیدنا ابراھیم الخلیل ؛ فوجب ان المراد بقولہ لابیہ آزر عمہ عند النبیل ؛ **ومنھا** ما قال الملک العلام الآلہ ؛ ان ابراھیم لحلیم اواہ ؛ فکیف یلیق بسیدنا ابراھیم مع انہ

زینہار ؛ لاریب وہ اونکا چچا ہے بلا انکار ؛ تو واسطے ردِّ طعنِ ملحدانِ مذکورین
اون بعض علمانے کہ جن پر معترض تھے اوس وقت وہ مُضلّین ؛ بلا تامّل و تفکّر
حسبِ ظنِ صواب ظاہر کیا چند اجوبہ پُر ارتیاب اور اسطور پر ہین وہ جملہ
پھے جواب ؛ کہ مثل مشہور ہے عند اولی الالباب ؛ کہ از باران فرار ساختہ ؛
خود را در چاہ انداختہ ؛ یعنے برسات سے بھاگ کر کپڑونکو تری سے بچایا
اور اُسے ڈر کر کوئے ہین گر کر سکو تر بنایا ؛ تو اُس فرار سے کیا نتیجہ ظہور مین آیا
مگر اُن چھے مین ایک جواب ؛ لاریب صحیح ہے پُر صواب ؛ اور وہ اجوبۂ
اعتراضِ ملحدین جن زبر مہرۂ محققین مین مذکور ہین ؛ تو انہین زبر مین
اوسی جائے تکلّفات و سخافات اُن جوابات کے بھی مسطور ہین ؛ چنانچہ
تحریر و تحبیر اور اسرار التنزیل اور بصائر و درۃ التاویل وغیرہا کُتب مین
نگار ہین ؛ نجم المبین لرجم الشیاطین مین مفصّلاً اور اس جا مجملاً آشکار ہین
اعلم والله اعلم ان الملحدين بعد زمان التابعين جعلوا طعنا فی کتاب الله المتين
في قوله اذ قال ابراهيم لابيه آزر اتتخذ اصناما آلهة انی اراك وقومك في ضلال مبين بان
هذا النسب خطأ صريح عند المنصفين لان اباه تارخ لا آزر كما ثبت عند
المحققين من اهل التواريخ والصحابة والنسابين فرده بحسب الزعم بعض
العلماء بهذا التبيين كله سخيف الا وجه واحد متين فقالوا لعل كان لوالد
سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والتسليم اسمان آزر اصليا وتارخ لقبا او بالعكس
بانه تارخ اصليا وآزر لقبا والثانی ان آزر اسم ذم فی لغتهم اذ معناه المخطی
فكانه قيل يا ايها المخطی فسيدنا ابراهيم عليه السلام عاب لابيه بزيغه وكفره

اور احتمالاتِ واہیہ اور ہذیاناتِ لاہیہ اور خرافاتِ غاویہ اور ہفواتِ ساہیہ
سے وہ باقرار ہے ؛ جب کشتیئ عقلِ قاضی بیضاوی اور ابن دحیہ و ملا علی
القاری اس بحرِ زخارِ بیکنار ہے ؛ تو کب تشبثاتِ منکرِ سید المرسلین
مونوئے حبیبِ رب العالمین تختۂ تحریرِ تفسیر روفی سے استوار ہے ؛
صدق اللہ جل جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ وکتابہ المصون ؛ یریدون لیطفؤا
نور اللہ بافواہہم واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون ؛

لَکَ المَجدُ فِی الکَونَینِ یَا سَیِّدَ الوَرَیٰ	لَکَ العِزُّ فِی الدَّارَینِ یَا بَالِغَ العُلیٰ
وَمَودُودُکَ لَعنٌ حَقُّہُم عِندَ رَبِّنَا	بِاَعدَادِ رَملِ البَرِّ مَا رُفِعَتِ السَّمَا
فَلَا یُمکِنُ الاِطفَاءُ بِالفُوہِ نُورَہٗ	وَاِن اَحرَقَ الحَیَاتِ مَودُودَہٗ بِالہَوَیٰ
عَلَیکَ صَلٰوۃُ اللہِ یَا خَیرَ خَلقِہٖ	عَانَا حَتَّی لِقَمرِیٌّ بِالصِّدقِ وَالوَفَا

عَلَی الاٰلِ وَالاَصحَابِ فَاغفِر بِجَاہِہِم
ذُنُوبَ الحَیُورِیِّ یَا غَفُورُ تَفَضُّلًا

اے منصفِ صفی ؛ وے محبِ وفی ؛ اصل مغالطۂ بعض حضراتِ علما یہ ہے
عند اولی الابصار ؛ کہ زمانِ سابق میں بعض ملحدین نے ہسطور طعن کیا قرآن
مجید فرقانِ حمید پر آشکار ؛ کہ والدِ سیدنا ابراہیم علیہ السلام تارخ ہیں باتفاق
اہلِ تواریخ ونسابین وحضراتِ صحابۂ کبار ؛ اور آزر عم سیدنا ابراہیم
علیہ الصلوۃ والتسلیم ہے باجماعِ حضراتِ معتمدینِ خیار ؛ تو یہ فرمانِ حضرتِ
فرقان کتاب اللہ المتین ؛ کہ اِذ قَالَ اِبرَاہِیمُ لِاَبِیہِ اٰزَرَ اَتَتَّخِذُ اَصنَامًا اٰلِہَۃً اِنِّی اَرٰکَ وَقَومَکَ
فِی ضَلَالٍ مُّبِینٍ ؛ خطائے صریح ہے ؛ اور نسبِ قبیح ہے ؛ کہ آزر انکا والد نہین

انتہی یقول المولف المسکین اناہ اللہ رحیق المحبین ولا ریب فی ان الشمس شمس وان لم یرھا الضریر ؛ ولا یخطر فی قلب المنافق الامثلہ الشریر ؛ وطھارۃ نسب نبینا کالصباح مستغنٍ عن المصباح ؛ ولکن للخفاش الخناس لیس بالشمس من الایناس

ذُو الطَّالِعِ النَّحْسِ یَهْوِیْ مِنْ نُحُوْسِهٖ	زَوَالَ نِعْمَةِ ذِی الْاِقْبَالِ وَالرُّتَبِ
اِنْ کَانَ لَا یُبْصِرُ الْخُفَّاشُ رَوْنَقَ ضُحٰی	فَمَا الَّذِیْ لِشُعَاعِ الشَّمْسِ فِی الرِّیَبِ
وَفِی الْحَقِیْقَةِ عُمْیَانٌ نُمُوْا اَعَدًا	اَلَیْسُوْا کَانْکَارِ نُوْرِ الشَّمْسِ فِی النَّسَبِ

وَلِلّٰهِ ما افاد فی الفارسی واجاد

شور بختان بآرزو خواہند	مُقبلان را زوالِ نعمت وجاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

واما قول بعض المستروحین وھو لیس من حضرات المحدثین وبہ تشبث بعض المضلین بان قولہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام لم ازل انقل من اصلاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات خبر واحد لا یعارض قولہ تعالی واذ قال ابراھیم لابیہ آزر اتتخذ اصناما آلھۃ انی اراک وقومک فی ضلال مبین فباطل عند العلماء المھرۃ المحققین ؛ لان مضمون ذلک الحدیث النفیس الرصین ؛ قد بلغ حد التواتر عند ائمۃ الدین ؛ ولا خفاء فیہ عند الماھر من المنصفین ؛ ولیس المراد بالآیۃ المذکورۃ ابا الحقیقی باوضح البراھین ؛ کما مر بالادلۃ الساطعۃ والحجج القاطعۃ فی التبیین ؛ نعم یتحقق المعارضۃ بین النصوص من الکتاب والاخبار ؛ کما ھو جلی عند الائمۃ

والثالث انہ یحتمل ان آزر کان اسماللصنم ولعل کان والد سیدنا ابراھیم علیہ السلام یعبدہ فیحتمل ان یکون المراد عابد آزر فحذف المضاف واقیم المضاف الیہ مقامہ ویحتمل انہ جعل اسم المحبوب اسماللمحب والرابع ان آزر ہو الشیخ الھرم بالخوارزمیۃ وھوایضا فارسیۃ اصلیۃ فکانہ قال لابیہ الشیخ الھرم ھذا والوجہ الثانی علی قول من یقر بجواز اشتمال القران علی الفاظ قلیلۃ من غیر لغۃ العرب والخامس ان الیھود والنصاریٰ والمشرکین کانوا فی غایۃ الحرص علی تکذیب الرسول الکریم علیہ اطیب الصلوٰۃ واتم التسلیم فلوکان ھذا النسب کذبا لما امتنعوا عن تکذیبہ وانہم ماکذبوہ فعلمنا ان ھذا النسب صحیح وان آزر ابوہ والسادس ان والد سیدنا ابراھیم علیہ السلام کان تارخ وآزر کان عماله والعم یطلق علیہ لفظ الاب کما نطق بہ الفرقان العظیم حکایۃ عن اولاد یعقوب علیہ الصلوٰۃ والتسلیم انھم قالوا نعبد الٰھک والٰہ آبائک ابراھیم واسماعیل واسحاق ومعلوم بالاتفاق ان سیدنا اسماعیل عم سیدنا یعقوب علیہما السلام وقد اطلقوا علیہ لفظ الاب فکذا ھٰھنا ھذا ھوالحق الحقیق بصدق المآل ؛ وماذا بعد الحق الا الضلال ؛ والوجوہ الخمسۃ المذکورات من الاحتمالات الواھیات لاریب انھا من الاوھام والھفوات ؛ عند ذوی الافھام والدرایات ؛ لا یتشبث بھا اصحاب الھدایات ؛ کیف والبراھین القاطعۃ والمضامین الساطعۃ من النصوص الجلیۃ والاخبار السنیۃ والاثار البھیۃ اظھر من الشمس علی نصف النھار ؛ علی ان آزر عم سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم لا ابوہ الحقیقی عند اولی الابصار

وبحق حبك ما قلبي بمنقلب ... إلى سواك ولا حبي بمرتحل
ولو سفكت دمي عمداً بلا سبب ... لكان أهدى من الإغفاء للمقل
أنا الذي ما لقلبي منك من عوض ... كلا ولا لي في نبيك من بدل
من خان عهدك أو ألوى على بدل ... وأضيعة العمر بل يا خيبة الأمل
من لي سواك إذا أدرجت في كفني ... ومن أنيسي إذا أفردت من خولي
ما لي سوى حسن ظني عند منقلبي ... فلا يلمني على المنقوص من عملي
ولي شفيع إذا حان اللقاء غداً ... هو المشفع في جرمي وفي زللي
خير الورى نسباً أزكاهم حسباً ... أصفاهم عرباً في السهل والجبل
أقواهم سبباً أوفى هم أدباً ... أعلاهم رتباً في العلم والعمل
فبحقه يا إلهي جد بمغفرة ... على عبيد غداً بالذنب في خجل
واسمح له منك يوماً بالمسير إلى ... جنابه الرحب من قبل انقضا الأجل
وبجاه كل آب النبي محمد ... اغفر لنا سائر الزلات والخطل
يا رب شفعه فينا يوم تبعثنا ... فنحن من خوفنا في غاية الخجل

یا رب صل علیہ کلما طلعت ... شمس النھار وما لاحت علی الجبل

البصیرۃ العاشرۃ الکاملۃ بعنایۃ اللہ والطافہ الشاملۃ اے محب صادق: بے منصف حاذق: کتاب البحر المورود فی المواثیق والعھود میں ایسا مسطور ہے: اور یہ کتاب سیدی وسندی عبدالوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی کی ازبسکہ مشہور ہے: کہ اخذ ساداتنا ومشائخنا العھد منا علی ان

اولی الابصار ؛ ان لم نرد بآزر عم الخلیل علیہ السلام ؛ کما مر عن الشہاب الہیتمی

وغیرہ من الاعلام ؛ واما حمل الاحادیث اللتی مصرحۃ بالطہارۃ ؛ علی عدم السفاح

فقط فی نسب نبینا صاحب البشارۃ ؛ فھو جلی البطلان والخذلان والخسارۃ

لانہ مخالف لکتاب والاخبار ؛ ولا یطابق باجماع الائمۃ الکبار ؛ لانھم اتفقوا

علی ان المراد من الطہارۃ ؛ فی تلک الاحادیث المقبولۃ عند اھل البصارۃ ؛ طہارۃ

التوحید والایمان ؛ کما ستعرفہ بعون اللہ الملک المنان ؛ وقد قال اللہ انما

المشرکون نجس فی کتابہ الفرقان ؛ وروی عن ابن عباس علیھما رضوان اللہ القدیر

ان اعیانھم نجسۃ کالکلاب والخنازیر ؛ واما قول القاضی لو کان الکافر نجس

لما تبدلت النجاسۃ بالطہارۃ بسبب الاسلام ؛ فھو قیاس فی معارضۃ النص

الصریح جلی المرام ؛ والتشبث بسائر التاویلات بمثلہ فی ھذہ الایۃ ؛ عدول

عن الظاہر بغیر الدلیل الاثیل عند اھل الدرایۃ ؛ ومخالف ما نطق بہ الکتاب

المبین ؛ حیث قال وتقلبک فی الساجدین ؛ واللہ یھدی بہ المتقین ؛ ولا

یضل بہ الا الفاسقین ؛ ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین من زبرائمۃ

الدین کاسرار التنزیل والتحبیر والزرقانی والجامع الکبیر اللھم اعصمنا من شرور

المعاندین والاھواء ؛ واحفظنا من غرور الملحدین والاغواء ؛ وثبت قلوبنا

علی اعتقاد الاصفیاء ؛ وزین غیوبنا بوداد نبی الانبیاء ؛ وطھرنا من العیوب

والاوھام ؛ بطہارۃ نسبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ؛ واغفر لنا جمیع الذنوب

والاثام ؛ بحرمۃ امھاتہ وآبائہ الطاھرین العظام ؛ ولا تسئلنا عن اعمالنا

یا عالم احوالنا بغیر حسن الظن والرجاء التام ؛ شعر

از اولادِ حضراتِ ساداتِ کبار ہے ۞ فاطمہ زہرا کا لخت جگر علیِؓ مرتضی کا نور الابصار ہے ۞ کیونکہ بسطور عتقاد پُر سدادِ حضراتِ مشائخ دین اور فضلائے مکملین پائدار ہے ۞ کہ محبتِ سیدنا علی شیر خدا اور حضرتِ حسن مجتبیٰ اور شاہزادہ کونین شہید کربلا اور انکی اولادِ امجادِ پُر صفا مین تغالی وکثرت مطلوب کردگار ہے ۞ چنانچہ قرآن شریف فُرقانِ منیف مین یہ فرمانِ حصیف ربّ لطیف آشکار ہے ۞ کہ قُل لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی یعنے ظاہر کر اے میرے حبیب ؐ گنہگارون کے طبیب اپنی اُمت عالی ہمت سے یہ فرمانِ پُر انوار ۞ کہ نہین چاہتا مین تم سے تبلیغ رسالت پر اُجرت اے بندگانِ ایزد غفار مگر یہ دلی آرزو ہے میری تمسے دائم لیل ونہار ۞ کہ دل وجان سے اختیار کرو میرے خویشونکی محبتِ بسیار وبے شمار ۞ اوس محبت سے کسی وقت کسیطور غافل نہو تم زینہار ۞ کیونکہ مطلوب الٰہی اور محبوب حید بناہی مودّت اہل بیت ہی نہ تنہا محبت عند اولی الابصار ۞ پس جو شخص اندر وئے محبت افضل جانے اپنی جد کو غیر سے اے ہوشیار ۞ اور وہ افضلیت مخالفِ نصوصِ الٰہیہ نہو زینہار ۞ تو اوس شخص کی مذمت سے سکوت لازم والزم ہے نزدِ ائمہ کبار ۞ کیونکہ جس شخص کو اپنے آباؤ اجداد سے شرافت حاصل ہی بلا انکار ۞ تو اونکو وہ لابد افضل ہی جانے غیرون سے بصد اختیار ۞ اور یہ افضلیت اکثر علماؤ فضلا سے ظاہر ہوئی ہے کَالشَّمْسِ عَلٰے نِصْفِ النَّہَار ۞ چہ جائیکہ بعض افرادِ شُرفا سے یہ افضلیت نہو آشکار ۞ فلہٰذا یہ امر مشہور ہے نزد علمائے اخبار ۞ کہ عجائب وغرائب سے ہی وہ سُنّی از اولادِ حسنین ۞ جو کہے کہ علی مرتضیٰ سے افضل ہین شیخین ؓ

لا نسب الذین یقدمون سیدنا علیا علی سیدنا ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہما
الا الذین یسبون الشیخین لا سیما ان کانوا شرفاء من اولاد سیدتنا فاطمۃ الزہراء
رضی اللہ عنہا والذی نعتقد ان التغالی فی محبۃ سیدنا علی والحسنین وذریتہما
مطلوب بصریح القرآن فی قولہ تعالی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی
والود ثبات المحبۃ ودوامہا منسلخۃ عن مذمۃ من قدم جدہ فی المحبۃ علی
غیرہ مالم یعارض النصوص وذلک لان تعصب الانسان لاجدادہ الذین حصل
لہ بہم الشرف امر واقع فی کثیر من العلماء فضلا عن احاد الناس من الشرفاء
فلہذا قالوا من النوادر شریف سنی یقدم سیدنا ابا بکر علی جدہ سیدنا علی
رضی اللہ عنہما وکان سیدنا الامام الشافعی رضی اللہ عنہ ینشد **شعر**

فَلْیَشْہَدِ الثَّقَلَانِ اِنِّیْ رَافِضِیْ	اِنْ کَانَ رِفْضًا حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ

فاعذر یا اخی کل من قامت لہ شبہۃ مالم تہدم شیئا من اصول الدین کانکار
صحبۃ سیدنا ابی بکر الصدیق لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او براءۃ
سیدتنا عایشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا اے محب و بیدار روے منصف
نیکوکار ؛ نَوَّرَ اللہُ فِکْرَکَ بِاَنْوَارِہٖ ؛ وَشَرَحَ صَدْرَکَ بِاَسْرَارِہٖ ؛ تحریر مذکور
اور تحبیر مسطور سے چند امور آشکار ہین ؛ ضمائر ارباب اسرار اور اصحاب بصائر
اونسے حظ بردار ہین ؛ ازانجملہ یہ کہ جو شخص معتقد افضلیت سیدنا حیدر کرار
ہو ؛ اما دشنام شیخین سے وہ ازبسکہ بیزار ہے ؛ فضیلت چار یار کبار کا معتقد
بلا انکار ہے ؛ تو اوس شخصکو دشنام دینا ازبسکہ ناسزاوار ہے ؛ مخالف اعتقاد
ارباب سداد اصحاب وداد مقبولان پروردگار ہے ؛ خصوصا اگر وہ شخص شریف

تو وہ ہے رفض لاریب نزد فحول
نہ ہے رفض کچھ حبّ آلِ رسول

جو ہیں خارجی منکرانِ علی
وہ اعدائے حسنین از بس جلی

تو ہے اونکا یہ اعتقادِ جہول
کہ ہے رفض بس حبّ آلِ رسول

یہی اعتقادِ وہابی مدام
کہ ہے خارجی وہ نہ اسمیں کلام

وہ ہے منکرِ حبّ خیر الانام
تو کب حبّ حسنین اسکا مرام

جسے حبّ حسنین سے ہی فرار
خبوری وہ لاریب از اہلِ نار

ثم قال العارف المحمد وحد قدس اللہ سرہ الممنوح واما من یسب الشیخین او غیرھما من الصحابۃ رضی اللہ عنہم فالواجب علینا تادیبہ وتعلیمہ اسباب محبتھما ونقول لہ لو صحت محبتک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحببت من احبہم من اصحابہ وقدمت من قدمھم وقد سئل سفیان الثوری رضی اللہ عنہ ما منزلۃ سیدنا ابی بکر الصدیق وعمر الفاروق من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومنزلۃ غیرھما فقال منزلتھما ما ھما علیہ فی القبر من القرب واللہ اعلم وعلمہ احکم انتہی یقول المؤلف المسکین تراب اقدام المحبین ؛ من احب سیدنا ابا بکر فقد اقام الدین ؛ ومن احب سیدنا عمر فقد کتب من الصادقین ؛ ومن احب سیدنا عثمان فقد فاز فوزاً بالفتح المبین ؛ ومن احب سیدنا علیاً فقد صار من الصدیقین لا یتفق حبھم الا فی قلوب المومنین ؛ ولا یتفرق الا فی قلوب المنافقین ؛ ومن ابغضھم فقد ابغضہ اللہ ابد الآبدین ؛ فسبحان من یخلق ما یشاء ویختار ؛ خلق سیدنا محمداً واصطفاہ رسولہ المختار ؛ واجتبی سیدنا ابا بکر الصدیق بمزید التصدیق

یعنے سیدنا ابو بکر اور حضرت عمر بن الخطاب ؛ علیہم رضوان اللہ رب الارباب
اور از انجملہ یہ کہ جب سیدنا الشافعی قطب الاقطاب ؛ ہمام ائمۃ الامہ بغیر الارتیاب
فضائل و شمائل اہل بیت نبوی سے رطب اللسان ہوئے ؛ اور دلائل حسن
خصائل آل اطہار مصطفوی سے عذب البیان ہوئے ؛ تو حسادِ اربابِ فساد
نے بسطور کیا آشکار ؛ کہ امام شافعی رافضی ہین بلا انکار ؛ تو اون لئام کے
اتہام کا جواب تام بسطور سے آپ نے کیا اظہار ؛ **شعر**

اِن کَانَ رِفضاً حُبُّ آلِ مُحَمَّدٍ	فَلیَشہَدِ الثَّقَلَانِ اِنّی رَافِضی

اگر رفض بس حُبِّ آلِ رسول
ادائے شہادت کرین انس و جان
کہ ہون رافضی ہین بحُبِّ رسول
بحُبِّ حسن جو کہ ہین مجتبا
ہوا جنکے صدقے یہ ارض و سما
مکانسے ہوئے جب وہ در لامکان
اگر حُبِّ حسنین کا رفض نام
کہ وہ از محبانِ حسنین ہین
نہین بلکہ جو شاہِ ثقلین ہین
تو کب رفض ہو ودِّ آلِ رسول
جو ہے بغض صدیق و عادل عُمر
جو ہی بغض صدیقۂ نیک ان

تو اُسسے نہین مجکو ہرگز ملول
بدرگاہِ خلاق مجپر عیان
بحُبِّ علیؓ و بحُبِّ بتول
بحُبِّ امامِ شہِ کربلا
سماسے ہوا فوق اونکا سما
تو امکان نہین اونکا ہرگز بیان
تو صدیق ہو رافضی لاکلام
وہ حسنین سے قرۃ العین ہین
تو وہ از محبان حسنین ہین
کہ الا المودہ بقرآن نزول
وہ ہر دو وزیرانِ خیر البشر
کہ مداح جنکا خدائے جہان

وحسبی عثمان بن عفان انه — علیه اعتمادی هو سؤلی ومقصدی

هو الجامع القرآن والقانت الذی — اذا جن لیل لیس یاوی لمرقد

علی له بنتی المختار ارخی ستوره — فناهیك من عز ومجد مجدد

ولم یدع ذا النورین الا لانه — حوی بیته نورین من نور احمد

وان لعثمان بن عفان رتبة — من المجد تسمو عن سماك وفرقد

وان علیا کان سیف رسوله — وصاحبه السامی لمجد مشید

وقال رسول الله انی مدینة — من العلم هو الباب ابواب قصد

ومن کنت مولاه علی ولیه — ومولاك فاصدق حب مولاك ترشد

وانك منی خالیا من نبوة — کهارون من موسی وحسبك فاحمد

وکان من الصبیان اول سابق — الی الدین لم یسبق بطالع مرشد

ومازال صواما مقیما لربه — علی الحق قواما کثیر التعبد

لقد طلق الدنیا ثلاثا وکلها — راها وقد جاءت یقول لها ابعدی

وبالحسنین السیدین توسلی — بمجدهما فی الحشر عند تفردی

هما قرتا عین الرسول وسیدا — شباب الوری فی جنة وتخلد

وقال هما ریحانتای احب من — احبهما فاصدقهما الحب تسعد

وکان الحسین الصارم الحازم الذی — متی یقصر الابطال فی الحرب یشدد

شبیه رسول الله فی الباس والندی — وخیر شهید ذاق طعم المهند

بمصرعه تبکی العیون وحقها — فلله من جرم وعظم تودد

فبعدا وسحقا لیزید وشمره — ومن سار مسری ذلك المقصد الردی

والهيبة والوقار؛ واشتقى للصواب عمر بن الخطاب نملأ ذكره وطاب للبادين والحضار؛ وارتضى عثمان لجمع القرآن فجمعه بين اخماس واعشار؛ واختار على بن ابى طالب لاظهار العجائب والغرائب واشتهره بالحيدر الكرار؛ فهم الذين فى حقهم انزل الله الغفار؛ محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار؛ فسيدنا ابوبكر مونسه فى الغار؛ وسيدنا عمر امينه على الاسرار؛ وسيدنا عثمان مخزن حيائه شهيد الدار؛ وسيدنا على خازن خزائن علمه والانوار؛ اللهم صل وسلم على سيدنا محمد و آله الاطهار؛ وعلى جميع اصحابه واحبابه ائمة الابرار؛ مازجل زاجل بحسن التذكار؛ ولله در ما فى هذه الاشعار؛

فَمِنْهُمْ اَبُوْبَكْرٍ خَلِيفَتُهُ الَّذِيْ ؛ لَهُ الْفَضْلُ وَالتَّقْدِيْمُ فِىْ كُلِّ مَشْهَدِ
وَصَاحِبُهُ فِى الْغَارِ اِذْ قَالَ لَاتَخَفْ ؛ فَثَانِيْنَا ذُوالْعَرْشِ اَوْثِقْ بِمُنْجِدِ
وَسَدَّ عَلَى الْمُخْتَارِ مَخْرَجَ حَيَّةٍ ؛ هُنَاكَ بِرِجْلٍ مِنْهُ فَازَتْ بِاَسْعَدِ
فَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ قَبْضَ نَبِيِّهٖ ؛ وَصَارَ اِلٰى دَارِ النَّعِيْمِ الْمُخَلَّدِ
تَقَدَّمَ فِىْ نَيْلِ الْخِلَافَةِ بَعْدَهٗ ؛ بِاِجْمَاعِهِمْ لَا بِالْحُسَامِ الْمُهَنَّدِ
وَمَا اَشْبَهَ الصِّدِّيْقَ فِىْ الْفَضْلِ مُشْبِهٌ ؛ وَلَا اَحْصَيْتُ اَوْصَافَهٗ بِتَعَدُّدِ
وَيَتْبَعُهٗ فِىْ فَضْلِهٖ عُمَرُ الَّذِيْ ؛ رَمٰى عَنْ قِسِىِّ الصِّدْقِ قَوْسَ مُسَدَّدِ
هُوَ الْمَرْءُ لَمْ يَتْرُكْ لَهُ الْحَقُّ صَاحِبًا ؛ وَلَا قَعَدَ الشَّيْطَانُ مِنْهُ بِمَقْعَدِ
وَحَسْبُكَ اَنَّ اللّٰهَ وَافَقَ رَايَهٗ ؛ لَدٰى يَوْمِ بَدْرٍ اِذْ اَتٰى نُزُلًا مِنْ فِدٰى
كَذَا فِىْ اَذَانٍ وَالْحِجَابِ وَجَعْلِهِمْ ؛ مُصَلًّى مَقَامًا لِلْخَلِيْلِ بِمَسْجِدِ
وَمَا اَبْغَضَ الْفَارُوْقَ اِلَّا مُفَارِقٌ ؛ لِدِيْنِ الْهُدٰى ذُوْ مَذْهَبٍ لَمْ يُسَدَّدِ

ظاہر کرے باقرار پائدار کہ اذا صان اللہ رب الارباب ؛ جسم نبینا عن قرب الذباب لمخالطتہ القاذورات ؛ فکیف لم یصنہ رب البریات ؛ عن اصلاب المشرکین وارحام المشرکات

إِنَّ الَّذِي بَعَثَ النَّبِيَّ مُحَمَّدًا ... أَنْجَى بِهِ الثَّقَلَيْنِ مِمَّا يُجْحِفُ

وَلِأُمِّهِ وَأَبِيهِ حُكْمٌ شَائِعٌ ... أَبْدَاهُ أَهْلُ الْعِلْمِ فِيمَا صَنَّفُوا

فَإِنَّهُمْ أَحْرَوْا هُمَا مَجْرَى الَّذِي ... لَمْ يَأْتِهِ خَيْرُ الدُّعَاةِ الْمُسْعِفُ

وَالْحُكْمُ فِيمَنْ لَمْ تَجِئْهُ دَعْوَةٌ ... أَنْ لَا عَذَابَ لَهُ بِحُكْمٍ يُؤْلَفُ

وَبِسُورَةِ الْإِسْرَاءِ فِيهِ حُجَّةٌ ... وَبِنَحْوِ ذَا فِي الذِّكْرِ آيٌ تُعْرَفُ

وَلِبَعْضِ أَهْلِ الْفِقْهِ فِي تَعْلِيلِهِ ... مَعْنًى أَرَقُّ مِنَ النَّسِيمِ وَأَلْطَفُ

وَنَحَا الْإِمَامُ الْفَخْرُ وَالرَّازِيُّ كَذَا ... مَنْحًى بِهِ لِلسَّامِعِينَ تَشَنُّفُ

إِذْ هُمْ عَلَى الْفِطَرِ الَّتِي وُجِدُوا وَلَمْ ... يَظْهَرْ عِنَادٌ مِنْهُمُ وَتَخَلُّفُ

هما والد أخبر الرب به أحمدا ... كُلٌّ عَلَى التَّوْحِيدِ إِذْ يَتَحَنَّفُ

مِنْ آدَمٍ لِأَبِيهِ عَبْدِ اللهِ مَا ... فِيهِمْ أَخُو شِرْكٍ وَلَا مُسْتَنْكِفُ

فَالْمُشْرِكُونَ كَمَا بِسُورَةِ تَوْبَةٍ ... نَجَسٌ وَكُلُّهُمُو بِطُهْرٍ يُوصَفُ

وَبِسُورَةِ الشُّعَرَاءِ فِيهِ تَقَلُّبًا ... فِي السَّاجِدِينَ فَكُلُّهُمْ مُتَحَنِّفُ

هَذَا كَلَامُ الْفَخْرِ وَالرَّازِيِّ فِي ... تَفْسِيرِهِ هُوَ هَبَطَتْ عَلَيْهِمْ دَرَفُ

فَجَزَاهُمَا رَبُّ السَّمَا خَيْرَ الْجَزَا ... وَحَبَاهُمَا دَارَ النَّعِيمِ تُزَخْرَفُ

وَلَقَدْ تَدَيَّنَ فِي زَمَانِ الْجَاهِلِي ... يَةِ فِرْقَةٌ دِينَ الْهُدَى وَتَحَنَّفُوا

زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو وَابْنُ نَوْفَلَ هَكَذَا الْ ... صِّدِّيقُ مَا شِرْكٌ عَلَيْهِ يَعْكُفُ

قَدْ فَسَّرَ السُّبْكِيُّ بِذَاكَ مَقَالَةً ... لِلْأَشْعَرِيِّ وَمَا سِوَاهُ مُزَيَّفُ

صَلٰوۃٌ مِّنَ اللّٰہِ الْمُہَیْمِنِ دَائِمًا
عَلَی الْمُصْطَفٰے وَالْاٰلِ نُوْرِ الْمُحَمَّدِ

قال فی الصواعق عن نبراس العارفین قسطاس الواصلین شیخ الاسلام ابی ذرعۃ الولی العراقی قدس اللہ سرہ الباقی من احب سیدنا علیا اکثر من محبۃ سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہما لکونہ من ذریتہ اولغیر ذلک من المعانی المتعلقۃ بالامور الدنیویۃ فلاتناقض فی ذلک ولا امتناع فیہ انتہی ملخصًا لب لباب فی ھذا الباب یہ کہ جس ذاتِ ستودہ صفات سے جس شخصکو علی الخصوص شرافت حاصل ہو یا اوس ذاتِ مبرورسے شخص مذکور کو خصوصًا کوئی احسان وکرامت واصل ہے تو لاریب وہ ذاتِ ممدوح نزدِ شخصِ ممنوح غیرون سے افضل بلاانکار ہے یہ افضلیت اگرچہ جہت مخصوصہ سے آشکار ہے اما اس اعتقاد پر وداد مین نہ کچھ جائے انکار علمائے کبار ہے پس جو ذاتِ حمیدہ صفات از روئے نصوصِ صریحہ قاطعہ اوراحادیث صحیحہ ساطعہ اوراجماع حضراتِ صحابہ کرام اورقیاس حضراتِ ائمہ اعلام بالاتفاق ہمہ خلائق سے افضل واجل ہے اور از روئے عصمتِ ذاتیہ اورعفتِ صفاتیہ اور فضائل وخصائصِ علیہ اورشمائلِ نفائس جلیہ اورمعجزاتِ قاہرہ اورکراماتِ باہرہ کافۂ انام خواص وعوام سے بالاجماع اجل واکمل ہو تو ہر ایک اہل ایمان صاحب اذعان پر لازم والزم فرضِ متحتم کہ از روئے نسب وحسب اوس ذاتِ سید الکائنات علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیمات کو ہمہ انبیاء ومرسلین صلوات اللہ وسلامہ علیہم اجمعین سے اشرف واَلطف انفس وانظف تصدیقِ انیق جنانی اورتحقیقِ حقیق ایمانی سے جانے بصد اختیار اور یہی اعتقاد پر سداد بصد وداد لسانِ صدق عنوان سے

بِالذَّوْقِ لَا بِالْعِلْمِ يُدْرِكُ عِلْمُنَا | سِرٌّ بِمَكْنُونِ الْكِتَابِ مُصَدَّقُ
خَيْرُ الْوَرَىٰ نُورٌ إِلَٰهٌ لَوْ حَبِيبُنَا | أَنْوَارُهُ فِي هَدْيِهَا تَتَأَلَّقُ
إِنْسَانُ عَيْنِ الْكَوْنِ مَبْلَغُ سِرِّهِ | قُطْبُ الْكَمَالِ وَغَيْثُهُ مُتَدَفِّقُ
سِرُّ الْوُجُودِ وَنُكْتَةُ الدَّهْرِ الَّذِي | كُلُّ الْوُجُودِ بِجُودِهِ يَتَعَلَّقُ
يَا سَيِّدَ الْإِرْسَالِ غَيْرَ مُدَافِعٍ | وَأَجَلَّهُمْ سَبْقًا وَإِنْ هُمْ أَعْنَقُوا
أَرْجُوكَ يَا غَوْثَ الْأَنَامِ فَلَا تَدَعْ | بَابَ الرِّضَا دُونِي يُسَدُّ وَيُغْلَقُ
حَاشَاكَ تَطْرُدُ مَنْ أَتَاكَ مُؤَمِّلًا | فَلَأَنْتَ لِي مِنِّي أَحَنُّ وَأَرْفَقُ
فَعَلَيْكَ يَا أَسْنَى الْوُجُودِ تَحِيَّةٌ | مِنْ طِيبِ نَفْحَتِهَا الْبَسِيطَةُ تَعْبَقُ
وَعَلَى صَحَابَتِكَ الَّذِينَ نَاتَقُوا | رُتَبَ الْكَمَالِ وَمِثْلُهُمْ لَا يَلْحَقُ
أَعْظِمْ بِأَنْصَارِ النَّبِيِّ وَحِزْبِهِ | وَبِمَنْ أَتَى بِحِبَالِهِ يَتَعَلَّقُ

اے منصفِ مقرّ و متعسّف مفر جبکہ از روے براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ جو کہ آیاتِ الٰہیہ اور احادیثِ نبویہ سے اس کتاب میں نگارہیں اور چند کلماتِ زاکیاتِ ز برارِ باب درایات سے جو کہ اس بصیرتِ عاشرہ مین آشکار ہین ؛ اسلام ہمہ آبا و امہاتِ سید الکائنات علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیمات اظہر من الشمس علے نصف النہار ہے ؛ اسی پر اتفاق متدینین حضراتِ مفسرین و محدثین بلا انکار ہے ؛ تو کیونکر سطور ہذیانات و خرافات بکتے ہین منکرانِ سید المرسلین ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ وصحابہ الطاہرین ؛ کہ یہ اعتقاد پر فسادِ فرقہ رافضیہ ہے ؛ نزد ارباب سداد اصحاب رشاد ازبسکہ نا مرضیہ ہے ؛ خلاف اعتقاد بہبودادِ اہل سنت وجماعت سنیہ ہے

إذ لم تزل عين الرضا منه على ... وبدا يقيه فبطول عمرها أحنف
عادت عليه صحبة الهادي فما ... في الجاهلية للضلال لم يعرف
فلامه وأبوه أجرى سيما ... ورأت من الآيات ما لا يوصف
أحيى إله العرش نيل فضيلة ... أبويه ثم آمنوا لا تخرفوا
يكفي لمن لا يرتضيه صحته ... أدباً ولكن أين من هو منصف
صلى الإله على النبي محمد ... ما جدد الدين الحنيف محنف
وعلى صحابته الكرام وآله ... أو في رضاه يدوم لا يتوقف

کیونکہ شرافت وکرامت جناب سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ الطاہرین ہمہ عرشیات وفرشیات اولین وآخرین علی قدر مراتب ومآرب بالیقین مشرف ومکرم ہین آشکارہ وجود وجود رحمۃ للعالمین انعام واکرام شفیع المذنبین سے کوئی فرد افراد مخلوقات کوئی عدد اعداد موجودات بے نصیب نہین زینہار لطف وعنایات بے نہایات ذات قدسی صفات حبیب رب البریات ہر آن وزمان ہین مرتبی جمیع انام ہے ہر شان وہر عرفان مین وہی مددگار خواص وعوام ہے کما قال اللہ فی کتابہ المبین وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین فھو رحمۃ التوادی نعمۃ الغوادی مربی الجندی والجادی لانہ سر حضرۃ الاحدیۃ برالحضرۃ الاعظمیۃ منہ الفیض علی جمیع الاکوان وبہ قوام الارواح واشباح الاعیان ھو السر الساری فی جمیع العوالم کسریان الروح فی جسد بنی آدم منہ الکل ولہ الکل وھو الکل واللہ کل الکل شعر

یا سائلی عن بعض کنہ صفاتہ ... کل اللسان وکل منہ المنطق
فاسلک مقامات الرجال محققا ... إن المحقق شأوہ لا یلحق

معتقد ہین روافض بصد احترام ؛ اونکی فرضیت کے ہرگز معتقد نہون معاندین لئام
والا اوس اعتقاد سے وہ بھی روافض ہون نزد فہام ؛ اور حال یہ کہ معاندین
فرضیت امور مذکورہ کے معتقد ہین علی الدوام ؛ تو وہ بھی موافق اپنے اعتقاد کے
روافض ہوئے نزد منصفین کرام ؛ اور حق تو یہ ہے کہ وہ خارجی ہین
منکران حیدر کرار ؛ اور منکران سیدنا حسنین وسائر آل اطہار ؛ اور
منکران جناب مستطاب حبیب پروردگار ؛ صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ عدد
قطرات الامطار ؛ اے محب حبیب کریم ؛ وے معتقد بقلب سلیم ؛ جبکہ اسلام
ہمہ آباؤ امہات صاحب خلق عظیم ؛ علیہ اطیب الصلوٰۃ وازکی التسلیم ؛ نصوص
الٰہیہ اور احادیث نبویہ سے آشکار ہے ؛ اور اسی پر اتفاق ائمۂ امۂ ارباب
السنہ بلا انکار ہے ؛ تو اوس اعتقاد پر سداد اہل وداد سے کیونکر اہل ایمان
رفض شعار ہے ؛ فرضیت صلوٰۃ وزکوٰۃ مین بصد توقیر ولتسکین آیت
اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ سے روافض مستدلین ؛ اور اوسی آیت سے
استدلال اہل سنت وجماعت ہی بالیقین ؛ فرضیت صلوٰۃ وزکوٰۃ مین علی
الدوام ؛ تو اس استدلال سے اہل سنت پر رفض لازم نہین عند الفہام
نعم ایک ہی آیت سے فریقین کا استدلال ہے ؛ اور یہ اتحاد استدلال نہ جائے
قیل وقال ہے ؛ اسیطور اسلام ہمہ آبائے کرام اور امہات سید الانام
علیہ الصلوٰۃ والسلام مین اتحاد استدلال ہی ؛ اور یہ اتحاد نہ مذموم نزد علمائے
ذوی الکمال ہی ؛ واما قول القائل بازا باحیان قال فی البحران الرافضۃ ھم القائلون
ان جمیع آباء النبی صلے اللہ علیہ وسلم کانوا مومنین مستدلین بقولہ تعالیٰ وتقلبک

مخالف قرآن و احادیث سید انس وجان بلا مریہ ہے: خذلھم اللہ انی یؤفکون
کُبکبوا فی جھنم وانھم جنود ابلیس اجمعون ۔ وبرب اخص الخواص: یفضل
بالاختصاص انھم اخبث من الخناس بالقاء الوسواس فی صدور الناس
جب سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کو بسبب اظہار مناقب آل اطہار منسوب
برفض کیا بعض حساد پر عناد نے جیساکہ بالا ہوا نگارہ: اور آپنے سطور اسکا
جواب باصواب: ظاہر کیا بطرز اولی الالباب بلا اطناب: شعر

لو کان رفضاً حب آل محمد	فلیشھد الثقلان انی رافضی

تو کب یہ مؤلف مسکین طعن حساد و معاندین سے نجات پاوے: اور
اگر یہ جواب پر صواب زبان عجز بیان پر نہ لاوے: تو اہل ارتیاب
منکران حبیب رب الارباب سے کیا کیا جاوے شعر

لو کان رفضاً حب خیر الانبیاء	فلیشھد الحساد انی رافضی

اے محب سعید وے منصف رشید استدلال بالکتاب والاخبار منحصر نہین
روافض پر عند اولی الابصار: جو امر کتاب الہی اور سنت سید نباہی سے
آشکار ہے: اوسپر عمل کرنے مین سُنی و رافضی ہر ایک مساوی بلا انکار
ہے: اوسسے نہ سنی پر اسم رافضی صداقت شعار ہے: نہ اوسسے رافضی پر
اطلاق اسم سُنی سزاوار ہے: اسم سُنی و رافضی کا دیگر امور پر مدار ہے اگر
نزدیک معاندین وحاسدین طغام: محض استدلال بقرآن واحادیث
علیہ الصلوۃ والسلام: موجب رفض روافض ہے لاکلام: تو صلوۃ وزکوۃ
وصوم وحج بیت الحرام: وغیرہا ملزوم وفرائض اسلام: کہ جنکی فرضیت کے

محمد خیر الدین تراب اقدام المحبین قلب للباب فی ھذا الباب ان اعتقادنا واعتقاد سائر اھل السنۃ ؛ من اصحاب الظواھر والبواطن ائمۃ الامۃ بالتصدیق الحقیق والتحقیق الانیق والتوفیق الرفیق بغیر المریہ : ان جمیع آباء نبینا وامھاتہ علیہ الصلوٰۃ والتحیہ : من سیدنا آدم وحواء علیہما السلام ؛ کانوا سالکین مسالک التوحید والتجرید والتفرید علی الدوام ؛ طھر اللہ نسب حبیبہ تفخیماً لشانہ ؛ وحفظ جمیع آبائہ تتمیماً لبرھانہ ؛ وجعل کل صلہ من الاصول خیر اھل زمانہ . ھذا اعتقاد کل فحل من الفحول باوثق ایمانہ فھو انفس الانبیاء نسباً واخص الاصفیاء حسباً بنصوص قرآنہ اللھم بجاہ حبیبک الاطھر الاطیب ذی المراتب الفاخرہ ـ طھرنا من دنس الذنوب فی الدنیا والآخرۃ ـ وبجاہ آلہ الاطھار المنتجبین ـ وبحرمۃ اصحابہ الاخیار المنتجبین . واحفظنا من حب الاغیار لعیل الاسرار علی الدوام ـ وارزقنا الصلاح والفلاح فلاح لنا جمیع المرام **شعر**

طَلَعَتْ لَنَا بِاللّٰہِ مِنْہُ بُدُوْرٌ	اَبَدًا عَلٰی قُطْبِ السُّعُوْدِ تَدُوْرٌ
مِنْ نُوْرِ اَحْمَدَ شَمْسُ ضِیَاءُھَا	وَبِھَاءُھَا نَاحَدَّ ذٰلِکَ النُّوْرُ
وَبِبُدْ ذَاکَ النُّوْرُ حُسْنًا فَائِقًا	یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَالْاَنَامُ حُضُوْرٌ
مَحْبُوْبُنَا خَیْرُ الْبَرِیَّۃِ نَسَبُھُمْ	یَوْمَ النُّشُوْرِ لِوَاءُہٗ مَنْشُوْرٌ
فَزْنَا بِخَیْرِ الْعَالَمِیْنَ مُحَمَّدٍ	وَجَرٰی بِوَفْقِ مُرَادِنَا مَقْدُوْرٌ
لَاحَتْ لَنَا اَنْوَارُہٗ فَزَمَا بِنَا	نُوْرٌ وَّاُنْسٌ دَائِمٌ وَّسُرُوْرٌ
بِالْمُصْطَفَی الْمُخْتَارِ قَابَلَنَا الرِّضٰی	بَیْنَ الْاَنَامِ سَعْیُنَا مَشْکُوْرٌ
اَللّٰہُ فَضَّلَہٗ عَلٰی کُلِّ الْوَرٰی	فَھُوَ الْحَبِیْبُ وَفَضْلُہٗ مَشْھُوْرٌ

فی الساجدین وبقوله علیه الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاهرین الی ارحام الطاهرات انتهی فساقط عن عین الاعتبار؛ مردود عند اولی الابصار؛ لان اجماع ائمتنا الاخیار؛ مستدلین بالکتاب والاخبار؛ علی ان جمیع آباء نبیّنا المختار؛ مومنون بالله الغفار؛ صلی علیه الطیبون الابرار؛ وسلّم عدد قطرات الامطار؛ ینفی حصر اعتقاد الشیعة المسطور؛ ولا یضرّنا استدلالهم فیه بالکتاب والخبر المبرور؛ وقد شدّد الحافظ الشهاب الهیتمی الا غفور؛ انکارًا علی قول لقائل لعاطل المذکور؛ حیث قال وقول بعضهم نقل ابوحیان الی آخره سوء تصرّف منه لانه اعنی ناقل هذا الکلام عن ابی حیان لوکان له ادنی مسکة من علم او فهم لعقّب قوله ان الرافضة هم القائلون بذلک وقال له هذا الحصر باطل منک ایها الهوی البعید عن مدارک الاصول والفروع کیف والائمة الاشاعرة والماتریدیة رض قد اتفقوا علی ما مرّ به التصریح فی نجاة جمیع آبائه علیه الصلوة والسلام وکونهم اهل الجنان بفضل الله العلاّم فلوکنت ذا المام بذلک لما حصرت نقله عن الرافضة وا بفت انهم المستدلون بالایة والحدیث والعلامة الماوردی والفخر الرازی والغیث المطیر ابن النقیب النحریر وغیرهم من اکابر اهل السنة والجماعة المرضیة استدلوا فی اسلام جمیع آبائه علیه الصلوة والتحیة بالکتاب والسنة السنیة ونقلوا ذلک عن السلف الصادقین رضی الله عنهم اجمعین فلسنک ایها الناقل عن ابی حیان سکت عن ذلک ووقیت عرضه وعرضک من رشق سهاب الصواب فیهما هذا ملخص ما فی نجوم المبین لرجوم الشیاطین من درج الدرة الشریفة والدرج المنیفة ومنهل الصفا فی خصائص المصطفی علیه الصلوة والثنا یقول العبد المسکین

وَتُعْطٰى بِالشَّفَاعَةِ يَوْمَ تَجْفٰى	وَمَا لَكَ مِنْ مَقِيْلٍ اَوْ مَنِيْلِ
فَاَكْثِرْ اَوْ اَقِلَّ فَاَنْتَ تُجْزٰى	بِذٰلِكَ مِنْ كَثِيْرٍ اَوْ قَلِيْلِ
فَصَلِّ عَلَيْهِ تُجْزَ جَزَاءَ ضِعْفٍ	وَتُجْزَ مُضَاعَفَ الْاَجْرِ الْجَزِيْلِ
وَاَوْلَى النَّاسِ اَكْثَرُهُمْ صَلٰوةً	عَلَيْهِ بِهٖ وَاَحْرٰى بِالْقَبُوْلِ
وَصَلِّ عَلٰى حَبِيْبٍ حَازَ فَضْلًا	مَدٰى شَاْوِ الْكَلَامِ مَعَ الْجَلِيْلِ
فَاٰتَاهُ الْوَسِيْلَةَ مُسْتَجِيْبًا	وَبَلَّغَهٗ نِهَايَةَ كُلِّ سُوْلِ
وَاَزْلَفَهٗ وَشَفَّعَهٗ لِيَاْوِيْ	اِلَيْهِ النَّاسُ فِيْ ظِلٍّ ظَلِيْلِ
وَشَرَّفَهٗ وَلَمْ يَبْرَحْ شَرِيْفًا	فَيَجْمَعُ جُمْلَةَ الْمَجْدِ الْاَثِيْلِ
وَزَادَ مُحِبَّهٗ شَرَفًا وَفَخْرًا	بِتَفْضِيْلٍ وَتَنْوِيْلٍ اَصِيْلِ
وَزَادَ عَلَاهُ مِنْهُ بِطُوْلِ عُمْرٍ	فَصِيٌّ مِنْ مَوَاهِبِهٖ طَوِيْلِ
وَاَوْرِدْنَا عَلَيْهِ الْحَوْضَ وَفْدًا	لِنَرْوِيْ بِالرَّوِيِّ مِنْ سَلْسَبِيْلِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ ؛ وَعَلٰى اٰبَائِهٖ وَاَبْنَائِهِ الْوَاصِلِيْنَ اِلَيْهِ . عَدَدَ حَرَكَاتِ الْقُرْاٰنِ وَحُرُوْفِهٖ ؛ وَابْتِدَاءِ اٰيَاتِهٖ وَوُقُوْفِهٖ : وَعَدَدَ غَامِضِهٖ وَمَعْرُوْفِهٖ ؛ وَعَدَدَ غَرِيْبِهٖ وَمَاْلُوْفِهٖ : وَعَدَدَ مَوْجُوْدِهٖ وَمَحْذُوْفِهٖ ؛ وَعَدَدَ مَسْتُوْرِهٖ وَمَكْشُوْفِهٖ ؛ وَعَدَدَ مَحْجُوْبِهٖ وَمَظْرُوْفِهٖ . صَلٰوةً تُنَجِّيْنَا بِهَا نَوَائِبَ الدَّهْرِ وَصُرُوْفِهٖ : وَتَسْلِيْمًا تُسَلِّمُنَا بِهٖ عَنِ الصَّلِيْعَاءِ وَصُنُوْفِهٖ اٰمِيْنَ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

دعائے حصولِ سداد ؛ برائے منکرانِ اہلِ وداد

خدایا ہمہ منکرانِ رسول	نباشند زنہار از حق ملول

بِالْقُرْبِ خَصَّصَهُ وَعَظَّمَ قَدْرَهُ — فَسَمَا بِبَهْجَةِ نُورِهِ نَاحُورُ

خَيْرُ النَّبِيِّينَ الْكِرَامِ نَبِيُّنَا — بِالنُّورِ فِي الْعَرْشِ اسْمُهُ مَسْطُورُ

يَا صَاحِبِي نِدَاءُ صَبٍّ مُغْرَمٍ — قَلْبِي بِحُبِّ الْمُصْطَفَى مَعْمُورُ

إِنْ لَمْ أَزُرْ بِالْجِسْمِ قَبْرَ الْمُصْطَفَى — فَالْقَلْبُ مِنْ بُعْدِ الْمَزَارِ يَزُورُ

نِيرَانُ قَلْبِي بِالْبِعَادِ تَوَقَّدَتْ — وَمَدَامِعِي خَدِّي بِهَا مَمْطُورُ

فَمِنَ الْفِرَاقِ تَحَكَّمُ نِيرَانٌ لَهَا — لَهَبٌ وَمِنْ فَيْضِ الدُّمُوعِ بُحُورُ

فَمَتَى أَفُوزُ بِوَقْفَةٍ فِي طَيْبَةٍ — وَالْقَلْبُ مِنِّي فَارِحٌ مَسْرُورُ

إِنْ جَادَ دَهْرِي بِالْوُصُولِ لِطَيْبَةٍ — بَعْدَ الْمِطَالِ فَذَنْبُهُ مَغْفُورُ

هِيَ جَنَّةٌ مَنْ حَلَّهَا نَالَ الْمُنَى — وَسَمَا وَسَادَ وَصَافَحَتْهُ الْحُورُ

حَتَّى النَّسِيمُ إِذَا سَرَى مِنْ نَحْوِهَا — يَصْبُو إِلَيْهِ الْمِسْكُ وَالْكَافُورُ

قَالَ اللهُ جَلَّ جَلَالُهُ وَعَمَّ نَوَالُهُ تَتِمَّةً لِقَدْرِ سَيِّدِنَا الْخَلِيلِ وَتَفْخِيمًا لِذِكْرِهِ الْأَصِيلِ وَتَعْظِيمًا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۔ إِنَّ اللهَ وَمَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ۔ شعر

أَلَا إِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَى الرَّسُولِ — شِفَاءٌ لِلْقُلُوبِ مِنَ الْغَلِيلِ

فَصَلِّ عَلَيْهِ إِنَّ اللهَ صَلَّى — عَلَيْهِ وَلَا تَكُونَنْ بِالْبَخِيلِ

وَصَلِّ عَلَيْهِ قَدْ صَلَّتْ عَلَيْهِ — مَلَائِكَةُ السَّمَاءِ بِجِبْرَئِيلِ

أَلَا إِنَّ الصَّلٰوةَ عَلَيْهِ نُورٌ — لَدَى الظُّلُمَاتِ فِي الْيَوْمِ الْمَهُولِ

وَتَقْبَلُ ثُمَّ نِيرَانٌ خَفِيفٌ — وَتَخْفِيفٌ مِنَ الْوِزْرِ الثَّقِيلِ

إِذَا صَلَّيْتَ صَلَّى اللهُ عَشْرًا — بِوَاحِدَةٍ عَلَيْكَ عَلَى الرَّسُولِ

بصدیق و فاروق و عثمان علی کہ این عنصرِ حبِّ ایمان جلی
ز توفیق و توثیقِ تصدیقِ تام عطا کن بران منکرانِ لئام
کہ از حبِّ آبائے خیر الانام کہ آنجملہ اربابِ دار السلام
موفق مصدق بجان و جنان باقرار باشند از مومنان
بتقدیسِ نسبِ شہِ مرسلین ز آنجاس باشند از طاہرین
ازین دہ بصائر بدہ اے کریم ہمہ منکرانرا عطائے فخیم
کہ عشرہ حواس خفی و جلی مبشر بہ بشرائے حبِّ علی
شود ہر یکے حق شناس و بصیر منور بنورِ سراجِ منیر
نباشد بحبِّ ہمہ پنج ذات بدیدن شنیدن بجملہ صفات
خطاؤ فتورے گہے زینہار کہ از حق نباشد یکے را قرار
ہمین وردِ عشرہ بحبِّ دلی کہ صدیق و فاروق و عثمان علی
حسن ہم حسین و بتولِ رسول بلا حبِّ ایشان نہ ایمان قبول
کہ حبِّ ہمہ شرطِ حبِّ رسول برین متفق جملہ اہلِ وصول
و ودادِ حبیبی شہِ مرسلان ہمین شرطِ حبِّ خدائے جہان
ہویداؤ پیدا شدہ زین کلام کہ حبِّ ہمہ حبِّ ربّ الانام
ز عشرہ بصائر بعشرہ نصیب شود حبِّ عشرہ طفیلِ حبیب
ازین عشرۂ کاملہ بس مبین کمالِ محبت بصدق و یقین

غیوری ازین اعتقادِ سداد
شدہ از تو راضی شفیع العباد

بتحقیقِ ایمان و اسلامِ تام — بتوثیقِ عرفانِ خیرالانام

بکن حسبلہ را فائزین بالمرام — ز فوزاً عظیماً بصد احترام

کہ تسبیح و تقدیس و توحیدِ ذات — بہ تطہیر و تنفیسِ جملہ صفات

ہمین وصفِ ایمان نہ چیزے دگر — ہمین جملہ قرآن و جملہ خبر

خدا ذات واحد ز جملہ صفات — ز اوصاف موصوف آن پاک ذات

بہ تقدیسِ ذات و صفاتِ خدا — مساوی با یمان بلا امترا

ہمین اعتقادِ امامانِ دین — ز اسلاف و اخلافِ اہلِ یقین

ازین اعتقادِ سداد و وداد — ہویدا شدہ پیشِ اہلِ رشاد

کہ تنزیہِ خیرالورا لاکلام — ز جملہ عیوب و نقائص مدام

یقیناً شدہ شرطِ ایمان ضرور — نہ مشروط بے شرط یا بد ظہور

ہمین شرط معدوم در منکرین — لہذا نباشند از مومنین

کہ نورِ الٰہی شفیعُ الورا — ظہورِ خدائی شہِ دوسرا

ز جملہ نقائص منزّہ مدام — مُقدّس بہ تقدیسِ ربُّ الانام

ولے مُصطفا پیشِ اہلِ ضلال — نہ موصوف با وصفِ جملہ کمال

شرافت کہ باشد ز آبائے طین — نجابت کہ باشد ز آبائے دین

نہ قائل بآن منکرانِ لئام — برائے حبیبی شفیعُ الانام

کہ گویند آنہا بخبثِ لعین — کہ آبائے خیرالورا مشرکین

نہ از شرم دارند ہرگز نصیب — ندارند آنہا ز حُبِّ حبیب

خدایا طفیلِ شہِ مرسلین — طفیلِ ہمہ آلِ اقطابِ دین

اونکا دشمن خاسر و مخذول ہو
آرزوئے شر سے معزول ہو

خواہش قلبی جو در قلب لعین
منقلب از بہر خیر المرسلین

بھی نصوص الدین جملہ ملحدین
منکران رحمۃ للعالمین

از حسد چون سوختہ دنیا مین وو
آتش حساد سے ہین زشت خو

ہمچنان وہ منکران حاسدین
سوختہ نار حسد مین یوم دین

جب رضا جوئے حبیبی کردگار
پھر خیوری کو نہین غم زینہار

جسکے وہ غمخوار ہین دلدار ہین
اوسکے سب غمخوار دائم زار ہین

کر بیان وہ جو یہان منظور ہے
چھوڑ حاسد کو وہ خود مقہور ہے

جو بزرگان ائمہ پر صفا
دلسے ہین وہ عاشقان مصطفا

جست جوئے عیب سے محفوظ ہین
عین حق سے دائما ملحوظ ہین

پس اگر دیکھین وہ طرز اختلاف
ان عقائد مین جو ہین یہ پر صفا

غور فرماوین وہان ترجیح مین
خوب دیکھین قوت تصحیح مین

شرط ہے انصاف نزد منصفین
ورنہ عین اعتساف حاسدین

حق سے ہے مردود وہ از اہل نار
کیونکہ ہے وہ معترض بر کردگار

قسمت ایزد پہ دل سے نارضا
خواہش دل اوسکی تبدیل قضا

شر حاسد سے رکھے محفوظ رب
وہ جلے نار حسد مین بے ادب

اے عزیز و پر تمیز و باصفا
تمسے راضی در دو عالم مصطفا

یہ خیوری درد دوری پر صبور
بر حضور ہے سروری ہی شکور

معذرتِ مؤلّف مسکین اَنَا فَہ اللہ رحیقَ المحبّین

عذر کیا درکار نزدِ منصفین
بس ہے معذور مسکینِ حزین

نزدِ منصف ہی خیوری خیرِ دین
شرِ دین مشہور نزدِ منکرین

بحرِ خیر و شر بس زخار ہے
کشتیٔ فضلِ خدا درکار ہے

دیکھئے ربّ الورا روزِ شمار
کس مسمّیٰ سے کرے وہ آشکار

گر ندا ہو روزِ محشر اے امین
تم خیوری یا محمد خیرِ دین

تب تو راضی ہوں شفیعُ المذنبین
بھی تمامی اہلِ حق جو منصفین

شرِ دین سے گر کریں اوسکو ندا
تب تو راضی ہو لعینِ پُر جفا

نائبِ دجّالِ ابدالِ رجیم
جو وہابی منکرِ اہلِ نعیم

اوس ندا سے بھی وہ سب مسرور ہوں
درحقیقت گرچہ وہ مقہور ہوں

نصِ قرآن و احادیثِ رسول
اسطرح ناطق وہ ہیں پیشِ فحول

حق رضا جوئے شفیع المرسلین
وانما درحقِ جملہ مذنبین

نیز در جملہ حوائج لاکلام
حق رضا جوئے شہِ خیرُ الانام

ہیں وہ محبوبِ الٰہ العالمین
رحمتِ عامہ شفیعِ یومِ دین

اور یہ بھی ہے محقق لاکلام
اسے ماہر بالیقین ہر خاص و عام

جو رضا محبوب کی محبوب ہے
بس وہی مطلوب ہے مرغوب ہے

جو رضا مغضوب کی مغضوب ہے
کیونکہ وہ معیوب نامطلوب ہے

بس یقین ہمکو یہی حق الیقین
روزِ محشر میں وہ ربّ العالمین

ہو رضا جوئے شفیعِ المذنبین
تاکہ ہوں مسرور خیرُ المرسلین

قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين
هذا الجزء الاول من التقاريظ الحجازية لاهل السنة السنية وهو المسمى
درج الدرر السنية في ايمان الآباء والامهات المصطفوية
اللهم احفظه من شر عين كل حاسد لئيم كما حفظت البروج وجسد الذي على السرير
در مطبع یوسفی دکن به تحقیق رشیقی و تمیز انیقی طبع گردید

حضرتِ شاعر نہ شُعرا سے شمار
شعر اوسکا ہیچو گُل ہے خاردار
ہے یہ ضَرْبُ الْمَثَل نزدِ ہوشیار
خاطرِ گُل کن تحمّلِ جورِ خار
گُل کو لے تو خار سے اے گلعذار
گرچہ ہے آغوشِ گُل بر دوشِ خار
بُلبلِ شَیدا کا ہے اوس گُل سے کار
خار سے کیا کار عاشق جان نثار
یہ عقائد مثلِ گُل در باغِ دین
خار اشعارِ خیُوری بالیقین
طالبانِ این عقائد عندَ لبیب
اپنے مقصد پر فدا وہ اے لبیب
اِن عقائد پر وہ شَیدا جان نثار
کیون ترنّم گو نہون لیل و نہار
خار کب دیکھین کہ جب وہ مُنصفین
عاشقانِ رَحْمَۃٌ لِّلعالَمِین
خار کیا بل نارا و نیرانِ کلام
بَردِ سالم درد و عالم ہے مدام
ثمرۂ اَعمال نیت پر تقسیم
نیّتِ بندہ سے ماہر وہ علیم
روح نیت جملہ اَعمالِ بَدَن
چون بَدَن زندہ ز نیّت اے فطن
یا الٰہی روحِ ما باشد سلیم
از طفیلِ صاحبِ خُلقِ عظیم
اے خدائے خالقِ ہر نور و نار
وے فدائے لطفِ تو جملہ کبار
از طفیلِ سرِّ ذاتِ احدیت
واز طفیلِ بَرِّ ذاتِ صمدیت
دیدِ احمد سے مُنوّر ہو جنان
جبکہ ہو اِس جسم سے پروازِ جان
اس لسان سے ہو یہی عَذبُ البیان
یَا حَبِیْبِی اَنْتَ رَبِّی الْجِنَان

یہ خیُوری از حضوری فیضیاب
نارِ دوری سے نہو او سیرِ عذاب

دُرِّ صلواتِ خدا بر تو نثار
بر ہمہ آلِ تو اَصحابِ کبار

دہان و زبان سے نہو جو بیان — جنان اور جا ئین وہ روح و روان
رگ و ریشہ اُس سے ہمہ بانشان — نشان اُس سے منزہ وہ بے مثل شان

خُبوری یہی اوسکا لا بد نشان
وہ سُبحان سُبحان سُبحان شان

بلایا حبیبی کو جب لا مکان — تو وہ لام کان وہان پر عیان
نہ باقی رہا درمیان کچھہ حجاب — وہ لے رمز اَو اَدنیٰ بہر صواب
نہ ہرگز کیا لامکان مین سجود — کہ مسجود و ساجد قدیمی وجود
کہ جس بحر سے تھا وہ فیض قدیم — اوسی بحر مین وہ ہوا مستقیم
دوئی کا نہ باقی رہا کچھہ نشان — نشانِ مکان سب ہوا لامکان
اَنَا اَنتَ کا جب اُٹھا سب سخن — ملا آب مین نمک چون جان و تن
ہوا پاک جبکہ دوئی سے عدد — تو اَحمد ہوا اُس سے لا بد اَحد
اَحد سے کہ نہ نزدیک ہرگز عدد — عدد کسطرح سے وہ ہووے اَحد
ہوئے نام اَحمد سے جب بے نشان — تو اُس میم وہمی کا پٹکا کہان
وہ میمِ مکانی کا تھا جو نشان — مکان مین رہا وہ نہ در لامکان
رہا ایک بس وہ سمیع و بصیر — وہ قائل وہ سامع وہ یکتا قدیر
کہ ہرگز نہ ایسا کہے جو لبیب — کہ یہ غیر وہ غیر ہین دو حبیب

خُبوری یہ ہی بحرِ وحدت عمیق
شناور نہین اِسمین الا غریق

اوسی ایک سے ہی یہ سب نور و نار — کہ اَنت سی ہے یہ اَنا آشکار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرے سجدہ قرطاس پر گر قلم   جہان تک جہان مین نعیم و کرم

پڑھے اوسمین تسبیح ذکر نعم   تو احصائے اونکا نہووے ختم

تو کیونکر کرین شکر تیرا ادا   نہین وہ دہان و زبان ای خدا

نعیم نعم اوسنے ایسا حبیب   زہی خیر امت نے ہے یہ نصیب

کہ ادراک خلقت سے ہے ماورا   ورا د الورا ہے وہ بین الورا

ز تحت الثریٰ تا بفوق السماک   ہمہ نعل احمد سے یکذرہ خاک

تو کب خاک پا سے یہ ادراک ہو   کہ دراک اوصاف لولاک ہو

کہان یہ مکان و کہان لامکان   نہو لامکانی مکان مین بیان

جو پرواز جبروت لاہوت مین   نہ ممکن وہ ناسوت و ملکوت مین

کہ وہ بیچگون ذات بیچون نشان   چگونین نہ اسکا نشان ہو عیان

وہ ہی شان مطلق وہ شان عجیب   مقید نہ زنہار نزد لبیب

جلالِ سیوطی سے قولِ مُنیف — مقالِ مُصفّا ز شیخ عفیف
کہ تحقیق محبوبِ غوثُ الاَنام — مُفیضِ خلائق بہر صبح و شام
مُجاوِز وہ از قطب و فُراد ہین — وہ برتر ز اقطابِ ارشاد ہین
نبوّت کے اقدام تک بامرام — وراءُ الوَرا اونکا بیشک مقام
وہ ہی باطنِ احدیت بالیقین — نبوّت سوا فوق اُسکے نہین

قال فی نکات الاسرار ان ظاهر ولایۃ نبینا صلی الله علیه وسلم کانت اظهر واغلب فی سیدنا عبد القادر الجیلانی رضی الله عنه من باطنها حتی ماظهرت مثل ذلک فی اهل البیت رضی الله عنهم فهی من خصائصه رضی الله عنه ومن ثمه قال قدمی هذه علی رقبۃ کل ولی الله وقد خُصّ بکمال الغوثیۃ وهو غوثیۃ الجن والانس والملائکۃ وانه یتلو الائمۃ الاثنی عشر رضی الله عنهم فهو فوق سائر الاولیاء فی ای عصر کانوا

یہ نکاتِ اسرار مین سے عیان — یہ نجم المبین مین مفصّل بیان
کہ مشہور بارہ ائمۂ کرام — وہ باقی جو ہین اہلِ بیتِ عظام
تو اونمین یہی شاہ مخصوص ہین — ستارو نمین چون ماہ منصوص ہین
یہ ایسے خصیصہ سے ہین نامدار — کہ اُسسے نہ فائز وہ گرچہ کبار
امامت خلافت یہ اونکا مقام — نہ وہ غوثیت مین عظیم المرام
جو ہے غوثیت کا نہایت کمال — وہ ہی شاہ جیلا نکا مخصوص حال
یہ ہین غوث جن و بشر لاکلام — یہ غوثِ ملائک جمیلُ المقام
جو اسکے سوا اہلِ بیتِ عظام — تو ہین غوثیت سے نہ فائز مدام
ولایت کے باطن سے وہ فیضیاب — نہ ہوا اونکا اظہرِ ولایت مآب

اناکی یہ صورت جو خاکی ضعیف — مربی ہوا اوسکا تو اے لطیف

یہ صورت جو تیری وہ مرآت ہے — توئی رائی مرئی یکے ذات ہے

زہے صورت حق تعالیٰ مبین — تبارک توئی احسن الخالقین

یہی جملہ عالم سے مقصود ہے — یہ مسجود و ساجد تو معبود ہے

کیا صورت خویش پردہ نشین — وہ پردیسے ظاہر تو ہے درکمین

کیا اوسے کثرت کا سب کاربار — تو صورت یہ سیرت ہوئی آشکار

کیا بحر و بر مین تو اونکو سوار — تو املاک پر اونکا ہے اقتدار

دیا رزق اونکو من الطیبات — فضیلت دیا اونکو بر کائنات

نبی کو نبوت سے اکمل کیا — ولی کو ولایت سے اجمل کیا

کیا اہل ظاہر پہ ظاہر عیان — کیا اہل باطن کو روشن جنان

کیا علم ظاہر کسی کو نصیب — کیا جسم کا ایک حاذق طبیب

کیا ایک واعظ بسے خوش بیان — بلاغت مین یکتا فصیح اللسان

وہ تقریر و تحبیر مین بے نظیر — بشارت نذارت مین ازبس خبیر

کیا ایک محبوب عالی مقام — کہ لاریب یکتا وہ غوث الانام

قال فی المرقاة شرح المشکوة معزیا الی الحافظ السیوطی جلال الدین والعلامة الشیخ عفیف الدین نور اللہ مرقدهما وفی اعلی الجنان ارقدهما ان سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سره النورانی مجاوز عن القطب والفرد الی قدم النبوة یعنی انه قطع منازل الصدیقیة العظمیٰ وقد بلغ مقام وراء الوری وهو باطن الاحدیة والولایة المطلقة المحمدیة

یہ مذکور در شرح مشکات ہے — جو ملا علی کی وہ مرقات ہے

کہ لاریب جو اوّلین آخرین — وہ میرے قدم سے ہوئے فائضین
کہ قدمین احمد پہ میری جبین — جبینِ محمد پہ جانِ حزین
قدم سے قدم ہی برائے حبیب — ز قدمِ حبیبی قدم پہ نصیب
جو ہی دست و پائے حبیبِ خدا — وہی دست و پائے خدائے سما
خدا ذات اوسکی محمد صفات — صفت اور موصوف ہی ایکذات
جو محبوبیت خاص بہرِ حبیب — یہ خلعت ہوا مجکو اُسّے نصیب
ولایت جو ہی مطلقہ [illegible] — حبیبِ خدا کی علیہ السلام
تو اُسّے ملا مجکو یہ حظِ تام — کہ قدمی علیٰ اولیائے عظام
جو میرے مراتب مین رتبہ صغیر — وہ ہی اُنکے عالی رتبے سے کبیر
یہ ما ینطق عن الہویٰ سے کلام — کلامِ خدا ہے کلامِ عظام
یہ ظاہر ہین ہی قولِ غوث الوریٰ — حقیقت مین فرمانِ ذاتِ خدا
یہ اظہارِ نعمت بلا امترا — یہ ہی شکرِ نعمت کا بہرِ خدا
یہ فرمانِ ایزد ہی سے آشکار — کہ اظہار کر نعمتِ کردگار

وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ الآیۃ

نہ ہی فخر کچھ کبر کا یہ مقام — کہ حکمِ خدا سے ہوا یہ کلام
اسیطور فرمانِ خیر الانام — انا سید ابن آدم مدام
کہ مخفی جو محبوبیت کا مقام — تو ظاہر کیا اوسکو خیر الانام
نہ ظاہر کرین اُسکو بین الانام — تو کب اُسکو سمجھین ہمہ خاص و عام
اگر قولِ محبوبِ غوث الوریٰ — معاذ اللہ ہوتا نظر ز ہوئے

ولائے حبیبِ شہِ نامدار — ہوا شاہِ جیلان پہ اظہر نثار
تو ایسا نہ زنہار اونکو نصیب — یہ انکا خصیصہ طفیلِ حبیب
اگرچہ وہ خورشید عالی مقام — ستارو نمین ہے وہ جلیل المرام
مگر جو قمر کی ملاحت عیان — کہ ذاتِ جمالی وہ ہے بیگمان
تو لاریب خورشان وہ معدوم ہے — نہ وہ حسنِ مہ اوسپہ مقسوم ہے
لہذا نہ تشبیہ دین جو فہام — کسی نازنین کو بحسنِ کلام
کہ خورشید چہرہ وہ ہے دورانام — کہین ماہ رو ہے وہ در حسنِ تام

وَيُؤَيِّدُ مَا قُلْنَاهُ قَوْلُ اللهِ الانور لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ

صفاتی تجلّی مقامِ کلیم — تو اسیر ہوا اونکو غش اے فہیم
ہوئی لن ترانی بھی اسپر ندا — کہ ہرگز نہ دیکھے تو ذاتِ خدا
تجلّی صفاتی کا ہے یہ مقام — کہ طاقت نہ اوسکی تجھے ہے مدام
وہ بیہوش ہوکر گرے طور پر — تو کسطور دیکھین وہ از چشمِ سر
کیا جلوۂ وصف نے جب ظہور — تو ادراک باقی نہ تھا در شعور
کہان ذاتِ ربّی کہان یہ کلیم — یہ دیکھے جو ہے اہلِ خلقِ عظیم
جو مرحومہ امّت مین غوث الورا — وہ ذاتی تجلّی کے لائق سدا
کہ انکی مدد پر حبیبِ خدا — تو کیونکر یہ ہون غیر بھی ضعفا
لہذا یہ فرمانِ غوث الورا — بفرمانِ ربّی جو ربُّ السما
کہ قدمی علیٰ رقبِ کلّ ولی — یہ ہے خاصہ انکا خفی و جلی
کہ یہ اقدم ہے یہ اے صادقین — بہر گردنِ اولیائے زمین

خیوری کا نورُ البصر وہ قدم
اسی سے خیوری ہوا محترم

یہ مجمل بیان ہے ز نجم المبین
کہ مسطور فرمانِ اہل الیقین

وصالِ خدا کے جو ہین دو طریق
چلین اُنپہ توفیق جنکی رفیق

یکے راہِ قربِ نبوت عیان
نبی و صحابہ اسی پر روان

وہ بارہ اماماںِ عالی مقام
اسی رہ سے واصل ہوئے لاکلام

وہ قربِ ولایت دگر ہے طریق
توسط ائمہ کا اسمین رفیق

یہی راہِ ابدال و اوتاد ہے
یہی راہِ اقطاب و افراد ہے

تو وہ شاہِ جیلانِ غوث الانام
یہ دو نو طریقون سے واصل مدام

وہ بارہ ائمہ جو ہین الانام
تو یہ تیرھوین اونمین لابد امام

ہمہ اولیا انسے ہین فائضین
مفیض ہمہ یہ الی یوم دین

تو حاصل ہوا اسّے اے نیکدان
کہ محبوبِ یکتا یہ در ہر زمان

یہی شمع پروانہ ہین وہ کرام
تو پروانہ اونکو کسیکی مدام

کہ پروانہ کو انکا پروانہ بس
جو ہے انکا پروانہ پھر کیا ہوس

خیوری کو پروانہ پروانہ وار
کہ پروانہ تیرا وہ پروانہ دار

قال فی جامع العلوم والتحبیر وغیرھما کالجامع الکبیر بالاستاد الجید المنیر بانہ ما احد یتصرف فی الملکوت الاعلی بالعزل والنصب غیر الشیخ سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس اللہ سرہ النورانی وکان اذا رکب علی المرکب مشی تحت رکابہ سبعون

تو کرتے نہ تسلیم اہلِ صفا ۔ نہ گردن پہ رکھتے قدم آپ کا
چہ جائے وہ کہتے بصد التجا ۔ بنہ پائے خود را تو بر عینِ نا
صحابہ اماموں سوا اولیا ۔ وہ اقطاب و افراد جو اصفیا
وہ سب اولیانے جو ہین در امم ۔ رکھا اپنی گردن پہ انکا قدم
وہ قدم قدم سے ہوئے باکرم ۔ تو سب نے رکھا سر کو پیشِ قدم
جو قدم نبوت سوا ہے قدم ۔ وہ انکے قدم سے ہوا باکرم
یہ لاریب ہے اعتقادِ عظام ۔ کہ محبوبِ غوث الورا لاکلام
وہ مثلِ صفی اللہ مسجود ہین ۔ جو منکر ہوئے اونکے مردود ہین
وہ مردود کیا بلکہ نمرود ہین ۔ وہ لاریب شدادِ مطرود ہین
جو انکے قدم سے ہوئے منکرین ۔ تو لائق وہ خنزیر کے بالیقین
وہ لاریب دائم لعین و رجیم ۔ سزاوار دوزخ وہ اہلِ جحیم
کرامت کا منکر جو ہی بدنہاد ۔ تو ہی اسکے دلمین ولی کا عناد
کرامت کے جو منکران جہول ۔ وہ ہین منکرِ معجزاتِ رسول
جو ہی منکرِ معجزاتِ حبیب ۔ تو لعنِ خدا اوسکو دائم نصیب
نہ مسلم کو ہو اوس قدم سے فرار ۔ کہ اُسنے رکھے اسکو دارالقرار
تو جسنے رکھا وہ قدم راس پر ۔ ہوا مالکِ مُلکِ جنّ و بشر
وہی مالکِ ہند مشہور ہے ۔ وہی دیدۂ دل مین جون نور ہے
قدم اونکا جسنے رکھا عین پر ۔ ہوا عینِ عالم وہ نور القمر
ہوا وہ فرید جہان شکر گنج ۔ کرے خاک سی شکر بے تعب رنج

کہ اقدار ایزد پہ با اہتمام ہوا دست رس انکو بالاحترام
کہ جب پہنچے اسجا پہ یہ غوث دین تو روزن ہوا اوبن از بس مبین
تو داخل ہوئے اوسمین شاہ زین کہ عین عنایت کے یہ نور عین
منازع ہوئے اُسسے یہ حق شناس بحق حقیقی حقیقت اساس
یہ باالحق للحق حق الیقین یہ علم الیقین سے نہووے مبین
و لے رکھ تو اسطور یہ اعتقاد کہ وہ شاہ محبوب غوث العباد
قضا و قدر کے وہ صدر الصدور وہ تیر قضا کو پھراوین ضرور
جو حکم قضا ہے بامر خدا تو اوس پر قضا اونکی غالب سدا
قضا و قدر اُنسے ہی ممضیاب کرین محو اسکو یہ عالی جناب
و یمحو اللہ یثبت بلا ارتیاب یہ لاریب عند اللہ ام الکتاب
و شاہد لوح محو و اثبات سے یہ مبرم قضا ہرا وسی ذات سے
دہان و زبان ام الکتاب نہو محو یہ تا بروز حساب
امور خلائق سے یہ ماورا کوئی مثل انکے نہین دوسرا
مقامات انکے وراے عقول عقول ورا انین لابد جہول
نہین مثل انکے ہوا آشکار نہوگا کبھی تا بروز شمار
وراء الورا انکا لابد مقام یہ ولیو نمین سلطان یکتا مدام
یہ ظاہر مین ہین عبد قادر شہیر یہ باطن مین طٰہٰ بشیر و نذیر
یہ بے مثل ہین غوث بالاتفاق ولے انکے منکر جو اہل نفاق

خیوی کیا جنکو حق نے عزیز

الف طلك قال فی التکملة العلیة بالاسانید الجلیة وغیرہ من الزبر السنیة ان رجال الله اذا وصلوا الی القدر امسکوا الا سیدنا عبد القادر الجیلانی قدس الله سرہ الصمدانی فانه وصل الیه ففتحت له روزنة فیه فولج فیها ونازع اقدار الحق بالحق للحق لانه من وراء امور الخلق وعقولهم فلهذا قال رضی الله عنه وانا ممالا تعلمون هذا ملخص ما فی نجم المبین والله یهدی به المتقین ۝

علوم حقیقت کی جامع کتاب	تو ہے طور اوسمین بلا ارتیاب
بھی تفسیر جامع سے ہے یہ منیر	بھی تحبیر مین ہے یہ امر شہیر
بھی ہے تکملہ مین یہ روشن بیان	مفصل یہ نجم المبین مین عیان
کہ وہ ہیکل نور غوث الانام	وہ شاہ شہان انپہ دائم سلام
وہ ملکوت اعلی کے ہاکم بدوام	تصرف کرین آوین حسب المرام
کہ دین عزل جسکو وہ مختار ہین	وہ دین جسکو منصب سزاوار ہین
نہ اونکے سوا ہے ولی زینہار	کرے امر ملکوت مین آشکار
وہی اس تصرف پہ مخصوص ہین	نہ دیگر ولی اسّے منصوص ہین
وہ حسوئت مرکب پہ ہوتے سوار	سواری پہ چلتے شہے نامدار
تو ور زیر پا اونکے ستر ہزار	فرشتے چو پروانہ ہوتے نثار
وہ مثل نقیبان ہمہ قائلین	کہ یہ ہین شہ اولیائے زمین
قضا و قدر تک جو پہنچین مجال	وہ مردان حق صاحبان کمال
تو استادہ اوسجائے پر وہ مدام	قضا و قدر مین نہ انکا مقام
ولے یہ جو ہین شاہ غوث الانام	تو ایسے یہ محبوب عالی مرام

وہی اونکے لائق جو ہی جائے پاک
نہ لائق دگر ہے ز سمک و سماک

جو ہی فیض نورِ خدائے قدیم
وہ ہی شانِ لولاک خُلقِ عظیم

تو لابد ہوئے وہ نبیِّ الوریٰ
کہ اسکے نہ لائق ہوا دوسرا

تو کیوں اُنکے منکر ہوئے وہ لئام
نہیں بل وہ منکر ز ربُّ الانام

ہمارے زمانے میں ہیں یہ وَلید
جو پیدا ہوئے ہیں یہ فرقے جدید

خدا کے جو مقبول ہیں بندگان
بھی سردار اُنکے شہ ہے دوجہان

تو لاریب وہ انسے ہیں منکرین
تو کچھ اُنمیں از نورِ ایمان نہیں

خُبوری بیان کر تو نعتِ حبیب
نہ کر ذکر اونکا جو ہیں بے نصیب

وسیلۂ جمیلۂ حصولِ برکات نعت پسندیدہ وصفتِ حمیدۂ
سیّد الکائنات علیہ اَطیب الصّلوات وازکی التّحیات
وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی الخیرات

وہ ربّی وہ ربُّ الوریٰ بیگمان
وہی مہربان سب پہ ہی مہربان

[1] قال فی لباب التاویل ومعالم التنزیل والتحبیر وغیرها من التفاسیر یُطلق اسم الرب بغیر الالف والام اضافةً علی غیر الله بتةً کقول سیدنا یوسف علیه السلام اِنّهٗ رَبّیٓ اَحسن مثوایَ اراد به العزیز ولم یرد به انه معبوده وکقوله علیه السلام لِلّذی ظنّ اَنّهٗ ناجٍ مّنهما اذکُرنی عند ربّکَ ای عند سیّدک الملک ریّان انتهی قال صاحب التمهید فی اصول التوحید روی عن ابی هریرة رض انه قال رأیت ربّی فی سکک المدینة یمشی وعلیه حلة حمراء وفی رجلیه نعلان صفراوان ای رأیت سیدی الحسن بن علی رض انتهی واسم خدا بالضم بمعنی المالک والصاحب ویطلق علی غیر الله اضافةً

تو منکر جو اونکا وہ ہے بے تمیز

کہ زنہار اونکی نہ یہ التجا ۔۔ کہ خلقت کرے اُنکی مدح و ثنا
کیا اونکو جبکہ خدا نے پسند ۔۔ تو لابد وہ ابدی ہوئے ارجمند

قَالَ اللّٰهُ الْمَلِكُ الْغَفَّارُ وَرَبُّكَ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ وَيَخْتَارُ

جو چاہی وہ پیدا کرے کردگار ۔۔ وہ لاریب خلّاقِ لیل و نہار
کرے جسکو چاہے وہ مختار کار ۔۔ وہ مختار ہو خلق مین نامدار
بزرگی سے لاریب ہو وہ جمیل ۔۔ عدوّ و ولی بزرگی سے ذلیل
نہین اُسکے دربار مین ای فتا ۔۔ کسیکو کہے جائے چون وچرا
جو چاہی کرے اُسکو ہی وہ جدیر ۔۔ وہی ہی علےٰ کُلِّ شَیْئٍ قدیر
ہمہ فعل اُسکے سراسر حکم ۔۔ کہ لاریب ہین وہ زکنزِ قدم
کرے گر کسیکو وہ باختصاص ۔۔ کہ ہون اُسّے فائز عوام و خواص
تو یہ حکمت و لطف کا اقتضا ۔۔ کہ جملہ ورا ہین وہ ہو مقتدا
ولید و دگر عروہ اہلِ ہوا ۔۔ وہ کہتے کہ ہیہات یہ کیا ہوا
محمد ہوئے کیون نبیّ الورا ۔۔ ورا ہین یہ ہی عقل کے ماورا
کہ لائق نبوّت کے ہم اغنیا ۔۔ دریغا نہ گردش نے زیبا کیا
کہا اونسے حق نے کہ اے مشرکین ۔۔ نبوّت کے لائق تو یہ منہ نہین
سزاوارِ مسند نہ ہرگز کہان ۔۔ کہان وہ نبوّت کہان یہ سگان
خدا ہے علیم و حکیم و بصیر ۔۔ معزّ و مذلّ و قدیر و خبیر
تو لائق نبوّت کے تہا جو مکان ۔۔ وہ منظور اوسکو زجملہ جہان

یہ ہی نقطۂ وحدتِ جانِ جان ۔ یہ ہی آشکارا نہین کچھ نہان
ولے عین جسکی ہین نقطہ ہوا ۔ وہ ہی نقطۂ غین سے پر ہوا
جو ہے بحرِ وحدت ہویت شعار ۔ وہ لاریب زخار ہے بے کنار
ہوا غرق اِس بحر مین جو غریق ۔ تو ساحل کا ہرگز نہو وہ رفیق
یہان تنگ میدانِ گفت و شنید ۔ کہ یکرنگ دونو یہ ہین اے سعید
ہمہ تن یہان گوش مثلِ کلیم ۔ جو قائل وہ سامع یکے ہے قدیم
نہ کر خوض اسمین یہ بحرِ عمیق ۔ نہ اسمین شناور مگر جو غریق
نہوتی وصیت یہ تنزیل مین ۔ بجو اُسکے جو اہلِ انجیل مین
تو ہوتا یہ سرِّ نہان آشکار ۔ کہ تبلی السرائر کا ہو کاربار
قیامت کا لاریب ہوتا قیام ۔ نہ مذکور ہوتا کوئی غیر نام
یہ نائی کا نغمہ وہ نے زیر دست ۔ نہ ساقی سوا مے سے مستِ الست

خیوری انا سے ہوا جب خموش
اوسی دستِ ساقی سے ہے جام نوش

نہ در روز و شب ظلِ خیر الوریٰ ۔ تو روشن ہوا اِسکے بے امترا
کہ قیدِ دوئی ہے یہان ناپدید ۔ وہی ذاتِ یکتا وحید و فرید
کہ شمس و قمر اونکا سایہ مدام ۔ تو در زیرِ سایۂ محمد تمام
جو ہے اُنکا سایہ وہ عرشِ عظیم ۔ تو کیونکر نہ چومے وہ نعلِ فخیم
اگر اونکے سایہ کا ہوتا صدور ۔ تو روئے زمین پر وہ کرتا ظہور
تو اُسکا یہ رکھتا کوئی گر قدم ۔ تو اوسکی جو عظمت وہ ہوتی عدم

لہ نحو کدخدا ودہ خدا وناوخدا یعنی صاحب البیت ومالک القریۃ ومالک السفینۃ کذا فی الرشیدی وغیاث اللغات وغیرہا

ہُوَ الاَوّلُ الآخِرُ وَالسّلام — ہُوَ الظّاہِرُ الباطِنُ اے فہام

سمیعٌ بصیرٌ متینٌ صبور — مجیرٌ خبیرٌ مبینٌ غفور

حفیظٌ علیمٌ عظیمٌ حسیب — غنیٌّ کریمٌ رحیمٌ رقیب

عزیزٌ معزٌّ وحیدٌ شہید — بدیعٌ قریبٌ عفوٌّ مجید

وہ معطی مہیمن وہ محیی حکیم — وہ جبّار واعلیٰ وہ فیض قدیم

وہ فتّاح وماجد احد وہ شکور — وہ ہادی وہ منجی وہ سرّ ظہور

وہی رازدار و نہاں سرّ از دار — ہمہ رازِ دل اونپہ ہین آشکار

نہ جب غیب غیب اونپہ کچھ غیب ہی — تو پھر غیب دانی مین کیا ریب ہے

جمالِ حبیبی وہ در چشمِ سر — کیا مردمک پر اُسی نے مقر

اوسیکا ہمیشہ زبان پہ بیان — جو پروانہ در عشقِ او شد جنان

زبان چون وزیر و جنان پادشاہ — یہ تیری حضوری مین شام وپگاہ

جو تیرے قدم پر رکھے شہ جبین — تو کیونکر رعیّت نہو تابعین

خُمِ تن شراب اوسمین خونِ جگر — دمادم کرون نوش از جامِ سر

اگر نقل درکار ہو در جناب — تو مرغوب دل سے نہ دیگر کباب

وہ طنبورِ تن ہی یہ رگ جملہ تار — نہین ذکر سب کا بجز یار یار

کہ ہر موئے تن مین وہ تیرا جمال — بہر موئے من از تو روئے کمال

تو ہی شاہد و حاضر نورِ عین — توئی نورِ عین و دگر جملہ غین

ہوا جسکے نزدیک یہ عین عین — تو ہو اوسکے دلبر بسے غینِ شین

۵ یعنی کدخدا وہ خدا ناوخدا لے ہمام یعنی صاحب خانہ اور مالک گاؤن اور مالک کشتی ازانام معالم التنزیل اور لباب التاویل و تفسیر بحیر اور تمہید وغیرہا کتب سے بہ تلخیص کلام اللہم ایہا المنکرین طریق الاسلام

بہر دو طرف ایک ہی میم ہے   بہر طور یا کا وہ تتمیم ہے
جو ہے خاتم حرف در قلب میم   تو خاتم ہوئی میم قول قدیم
الف لام مین لام اندر الف   الف لام سے تو نہو منحرف
یہ ہی جملہ در میم بے ارتیاب   یہی کل مضمون حق در کتاب

الٓمٓ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ

وہی واو ہی بھی وہی نون ہی   اوسی نون مین جملہ مکنون ہی
وہ نون و قلم اور ما یسطرون   اہی سر سے ہی یہ جملہ چگون
جو ہے اسم جامع وہ اعداد نون   وہ اعداد سورت ہوا رہنمون
وہی قاف ہی بھی وہی میم ہے   وقسمہ میم احمد یہ دو نیم ہے
وہی باطن عرش و فرش و انام   وہی سر اسرار ہے لا کلام
لہذا محمد ز سر بطون   نہان در ہمہ شئی مسماے نون
وہ میمی نقاب رخ دلربا   حدوث و قدم مین وہ برزخ سدا
وہ سلما حدوثی جو ہی مہ جبین   وہ لیلی قدم جو بسے نازنین

وہ ہر دو نمودار از یک حجاب
خیوری حجاب نیوری مآب

نہوتا یہ پردہ اگر در وجود   تو مسجود ہرگز نہوتا ودود
نہ موجود مرآت ہو پر صفا   تو رخ کسمین دیکھے سہی دلربا
جو لیلی کرے دید مرآت سے   تو خود کو کرے دید خود ذات سے
وہ رائی وہ مرئی وہی ایک ذات   صفت دید اوسکی یکے از صفات

کبھی خالی نہ ہووے زمین زینہار / پلیدی سے در روز و شب اے کبار
تو لائین نہ ظلِ حبیبِ نور / کرے ارضِ ناپاک پر وہ ظہور
تو حق نے رکھا اونکا سایہ مدام / قراطیس پر بہرِ حفظِ تمام
وہ قرآن ہے ظلِ خیر الوریٰ / عقولِ وراسے وہ ہے ماورا
بھی ہین خیر دین بر طریقِ صفا / تو اوسکی وہ تعظیم لاوین بجا
کہ جو ہین وہی ظلِ صبح و مسا / کہ ہو ظلِ احمد کا جلوہ سدا
جو چاہے کہ دیکھے لقائے حبیب / تو ہو دید قرآن سے اسکو نصیب
کہ ہی ظلِ شئے مثلِ شئے لاکلام / تو کیونکر نہ دیکھے وہ خیر الانام
اگرچہ ہوا مثلِ احمد عدیم / ولے وصفِ احمد کلامِ قدیم
بشر سے منزہ وہ خیر البشر / تو ظلِ حبیبی ہوا مستتر
وہ ہین فیضِ نور قدم سر بسر / تو سایہ کا اونمین نہین کچھ اثر
جو ہمسایہ اونکا وہ سایہ نہین / تو کچھ اونمین شرکت کا پایہ نہین
وہ پایہ جو انمین سمایا نہین / تو وحدت نے منھ کو چھپایا نہین
جو اونکا جو سایہ وہ نقطہ مدام / تو اسّے منزہ خدا لاکلام
کہ وصفِ حدوثی کا سایہ نشان / منزہ قدم اسسے ہی بیگمان
جو ہے کمر احمد مین یہ ٹکا پڑا / تو اوسمین یہ دل تیرا اٹکا پڑا
اگر میم وہمی کا ہو وہم دور / تو باقی رہے وہ احد بالضرور
وہ ہے سرِّ حضرت نزدِ فہام / نہ مدغم محمد مین ہے لاکلام
وہ ہے سرِّ میمی بلا امترا / وہ اول وہ آخر وہ ہے سرِّ خدا

یہ ہین مثلِ انگشتری بیگمان
بانگشتِ دستِ شہِ مُرسَلان

وہ ہین مَظہرِ مدرارِ جود و عطا
عَوالم ترّی اوسیسے ہے اِہترا

وہ ہین بحرِ زُخّارِ فضلِ عظیم
عَوالم نہ امواجِ اوسکے ہمیم

دُرِ بحرِ احدیّت کردگار
وہی ذات یکتا ہے آشکار

وہی لعل وَحدت وہی جانِ جان
وہی ذات اوسکی صِفت یہ جہان

وہ ربّ العوالم وہ منّاعِ ضَیر
مُفیضِ عَوالم بصد ہاے خَیر

نہ ہرگز ورا کو ملے کچھ عطا
خدا سے بغیرِ شفیعُ الوَرا

کہ احدیّت و وَاحدیّت دگر
ہوا اِثنین وحدت کا دائم مَقر

خزائن خدا کے جو مَملوّ جود
تو مفتاح اونکی حبیبِ ودود

خلیل و دگر انبیائی عِظام
یہ ہین جملہ محتاجِ خیرُ الانام

شہنشہ محمدؐ وہ ہین نائبین
تو اِنسے دو عالم مین وہ سائلین

حبیبِ خدا کے وہ ہین کامہ گو
نبی انبیا کے ہے اے نیک جو

صفیُّ اللہ سے تا بروزِ جزا
شرایع کے مالک شفیعُ الورا

دل صاف اونکا لطیف و خبیر
لطافت مین یکتا ہے بے نظیر

وہ عِلمِ لدُنّی سے زخّار ہے
نہ ساحل کا اس بحر مین کار ہے

وہ بیتِ علوم خدا ہے مدام
وہ دارِ مَدارِ علوم تمام

وہ ہے کنزِ مخفی بلا اِستِرا
نہ ماہر کوئی اوسکے خلق خدا

کہ فرقان قطرہ نہ بحرِ حبیب
یہ اظہر من الشمس نزدِ لبیب

وہ ہے بحرِ فیضِ قدم بے کنار
تو کب اوسکو حادث کرے اِنحصار

تو ہر دو مین پردہ وہ مرآت ہی
حقیقت مین دونو وہ یکذات ہی

محب اور محبوب کا ہے ظہور
اوسی ایک مصدر سے اے ذیشعور

تو مشتق سے ہرگز نہ مصدر جدا
رہی فعل کے ساتھ فاعل سدا

محمد احد ہے خدا ہے احد
احد ایک لاریب ہے بے عدد

خیوری احد پاک جب از عدد
تو باللہ ربی وہ یکتا احد

خدا مصطفا مین یہ فرق عیان
وہ طالب یہ مطلوب ہے بیگمان

خدا اونکا لاریب ازلی مرید
مراد خدا مین یہ ہی وحید

وہ مالک یہ مذکور اے جان من
محب اور محبوب جون جان و تن

مگر دل سے ہو دور کر بوم وہم
تو ہو اسکا ادراک بر عقل و فہم

کہ ظاہر ہین حادث قدیمی حبیب
حقیقت مین اطلاق انکا نصیب

یہ ذاتی وہ عارض بقید سلیم
وہ نور الہی ز کنہ قدیم

وہ عارض ہوا اوسسے جب بے نشان
تو قید مکان سے گئے لامکان

تو اسکا نہ زنہار ممکن بیان
کہ مطلق نہو از مقید عیان

خیوری اسی پر تو کر مختصر
کہ ہی وحدہٗ ذات خیر البشر

نہین اونکا ہرگز شریک و نظیر
وہ در حسن یکتا سمیع و بصیر

کہ ہی جوہر حسن اونمین چنین
کہ تقسیم کا اوسمین امکان نہین

عوالم ہمہ پیش خیر الوریٰ
چو یکدانہ خردل بہ پیش سما

ثناگو ہوا اونکا خود وہ قدیم
کہ وصفِ تو لاریب خُلقِ عظیم

کہ سُبحان ذاتی جہان مُستقیم
اَنَا عَبدُہٗ رمز او سجا سلیم

وہ ظاہر مین بندہ بلا اِسترا
ولے اونکو باطنین جانے خدا

نہ ظاہر مین ہرگز وہ معبود ہے
ولے در حقیقت وہ مسجود ہے

کیا جب فرشتون نے اُنکو سجود
ز اِبلیس ظاہر ہوا تب جحود

کہ ظاہر پہ ناظر ہوا وہ رجیم
نہ سمجھا کہ مسجود خُلقِ عظیم

گیا ظاہری امر پر وہ طغام
کہ آدم کا ہرگز نہین یہ مقام

اگر حکمِ غفّار ہوتا عیان
کہ احمدؐ کو سجدہ کرو با جنان

تو ہرگز نہ کرتا کبھی وہ جحود
وہ جبریلؑ سے پیش کرتا سجود

کہ لاریب ماہر وہ اِس عَین سے
نہ وہ دیکھتا نقطۂ غَین سے

محمد حقیقت مین نامِ خدا
رکھا نام اونکا جو کامِ خدا

محمدؐ بھی محمود ہے ایکذات
ولے اِسمہٖ برتر وہ عالی صفات

لہذا یہ قولِ خواصِ کرام
کہ ہی عکس اونکا جو قرآنِ تام

سراپا نبیؐ ہے وہ بیشک مدام
وہی اونکا علیہ جو خیرُ الانام

کرین خُفیہ پردے مین جملہ کلام
جو رمزِ حقیقت نہ کھولین فہام

یہان پردہ اوسکو جو منظور ہے
تو کب کشف ہو جو کہ مستور ہے

جو محبوب دل ہر وہ محجوب ہے
جو محجوب ہے دل کا محبوب ہے

اوٹھاؤن اگر یہ حجاب و نقاب
تو ہون زندہ مردہ بلا ارتیاب

جو مُردہ وہ زندہ اُٹھین بحساب
محمدؐ پرستی سے ہون کامیاب

دلائل جو اسکے ہیں سب بے شمار
وہ نجم المبین میں سب ہیں آشکار
وہ ہیں اِس رسالے میں بھی مختصر
ازانجملہ یہ ایک ہے مُشتہر

قال فی العرائس والتحبیر وغیرہما من زبر النحاریر ان سیدنا محمدًا صلی اللہ علیہ وسلم یعلم ما بین اَیدِیہِم من الامور الاولیات قبل خلق الخلائق لانہ اوّل ما خلق اللہ نورہ وَمَا خَلفَہُم من اھوال القیامۃ وغیرھا وَلَا یُحِیطُونَ بِشَیٔ مِّن عِلمِہ لانہ شاھد علی احوالھم وھم لا یعلمون من معلوماتہ الا بما شاء اللہ ان یخبرھم من ذلک انتہی ملخصًا من نجم المبین واللہ یہدی بہ المقتدی

کُھلا کسطرح سے وہ کنزِ قدیم
خَتَم اوسپہ لاریب خُلقِ عظیم
جو یکتا و داو خدائے کریم
وہ ہے اوس خَتَم سے عیاں ای فہیم
نہ محبوب ہوتا وہ کنزِ قِدَم
تو اوسپر نہ کرتا خدا وہ خَتَم
کہ ذاتی شرف پر خَتَم بسکہ دال
لہذا ہوا خَتَم اوسپر کمال
سیادت جو تھی مطلقہ در قِدَم
قدامت پہ اوسکے ہوئی وہ خَتَم
جو ہے خاتمِ کنزِ مخفی مدام
وہ مِفتاح اوسکی نہ اِسمین کلام
کُھلا اوسیسے بھی بند اُسیسے ہوا
وہی فاتح و خاتمِ کبریا
وہی انتہا بھی وہی ابتدا
اوسی ابتدا سے ہوا اِنتہا
یہ ہے شان یکتائے بیچون سدا
خدا کی خدائی اوسی پر فدا

وہ رُوحِ عوالم وہ محمود ہے
نُجُوری کا ہر دم وہ مسجود ہے

وہ حُبِّ خدا ہے مُجسّم ضرور
وہ فیضِ قدیمی وہ سِرِّ سرور
وہ نورِ الٰہی وہ سِرِّ ظہور
ظہورِ کریمی سے ہے وہ غفور

الحمد للہ الذی فضلنی علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین حتی فی اسمی وصفتی نبیی وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام نحن الاخرون الاولون وفی روایۃ السابقون ہذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

وہ اوّل وہ آخر رؤف و رحیم
وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم

اوسی بذر سے یہ شجر آشکار
اوسی ثمر سے یہ شجر تاجدار

جو ہے بذر اوّل وہ آخر ثمر
ہمہ شجر سے ہے بذر بین کر نظر

کہ ظاہر بذر کا وہ شجر جسیم
شجر کا جو باطن وہ بذر کریم

شجر کی حقیقت سے ہے وہ علیم
کہ اوسے ہوا ہے یہ جسم فخیم

وہ مادر پدر ہے یہ تا بہ پسر
پسر سے بلاریب ماہر پدر

یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم

وہ ظاہر مین آدم سے پیدا ہوا
یہ باطن مین اونسے ہویدا ہوا

وہ فرزند جسکا پدر ہے پسر
وہ حوا اسی پسر کا ہے اثر

یہ ہے وہ پسر نزد اہل بصر
کہ آباو اجداد اوسکے پسر

وہ ہی ام اور امی لقب
وہی آدم و آدمی کا نسب

وہ ہی روح اعظم وہ حب قدیم
وہ ہی پدر ارواح خلق عظیم

وہ روح خدا ہے وہ روح الہ
وہ خلق خدا کی ہمیشہ پناہ

کیا اونکو پیدا جہان آفرین
خدا اونسے پیدا ہوا بالیقین

وہ پیدا نہوتے اگر اے فہیم
تو پیدا نہوتا خدا ئے قدیم

خدا لم یلد گرچہ ہے بے امترا
ولیکن محمدؐ سے پیدا ہوا

قد ورد فی الاحادیث القدسیۃ لولاک یا محمد لما اظہرت الربوبیۃ رواہ العلامۃ ابن النقیب

قیامت پہ ہووے قیامت نمود
دوئی کا نہو دل پہ ہرگز غبار
محمد محمد یہی ذکر بس

کرامت ندامت رہی بے وجود
جنان اور نیران سے ہرگز نہ کار
یہی اسم ذاتی پہ فریاد رس

یہی نقش ہے دل پہ بس نقشبند
اسی سے خیوری ہوا ارجمند

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ الآية

قال الحافظ القسطلانی علیه الرضوان الربانی فی المواهب اللدنیة بالمنح المحمدیة ان الله سبحانه سمی حبیبه صلی الله علیه وسلم بنحو سبعین اسما من اسمائه الحسنی والمراد بها الاوصاف لانها کلها اعلام وضعت له فکل الاسماء التی وردت اوصاف مدح واذا کان کذلک فله صلی الله علیه وسلم من کل وصف اسم ثم عد منها الخمسة المذکورة فی الآیة المسطورة وروی العلامة الخفاجی والعلامة علی القاری فی شرح الشفا وغیرهما فی غیرها عن سیدنا عبد الله بن عباس رضی الله عنهما انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل جبریل فسلم علی فقال فی سلامه السلام علیك یا اول السلام علیك یا آخر السلام علیك یا ظاهر السلام علیك یا باطن فقلت یا جبریل کیف تکون هذه الصفة لمخلوق وانما هذه صفة الخالق فقال یا محمد ان الله امرنی ان اسلم بها علیك لان الله قد فضلك بهذه الصفة وخصك بها علی جمیع الانبیاء والمرسلین فشق لك اسما من اسمه ووصفا من وصفه ربك محمود وانت محمد وربك الاول والآخر والظاهر والباطن وانت الاول والآخر والظاهر والباطن فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم

والابریز والاشراقات الالهیّۃ وغیرها من زبر المهرة الدینیّه

محمد محمد کا جوش و خروش
ہمہ بحر و بر مین سُنے اہل ہوش

نہ شُنونده اوس یادکو تیرا گوش
کہ مدہوش دنیا سے تیرا یہ ہوش

تَصوّر محمد کا رکھ تو مدام
کہ ہی پاسِ انفاس یہ لا کلام

تو ذکرِ محمد سے رَطبُ اللسان
مقالِ محمد سے عَذبُ البیان

تو شکلِ محمد مین ہووے نشان
نشانِ محمد پہ ہو جان فشان

رہی خواب و خور مین اوسیکا خیال
خیالِ جنان مین اُسیکا جمال

رہی شَغفِ دل مین وہی نقشبند
اوسی نقش سے نقش ہو ارجمند

ہمیشہ رہے مَردمک مین وہ میم
رہی طورِ حبّہ مین حاے حکیم

دگر میم در طورِ مہجہ مُقیم
یہی ہے صراطِ خدا مُستقیم

نہ زاغ بصر ہو نہ ہرگز طغے
نہ کذبُ الفوادِ لیٰ ما رایٰ

تو کیونکر نظر آوے تجکو دگر
کہ ہی مردمک مین وہ نورُ البصر

تو کر دال پر اپنے دلکو نثار
قدم پر جبین رکھ نہان آشکار

کہ اِس دالِ دیّان سے تو دوام
دلی دولتِ دین سے با مرام

خیوری تو ساجد اسی دال پر
یہی دال ہی دال اس حال پر

قال اللہ تعالت اسماءہ و توالت نعماءہ فی تعظیم الحقیقۃ الکلیۃ قولاً کریماً اِنّا عرضنا الامانۃ علی السمٰوٰت والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوما جہولا لیعذب اللہ المنافقین والمنافقات والمشرکین والمشرکات ویتوب اللہ علی المؤمنین

فی التفسیر التحریر وغیرہ من النحار بر المشاہیر علیہم رضوان اللہ القدیرۃ

رضائے محمّد رضائے خدا
رضائے خدا مصطفٰی کی رضا

کہ و لسوف یعطیک عہدِ خدا
تو کیونکر نہ چاہے یہ اُنکی رضا

خدا نے جو چاہا ظہورِ خدا
تو حُبِّ خدا خود ہویدا ہوا

رکھا نام اوسکا حبیب خدا
وہ حُبِّ خود آپ ہے بلا امترا

کیا یاں نے خاتم کو اوسمین مزید
کہ یہ خاتم حُبّ یکتا وحید

ہمہ فرشیات و ہمہ عرشیات
یہ ہین اوسکے مظہر بصد بیّنات

وہ یادِ محمّد مین جملہ غریق
تو اُنکی مدد اونکا دائم رفیق

یہ اوسکے مربّی الیٰ یوم دین
یہ ہین رحمت جملۂ عالمین

نہ اُنکی مدد سے وہ ہون فیضیاب
تو لاریب فورًا وہ جملہ خراب

یہی ذات ہی بحت بے امترا
خدا اور خلقت مین برزخ سدا

یہ ہی باطنِ احدیّت لاکلام
مربّیِٔ جملہ خلائق مدام

فمنہا ان کل اسم من اسمائہ تعالی یقتضی حقیقتہ فی العلم والعین فلہ مظہر وقد اتفقوا علی ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم مظہر اسم اللہ الجامع لجمیع الاسماء ولہ ظاہر وباطن فھو یربی ظاہر العالم بمقتضی اسم الظاہر ویربی باطنہ باسم الباطن ولہ التربیۃ الکاملۃ فلھذا قال خصصت بفاتحۃ الکتاب لانہا مصدرۃ بقولہ الحمد للہ رب العالمین فھو مجمع البحرین ولہ الخلافۃ والنبوۃ والرسالۃ والخاتمیۃ والولایۃ التامات اصالۃ لیکون برزخًا بینہ وبین الخلائق کلھا ولہ صلی اللہ علیہ وسلم البحت الساذج وھو باطن الاحدیۃ ھذا ملخص ما فی نجم المبین من عقد الفرائد شرح العقائد وفلائد الجواھر

فقد ورد فی الاحادیث القدسیۃ بعبارۃ الکلمات ... کنت کنزًا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق لاعرف ... اللہ ... ولولاک لما خلقت ... الافلاک ... نجم المبین ۱۲

والمحبۃ متلازمتان والولاء والبلاء توامان فہم عن لذۃ المحبۃ والمحنۃ مبعدون کل حزب بما لدیہم فرحون وللہ در المولی الجامی قدس اللہ سرہ السامی ۔ شعر

ملائک راچہ سود از حسن طاعت		چو فیض عشق بر آدم فرو ریخت
	ومن ھذا القبیل ذالک القول الجمیل	
فرشتہ عشق نداند کہ چیست قصہ مخوان		بخواہ جام گلابی بخاک آدم ریز

فالانسان اختص بالعشق وصول فیض الرحمن من الحضرۃ الکلیۃ وھی باطن الاحدیہ بلا توسط سائر البریۃ وحملہ تلک الامانۃ الالہیۃ وسر الحضرۃ الاحدیۃ لاختصاصہ باصابۃ رشاش النور الالہی وکل روح اصابہ رشاش نور اللہ سبحانہ صار مستعداً لذلک النور وسر الظہور والفیض الموفور وکان عرض العشق المحمدی والفیض الاحمدی عاما علی المخلوقات من العرشیات والفرشیات وحملہ خاصا بالانسان مظہر الامتحان لانہ مع سائر المخلوقات کنسبۃ الجنان مع الابدان فالعالم شخص وقلبہ الانسان فکما ان عرض الروح عام علی الشخص الانسانی وحملہ وقبولہ مخصوص بالقلب بلا واسطۃ ثم من القلب بواسطۃ العروق الممتدۃ یصل عکس الروح الی جمیع الاعضاء فیکون متحرکا بہ کذلک عرض العشق المذکور والفیض المسطور عام لاحتیاج الموجودات الی الفیض وقبولہ وحملہ خاص بالانسان ومنہ یصل عکسہ الی سائر المخلوقات ملکہا وملکوتہا فاما الی ملکہا وھو ظاہر الکون اعنی الدنیا فیصل الفیض الیہ بواسطۃ صورۃ الانسان من صنائعہ الشریفۃ وحرفہ اللطیفۃ التی بہا العالم معمور ومزین واما ملکوتہا وھو یامر کن باطن الکون اعنی الاخرۃ فیصل الفیض الیہا بواسطۃ روح الانسان وھو اول شیئ تعلقت بہ القدرۃ فیتعلق الفیض الالہی من امر کن اولاً بالروح الانسانی ثم یفیض منہ الی عالم الملکوت فظاہر العالم وباطنہ معمور بظاہر الانسان وباطنہ وھذا سر الخلافۃ

والمؤمنات وکان اللہ غفورا رحیما

اعلم ایّها اللبیب لصفی والمحب لاریب الوفی شرح اللہ صدرک باسرارہ ونوّر فکرک بانوارہ ان تلک الامانۃ الالهیّۃ کاللوز فی العوالم التمثیلیّۃ فظاهرہ قشر وفیہ اللب ذو الحرۃ الجلیّۃ والحرۃ ایضا فیهن بالرقۃ المرئیّۃ وفیہ لبّ اللبّ وحبّ الحبّ علی الخصوصیّۃ وفی هذا اللبّ هو الدهن المقصود بغیر المرئیہ من ذلک اللوز عند ذوی القریحۃ الذکیّۃ فالتکالیف الشرعیّۃ والامور الدینیّۃ المرعیّۃ قشر تلک الامانۃ الازلیّۃ وفیہ لبّ الطریقۃ المسلوکۃ البهیّۃ ولبّ اللبّ هو الحقیقۃ المرضیّۃ وفیہ دهن المحبّۃ والجذبۃ المحمدیّۃ والمودۃ والفیوض الاحدیّۃ وتحصیل البقاء والرضاء بسر الاحدیّۃ فالانسان مخصوص بهذہ المقامۃ العلیّۃ ومنصوص بالترقیات السنیّۃ لانہ مظهر للجلال والجمال بالصفۃ العلمیّۃ فلہ مقام الخلافۃ والمحبوبیّۃ الذاتیّۃ بخلاف ملائکۃ الرحمن قال فی روح البیان وبها فضّل الانسان علی الملائکۃ اذ الملائکۃ وان حصل لهم المحبۃ فی الجملۃ لکن محبتهم لیست مبنیّۃ علی المحن والبلایا والتکالیف الشاقۃ التی تعطی الترقی اذ الترقی لیس الا للانسان فلیست المحن والبلایا الا لہ ومن ثم قال الحافظ فی دیوانہ نوّر اللہ سرّہ برضوانہ شعر

شب تاریک وبیم موج گرداب چنین هائل		کجا دانند حال ما سبکساران ساحلها

یعنی تخرج قلزم الصبابۃ وقاموس الاذابۃ ولیلۃ جلالۃ الحق الذاتیۃ ساریۃ وامواج مخاوف الصفات القهریۃ طاریۃ وطلاطم المهلکات نائلۃ وورطۃ الامتحانات هائلۃ فالملائکۃ القائمون فی بر التقوی الخابس والعباد الواقفون فی سواحل الزهد الیابس کیف یعرفون احوالنا ومآلنا ثم کیف یعلمون اهوالنا ومآلنا لانهم مستبشرون بالطاعۃ التی هی کالقشر من لب لباب العشق المبرور اذ القانعون بالمامورات الظاهریّۃ فالفارغون عن اثقال المحبۃ المحمدیّۃ والمحبۃ

ظلم نفسہ بحمل الامانہ لانہ وضع شیأ فی غیر موضعہ فافنی نفسہ وازال حجبہا الوجودیۃ وھی لمعروفۃ بالانانیۃ وجہل ماسوی نوراللہ ومحبوبہ بالکلیۃ فالجہول ھو العالم لان نہایۃ العلم ھو الاعتراف بالجہل فی باب المعرفۃ والعجز عن درک الادراک ادراک قال المولی الجامی قدس اللہ سرہ السامی **شعر**

غیر انسان کس نکرد قبول	زانکہ انسان ظلوم بود وجہول
ظلم او آنکہ ہستیئ خود را	ساخت فانی بقائے سرمد را
جہل او آنکہ ہرچہ جز حق بود	صورت آن زلوح دل بزدود
نیک ظلمے کہ عین معدلتست	نغز جہلے کہ مغز معرفتست
ای نکردہ دل از علائق صاف	مزن از دانشِ خلائق لاف
زانکہ در عالم خدا دانی	جہل علمست وعلم نادانی

فلو لم یکن للانسان قوۃ ھذہ الظلومیۃ والجہولیۃ لما حمل تلک الامانۃ در لوامع آوردہ کہ آن بوالعجبی کہ عشق را در عالم بشریت ست در مملکت ملکیت نیست کہ ایشان سایہ پرورد لطف عصمت اند ومحبت بے درد را قدر وقیمتے نیست عشق را طائفہ درخور ندکہ صفت اتجعل فیہا من یفسد فیہا سرمایۂ بازار ایشان وسمت انہ کان ظلوما جہولا پیرایۂ روزگار ایشانست ملکی را بینی کہ اگر جناحی را بسط کند خافقین را در زیر جناح خود آرد اما طاقت حمل این امانت ندارد وآن بیچارہ آدمی را بینی پوستی در استخوانی کشیدہ بے باک از شراب بلا در قدح ولا چشیدہ وہیچ تغیری در روی ظاہر نگردیدہ کہ آن صاحب جنانست لہذا حامل امانت وامانست۔ **مصرع**۔ والقلب یحمل مالا یحمل البدن ؂

انہا حفن من الامانۃ وحملہا وقلن یارب نحن مسخرات بامرک لا نرید ثوابا ولا عقابا ولم یکن

المخصوصة بالانسان ۔ در کشف الاسرار فرموده که چون آسمان و زمین و کوهها بترسیدند
از پذیرفتن امانت و باز نشستند از برداشتن آن رب العزة آدم را گفت انی عرضت
الامانة علی السموٰت والارض والجبال فلم یطقنها وانت آخذها بما فیها قال یارب ومافیها
قال ان احسنت جوزیت وان اسأت عوقبت قال بین اذنی وعاتقی یعنی آدم بطاعت
وخدمت بنده وار درآمد وگفت برداشتم میان گوش و دوش خویش رب العالمین
گفت اکنون که برداشتی ترا دران معونت وقوت دهم اجعل لبصرک حجابا فاذا خشیت
ان تنظر الی مالا یحل لک فارخ حجابه واجعل للسانک لحیین وغلقا فاذا خشیت ان تکلم
بمالا یحل فاغلقه واجعل لفرجک لباسا فلا تکشفه علی ما حرمت علیک شیخ جنید قدس سره
فرموده که نظر آدم بر عرض حق بود نه بر امانت لذت عرض ثقل امانت را بروی فراموش
گردانید لاجرم لطف ربانی بزبان عنایت فرموده که برداشتن از تو و نگاه داشتن
از من چون تو بطوع بارها را برداشتی من هم از میان همه ترا برداشتم وحملناهم فی البر
والبحر وروی ان آدم علیه السلام قال احمل الامانة بقوتی ام بالحق فقیل من یحملها یحمل
بنا فان ما هو منا لا یحمل الا بنا فحملها **شعر** ۔ راه او را بدو توان پیمود ؛ بار او را بدو
توان برداشت ۔ قال بعضهم ۔ آن بار که از بردن آن عرش ابا کرد ؛ با قوت او
حامل آن بار توان بود ؛ القصه خلعت حمل امانت جز بر قامت با استقامت انسان که
منشور انی جاعل فی الارض خلیفه بر نام نامی او نوشته اند راست نیامد و چون کاری
بدین عظمت و مهمی بدین اهمیت نامزد او شد جهت دفع چشم زخم حسود آن شیاطین
که دشمن دیرینه او بند سپند انه کان ظلوما جهولا بر آتش غیرت افگندند تا کور شود هر انکه
نتواند دید قال هل الحقیقة ان الظلم والجهل صفتا مدح فی حق مودی الامانة فان الانسان

الاوقات فیرجع الی الحضرۃ بالتضرع والابتہال معترفا بالذنوب وهم المؤمنون والمومنات
فیتوب اللہ علیہم لقولہ ویتوب اللہ علی المومنین والمومنات والحکمۃ فی ذلک لیکون کل طبقۃ
من الطبقات الثلاث مرءآۃ یظہر فیہا جمال صفۃ من صفاتہ فالطبقۃ الاولی اذ لم یحملوا
الامانۃ وترکوا نفعہا لضرہا فہم مرءآۃ جمال صفۃ عدلہ والطبقۃ الثانیۃ اذ حملوہا طمعا فی
نفعہا ولم یؤدوا حقہا وقد خانوا فیہا بان باعوہا بعوض من الدنیا الفانیۃ فما ربحت
تجارتہم وما کانوا مہتدین فہم مرءآۃ یظہر فیہا جمال صفۃ قہرہ والطبقۃ الثالثۃ اذ حملوہا
بالطوع والرغبۃ والشوق والمحبۃ وأدوا حقہا بقدر وسعہم ولکن کما قیل لکل جواد کبوۃ وقع
فی بعض الاوقات قدم صدقہم عند ربہم فی حجر بلاء وابتلاء بغیر اختیارہم ثم اجتباہم ربہم
فتاب علیہم وہداہم بجذبات العنایۃ الی الحضرۃ فہم مرءآۃ یظہر فیہا جمال فضلہ ولطفہ
وذلک قولہ تعالی وکان اللہ غفورا رحیما للمؤمنین بفضلہ وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء
فلہذا قال بعض العارفین ان الحکمۃ الالہیۃ اقتضت ظہور المخالفۃ من الانسان لیظہر
منہ الرحمۃ والغفران وللہ در الحافظ جلال الدین قدس اللہ سرہ المبین۔ **شعر**

سہو و خطائے بندہ گرش نیست اعتبار		معنائے عفو و رحمت آمرزگار چیست

وفی الحدیث القدسی لو لم تذنبوا لذہبت بکم وخلقت خلقا یذنبون ویستغفرون فاغفر لہم
وفی الحدیث النبوی لو لم تذنبوا لخشیت علیکم اشد من الذنب الا وہو العجب ولہذہ الحکمۃ
خلق اللہ آدم بیدیہ ای بصفاتہ الجلالیۃ والجمالیۃ فظہر من صفۃ الجلال قابیل والمخالفۃ ومن صفۃ
الجمال ہابیل والموافقۃ وہکذا یظہر الی یوم قیام الساعۃ ولیس الحدیثان المذکوران
واردین علی سبیل الحث علی الذنب فان قضیۃ البعثۃ اصلاح العالم وہو لا یوجد الا
بترک الکفر والشرک والمعاصی ولکن علی سبیل الحث علی التوبۃ والاستغفار الا تری ان

هذا القول منهن من جهة المعصية والمخالفة بل من جهة الخوف والخشية من ان لا يودين حقوقها ويقعن فى العذاب ولو كان لهن استعداد ومعرفة بسعة الرحمة واعتماد على الله لما ابين وكان العرض عرض تخيير لا عرض لزام وايجاب لان المخالفة والاباء عن التكليف الواجب يوجب المقت والسقوط عن درجة الكمال امام قشيرى قدس الله سره فرموده كه آن امانت برانها عرض نمود وبر انسان فرض نمود آنجا كه عرض بود سر باز زدند وانيجا كه فرض بود در معرض حمل آمدند ولذا حملها قال الله تعالى وحملناهم فى البر والبحر هل جزاء الاحسان الا الاحسان واين را در عالم ظاهر مثالى هست درختانى كه اصل اينها محكم ترست وشاخ اينها بيشتر بار اينها خوردتر وسبكتر باز درختانى كه ضعيف ترند وسست تر بار اينها شگرف ترست وبزرگتر چون خربزه وكدو ومانند آن وانيجا لطيفه ايست كه آن درخت كه بار او بزرگترست طاقت كشيدن آن ندارد واو را گفتند كه بار گران از گردن بر فرق زمين نه تا عالميان بدانند كه هرجا كه ضعيفست مربيئے آن رب لطيفست وحملناهم فى البر والبحر

شعر

آسمان بار امانت نتوانست كشيد	قرعۂ فال بنام من ديوانه زدند

واللام فى قوله تعالى ليعذب الله المنافقين لام الصيرورة والعاقبة يشير الى ان الحكمة فى عرض الامانة ان يكون الخليقة فى امرها على ثلاث طبقات طبقة منها تكون الملائكة وغيرهم ممن لم يحملها فلا يكون لهم فى ذلك ثواب ولا عقاب وطبقة منها من يحملها ولم يؤد حقها وقد خان فيها وهم المنافقون والمنافقات والمشركون والمشركات الذين حملوها بالظلومية على انفسهم وضيعوها بجهولية قدرها فما رعوها حق رعايتها فحاصل امرهم العذاب المؤبد وطبقة منها من يحملها ويؤدى حقها ولم يخن فيها ولكن لثقل الحمل وضعف الانسانية يتلعثم فى بعض

عن الهوی من الادنی والاعلی فلا راحة لعبد الدنیا وما دون المولی لا فی الاولی ولا فی العقبی فاذا وقع تقصیر او سهو او نسیان فان الله تعالی یحکم اسمیه الغفور الرحیم یمحوه ویعفو عنه ولا یثبته فی صحیفته ولا یناقش علیه ولا یعذب به بل من العصاة من یبدل الله سیئاتهم حسنات ولله ما افاد فی الفارسی واجاد

شعر

من وفائی دوست را در بیوفائی یافتم		با گنهگاران بگویم تا نیندازند دل

ای عزیز و فهمیر هنوز صورت حضرت آدم بر لوح فطرت اثبات نور رزیده بود و صورت انی جاعل فی الارض خلیفة بمسامع مجامع افواج ملأ اعلی و کروبیان عالم بالا نرسیده بود که آوازهٔ عظمت و جلال و دبدبهٔ رفعت و کمال حضرت حبیب لایزال از تخوم زمین تا فوق عرش برین ظاهر گردیده بود و شخص جمیل حضرت خلیل از غار عدم بر جبل وجود پا ننهاده بود و تاصیل اسماعیل و اشتیاق اسحاق و کروب یعقوب و تاسف یوسف علیهم السلام در پردهٔ غیب متواری می نمود و رقم امتنان ففهمناها سلیمان بر منشور خلافت عیان آن حاکم کشور انس و جان نکشیده بود و طغرای عصمت و قوت یا یحیی خذ الکتاب بقوة باسم زکی پسر زکریا مکتوب نگردیده بود که نور کامل السرور منظور نظر ایزد غفور بر تخت بخت وجود پر جود اسناد نمود که اول ما خلق الله نوری ازان معنی اظهار فرمود

شعر

ترا بر جمله سلطان آفریدند		در آن روزیکه خوبان آفریدند
بدربانیت رضوان آفریدند		چو شادروان جنت برکشیدند
پس آنگه ماه کنعان آفریدند		ملاحت بر تو یکسر ختم کردند
وزان پس نوع انسان آفریدند		ترا دادند توقیع سعادت

آدم علیہ السلام لم یفتح قبضۃ السعادۃ بالطاعۃ الصرف دون وقوعہ فی المعصیۃ ثم توبتہ منہا لیظہر لہ بذلک سعۃ فضل اللہ ورحمتہ وحلمہ علی عبادہ الذین سبق فی علمہ انہم یقعون فی معاصیہ تعالیٰ ولو انہ فتح قبضۃ السعادۃ بالطاعۃ المحضۃ لتعطلت حضرات کثیرۃ من الاسماء الالٰھیۃ المتعلقۃ بالعالم المخالف ذالطایع لایحتاج الی مغفرۃ ولا الی رحمۃ وحلم لعدم مایغفر لہ اویرحم اویحلم علیہ ویؤید ذلک الحدیث المذکور لو لم تذنبوا لذھب اللہ بکم ولاتی بقوم یذنبون فیستغفرون اللہ فیغفر لہم فاعلم ذلک واشکر للطفہ ھنالک

شعر

نصیب ماست بہشت ای خداشناس برو	کہ مستحق کرامت گنہگاران اند

قال سیدنا آدم علیہ السلام یارب لم غفرت لی فی الجنۃ فقال اللہ عز برھانہ تبارک وتعالیٰ شانہ لاتظہر مغفرتی ورحمتی بالمغفرۃ لنفس واحدۃ قال موسیٰ علیہ السلام الٰھی تریدالمعصیۃ من العباد وتبغضہا فقال ذالک تاسیس لعفوی ابراہیم ادہم قدس سرہ گفت فرصت می جستم تا کعبہ را خالی یابم از طواف وحاجتی خواہم ہیچ فرصتے نیافتم تا شبے باران عظیم بود کعبہ خالی ماند طواف کردم ودست در حلقہ زدم وعصمت خواستم ندا آمد کہ چیزے میخواہی کہ کسے را ندادہ ام اگر من عصمت دہم آنگاہ دریاہائے غفاری وغفوری ورحمانی ورحیمئے من کجا شوند پس گفتم اللھم اغفر لی ذنوبی آوازی شنودم کہ از ہمہ جہان باما سخن گوی واز خود مگوی کہ سخن تو دیگران گویند ودر مناجات گفت الٰھی آہ من عرفک لم یعرفک فکیف حال من لم یعرفک آہ آنکہ ترا می داند ترا نمیداند پس چگونہ باشد حال کسے کہ ترانمی داند ابراہیم گفت پانزدہ سال مشقت کشیدم تا ندائی شنودم کہ کن عبداً فاسترح یعنی لیست الراحۃ الا فی العبودیۃ للمولی والاعراض

بنشین بر دل ویرانہ ام اے گنج مراد		کہ من این خانہ بسودای تو ویران کردم

آخر الامر این خلعت برقد حضرت آدم چست و درست آمد و قضیۂ مرضیہ وحملہا الانسان در دست حق پرست آمد پس برای تکمیل ایجاد بوجود عجیب و ترکیب بدیع و غریب کہ نقطۂ دائرہ کمال و مرکز محیط جلال و جمال ست قدرت الہیہ حسب ارادت ازلیہ متعلق گردید و بنیان عالیشان قصر کریم لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ بدستیاری صانع قدیم خَمَّرْتُ طِیْنَۃَ آدَمَ بِیَدَیَّ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا در معمورہ ابداع ارتفاع ورزید و بہ نقوش اِنَّ اللّٰہَ خَلَقَ آدَمَ عَلٰی صُوْرَتِہٖ او را منقش گردانید و مرایائے وحدۃ الوجود و غیب و شہود برائے آن وجود پسندید و مشاہدۂ لَیْسَ فِی الْوُجُوْدِ سِوَی اللّٰہِ در آنہا بخشید پس او را مطلع انوار کردگار بدان و این اشعار پر اسرار برو بخوان با صدق جنان و ایقان جان **شعر**

ای جاودان بصورت اعیان برآمدہ	گاہے نمودہ ظاہر و گہ مظہر آمدہ
از روی ذات ظاہر و مظہر یکیست لیک	در حکم عقل این دگر آن دیگر آمدہ
در موطن ظہور و بطون نیست غیر او	ہر چند کز ظہور و بطون برتر آمدہ
گاہش کشیدہ جاذبۂ عاشقی عنان	با داغ عاشقان بلا پرور آمدہ
گاہش گرفتہ جلوۂ معشوق آستین	بر شکل دلبران پری پیکر آمدہ
ہر جان بی نظارہ ستادست منتظر	منظور ہم خود اوست کہ بر منظر آمدہ
بنمود روی بہر تماشائے عاشقان	وانگہ کشادہ چشم تماشا گر آمدہ
بحر یست متفق کہ از اوصاف مختلف	باران و قطرہ و صدف گوہر آمدہ
بیرون ز عشق و عاشق و معشوق ہیچ نیست	وین ہر دو اسم مشتق ازان مصدر آمدہ

ز گردِ کوئے تو گرد ے ببردند		وزان گردونِ گردان آفریدند
سوائے چون تو در میدانِ خوبی		نیامد تا که میدان آفریدند

بعد ازانکہ نور سرمایۂ بہجت و سرور حقیقتِ محمدیہ علیہ الصلوۃ والتحیہ از حجابہائے محبت و رضا و سائر پردہائے صدق و صفا بروز نمود و حق سبحانہ وتعالیٰ شانہ از جوفِ کعبۂ معظمہ نافِ زمین ذرہ برائے آن مخصوص فرمود پس باب چشمۂ تسنیم مخمّر ساختند و بہ ترکیبِ آن بطیبہائے جنان پرداختند پس آن در ہر زمان ازکوکبِ دُرّی از مطلع انوارِ قدسی می درخشید و طباق سموات و سائر مکونات ازو منوّر گردید و چون محلِ قابل برائے آن خزینہ درکار بود و دُرج برائے آن جوہرِ ثمینہ سزاوار می نمود تا این امانت بدو سپارند و این گنج در وودیعت نہند لہذا بر عوالمِ عرشِ برین و فرشِ زمین آن گنجینۂ قدیمہ و امانتِ عظیمہ را جلوہ نمودند کہ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ ازین معنی ظہاری فرمودند وچون ہیچ یکے از موجوداتِ علویہ و مصنوعاتِ سفلیہ قابلیتِ قبولِ آن نداشتند کہ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَہَا وَاَشْفَقْنَ مِنْہَا ازان اخبار ے ور عوالم بگذاشتند لاجرم از ورائے پردۂ غیب ندائے لاریب دردادند کہ **شعر**

گوہرے بر سرِ بازارِ ظہور آوردند		تا خریداروی از کون و مکان برخیزد
این گران مایہ متاع از دو جہان مستغنی ست		طالبے کو کہ ہم از جان و جہان برخیزد

عین ثابتہ حضرتِ آدم صلی اللہ علیہ وسلم بلسانِ استعداد این ندا در داد کہ از برائے قبولِ این کار و تحمّلِ این بارِ شترِ بے بار مطیۂ بدنِ بُردبارِ من نہایت سزاوار و آن گنج را کنجِ این ویرانۂ خاک از عرش و املاکِ افلاک لائق بسیار **شعر**

درین ورطہ کشتی فرو شد ہزار
کہ پیدا نشد تختۂ بر کنار

نہین ورِ رویونکا وہ ہرگز مقام
سرا سر وہ ہے دَر دیونکا مرام

کہ اَلعِشقُ نارٌ سے اونکو قرار
نہ جبریل اسجائے پر با قرار

لہذا کیا عرض رُوحُ الامین
کہ اے شاہِ مَن سیّدُ المرسلین

اگر یک سرِ موئے برتر پرم
فروغ تجلّی بسوزد پرم

لَوْ دَنَوْتُ اَنْمُلَۃً لَاحْتَرَقْتُ ھٰکذا فی مفاتیح الغیب لکشف القناع عن الرّیب

کرون گر مَین پرواز ای مصطفا
اِسی جائے سدرہ سے جو منتہا

سوئے لامکان آپکا جو مقر
تو ہون سوختہ جملہ یہ بال و پر

یہ پیچھے سو جو حق نے دیئے مجکو پر
تو فِی الْفَور ہون سوختہ سر بسر

جو انوار ورِ لامکان آشکار
حبیبِ خدا پر وہ جُملہ نثار

وَمَا مِنَّا اِلَّا لَہٗ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ الآیۃ

فرشتونکا دائم مُعیّن مقام
نہ اوس سے تجاوز کرین وہ کرام

جمالی صِفَت جملہ ہین عابدین
جلالی صِفَت سے نہ وہ ماہرین

وہ معجونِ خمرتُ آدم صفی
خلیفہ خدا کا جلی و خفی

خدا سِرّ اسکا یہ سِرّ خدا
یہ ہے صورتِ حق بلا اِمترا

قال فی العرائس والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر انما سمّی آدم علیہ السلام خلیفۃ لمعنیین احدھما انہ یخلف عن جمیع المخلوقات ولا یخلفہ المکوّنات باسرھا لان اللہ جمع فیہ ما فی العوالم کلھا من الروحانیات والملکونیات وغیرھا واکرمہ باختصاص کرامۃ ونفخت فیہ من روحی وما اکرم بھا احدا من العالمین والثانی انہ یخلف وینوب عن اللہ

مشتق چو نیک در نگری عین مصدر ست	کاندر صفات ظاہر خود مضمر آمدہ
نشگفتہ است جز گل وحدت بباغ عشق	ہر چند گاہ ہے اصفر و گہ احمر آمدہ

اللھم اوصلنا الی العین وخلصنا من البین

ھذا ملخص مافی نجم المبین من زبر المھرۃ المحققین کالتفسیر الکبیر والجامع الکبیر وروح البیان وعرائس صاحب روزبہان وبحر الحقائق والمعانی وغایۃ الامانی والیواقیت للعارف الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی وبحر الدرر ودرج الغرر وغیرھا من کتب المدققین واللہ یھدی بہ المتقین

وہ اِنَّا عَرَضْنَا کا مقصود ہے	امانت خدا کی وہ معہود ہے
ہوا اوسکا حامل ظلوم وجہول	نہ اوس بار سے وہ ہوا کچھ ملول
ہوا گرچہ ظاہر مین حامل ضعیف	مُربّی ہوا اوسکا ربّی لطیف
کیا نفس پر اُسنے از بس جفا	اوٹھایا اوسے جسنے عاجز سما
کہ حُبِّ محمدؐ مین وہ سر بسر	ہوا بسکہ مفتون شام و سحر
کہ حُبِّ دگر کا نہ تھا دلمین نام	تو جاہل ہوا غیر سے لاکلام
ظلوماً جہولاً کا اوسکو خطاب	ملاحق تعالیٰ سے بے اِرتیاب
نہ حامل ہوا اوسکا عرش برین	نہ جملہ ملائک نہ فرش زمین
نہ اَفلاک اُسکے ہوئے حاملین	کہ لولاک وہ بار ہے بالیقین
وہ ہے رحمتِ جملۂ عالمین	وہ ربُّ الخلائق غفور و متین
وُہ حُبِّ خدا ہے زکنزِ قدیم	وہ بحرِ عطا ہے وہ فیضِ عمیم
وُہ زخّارِ افضال ہے بیکران	نہ ساحل کا زنہار اُسمین نشان

تو روشن ہوئی قدرتِ کردگار — ولے وہ نہ ہرگز ہوا آشکار
کیا جبکہ آدم کو پیدا خدا — تو آدم سے بیشک وہ پیدا ہوا
خدا کا یہ لاریب مرآت ہے — وہ رائی وہ مرئی یکے ذات ہے
تعدد جو اسما صفت سے عیان — نہو کثرتِ ذات کا وہ گمان
کہ اسمائے ایزد بلا انتہا — ولے ایک یکتا وہ ذاتِ خدا
اسبواسطے ایک سے نامدار — وہ جملہ عدد پر صداقت شعار
کہ خالی نہین اوسّے کوئی عدد — عدد سے اوٹھے جب دوئی تب احد
احد سے ہوئے ہین وہ جملہ عدد — عدد شاخ ہے اصل ہے وہ احد
مظاہر صفت کے بسے آشکار — اگرچہ صفت ایک ہے در شمار
طلاطم جو امواج ہین ہو عیان — تو اوسوقت حرکت کرین بیگمان
ولے جبکہ حرکت سے پاوین قرار — تو وہ ایک ہون بحر بے اضطرار
جو تھا بحر پہلے وہی بحر ہے — وہی مرجعِ جملگی نہر ہے
وہ بحرِ قدم بسکہ زخّار ہے — یہ امواجِ نو پیدا بسیار ہے
انا موج اس بحر سے آشکار — وہی بحر گر چھوڑ دے اختیار
تو مقراض لا سے انا کر فنا — توئی تو پڑھا کر نہ کہہ تو انا
کہ لاریب ہے زندگی در ممات — کہ ظلمات مین ہے وہ آبِ حیات
فنا سے بقا ہے بلا سے ولا — کہ ہر رنج سے گنج ہے بے اشتہا
یہ اوصافِ صورتکا جملہ کمال — یہ در اصل معدوم ہے پر زوال
یکے زر سے زیور بنا جس قدر — تو صنعت سے کثرتکا اوسمین مقر

صورةً ومعنیً فالاول ان وحدانیة الانسان یخلف عن وحدانیة الحق وذاته عن ذاته وصفاته عن صفاته وحیاته عن حیاته وقدرته عن قدرته وارادته عن ارادته وسمعه عن سمعه وبصره عن بصره وکلامه عن کلامه وعلمه عن علمه ولامکانیة روحه عن لامکانیته ولاجهتیته عن لاجهتیته واما الثانی ای معنیً فانه اعطی مصباح السر فی زجاجة القلب والزجاجة فی مشکاة الجسد وفی زجاجة القلب زیت الروح وهو یضیٔ من صفات العقل وفی مصباح السر فتیلة الخفاء یتجلی بنور جمال الله وجلاله فیظهر انوار صفاته فی العوالم ولیس لنوع من المخلوقات غیره ذلك وقد ورد فی الحدیث القدسی الانسانُ سِرّی وانا سِرّہ وروی الشیخان ان الله خلق ادم علی صورته

انتهی ملخصًا من نجم المبین لرجم الشیاطین

جمال وجلال وکمال ونوال جو مخصوص با خالق ذوالجلال

حیات وارادت وہ سمع قدیم بصر علم وقدرت کلام عظیم

وہ لاجهتِ ذاتِ ربّ السما دگر لامکانیٔ ذاتِ خدا

وہ یکتائیٔ ذاتِ جملہ صفات وہ باقی جو ہین جملہ اوصافِ ذات

تو ان سب مین نائب وہی شان ہے جو عینِ عوالم مین انسان ہے

وہ قندیل دل ہے بسرِّ خفی بدن اُسکا مشکات بیشک صفی

وہ ہی زیتِ روح وروانسے منیر کہین جسکو انسانِ روشن ضمیر

وہ مصباحِ جملہ عوالم مدام وہ مفتاح کنزِ خفی لا کلام

خلافت خدا کی اوسی پر ختم اوسی سے ہویدا وہ حبِّ قدم

کیا عرش وکرسی کو پیدا خدا فرشتونکو بھی اوسنے پیدا کیا

کیا اوسنے اِثبات ہستیئے خویش ہوا ہستیئے خویش سے اہلِ ریش

اگر تو کرے اِستفائے وجود کہ نابود ہون مین نہین میرا بود

جو یہ جملہ موجود نابود ہے یہ معدوم ہے اور مفقود ہے

تو یہ قدرتِ رب کا اِنکار ہے یہ انکارِ قدرت پہ اِصرار ہے

کہ پیدا کیا حق نے جملہ جہان کہ ہو قدرتِ رب کا جلوہ عیان

کیا خاک سے پاک اِنسان کو رکھا اوسمین عِرفان و ایمان کو

دیا اوسکو ایسا جنانِ رفیع کہ لابد وہ از عرش و کرسی وسیع

وہ بیتِ خدا ہے نہ بیتِ انام نہ اوسکے سوا اِسکا ہرگز مقام

اوسی مین سمایا خدائے قدیم نہ زنہار بر فرش و عرشِ عظیم

وہ کعبہ خدا ہے مطافِ جلیل نہ کعبہ خلائق مطافِ خلیل

چنانچہ یہ فرمانِ پروردگار حدیثِ مقدس مین ہے آشکار

قد ورد فی الحدیث الربانی والخبر النفیس الرحمانی بهذا اللفظ المونمن ان الله یقول ما وسعنی ارضی ولا سمائی ولکن وسعنی قلب عبدی المومن هکذا فی الکلمات القدسیه والاشراقات المحمدیه یقول العبد المسکین انا فاه الله رحیق المحبین ما تردی الرحمن برداء احسن من الانسان لانه خلقه علی صورته من الاکوان فجعله معدن المحبة والعرفان مخزن المودة والرضوان وبها انطوت فیه العوالم الکبری مع ضعف خلقته بالاعضاء الصغری فقلب الانسان عرش الرحمن افضل من الکعبة والطور اجمل من البیت المعمور لان اساس الکعبة من الاحجار وارهاص القلب من الاسرار بانی الکعبة سیدنا الخلیل وبانی القلب ربنا الجلیل فیها الحجر الاسود وفیه السر المؤبد فیها الرکن الیمانی وفیه کنز المعانی

کہین بالیون سے مُزین وہ گوش / کسی جائے پر ہار سے دلپہ جوش

کسی جائے ہنسلی سے گردن مین طوق / کہین ہنگڑیون کا ہوا فخر فوق

بہ کثرت عیان جملہ اوصاف سے / تو دیکھے اگر اونکو انصاف سے

تو کر وصفِ ظاہر سے بستہ نظر / وزان بعد کر فکر یہ اے پسر

کہ وہ سب گُٹھالی مین جب ڈالکر / وہ ہون محو اُس وصف سے سربسر

تو باقی رہے ایک زر بیگمان / وہی ایک زر ہی جو اوّل عیان

ہوئے وصفِ اَشکال اُسکے نہان / تو اسمائے ظاہر ہوئے بے نشان

وہ اَحکامِ کثرت جو تھے برقرار / کیا سب نے فی الفور اُسنے فرار

اسی طور سے ہی جو حادث وجود / وہ مفقود ہے پیشِ قِدم و دود

لہذا یہ فرمان اہلِ صفا / کلامِ مُصَفّٰی زسرِ پُروَفا

اِثبَاتُ التَّوحِیدِ فَسَادٌ فِی التَّوحِیدِ وَنَفیُ الوُجُودِ اِنکَارُ القُدرَۃِ وَقَالَ بعض حضرات الکبار
الکثر ذنبی معرفتی اٰیاہ ھکذا فی کشف الاسرار وغیرہ من زبر الابرار ۵ ۶

کہ اثباتِ توحید لابد فساد / بتوحیدِ خلّاقِ جملہ عباد

کہ ہو اُسمین مثبت کا ثابت وجود / تو یہ شرک ہی باوجودِ ودود

کہ ہستیٔ مولا و ہستیٔ تو / یہ لاریب ہے کفر اے نیک خو

وجودِ خدا و وجودِ عباد / تو دو بود ہے یہ بلسے پر فساد

کہ ہین اور تو ہے یہ دو آشکار / تو کیونکر وہ توحیدِ پروردگار

لہذا یہ فرمانِ روشن ضمیر / کہ عرفانِ اٰیاہ ذنبی کبیر

یہی شرک ابلیس کا ہے نہان / جو اُسنے کیا ہی انا سے عیان

فهو المعبر عنه في تحقيقهم ... بالمنظر الأعلى ومجلى الآن
والطور فيه مع الكتاب وبحره ... والرق والسقف الرفيع الشان
وهو الذي ضرب الإله بنوره ... مثلا به في محكم القرآن
بالزيت والمصباح مع مشكاته ... وزجاجة المتكوكب اللمعان
هذي العروسة زفها لك خاطر ... في القلب فوق منصة العيدان
فانظر إلى الحسناء فيك بعينها ... تجلى عليك لديك كل معان

اگرچہ نہ ازلی یہ انسان ہے ... ولے ذات ازلی کا برہان ہے
یہ لاریب ابدی یہ ابد الآباد ... تو کیونکر یہ نابود ابدی مراد
جو ہو اسکا منکر وہ ہے اہلِ نار ... کہ ہے منکرِ قدرتِ کردگار

خبوری تو کر مختصر یہ جواب
نہ دے زلفِ محبوب کو پیچ و تاب

کہ حسنِ حبیبی خداداد ہے ... وہ تنزیہِ واصف سے آزاد ہے
نہ مثبت نہ منفی تو ہو در وجود ... یہی امرِ سالم جو ہے اصل بود
خلافت نیابت سے خدمتگذار ... تو قدرت خدا کی رہے آشکار
جو کثرت کا ہے مرتبہ بیگمان ... نہ ہو اُس سے غافل تو اے نیکدان
ولے دل پہ وحدت کو رکھ پائدار ... کہ توحید رب کی رہے برقرار
کہیں خوک و سگ بھی غنم اور فیل ... کہیں بلبل و گل کہیں ام غیل
کوئی کافر و مومنان مرد و زن ... کوئی فاسق و عاشقِ ذوالمنن
ہوا حکم ہر مرتبے پر ضرور ... تو کر حفظ اوسکو زاہلِ شعور

فیها الرکن العراقی وفیه الحسن الاخلاقی فیها الرکن الشامی وفیه الیُمن النامی علیها القیت
الاستار وعلیه تغشی الانوار فیها نصب المیزاب وفیه شرب الاقتراب ھی مطاف اصناف
الخلائق ھو مطاف الالطاف والحقائق ھی مظھر مائۃ وعشرین رحمۃ التی تنزل علیھا
کل یوم وھو منظر ثلاثمائۃ وستین نظرۃ ممن لاتاخذہ سنۃ ولانوم ھنالک مقام النبی
ابراھیم وھھنا مورد الانعام السرمدی الخیم ھنالک بئر الزمزم المرادی وفی ذلک زمزم
الفرح الحادی جہاز یارتھا بالافعال المخصوصۃ فی زمنھا بالھیئۃ المنصوصۃ وجہ رویۃ
الحبیب فی المشھد والمغیب ھنالک المروۃ والصفا وفی ذلک المروۃ والوفا ھنالک الاحرام
بالثوبین وھھنا الاعدام الحب للدارین ھنالک رفع الصوت بالتلبیۃ وھھنا قطع العلائق
الناسوتیۃ ھنالک المنیٰ والمزدلفۃ وھھنا الظفر بالمنیٰ والزلفۃ ھنالک اعظم الارکان
وقوف لعرفات وھھنا الختم العرفان معرفۃ الذات ھناک الوقوف بالمشعر الحرام وھھنا الوقوف
بمشھد الاحترام ھناک رمی الجمار وھھنا ضرب الاذکار ھنالک حلق الروس وھھنا
بذل النفوس ھناک دم التمتع والقران وھھنا التمتع بالقربان بذبح خواطر النفس
والطغیان بسکین التسکین والاطمینان ھنالک سبعۃ اشواط الطوافیۃ وھھنا الفناء
عن الصفات السبعۃ الذاتیۃ ھناک استلام الحجر الاسود وھھنا الاستسلام للّٰہ الصمد
ھنالک بعد الطواف صلوۃ الرکعتین وھھنا بعد الفناء قرۃ العینین بلقاء رب المشرقین
وقس علیہ سائر المناسک وانشد ھذا لاھل المسالک **شعر**

القلب عرش اللّٰہ ذو الارکانِ	ھو بیتہ المعمور بالانسانِ
فیہ ظھور الحق فیہ لنفسہ	وعلیہ صدقا مستوی الرحمانِ
خلق الالٰہ القلب مرکز سرہ	ومحیط دور الکون والاعیانِ

وہ داوات احدیت کردگار
ہوا اوس قلم سے جو نقش و نگار
وہ عرش بریں یا کہ فرش زمین
جنان اور نیران وہ حور و قصور
ہمہ نوری و ناریئے عالمین
یہ ہین فیض اوس ایک داوات کے
یہ ہین اوسکے نقطے سے جملہ حروف
مظاہر یہ ہین سرّ اسرار کے
ولے حکم ہر ایک پر ہے جدا
جبین مین یکے نور ہے برقرار
اگر اتحاد و نور پر ہو مدار
جو ہی اصل مین ایک نور البصر
نہ ہے جزو موجود پروردگار
نہ موجود سے ہے جدا کردگار
وہ سریان روحی وہ ربّ البدن
نہ گوہر مین چمکے نہ ہر سنگ مین
عجب شان اوس گوہری رنگ مین

قلم باعث خلق ہر نور و نار
قراطیس ہستی یہ ای ہوشیار
یہ کون و مکان اور جملہ مکین
وہ مالک وہ رضوان اہل سرور
وہ جنّ و بشر کافر و مومنین
دفاتر یہ اوس قول کن ذات کے
یہ تفصیل مجمل سے جملہ الوف
مناظر یہ ہین نور انوار کے
کہ ہین مظہر عدل و فضل خدا
تو اوسکے یہ دو چشم ہین فیضدار
تو ہو ایک دیدہ مین دو آشکار
تو دل سے دوئی پر نکر تو نظر
حلول خدا بھی نہین آشکار
نہ ہے عین موجود پروردگار
وہی ایک ہر وصف ہو ذو المنن
وہ ہی گوہری جلوہ ہر رنگ مین
نہ وہ رنگ ہو اور ہر سنگ مین

خیوری یہ مرآت خلق خدا
وہ رائی وہ مرئی بلا امتدا

که حفظِ مراتب صراطِ قویم ۔ جو غافل ہوا اِس سے ہے وہ رجیم

یہی ہے وہابی مین خُبثِ نہاد ۔ کہ حفظِ مراتب سے اُسکو عناد

کرے خاص کا حکم وہ بر عوام ۔ وہ نبیونکو تشبیہ دے باصنام

جو ہے نصّ مین حکم بر کافران ۔ کرے اوسکو جاری وہ بر مومنان

تو کیونکر نہ زندیق ہو بالضرور ۔ کہ حفظِ مراتب سے اُسکو نفور

کہ جملہ جو اقسامِ خلقِ خدا ۔ ہوا حکم ہر ایک پر ہے جدا

ہوا حکم صنعت کا یہ آشکار ۔ کہ ہے کفر و ایمان کا سب کاربار

اوسکے شکلِ ظاہر سے گر یہ نظر ۔ تو ہے خاک جملہ بہائم بشر

جو تھی پاک وہ خاک روئے زمین ۔ وہ تھی مَظہرِ وصفِ شمس برین

وہی خاک سب خاک ہے اب عیان ۔ جو اوّل وہ آخر نکر کچھ گمان

جو بیتُ الخلا کا وہ آبِ پلید ۔ وہ شربت کا جو آب ہے اے ولید

یہ ہر دو یکے نہر سے بیگمان ۔ ولے حکم رُتبے کا اونہر روان

جو بیتُ الخلا مین گیا پاک آب ۔ تو اِسپر ہوا حکم اوسکا شتاب

لکھے ایک داوات سے گر بشر ۔ ز قرآن و پوتھیۓ اہلِ سقر

وہ قرطاس دونو کا یک طور پر ۔ قلم ایک نیزے سے ہو سربسر

تو قرآن کو چومین ہمہ مومنین ۔ کہ منشورِ ایزد وہ ہے بالیقین

نہ تعظیمِ پوتھی کرین مومنان ۔ کہ ہے کافرون کا وہ جملہ بیان

قلم ایک ہی ایک داوات ہے ۔ وہ اوراق ہر دو یکے ذات ہے

ولے حکم دونو یہ ہے منفصل ۔ اگرچہ حقیقت مین ہین متصل

نو روشن ہوا اسّے نزدِ فہام
کہ ہر جائے پر حکم لازم مدام

نہوا اصل پر حکمِ فرع مقیم
کہ وہ عیبِ فرعی سے دائم سلیم

جو ہے اصلِ طاہر وہ طاہر مدام
کہ نورِ قدیمی وہ خیر الانام

نہ وہ حکمِ خلقت سے معیوب ہے
کہ لاریب قدّوس محبوب ہے

وہ ہی پاک نیران و گلزار سے
ہمہ اہلِ ایمان و کفار سے

وہ ہے اصلِ مطلق زکنزِ خفی
وہ ہی قیدِ خلقت سے دائم صفی

مقیّد نہو وہ کبھی زینہار
باوصافِ اہلِ جنان اہلِ نار

اگرچہ وہ ہے اصلِ ارض و سما
ولے اوسے لابد منزّہ سدا

خیوری یہ ربّی جو مقصود ہے
حقیقت مین مطلق وہ مسجود ہے

ہوا سورہ یوسف کا جبکہ نزول
کیا اوسکا معنے بیان تب رسول

ہوا حسنِ یوسف کا اظہر بیان
وہی ذکر ہر محفلِ مردمان

تو اسّے حمیرا ہوئی بس ملول
کہ ظاہر نہ ویسا یہ حسنِ رسول

یہ ہین خاتم الانبیا بالیقین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

تو کیونکر نہ برتر ہوئے یہ حسین
زیوسف لہذا ہوئی پر حزین

تو صادر ہوئی یہ حدیثِ شریف
بلاریب مضمون اسکا لطیف

یہ کوزے مین دریا ہوا مستقر
یہ قطرہ بدریائے خیر البشر

نہین اسکا ممکن مفصّل بیان
ولے رشف اس بحر سے ہے عیان

خیوری یہ ہی بحرِ اصلِ اصیل

اگر دل مین اسطور ہو کچھ خیال
کہ اصل و فروعات مین انفصال

کہ نورِ نبی اصلِ جملہ وجود
ہوا اوسی سے نیران و گلزار بود

سگ و خوک و بز جملۂ مشرکین
اوسی نورِ طاہر سے ہین بالیقین

یہ طاہر نہ ناپاک ہین بالضرور
تو ناپاک ہو پاک سے در ظہور

تو اصل و فروعات مین اختلاف
کہو اب جوابِ زکی صاف صاف

سنو اے عزیز و جوابِ صواب
نہ ہو اسمین زنہار کچھ ارتیاب

غذا اصل ہے اور فرع کثیر
نہو اصل پر حکمِ فرع و فیر

رگو مین وہ دم اور پستا مین شیر
وہ صلب و ترائب مین نطفِ بشیر

وہ معدے مثانے مین بول و براز
اسیطور ہر جاے کر امتیاز

وہی ایک پتا غذا الا کلام
کہ نحل و زنابیر کا وہ طعام

وہ ہو نحل مین شہد فیہ شفا
وہ زنبور مین نیش از بسکہ دا

نہو اصل پر شاخ کا حکم نیز
تہ ہو اصل اپنے سے کچھ باتمیز

تو از عالمِ امر و خلقِ عزیز
نکو حکم تو چیست در جملہ چیز

ہو نان و نمک تہا غذائے رسول
وہی بس غذائے ہمہ ذی عقول

وہ شکمِ محمد مین عسلِ شفا
کہ وہ منقلب عین ہے پر صفا

کہ بول و براز و دمِ مصطفا
ہمہ طاہر و پاک سارے با وفا

پسینہ جو فائق ز بوئے گلاب
لگے جس بدن پر نہ اسکو عذاب

تھا انسے جو فضلات اے منصفین
کہو حکم کیا اونکا ہے بالیقین

تو دو حکم طاہر غذا ایک بس
کہان وہ معطر کہان یہ نجس ؟

اظہرت من نور حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم وانہ ظہر لذاتہ تعالیٰ وتقدست ہو صلے اللہ علیہ وسلم مظہر تام لذاتہ تعالیٰ ووجودہ رحمۃ للعالمین بالرحمۃ الاستوائیۃ بالنظر الی جمیع المخلوقات من حیث مخلوقیتہم ومرزوقیتہم ومظہریتہم بصفۃ الارادۃ والقدرۃ والحیاۃ والعلم والسمع والبصر والکلام وبالرحمۃ الامتنانیۃ بالنظر الی المومنین والمقتبسین من الانوار المحمدیۃ لانہ بہم رؤف رحیم لہ حسن قدیم وخلق عظیم اذ ہو سر الاحدیۃ من الکنوز الخفیۃ لولاہ لما ظہرت الربوبیۃ ہذا ملخصا فی الاشراقات الالہیۃ والمقامات الابہریۃ

جو پیدا نہوتا وہ خُلقِ عظیم ۔ تو پیدا نہوتا وہ خلقِ قدیم
قِدم سے ہوا جبکہ خُلقِ عظیم ۔ تو حادث سے پیدا ہوا وہ قدیم
دلا حُسنِ لیلیٰ سے پیدا ہوا ۔ وہ مجنون تو دل او سپہ شیدا ہوا
تو مجنون سے بھی حُسنِ لیلیٰ ہوا ۔ تو کچھ وصفِ ذاتی نہ مَیلا ہوا
کیا حُسن اپنے کو اوسپر فدا ۔ ہوئی اوسپہ صدقے بلا امترا
تو پیدا ہوا اومین یہ اِتّحاد ۔ کہ دو جان و یکتن وہ بَینَ العِباد
نہ زنہار مجنون سے لیلیٰ جدا ۔ نہ لیلیٰ سے مجنون جدا ہو سدا
کوئی حُسنِ لیلیٰ کو دیکھے اگر ۔ تو مجنو نکا لاریب اوسمین مقر
اگر حُسنِ مجنون کو دیکھے بَشَر ۔ تو لیلیٰ کو دیکھے چو نورُ البصر
وہ ایسے ہوئے مُتّحد اہلِ راز ۔ کہ ہو آب مین نمک جیسا گداز
سُنو اے عزیز و بصدقِ جنان ۔ لطیفہ یہ نمکین بسے خوش بیان
کہ گر ایک مَن آب ہو صاف تر ۔ تو یک مَن نمک اوسمین ڈالے بَشَر
گلے وہ نمک آب مین جب تمام ۔ ترازو مین پھر اُسکو تولین فہام

شنا و رنہ اسمین خلیلِ جلیل

نہ جبریل کا اسمین گا ہے گذر
ولے ہے طفیلی کا اِسمین مقر

قال معاذنا وملاذنا شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اخی یوسف اصبح وانا املح منہ رواہ العلامۃ فی التحریر والتحبیر وغیرہ من النحاریر المشاہیر علیہم رضوان اللہ القدیر

کہ لا بد یہ فرمانِ خیر الورا
شفیعِ خلائق بروزِ جزا

کہ یوسف اخی کا وہ حسن صبیح
ولے اُسسے یہ حسن میرا ملیح

وہ تھا حسنِ شیرین بلا امترا
ولے ہی یہ نمکین بسے دلربا

سنو اے محبانِ اہل جنان
کہ نمکین و شیرین مین فرق عیان

کہ خواہانِ شیرین زن و کودکان
جو ہین ناقصِ عقل و دین بیگمان

نہ دائم وہ مرغوبِ عالی نفس
کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس

ہوا حسنِ شیرین سے فتنہ زنان
یہ نمکین ہوا رحمتِ ہر جہان

وہ تھا حسنِ خلقی بسے آشکار
نہ یہ حسن خلقیہ پروردگار

ہوا اسکا مداح خود وہ قدیم
کہ حسن تو لاریب خُلقِ عظیم

جو ہے عظمتِ خالقِ ہر سرا
وہ تیری صفت ہی تو حسنِ خدا

جو ہی سبقتِ رحمت کردگار
وہ حسنِ خدا خالقِ نور و نار

وہی حسن ہی ذاتِ خُلقِ عظیم
وہ ربُّ الخلائق رؤف رحیم

ان اللہ کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق بالف عام علی ورقۃ آس ثم وضعہا علی العرش ثم نادی یا امۃ محمد ان رحمتی سبقت غضبی اعطیتکم قبل ان تسألونی وغفرت لکم قبل ان تستغفرونی ومن سبقۃ رحمۃ اللہ تعالی ان العوالم کلہا ۵ ؛

مُقیّد وہ ظاہر ہیں نزدِ فہام	ولے در حقیقت وہ مُطلق مدام

خُیُوری وہ ظاہر ہیں عبدِ خدا
خدا ہے وہ باطن ہیں بے امترا

قال فی الفتوحات المکیۃ بھذہ الکلمات الزکیۃ قولہ تعالیٰ وما رمیت نفی اذ رمیت اثبت ولکن اللہ رمی فنفی کون محمد صلی اللہ علیہ وسلم واثبت نفسہ عین محمد علیہ السلام وجعل لہ اسم اللہ فھذا ھو ترک العبودیۃ فی مقام الجمعیۃ انتھی قال فی روح البیان لما تجلی اللہ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم بصفۃ القدرۃ کان قد رمی بہ حین رمی وکان یدہ ید اللہ کما کشف لنا عن ھذہ الحقیقۃ فی قولہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم واعلم ان اللہ اسند القتل الی داؤد علیہ السلام فی قولہ وقتل داود جالوت وفرق کبیر بین عبد اضیف فعلہ الی نفسہ وبین عبد اضیف فعلہ الی اللہ لان العبد محل للآفات والحوادث واللہ منزہ عنھا واللہ المقوی

شعر
درّمانی المثنوی

مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ گفت حق	کارِ ما بر کارہا دارد سبق
گر بپرانیم تیر آن نی زماست	ما کمان و تیر اندازش خداست
تا نشد مغلوب کس این سر نیافت	گر تو خواہی آن طرف باید شتافت

یقول العبد المسکین اناہ اللہ رحمۃ الواصلین روی البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیھما رضوان اللہ المنان قال اللہ سبحانہ لایزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احبہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بھا ورجلہ التی یمشی بھا ولئن سئلنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وروی البیھقی

تو زائد نہو ایک مَن سے وہ آب
کہ وزنِ نمک محو بے ارتیاب

نمک جب ہوا محو در ذاتِ آب
ہوا محو اَز ذاتِ خود وہ شتاب

تو وہ وزنِ ہستی جو تہا با قیام
وہ ثقلِ وجودی جو تھا اے فہام

او تھا مثلِ نُقطہ جو ہے غین پر
تو باقی رہا عین اے ذی بصر

دوئی سے ہوا پاک جب وہ شتاب
تو باقی رہا ایک مَن در حساب

لہذا یہ فرمانِ خیر الورا
ورودِ حسن داُنپہ صبح و مسا

کہ یہ حُسن میرا بسے سے ہے ملیح
نہ چون حُسنِ یوسف جو تھا وہ صبیح

کہ لاریب جب ذاتِ خیر الورا
جو نمکین صفت حُسن بے امترا

ہوئی محو در آبِ ذاتِ خدا
فنا سے ہوا اونکو حاصل بقا

تو بارِ بشر کا جو تھا اونہین نام
او تھا اونسے فی الفور وہ لاکلام

جو ظاہر مین تھی عبدیت مستعار
ہوئے اوسّے طاہر وہ طٰہٰ شعار

ہوا پاک نُقطے سے ظائے ظہور
تو باقی رہا ایک طائے طہور

تو جس بحر سے تہا نمک آشکار
ہوا محو اوسمین نکر اضطرار

نمک ہی جو ظاہر مین باطن مین آب
ملا آب مین آب اے کامیاب

ملے قطرہ جب بحر مین اے فہام
تو اُسوقت ہو بحر وہ لاکلام

لہذا یہ فرمانِ ربّ العلا
کہ یا نورَ نوری شفیعَ الورا

وَمَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللہَ رَمٰی الآیۃ

نہ تونے چلایا وہ سنگریزہ مشت
کہ جب تو چلایا وہ کفار گشت

ولیکن چلایا اوسے کردگار
کہ احمد محمد سے ہے آشکار

وَطَوَى السَّمٰوَاتِ الْعُلٰى بِعُرُوْجِهٖ
طَيَّ السِّجِلِّ كَمَنْ لَهٗ رُكْبَانُهٗ

اَنْبَأَ عَنِ الْمَاضِيْ وَعَنْ مُسْتَقْبِلٍ
كَشْفَ الْغِنَاءِ وَكَمْ اَصَابَ بُرْهَانُهٗ

اَنْبَأَ عَنِ الْاَسْرَارِ اِعْلَانًا وَلَمْ
يُفْشِ السَّرِيْرَةَ لِلْوَرَا اِعْلَانُهٗ

حَاشَاهُ لَمْ تُدْرِكْ لِاَحَدٍ غَايَةً
اِذْ كُلُّ غَايَاتِ النِّهَايَةِ اٰنُهٗ

صَلّٰى عَلَيْهِ اللّٰهُ مَهْمَا زَمْزَمَتْ
كَلِمٌ عَلٰى مَعْنًى يَرُوْحُ بَيَانُهٗ

سُنو مجھسے نکتہ یہ اے دوستان
ہوئے متفق اسپہ جملہ مہان

کہ تاثیر ہے یہ نمک مین عیان
یہ اوسکے خصائص سے ہی بیگمان

کہ کانِ نمک مین گرے جب حمار
تو ہو منقلب عین بے اختیار

گلاوے اُسے جب وہ کانِ نمک
تو ہووی نمک وہ بلا شبہ و شک

کرے اُسکو تبدیل وہ بے خلاف
تو ہو خبثِ باطن سی وہ پاک صاف

گرے آب مین گر وہ ای ہوشیار
تو ہو محو اوسمین وہ بے اضطرار

نہو خبثِ اوّل سی کچھ بھی نشان
کہ پاکیزہ ہے وہ نمک بیگمان

لہٰذا یہ فرمان خیر الانام
عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا و سلام

کہ یہ حسن میرا جو نمکین شعار
نمکسار میری محبت شمار

جو ہے نفسِ امّارہ مثلِ حمار
تو کافر وہ ناپاک نزدِ کبار

گرے حبِّ احمد مین گر وہ حمار
تو امّارگی سے کرے وہ فرار

تو ہو مطمئنہ بصدق و صفا
وہ مثلِ نمک پاک بے امترا

یہ طاعت جو میری وہ آبِ زلال
سگلے جون نمک اوسمین جو خوشخصال

والامام احمد علیہما رضوان اللہ الصمد بزیادۃ وفوادہ الذی یعقل بہ ولسانہ الذی ینکلم بہ وفی حدیث حذیفۃ عند الطبرانی علیہما الرضوان الربانی ویکون من اولیائی واصفیائی ویکون جاری مع النبیین والصدیقین والشہداء فی الجنۃ ھذا اول درجات السالکین فکیف مقام حبیب رب العالمین لولاہ لما خلق اللہ الاولین والآخرین وفی شانہ قد انزل فی کتاب اللہ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ وقد قال معاذنا وملاذنا الاصدق من رآنی فقد رای الحق لانہ من نور اللہ القدیم سر الاحدیۃ در الکنز الخفیم ثم کیف لا یوضع مقامہ العظیم اسم ذات اللہ الکریم فیما قال اللہ فی کتابہ الاسنی وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی

شعر

شَمْسٌ عَلٰی قُطْبِ الْکَمَالِ مُضِیْئَۃٌ — بَدْرٌ عَلٰی فَلَکِ الْعُلَا سَیَرَانُہٗ
اَوْجُ التَّعَاظُمِ مَرْکَزُ الْعِزِّ الَّذِیْ — لِرَحَی الْعُلَا مِنْ حَوْلِہٖ دَوَرَانُہٗ
فَالْخَلْقُ تَحْتَ سَمَاءِ عُلَاہُ کَخَرْدَلٍ — وَالْاَمْرُ یُبْرِمُہٗ ھُنَاکَ لِسَانُہٗ
وَالْکَوْنُ اَجْمَعُہٗ لَدَیْہِ کَخَاتَمٍ — فِیْ اِصْبَعٍ مِّنْہُ اَجَلُّ اَکْوَانُہٗ
وَتُطِیْعُہُ الْاَمْلَاکُ مِنْ فَوْقِ السَّمَا — وَاللَّوْحُ یُنْفِذُ مَا قَضَاہُ بَنَانُہٗ
وَلَہُ الْمَقَامُ وَذٰلِکَ الْمَحْمُوْدُ مَا — لَمْ یُدْرَ مِنْ شَانٍ تَعَالٰی شَانُہٗ
ھُوَ دُرُّ بَحْرِ الْوَحْدَۃِ وَخُصُّھَا — ھُوَ سَیْفُ اَرْضِ عُبُوْدَۃٍ وَمَعَانُہٗ
ھُوَ ھَاؤُہٗ ھُوَ وَاوُہٗ ھُوَ بَاؤُہٗ — ھُوَ سِیْنُہٗ وَالْعَیْنُ بَلْ اِنْسَانُہٗ
ھُوَ قَافُہٗ ھُوَ نُوْنُہٗ ھُوَ طَاؤُہٗ — ھُوَ نُوْرُہٗ ھُوَ نَارُہٗ ھُوَ رَانُہٗ
عَقَدَ اللِّوَاءَ بِحَمْدِہٖ وَثَنَائِہٖ — فَالدَّھْرُ دَھْرٌ وَالْاَوَانُ اَوَانُہٗ
وَالْعَرْشُ وَالْکُرْسِیُّ ثُمَّ الْمُنْتَھٰی — مَجْلَاہُ ثُمَّ مَحَلُّہٗ وَمَکَانُہٗ

تو اندک شنو ہم ز نمکین کلام | شفائے تو مقصودِ من صبح و شام

نہ چین بر جبین ہو نوای خویش بین | تو داخل نکر مجکو در مشرکین

نہ کہہ مجکو تو بدعتی اے فہیم | کہ بدعت سے ہی قلب تیرا سقیم

کہ مدہوش ہی نفس تیرا ضرور | زا ہوائے اَمّارگی و شرور

نہ کچھ سامعِ حق وہ لیل و نہار | کہ انصاف سے اوسکو دائم فرار

دلا کر بیان اب تو حسنِ رسول | نہو طعنِ منکر سے ہرگز ملول

نمک مین جو تاثیر ہے بالیقین | وہ اَظہر من الشّمس اے منعمین

کہ لاریب وہ محو ہو در طعام | نہ باقی رہی اوسمین ہستی کا نام

ولیکن وہ پیدا کرے در طعام | مقامِ قبولیّت و احترام

تناول کرین اوسکو جب خاص و عام | تو محظوظ اُسّے وہ خوشنود تمام

لہٰذا یہ فرمانِ خیر الورا | شفیع خلائق بلا امترا

کہ یہ حسن میرا نمکین صفات | تو ہی اقتضا اُسکا از روئے ذات

کہ مصروف میری ہمہ ہو مدام | یہی اُسکا مطلوب در صبح و شام

کہ مقبول ہو اُمّتی ہر زمان | درین دارِ دنیا و دارِ جنان

لہٰذا کیا عمر اپنی تمام | اسی درد و غم مین بصد اہتمام

کہ یہ اُمّتِ مذنبہ خاکسار | خدایا تو کر فضل انپر نثار

بہ بخشائے بر حالِ این مذنبین | بہ فضلیکہ داری تو بر مومنین

مکان لامکا مین یہی وردِ جان | کہ یا ربِّ ارحم برین عاصیان

یہی حسرتِ دل یہ دلکی مرام | کہ ہو جملہ اُمّت بدار السّلام

تو محبوبِ ایزد وہ ہو بالیقین	کہ ہے وہ محبِ شہِ مرسلین
لہٰذا یہ فرمانِ پروردگار	یہ ہے آلِ عمران مین آشکار

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ

بفرمائے اونکو تو اے مصطفا	کہ ہے جنکا حُبِّ خدا ادّعا
کہ گر حبِّ مولا مین ہو صادقین	تو میری اطاعت کرو بالیقین
اگر ہو محبینِ پروردگار	تو ہو اتّباعی یہ تم جان نثار
کہ حبِّ محمّد وہ حبِّ خدا	یہ موقوف اوسپر بلا امترا
نہ جس دلمین قائم وہ حبِّ رسول	تو حبِّ الٰہ سے وہ ہو کب قبول
خدا کی محبت کا ہے یہ نشان	کہ حبِّ محمّد سے ہو پُر جنان
تو محبوب اوسکو بنا دے خدا	وہ محبوبِ ایزد بہر دوسرا
یہ ہی رمز پُر مغز اسمین نہ پوست	کہ جو دوست کا دوست اپنا وہ دوست

خیوری بیان تیرا نمکین ہے
دلِ پُر حزین کی یہ تسکین ہے

وے زخمِ اعدائے دین پر مدام	نمک پاش ہے یہ بصد اہتمام
کہ بیشِ وہابی عدوِّ خدا	ہوئی شرک مدحِ شفیعُ الورا
ولیکن بیان کر تو نمکین دوا	کہ شاید شفا اوسکو ہو کچہہ عطا
کہ صفرائے انکار اوسکا رفیق	حسد کی حرارت سے ہی وہ حریق
اُسے ترش و نمکین سزاوار ہے	نہ شیرین بیان اوسکو درکار ہے
مگو شہدِ شیرینِ شکر فائق ست	کسے را کہ سقمونیان لائق ست

جو ہے اصل حسنِ حبیبِ خدا | قدیمی تجلی وہ ہے بے ابتدا

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام علی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ ثم خلق منہ کل خیر و خلق بعدہ کل شیئ رواہ البیہقی وعبد الرزاق رض

وہ نورِ خدا ہے وہ حبِّ الٰہ | وہ فیضِ قدیمی بلا اشتباہ
جو دیکھیں اُسے زندگانِ جہان | تو فی الفور مُردہ وہ ہون بیگمان
وہ مُردون پہ جلوہ نما ہو اگر | تو ہون جملہ زندہ چو روزِ حشر
قیامِ قیامت کا ہو پھر زمان | تو ہو وردِ نفسی و نفسی عیان
لہذا رکھا خالقِ دوجہان | جمالِ حبیبی کو دائم نہان
کہ وہ حسنِ ازلی نہ او سکو زوال | وہ ہے لائقِ خالقِ ذوالجلال
وہ مسجودِ مطلق وہ محی العظام | وہ معبود برحق نہ اسمین کلام

قال فی روح البیان والتحبیر وبحر الحقائق والجامع الکبیر عن الامام الواسطی وغیرہ من الکبار قدس اللہ سرہ المنیر ان اللہ تعالت اسماؤہ وتوالت نعماؤہ قد اخبرنا بالآیۃ الکریمۃ من شان حبیب اللہ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ بان البشریۃ فی نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام عاریۃ واضافیۃ لا حقیقیۃ فظاہرہ مخلوق و باطنہ حق ولذا تجوز السجدۃ لباطنہ دون ظاہرہ لان ظاہرہ من عالم التقیید و باطنہ من عالم الاطلاق انتہی قال العارف الربانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی درر الغواص لو اظہر ذرۃ من معجزاتہ التی ہی من خصائصہ فی ہذہ الدنیا لتلاشی العالم باسرہ لانہا کلہا تجلیات لیس فیہا رائحۃ الکون المقید فہی بریئۃ عن المثلیۃ ولہا الطلاق وعدم الانقطاع انتہی وتفصیل ہذا التبیین فی کتاب نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

ہوا اُمّتی اونکا وِردِ زبان — نہ وِردِ زبان بلکہ وِردِ جنان

کہ از مہد تا لحد یہ التجا تھی — کہ این اُمّتِ من بہ بخش ای خدا

کیا جملہ ہمّت کو اونپر فدا — نہ اُمّت سوا رب سے کی التجا

ہوئے محو چون ملح خیر الانام — بغمہائے اُمّت جو مثلِ طعام

نمک وار اس غم سے زہرا گداز — کہ رازِ محمدؐ سے وہ اہلِ راز

کیا صرف حسنین خیر الانام — کہ ہو اُمّتی اِسّے عالیمقام

تو اُمّت کو حاصل ہوا بالیقین — مقامِ قبولیتِ صالحین

اِنَّ الاَرضَ یَرِثُہَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُونَ الایۃ

تو گلزار ہوا اونپہ نارِ جحیم — کہ نورِ محمّدؐ سے قلبِ سلیم

مشرّف وہ از دیدِ پروردگار — خدا اوسسے راضی نہان آشکار

خیوری تجھے بس لقائے حبیب
اسی مین لقائے خدا ہے نصیب

جو مطلوبِ ایزد ہوا وہ لقا — تو ہی اوس لقا مین لقائے خدا

لقائے حبیبی جسے ہو نصیب — وہ منظورِ ذاتِ خدائے مجیب

جو دیدِ محمّدؐ سے مسرور ہی — خدا دید اوسکی سے منظور ہی

تو چاہی رضا اوسکی لابد خدا — کہ راضی ہوئے اُسّے خیر الوریٰ

وہ یوسف جو صدّیقِ پروردگار — ہوا حسن اونکا بسے آشکار

وہ یکتا جو لاریب محبوب ہی — حبیبِ خدا بسکہ محبوب ہی

تو پرتے ہوئے اُنپہ ستّر ہزار — نہ دیکھے کوئی اونکو جز کردگار

تجلی الحق فی لباس النار علی حسب ارادۃ موسیٰ علیہ السلام وھذہ سنتہ تعالیٰ الا تری الی جبریل
انہ لما علم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحب دحیۃ فکان اکثر مجیئہ الیہ علی صورۃ دحیۃ
رضی اللہ عنہ ووصفت البقعۃ وھی قطعۃ من الارض لا شجر فیہا بکونہا مبارکۃ لانہ حصل
فیہا ابتداء الرسالۃ وتکلیم اللہ لموسیٰ علیہ السلام وھکذا محال تجلیات الاولیاء العظام
قدس اللہ اسرارھم بلطفہ التام وشتان بین شجرۃ موسیٰ وشجرۃ آدم علیہما السلام فان شجرۃ
آدم علیہ السلام اشارۃ الی شجرۃ الربوبیۃ ولذا قال ولا تقربا ھذہ الشجرۃ فان آدم علیہ السلام
اذ کان متصفا بصفات الحق اراد العیشۃ بحقیقتہا فنہاہ الحق عنہا وقال ھذا شیئ لم یکن لک
فان حقیقۃ الازلیۃ تمنعہ من الاتحاد بالحدثیۃ ولکن اظہر ازلیتہ من الشجرۃ وسکر آدم ولم
یصبر عن تناولہا فاکل منہا حبۃ الربوبیۃ فکبر حالہ فی الحضرۃ ولم یطق فی الجنۃ حملہا فاھبط
منہا الی معدن العشاق ومقر المشتاق فشجرۃ آدم شجرۃ الاسرار وشجرۃ موسیٰ شجرۃ النار
او شجرۃ الانوار فالانوار للابرار والاسرار للاخیار فاذا جاز ظہور الحق من الشجرۃ وکذا الکلام
من غیر کیف ولا جہۃ فاولی ان یجوز ذلک من الشجرۃ الانسانیۃ النورانیۃ وللہ در من قال ھذہ الاشعار

این چہ جامست اینکہ اندر کام مستان ریختی	بادۂ عشقست اندر ساغر جان ریختی
چون ملک را تاب مستیئ مئے عشقت نبود	لاجرم یک جرعہ بر خاک انسان ریختی
صد ہزاران جام خورد نعرۂ زد ہل من مزید	تا زخود چیزی میان بادہ پنہان ریختی
من نمیدانم چہ بود آن مایۂ اندر جام می	عکس رویت بود یا خود آب حیوان ریختی
از درون جان ندا سر انا الحق سر بزن	زان مئے وحدت کہ بر ارباب عرفان ریختی

ولذا قسموا التوحید الی ثلاث مراتب مرتبۃ لا الہ الا ھو ومرتبۃ لا الہ الا انت ومرتبۃ لا الہ الا انا والمتکلم
فی الحقیقۃ ھو الحق تعالیٰ بکلام قدیم ازلی وانما الکون خیال وھو الحق فی الحقیقۃ فلا موجود الا ھو کما لا مشہود الا ھو

نہ زنہار دنیا مین اوسکا ظہور | کہ ہی یہ سرائے مقید ضرور
کہ پیشِ قدیمی نہ ہرگز قیام | اوسے جو کہ حادث مقید مدام
ولے جب اُٹھے اُسسے قیدِ وجود | تو مطلق رہے جو کہ اصلی وہ بود
لگے برف نابود ہو از وجود | کہے وہ انا الماء اصلی جو بود

خیوری کہے جب انا الحق شجر
تو کیونکر نہ ظاہر وہ ہو از بشر

کہ وہ مظہر موسوی نار ہے | تو یہ منظر نورِ انوار ہے
جو وہ مخزنِ صائمہ نار ہے | تو یہ معدنِ سرِّ اسرار ہے
یہ ہی سدرۃ المنتہائے کمال | ہوا ختم اسپہ جلال وجمال
یہ مقصود از جملۂ کائنات | یہ مسجودِ املاک وذاتِ صفات
یہ ابدی شجر ہے زباغ احد | یہ مثمر باثمارِ ذاتِ صمد
ہوا اصل اسکا و دادِ قدم | باغصانِ عرفان ونشوِ نعیم
یہ اصلِ اصیلی شجر بیگمان | کہ ہین اسکے اغصان در لامکان
یہ ہی اصلِ اشجارِ خلق خدا | تو ثمرِ خدائی کا اسسے نما
نہوتا اگر اس شجر کا وجود | تو پیدا نہوتا خدائے ودود

تو کیونکر نہووے انا الحق روا
خیوری ازین سدرۃ المنتہا

قَالَ اللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ وَعَلٰی لِلْعَالَمِیْنَ عَمَّ نَوَالُہٗ فِی کِتَابِہِ الْمُبِیْنِ فَلَمَّآ اَتٰاھَا نُوْدِیَ مِنْ شَاطِئِ الْوَادِ الْاَیْمَنِ فِی الْبُقْعَةِ الْمُبَارَکَةِ مِنَ الشَّجَرَةِ اَنْ یّٰمُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعَالَمِیْنَ

وہ لابد تجلیٔ نورِ قدیم | زفیضانِ او نورِ عرشِ عظیم
تو اسپر بھی لاکھون ہوئے جان نثار | رجال اللہ با شوق پروانہ وار
جو مُردہ جنان تھی وہ زندے ہوئے | وہ زندے ہمہ اُنکے بندے ہوئے
کیا قطع زنّار لاکھون رجال | تو اُسسے ہوا اُنکو حاصل وصال
ہوئے قطع دنیا سے اونکے جنان | تصدق وہ بر سیدِ انس وجان
کجا حسن یوسف زوصفِ عمیم | کجا حسنِ محمودِ ذاتِ قدیم
طنانیرِ زنبور ہو کب نظیر | بالحانِ داؤدِ روشن ضمیر
یہ امت جو گذرے بران پلصراط | جو باریک ہی بال خائف زراط
وہ ہی موئے مژگانِ مالک ضرور | کرین نیک و بد جملہ جسپہ عبور

روی ابن الجوزی والعلامۃ الصفوری رحمہما اللہ بلطفہ الوفی کما ھو فی نزھۃ الانکار وغیرہ من زبر اولی الابصار ان الصراط ھو شعرۃ من جفن مالك خازن النار

تو اوسوقت لاریب حسنِ حبیب | وہ فرمائے جلوہ بشانِ عجیب
وہ پردے جو ہین اسپہ ستر ہزار | وہ ہون دور تب نور ہو آشکار
جو ہی اصل صورت وہ ہو جلوہ گر | تو چشمِ سر انرسے دیکھے بشر
تو نطق فوادی سے ہو مشتہر | کہ سبحان ربّی نہ ہے یہ بشر
قیامت پہ ہووے قیامت نمود | کہ محمودِ محمود کا ہو شہود
اُسی حسن سی مست ہون خاص و عام | اُسی حال مین پل پہ گذرین تمام
جو ہی ذرّہ عشقِ خیر الورا | شغافِ جنان ہین وہ مخفی سدا
تو اوسوقت جلوہ کری وہ ضرور | کہ تبلی السرائر کا ہووے ظہور

کسیکہ عاشق و معشوق خویشتن ہمہ اوست
حریف خلوت و ساقی و انجمن ہمہ اوست

اگر بدیدۂ تحقیق بنگری بینی
کہ ناظر دل و منظور جان و تن ہمہ اوست

چو اندر آئینۂ دلم قفا و عکس رخش
بجان نمود کہ در جسم و جان من ہمہ اوست

اگر تو خرقۂ ہستیئے خویش پارہ کنی
نظر کنی کہ درین ثوب و پیرہن ہمہ اوست

مگو کہ کثرت اشیا نقیض وحدت ہست
تو در حقیقت اشیا نظر فگن ہمہ اوست

ھذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المہرۃ المحققین کبحر الدرر و روح البیان والعرائس والبیان

یہ ہی شرط محبوبیت اے فہام
کہ محبوب محجوب لابد مدام

قال اللہ تعالٰی اسماؤہ و توالت آلاؤہ فی الحدیث القدسی اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم
غیری ھکذا فی الکلمات القدسیہ والبریقۃ المحمودیہ والاشراقات المحمدیہ

یہ فرمان خلاق ہر دو جہان
کہ محبوب میرے وہ دائم نہان

قبائے خدا سے وہ محجوب ہین
کہ محجوب ایزد وہ محبوب ہین

نہ ہو او نسے ماہر کوئی جز خدا
کہ محجوب مولا وہ بے امترا

عروسہ کو دیکھے جو اوسکا عریس
کہ ہے وہ قرین بحسن نفیس

نہ زنہار دیکھین اوسے جو عوام
کہ ہے غیرت عشق یہ لا کلام

کیا حسن یوسف کو پیش زنان
بسے آشکارا خدائے جہان

تو قطعن ایدیہن ہوا جلوہ گر
ہوا حسن یوسف کا بس یہ اثر

بریدہ ہوئے دست از دست خویش
ملا حسن یوسف سے یہ اونکو ریش

جمال حبیبی کو پروردگار
رکھا ہے سے پوشیدہ لیل و نہار

کہ لائق نہین اوسکو دیکھے ورا
کہ ادراک خلقت سے وہ ماورا

شب و روز دائم جو اہلِ شعور — ولے اُس سے ہرگز نہ اونکو نفور

نمک سے کرین ابتدائے طعام — او سی پر کرین ختم ہر صبح و شام

تو ہے مرضِ ہفتاد کی یہ دوا — روایت کیا اسکو شیرِ خدا

جُذام و دگر برص دردِ گلُو — بھی دردِ شکم ضرس بے گفتگو

اسیطور دیگر جو ہین سخت دا — وہ انکی دوا ہے بلا اِشتبا

روایت حُمیرا سے یہ آشکار — رضائے خدا اونپہ دائم نثار

کہ اسطور فرمانِ خیر الورا — عَلَیہِ صَلٰوۃ و سلام خدا

کہ گر پیشِ ہر چیز کھاوین نمک — کرین ختم اوسپر بلا شُبہ شک

تو ہشتاد و سہ صد بلا کی دوا — نمک ہے بفضلِ خدائے سما

نہ جس مرض سے ہو شفا از دوا — یہ اوسکی دوا اِس سے لا بد شفا

یہ فرمانِ شاہِ سماک و سمک — کہ خیرِ ادام شما این نمک

یہ جملہ اِداموں کا سردار ہے — کہ حُسن حبیبی یہ سردار ہے

جو حُسنِ حبیبی وہ نمکین ہے — تو نمکین مین جملہ تمکین ہے

اِسی سے خیوری کو تسکین ہے
کہ حُسنِ حبیبی وہ نمکین ہے

عن سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ انہ قال قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکلت فابدأ بالملح واختم بالملح فان الملح شفاء من سبعین داء منہا الجذام والبرص ووجع الحلق والاضراس والبطن وعن عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ عنہا کل الملح قبل کل شیئ وبعد کل شیئ دفع اللہ عنہ ثلاثمائۃ وثمانین نوعا من البلاء اھونہا الجذام وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ

تو اسطور دوزخ کرے تب ندا ‏ ‏ چنانچہ یہ فرمان خیر الورا

مُر مُر یا مومن فان نورک قد اطفیٰ لھبی رواہ الطبرانی فی الکبیر وغیرہ من النحاریرؓ

کہ اے اہلِ ایمان واہلِ سرور ‏ ‏ بتعجیل کر اب تو مجھسے مرور

کیا نور تیرے نے ایسا ظہور ‏ ‏ کہ مُطفا ہوئی لہب میری زنور

ہوا سرد اُس نور سے یہ محرور ‏ ‏ تو لاریب سوزش ہوئی مجھسے دور

مُجھے خوف ازبسکہ ہے بالضرور ‏ ‏ کہ ہو عیش جنت کا مجھ مین ظہور

تو کسطور تعذیبِ اہلِ شرور ‏ ‏ وہ ہو مجھسے اس دارین بے فتور

خیوری درانوقت با صد مراد
بصر او سکو دیکھے جو دیکھے فواد

دل و دیدہ اوسوقت با اتحاد ‏ ‏ کہ دل دیدہ و دیدہ ہووے فواد

جو صدیق یوسف علیہ السلام ‏ ‏ چو عامی وہ نزدیکِ خیر الانام

ہوا ظاہری حسن اوسپہ نثار ‏ ‏ کہ عامی کو ظاہر زیور درکار

ملا باطنی حسن کا اختصاص ‏ ‏ حبیبِ خدا کو جو شاہِ خواص

کہ خاصونکو مخصوص باطن مدام ‏ ‏ چہ جائیکہ ہین وہ اخص العظام

لہذا کیا اوسپہ جانہا نثار ‏ ‏ خواص الٰہی سے نے پروانہ وار

اسیطور اس شمع پر ہے فدا ‏ ‏ الیٰ یوم دین جانِ ہر باوفا

جو تہا حسنِ یوسف وہ شیرین چو قند ‏ ‏ مگس وار اوسپر زنان پائی بند

وے اُحسن تہا جو کہ نمکین شعار ‏ ‏ حبیبِ خدا پر ہوا وہ نثار

نمک مین یہ تاثیر عالی مقام ‏ ‏ کہ اوسکو تناول کرین در طعام

جہان ذکرِ حسنین ہووے بیان
تو ہون وہ شہیدِ جہنم و ہامان

سُنے کربلا کا وہ جور و جفا
ہوا اشقیا سے جو بر اصفیا

تو اُنمین جو ہین از رگانِ یزید
وہ پُرخون زخونِ فسادِ و لید

وہ اُسوقت حرکت کرین باعناد
تو ہون شمرِ ملعون وابنِ زیاد

کوئی ابنِ سعد و کوئی ہو سنان
وہ فوجِ یزیدی بڑے پہلوان

خدایا تو کر اونکو ابنِ یزید
کہ ہون تیرے جذبے سے حرِّ سعید

خیوری وہ ربی جو محیی العظام
نظر سے کرے زندہ مُردہ انام

دمِ عیسوی کا یہ لابد مقام
تنِ مُردہ زندہ کرے لا کلام

دمِ مُصطفا کو دیا بالیقین
خدا نے یہ رُتبہ ذرا شک نہین

کہ جسم و دل مُردہ زندہ کیا
پس زندہ اونکو وہ زندہ کیا

تو لاکھون دلِ مُردہ زندہ ہوئے
دمِ مُصطفا کے وہ بندے ہوئے

نہین بلکہ یہ رُتبہ حق نے دیا
غلامانِ احمد کو اے اتقیا

کرامت وہ انکی بسے آشکار
یہ ہی معجزے کا حقیقت مین کار

دلِ مُردہ تن زندہ ہین منکرین
نہ مانے کبھی اوسکو وہ مفسدین

کہ منکر ہوئے وہ کرامات کے
وہ منکر حقیقت مین آیات کے

قال العلامة ابن السبکی تاج الدین فی طبقاته رحمه الله المتین و ایضاً مذکور فی فتح المبین فی انواع کرامات الصالحین و منها احیاء الاموات کما هو مروی مسنداً بالطرق العدیدة عن جماعة الشیوخ الحمیدة کسیدنا و سندنا عبد القادر الجیلانی قدس الله سره النورانی والشیخ

واصحابه الکرام سیدا داملکم اہلبیت لذانی الاحیاء و شرح الشفاء للعلامة الحفوی و نزهة الصفوی

جو معمول دنیا مین نمکین طعام ۔ کرین تحفت و پیش انکو حب خاص و عام

تو ہو انمین داخل ہمہ خوب چیز ۔ نمک او نمین ہرگز نہووے عزیز

تو مردود وہ نزد اہل مذاق ۔ نہ مقبول زنہار نزد حذاق

یہ ہی رمز اسجا پہ اے نکتہ دان ۔ یہ ہی نکتہ نمکین نہ شیرین بیان

کہ جس دلمین لاریب یہ اعتقاد ۔ کہ ہے وحدہٗ ذات رب العباد

قدیمات جملہ صفات خدا ۔ خدا پاک شرکت سے بیشک سدا

جو ہین مرسلین و ہمہ انبیا ۔ وہ ہین بندگان خدا اصفیا

صلوٰۃ و زکوٰۃ و وہ حج و صیام ۔ کرے وہ ادا سبکو با اہتمام

کرے شفقت و خلق سے وہ کلام ۔ کرے جود و انعام حسب المقام

کرو فرض و سمین ہمہ خوب خو ۔ ولے حب احمد سے نمکین نہو

وہ مردود ہے اور مطرود ہی ۔ وہ شداد ہے اور نمرود ہی

اگرچہ وہ صورت مین انسان ہی ۔ ولیکن وہ سیرت مین شیطان ہی

نہ ہرگز وہ مقبول نزد خدا ۔ نہ زنہار مقبول بین الورا

وہ ہر دو جہانمین ذلیل و رجیم ۔ وہ ملعون اہل عذاب جحیم

عزیزیکہ ہر کہ از درش سر بتافت ۔ بہر در کہ شد ہیچ عزت نیافت

ہمارے زمانے مین وہ بے نمک ۔ عدو خدائے سماک و سمک

موحد کہین آپ کو وہ لئام ۔ کرین انبیا کی اہانت مدام

وہ ہین دشمن اہل بیت رسول ۔ خصوصاً وہ اعدائے لخت بتول

کعقد لا مع اللہ من غیر تفاوت بینھما و حقیقتہ ان اللہ تعالیٰ لو کان من شانہ التمثل فتمثل للناس لفعل معہ عین ما فعل مع نبیہ من غیر فرق فکان العقد مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صورۃ العقد مع اللہ بل حقیقتہ فالآیۃ کقولہ تعالیٰ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ فکل ما صدر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم صدر عن اللہ فمبایعتہ مبایعۃ اللہ کما ان طاعتہ طاعۃ اللہ وقولہ تعالیٰ ید اللہ فوق ایدیھم زیادۃ التصریح فی مقام عین الجمع لحصول ھذا المعنی الاطلاقی مما قبلہ وھذا مخصوص لہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ولذا قال من رانی فقد رای الحق وفی ھذا المقام قال الحلاج انا الحق وابو یزید البسطامی سبحانی سبحانی ما اعظم شانی وابو سعید الخراز لیس فی الجبۃ غیر اللہ قدس اللہ اسرارھم وافاض علینا انوارھم ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

کہ بالفرض ہوتا یہ ممکن اگر
کہ بنتا خدا شکلِ زیبائے تر

تو ہوتے مریدِ خدائے انام
بلا واسطہ فیض پاتے مدام

تو لاریب ویسا ترے دست پر
جو بیعت ہیں مریدان زن و بشر

یہ ہے خلعتِ جمع بس آشکار
خدا نے کیا خاص تیرا شعار

کہ تیری اطاعت بلا قیل و قال
وہ ہی طاعتِ خالقِ ذوالجلال

ہمہ وقت ہر جا یہ ہے یہ ندا
محمد خدا سے نہ ہرگز جدا

خدا ذاتِ یکتا محمد صفات
وہ پنہاں یہ ظاہر وہی ایکذات

صفت اور موصوف ہی ایکذات
قِدم کی صفت ہی قدیمہ صفات

لہذا یہ فرمانِ خیر الورا
درود خدا او نپہ صبح و مسا

کہ دیکھا مجھے جسنے ای باوداد
تو لاریب دیکھا خدائے عباد

ابی عبد اللہ البسری والشیخ الاھدل والشیخ ابی یوسف الدھمانی وغیرھم رضی اللہ عنھم ثم
قال ولا سبیل الی استقصاء ما یحکی فی ھذا النوع لکثرتہ وانا نومن بہ انتہی وتفصیل
ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین لرجم الشیاطین ھ ؁

خدا نور سے اونکو لے نور عین	کہ دیکھیں نہ وہ عین کو مثلِ غین
ید موسوی ہین جو تھا نورِ تام	ہوا اونکو حاصل بوقتِ کلام
وہ در ابتدا بر جبینِ کلیم	ہوا پھر وہ بر دستِ موسیٰ رقیم
یہ تھا نورِ احمد سے اونکو نصیب	کہ لاریب ہین وہ نقیبِ حبیب
ولے دستِ احمد کا ہے یہ مقام	کہ اِنّا فتحنا مین وہ لا کلام

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ الآیۃ ؛

یہ فرمانِ خلّاقِ ربُّ الورا	کہ یا نورِ نوری زکنزِ خفا
مُبایع جو تیرے بصدقِ جنان	خدا کے مُبایع وہ ہین بیگمان
مُریدانِ محبوبِ خیرُ الورا	مُریدانِ ایزد بلا امترا
ہوا جو کہ بر دستِ احمد مُرید	یدُ اللہ سے بیشک ہوا وہ رشید
کہ دستِ محمّد وہ دستِ خدا	خدا سے نہ زنہار ہی تو جُدا
یہ فرمانِ ایزد کہ ہے مُصطفا	تو اس مصطفائی سے ازبس عُلا
کہ دست تو لاریب دستِ قدیم	قِدَم سے یقیناً یہ وصفِ عظیم
خدا دست سے ہی بلاریب پاک	کہ یہ وصفِ اربابِ سمک و سماک
یدُ اللہ سے لاریب ہے یہ مُراد	ہوئے متفق اسپہ اہلِ سداد

قال فی التحبیر و روح البیان وغیرھما من زبر اھل الاتقان ان عقد المیثاق مع الرسول

وہ نورِ خدا رحمتِ عالمین
کہ ہے خاکِ پا اونکا عرشِ برین
نہوتے اگر وہ حبیبِ عزیز
تو پیدا نکرتا مَین آدم کو نیز
نہوتے محمد اگر آشکار
تو پیدا نکرتا مَین گلزار و نار
اِسے بیہقی نے روایت کیا
تو حاکم نے حکمِ عنایت کیا
یہ ہے نوع مرفوع سے بالیقین
ہوا اونسے راضی جہان آفرین

قال الله تعالیٰ یا محمد لقد خلقت الدنیا واهلها لاعرفهم کرامتك ومنزلتك عندی ولولاك لما خلقت الدنیا رواہ ابن عساکر والعلامۃ الزرقانی کما هو فی شرح المواهب للقسطلانی رضی الله عنهم

وہ ابنِ عساکر جو ہین معتبر
محدث بسے متقی باخبر
وہ راوی بہ تحقیق نزدِ کبار
یہ شرح مواہب مین لابد نگار
کہ اسطور فرمانِ ربّ الانام
کہ یا نور نوری علیک السلام
کیا مینے پیدا یہ جملہ ورا
ہمہ اہلِ دُنیا چہ ارض و سما
کہ نزدیک میرے جو تیرا مقام
وہ تیرے منازل جو غالی مرام
کرون اُنسے ماہر ہین سکو مدام
تو ہو رتبہ تیرا عیان در انام
نہوتا یہ ظاہر جو تیرا وجود
تو دنیا کو پیدا نکرتا ودود
نہوتے سماوات و فرشِ زمین
نہ لوح و قلم اور عرشِ برین
نہ رضوان و حور و قصورِ جنان
نہ وہ نار و مالک نہ یہ مذنبان

خیوری نہ امکانِ وصفِ قدیم
کہ وصّاف حادث بوصفِ عدیم

اگرچہ با نوارِ عرشِ عظیم
تو پیشِ محمد وہ فرشِ مقیم

کہ ذاتِ محمد وہ نورِ خدا
ز نورِ خدا ہے ظہورِ خدا

جو ظاہر مین ہی برف باطنمین آب
وہی آب ہی برف بے ارتیاب

ولے نام و صورت کا فرقِ عیان
حقیقت مین ہی ایک ای نیکدان

نہ ہی برف سے آب ہرگز جدا
محمد خدا سے محمد خدا

وہ ظاہر مین لاریب عبدِ خدا
خدا ہی وہ باطن مین بے امترا

وہ نور قدیمی وہ روح الٰہ
وہ مسجود برحق بلا اشتباہ

خدا و جدا مین یہی فرق دان
کہ اسفل سی اعلیٰ مین ہو بے نشان

وہی نقطہ سے زیر و بالا عیان
اوسی ایک نقطے سے جملہ جہان

وہی ایک نقطہ جو نورُ البصر
منور ہوا جیسے شمس و قمر

خیوری وہ ہے نقطِ نورِ خدا
اوسی سے ہوا ہے ظہورِ خدا

قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوحی اللہ الی عیسے علیہ السلام ان آمن بمحمد وامر امتك ان یومنوا به فلولا محمد ما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار رواہ البیہقی وغیرہ کنیتہ حاکم وصححہ عن بن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس ۵

کیا حکم عیسےٰ کو پروردگار
کہ احمد پہ ہو جان و دل سے نثار

کہ لا تو محمد پہ ایمان بجان
کہ لاریب وہ جانِ جانِ جہان

جو تیری یہ امت ہمہ خاص و عام
تو یہ امر کر اونپہ با اہتمام

کہ گرویدگان ہون بصدق و یقین
کہ احمد حبیبِ جہان آفرین

وہ ہین خاتم الانبیا لاکلام
خدا بعد لاریب اونکا مقام

ولے امتِ مصطفا پر مدام
ز ابوین اشفق وہ ہے لاکلام

خدا سے ندا اوسکو ستّر ہزار
ہمیشہ وہ جاری بہر یک نہار

کہ سختی نہ کیجو یہان اختیار
یہ محبوبِ محبوب ہین آشکار

یہ مرحومہ امت یہ خیر الامم
مددگار انکا وہ عالی ہمم

شفیعُ الورا اونپہ ہی جب شفیق
تو کیونکر نہو اونکا ایزد رفیق

تو انسے رفاقت تجھے ہی ضرور
کہ خوشنود اسّے وہ سرِ ظہور

جو مسجود آدم صفیّ خدا
صدف بہرِ دُر دانۂ مصطفا

دیا ایک دانہ پہ خلدِ برین
کہ دُر دانہ سے ہو بہائے زمین

کیا ایک دانہ پہ ترکِ بہشت
کہ ہو انسے ظاہر وہ یکتا سرشت

ہوئے آخر الامر وہ دوربین
شفاعاتِ دُر دانہ سے خوشہ چین

اگرچہ وہ ادریس تھے درس دان
ولے وصفِ احمد مین تھے درس خوان

وہ تھے درسِ عرفان مین بس پیشوا
ولے طالبِ منطقِ مصطفا

جو نوح نبی شیخ رسلِ کرام
مرید محمد وہ لابد مدام

وہ بر کشتیٔ جودِ احمد سوار
لہذا ملا اونکو جودی کنار

نہوتی مدد از شہِ کائنات
تو ہرگز نہ پاتے ز طوفان نجات

براہیم گرچہ خلیلِ جلیل
وہ تھے مشفقِ حال ابن السبیل

ولے خوانِ احمد سے اونکو نوال
لہذا ہوئے موجدِ شیرمال

سماعیل ہین وہ جو ابنِ خلیل
ذبیحِ خدا ہین مطیعِ جلیل

نہ تھا حکمِ ذبح کہ مقتول ہو
ولے اسلئے تھا کہ مقبول ہو

اگرچہ وہ کرسی بسے ہے وسیع
ولے پیش قدین احمد وضیع

اگرچہ وہ ہے آسمان ہفتمین
ولے پیش احمد وہ مثل زمین

اگرچہ وہ خلد برین ہین بہشت
تو نور محمد سے اونکی سرشت

وہ مرحومہ امت کا مہمان سرا
بلال نبی کی نہ وہ التجا

کہ لا بد وہ اوسرا یکپر جان نثار
دیا دو کو تہ اسنے در طرف چار پر

جو ہین ہیچ در شمش بسے آشکار
تو انسے کیا او سنے لابد فرار

ہوا ہفت نزدیک اسکے چو گرد
کہ ہے قلب صافی وہ با سوز و درد

تو کب ہشت کا وہ کرے کچھ خیال
کہ ہے نو سے بالا وہ صاحب کمال

جو لاریب رضوان صاحب جنان
کلید محمد کا ہے پاسبان

وہ دوزخ جو ہے منزل انتقام
تو ہے دشمن احمدی کا مقام

اگرچہ وہ جبرئیل درج امین
ولے خادم سید المرسلین

وہ گہوارہ جنبان حسنین ہے
لہذا وہ مقبول کونین ہے

اگرچہ سرافیل ہے بالیقین
رئیس ملائک بسے لوح بین

تو سائیس احمد وہ ہے آشکار
کرے غاشیہ پر دل و جان نثار

اگرچہ وہ میکال عالی مقام
ولے وہ نرحدام خیر الانام

کرے انکی امت پہ روزی نثار
شہنشہ محمد کا وہ غلہ دار

رکاب محمد پہ وہ خوشخرام
دل و جانسے ہے وہ فدائے لگام

کرے قبض ارواح کو جو ملک
نشیننده تخت چارم فلک

وہ ہے شکل مقبوض اندوہگین
وہ کرتا نہین رحم ہرگز کہین

کہ تطویل کا یہ نہ ہرگز مقام

کہ جملہ عوالم مین جو کائنات — وہ وال محمدؐ کے سب فرشیات

قال اللہ جل جلالہ وعلی لعالمین عم نوالہ فی لکتاب لمستطاب تولاً محمودا۔ اذ قال لہم اخوھم نوح اذ قال لہم اخوھم لوط والی مدین اخاھم شعیبا والی ثمود اخاھم صالحا والی عاد اخاھم ھودا۔ واما النبینا شفیع الرسل والامم صلے اللہ علیہ وسلم فقال لقد جاءکم رسول من انفسکم

شعیب نبی ہود و نوحِ صفی — نبی صالح و لوط از بس وفی
ہوا اُنکو فرمانِ ربُّ الانام — کہ اخوانِ اُمت یہ جملہ کرام
ولے ہے یہ فرمان ربُّ السما — کہ ہین جانِ اُمت شفیعُ الورا
لَقَدْ جَاءَکُمْ شافعُ المذنبین — یہ جانِ شما جانِ حق بالیقین
اگرچہ برادر بسے مہربان — نہ مشفق وہ ایسا کہ تن پر یہ جان
یہ ہی امر اظہر کرون کیا بیان — برادر عدوِّ برادر نہان
وہ ہابیل و قابیل تھے دو شفیق — برادر جو یوسف کے تھے ای خلیق
تو احوال اونکا بسے آشکار — محبت مین نزدِ صغار و کبار
مگر دشمنِ جسم ہرگز نہ جان — کہ معشوق و عاشق یہ ہین ہمگنان
گُلِ تن یہ جان مثلِ بلبل شمار — تو ہرگز نہ انمین عداوت کا خار
زِعشاقِ صُدّاق مردِ جوان — عدوِّ حبیبش بود در جہان
نہین بلکہ فرزند بھی سیم و زر — زن و خانمان والدہ ہم پدر
ہمہ ننگ و ناموس و جان اور تن — تصدق یہ جانان پہ ای جانِ من
یہ ہی مذہبِ عشقِ جانان پرست — نہ یہ مذہبِ فسق شیطان پرست

کہ جب کار دِ ظاہری کار گر | نہوا او نپہ ہرگز تو ہو مشتہر
کہ تیغِ محبت سے مقتول ہی | ذبیحِ محمّد وہ مقبول ہی
وہ حبِّ محمد سے جب ہی قتیل | کرے ذبح کیونکر اُسے اب خلیل
جو ابنِ براہیم اسحاق تھے | وہ دیدارِ احمد کے مشتاق تھے
جو از بسکہ گریان وہ یعقوب تھے | تو احمد کے غم مین وہ مکروب تھے
وہ صدّیق یوسف جو بر تختِ جاہ | تو اونکی محمد سے پشت و پناہ
اگرچہ وہ خوبی ہین با حسنِ تام | نہ چون حسنِ یک موئے خیر الانام
کلیمِ خدا عاشقِ کردگار | نقیبِ محمّد وہ تھے چوبدار
اگرچہ وہ داؤد بس خوش آواز | ولے بارِ احمد مین قوّالِ راز
جلا عشقِ احمد مین جب شمع وار | دلِ صاف اونکا بصد اختیار
ہوا موم تب در کفِ ید حدید | کہ باشد بجائے دلش او یدید
سلیمان جو رکھتے وہ تختِ روان | کہ اونکے مسخّر ہمہ جنّیان
تو وہ فیضِ احمد سے اونکو نصیب | کہ تھا قصّۂ دل پہ نقشِ حبیب
جو ہین یونس ابنِ متّیٰ بصیر | وہ ہین صاحبِ حوت روشن ضمیر
ہوئے اہلِ معراج وہ پر شفیق | کہ در بحرِ حبِّ محمّد غریق
اگرچہ وہ لقمان حکمت شعار | ولے خوانِ احمد سے وہ لقمہ خوار
وہ عیسےٰ جو ہین بندۂ بے نظیر | قدومِ محمّد سے تھے وہ بشیر
بُوَد بر آسمان پر وہ با احترام | ولے بارِ احمد کے دربان مدام

خیوری اسی پر تو کر اختتام

جنابِ الٰہ سے یہ آتا جواب | کہ بخشا انہیں تو نہ کھا رنج و تاب
اِسی طور آئی ندا ایک ہزار | ولے تن کو بھولی نہ جان ایکبار
ہوا اِس سے ظاہر یہاں بیگمان | کہ وہ سب برادر ہی جانِ جان
جو نسبت کریں تجکو ای جانِ من | برادر بنے کی وہ ہیں بدسخن
وہ شیطان سے بدتر لعین و رجیم | عدوِّ خدا ہیں وہ اہلِ جحیم
جہاں انبیا کو نہیں دسترس | وہاں اُمّتی کو بھلا کیا ہوس

خیوری نکر تو بیانِ حزین
کہ ایمان سے خارج ہوئے منکرین

سنو ای محبّانِ خیرُ الانام | بیانِ لبیبانہ خیرُ الکلام
برادر جو نسبی رضاعی دگر | تباعی کو بھی نوعِ ثالث نگر
بروزِ قیامت کریں یہ فرار | کہ مصداق آیہ کا ہو آشکار

یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ

لہٰذا سبھی انبیائے کبار | پڑھیں وِردِ نفسی بروزِ شمار
کہ اِسطور فرمانِ پروردگار | کہ اخوانِ اُمّت وہ ہیں نامدار
ولے تن سے جانکو نہووے نفور | اگرچہ وہ پُرسوز روزِ نشور
گنہ تن کرے اور جان عذرخواہ | کہ اَلنّدم توبہ یہ بے اشتباہ
لہٰذا یہ فرمائے خیر الانام | بروزِ قیامت علیہ السّلام
کہ اِرحم علیٰ اُمّتی کردگار | کہ تن سے نہیں جانکو ہرگز فرار
یہی سرّ ہیں اسیمن ای سروران | کہ فرماتے ہیں شافعِ دوجہان

خبوری از ینجائے نزدِ کبار
یہ نمکین لطیفہ لطافت شعار

کہ سب انبیا کی یہی تھی دعا | کہ اے خالق و مالکِ ہر سرا
ہماری اُمم غرقِ بحرِ اثام | تو کر اُنپہ نازل عذابِ لئام
ولے مانگتے فضل و رحمت مدام | خدا سے حبیبی شفیعُ الانام
کہ اُمت یہ میری خدایا ضعیف | ہمیشہ تو کر اُنپہ فضلِ منیف
اگرچہ وہ عصیانمین سرشار ہین | ولے رحمتِ رب سے بیدار ہین
وہ از فضل و رحمت بسے چشم دار | کہ لَاتَقنَطُوا اَمرِ پروردگار
غضب پر وہ رحمت جو ہی پیش دست | تو اِس سے ہوا ہی دلِ خلق مست
بہر طور اونکو تو مغفور کر | حزین قلب ہون مجکو مسرور کر
سوئے لامکان جب گئے مصطفا | تو لابد خدا سے ہوئی یہ ندا

قال اللہ الصمد اُدنُ منی یا محمد الف مرۃ علیک طیب الصلوٰت تحیات المسرۃ کن انی التحیر (لتحدر) وا۔

کہ نزدیک آیا شفیعَ الورا | تو کر دید میری یہ اب دیدہ وا
بہر بار کرتے یہی التجا | جنابِ الٰہ مین حبیبِ خدا
کہ ہے اُمتی مذنبہ لاکلام | گدائے در تو بہر صبح و شام
اُسے بخش بارحم و فضلِ عمیم | کہ ہے بحرِ فضلِ تو بینک عظیم
نہو بحر ناپاک اسے کردگار | ز آلائشِ خلقتِ بے شمار
یہ اُمت سگے جا نمازِ پلید | نہ یہ پیش فضلِ تو او سے مزید
جو دریائے فضل تو ہی بے کنار | مکدر نہو او سے یہ زینہار

کہ ہو رتبہ کونین کا آشکار — کہ نعلِ محمد کے گرد و غبار
اوٹھا نعل تیری کو سر پر لیا — دو عالم نے پھر اوسکو بوسہ دیا
تو کب نعل بردار سے ہو ادا — جو مولا کے لائق وہ مدح و ثنا
عزیز و بشارت کا ہے یہ مقام — ولے منکر و نکو نذارت مدام
کہ جب دو نو عالم ہوئے بس حقیر — بہ پیشِ محمد شہے بے نظیر
تو کرنا شفاعت کا آسان ہوا — کہ ہی خاکپا حق سے چھنا ذرا
سراجاً منیرا صفاتِ حبیب — وہ لولاک ذاتی ہمارے طبیب
چراغون مین دو وصف ہین جابجا — یکے سوختن دیگرا فروختن
تو دنیا مین افروختن کا ظہور — کہ عرفانکا اوسسے بلا دلکو نور
ہو ظلمتِ جہل سب دلسے دور — خدا کی خدائی ہوئی با سرور
ولے جبکہ آوے قیامتکا روز — کھلے گا وہان سبکا پھر صدق و سوز
تو اوس وقت ہو سوختن آشکار — کہ انبار عصیان کا ہو خاکِ نار
چراغ شفاعت وہ افروختہ — گناہائے امت ہمہ سوختہ

تتمۂ نعتِ سید المرسلین مناقبِ خلفائے راشدین
و بحیۂ مرضیہ الِ طٰہٰ و یٰسٓ صلوات اللہ وسلامہ
علیہم اجمعین

جنابِ محمد مین اے یارِ غار — کرو عرض دل سوختہ جان نثار
کہ وہ چشم گریان زخونِ جنان — جنان اوسکا بریان توئی جانِ جان
نہ زنہار اوسکی تمنائے غیر — توئی اوسکا مقصود یکتائے خیر

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہ البررۃ الکرام وَاللّٰہِ اِنِّی لَاَستَغفِرُ اللّٰہَ فِی الیَومِ اکثر من سبعین مرۃً وفی روایۃ مائۃ مرۃٍ رواہ الشیخان علیہما الرضوان

که واللہ خدا سے مین ہفتاد بار
کبھی اس سے زائد الی صد تمام
طلب مغفرت کی کرون در نہار
ولے اُس سے ناقص نہوای فہام

خیوری یہ لاریب سر عجیب
کہان وہ گناہ کہان یہ حبیب

جو بالفرض ترکِ فضیلت اگر
تو مغفور بھی اُس سے خیر البشر

لِیَغفِرَ لَکَ اللّٰہُ مَا تَقَدَّمَ مِن ذَنبِکَ وَمَا تَاَخَّرَ الایہ

ولے تھا تقاضائی جانِ جہان
طلب مغفرت کی کرون بار بار
نہو جان اگر جسم کی عذر خواہ
نہ تیری ثنا ہوادا جانِ مَن
نہ ایسا ہوا ہی نہ ہوز ینہار
ثنا گوئے تیرا جو ربّ السّما
تو ہی جانِ جان جسم ہی جملہ جان
بھلا جسم سی ہووے کیونکر بیان
بھلا دیو سے ہووے کیونکر ادا
خدا نے دیا تجکو ایسا مقام
بُلایا تجے حق نے ای جانِ جان

که مغفور ہو میرا تن بیگمان
کہ ہو میرے تن پر وہ رحمت نثار
تو لاریب ہو جسم خوار و تباہ
کہ مدّاح تیرا وہ خود ذوالمنن
کہ اوسکا ثنا گوئے خود کردگار
تو کب غیر کی تیرے لائق ثنا
سلیمان تو ئی دیو ہم بیگمان
پسندیدہ نعت سزاوارِ جان
سلیمان کے لائق جو مدح و ثنا
کہ حیران ہوئے اُسمین سب خاص و عام
اوسی خاص خلوتین جو لامکان

وابن ابی الدنیا عن سلیمان ابن یسار علیہم رضوان اللہ الغفار

توصادقِ مُصَدّق توصدّیق ہے
توئی قاتلِ قومِ زندیق ہے
توصِدّیقِ اکبر زتصدیق ہی
تو افضل صحابہ مین تحقیق ہے
عتیقِ انیقی زتدقیق ہے
رفیقِ حقیقی زتوفیق ہی
زحبِ تو ہر کس بتوثیق ہی
وہ فاروق لا بد زتفریق ہی

خیوری یہ تیری جو تنمیق ہے
تو حُبِّ عتیقی سے تشیق ہے

ہوا جبکہ پروانہ اوس شمع پر
بصد شوق با سوز قلبِ عُمر
تو فاروق اونکا ہوا تب خطاب
جنابِ الٰہی سے بے ارتیاب
کیا اونکے سایہ سے شیطان فرار
کہ تھے عشقِ احمد مین وہ باقرار

قال نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام الا نوران الشیطان یفر من ظل عمر علیہ رضوان اللہ الاکبر

اگرچہ وہ ثانی خلیفہ عمر
ولے اونکا ثانی نہین دادگر
بسے جا یہ جسطور قولِ عُمر
اوسی طور فرمان ربُّ البشر
یہ لاریب فرمانِ خیر البشر
کہ ہی مَنطِقُ الحق لسانِ عُمر
قیامتکا لاریب ہو جب قیام
تو ہو مجمع انبیائے کرام
تو اوسوقت فرمائے ربُّ الانام
ابا حفص منی علیک السلام
نہ زنہار ہو وصف تیرا ادا
تو ظلِّ حبیبی تو ظلِّ خدا

خیوری وہ صدّیق و دیگر عُمر
یہ بیشک وزیرانِ خیر البشر

نکر تیرے در سے او سے دربدر
کہ اِس در سے دائم وہ ہی مفتخر

جو ہی باب تیرا وہ بابِ خدا
نہ وہ باب تیرے سے ہرگز جدا

کہ اِس باب کا دار کنزِ قدیم
نگہبان اِسکا خدائے عظیم

جو وہ تیرے در کا نگہبان ہے
تو محفوظ ایمان زشیطان ہے

خیوری نہ کچھ نقصِ عرفان ہی
جو صدّیق اس در کا دربان ہی

تجھے ثانیِ اثنین حق نے کہا
وہ ہمراہ دونو کے ہے تیسرا

ولے تین سے تو قدیم المرام
خلافت مین اوّل توئی نیکنام

تو جب عشقِ احمد مین سرشار ہے
تو رب کو رضائی تو درکار ہے

ولسوف یرضی ای وباللہ لسوف یرضی ابو بکر الصدیق عنہ اللہ ولم ینزل ھذا الوعد لاالہ ولہ صلعم

تو محبوبِ محبوب ہے آشکار
تو جانِ جنان تجھپہ جانہا نثار

جو تیری رضا ہی رضائے خدا
تو ہرگز نہو وصف تیرا ادا

جو ہین تین سَو ساٹھ وصفِ خدا
وہ موجود تجھمین بلاامترا

کسی مین اگر اونسے ہو ایک بھی
تو جاوے جنان مین وہ بیشک اخی

وہ سب وصف ہین آپمین جب عیان
تو کب آپ کا رتبہ ہووے بیان

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم صفات اللہ

خصال الخیر ثلاثمائۃ وستون خصلۃ اعظمہا الرحمانیۃ اذا اراد اللہ تعالی بعبد خیرا

جعل فیہ خصلۃ منہا یدخل الجنۃ بہا فقال ابو بکر الصدیق رضی اللہ عنہ

اَفِیّ شیٔ منہا قال نعم کلہا فیک ھنیئاً لک یا ابا بکر رضی اللہ عنہ رواہ ابن عساکر

تو اشنائے رہ ہین نجم غدیر — پڑھا خطبہ شاہ بشیر و نذیر

کہ اے بندگان خدائے کریم — سنو پند احمد بقلب سلیم

کہ مولائے میرا خدائے سما — ہین لاریب مولائے جملہ ورا

انا اولی بالمومنین الکرام — ز انفاس شان نبی جملہ فہام

وہ ہین خیرخواہ اپنے شام و پگاہ — تو ہین اُنسے اُنکا بسے خیرخواہ

تو ہین جسکا مولا خفی و جلی — تو اوسکا بلاریب مولا علی

وہ مولا علی جسکے مولا جلی — وہ لاریب دارین ہین ہے ولی

کیا جسنے تعظیم اونکی ادا — نبی کی وہ تعظیم لایا بجا

خدایا جو ہووے محب علی — تو ہو لطف سے اوسکا دائم ولی

رکھے دوستی اونسے جو نیکنام — اوسے اپنا محبوب رکھ تو مدام

رکھے بغض اونسے کوئی در جنان — تو مبغوض رکھ اوسکو در دو جہان

جو ہوا اونکا ناصر بصدق و صفا — تو ہو اوسکا ناصر بعز و علا

جو ہو اونکے درپیش خذلان سے — تو مخذول کر اوسکو خسران سے

خدایا جو حق حقیقت شعار — علی پر تو رکھ اوسکا دار و مدار

وہ جس جائے جس راہ پر ہو مقیم — وہ بیشک صراط خدا مستقیم

اخرج الترمذی والنسائی وصححہ الضیاء المقدسی عن زید بن ارقم وروی الطبرانی والذہبی وغیرہم رضی اللہ عنہم انہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم خطب بغدیر خم وہو موضع بالجحفۃ عند رجوعہ من حجۃ الوداع فقال فیہ یا ایہا الناس ان اللہ مولائی وانا مولی المومنین وانا اولی بہم من انفسہم فمن کنت مولاہ فعلی مولاہ

اعلم ایھا المحب الصادق والصفی لوفی لحاذق ان احمد اسم سید الانس والجان سر اللہ الحی الملک الدیان اللھم صل وسلم علیہ ما تعاقب لعصران ومظاہرہ الخلفاء علیہم الرضوان

یہ ترتیبِ احمد عجب شان ہے
کہ اللہ مَلِکُ حَیّ و دیّان ہے

یہ ہین چار اَحرف وہ ہین چار یار
تو چارونیہ ہین چار دائم نثار

ہوئے میم احمد یہ عثمان نثار
تو ہی اونسے کانِ حیا با قرار

وہ جب مظہرِ میم ہین بیگمان
تو مالِ مَلِک اُنکا ہی جا و دان

محبت سے تھی دلمین جب ایختار
تو دو نور اُنپر ہوئے جان نثار

وہ شکلِ محمد جو تھی جانِ جان
تو قرآن کے جامع ہوئے بیگمان

اگرچہ تو ثالث خلافت مین یار
ولے دو کا ہو ایک بس افتخار

کرون وصف تیرا مین کیونکر ادا
کہ ایسا تو شافع بروزِ جزا

کہ ایزد سے بخشائے ستر ہزار
ازان جو کہ ہون لائقِ دارِ نار

فرشتون کا لاریب ہی تو ادیب
کہ درسِ حیا اونکو تجھسے نصیب

کرے شرم تجھسے خدائے سما
وہ شرمائے تجھسے بروزِ جزا

نہ تجھسے کرے وہ حساب و شمار
کہ جو دِ تو بے عدِّ لیل و نہار

خیوری سے بہرِ عطائے حبیب
نہ زنہار ہو کچھ حسابِ حسیب

یہ فرمانِ خیر الوریٰ بیگمان
صحابہ ثلاثین ہین راویان

یہ طبرانی و ترمذی مین عیان
بھی دیگر کتب مین یہ روشن بیان

کہ جب حج آخر سے شاہِ جہان
مدینے کو شادان ہوئے وہ روان

اِلٰی قولہ اِنَّ ھٰذَا کَانَ لَکُمْ جَزَآءً وَّکَانَ سَعْیُکُمْ مَّشْکُوْرًا۝

جو ہے ایک وہ بضعۃ مصطفا
تصدق ہوئے اونپہ دونوسرا

غضب اونکا لاریب اےدوربین
رسول خدا کا غضب بالیقین

غضب فاطمہ کا سنو اے فہام
خدا کا غضب ہے نہ اسمین کلام

بھی رنجیدہ ہو جسسے خیر النسا
تو رنجیدہ ہوا سسے خیر الورا

جو اونکی اذیت کسیطور پر
وہ لاریب ایذائے خیر البشر

کہ جسسے اذیت جگر کو عیان
تو رنجیدہ اوسسے بدن بیگمان

چو عضوے بدرد آورد روزگار
دگر عضوہا را نماند قرار

خیوری جو وہ رنج رنج خدا
تو کیونکر یزیدی نہ کا فر سدا

علی فاطمہ نور دارین ہین
فتوت نبوت سے بحرین ہین

وہ برزخ جو انمین شہ مرسلان
تو ہر ایک بر جائے خود ہے روان

یہ آلائے ربی یہ بحر سرور
تو لو لو لؤ مرجان کا انسے ظہور

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیٰنِ بَیْنَھُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیٰنِ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ یَخْرُجُ مِنْھُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ الآیۃ

قال فی التفسیر الکبیر والجامع الکبیر وغیرھما من زبر النحاریر وللآیۃ المسطورۃ معان کثیرۃ مشھورۃ والجملۃ عند المحققین غیر محظور ہ منہا ما روی عن اھل بیت النبوۃ اصحاب التحقیق والفتوۃ ان البحرین سیدنا علی المرتضی وسیدتنا فاطمۃ الزھرا رضی اللہ تعالی عنہما والبرزخ نبینا وشفیعنا المصطفی علیہ اطیب الصلوۃ والثنا و یخرج منھما اللؤلؤ

اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ واحب من احبہ وابغض من ابغضہ وانصر من نصرہ واخذل من خذلہ وادر الحق معہ حیث دار وطرق ھذا الحدیث کثیرۃ عند اھلھا شہیرۃ ومن ثم رواہ ستۃ عشر صحابیاً وفی روایۃ الامام احمد رحمہ اللہ الصمد ثلاثون صحابیاً وتفصیل ھذا فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵

خیبوری وہ ذاتِ علیؑ صفی
بلاریب ذاتِ نبی ہے خفی

نہ ہو بعدِ ختمِ نبوّت ضرور
کبھی از سرِ نو نبی کا ظہور

و اِلّا یقیناً علیؑ و لی
بلاریب ہوتے نبیِ جلی

نہ ہو وصف تیرا ادا یا علی
تو فخرِ نبی ہے تو فخرِ ولی

رضائے تو لابد رضائے خدا
ثنائے تو حقاً ثنائے خدا

اگر آپ سے ہو کوئی منحرف
تو بیشک محمدؐ سے وہ منحرف

شقی ہی وہ بدبخت ہی بد نہاد
جہنم مین جاوے فبئس المہاد

خلافت مین گرچہ تو ہی خور نواز
ولے تین دو ایک سے سرفراز

سنانِ جو ین سے تو آخر ستان
کیا وصف تیرا خدا نے بیان

سنانِ جوان سے تو دنیا ستان
سنان و سنان سے لیا دو جہان

کہے گر کوئی ہل اتی فی علی
تو یہ ہل اتی مین بسے ہی جلی

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا وَجَزٰهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا الآیۃ

نہ جن دلمین حَسنین کی ہے وداد — وہ مردود کافر ہسے نامُراد
نشانِ محبت یہ نزدِ خبیر — کہ ہو ذکرِ محبوب دائم کثیر
لِسان روز و شب اُسکی عذبُ البیان — وہی ذکرِ وِرد ہمہ جسم وجان
و وادِ ہمہ اہلِ بیتِ عظام — ہوئی فرض بر مُومنِ خاص وعام
جو اونکی مودّت و وادِ رسول — جو ہی بغض اونکا وہ بغضِ بتول
نہین بل یہ ہے بغضِ خیرُ الورا — جو بغضِ حبیبی وہ بغضِ خدا
محمدؐ سے مُبغض ہوا جو لئیم — وہ لاریب مردود اہلِ جحیم
بلا حُبِّ آلِ شفیعُ الانام — خدا کی قسم ہے عبادت حرام
کریں کیون نہ اونکی بھلا ہم نیاز — کہ مذکور دائم وہ ہین درنماز
نہو یاد اونکی اگر درنماز — تو مردودِ ایزد وہ ہے اہلِ راز
جو ہے موذیئے اہلِ بیتِ عظام — وہ در اصل موذیئے خیرُ الانام
وہ مُرتدّ کافر بلا اشتباہ — وہ ہے لائقِ لعن شام و پگاہ
مُفصّل وہ نجمُ المبین مین عیان — ولے مختصر ہے یہان پہ بیان

اعلم ایہا اللبیب الصادق والمحب لاریب لواثق ان حقیقۃ الایمان ماھی الا محبۃ الرحمن کما ھو مصرح فی کتاب اللہ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ومحبتہ موقوفۃ علی محبۃ حبیب اللہ وھذا ایضاً مصرح فی کلام اللہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ ومحبۃ حبیبہ خازن خزائن اللہ موقوفۃ علی محبۃ اھل بیت رسول اللہ کما قال اللہ فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوٰى فی فرضیۃ محبتہم علی الوری قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى قال الامام مصباح الظلام فی مفاتیح الغیب والعلامۃ القرطبی فی سورۃ شوری رضی اللہ تعالیٰ عنہما

الحسن والریحان الحسین قرۃ اعین سبط الثقلین صلی اللہ وسلم علیہ ملأ الخافقین
وعلی آلہ واصحابہ انوار الدارین ثم صرح العلامۃ فی التحریر والتحبیر بالعشرین
هذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یهدی بہ المتقین ۞

وہ حسنین ہیں شاہِ دارین ہیں ۔ وہ دارین میں شاہِ کونین ہیں
وہ حسنین ہیں قرۃ العین ہیں ۔ وہی سرِّ ایجادِ کونین ہیں
وہ ثقلین کے نورِ عینین ہیں ۔ وہی ہادیٔ جملہ ثقلین ہیں
جو اہلِ جنت میں سردار ہیں ۔ تو انکے قدم پر وہ سردار ہیں
جو اقدام انکے پہ سردار ہیں ۔ وہ سردار جنت میں سرشار ہیں
وہ سرشار کیا بلکہ ہشیار ہیں ۔ وہ ہشیار احمد کے مختار ہیں
جو مختار انکے وہ دلدار ہیں ۔ وہی لائقِ دیدِ غفار ہیں
محبانِ حسنین اطہار ہیں ۔ جو ہیں انکے منکر وہ کفار ہیں
یہ وہ ہیں کہ جنپر رسولِ خدا ۔ کیا اپنا فرزند بیشک فدا
وہ مرآتِ احمد بسے پُر صفا ۔ وہ ساقیٔ امت بروزِ جزا
جو مرکوب اونکے شہِ دوسرا ۔ تو کب اونکی توصیف ہو کچھ ادا
کہ تحقیق ایمان وہ حبِ خدا ۔ ہے توحید و تفرید بے امترا
ولے حبِ ایزد وہ موقوف ان ۔ علی حبِ احمد شہِ مرسلان
وہ حبِ محمد جو موصوف ہے ۔ علی حبِ حسنین موقوف ہی
تو حبِ خدا حبِ حسنین ہی ۔ یہی حبِ ایمانِ ثقلین ہے
نہو دلمیں گر حبِ آلِ رسول ۔ تو ہرگز نہ حبِ خدا ہو قبول

ملخص ما فی عم المدبر لرجم الشیاطین

ہوا جسکا اِس دار سے انتقال — بحُبِّ ہمہ آلِ اہلِ نوال
وہ ہے مومن تائبِ ذی کمال — مُبَشّر وہ با جنّتِ بے زوال
جو ہے قابضِ رُوح جملہ انام — مُقرّب فرشتہ بصد احترام
وہ دے اوسکو مژدہ بعیشِ جنان — تو پھر وہ کرے قبضِ روح و روان
جو ہین از ملائک وہ منکر نکیر — وہ شکلِ مُہیب و وہ شکلِ نذیر
وہ دین اوسکو لا بد بشارت ضرور — کہ ہے تیرا مسکن جنان با سرور
وہ جنّت مین جاوے بسے شادمان — کہ چون نو عروسان سوئے شوہران
دو در باز در قبر ہون از جنان — وہ ہو روضۂ جنّتِ جاودان
مزارِ ملائک وہ قبرِ منیر — وہ ہو مہبطِ رحم و فضلِ قدیر
کہ مقبور اوسمین بحبِّ جنان — وہ ہے اہلِ سنّت ز جملہ مہان
جو دنیا سے گذرے کوئی گر بشر — کہ ہو بغض کا اوسکے دلمین اثر
وہ ہو مُبغضِ اہلِ بیتِ عظام — نہ توقیر اونکی سے ہو شادکام
کرے وہ بیان جسسے تحقیر ہو — کہ آلِ نبی کی وہ تصغیر ہو
وہ موذیٔ ذاتِ رؤف و رحیم — تو لاریب کافر وہ اہلِ جحیم
قیامت کے محشر مین ہو آشکار — کہ مابین دو چشم اوسکے نگار
یہ مایوس از رحمتِ کردگار — کہ ہے اِسکا ماوائے دار البوار
نہ سونگھے یہ بوئے جنان زینہار — جہنّم مین جاوے فبئس القرار
نہ کچھ کام آوے اُسے اے فہام — صلوٰۃ و زکوٰۃ و نہ حجّ و صیام

ان نبینا شفیع الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام قال من مات علی حب آل محمد مات تائبا الا ومن مات علی حب آل محمد مات مومنا مستکمل الایمان الا ومن مات علی حب آل محمد بشرہ ملک الموت بالجنۃ ثم منکر و نکیر الا ومن مات علی حب آل محمد یزف الی الجنۃ کما تزف العروس الی بیت زوجھا الا ومن مات علی حب آل محمد فتح لہ فی قبرہ بابان الی الجنۃ الا ومن مات علی حب آل محمد جعل اللہ قبرہ مزار ملائکۃ الرحمۃ الا ومن مات علی حب آل محمد مات علی السنۃ والجماعۃ الا ومن مات علی بغض آل محمد جاء یوم القیامۃ مکتوبا بین عینیہ ھذا آیس من رحمۃ اللہ تعالیٰ الا ومن مات علی بغض آل محمد مات کافرا الا ومن مات علی بغض آل محمد لایشم رائحۃ الجنۃ وایضا قال سید الانام علیہ الصلوۃ والسلام الزموا مودتنا اھل البیت فان من لقی اللہ عزوجل وھو یودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا والذی نفسی بیدہ لاینفع عبدا عملہ الا بمعرفۃ حقنا رواہ الطبرانی فی الاوسط رضی اللہ عنہ

لِلّٰہِ دَرُّکُمُوْ یَا آلَ یَاسِیْنَا	یَا اَنْجُمَ الْحَقِّ اَعْلَامَ الْھُدٰی فِیْنَا
لَا یَقْبَلُ اللّٰہُ اِلَّا مَعْ مَحَبَّتِکُمْ	اَعْمَالَ عَبْدٍ وَّلَا یَرْضٰی لَہٗ دِیْنَا
بِکُمْ اُخَفِّفُ اَعْبَاءَ الْاَثَامِ بِکُمْ	بِکُمْ اُثَقِّلُ فِی الْحَشْرِ الْمَوَازِیْنَا

قال نبینا فی حق الحسنین علیہ الصلوۃ والسلام الدائمین وعلی آلہ واصحابہ انوار الدارین من احبھما فقد احبنی ومن ابغضھما فقد ابغضنی رواہ ابن عساکر عن ابن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس ومن علامات المحبۃ کثرۃ ذکر المحبوب علی الدوام لقولہ علیہ افضل الصلوۃ والسلام من احب شیئا اکثر من ذکرہ وقال فی الشفاء ونسیم الریاض من استخف نبینا او احدا من الانبیاء او ذکر ما فیہ تحقیرا او اھانۃ لھم او اذاھم فی حیاتھم او بعد مماتھم کاذبہ بعض دینہ او اقاربہ علیھم الصلوۃ والسلام فھو کافر عند اھل الاسلام ھذا

وہ جبریل جو خادمِ مصطفا　وہ دیگر ملائک جو اہلِ سما
تو اونکی زبان سے خدائے جہان　زمان و مکان اور دیگر نشان
کیا پیشِ خیر الورا سب بیان　ہوئے اوسّے نالان شہِ مرسلان
کیا حکمِ امّت کو پھر بیگمان　کرو گریہ حسنین پہ با جنان
وہ ذکرِ شہادت کیا پھر عیان　علیؔ ولی نے بہ پیشِ مہان
ہوئے پھر وہ گریان زخون جنان　کہ لابد محبّت کا ہے یہ نشان
مفصّل یہ نجمُ المبین مین نگار　یہان جزوِ ثانی مین ہو آشکار
تو کیونکر وہ مردود ہین منکرین　ازین سنّتِ سیّد المرسلین
نعم اونکے دلمین نہین حبِّ داد　تو لابد وہ منکر ہوئے نامراد

خیوری جو خفاش ہین وہ ضریر
تو دیکھین نہ ہرگز وہ مہرِ منیر

اخوانی حبه اهل البیت من اعظم الوسائل · لنیل فخر الجاه بالعزّ والفضائل · والقرب الی فطح اثره الاواخر والاوائل : والمبعوث من اطیب العناصر واشرف القبائل : صلی الله علیه بحسب حسنه والشمائل : وسلم تسلیما علی وفق یمنه والخصائل : کیف لا وقد قال الله فی شانهم ویطهّرکم تطهیرا : وروّق لهم الشراب : فزال عنهم الاضطراب : فقال مرحبا بالاحباب : لا تخشوا الیوم حزنا ولا نکدیرا : فهم قائمون فی خدمته متلذذون فی حضرته متقلبون فی نعمته · یکسرون جبارا ویجبرون کسیرا : یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شره مستطیرا : اخلاقهم القنوع وشعائرهم الخشوع : وافعالهم السجود والرکوع : یطوون الضلوع علی الجوع : ویؤثرون علی انفسهم سائلا وفقیرا : ویطعمون الطعام علی

ولے جو مُحبّانِ آلِ عظام اگرچہ وہ ہون مُبتلائے آثام
تو ہے اِنکا مسکن وہ دار السّلام یہ اونکی شفاعت سے عالیمقام
کہ ہین یہ مُحِبّانِ خیرُ الورا عقولِ وَرا سے یہ ہین ماورا
مُحبّانِ حَسنَینِ اہلِ عطا جو پروانہ حَسنَین پہ ہین فدا
تو کیونکر محمّد شفیعُ الورا نہون اُنسے راضی بَہرِ دوسرا
یہ جب تک نہ جاوین بدارُ القرار تو رب سے وہ راضی نہون زینہار

قال فی منہج الروض الازہر فی بیان اہل بیت الاطہر وروی النسائی مرفوعًا انما سمّیت فاطمۃُ فاطمۃً لان اللہ قد فطمہا وذُرّیتہا او مُحبّیہا عن النار ای خلّصہا وخلّصہم عن دار البوار وقد ثبت مرفوعًا بہذہ المبانی وبموافقۃ المعانی ایضًا ان اللہ قد فطم بنتی فاطمۃ وولدیہا ومن احبہم من النار انتہی کیف لا وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام فاطمۃ بضعۃ ای قطعۃ لحم منی فمن ابغضہا ابغضنی رواہ البخاری علیہ رضوان اللہ الباری

حدیثے جو مذکور بہرِ بتول وہ ہے نوع مرفوعِ قولِ رسول
کہ اسواسطے فاطمہ اونکا نام کہ ہے فطم لابد رہائی مدام
تو یہ اور اِنکی جو اَولاد ہین مُحبّین اِنکے جو دل شاد ہین
تو ہے نار سے انکو دائم خلاص کہ لاریب یہ مُخلصینِ خواص
نہ زنہار کچھ اونکو دوزخ سے کار کہ ہے نارِ دوزخ کو اونسے فرار
تو جو مانع ذِکرِ حَسنَین ہے وہ مردود نمرود پُرشین ہے
کہ نازل کیا حق نے ذِکرِ حُسین وہ ذکرِ شہادت جو باسرّ زین

هي النبوية العظمى وتدعى / بفاطمة إذا هم يجول
على كل الورى فضلت بعزم / البتة الغناء ليس له السبيل
فأمدادا بها في الكون عمت / ولي منها بها حظ جزيل
علاك بها إذا ما اشتد كرب / وأسقاك الردى خطب جليل
فإني كلما عظمت خطوبي / وآل الكرب عني لا يحول
وناضلني الزمان وراش نبلا / ورام به على ضعفي يصول
أؤم رحابها فيزول ما بي / وباقي ما به تشفي الغليل
وليس لفضلها حصر ولكن / بمدح جنابها يرجى القبول
ولو إني ملأت الكون مدحا / لكنت مقصرا فيما أقول
على خير الأنام وآل بيت / صلوة الله ما هبت شمول

محمد علی فاطمہ نورِ عین / شہیدانِ اکبر وہ حسن و حسین
یہ ہین نورِ ایمانکے خمسہ حواس / نہین بل یہ ایمانکے لابد اساس
کہ یہ جزو و کل جملہ اصلِ اصیل / یہ نورِ خدا ہین بحجبِ جلیل
تو انکی مدد سے ہمہ مرسلین / علی حسبِ رتبہ ہوئے فائضین
اسیطور سے تا بروزِ حساب / ہمہ اصفیا انسے ہون فیضیاب
کہ یہ قطبِ امداد ہین بالیقین / دوائر ہمہ اولین آخرین
یہی ذات ہے اسمِ اعظم ضرور / یہی سرِ باطن یہ سرِ ظہور
تو نامِ محمد جہان پر نگار / ملون چشم اوسپر کرون جان نثار
زبان پر جو گذرے محمد کا نام / لبین اوسکو چومین بصد احترام

حبّہ مسکینا ویتیما واسیرا ؞ وقد غضوا الابصار واخرسوا الافواہ ؞ وعفروا الوجوہ والجباہ ؞ وقالوا الفقرائہم فوراً میسوراً انما نطعمکم لوجہ اللہ لا نرید منکم جزاء ولا شکورا ؞ فزادہم من شراب حبّہ کؤسا ؞ فاستجلوا من انوار وصالہ شموسا ؞ ثم برزت لہم الدنیا بزینتہ عروسا ؞ فقالوا انا نخاف من ربنا یوما عبوسا انعبس فیہ الوجوہ قمطریرا ؞ ذلک یوم یا لہٗ من یوم ؞ یحتر من ہولہ کل قوم ؞ ولا یبقی من شدتہ سنۃ ولا نوم ؞ فوقٰہم اللہ شر ذلک الیوم ؞ ولقاہم نضرۃ وسرورا ؞ اخترقوا حجب الانوار ؞ وفازوا بجوار الملک الغفار فی جنات تجری من تحتہا الانہار ؞ یخدمہم الملائکۃ فیہا مساء وبکورا ؞ ویطوف علیہم ولدان مخلدون اذا رأیتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا ؞ لایحزنہم الفزع الاکبر یوم القیامۃ ؞ ولا تلحقہم من الحسرۃ والندامۃ یستبشرون بعد سمرہم بالسلامۃ ؞ ثم یقال لہم اذا سکنوا غرفا وقصورا ؞ ان ہذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا ؞ احضرہم فی حظائر قدسہٖ وسقاہم بقدح سرائر انسہٖ ؞ من ادناس الدنیا شرابا طہورا ؞ شعر

لاٰلِ البَیْتِ عِزٌّ لَا یَزُوْلُ	وَفَضْلٌ لَا یُحِیْطُ بِہِ الْعُقُوْلُ
وَاِجْلَالٌ وَّمَجْدٌ قَدْ تَسَامٰی	وَقَدْرٌ مَّا لِغَایَتِہٖ وُصُوْلُ
وَفِیْ التَّنْزِیْلِ بِالتَّطْہِیْرِ خُصُّوْا	وَمَدْحُہُمْ بِہَا شَہِدَ الرَّسُوْلُ
لَہُمْ عِزٌّ وَّسَلْطَنَۃٌ وَّجَاہٌ	وَدَامَ لَہُمْ مِّنَ اللّٰہِ الْقُبُوْلُ
بُدُوْرُ الدِّیْنِ مِنْہُمْ قَدْ تَجَلَّتْ	تَکَادُ الشَّمْسُ مِنْ خَجَلٍ تَزُوْلُ
زَکُوْا اَصْلًا بِنِسْبَتِہِمْ وَفَرْعًا	یَطِیْبُ الْفَرْعُ مَا طَابَتْ اُصُوْلُ
مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ اَخْشٰی نَکَالًا	وَلِیْ فِیْ حُبِّہِمْ بَاعٌ طَوِیْلُ
اَلَیْسَ عَظِیْمَۃُ الْمِقْدَارِ مِنْہُمْ	وَاِنِّیْ فِیْ مُحِبِّیْہَا دَخِیْلُ

ابراهیم علیه الصلوٰة والتسلیم فی کتابه قولاً جمیلاً واتخذ الله ابراهیم خلیلا وقال الله لهذه الامة یحبهم ویحبونه بغایة الهمة والفرق بین الخلة والمحبوبیة تلا امنرا کما بین العرش وتحت الثری لان المحبوبیة خصوصیة بسید الاولین والآخرین لامدخل فیها لاحد من سائر الانبیاء والمرسلین ولا لفرد من الملائکة المقربین صلوات الله وسلامه علیهم اجمعین الامنها لهذه الامة المرحومة من الحظوظ الوافرة المقسومة تطفلاً بحبیب الله الملک العلام علیه اطیب الصلوٰة والسلام شعر

ای با علوِ همتِ تو آسمان زمین | وی گام اولینِ تو بر چرخ هفتمین
تقدیر برکشید بمیزانِ همتت | از پرِ پشه بوده سبک پایهٔ زمین
ای تیر دیده دوز تو از کیشِ ما رمیت | وی سنجقِ سیاهِ تو خیلِ مُسوّمین
از شرحِ لفظِ تو دهنِ نقل پر شکر | واز بادِ زلفِ تو نفسِ عقل عنبرین
پرویزهٔ فلک شده بسودِ کفِ وجود | نامِ محمد ار نبدی نقشِ آن نگین
آدم که دانهٔ زبهشتش بدر فگند | از خرمنِ شفاعتِ تو هست خوشه چین
محبوبِ حق شد آنکه ترا کرد پیروی | حق داد چاکرانِ ترا منصبِ چنین

وقال الله قولاً کریماً وکلم الله موسیٰ تکلیما وقال لهذه الامة فاذکرونی اذکرکم ومن ثَمّ قال اهل السنة رضی الله عنهم ان الفرق بین التکلیم والمذکوریة کما بین العمومة والخصوصیة لان الاول من مقام المحبین والثانی من مرام المحبوبین فالکلیم ذاکر والامة من المذکورین کما هو مصرح فی کلام رب العالمین فستعرف بعون الله المتین کیف لا وقد قال فی نموذج اللبیب فی خصائص الحبیب وکذا فی کشف الغمه عن جمیع الامة ما من نبی له نبوة خاصة فی امته الا وفی امة نبینا شفیع الانام علیه اطیب الصلوٰة والسلام من نظائها

وہ عشقِ خدا ہے اسی نام پر | یہی ورد میرا بشام و سحر

خدایا طفیلِ محمّد رسول | طفیلِ ہمہ آل و اہلِ بتول

طفیلِ تمامی صحابہ فحول | یہ مسئولِ قلبی تو کیجو قبول

کہ چشمانِ صدّیق سے ہو نصیب | مجھے دردِ عالم لقائے حبیب

خیُوری اگرچہ ہے شرمسار
ولے فضلِ ایزد کا اُمّیدوار

بیانِ فضیلتِ اُمّتِ سیّدُ الانام ؛ علیہ اطیب الصّلوٰۃ وازکی السّلام ؛ ومنقبتِ حضرات اولیائے عظام ؛ وسجداتِ عُشّاقِ فخام ؛ برآستانۂ محبوبانِ ملکِ علّام ؛ قدّس اللہ اسرارہم وافاض علینا انوارہم باللطف والانعام ؛ ؛

یہ اُمّت جو خیرُ الاُمم لاکلام | یہ عالی ہمم ہے یہ عالی مرام

جو اسمین ہے اولیائے عظام | تو ہے اونکا نبیون سے برتر مقام

وہ روح اللہ عیسیٰ کلیم و خلیل | زروئے نبوّت یہ گرچہ اصیل

ولے جو طفیلئے خیرُ الانام | تو انکو ملے اونسے عالی مقام

یہ ہی شرفِ متبوع کا اقتضا | کہ تابع نہ متبوع سے ہو جُدا

جو تفصیل اسکی ہے آشکار | وہ نجمُ المبین مین جو روئے نگار

ولے مختصر ہین معانی یہان | مُطوّل سے برتر یہ نزد جہان

قال سیدنا عبد اللہ بن عباس علیہما رضوان اللہ ملک الناس فی شرف ہذہ الامۃ متّبعۃ السنّۃ ان اللہ جل جلالہ وعلی لعالمین عمّ نوالہ قال لسیدنا

لِلّٰہِ سَیِّدُنَا النَّبِیُّ الْاَکْمَلُ	لِلّٰہِ بَرْقُ جَبِیْنِہِ الْمُتَھَلِّلُ
لِلّٰہِ جُوْدُ یَمِیْنِہِ الْمُتَھَطِّلُ	اَحْیَا وَاَغْنٰی بِالنَّوَالِ عَدِیْمَا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا

لِلّٰہِ مِنْہُ ذَاتُہٗ وَحَقِیْقَتُہٗ	لِلّٰہِ مِنْہُ خُلْقُہٗ وَخَلِیْقَتُہٗ
لِلّٰہِ مِنْہُ شَرْعُہٗ وَطَرِیْقَتُہٗ	فَلَقَدْ جَلَتْ بِشُمُوْسِھَا التَّغْیِیْمَا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا

یَا اُمَّۃَ الْھَادِی النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی	بِاللّٰہِ لَوْ کُنَّا نُعَامِلُ بِالْوَفَا
مُتْنَا عَلَیْہِ حَسْرَۃً وَّتَلَھُّفَا	حَتّٰی نُؤَدِّیْ حَقَّہُ الْمَحْتُوْمَا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا

اَوَلَمْ یَکُنْ یَحْنُوْ عَلَیْنَا مُشْفِقَا	اَوَلَمْ یَکُنْ مُتَعَطِّفًا مُتَرَفِّقَا
اَوَلَمْ یُعَالِجْنَا بِاَنْوَاعِ الرُّقٰی	حَتّٰی اغْتَدٰی مِنَّا الْعَلِیْلُ سَلِیْمَا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا

صَلُّوْا عَلٰی مَنْ بِالْغُیُوْبِ یُحَدِّثُ	وَبِرُوْعِہِ الرُّوْحُ الْمُقَدَّسُ یَنْفُثُ
مَحْبُوْبُنَا وَشَفِیْعُنَا اِذْ نُبْعَثُ	فِیْ یَوْمِ لَا یَدْرِیْ حَمِیْمٌ حَمِیْمَا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا

صَلُّوْا عَلٰی مَنْ خُصَّ بِالْاِنْبَاءِ	وَاَبُوْہُ مَا بَیْنَ الثَّرٰی وَالْمَاءِ
ثُمَّ اسْتَمَرَّ النُّوْرُ فِی الْاٰبَاءِ	فَتَوَارَثُوْہُ کَرِیْمَۃً وَّکَرِیْمَا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمَا

صَلُّوْا عَلٰی مَنْ شَاْؤُہٗ لَا یُدْرَکُ	صَلُّوْا عَلٰی مَنْ شَاْؤُہٗ لَا یُشْرَکُ

من یقوم فی قومہ مقام ذلک النبی فی امتہ وینحو منحاہ فی زمانہ ولہذا ورد فی الحدیث علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل وایضاً ورد ان العالم فی قومہ کالنبی فی امتہ انتہی قال فی عرائس البیان ان الشیخ فی قومہ کالنبی فی امتہ انتہی قال فی الفتوحات المکیۃ بہذہ العبارۃ الزکیۃ ان الشیوخ نواب الحق فی العالم کالرسل علیہم السلام فی زمانہم ورثوا علم الشرائع عن الانبیاء علیہم السلام غیر انہم لا یتشرعون فلہم رضی اللہ عنہم حفظ الشریعۃ علی العموم وحفظ القلوب ومراعاۃ الآداب فی الخصوص شعر

مَا حُرْمَةُ الشَّيْخِ اِلَّا حُرْمَةُ اللّٰهِ	فَقُمْ بِهَا اَدَبًا لِلّٰهِ بِاللّٰهِ
هُمُ الْوَارِثُوْنَ بِالرُّسُلِ اَجْمَعِهِمْ	فَمَا حَدِيْثُهُمُ اِلَّا عَنِ اللّٰهِ
كَالْاَنْبِيَاءِ تَرَاهُمْ فِيْ مَحَارِبِهِمْ	لَا يَسْئَلُوْنَ عَنِ اللّٰهِ سِوَى اللّٰهِ

قال فی عیون المجالس خطر علی قلب نبینا علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ العظام ما یفعل اللہ الملک العلام بامتہ ذات الذنوب والآثام فاوحی اللہ الیہ یا سید الانام الی کم تقاسی غم الامۃ فی الصبح والمساء لا اخرجہم من الدنیا حتی اعطیہم درجات الانبیاء انتہی

اَللّٰهُ زَادَ الْمُصْطَفٰى تَعْظِيْمَا	وَقَضٰى لَهُ التَّفْضِيْلَ وَالتَّقْدِيْمَا
وَاَنَالَهُ شَرَفًا لَدَيْهِ جَسِيْمًا	فَهُوَ الْمُتَمِّمُ فَخْرَهُ تَتْمِيْمَا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمَا

مَنْ مِّثْلُهُ مَا اَنْ يَّضُرَّ وَيَنْفَعُ	مَنْ مِّثْلُهُ يَدْرَا الْعَذَابَ وَيَدْفَعُ
مَنْ مِّثْلُهُ لِذَوِي الْكَبَائِرِ يَشْفَعُ	مَنْ مِّثْلُهُ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمَا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمَا

قال الحافظ فی الابریز معزیا الی سیدی عبد العزیز قدس اللہ اسرارھما وافاض علینا انوارھما ان کل ما اعطی سیدنا سلیمان وسیدنا داود وسیدنا عیسی وسائر الانبیاء الکرام علیھم الصلوۃ والسلام اعطاہ اللہ تعالی وزیادۃ لاھل التصریف من امۃ سیدنا محمد علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام فان اللہ تعالی سخرلھم الجن والانس والشیاطین والریح والملائکۃ وسائر العوالم باسرھا ومکنھم من القدرۃ علی ابراء الاکمہ والابرص واحیاء الموتی وذلک ببرکۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ ذوی الحکم وکل ذلک من معجزاتہ علیہ الصلوۃ والسلام ثم ذکر اسرارا لا تطیقھا عقول نفوس ثم قال وسألتہ رضی اللہ عنہ بان اھل التصرف لھم القدرۃ علی اھلاک الکفرۃ ایم کانوا فلم ترکوھم مع کفرھم فقال رضی اللہ عنہ ان الولی یقدر علی اھلاک الکفرۃ فی آنٍ واحدٍ ومع ذلک اذا حضر بین معرکۃ المسلمین والکافرین یحرم علیہ ان یتصرف فی الکفرۃ بشیئ من تلک القدرۃ وانما یقاتلھم بما جرت بہ عادۃ القتال بضرب السیف وطعن الرمح ونحو ذلک اقتداء بالنبی علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام

ھذا الملخص من نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین

یہ ابریز و دیگر کتب مین نگار
کہ نبیونپہ جو کچھ عطائے خدا
جو ہین اہلِ تصریف عالی مقام
تو اونکو دیا حق نے قدرت مدام
وہ جملہ عوالم کے حکام ہین
مسخر ہوئے اونکے جنّ و بشر

یہ نجم المبین مین ہسے آشکار
تو ولیون پہ اوسسے زیادہ عطا
وہ مرحومہ امت سے ہین لاکلام
کہ اونکے تصرف مین جملہ انام
خلائق ہمہ اونکے خدام ہین
شیاطین جملہ جو در بحر و بر

مُوسیٰ وَعِیسیٰ وَالْخَلِیلُ تَبَرَّکُوا | بِلِقَائِہٖ وَعَنُوا لَہٗ تَسْلِیمَا

صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیمَا

زہے رتبۂ اُمتِ مصطفا | کہ اوستے نہین انبیا کو عطا
وہ محبوبِ غفار ہے بالیقین | طفیلِ محمد شہِ مرسلین
براہیم ہین بس خلیلِ خدا | نہ محبوبیت سے وہ اہلِ عطا
تو اون وو مین ہی فرق ای دوربین | زفرشِ زمین تابعرشِ برین
یکے اوسے محبوب و دیگر خلیل | تو مطلوب وطالب یہ نزدِ نبیل
رضائے ہمین اُمتِ نامدار | وہ مقصود و معبودِ پروردگار

رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ وَرَضُوْا عَنْہُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّہٗ الآیۃ

خدا اُنسے راضی طفیلِ حبیب | وہ راضی خدا سے زہی یہ نصیب
رضائے خدا ہے مرادِ خلیل | خلیلِ خدا ہے محبِّ جلیل
تو محبوب اُمت کا دیگر مقام | نہ اوستے خلیلِ خدا با مرام
وَقَدْ کَلَّمَ اللّٰہُ مُوسیٰ سے ضرور | کلامِ خدا سے وہ ہین با سرور
تو اَذْکُرْکُمْ قولِ ربّ الانام | برائے ہمین اُمتِ نیک نام
وہ سہے عام یہ خاص نزدِ فہام | کہ مذکور محبوب ہے لا کلام
یہ مذکوریت ہی مقامِ حبیب | تو اُمت کو اونکے تصدق نصیب
نہ سہے انبیا کا یہ ہرگز مقام | طفیلی ہوئے اسّے باصد مرام

خیوری جو ہی جا کہ مصطفا
وہ لاریب محبوبِ ربّ الورا

کہ ہے اِقتدا اسمین بیشک مدام — بذاتِ محمد علیہِ السّلام

کہ بر وفقِ عادت بسیف و سِنان — وہ تھے قاتلِ کافران درجہان

نہ اوس قدرتِ باطنہ سے قتال — وہ کرتے بہ کُفّار درجملہ حال

تو کیونکر کرین اولیائے عِظام — خلافِ محمد علیہِ السّلام

خیوری ولی جملہ محفوظ ہین — خلافِ نبی سے نہ محظوظ ہین

جو تھا حسبِ عادت قتالِ رسول — تو ہین اوسمین اَسرار نزدِ فحول

ازانجملہ یہ سِرّ ہے لاکلام — کہ لابد حبیبِ خدائے اَنام

وہ بر سنّتِ خالقِ کردگار — ہمیشہ بہر حال ہین جان نثار

تو جب ذاتِ یکتا سمیع و بصیر — جو ہے وہ علیٰ کُلِّ شَیئٍ قدیر

نہ ہرگز کرے کافرونکو ہلاک — جو ہین اہلِ اِشراک باذاتِ پاک

کہ در حکمتِ خالقِ کردگار — یہ لازم کہ ہو مظہرِ نور و نار

تو ہو کفر و ایمان کا لابد ظہور — کہ باطل نہو مظہرِ نار و نور

نہ دنیا مین ہو بولہب آشکار — تو کسکو کرے سوختہ غیظِ نار

نہ حکمت کا ہوتا اگر اِقتضا — تو کافر کو پیدا نہ کرتا خدا

تو با قدرتِ کاملہ مُصطفا — علیہِ صلوٰۃ و سلامِ خدا

کرین کسطرح کافرونکو ہلاک — اگرچہ وہ ناپاک بےخوف و باک

دگر سِرّ یہ اُسمین ہے بالیقین — کہ وہ ذات ہی رحمتِ عالمین

تو پھر قدرتِ کاملہ سے اگر — کرے آن مین اونکو زیر و زبر

وہ بادِ سلیمان ملائک تمام — بھی سائر عوالم جو ہین از انام
توسب پر ہوا حکم اونکا روان — وہ جملہ عوالم پہ ہین مہربان
تواونکی مَدَد سے یہ ہین فیضیاب — وہ ناصر یہ منصور بے ارتیاب
وہ ہین اہلِ قدرت عجب شان مین — کہ مُردونکو زندہ کرین آن مین
دیا اونکو مولانے ایسی عطا — کہ دین اَکمَہ اَبرص کو فورًا شفا
وہ جملہ عوالم پہ غالب ضرور — نہ ہی اونکے غلبے مین ہرگز فتور
ہوا اونکو حاصل یہ سب احتشام — طفیلِ محمد علیہ السلام
جو باقی ورین امر اسرار ہین — نہ وہ لائقِ فہم و اظہار ہین
سزاوارِ تسلیم ہے یہ مقام — نہ ہی عقل کا دخل اسمین مدام
کیا مُرشدِ پاک سے پھر سوال — بھی ابنِ مبارک نے اے خوشخصال
کہ جب اولیا مین یہ قدرت عیان — بنہج حبیبِ خدائے جہان
کرین جملہ کفار کو ہالکین — کہ وہ با خدائے جہان مشرکین
توہے اونپہ ملزوم انکا ہلاک — کہ اونکی حکومت زسمک و سماک
توکسواسطے وہ نہین مہلکین — ہمہ ذاتِ کفار کو اے امین
تواسطور اسکا دیا پھر جواب — جوابِ مصفا ہے پرصواب
کہ با این ہمہ قدرتِ کاملہ — کہ بر ذاتِ شان دائما شاملہ
وہ جب جائین بہرِ جدال و قتال — کہ ہون اونسے کفار سب پائمال
تولابد کرین حسبِ عادت قتال — بسیف و سنان و تفنگ و نضال
نہ اوس قدرتِ کاملہ سے قتال — کرین کافرونسے وہ درجملہ حال

کہ جو درد اشراک ور مشرکین	خودی کی عفونت بجو در منکرین
وہ ہو دور انسے بطرز صلاح	تو ہون بندگان خدا بافلاح

قال فی جمع النبیں من زبر المہرۃ المحققین کالتحبیر والجامع الکبیر والعرائس وروح البیان وشرح الشفاء والتبیان وما اتی بہ علیہ الصلوۃ والسلام من القتال بالحسام ؛ داعیا باذن اللہ الی دین الاسلام ؛ ومن اجراء الحد وزجرا علی الاثام ؛ فھو کاصلاح البدن بالعلاج فی الاسقام ؛ والجرح والکی فی بعض الالام ؛ فکان ذلک تحقیقا لرحمتہ علیہ الصلوۃ والسلام ؛ لا تنقیصا لھا عند ذوی الاوھام ؛ فھو رحمۃ مطلقۃ تامۃ ؛ جامعۃ مانعۃ عامۃ ؛ محیطۃ بجمیع المقیدات ؛ حاویۃ من جمیع الجھات ؛ فجمیع المکونات محتاج الیہ فی جمیع الحاجات ؛ فی نعمۃ الایجاد ؛ ومنحۃ الامداد ؛ فھو سر الرحمۃ الاستوائیۃ ؛ ومظھر الرحمۃ الامتنانیۃ ؛ کما قال اللہ فی کتابہ المبین ؛ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین

شعر

سَلَامُ اللّٰہِ مِنَّا بِالْوِدَادِ	عَلَی النُّوْرِ الَّذِیْ سِرُّ الْفُؤَادِ
فَیَا نِعْمَ الْحَبِیْبُ وَیَا مُرَادِیْ	وَیَا رُوْحِیْ وَمُنْسَکِبَ الْاَیَادِیْ
حَیَاۃٌ اَنْتَ لِلْاَکْوَانِ حَقًّا	فَیَا نِعْمَ الْحَیَاۃُ مَعَ الْجَوَادِیْ
وَسِرُّ السِّرِّ اَنْتَ لِکُلِّ سِرٍّ	وَنُوْرُ النُّوْرِ یَا نُوْرَ الْفُؤَادِیْ
وَاَصْلُ الْاَصْلِ اَنْتَ لِکُلِّ وَصْلٍ	وَخَیْرُ الْوَصْلِ فِیْ یَوْمِ الْمَعَادِ
شِفَاءٌ مِنْکَ بَلْ اَنْتَ الشِّفَاءُ	طَبِیْبُ الْقَلْبِ یَا رُوْحَ الْفُؤَادِیْ
وَمَا مَقْصُوْدُ اَھْلِ الْحَقِّ طُرًّا	مِنَ الْاَکْوَانِ غَیْرُکَ بِالصِّمَادِ
وَلَوْلَا اَنْتَ مَا وُجِدَ الْوُجُوْدُ	مِنَ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَلَا الْعِبَادِ

که هون جمله فی الفور وه هالکین — نه باقی رهے نام از کافرین
تو کیونکر وه هو رحمتِ عالمین — که یه کام رحمت کی لائق نهین
تو اُس وات رحمت سے ای هوشیار — نهو یه خدا کی قسم زینهار
به تسمیهٔ ذبح کر تو نظر — نه هی اسمِ رحمت کا اوسمین مقر
که هے اسمِ اللّٰهُ اکبر وهان — که هو کبریائی کا جلوه عیان
تو هی وصفِ رحمت کے وه برخلاف — که هی قهر ظاهر مین وه صاف صاف
لهذا وه رحمان و دیگر رحیم — نهین لائقِ ذبح نزدِ کریم
نعم حسبِ عادت جدال و قتال — هوا مصطفا سے جو در جمله حال
وه لاریب هے رحمتِ ذوالجلال — نه زنهار هی اسمین جائے سوال
که هی نفعِ کفّار اوسمین عیان — نه بطلانِ مظهر وه هے بیگمان
تو لاریب اوسکی یه ظاهر مثال — نه هی اسمین زنهار کچهه قیل و قال
کسی عضو مین هو عفونت اگر — عفونت سے هو استخوان پُر خطر
تو اوسکو کرین قطع اهلِ بصر — که باقی بدن کو نهو کچهه ضرر
تو یه قطع هے عین رحمت مدام — نه یه قهر زنهار نزدِ فهام
اسی طور سے داغ هے بیگمان — کسی عضو دردی په ای نیکدان
تو نفعِ بدن اُسسے مقصود هے — نه کچهه اُسسے ایذائے معهود هے
اگرچه وه ظاهر مین داغ و بُرید — ولے اُسسے مقصود نفعِ فرید
اسی طور نافع بلا قیل و قال — جو صادر هو مصطفا سے قتال
که ظاهر مین هی قهر بر منکرین — حقیقت مین وه مهر هے بالیقین

وخاطبنی منی بکشف سرائری ۔ فقال اتدری من انا قلت منیتی

فقال کذاک الامر لکنہ اذا ۔ تعینت الاشیاء کنت کنسختی

فاوصلت ذاتی باتحادی بذاتہ ۔ بغیر حلول بل بتحقیق نسبتی

فصرت فناء فی بقاء مؤبدا ۔ لذات بدیمومیۃ سرمدیتی

فلاح لنا نور الجلالۃ لو اضا ۔ لصم الجبال الراسیات لدکت

وکنت انا الساقی لمن کان حاضرا ۔ اطوف علیہم کرۃ بعد کرۃ

ونادمنی سرا بسر وحکمۃ ۔ وان رسول اللہ شیخی وقدوتی

وعاہدنی عہدا حفظت لعہدہ ۔ وعشت وثیقا صادقا لمحبتی

وحکمنی فی سائر الارض کلہا ۔ وفی الجن والاشباح والمردیہ

وفی ارض صین الصین والشرق کلہا ۔ الی اقصی بلاد اللہ صحت ولایتی

انا الحرف لا اقرأ لکل مناظر ۔ وکل الوری من امر ربی رعیتی

بذاتی تقوم الذات فی کل ذروۃ ۔ اجدد فیہا حلۃ بعد حلتی

عبارات اسماء بغیر حقیقۃ ۔ وما لوحوا بالقصد الا بصورتی

نعم نشأتی فی الحب من قبل آدم ۔ وسری فی الاکوان من قبل نشأتی

انا کنت مع ادریس لما اتی العلا ۔ واسکن فی الفردوس انعم بقعتی

انا کنت مع نوح بما شہد الوری ۔ بحارا وطوفانا علی کف قدرتی

انا کنت فی رؤیا الذبیح فداؤہ ۔ بلطف عنایات وعین حقیقتی

انا کنت مع عیسی علی المہد ناطقا ۔ واعطیت داود حلاوۃ نغمتی

وما قلت ہذا القول فخرا وانما ۔ اتی الاذن کی لا یجہلوا طریقتی

فَیَا سَنَدِیْ وَیَا صَمَدِیْ وَعَوْنِیْ — مُعِیْنُ الْکُلِّ فِیْ یَوْمِ التَّنَادِیْ
اِذَا لَمْ تُبْرِدُوْا نِیْرَانَ حُبِّیْ — بِغَیْثِ الْوَصْلِ یَا خَیْرَ التَّوَادِیْ
فَنَارُ الشَّوْقِ تُحْرِقُنِیْ قَرِیْبًا — یَصِیْرُ الْقَلْبُ قَلْبًا بِالرَّمَادِیْ
فَخُذْ بِاللُّطْفِ لَا تَهْجُرْ خَیُوْرِیْ — طَرِیْحًا فِیْ لَنَوَاقِعِ وَالصَّوَادِیْ

عَلَیْکَ مِنَ التَّحِیَّاتِ اُلُوْفٌ
صُنُوْفٌ مِنْ صَلٰوۃٍ بِالْهَوَادِیْ

عزیزو یہان تک جو تحریر ہے — کہ جسمین وہ قدرت کی تسطیر ہے
تو ہی اوسّے مقصود یہ بیگمان — کہ ہو ردِّ شُبہاتِ جملہ کہان
جو ہین منکرانِ حبیبِ خدا — کرین ہمسری با ہمہ اصفیا
نہون مُعترض بر شفیعُ الانام — نہ بر حضرتِ اولیائے عِظام
کہ فانی ہوئے یہ زحرص وہوا — تو وصفِ خدا اِنکا ہو دست و پا
جو ہے قدرتِ خالقِ کردگار — تو ہین اوسّے قادر یہ در جملہ کار
یہ لاریب ہین قاتلِ نفسِ خویش — بحبِّ خدا ہین یہ بادرد و ریش
جو ظاہر ہین کفّار سے کارزار — نہ یہ اونکا مقصود ہے زینہار
کہ یہ کارِ طفلان نہ کارِ کبار — نہ محبوبِ کبرائے کارِ صغار
عبادت ریاضت سے یہ باسدا — کہ فانی یہ ور حبِّ ربُّ العباد
نہ ہے قتلِ کفّار اِنکی رضا — کہ در مشہدِ حق یہ قائم سدا
یہ وحدت وجودی مین سرشار ہین — ہمہ ذاتِ ربّی سے ہشیار ہین

تَجَلّٰی لِیَ الْمَحْبُوْبُ فِیْ کُلِّ وِجْهَۃٍ — فَشَاهَدْتُهٗ فِیْ کُلِّ مَعْنًی وَّصُوْرَۃٍ

رعایا پہ تعظیم اونکی ضرور ... کریں اونکے حق مین دعائے سرور
چہ جائیکہ اونسے کرین کارزار ... کہ ہے اسمین اِضرار در جملہ کار
یہ حُکّامِ ظاہر کا ظاہر مقام ... کہ ہی اونکی تعظیم ہمیں مدام
تو حُکّامِ باطن جو ہین اولیا ... وہ ہین وارثانِ ہمہ انبیا
تو ہرگز نہ جائز یہ ہے ہوشیار ... کہ اونسے وہابی کرین کارزار
کہ ہے اونکی تعظیم ہمیں ضرور ... جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ شرور
کہ تعظیمِ حُکّام اے نیک دان ... وہ تعظیمِ خَلّاقِ جملہ جہان
یہ اَلحَمدُ لِلّٰہ مین ہے اے بصیر ... کلامِ خدا سے نہو تو ضریر
کہ جو وصف در خلقِ ربُّ الوریٰ ... تو ہی اوسکی مدح وہ مدحِ خدا
کہ وہ وصف پیدا کیا کردگار ... تو ہے وصفِ نقّاش صفتِ نگار

خُبوری جو نقّاش موصوف ہی
وہ نقشِ حبیبی سے معروف ہے

قال العارف الصمدانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی البحر المورود فی المواثیق والعهود اخذ علینا العهد مشائخنا قدس اللہ اسرارهم وافاض علینا انوارهم ان نقوم لحکامنا اذا وردوا علینا ونقبل ایدیهم ولو جاروا کما نفعل ذلک مع علمائنا ولو لم یعملوا بعلمهم وذلک لان اللہ تعالی جعل لهم لاء الحکام والعلماء السیادة علینا فی دار الدنیا ثم قال رایت سیدی علیا الخواص رضی اللہ عنه یقبل رجل ابن موسی المحتسب فی مصر فاعترض علیه فقیه وقال کیف یلیق بک وانت من اهل الصلاح ان تقبل رجل الظالمین فقال له سیدی وسندی انما فعل معه ذلک

وکم عالم قد جاء نا وھو منکر	فصار بفضل اللہ من اھل خرقتی

انا القطب شیخ الوقت فی کل حالۃ
انا العبد ابراھیم شیخ الطریقتی

قال القطب الربانی والھیکل الصمدانی سیدی عبدالوھاب الشعرانی قدس اللہ سرہ النورانی فی لواقح الانوار بعد تحریر الاشعار وجمیع ما فی ھذہ الابیات انما ھو بلسان الارواح لا یعرفہ الا من شھد صدور الارواح من این جاءت والی این تذھب وکونہا کالعضو الواحد من المومن اذا اشتکی فیہ المًا تداعی لہ سائر الجسد وذلک خاص بالکامل المحمدی لا یعرفہ غیرہ وقد کان سھل بن عبداللہ التستری رضی اللہ عنہ یقول اعرف تلامذتی من یوم الست بربکم واعرف من کان فی ذلک الموقف عن یمینی ومن کان عن شمالی ولم ازل من ذلک الیوم اربی تلامذتی وھم فی الاصلاب لم یحجبوا عنی الی وقتی ھذا۔

سنو اے عزیز و بگوش قبول	کہ نزدیک اہل فروع و اصول
رعیت کو حکام سے زینہار	بہر طور جائز نہین کارزار
کہ وہ مظہر عدل ہین در انام	ہوا اونسے وابستہ سب انتظام
فضیلت دیا اونکو پروردگار	رعایا پہ لاریب نزد کبار
نہ حکام ہوتے اگر آشکار	تو ہوتا نہ دنیا مین کچھ کاربار
سیاست نہوتی اگر در جہان	تو ہوتی رذالت بہر جا عیان
اسیواسطے خالق مہربان	کیا خلق حکام کو در جہان
کہ ہو اُنکے صدقے سے امن و امان	تو ہو اُنسے مسرور جان و جنان

سنہ ۵ بر رغی سیوتہ ابراہیم الدسوقی ۶۹۰

ثِقْ بِالَّذِیْ یَوْمًا یَقُوْمُ وَیَبْعَثُ
ثَبَتَ الشَّفَاعَۃُ لِلْوَرٰی یُحَدِّثُ
مَنْ مِّثْلُہٗ فِی الْعٰلَمِیْنَ مُعَظَّمٌ
مَنْ لِّلْاِلٰہِ لَدَی اللِّقَاءِ یُکَلِّمُ

ثَبَتَ الْعَزِیْزُ بِالنَّبِیِّ تَعَوُّثٌ
تُرْبَۃُ الطَّوَائِفِ لِلَّذِیْ یَتَشَبَّثُ
مَنْ مِّثْلُہٗ فِی الْعٰلَمِیْنَ مُکَرَّمٌ
مِنْھَا حَبَاہُ مِنْہُ فَدَا یَتَعَلَّمُ

مَنْ لِّلْاِلٰہِ لَدَیْہِ صَارَ عَمِیْمًا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ العزیز در تفسیر سورۂ الم نشرح فرمودہ کہ نشیمن دوازدہم محبوبِ نازنینی ماہ جبینی بلکہ کعبۂ مثالی کہ تجلیٔ جمال الٰہی بدن او را شیانہ خود ساختہ و طور تمثالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی در جلوہ گر شدہ صید دلہا بہ جاذبۂ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشق حسن ازلی دیوانہ وار از پے توقع منفعت و استفادہ کمالی از دور دست بجاذبہ کمند او زدہ دویدہ می آیند و بر آستانہ او سجدات می کنند و مشتاق لمعہ از جمال او یند و این مرتبہ از ان مراتب ست کہ ہیچ کس را از بشر دست ندادہ مگر بطفیل این محبوب مقبول صلی اللہ علیہ وسلم و علی آلہ و اصحابہ ذوی الحکم برخی از اولیائے امت را شمہ از ان محبوبیت نصیب شدہ مسجود خلائق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی غوث الاعظم و سلطان المشائخ نظام الدین اولیا قدس اللہ سرہما

یہ مذکور تفسیر فتح العزیز
نشیمن جو ہے بارہوان آشکار
کہ محبوب ایزد ہے نازنین

نہو اس سے منکر جو اہل تمیز
بیان اوسکا اسطور پر ہے نگار
وہ مطلوب خالق زہے مہ جبین

حتی فلان للخبز والبضایع اذا اتلت من السوق وجاع الناس یرسل منادیه فینادی للسوقة
فیمطر السوق خبزا ولحما ودهنا وجبنا وغیر ذلك فبالله یا فقیه هل تقدر انت علی ذلك
فقال الفقیه لا فقال سیدی وسندی ادبنا مع هؤلاء انما هو ادب مع الله تعالی الذی
ولاهم التصریف فی الوجود بالتولیة والعزل والحل والربط وغیر ذلك انتهی ثم قال
اخذ علینا العهد ان لا نزدری من رفعه الله علینا من الاکابر فی الدین والدنیا ادبا
مع الله تعالی ومارفعهم علینا الا بالحق الحقیق والحکمة البالغة ثم ای فائدة فی ازدرائنا لهم
مع ان احدا لم یسمع لنا ذلك وهذا العهد یقع فی خیانته کثیر من الناس فیقولون
للحکام این لهؤلاء السفلة الضخامة نحن نعرفهم فلان کان ابوه نوتیا وفلان کان ابوه
فلاحا وفلان کان ابوه فرانا ونحو ذلك من الهذیانات فمن اقام هذا المیزان علی
اهل زمانهم من العلماء والفقراء حرم برکتهم انتهی وقد ورد فی الحدیث الصحیح حکم اذا جاء
کریم قوم فاکرموه فکیف لا نکرم حکامنا الفخام ونحن فی امنهم علی البدن والمال ثم کیف الانکار
بالاخیار من الاولیاء الکبار وقد قال الله فی الاحادیث المقاربة من عادی لی ولیا فقد آذنته
بالمحاربة اللهم ثبتنا علی الصراط المستقیم بجاه من لا مثل بعدك باللطف العظیم وبجاه آله واصحابه ذوی القلب السلیم

وَاللّٰهِ مِثْلُ مُحَمَّدٍ لَا یَشْبَهُ	وَاللّٰهِ مَوْلَاهُ الْعَوَالِمِ کَیْفَ هُوَ
وُجِدَ الْوُجُوْدُ بِذَاتِهٖ وَبِهٖ لَهٗ	وُجِدَ الْعُلَا وَبِوَجْهِهٖ فَتَوَجَّهُوْا
صِفَةٌ لَهٗ ذَاتٌ لَهٗ هُوَ اَخْلَصُ	صِفَةٌ حَسَنِ الشَّیْءُ الَّذِیْ یَتَنَفَّسُ
صِفَةٌ لَهٗ حَارَتْ عُقُوْلٌ تَفْحَصُ	صِفَةٌ شَرِیْعَتُهٗ النَّقَائِصَ تَخْلُصُ

مَا زَالَ فِی الرُّسُلِ الْکِرَامِ کَرِیْمًا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

وہ محبوبیت سے ہوئے سرفراز
مسلمان کریں اونکی نذر و نیاز

وہ چون ذاتِ محبوبِ روشن‌ضمیر
وہ ہیں غوثِ اعظم زہے دستگیر

بھی ہی جنسے دینِ نبی کا نظام
نظام الدّین از او لیائے عظام

صلوٰۃِ خدا او سلام اِلہٰ
حبیب خدا پر بشام و پگاہ

کہ جنکے تصدق سے عالی مقام
رملا اولیا کو بصد احترام

ہوا سرّ انکا مقدس ضرور
ہوئے انکے انوار ہمپر وفور

خیوری تو ساجد بقلبِ سلیم
ہمہ وقت پیشِ رسولِ کریم

اظہارِ معذرت بادلیل وطلب مغفرت باتمثیل

حبیبی مین ہون غرقِ بحرِ گناہ
گنا ہونکے سیلاب سے ہون تباہ

نہ عاصی کو تیرے سوا ہی پناہ
تو ہی وِرد میرا بشام و پگاہ

تو کر لطف اپنے سے مجھپر نگاہ
کہ سرسبز بار انسے ہووے گیاہ

تو بارانِ رحمت تو عالم پناہ
مین ہون خشک سالی سی خوار و تباہ

شفاعت کرو روزِ و نزدِ اِلہٰ
کہ ہو شستہ اُسسے یہ روئے سیاہ

اگر طفل آلودہ ہو از براز
ملوث وہ ہو بول سے اہلِ ناز

تو پھینکے نہ اوسکو پدر زینہار
کرے والدہ اوسپہ شفقت نثار

پکڑا آفتابہ کرین شست شو
کہ ہو دور اُسسے نجاست کی بو

کھلا وین اُسے پھر جو اُسکی غذا
کہین اوسپہ گذرا وہ رنج و عنا

نہین بل وہ کعبہ مثالے ضرور — وہی طور تمثال اے ذیشعور

تجلی الٰہی نے باصد صفا — جمالِ الٰہی نے باصد لقا

بنایا اوسے اپنا بس آشیان — بدن اوسکا مرآتِ حق بگیان

وہ انوارِ حسنِ ازل اے مہان — اوسی پر نثار و فدا ہر زمان

جو محبوبیت شانِ پروردگار — اوسی ہین وہ ہے جلوہ گر بیشمار

کرے اپنے جذبے سے دلہا شکار — کہ لاکھون محبین دیوانہ وار

جو ہین عاشقِ حسنِ ازلی مدام — تو ہے اونکا بس استفادہ مرام

وہ طالب منافع کے ای نیکخو — کرین منفعت کی بسے جست جو

تو وہ دور سے بادلِ بے قرار — کمندِ ولی جو کہ جذبہ شعار

اوسے پکڑ دوڑین وہ بے اختیار — ولی پاس آوین بصد انکسار

کرین آستانہ ولی پر سجود — نہین بلکہ سجدات بہر سعود

کہ مشتاق ہین اوسکے انوار پر — وہ عشاق ہین اوسکے اسرار پر

جمالِ ولی پر وہ دائم فدا — وہ مشتاقِ لمعات باصد وفا

یہ وہ یکتا محبوبیت لاکلام — کہ حاصل کسیکو نہین اے فہام

نہ اسمین رسولونکا ہرگز مقر — نہ جبریل کا اسمین گاہے گذر

کہ مخصوص یہ بہرِ خیر الانام — یہ اونکے خصائص سے بیشک مدام

مگر شمہ اوسکے ہوا ہی نصیب — طفیلِ شہِ دوسرائے حبیب

بسے اولیا کو جو ہین وہ عظام — اسی خیر امت سے باعزت تام

وہ مسجودِ خلقت بلیل و نہار — وہ محبوبِ دلہا بسے نامدار

نہ معبودگم ہے یہاں یہ مقال
عباوات میں ہمسے دائم فتور
ربوبیتِ ذاتِ پروردگار
قدیمہ صفاتِ خدا لامحال

کہ ہے خاصہ حادث کا شرّ و زوال
تو کسطور معبودگم کا ظہور
نہیں نقص اوسکو کبھی زینہار
قدم کے خصائص سے خیر و کمال

تو کیونکر حضوری کو اے ذوالجلال
نہو ذاتِ ربّی سے چشم وصال

اگرچہ وہ عصیان میں سرشار ہے
و لے رحم ربّی سے بیدار ہے

نَفْسِی الفِدَاءُ لِبُقْعَةٍ قَدْ سِتَّهٖ
یَا مُنْتَهیٰ اَمَلِی وَغَایَۃَ مَقْصِدِی
یَا اَسْوَتِی یَا حَسْنَتِی یَا عُرْوَتِی
یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ بِاَسْرِهَا
کُنْ لِّلْحُضُوْرِ بِی سَافِعًا وَّلِسَالِفٍ
اَللهُ یَرْزُقُنَا بِعَیْنِ عِنَایَةٍ
هِیَ رُؤْیَةُ الذَّاتِ الْقَدِیْمَةِ مِنَّةً
وَبِعَیْنِ رَأْسٍ فِی الْقِیَامِ مَرْحَمَةً
نَزَّلَ الْاِلٰهُ عَلَیْكَ دُرَرَ صَلٰوتِهٖ
وَعَلیٰ رُؤُسِ الْاٰلِ وَالصَّحْبِ النُّجُمْ

فِیْهَا مُقِیْمٌ اَنْتَ یَا مُنْجَائِیْ
یَا عُدَّتِیْ فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَاءِ
فِیْ دَفْعِ غَائِلَةٍ وَّکُلِّ بَلَاءِ
وَاَمَانِهَا مِنْ شِدَّةٍ وَّرَخَاءِ
وَلِخَلْفِهٖ یَا شَافِعَ الشُّفَعَاءِ
وَبِعَیْنِ جَاهِكَ مَهْبَطِ الْاِیْحَاءِ
بِالْقَلْبِ فِی الدُّنْیَا حُصُوْلُ رَجَاءِ
هِیَ غَایَةُ النَّعْمَاءِ وَالْاٰلَاءِ
وَسَلَامِهٖ مَتیٰ اَرَتِ الْغُرَاءِ
فِی الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا لَنَا الْعُظَمَاءِ

اَللّٰهُمَّ اَسِّسْ قَوَاعِدَ الْاِسْلَامِ ❊ بِمَسَاعِیْ مِنْ اُسْتَاذِیَ الْکِرَامِ
وَنَوِّرْ قُلُوْبَ الْمُسْتَفِیْضِیْنَ مِنَ الْاَنَامِ ❊ بِاَنْوَارِ مَحَبَّةِ مَشَائِخِیَ الْعِظَامِ

کرین شفقت و رحم اوسپر نثار — کہین اوسکو معذور ہی از صغار
حقیقت ہماری یہی بر ملا — خودی کی نجاست مین ہم مبتلا
ہوا نام صادق یہ ہمپر سدا — کہ ہین پیر نابالغ و خود نما
صغائر کبائر سے آلودگان — ملوث بدنیائے دون ہر زمان
کہ اغوائے شیطان سے ہم روسیاہ — نہ ہین سرکشی سے یہ جملہ گناہ
پدر اور مادر سے تو اے کریم — بصد بار زائد شفیق و حلیم
اسیطور ہمپر رؤف و رحیم — بسے مہربان ہے بخلق عظیم
پکڑ آفتابہ شفاعت کا اب — جو ہی آب رحمت سے وہ لب بلب
کرو شست شوئے بدست لطیف — کہ ہون عاصیان اسسے از بس نظیف
غذائے رضا سے ہمین سیر کر — عطائے لقا مین نہ کچھ دیر کر
جو دیکھے گدا جود و انعام تام — تو منعم کا پیچھا نہ چھوڑے مدام
کریما برزق تو جملہ انام — بہر حال پرورده از لطف عام
یہ خلقت ترے جود و اکرام سے — شب و روز پرورده انعام سے
منور یہ دل نور ایمان سے — مفخر یہ جان فخر عرفان سے
خدایا بفضل تو امیدوار — ہمہ اہل اسلام لیل و نہار
کہ عقبے مین رکھ ہمکو باعز تام — طفیل حبیبی علیہ السلام
یہی حسن ظنی بسے استوار — بفضل تو اے خالق کردگار
کہ معہود لاریب تیرا وصال — بطرز ربوبیت بے زوال
کہ فرمان ازلی بفضل و کمال — الست بربکمو بالنوال

وہ برکاتِ روزی سے آباد ہون ۔ فتوحاتِ غیبی سے دل شاد ہون
وہ یادِ محمدؐ مین سرشار ہون ۔ وہ سرشار سے حظّ بردار ہون
وہ حُبِّ حبیبی مین پروانہ وار ۔ کرین جانِ شیرین ہمیشہ نثار
چو حلاج بردار ثابت مدام ۔ نہون عشقِ احمد مین گاہی وہ خام
قیامت کے میدان مین ہون سرخرو ۔ کرین پھر جہان مین وہ یہ گفتگو
کہ دنیا مین عصیان و جور و جفا ۔ نہ از کس ہویدا شدہ مثلِ ما
ولے حُبِّ قلبیئے احمد نے آج ۔ عنایت سے ہمکو یہ بخشا ہی تاج
لقائے الٰہی سے مسرور ہین ۔ شرابِ محبت سے مخمور ہین

بیان کر چھوری کمالِ وداد
رضائے خدا ہے بہر عباد

طریقِ حبیبی یہ ہو تو مقیم ۔ کمالِ محبت یہی مستقیم

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ الآیۃ

خلافِ پیمبر کسے رہ گزید ۔ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید
نکر سُنّتِ مصطفا سے مدام ۔ کوئی کار باہر تو اے نیکنام
کہ ہر فعلِ محبوب محبوب ہے ۔ وہ محبوب لاریب مطلوب ہی

وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ حَسَدِ الْحَاسِدِیْنَ ؛ یَرُدُّ صَاحِبَہٗ عَنْ مَقَامِ الْمُنْصِفِیْنَ ؛
وَحَسْبُکَ فِیْ ذَمِّهِمْ قَوْلُ الصَّمَدِ ؛ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ؛

پناہِ خدا اونسے جو حاسدین ۔ وہ نارِ خودی مین جلین مفسدین
حسد کا یہ خاصہ ہے بی عدیل ۔ کہ از پیشِ محسود حاسد قتیل

وَأُسْتَاذِي بِالْحُبِّ الصَّمِيمِ | وَأَشْيَاخِي ذَوُو الْقَلْبِ السَّلِيمِ

يَكُونُ لَهُمْ لِقَاءُ اللهِ أَبَدًا | مَعَ الرِّضْوَانِ وَاللُّطْفِ الْعَمِيمِ

وَأَحْيَا اللهُ رَوْضَ قُلُوبِ خَلْقٍ | بِغَيْثِ الْفَيْضِ مِنْهُمْ وَالنَّعِيمِ

كُؤُوسُ الْحُبِّ مِنْ تَسْنِيمِ لُطْفٍ | سَقَاهُمْ صَاحِبُ الْخُلُقِ الْعَظِيمِ

هُمُ السَّادَاتُ فِي الدَّارَيْنِ حَقًّا

خُيُورِي عَبْدُهُمْ مُحْيَا الرَّمِيمِ

شب و روز یہ ورد ہے با نیاز | جناب الٰہی مین جو ہے کارساز

کہ میرے اساتذ کو اے کردگار | مشائخ جو میرے وہ ہین نامدار

بہ فیض علوم و بہ فیض ہدے | ہمیشہ تو رکھہ زندہ با صد رضا

فیوضات اونکے چو ابر بہار | تو برسا محبون پہ لیل و نہار

دل مستفیض مودت شعار | وہ خندہ رہے اُسّے مثل انار

ریاض قلوب ہمہ خاص و عام | لبے سبز اُسّے چو دار السلام

خدایا طفیل شفیع الوریٰ | طفیل ہمہ آل اہل صفا

طفیل صحابہ نجوم الہدیٰ | طفیل محبان اہل تقیٰ

تو دے نسل میری کو ایسا مقام | کہ علم لدنی سے ہون بامرام

وہ طینی یہ دینی جو ہو اے خدا | مرید و تلامیذ اہل وفا

تو دنیا مین ہون مثل شمس و قمر | قیامت مین زائد ازان بیشتر

غموم جہان سے وہ محفوظ ہون | وہ عین عنایت سے ملحوظ ہون

غموم جہان دلکا زنگار ہے | غم آخرت نور انوار ہے

نہ دنیا میں ایسا کوئی ہے بشر
کہ محسود ہر گز نہ وہ نامور
نعیم خدا ہے جہان آشکار
تو قلب حسودان وہان پرفگار

نعیم محبت تو موجود ہے
اِسی سے خُبوری تو محسود ہے

جنا مین عقائد جو ہین پر وداد
ہُویدا تو کرا ونکو بین العباد
کہ ہون شاہدین اُنپہ اہلِ صفا
شہادت کرین پیشِ مولا ادا
وہ جب معتقد اونپہ ہون بالیقین
توخوشنود اُنسے شہِ مرسلین
عقائد خُبوریّہ وہ باسداد
وہی اہلِ سنّت کا خوش اعتقاد
وہابی کو توفیق دے گر خدا
تو ہو اون عقائد پہ دلسے فدا
پڑھین اون عقائد کو جو مومنان
تو یہ التجا اونسے ہے بے گمان

کرین خاتمہ خیر کی وہ دُعا
برائے خُبوری برائے خدا

بیان سبب تالیفِ این رسالہ از تالیفِ حصیفِ بعض رسالہ

سُنو دل سے ای مخلصان یہ بیان
خدا اُنسے راضی بہر دو جہان
کہ نجم المبین جب بفضلِ قدیر
ہوا جلد عشرہ مین بدرِ منیر
لکھا اوسنے پھر موجزِ دلپذیر
مسمّٰی بہ تبصیر بہرِ ضریر
وہ تنویر یکتا برائے بصیر
عرب کی زبانسے وہ ہین مستنیر
ہوا پھر یہ الہامِ حق درضمیر
کہ ہو فارسی مین سراجِ منیر

کہ محسود ہے عیش و آرام مین — وہ حاسد جلے نار و آلام مین
وہ بر بسترِ خواب راحت گزین — یہ بر بسترِ نار از بس حزین
وہ ہی شکرِ نعمت سے عذبُ البیان — وہ یادِ الٰہی سے رطبُ اللسان
وہ ہر وقت ذاکر بذکرِ خدا — اوٹھے بسترِ خواب سے باثنا
وہ حاسد کرے کفرِ نعمت مدام — نہ راضی بہ تقسیمِ ربُّ الانام
جو ہے شیرِ زقوم طعمِ حسد — کہ ہون جسسے آلامِ جان و جسد
کرے نوش جان اُسکو لیل و نہار — وہ بیداری و خواب مین بیقرار
اوسے تلخیٔ نزعِ جان دمبدم — جلے نارِ دوزخ پہ وہ ہر قدم
حسد سے جسد جسکا بیمار ہے — تو خونِ جگر سے وہ خونخوار ہے
یہ فرمانِ خلاقِ ربُّ الانام — شہِ دوجہانکو علیہ السلام
کہ کہ تو پناہِ خداوندگار — کرے جبکہ حاسد حسد آشکار
تو ہے شر اوسکا نہایت عظیم — اوسی سے ہوا وہ مقرب رجیم
کیا ختم سورہ کو ربُّ الفلق ۴ — حسد پر کہ حاسد رہے پُر قلق
تو معلوم اِسسے ہوا اے امین — کہ اُسسے کوئی شر بدتر نہین
زمین آسمان مین جو اول خطا — حسد ہے وہ ابلیس و قابیل کا
یہ ابلیس کا ورثہ ہی بالیقین — ملا جسکو یہ ورثہ ہے وہ لعین
وہ ہی مرضِ مہلک مین غایت سقیم — اگرچہ وہ دنیا مین یکتا حکیم
بشارت خدا سے اُسے بیفتور — کہ ہے اوسکا ماوی جہنم ضرور
نعم اوسسے وہ باز آوے اگر — تو جنت مین جاوے فنعم المقر

تو ہون مطمئن دل ہمہ مومنان ۔ نہ شبہات باقی رہین درجنان

ہوئی اونکی وہ التجا پھر قبول ۔ جنابِ الٰہ مین بمدِ رسول

اگرچہ خیوری بغمہا غریق
زنیرانِ ہجران دلِ وحریق

ولے اونکے اخلاص کا یہ اثر ۔ کہ تحریر اوسکی ہوئی مختصر

وہ ہی پیشوائے عقائد ضرور ۔ کہ تا سیس اسلام وہ بے فتور

ہوئی جبکہ تحریر اوسکی تمام ۔ صدی تیرہوین ہفت بالائے عام

زتاریخ شعبانِ خیر الورا ۔ نہم یوم اثنین بے امترا

ولے منصفین سے یہ لا بدرجا ۔ جو منصف وہ مقبولِ ربُّ الورا

کہ تحریرِ مذکور و مبرورین ۔ بھی تحبیر مسطور و پرنورین

کرین غور و انصاف سے کچھہ نظر ۔ بچشم و داد یئے خیر البشر

کہ روشن وہ ہی نورِ ایمان سے ۔ کہ ہی مردمک اوسکی عرفانسے

تو لاریب وہ منصفانِ کرام ۔ کرین اوسپہ شکرِ خدائے انام

کہ یہ اعتقادِ سداد و وداد ۔ کہ خوشنود جسسے وہ ربُّ العباد

اوسی مین رضائے حبیبِ خدا ۔ وہی سائرِ اصفیا کی رضا

بفضلِ الٰہی بنہج رسول ۔ ہوا اہلِ اسلام کو یہ وصول

خصوصًا وہ اسوقت مین ای فہام ۔ کہ جسمین ہیسے منکرانِ لئام

کرین بیشِ عامی وہ انشائے زور ۔ کہ ہی قلب اونکے سی مفقود نور

شب و روز تحقیرِ خیر الانام ۔ ہوا اونکا پیشہ بصد اہتمام

بفضلِ الٰہی بنسخ رسول
مُنوّر رہا پھر سراجِ وصول

کیا پھر یہ اَحباب نے اِلتماس
کہ ہو اوسکا بُنیان اُردو ہاس

ہوئی تب عنایاتِ ربُّ الانام
تو اُردو ہوا اوسکا با اہتمام

تو پھر بعض اَحباب نے اِلتجا
کیا اِسطرح سے بصدق وصفا

کہ ہی جملہ اَبواب مین نظم جو
بطورِ مُلخّص بطرزِ انکو

تو وہ بعض یکجا یہ ہووے نگار
پڑھین مومنان اُسکو لیل ونہار

تو اسمین سدیدہ فوائد مدام
برائے مُحبّانِ خیرُ الانام

پڑھین جب وہ یہ موجز ومُختصر
رہین مُعتقد اوسپہ وہ نامور

تو ہو اُنسے راضی خدا ؤ رسول
بھی آل وصحابہ جو اہلِ قبول

تو لابد بلطفِ خداوندگار
وہ جنت مین جاوین بروز شمار

کہ وہ تابعانِ شفیعُ الورا
وہ محبوبِ ایزد بلا اِمترا

خیوری جو پروانہ بر مُصطفا
وہ لاریب محبوبِ ربُّ السما

دیا مجکو توفیق پھر کردگار
تو اُنسے ہوا بعض یکجا نگار

ہوا جبکہ کلکتہ مین پھر گذر
بشومیتِ فعلِ شام وسحر

تو جاری ہوا بر زبانِ فقیر
بیک وعظ یہ اِعتقادِ مُنیر

کہ آباؤ اجدادِ خیرُ الانام
ہمہ اہلِ اسلام نزدِ فہام

تو جو اِسکے تھے مُنکرانِ طغام
کیا شور سب نے بطورِ لئام

کیا بعض نے اِلتجا یہ عیان
کہ اُردو مین تحریر ہووہ بیان

بابِ اوّل اِس بیان مین کہ جملہ آباؤ اجدادِ خاتم النبیین- اور سب اُمہاتِ جنابِ شفیع المذنبین حضرتِ آدم صفی اللہ سے تا حضرتِ عبداللہ ہمہ اہلِ توحید مومنین- ہمہ اربابِ عنایت اصحابِ ولایت بعضے رتبۂ نبوّت سے فائز ین- اور اِس باب مین بارہ وصل ہین بہرِ واصلین وصل پہلا اِس آیت پُر درایت کے معنے مین اے مُوقنین کہ اَلَّذِیْ یَرٰىكَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِی السّٰجِدِیْنَ اور اِس بیان مین کہ آزر عمِّ خلیل ہی باوضحِ براہین صلواتُ اللہ علی نبیّنا وعلیہم ابدالآبدین

خدایا مجھے تیری توفیق سے ۔۔۔ تو کر اہلِ تحقیق و تنمیق سے

کہ اُمّید کا غُنچۂ بستہ دہان ۔۔۔ شگفتہ گُلے ہو ز بادِ جنان

و ماغِ یقین ہو مُعطّر مدام ۔۔۔ ز بوئے دلاویزِ او لعل فام

نہالِ تمنّا پہ ہون اشکبار ۔۔۔ کہ ہو خندہ باغِ دلم از بہار

نہ بادِ خزان سے وہ بے نور ہو ۔۔۔ دلِ ناظرین اوسّے مسرور ہو

وہ نضرت سے ناظر کو بخشے مرام ۔۔۔ وہ نُزہت مین یکتا چو دار السّلام

نہو بادِ باطل سے برگش خراب ۔۔۔ وہ حقِّ حقیقت سے ہو پُر گُلاب

وہ سرسبز با نخلِ مضمونِ تام ۔۔۔ رُطَبہائے مدنی سے مُثمر مدام

حلاوت عقیدے سے وہ رُطبِ تام ۔۔۔ ز شیرینئ حُبِّ خیر الانام

دل و جانِ ایمان کو بخشے قوام ۔۔۔ تو ہو کامِ عرفان حلاوت مرام

تو یادِ حبیبی سے دل شاد ہو ۔۔۔ جو ہے قلبِ ویران وہ آباد ہو

جسے لرزہ ہے ضُعفِ ایمان سے ۔۔۔ قوی تر وہ ہو نورِ عرفان سے

سنین گر وہ ہو ذکرِ مولد کہین — تو ہو اونکا دل اُسّے بریان وہین
سنین گر کہین ذکرِ حسنین ہے — تو لب خشک دل اُنکا بے چین ہو
سنین گر وہ ہو کربلا کا بیان — تو کرب و بلا سے وہ خستہ جنان
سنین گر وہ ہے ذکرِ غوث الانام — بہ تقسیمِ حلوائے پختہ قوام
تو ہون عمرِ شیرین سے وہ تلخ کام — وہ فریاد و گریہ کرین صبح و شام
خدایا طفیلِ رسولِ حبیب — تو دے اونکو از نورِ ایمان نصیب
رکھین دلمین اسطور پر اعتقاد — کہ ہو وحدہٗ ذاتِ خیر العباد
خدا بعد لاریب اونکا مقام — نظیرِ محمّد نہ ممکن مدام
نہ خوشنود جسّے حبیبِ خدا — تو خوشنود اُسّے نہ ربّ الورا
رضائے خدا ہو رضائے رسول — رضائے محمّد رضائے بتول
خدایا طفیلِ ہمہ آلِ پاک — جو ہین زینتِ اہلِ سمک و سماک
طفیلِ صحابہ ہمہ راشدین — علیہم سلام ہمہ صادقین
عطا کر ز توفیق و لطفِ تمام — برائے ہمہ مومنانِ کرام
کہ حبِّ حبیبی پہ ہون مستقیم — وہ ہون خیر دین سے بقلبِ سلیم

نیہوری اسی پر تو کر اب تمام
کہ اے خالقِ ذاتِ خیر الانام

دمِ مرگ لبریز ہو دل کا جام — بحبِّ حبیبِ خیر العظام
لاَ لیئے صلواتِ ربّ النعیم — تصدّق وہ بر فرقِ خلقِ عظیم
ہمہ آل و اصحاب پر بھی مدام — دگر اونپہ جو اہلِ حبّ کرام

رہین اوسپہ قائم ہمہ مومنان
ہوا جنکے دل مین وہ خالِ سیاہ

تو اہلِ جنان ہون وہ اہلِ جنان
تو ہو دور اوسنے نہون وہ تباہ

خُیوری کا متقبول ہو یہ سوال
طفیلِ محمد شہِ ذی کمال

اَللّٰهُمَّ یا عالِمَ الغیب والشهادة ؛ ویا قاسِمَ التفضیل والسیادة ؛ بجاه حبیبك صاحب الفضیلة ؛ وَالخُلقِ العظیم والوسیلة ؛ علیه افضل الصلوات الجمیله ؛ واکمل التسلیمات الجلیله ؛ وعلی آله ذوی الفضائل الاثیلة ؛ واصحابه اولی الخصائل الجزیلة ؛ عَصِّمنا من مَوارد الرّدی ؛ وبلّغنا اقصی مقاصد الهُدیٰ ؛ واجعل وداد نبی الانبیاء شانَنا ؛ واَبعد عنّا اعتقادَ الذی یکون شانَنا ؛ واَخلص بذلك الوداد ضمائرنا ؛ وخصّص بصدق الاعتقاد سرائرنا ؛ واغفر بمودة آله واصحابه ذنوبنا واستر بمحبة اهله واحبابه عیوبنا ؛ ویَسّر علینا مطلوبنا ؛ واَرض عنّا محبوبنا ؛ واجعلنا ممن یرضیٰ بقضائك ؛ ویستسعد بلقائك ؛ وممن یبتغی رضاك ؛ ویستغنی عمّن سواك ؛

شعر

اَلَا یَا رَسُولَ اللّٰهِ یَا اَفضَلَ الوَریٰ	اَغِثنِی فَاِنِّی بِالمَعَاصِی اَمتَعُ
وَیَا آلَ طٰهٰ اَدرِکُونِی بِنَفحَةٍ	فَاِنِّی بِکَاسَاتِ المَنَایَا اُجَرَّعُ
وَیَا کُلَّ اَصحَابِ النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ	اَغِیثُوا عَبدًا مِن خَطَایَاهُ یَضلَعُ
وَیَا اَولِیَاءَ اللّٰهِ یَا صَفوَةَ المَلَا	بِفَضلِکُم حَلُّوا العُقُودَ وَسَعُّوا
اِلٰهِی بِحَقِّ الاَکرَمِینَ جَمِیعِهِم	اَنِلنِی بِهِم سُؤلِی فَاَنتَ المُوَسِّعُ
اِلٰهِی اَسقِنِی مِن رَحِیقِ وِدَادِهِم	سَرِیعًا سَرِیعًا اَنتَ تُعطِی وَتَمنَعُ

خدایا ترے لُطف و احسان سے
وہ ہو باغ آباد رضوان سے

وہ نظرِ شریرون سے محفوظ ہو
بعینِ عنایت وہ ملحوظ ہو

سِپندِ دلِ حاسدِ پُر عناد
وہ نارِ خودی مین جلے ہو رَماد

بَلُطفِ خفی و جلی اے کریم
بنورِ حبیبی جو فیضِ قدیم

بَسوزِ دلِ فاطمہ دردناک
بحلم و صبوریِ حسنینِ پاک

وہ حلمی کہ از کانِ خُلقِ عظیم
وہ صبرے زِ وصفِ صبور و علیم

بکرّارِیِ حیدرِ مُرتضےٰ
جو ہم بینواؤن کے مُشکل کُشا

ہمہ پنج کو پنج سے دے تو پنج
نہو پنج سے پنج گاہے برنج

جو درناس ہین پنج میران سنج
وہ ہین سرِّ پنج اور سُرّیانِ پنج

بحقِّ ہمان پنج برکنزِ پنج
ہمین سرِّ اونکے سے کر اہلِ گنج

خیوری کو با سرِّ اسرارِ پنج
تو محفوظ رکھ از غمِ ہجر سنج

دکھا حقّ ہمکو بحقِّ حقیق
کہ دارین مین ہو وہ نعمَ الرفیق

دکھا راہِ باطل کو باطل سدا
بجا اُسکے ہمکو بفضل و عطا

جو نزدیک تیرے صراطِ قویم
صراطِ حبیبی جو ہے مُستقیم

تو رکھ اوسپہ قائم ہمین ای رحیم
عطا فضل سے کر تو قلبِ سلیم

کہ ہو ذکرِ آبائے خیرُ الانام
بطرزِ صحیح و بصد احترام

نہ کچھ اِسمین اِفراط و تفریط ہو
نہ ہرگز کبھی اوسمین تغلیط ہو

جو ہے لائقِ شانِ خیرُ الورا
وہ اَظہر مِنَ الشّمس ہو بے خطا

اصلاب المصلّین؛ من مُصلٍ الی مُصلٍ کلھم روساء المسلمین؛ من آدم الی عبداللہ بالتوحید الحمید فائزین؛ اکثرھم اصحاب الولایۃ وبعضھم من النبیین؛ فھو الرائی قیامک فی عالم الاشباح؛ وانتقال نورک فی عالم الارواح؛ فی جمیع الموحدین ذوی الصباح؛ فصارت علیھم لیلۃ الدنیا بہ کالصباح؛ وللہ در القائل من اصحاب الفلاح

مَا زَالَ نُوْرُ مُحَمَّدٍ مُتَنَقِّلاً	فِی الطَّیِّبِیْنَ الطَّاہِرِیْنَ اِلٰی الْعُلا
حَتّٰی لِعَبْدِ اللہِ جَاءَ مُطَھَّراً	وَمُکَرَّماً وَمُعَظَّماً وَمُبَجَّلاً؛

اِنَّہٗ هُوَ السَّمِیْعُ تسبیحک فی اصلاب الموحدین؛ ودعواتک فی جمیع حالاتک ودعوۃ العالمین؛ اَلْعَلِیْمُ باستحقاقک لعظمۃ اخلاقک فی الاولین والاخرین روی ابن سعد وابو نعیم والخطیب والطبراني علیھم الرضوان الرباني بسند جید في قولہ تعالیٰ وتقلبک فی الساجدین ای وتقلبک فی اصلاب النبیین بالانفصال والمصلین من مصلٍ الی مُصلٍ بالاتصال حتی اخرجتک نبیًا فی ھذہ الامۃ واما ما قال بعض المفسرین في قولہ تعالیٰ الذي یراک حین تقوم وتقلبک فی الساجدین بانہ یحتمل وجوہ عدیدۃ احدھا ان المراد بہ ما کان یفعلہ صلی اللہ علیہ وسلم في جوف اللیل من قیامہ للتہجد وتقلبہ في تصفح احوال المجتہدین لیطلع علی اسرارھم کما یحکی انہ لما نسخ فرض قیام اللیل طاف تلک اللیلۃ ببیوت اصحابہ لینظر ما یصنعون لحرصہ علی ما یوجد منہم من الطاعات فوجدھا کبیوت الزنابیر لما یسمع منہا دندنتہم بذکر اللہ تعالی وثانیہا ان المراد منہ تقلب بصرہ صلی اللہ علیہ وسلم فیمن یصلی خلفہ کما قال اتموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من وراء ظہری وثالثہا ان اللہ تعالیٰ یراک حین تقوم للصلوۃ بالناس

اِلٰهِي بِهِمْ فَاغْفِرْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعَهَا | وَاَهْلِيْ وَاَحْبَابِيْ وَمَنْ لِّيْ يَرْجِعُ
وَاَشْيَاخَنَا وَالْمُسْلِمِيْنَ جَمِيْعَهُمْ | فَعَفْوُكَ عَنْ ذَنْبِ الْخَلَائِقِ اَوْسَعُ
اٰمِنَّا عَلٰى مِنْهَاجِ اَفْضَلِ مُرْسَلٍ | اِمَامِ الْبَرَايَا مَنْ بِهٖ نَتَشَفَّعُ

وَصَلِّ عَلَيْهِ بُكْرَةً وَّعَشِيَّةً
وَاٰلٍ وَّصَحْبٍ ثُمَّ مَنْ هُوَ يَتْبَعُ

سنو اے عزیزو بگوش جنان | خدا تم سے راضی بہر دو جہان
کہ آباؤ اجداد خیر الورا | صفی اللہ آدم سے تا انتہا
ز حوا اِلے آمنہ اُمہات | جو ہین مادران شہ کائنات
ہمہ اہل اسلام وہ بے گمان | یہ قرآن و سنت سے از بس عیان
نہ ہرگز کوئی اُنمین از مشرکین | ہمہ رحم و اصلاب ہین طاہرین
چنانچہ یہ فرمان پروردگار | کتاب الٰہی مین ایسا نگار

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ الَّذِيْ يَرَاكَ حِيْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

قال فی لنحریر والتحبیر وغیرہ من زبر النحاریر کتفسیر العلامۃ الماوردی النبیل: وحدائق الحقائق واسرار التنزیل: وتوکل یاسید الکائنات: فی جمیع الحالات: علی العزیز لایذل من والاہ: ولا یعز من عاداہ: فھو المعز لاولیائہ: والقاھر علی اعدائہ: الرحیم علی من توکل علیہ: وفوض امرہ الیہ: فھو الکافی لدفع شر الاعداء ونصرہ الوافی للاصدقاء: والسبب لتلک الرحمۃ والتوصل: وامرہ بتحصیل نعمۃ التوکل: الذی یری عزمک الجنانی: ویشاھد قصدک الایقانی: حین تقوم للعبادات: بخلوص النیات ویری تقلبک فی السّٰجدین: ای انتقالک فی

وابي نعيم الحبير ؛ والعلامة القرطبي وابن المنير ؛ والماوردي والخطيب والفخر الرازي وابن النقيب ؛ وبن حجر الهيتمي الاريب وابن المنذر اللبيب والجلال السيوطي والسنوسي والتلمساني ؛ والامام ابي عبدالله محمد بن خليفة الوشاني ؛ والحافظ محمد بن عبد الباقي بن يوسف الزرقاني ؛ وسيد السالكين عبدالوهاب الشعراني وصاحب الفتوحات المكيه ؛ في تفسيره الكبير بالحجج السنيه ؛ وغيرهم من المفسرين والمحدثين ؛ رضي الله تعالى عنهم اجمعين كما حررت تفاسيرهم في الدرج الشريفه بصنوف حروفهم المنيفه ؛ والله الهادي بلطفه الموفوذ ومن لم يهد له فما له من نور

نہ پوشیدہ نزدیک پروردگار
وہ ہی دیکھتا تجکو ہر حال مین
عبادات مین ہے جو تیرا قیام
جو ہے عالمِ خلق مین جملہ حال
وہ سب جانتا ہی بلا اشتبا
تقلب ہوا ہے جو تجہ پر نثار
کہ تھا سیر اُسوقت ور ساجدین
نمازی جو تھے بندگان خدا
خدا کو وہ کرتے ہمیشہ سجود
اسیطور تھا سیر تیرا مدام
صدف تھے وہ دُردانہ مصطفا
عبادات مین سب سے اعظم سجود

وہ اطوار تیرے جو طورِ کبار
تو منظورِ غفار افعال مین
ریاضات سے ہے جو تیرا مرام
جو تھا عالمِ امر مین انتقال
تو ہی مشہدِ حق مین یکتا سدا
دران عالمِ روح با صد وقار
وہ تھی چشم تو مردمک بالیقین
تو ہمین رہا نور تیرا سدا
کہ معبود او نکا وہ یکتا ودود
ز صلبے الی صلب اے خوشخرام
وہ تھے حاملِ نورِ خیر الوریٰ
کہ مخصوص و منصوص بہر ودود

جماعۃ وتقلبہ فی الساجدین تصرفہ فیما بینہم بقیامہ ورکوعہ وسجودہ وقعودہ
اذکان اماماً لھم وربعھا ان المراد بہ انہ لایخفی علی اللہ حالک کلما قمت وتقلبت
مع المصلین فی کفایۃ امور الدین فانہ لایخالف تفسیرنا المذکور ولا یخالف
تحبیرنا المسطور لان قولہ تعالیٰ حین تقوم شامل لجمیع العبادات الجسمانیۃ
وقولہ وتقلبک فی الساجدین حامل لجمیع المقامات الروحانیۃ ؛ فلا نزاع
ھاھنا لاھل الاعتساف . ولا یخفی علی اللبیب الاریب ذی الانصاف مافی تلک
الوجوہ من سخافۃ المعانی ؛ واعدام حصافۃ المبانی ؛ فقول القائل نہ لایجوز حمل المشترک
علی کل معانیہ عند البصیر ؛ عائد علی تلک الوجوہ لا علی تفسیرنا المنیر . لان ھذا
موجب لاعمال بعیر الاھمال . بخلاف الملحدین ارباب الضلال ؛ فانھم من نسرافۃ
نبینا ذی النوال وطھارۃ نسبہ مبدء النجابۃ والکمال ؛ یفرون الی شدائد الزوال
فلھذا یتشبثون بالاوھام والاحتمال القبیح ؛ وینحرفون عن التفسیر الحق الحقیق الصریح
انتہی قال فی منھل الصفا فی خصائص المصطفی علیہ الصلوۃ والثنا وقد اتفق
علی تفسیر وتقلبک فی الساجدین ؛ ای انتقال نور سید المرسلین فی اصلاب
المصلین ؛ من سیدنا آدم الی سیدنا عبد اللہ کلھم علی ملۃ التوحید والاسلام
علی نبینا وشفیعنا وعلیہ اطیب الصلوۃ والسلام . حضرات ائمۃ الامۃ ؛ اصحاب النقد
ارباب السنۃ ؛ من السلف الصادقین والخلف المعتمدین ؛ کسیدنا عبد اللہ بن
عباس وکعب الاحبار ؛ وابن مسعود ووھب بن منبہ من الاخیار ؛ وعائشۃ الصدیقۃ
وفاطمۃ الزھرا ؛ وابن محیص وعلی المرتضی ؛ وربیعۃ بن حارث وانس بن مالک ؛
وعبد اللہ بن عمر سید المسالک ؛ وسدی ومجاھد وابن جریر ؛ وابن جریج

توکل تو کرتا ہے اسپہ درجملہ حال
وہ راضی تو مرضی رہے خوشخصال

توکل کیا اوسپہ جسنے مدام
وہ لاریب فائز بجملہ مرام

وہ لاریب ایسا عزیز و رحیم
بفضلِ قدیمی بلطفِ عمیم

کہ اوسکا مقرب نہووی ذلیل
ہمیشہ معزز وہ دائم جمیل

عدو تو نپہ دائم وہ قہار ہے
ہمہ اولیا کا وہ دلدار ہے

وہی ناصرِ اولیائے کرام
وہ منصور دائم بصد احترام

توکل کرے اوسپہ جو نیکنام
کرے اُسپہ تفویضِ جملہ مرام

تو لاریب اُسپر خدائے قدیم
بفضل و عنایت رؤف و رحیم

جو ایسا مددگار درجملہ حال
وہ حامد تو محمود باصد کمال

تو کیا غم تجھے یا شفیع الانام
تو محبوبِ ایزد علیک السلام

یہ تفسیر تعبیر سے ہے بیان
بھی دیگر تفاسیر مین ہی عیان

جو تفسیرِ ماوردیئے نیکدان
حدائق وغیرہ مین بھی بیگمان

بطورِ ملخص یہان آشکار
مفصل وہ نجم المبین مین نگار

وہ معنے جو آیت کا مذکور ہے
دلِ مومنان جسسے مسرور ہے

وہ نزدِ ائمہ یقیناً صحیح
وہ بیشک ملیح و وہ ازبس ملیح

ہوئے متفق اوسپہ جملہ عظام
جو ہین اہلِ تحقیق و تدقیقِ تام

مفسر محدث جو عالی مقام
شناور جو اِس بحر مین ہین مدام

تو مقبول تفسیر اونکی ضرور
نہو اُسسے منکر جو اہلِ شعور

کہ وہ اہلِ تحقیق و تطبیق ہین
وہ اُس امر مین اہلِ توفیق ہین

نہ مخلوق لائق برائے سجود   وہی اسکے لائق اسی سے یہ بود

وہی ایک مسجود معبود ہے   سوا اسکے ہرگز نہ مسجود ہے

اسیواسطے ہے قولِ کریم   کہ لاریب ہے شرک ظلمِ عظیم

یہ سجدہ جو اعظم عبادات مین   تو ہی فعلِ توحید آیات مین

یہ فرمانِ ایزد کہ فِی السّاجِدِین   تو مقصود اِس سے کہ وہ مومنین

وہ کامل مکمّل ہمہ اہلِ دل   دران جملہ نورِ تو شد منتقل

ز مسجود آدم عَلَیہِ السّلام   ز حوّائے اُم ہمہ خاص و عام

الی ذاتِ عبد اللہ و آمنہ   جو ہین مَظہرِ رحمت کا منہ

ہمہ پاک از کفر وہ طاہرین   تو مسجود او نہین وہ تھے ساجدین

تو پیدا مکان مین ہوا لامکان   جو تھا کُنتُ کَنزًا کا سرِّ نہان

دَنٰی سے تَدلّٰی ہوا جب عیان   تو   ہوا قابَ قَوسَین سے تب نشان

وہ محراب ابرو ہوا در جہان   تو اَسرارِ اَدنٰی سے روشن جَنان

فَاَوحٰی اِلٰی عَبدِہٖ کا بیان   سُویدائے دل پر ہوا بس عیان

نبیُّ النّبیّین پیدا ہوئے   تو اہلِ سما ارض شیدا ہوئے

خدائے تو بیشک سمیع و علیم   بسمعِ قدیمی بعلمِ قدیم

جو تسبیح و تہلیل تیری مدام   باَصلاب و اَرحام تھی صبح و شام

جو تیری مناجات در جملہ حال   جو دعواتِ خلقت ہمہ قیل و قال

یہ سُنتا ہے سبکو بلا امترا   وہ دانائے اَسرارِ جملہ وَرا

ترے حال سے ہے وہ دائم علیم   کہ ہے وصف تیرا وہ خلقِ عظیم

وہ ناظر کرے اوسمین دائم نظر
تو دیکھے وہ خود کو ز نورِ البصر

وہی یکتا منظور و ناظر مدام
یہ مرآت پردہ برائے عوام

تو اکرام و تعظیمِ خیرالورا
بھی توقیر و تفخیم اونکی سدا

جو تطہیر و تقدیس اونکی مدام
خدا نے کیا ہے بصد احترام

وہ تعظیمِ ایزد بلا امترا
وہ تقدیسِ قدوس رب الورا

کہ وہ سرِ احدیت کردگار
بحبِ حبیبی ہوا آشکار

وہ حبِ خدا ہے ز سر تا قدم
قدم پر فدا ہے ادائے قدم

خدا کی خدائی وہ جملہ نعم
ہویدا اوسی سے بطرزِ حِکم

وہ مطلق مقید سے جلوہ نما
وہ اطلاق و تقیید سے ماورا

نہ اوسکے سوا ہی کوئی دوسرا
محمدؐ وہ محمود ہے برملا

خیوری یہ ہے بحرِ سرِ عمیق
درین ورطہ فلکِ نہی شد غریق

تو کر ذکر آبائے خیرالورا
فدا او نپہ ہے خیر دینِ خدا

قال فی اسرار التنزیل ونقلبك فی الساجدین معناہ ان نورہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینتقل من ساجد الی ساجد من سیدنا آدم علیہ السلام الی ان ظہر صلی اللہ علیہ وسلم فالآیۃ دالۃ علی ان جمیع آبائہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین وحینئذ یجب القطع بان والد سیدنا ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ما کان کافرا وان آزر لم یکن والدہ بل کان ہو عمہ لان العرب تسمی العم ابا و بلغتہم نزل القرآن الشریف فلہذا جاء لفظ الاب لآزر فی الفرقان المنیف

یہ اسرارِ تنزیل بین اے پسر
کہ معنا جو آیت کا اسطور پر

نہیں جو کہ اُس علم سے ماہریں — اگرچہ وہ عُلما بسے دور ہیں
تو اِنکار اونکا نہ ہرگز قبول — وہ مجہول معزول نزدِ فحول
یہی امر معمول اصلِ اصول — ہوئے مُتفق اسپہ اہلِ وصول
چہ جائیکہ معنے جو مذکور ہے — صحابہ سے لاریب ماثور ہے
وہ از ابنِ عبّاس منقول ہی — علیؓ و لی سے وہ موصول ہی
وہ از ابن مسعود مسعود ہے — وہ ابنِ عُمَر سے بھی محمود ہے
وہ صدّیقہؓ و فاطمہ سے عیاں — وہی ابن مالک سے روشن بیاں
بھی سدّی مجاہد وہ ابنِ جریر — بھی ابنِ جُرَیج و وہ ابنِ مُنیر
دگر ابنِ منذر بھی ابنِ حجر — دگر فخرِ رازی جو اہلِ خبر
جلالِ سیوطی وہ ابنِ خطیب — بھی وہ تلمسانی جو از بس لبیب
بھی ماوَردی و قرطبیئے شہیر — سنوسی و زرقانیئے بے نظیر
بھی شعرانی و ابنِ عربی کبار — جو مَنْہَل سے بالا ہوئے ہیں نگار
ہوئے متفق اسپہ وہ ماہرین — کہ آیت کا معنے وہی بالیقین
جو ہی اوسکا منکر وہ بیشک ضریر — وہ جاہل جہالت سے دائم شریر
نہ تحقیق سے اوسکو ہرگز نصیب — کہ محروم ہی وہ زحبِّ حبیب
کریا بہ بخشا بران بینوا — کہ ہو فائز فیضِ خیرُ الوریٰ
وہ اِمدادِ تیری و توفیق سے — وہ ہو اہلِ تصدیق و تحقیق سے
عطا کر تو اوسکو یہی اعتقاد — کہ ہو اُسّے دارین ہیں باسداد
کہ لاریب آئی وہ مرئی خدا — حبیبِ خدا آئینہ پُر صفا

بالاتصال من مُصلٍ الی مُصلٍ حتی اخرجتك نبیاً فی هذه الامة کما اخرجه ابن سعد فی الطبقات والطبرانی فی المعجم الکبیر وابو نعیم فی الدلائل والخطیب فی السابق واللاحق وابن النقیب فی التحریر وغیرهم رضی الله عنهم

فوائد جو ہے بارزہ مُعتبر
تو اونمین مصرّح یہ ای ذی بَصَر
کہ معنا تقلبک فی السّاجدین
کہ اَصلاب نبیونمین بالانفصال
ہوا مُنتقل نور تیرا مدام
وہ آباؤ اَجدادِ خیرُ العباد
وہ بطنًا الیٰ بطن تھے مومنین
کہ ہی ساجدین سے یہ لابد مراد
وہ لاریب خاصانِ پروردگار
کیا نور تیرے نے اونمین گذر
تو پھر حضرتِ خالقِ کردگار
تو پیدا ہوا خاتم الانبیا
تو ہادیئے خیرُ الاُمم لاکلام
روایت کیا اوسکو ابنِ جریر
چہارم وہ بزّار نُعیمِ اریب
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام

بھی درج شریفہ مین اے نامور
بھی دیگر کتُب مین یہ ہے بے خطر
اسیطور ماتو رہے بالیقین
بھی اَصلاب و لیونمین بالاتصال
کہ تھے وہ نمازی بصد اہتمام
ہمہ اہلِ اسلام اَہلِ وداد
نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
کہ تھے وہ مُصلّین اہلِ سداد
وہ بیزار از شرکِ لیل و نہار
یکے بعد دیگر مین تہا مُستقر
کیا آمنہ سے تجے آشکار
تو نورِ خدا ہے تو نورِ ضیا
تو لاریب ہادیئے جملہ انام
خطیب و دگر ابنِ سعدِ خبیر
سوا انکے دیگر جو ابنِ نقیب
کہ لاریب ہی وہ صحیحُ المرام

کہ لاریب نورِ حبیبِ خدا شفیعِ خلائق بروزِ جزا
ز آدم الیٰ ذاتِ عبداللہ نیز ہوا منتقل وہ بطہرِ عزیز
با صلابِ حضرات جو ساجدین وہ مُسلم نمازی ہمہ اے امین
تو دالہ یہ آیت اِسی بات پر یہ ہی مُثبتِ مُدّعا بے خطر
کہ آباؤ اَجدادِ خیرُ الورا ہمہ اہلِ اسلام سب بے اِمترا
تو واجب ہوا اب یہ حقّ الیقین کہ مسطور ہوں مُعتقِد مومنین
کہ پدرِ خلیلِ خدا اے خلیل وہ مومن بلا شک مُطیعِ جلیل
نہ کافر وہ زنہار نزدِ مہان وہ لابد مُوحّد بصدقِ جنان
کہ آزر وہ عمّ خلیلِ الٰہ یہی امر ثابت بلا اِشتباہ
کہ دستورِ عرب ہو نکا مسطور پر کہ بولیں چچا کو وہ بیشک پدر
ہوئی جبکہ نازل کتابِ خدا زبانِ عرب پر بصد اِہتدا
تو جسطور او نمیں مُروّج کلام اوسیطور فرمانِ ربُّ الانام
اگر عُرف عرب ہو نکا ہوتا خلاف تو اظہارِ اِنکار کرتے وہ صاف
نہ ہرگز سمجھتے اوسے خاص و عام بسا طعن کرتے وہ اوسپر مدام
مخالف جو ہو عُرف کے گر کلام تو انکار کا ہے وہ لابد مقام
لہٰذا یہ نازل ہوا از جلیل کہ آزر وہ در عُرف پدرِ خلیل

قال فی درج الدرة الشریفة فی طهارة الاباء والامهات المنیفة والفوائد البارزة والکامنة فی النعم الظاهرة والباطنة فی قوله تعالیٰ فی کتابه المبین وتقلبك فی الساجدین ای وتقلبك فی اصلاب النبیین بالانفصال وفی اصلاب المصلین

فقہائے شافعیہ ہست رضی اللہ عنہم فقہ در بصرہ از ابی القاسم صمیری گرفتہ
بعدہ از ابو حامد اسفرائی در بغداد اخذ نمودہ حافظ مذہب بود کتاب حاوی
اورا ہر کہ دیدہ شہادت بہ تبحّر و معرفتِ تامۂ او دادہ در بلدان کثیرہ قاضی
ماند و بغداد را وطن گرفت خطیب صاحب تاریخ از وی راویست و گفتہ کان ثقۃً
واورا غیر حاوی تفسیر قرآن کریم و نکت و عیون و ادب الدین والدنیا و احکام
سلطانیہ و قانون وزارت و سیاست ملک و اقناع در مذہب و تالیف دیگر در اصول
فقہ ہست در حیاتِ خود تصانیف خود را ظاہر نکرد و در موضعی ہمہ را جمع نمودہ
چون مرگ نزدیک شد مردی معتمد را گفت این ہمہ کتب کہ در فلان موضع
نہادہ ہست ہمہ تصانیف من ست چون نیّت خالص برائی او سبحانہ و تعالیٰ
نیافتم آنہا را ظاہر نکردم حالا کہ معائنۂ موت میکنم و در نزع افتادہ ام دست خود
در دستِ من کن اگر بران قابض شوی بدان کہ ہیچ چیزی از انہا قبول نشدہ
ہمہ کتب را وقتِ شب در دجلہ بیندازو اگر دستِ من کشادہ شد و بر دستِ
من قابض نشوی بدان کہ آنہمہ مقبول گردیدہ و من بہ نیت خالصہ ظفر یافتم
آن مرد گوید ہمچنین کردم دست حضرت ایشان مبسوط گشت و دانستم کہ تصانیف
آنذات ستودۂ صفات را حق تعالیٰ قبول فرمودہ پس بعدہ آنہا را ظاہر کردم
وفاتہ فی سنۃ خمسین و اربعمائۃ بعمر ہشتاد و شش سال اتفاق افتادہ در بغداد
بمقبرۂ باب حرب مدفون گردید و ماوردی نسبت ست بسوئی بیع ماورد
ہکذا قالہ السمعانی رضی اللہ عنہ

قال العلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب للقسطلانی علیھما الرضوان الربانی وقد وافق صاحب اسرار التنزیل علی الاستدلال بالآیۃ المذکورۃ لھذا المعنی سیدی الماوردی رضی اللہ عنہ من ائمۃ الامۃ وناھیک بھما رضی اللہ عنھم

سنو اے عزیزو بگوش جنان
یہ شرح مواہب مین لابد عیان

کہ معنا تقلبک فی الساجدین
جو اسرار تنزیل سے ہی مبین

کہ نور حبیبی شفیع الورا
صفی اللہ آدم سے تا انتہا

ہوا جن مین وہ منتقل بالیقین
وہ جملہ نمازی ہمہ مومنین

وہ مقبول ایزد ہمہ عابدین
نہ ہرگز کوئی او نمین از مشرکین

وہ آزر بلاریب عم خلیل
یہی امر ثابت بصد ہا دلیل

اسی طور ماوردیٔ نیکدان
کہ اسرار تنزیل سے ہی عیان

کیا اوسکا معنے بسے آشکار
جو ہی اونکی تفسیر مین وہ نگار

تو رازی و ماوردیٔ رازدان
بھی دیگر سوا انکے از کاملان

ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام
کہ ہی اوسکا معنے وہی لاکلام

کہ آباؤ اجداد خیر الورا
ہمہ اہل اسلام بے امترا

تو کافی تجھے ہین وہ دونو امام
تو کر اقتدا انکا اے نیکنام

وہ بے مثل تحقیق و تدقیق مین
کہ ہر ایک یکتا وہ توفیق مین

ہوا اُنسے راضی ہمیشہ خدا
کہ ہین وہ حبیب خدا پر فدا

در اتحاف النبلاء بمقصد دوم در ذکر اکابر محدثین رضی اللہ عنہم اجمعین آوردہ کہ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیب البصری والمعروف بالماوردی از وجوہ

تو جملہ کتابونکو در وقتِ شب
اگر ہو کشادہ یہ دستِ حقیر
کہ جملہ کتابین یہ مقبول ہین
بہ علمِ الٰہی یہ معمول ہین
نہ پیشِ شفیعی یہ معزول ہین
تو اظہار کیجو تو اونکو ضرور
تو اوس مردِ پُر دردنے بالیقین
تو وہ دستِ ماوردیئے نیکدان
نہ قابض ہوا وہ یہ دستِ علی
ہوا پھر یقین اُسکو بے ارتیاب
تو ظاہر کیا اونکو نزدِ کبار
تو مقبول و معمول با احترام
نہ انکار کا اونہین ہرگز مقام
ازانجملہ تفسیر اونکی منیر
تو مذکور اوسمین یہ ہے بالیقین
یہی ہے نہ کچھ اسمین ہے امترا
ہوا فی المصلین وہ منتقل
صفی اللہ آدم سے تا انتہا
تو آبا و اجدادِ خیر الورا

بینداز در دجلہ اے با ادب
تو لاریب ہے یہ دلیلِ منیر
رضائے الٰہی سے موصول ہین
بہ حُبِّ حبیبی یہ محصول ہین
کہ ذکرِ محمد سے مقبول ہین
کہ ہوا انسے فائز جو اہلِ شعور
اوسی طور لابد کیا اے امین
کشادہ ہوا بعدِ پروازِ جان
کہ دستِ خدا ہے جو دستِ ولی
کہ مقبولِ ایزد وہ جملہ کتاب
بفرمانِ ماوردیئے نامدار
وہ جملہ کتب نزدِ جملہ عظام
کسیکو ز علمائے عالی مرام
وہ تفسیر تبصیر بہر ضریر
کہ معنا تقلبک فی الساجدین
کہ نورِ حبیبی شفیع الورا
وہ مقبولِ ایزد ہمہ اہلِ دل
بعبد اللہ و آمنہ باصفا
ہمہ اہلِ اسلام بے امترا

کہ علمِ احادیث و تفسیر مین — بھی تحقیق و تدقیق و تحبیر مین
وہ یکتا فقیہے عدیمُ المثال ہے — وہ موثوقِ علمائے اہلِ کمال
وہ حبرِ ائمّہ زہے نیک بین — خطیب اونکے خرمن سے ہے خوشہ چین
وہ حاویئے جملہ فنونِ علوم — زہے بحرِ زخّار اہلِ فہوم
تصانیف اوسکی بسے بے عدیل — جو حاوی و تفسیر تنزیلِ نبیل
تصانیف و تالیف مین ہر زمان — وہ لاریب خالص بصدقِ جنان
نہ سُمعہ ریا اوسمین زنہار تھا — نہ حُطامِ دنیا سے کچھ کار تھا
برائے رضائے خدائے جہان — وہ علم و عمل مین بسے جان فشان
تصانیف اپنی رکھا در نہان — نہ ظاہر کیا اونکو پیشِ کسان
ہوا وقت جب اُنپہ مرگے جیشی — کہ پروازِ جان ہو زتن باخوشی
تو اوسوقت ایسا کیا آشکار — بَرِ مردِ بُردرد بُرِ وَردگار
کہ اونکا اوسپر بسے اعتماد — کہ تھا وہ زِ اہلِ وداد و سداد
کہ جملہ کتابین یہ لے دور بین — تصانیف میری سے ہین بالیقین
نہ تہا مجکو اخلاص پہ اعتماد — کہ نیّت مین شائد ہوا ہو فساد
تو اونکو نہ مینے کیا آشکار — رکھا اس مکانمین نہان باقرار
وصیت یہ سُن دلسے ای نیکنام — اداکر تو اوسکو بصد اہتمام
کہ اکنون بدستِ تو دستم بگیر — بکن قبض اور ابعونِ قدیر
اگر دستِ من قبض شد ای خلیل — پسِ مرگِ من تا بود این دلیل
کہ آنہا نہ مقبول شد زینہار — بدرگاہ خلّاقِ لیل و نہار

جو علمِ احادیث و آثار ہے ۔ تو مثل رہے اونپہ دشوار ہے

جو علمِ تفاسیرِ قرآن ہے ۔ تو اوسکا نہ ہی اونپہ دوران ہے

کہ علمِ نبوت کے وہ حاملین ۔ ز علمِ الٰہی بسے ماہرین

وہ علمِ حقائق مین ہین سابقین ۔ وہ مرکز برائے ہمہ صادقین

ہوا دین و دنیا کا اونپر مدار ۔ وہ ہین مظہرِ رحمتِ کردگار

ہمہ وقت در امتِ مصطفا ۔ ہمہ اولیائے خدا پُر صفا

یقیناً وہ چوبیس و یکصد ہزار ۔ نہون اسّے اندک وہ اہلِ وقار

وہ ہون اُسّے زائد ہمیشہ ضرور ۔ وہ تعدادِ اندک نہ اسمین فتور

یہ از حضرتِ خضر اے دل فروز ۔ کہ ایسا نگذرے کوئی مجیہ و رز

کہ جسمین نہ مجسے ولیئے خدا ۔ ملاقی وہ ہو بادلے پُر صفا

کہ پہلے تعارف نہ تھا زینہار ۔ کبھی اوسّے دنیا مین ای ہوشیار

اگرچہ ہمہ اہلِ دِہ کافران ۔ تو اُسمین ولی ایک بھی بیگمان

کہ اوس دِہ کا لاریب ہے انتظام ۔ اوسی سے بامرِ خدائے انام

ہوا جبکہ نازل یہ قولِ قدیم ۔ بشانِ شہِ اہلِ خُلقِ عظیم

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا

محمدؐ کسیکا نہ ہرگز پدر ۔ رجالِ اُمم سے جو اہلِ بصر

ولیکن وہ لابد ابو الاصفیا ۔ رسولِ رُسل خاتم الانبیا

نہو بعد انکے نبی زینہار ۔ کبھی از سرِ نو کوئی از کبار

جو چاہا خدا نے بروزِ ازل ۔ وہ لابد ہویدا نہ اسمین خلل

نہ ممکن کہ اوس نور کا ہو قرار / کسی صُلبِ کافر مین ای ہوشیار
وہ نورِ خدائی وہ نورِ خدا / کہ جسپر خدا کی خدائی فدا
نہ آزر کا ہرگز تو کر کچھہ خیال / وہ عمّ براہیم ہے قیل و قال
ابیہ جو ہے لفظ قرآن مین / براہیم سے آزر کی شان مین
وہ عُرفی وہ لُغوی بہر دو مقام / مطابق موافق نہ اسمین کلام
ہوئے متّفق اوسپہ اہلِ کتاب / نہین اونکو اسمین کچھہ ارتیاب
احادیث و آثار سے آشکار / یقیناً یہ قرآن مین ہے نگار
کہ لابد چچا ہے پدر بیگمان / یہ مشہور عربون مین در ہر زمان
تو لاریب آزر جو عمّ خلیل / پدر اونکا در عرف ہے قال و قیل
یہ ہی عُرفِ لُغوی نہ لُغوی مقال / نہو لغو لَغوی سے تو لغو حال
وہ لاریب ماوردیئے وزدیان / کہ تفسیر جنکی سے ہے وہ بیان
ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال / تو از عشقِ ہادی کیا انفصال
بہ ہشتاد و شش سال وہ باکمال / گیا دارِ دنیا سے باصد نوال
تو نہ صد سے زائد ہوا وہ زمان / ہوئے جسمین وہ ہادیئے مُخلصان
تو اسوئتِ صادق سے تا این زمان / ہوئے اہلِ سُنّت بسے کاملان
ز اہلِ نقول و ز اہلِ عقول / ز اہلِ اصول و ز اہلِ وصول
مُفسّر مُحدّث فقیہ نبیل / بھی وہ جو کہ ہین اہلِ قلبِ خلیل
بھی اقطابِ دین شفیعُ الورا / تو انپر مدارِ شریعت سدا
کہ انسے شریعت کا ہی انتظام / حقیقت مین ہین یہ مدارُ المہام

نہون گر یہ ابدال نزدِ نبیل ؏ نہو قلب انکا جو قلبِ خلیل ؏

توکب ہون دگر بندگانِ خدا زابدالِ اُمت بلا امترا

مُحدّث مُفسّر فقیہے کرام جو ہین عاشقانِ شفیعُ الانام

جو ماوردیئے وردِ باغِ جنان جلالِ سیوطی وہ قطبِ جہان

بھی وہ شیخِ اکبر جو ازواصلان بھی شعرانیئے قطبِ اہلِ زمان

سوا اِنکے دیگر جو اہلِ خبر شریعت حقیقت مین اہلِ بصر

زمُتاخران وہ نہے کاملان سَلَف سے جو ازبسکہ ہین واصلان

وہ چون ابنِ عبّاس روشن ضمیر وہ اوّل مُفسّر بمنہج بشیر

وہ مرکز برائے مُفسّر مدام وہ ہین قطبِ اقطاب حبرُ الکرام

جو علمِ تفاسیر ہے درجہان وہ دَوّار ہے اونپہ در ہر زمان

علیؑ ولی قطبِ جُملہ علوم وہ خازن ولایت کے باصد فہوم

نبوّت کے خازن شفیعُ الوریٰ ولایت کے خازن وہ شیرِ خدا

وہ جملہ نبی اور جملہ ولی تو ہین اُنکے خازن نبی و علی

نبوّت ولایت کا خلعت مدام ملا اُنکو اِنسے بصد احترام

ز آدم الیٰ وقتِ یوم القیام ہمہ اولیا کے وہی ہین امام

وہ ہین افتخارِ ہمہ انبیا وہ ہین افتخارِ ہمہ اولیا

تو یہ جملہ ہین مُعترف بالیقین کہ معنا تقلّبک فی الساجدین

وہی ہے جو بالا وہ مسطور ہے وہ نور علیٰ نور پُر نور ہے

کہ ہین جملہ آبائے خیرُ الانام علیہ صلوٰۃ خدا و سلام

جو چاہا نہین اُسنے ہرگز نہو | کہ وہ از محالات ہے گفتگو

وقد ورد فی الحدیث النفیس الا ان ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن

خبوری یہ باللہ صدق المقال
کہ بیشک نظیر محمد محال

تولا بد شکایت کیا پھر زمین
کہ باب نبوت جو مسدود ہے
ہوئی منقطع جب نبوت یہان
ہوا تب یہ فرمان پروردگار
کہ گریہ نکر اے زمین زینہار
کہ صدیق چالیس از بس جلیل
رکھون تجہیہ دائم بصد احترام
اگر ایک اونسے کرے انتقال
تو اوسکے مکانپر کرون آشکار
یہ چالیس ابدال ہین بالیقین
یہ چون انبیا نائبان خدا
نبی کی نہ حاجت رہی زینہار
یہ ہے ابن حنبل کا فرمان تام
کہ اہل حدیث شفیع الورا
جو ہین اہل سنت جماعت مدام

جناب الٰہی ہین اے دوربین
تو فخر زمین جملہ مفقود ہے
تو کب ہو نبی از سر نو عیان
بشان زمین حزین آشکار
نہو اُسنے نالان بسے زار زار
کہ ہو قلب اُنکا چو قلب خلیل
الیٰ وقت آخر کہ یوم القیام
سوئے دار عقبیٰ ز دار زوال
ولی کو جو از اولیائے کبار
درین اُمت سید المرسلین
یہ لاریب نواب خیر الورا
کہ مثل نبی ہین یہ جملہ کبار
جو لاریب مقبول خیر الانام
وہ اہل تفاسیر قول خدا
محبان ذات شفیع الانام

ویمیت قال لانهم یسئلون الله اکثار الامم فیکثرون و یدعون علی الجبابرة فیقصمون ویستسقون فیسقون ویسئلون فتنبت الارض و یدعون فیدفع الله بهم البلاء وابصافیه قالوا یارسول الله دلنا علی اعمالهم فقال یعفون عمن ظلمهم ویحسنون الی من اساء الیهم ویتواسون فیما اتاهم الله وهم فی الارض کلها وروی الحکیم الترمذی عطر الله قبره بلطفه الشذی لما نزل ولکن رسول الله وخاتم النبیین سکت الارض الی ربها انقطاع النبوة فقال تعالی فسوف اجعل علی ظهرك اربعین صدیقا کلما مات منهم رجل ابدلت مکانه رجلا آخر انتهی قال العلامة ابن النقیب فی البحر بر فان الامام احمد بن حنبل رضی الله عنه لولا اهل الاحادیث والتفسیر من الابدال فمن یکون منهم انتهی قال الشیخ الاکبر قدس الله سره الانور فی الفتوحات المکیة بهذه الکلمات الزکیة اعلم ان من رحمة الله تعالی بخلقه ان جعل علی قدم کل نبی ولیا وارثا له فما زاد فلابد ان یکون فی کل عصر مائة الف واربعة وعشرون الف ولی علی عدد الانبیاء علیهم الصلوة والسلام ولا ینقصون فان زادوا فتم الله علم ذلك النبی علی من ورثه فان العلوم المنزلة علی قلوب الانبیاء علیهم الصلوة والسلام لا ترتفع من الدنیا ولیس لها الا قلوب الرجال فلابد ان یکون فی الامة من الاولیاء علی عدد الانبیاء علیهم الصلوة والسلام واکثر من ذلك وروینا عن الخضر علیه السلام انه قال لابد لی ان اجتمع فی کل یوم مع ولی لله لم اکن عرفته قبل ذلك وروینا عنه انه قال اجتمعت بشخص یوما لم اعرفه فقال لی یا خضر السلام علیك فقلت له من این عرفتنی فقال لی ان الله عرفنی بك فعلمت ان لله عبادا یعرفون الخضر

موحِّد مسلمان ہمہ طاہرین
کہ جائے تقلّب وہ ساجدین

جو اہلِ ظواہر وہ مثلِ رحے
باقطاب دوّار صبح و مسا

تو دوّار و مرکز یہ ہر دو مدام
ہوئے متّفق آسیہ اے نیک نام

تو فرمانِ زر رفاعیؒ باوفا تو
کہ ناہنیک ماورد یئے پر صفا

بھی از فخرِ رازی بسے نیکدان
باسرارِ تنزیل ہے وہ بیان

تو اسرار آستے نہین زینہار
کسیکو ز خاصانِ پروردگار

تو جو اوسکا منکر وہ لا بد لعین
وہ ہو مبتلائے عذابِ مہین

نہ شرم و حیا سے اُسے کچھہ نصیب
کہ فائز نہین وہ ز حبِّ حبیب

خدایا طفیلِ شفیع الانام
تو دے اوسکو توفیقِ تصدیقِ تام

کہ ہو نسبتِ طاہر کا وہ معتقد
وہ فرمانِ کُملا یہ ہو معتمد

دعائے نہوری یہ مقبول ہو
کہ امّت حبیبی سے موصول ہو

یہ اسناد اوسکی جو مذکور ہے
بطورِ ملخّص یہ مسطور ہے

مفصّل اگر تجکو منظور ہے
تو نجم المبین مین وہ پرنور ہے

روی ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ مرفوعا لا یزال اربعون رجلا من امتی علی قلب ابراھیم علیہ السلام یدفع اللہ بھم عن اھل الارض یقال لھم الابدال انھم لم یدرکوھا بصلوۃ ولا بصوم قال فبم ادرکوھا یا رسول اللہ قال بالسخاء والنصیحۃ للمسلمین وایضا فیہ عنہ مرفوعا وبھم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء قیل لابن مسعود رضی اللہ عنہ کیف بھم یحیی

یتصوّف فقد تفسّق ومن جمع بینہما فقد تحقّق

تو انکارِ فاسق نہین معتبر ❊ کہ حقِ حقیقت سے وہ بے خبر
نہو قولِ مُثبِت کو اُس سے زوال ❊ کہ ماہر حقیقت سے وہ باکمال

قال فی تحفۃ المرید وشرح جوہرۃ التوحید ان جمیع آبائہ صلے اللہ علیہ وسلم وامہاتہ ناجون ومحکوم بایمانہم لم یدخلہم کفر ولا رجس ولا عیب ولا شیئ مما کان علیہ اہل الجاہلیۃ بادلۃ نقلیۃ کقولہ تعالی وتقلبک فی الساجدین ومثل ہذا الحدیث لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الزاکیات وغیر ذلک من الاحادیث البالغۃ مبلغ التواتر واما آزر فکان عم اسمٰعیل علیہ السلام وانما دعاہ بالاب لان عادۃ العرب ان تدعوا العم بالاب ❊

یہ مضمون تحفہ مین ہی اے مُرید ❊ جو ہی مُعتقد اسکا ہے وہ سعید
کہ آباؤ اَجدادِ خیر الورا ❊ ہمہ اہلِ اسلام بے اِمترا
بھی جو اُمہاتِ شہِ کائنات ❊ وہ لاریب جملہ تھے مومنات
وہ ہین جملہ ناجی وہ اہلِ جنان ❊ وہ اہلِ جنان ہین نہ اسمین گمان
وہ ہین کفر بھی شرک سے پاک صاف ❊ وہ سب عیب سے پاک بے اختلاف
کہ جسطور پر کافرانِ عرب ❊ تو سب طرز اُنکی سے وہ پاک سب
نہ تھے کفر کی رسم پر وہ کرام ❊ کہ بیزار تھے کافرونسے مدام
وہ نقلی دلائل جو اسکے عیان ❊ تو اُنسے یہ فرمانِ حق بیگمان
کہ تیرا تقلب جو در ساجدین ❊ تو مومن نمازی وہ تھے کاملین
بہر تن کہ شد نورِ تو منتقل ❊ وہ مقبولِ ایزد تھے اہلِ دل

ولا یعرفهم الخضر وایضا قال فیه ان کل من دار علیه امر جماعة من الناس فی اقلیم او جهة فهو القطب وفی کل قریة ولی لله به یحفظ تلك القریة سواء کانت القریة کافرة او مومنة فذلك الولی قطبها وکذلك اصحاب المقامات فلا بد لهم من القطب لیدور علیه ذلك المقام کالتوکل والمحبة والمعرفة بالله وصفاته وانساب الانبیاء وحالاته وسائر العلوم والاحوال فی کل صنف ولقد اطلعنی الله تعالی فرأیت التوکل یدور علی قطب المتوکلین کانه الرحی حین تدور علی قطبها وهو عبد الله بن الاستاذ المورد رضی الله عنه.

تقلب کا معنے جو مذکور ہے
اوسی پر امامانِ دین مُطبقین ہیں
جو تنہا ظواہر سے ہین دور بین
تو انکار اونکا نہ مقبول ہے
فقط جو کہ باطن سے ہین ماہرین
تو انکار اونکا نہین مُعتبر
وہ فُسّاق و زندیق ہیں بالیقین
ازانجملہ مالک جو ہین وہ اِمام
علی ابنِ سلطانِ قاری شہیر
مُفصّل یہ نجم المبین مین نگار

تو لا بد سرا سر وہ پُر نور ہے
وہ حقِ حقیقت وہ حق الیقین
حقیقت سے ہرگز نہ وہ ماہرین
کہ علمِ حقیقت سے مجہول ہے
نہ ظاہر سے ماہر وہ ہین بالیقین
کسی امرِ ظاہر سے اے نامور
ہوئے متفق اسپہ عُملائے دین
ہوا اُنسے راضی خدائے انام
دگر عبدِ حق دہلوئے خبیر
رضائے خدا آنپہ دائم نثار

قال فی شرح الشفاء عن الامام مالك صاحب الوفاء فی تحصیل التعرف فی معرفة الفقه والتصوف بان من تصوف ولم یتفقه فقد تزندق ومن تفقه ولم

قالوا لیس آزر ابا ابراهیم علیه السلام انما هو ابن تارخ ووقفت علی اثر فی تاریخ ابن المنذر صرح فیه بانه عمه

یہ دُرجِ منیفہ میں ہے آشکار / جلالِ سیوطی سے ہے وہ نگار
کہ تحقیق آزر وہ عمِ خلیل / یہی امر ثابت بصد ہا دلیل
یہی رازِ رازی کہ وہ بیگمان / خلیلِ خدا کا چچا ہے عیان
نہ ہرگز خلیلِ خدا کا پدر / ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر
جو صُلحاِ سلف ہیں بسے صادقین / تو وہ بھی اسی امر پہ سابقین
کہ لاریب آزر وہ عمِ خلیل / نہ اونکا حقیقی پدر اے نبیل
روایت کیا ہے اِسطور پر / باسنادِ جید بسے معتبر
وہ از ابن عباس روشن بیان / وہ سُدّی مجاہد سے لابد عیان
ز ابنِ جریجِ جلیل البیان / یہ راوی ہوئے جملہ نزدِ مہان
کہ آزر نہ زنہار پدرِ خلیل / وہ عمِ خلیلِ خدائے جلیل
کہ تارخ بلاریب اونکا پدر / ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر
جلالِ سیوطی سے ہے یہ مقال / وَقَفتُ عَلَی الاَثَر اے خوشخصال
سلف سے ملی یہ حدیثِ صریح / یہ از ابنِ منذر بسندِ ملیح
کہ آزر وہ عمِ خلیلِ خدا / یہی امر ثابت بلا امترا

قال فی روح البیان ان آزر عم سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم لا ابوه تحقیقی لان العرب تسمی العم ابا کما تسمی الخالة اما هذا هو عرفهم قال الامام الراغب رحمه الله الغالب کل من کان سببا لایجاد شیٔ او اصلاحه او ظهوره یسمی ابا ولذلك سمی نبینا وشفیعنا صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ابا للمؤمنین

بہر دل کہ شد تو سراجِ منیر
تو وہ نورِ ایمان سے لابد بصیر

تو ہی نورِ ایمان تو نورِ خدا
جہان تو وہان نیر وہ ایمان سدا

وہ ہی مظہرِ جود و فضلِ خدا
وہ ہی لائقِ دیدِ ربّ السما

دگر اُن دلائل سے قولِ رسول
وہ قولِ الٰہی یہ نزدِ فحول

کہ از صلبِ طاہر سوئے رحمِ پاک
ہوا منتقل مین بلا خوف و باک

وہ تھی کفر سے پاک عالی صفات
یہ معنائے طاہر بصد بیّنات

ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ جنان
ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

وہ جملہ احادیثِ خیر الانام
جو اس امر مین وہ صحیح المرام

تو اونکا تواتر یہ مضمونِ تام
یہ اظہر من الشمس نزدِ فہام

ولے ہی یہان ایک لابد سوال
کہ آزر وہ کافر بلا قیل و قال

تو اسطور اوسکا یہ بیشک جواب
جوابِ مصفا جو ہے پُر صواب

کہ لاریب آزر وہ عمِّ خلیل
نہ پدرِ حقیقی وہ نزدِ نبیل

ولے لفظِ اب سے ہے دور بین
عرب کے طریقے یہ ہے بالیقین

کہ ہی عرف اونکی اسیطور پر
کہ بولین چچا کو وہ لابد پدر

تو یہ عرف ہرگز نہووے دلیل
کہ آزر حقیقت مین پدرِ خلیل

کہ ہی وہ حقیقت مین عمِّ خلیل
نہو عرف بہرِ حقیقت مزیل

قال في الدرج المنيفه ان آزر هو عم سيدنا ابراهيم عليه الصلوة والسلام كما قال الامام الرازي لا ابوه وقد سبقه الى ذلك جماعة من السلف رضي الله عنهم فرويناه بالاسانيد عن ابن عباس ومجاهد وابن جريج والسدي رضي الله عنهم

والعصمة والتوفيق من نوري وارواح الانبياء والرسل من نوري والشهداء والصالحون من نتائج نوري ثم خلق الله سبحانه اثني عشر حجابا فاقام ذلك النور في كل حجاب الف سنة وهي حجاب الكرامة والسعادة والهيبة والرحمة والرافة والحلم والعلم والوقار والسكينة والصبر والصدق واليقين فعبد الله ذلك النور في كل حجاب الف سنة ثم خلق الله آدم في الارض وركب فيه ذلك النور في جبينه ثم انتقل منه الى شيث ومنه الى انوش وهكذا كان ينتقل من طاهر الى طيب الى ان اوصله الله تعالى الى صلب عبد المطلب ومنه الى عبد الله ومنه الى رحم امنة ثم اخرجني الى الدنيا وجعلني سيد المرسلين وخاتم النبيين ورحمة للعالمين وقائد الغر المحجلين هكذا بدأ خلق نبيك يا جابر وقد مر بروايتنا ابن عساكر عن سلمان مرفوعا رضي الله عنهم قال الله تعالى يا محمد ولقد خلقت الدنيا واهلها لاعرفهم كرامتك ومنزلتك عندي ولولاك لما خلقت الدنيا وفي رواية البيهقي والحاكم عن ابن عباس رضي الله عنهم لولا محمد لما خلقت آدم ولا الجنة ولا النار انتهى فلولا نور وجوده وظهور كرم وجوده لما خلق الله الافلاك ولا اوجد العرش والكرسي والاملاك ولا الجنان والنيران والسمك والسماك

وَحَاهُكَ يَا خَيْرَ الْاَنَامِ مُعَظَّمٌ	يُغَاثُ بِهِ الْمَكْرُوْبُ فِيْ غَايَةِ الْجُهْدِ
فَلَوْلَاكَ مَا نَالَ الْبَرِيَّةُ مَامَنًا	فَاُرْسِلْتَ اَمْنًا لِلْوَرٰى صَادِقَ الْوَعْدِ
وَلَوْلَاكَ مَا كَانَ النَّبِيُّوْنَ اُرْسِلُوْا	وَلَا بَشَّرُوْا حَازَ السَّعَادَةَ مِنْ فَرْدِ
وَسِيْلَتِيَ الْعُظْمٰى وَعُرْوَتِيَ الْوُثْقٰى	مَلَاذِيْ اِذَا جَاءَ الزَّمَانُ عَلَى الْعَبْدِ
نَعَمْ لِنَفْسِيْ حَاجَاتٌ وَفِيْكَ فِطَانَةٌ	وَاَنْتَ بِهَا اَحْرٰى وَاَدْرٰى بِمَا عِنْدِيْ
عَلَيْكَ صَلٰوةُ اللّٰهِ فِيْ كُلِّ لَحْظَةٍ	وَآلٍ وَاَصْحَابٍ ذَوِي الْجَاهِ وَالْمَجْدِ

یہ رُوحُ البیان میں بیانِ عیان	یہ رُوح بیان ہے یہ رَوح جنان
کہ تحقیق آزر وہ عمِ خلیل	یہ اَظہر مِنَ الشمس نزدِ نبیل
نہ اوتھا حقیقی پدر زینہار	ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار
کہ یہ عُرفِ اَعراب ہے آشکار	کہ عمّی اَبِی ہے نکر اضطرار
کہ جسطور خالہ کا ہے اُمّ نام	اوسیطور عمّی اَبِی لاکلام
یہ ازروئے شفقت بلا التباس	کہ اِصلاح کا اسپہ لابد ہے پاس
یہ علامہ راغب کا روشن بیان	ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ جہان
کہ جو شخص اِیجاد کا ہو سبب	ویا اُسسے اِصلاح کی ہو طلب
ویا ہوکسیطور اُسسے ظہور	تو صادق ابی اُسپہ ہے بے فتور
لہٰذا یہ فرمانِ جملہ عظام	اَبُوالمؤمنینَ شفیعُ الانام
کہ تیوسبب آنیں ہیں مستقیم	وہ بالمومنین رؤف ورحیم

روی البیہقی وعبدالرزاق عن جابر بن عبداللہ الانصاری علیہم رضوان اللہ الباری انہ قال قلت یا رسول اللہ بابی انت وامی اخبرنی عن اول شیئ خلقہ اللہ تعالیٰ قال یاجابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک من نورہ فجعل ذلک النور یدور بالقدرۃ حیث شاء اللہ تعالیٰ ثمّ خلق منہ کل خیر وخلق بعدہ کل شیئ فبیّن اصناف الخلائق کلھا الی یوم القیامۃ ثم قال فالعرش والکرسي من نوري والکرّوبیون من نوري والروحانیون من الملائکۃ من نوري وملائکۃ السموات والارض من نوري والجنۃ وما فیھا من النعیم من نوري والشمس والقمر والکواکب من نوری والعقل والعلم والحلم

قال فی بدیع المثال کل من کان سببًا لایجاد شیئ او اصلاحه او ظهوره فهواب له ولهذا ارباب الشرایع المتقدمة کانوا یطلقون الاب علی الله تعالی باعتبار انه السبب الاول وفی الانجیل ان سیدنا عیسی علیه السلام قال انی انطلق الی ابی وابیکم واراد الرب سبحانه وتعالی لانه القائم بمصالح العباد وان العرب تجعل المربی والعم ابا والخالة اما وقد ورد فی الخبر ان الخال احد الابوین لانهم من اسباب التربیة قال الله سبحانه حکایة عن بنی یعقوب علیه السلام نعبد الٰهک واله آبائک ابراهیم واسماعیل واسحاق ثم قال ان آزر عم لسیدنا ابراهیم علیه السلام واما ابوه فانه تارخ هذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین والله یهدی به المتقین ۵

اسی طور ہے در بدیع المثال
کہ راغب سے جس طور ہے وہ مقال

کہ تینو سبب سے روا بیگمان
وہ اطلاق اب نزد جملہ مہان

شرایع جو ہین سالفہ اے فہام
تو مشہور او نمین یہ عند الکرام

کہ لاریب ہے اب جہان آفرین
کہ اول سبب ہے وہی بالیقین

وہی مبدئے خلق و ایجاد ہے
وہی اصل اصلاح و ارشاد ہی

اوسی سے ہوا ہی یہ جملہ ظہور
اوسی سے حبیب خدا فیض نور

وہ نور خدا ئو خدا اونکا نور
ظہور خدا کے وہ یکتا ظہور

اوسی کے لئے ہے یہ جملہ ظہور
اوسی سے ہوا ہی ظہور سرور

وہ صدر خدائی یہ صدر الصدور
خدا کی خدائی مین یکتا غفور

خیوری وہ ربی جو لا بد غفور ہی
تو کیا غم کہ مغفور ہو تو ضرور

وقدم عن عقد الفرائد شرح العقائد اعلم ان کل اسم من اسمائہ تعالی یقتضی حقیقتہ فی العلم والعین فلہ مظہر وقد اتفقوا علی ان نبینا محمدا صلے اللہ علیہ وسلم مظہر اسم اللہ الجامع لجمیع الاسماء ولہ ظاہر وباطن فھو صلے اللہ علیہ وسلم بمقتضی اسم الظاہر یربی ظاہر العالم وبمقتضی اسم الباطن یربی باطنہ فلہ التربیۃ الکاملۃ ولذلک قال خُصّصتُ بفاتحۃ الکتاب لانھا مُصدّرۃ بقولہ الحمد للہ رب العالمین فھو صلے اللہ علیہ وسلم مجمع البحرین ولہ الخلافۃ والنبوۃ والرسالۃ والخاتمیۃ والولایۃ التامات من اللہ تعالی اصالۃ لیکون ھو برزخا بینہ وبین الخلائق کلھا شعر

یَارَبِّ صَلِّ عَلٰی عَیْنِ الْعِنَا یَا تِ	ذُخْرِ الْخَلَائِقِ فِیْ کُلِّ الْمَقَامَاتِ
قُطْبُ لِکُلِّ نَبِیٍّ وَالرِّسَالَاتِ	وَھُوَ الْمُفِیْضُ لَھُمْ فِیْ کُلِّ اَوْقَاتِ
فَکَیْفَ لَا وَھُمْ نُوَّابُ حَضْرَتِہٖ	بِسَیِّدِی الْمُصْطَفٰی حَازُوا الْکَرَامَاتِ
ذَاکَ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ مَا مِثْلُہٗ بَشَرٌ	مِنَ الْخَلَائِقِ فِی الْمَاضِیْ وَالْاٰتِ
اَزْکَی النَّبِیِّیْنَ اَنْسَابًا وَّ اَکْرَمُھُمْ	رَبُّ الْکَمَالِ وَسُلْطَانُ الرَّغَبَاتِ
نُوْرُ الْوُجُوْدِ وَدِیْوَانُ الشُّھُوْدِ وَیَا	اَوْفَی الْعُھُوْدِ وَیَا قُطْبَ السِّیَادَاتِ
اَنْتَ الْمُقَدَّمُ فِیْ حَضْرَاتِ اَجْمَعِھَا	یَا رَحْمَۃَ اللّٰہِ مِنْ رَّبِّ السَّمٰوَاتِ
بَابُ الْاِلٰہِ وَمِفْتَاحُ لِحَضْرَتِہٖ	سِرُّ الْمُھَیْمِنِ مِیْزَابُ الْفُیُوْضَاتِ
یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَا اَمَلِیْ	یَا عُدَّتِیْ سَنَدِیْ فِیْ کُلِّ حَالَاتِ
حَقِّقْ ظُنُوْنَ خُیُوْرٍ فِیْکَ یَا ذُخْرِیْ	اَنْتَ الْمُرَادُ لَنَا فِیْ کُلِّ سَاعَاتِ
صَلّٰی عَلَیْکَ الَّذِیْ اَوْلَاکَ مَنْزِلَۃً	عُلْیَاءَ فِیْ ھٰذِہِ الدُّنْیَا وَجَنَّاتِ
وَالْاٰلِ وَالصُّحُبِ الْکِرَامِ جَمِیْعِھِمْ	اَلْاَصْفِیَاءِ وَاَرْبَابِ الْکَمَالَاتِ

ولو لم یجمعوا علیہ لوجب تاویلہ بھذا جمعاً بین الاحادیث واما من اخذ بظاہر لفظہ کالبیضاوی وغیرہ فقد استروح وتساہل

یہ فرمانِ زرقانیئے نامدار	جو شرحِ مواہب مین ہی آشکار
کہ آزر بلاریب عمِّ خلیل	نہ پدرِ خلیل خدائے جلیل
براہین اسکے جو شمس و قمر	ولے اونکو دیکھے جو اہلِ بصر
اسیطور فرمانِ عالی شہاب	کہ وہ ہیتمی نیز مکّی مآب
کہ تحقیق جملہ جو اہلِ کتاب	وہ اہلِ تواریخ سب بے ارتیاب
ہوئے متفق ہیہ وہ بالدّلیل	کہ آزر بلاریب عمّ خلیل
کہ اسطور سے ہی رواجِ عرب	کہین عمّ کو باپ وہ باادب
تو اس عُرف سے تھا وہ پدرِ خلیل	نہ پدرِ حقیقی وہ نزدِ نبیل
یہی راز ہے رازیئے رازدان	کلامِ خدا مین یہ روشن بیان

قالوا نعبد الٰھک واله آبائک ابراھیم واسمٰعیل واسحٰق الآیة

تو کر یاد سے شافعِ دوجہان	کہ شاہد تو لاریب ہے ہر زمان
کہ یعقوب نے جب کیا یہ سوال	ز اولادِ خود جو ستودہ خصال
کہ جب مین کرون سفر دارِ السّلام	تو کسکی عبادت کروگے مدام
تو سب نے کیا عرض ایسا جواب	ہمارا وہ معبود بے ارتیاب
جو معبود تیرا خدائے جہان	وہ معبودِ آبائے تو بیگمان
خلیل و سماعیل اسحاق نیز	وہ آبائے تیرے جو از بس عزیز
تو اونکا خدا جو ہمارا خدا	اوسکی پرستش کرین ہم سدا

یہ لاریب انجیل مین سے فہام
کہ بیشک سوئے ذاتِ جملہ عظام
روانہ مین ہوتا ہون ای مومنین
حقیقی مُربّی اَبی سے مراد
لہذا مُربّی کو سے نیک نام
چچا اور ماموںکا ہے نام اَب
یہ عُرفِ شرایع یہ عُرفِ عَرَب
بھی پدر حقیقی بھی اجداد سب
سماعیل ہین عمِ یعقوب جو
وہ آزر جو لاریب عمِ خلیل ؑ
اگرچہ وہ تارخ حقیقی پدر
ولیکن شرایع بھی عُرفِ عَرب
اسیطور قرآن مین ہے آشکار

یہ فرمانِ عیسٰے علیہ السلام
اَبِیُ وَاَبِیْکُم جو رَبُّ الانام
صراطِ خدا پر رہو قائمین
کہ لاریب یکتا وہ رَبُّ العباد
کہین باپ لاریب جملہ فہام
بھی خالہ کو اُمّی کہین با ادب
کہ اصلاحِ دارین کے وہ سبب
یہ اَسبابِ ایجاد سے جملہ اَب
ابو ہین وہ یعقوب کے نیک خو
ابو ہی وہ اونکا زعُرفِ اصیل
خلیلِ خدا اوسنکے لا بد پسر
یہ ہین مقتضی اُسکا ہو نام اَب
یہ فرمانِ ایزد نکر اضطرار

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ الآیۃ

قال العلامہ الزرقانی فی شرح المواهب ان آزر کان عم سیدنا ابراهیم علیہ السلام ودلیلہ کالشمس حرج الشهاب لهیتمی رضی اللہ عنہ بان اهل الکتابین والتواریخ قد اجمعوا علی انہ لم یکن اباہ حقیقۃ وانما کان عمہ والعرب تسمی العم ابا کما جزم بہ الفخر الرازی رحمہ اللہ وقد نزل القرآن بذلك کما قال اللہ عن بنی یعقوب علیہ السلام

نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَاِلٰهَ آبَائِكَ اِبْرَاهِيْمَ وَاِسْمَاعِيْلَ وَاِسْحَاقَ ؕ

یہ ربی کے فیضان و تنویر سے
نہوتی مدد اہل تطہیر سے
شروح احادیث و نزہۂ دگر
ملا جب مجھے ان کتب سے نصیب
تو نجم خدا برسمائے وداد
مسمّٰی بنجم المبین وہ ضرور
ہوا بعد تحقیق اوسمین نگار
کہ آزر بلا ریب عم خلیل

نہ زنہار کچھ اون تفاسیر سے
تو ہوتا نہ تبییض تحبیر سے
کیا جنکو تصنیف اہل خبر
علی وفق رتبہ طفیل حبیب
ہوا نور افشان ز افق سداد
وہ رجم شیاطین نہ اسمین فتور
بصد جہد و با کوشش بیشمار
یہ اظہر من الشمس با صد دلیل

چھوری کا جو حال مذکور ہے
تو اُس سے یہی امر منظور ہے

کہ ہون ماہرین اُس سے اہل مقال
کہ تحقیق سے اوسکا جملہ نگار
نہ کچھ حصر ہے پر علوم حکیم
کلام خدا مین یہ منصوص ہے
کرے جسکو چاہے خدا سرفراز

ہوا بے جنکے دلپہ زانکار خال
ز توفیق ایزد ہوا آشکار
کہ ہر فوق ذی علم کے یک علیم
کہ فضل الٰہی وہ مخصوص ہے
تو مخصوص با فضل وہ اہل راز

ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ الآية

سنو اے محبو بگوش جنان
سماعیل ہین عم یعقوب جو
کہ در عرب جیسا مروّج کلام

کہ باور نہین نزد گوش خران
وہ پدر سماعیل سب سے گفتگو
او سیطور فرمان رب الانام

تو روشن ہوا اس سے یہ ای نبیل | کہ آزر بلا ریب عم خلیل
کتب خانہائے جو در روم و شام | وہ در مصر و بغداد غوث الانام
ازانجملہ بعضے بسے مشتہر | ہزاروں کتب اونمیں اے نامور
علوم جہاں جو کہ ہیں آشکار | کتب انکے اونمیں بسے بیشمار

خیوری نے با فضل رب النوال
مع الجملہ اطفال و اہل و عیال

اقامت کیا ہر جگہ ایک سال | بجمع خواطر ز مال و منال
کہ وقت مطالع نہ آوے خیال | کہ وابستگانم علی ای حال
یہ جب اپنے سر کو بناوے قدم | چلے پائے دیدہ سے با پشت خم
سوئے مرقد شاہ غوث الانام | وہ محبوب سبحان و غالی مرام
دگر جو کہ ہیں اولیائے عظام | تو اونکی زیارت کرے صبح و شام
تو اسوقت آوے نہ کچھ فکر پیش | چگونہ اقارب عزیزان خویش
خدایا جو ہیں جملہ موئے بدن | اگر ہوں وہ گویائے نیکو سخن
کریں شکر تیرا وہ لیل و نہار | یہی وردتا روز روز شمار
تو یک شکر تیرا نہووے ادا | ز آلاف جو مجھپہ لازم سدا
جو نعمائے تیری نہوں در شمار | تو کب خدمت شکر ہو آشکار
یہ ادنی ز آلائے پروردگار | کہ توفیق مجھپر ہوئی جب نثار
تو پنجاہ و دو صد تفاسیر سے | ہوا صاف دل جملہ تکدیر سے
کھلے پائے شبہات زنجیر سے | منور ہوا قلب توقیر سے

ولے منکرین کی یہ ہے قال و قیل — وہ اپنی دلیلون سے لا بد ذلیل
کہ ہے بعض تفسیر مین یہ بیان — گئے ظاہری لفظ پر وہ جہان
کہ آزر خلیلِ خدا کا پدر — یہی زعم اونکا نہ چیزے دگر
تو اسطور اوسکا جوابِ شہاب — یہ مسطور بالا بلا اِرتیاب
کہ بیضاوی و مثل وسنکے دگر — گئی اونکی ظاہر پہ لا بد نظر
تساہل ہوا اُسمین اُنسے ضرور — کہ تھے اہلِ راحت وہ اہلِ سرور
نہ ہرگز دیا نفس کو تعب و رنج — تو کیونکر ملے ہے بلا تعب گنج
یہ تحقیق بس بحرِ زُخّار ہے — وہ تِمساحِ رنج اوسمین خونخوار ہے
نہ ہر ایک اُسکے سزاوار ہے — خدا جسکو چاہے وہ مختار ہے

وہی لائقِ دُرِّ شہوار ہے
خیوری کو وہ دُرّ درکار ہے

حبیبِ خدا جب مددگار ہے — تو وہ دُرّ اوسکو سزاوار ہے
کیا ایک نے ایک پر اِعتماد — نہ سوچا خطا ہے کہ یا ہے سداد
کیا اقتدا ایک نے ایک پر — نہ اوسمین کیا غور سے کچھ نظر
خصیصہ نبوّت سے عصمت مدام — ملائک ہوئی اوسّے بھی بامرام
نہ ہر اُمتی کا ہوا یہ مآب — کہ ہرگز نہو اُسّے غیرِ صواب

یہ قولِ خیوری سب سے پُر صفا
کہ لغزش کا باعث ہوا اِقتدا

اگر اِسکی تفصیل منظور ہے ؎ — تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے

اسیطور فرمان خیر الانام کہ ردّوا علیّ ابی اے فہام
تو عبّاس لاریب اُسسے مُراد یہ اسرار تنزیل مین باسداد

قال فی اسرار التنزیل انّ العرب تسمّی العم ابًا کما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام ردوا علیّ ابی یعنی عمّہ العباس رضی اللہ عنہ

کلام خدا و کلام رسول سے علیٰ عُرف اَعراب نزد فحول
تو اظہر ہوا یہ بفضل جلیل کہ آزر بلاریب عمّ خلیل
دلا کر بیان اب تو قول شہاب جو باقی زبالا وہ ہے پُرصواب
کہ اجماع کرتے نہ اہل کتاب بھی اہل تواریخ اہل ثواب
کہ آزر بلاریب عمّ خلیل نہ پدر خلیل خدائے جلیل
تو لازم کہ تاویل اوسکی ضرور کریں اہل اسلام اے ذی شعور
تو سمجھیں وہ آزر کو عمّ خلیل اگرچہ وہ اسکی نہ پاوین دلیل
کہ ہو سب حدیثو نمین تطبیق تام جو وارد ہی باب مین اے فہام
چہ جائیکہ ہین متّفق سب کرام جو اہل تواریخ و دیگر عظام
کلام خدا سے یہ روشن بیان حدیث حبیبی سے لابد عیان
بھی اقوال اصحاب سے بے فتور یہ اظہر من الشمس ہے بالضرور
جماعت جو صلحا سلف ہی امین وہ ہین متفق اسپہ سب صادقین
کہ آبا و اجداد خیر الورا ہمہ اہل ایمان بلا امترا
تو کسطور آزر نہ عمّ خلیل کہ اظہر من الشمس اسکی دلیل
نہین ایک وہ بلکہ صد ہا دلیل دلیلونکا طالب نہین جو اصیل

ہوا اونکا واضع بسے معترف
کہ تھا مذہبِ حق سے وہ منحرف

کہ تھا مذہبِ وضع پر وہ روان
بترغیب و ترہیب اے نیکدان

کرامیہ کا جسطرحسے طریق
دگر بدعتی بعض اُسکے رفیق

کہ وضعی حدیثین بناتے ہین وو
اسیطور وہ نوح تھا زشت خو

کیا اوسنے اسطور سے یہ بیان
کہ حنفی طریقے پہ سے تھے جو مہان

وہ مشغول تھی فقہ مین روز و شب
اوسیکو وہ پڑھتے ہمہ با ادب

تو مینے بنائی حدیثِ رسول
وہ دربارِ غفار مین ہو قبول

جو قرآن مین ہین سورتین آشکار
تو اُنکے فضائل مین ہر وہ نگار

کہ متروک ہو فقہ از مردمان
پڑھین وہ کلامِ خدا ہر زمان

جو ہین اہلِ تفسیر اہلِ بیان
محدث نہ ہرگز وہ نزدِ مہان

تو لائے وہ اونکو تفاسیر مین
تو داخل وہ لاریب تفسیر مین

وہ ہین ثعلبی واحدی کے نظیر
کہ ہرگز محدث نہ یہ اے خبیر

یہ فرمانِ حفاظ سے ہے آشکار
کہ اونسے تعجب نہ وہ زینہار

تعجب یہ جار اللہ سے ای عزیز
کہ تحریر کردش بکشاف نیز

وہ اس علمِ پاکیزہ سے نیکدان
وہ ہے اہلِ نسبت بسے با مہان

بھی تصنیف اوسکی سے فائق شہیر
غریبہ حدیثون وہ سبے نظیر

بھی قاضیئے بیضاسی از بس عجیب
ہوا مبتلا اسمین وہ ای لبیب

کہ جملہ حدیثین جو مذکور ہین
اوسی مفتری سے جو پر زور ہین

تو داخل کیا اونکو تفسیر مین
ہوا تبعِ کشاف تفسیر مین

ولی مختصر ہے یہان آشکار		جو در شرح سفر السعادت نگار

شیخ عبد الحق محدث دہلوی قدس اللہ سرہ در شرح سفر السعادت فرمودہ اند
کہ حکم بوضع احادیثیکہ در فضائل قرآنی از اوّل تا آخر سورہ بعنوان مَن قرأ
سورۃ کذا ذکر کردہ مجمع علیہ است میان محدثین و ہیچکس بصحت ہیچ حدیثے
ازان حکم نکردہ و واضع آن ابو عصمہ نوح بن ابی مریم ست اقرار بوضع آن
کردہ و ماناکہ مذہب وی جواز وضع حدیث بود در ترغیب و ترہیب چنانکہ
مذہب کرامیہ و بعض مبتدعہ است و گفتہ کہ چون مردم را دیدم کہ ہمہ بفقہ
ابی حنیفہ رحمہ اللہ مشغول شدند و تلاوتِ قرآن را ترک دادند حسبۃً للہ
این احادیث را وضع کردم تا مردم را باعثۂ تلاوت و رغبت دران پیدا آید
و بسیاری مفسران در ایداع آن احادیث در تفاسیر خود خطا کردہ مثل
ثعلبی و واحدی و گفتہ اند کہ ازینہا عجب نیست کہ ایشان محدث نبودہ اند
عجب از صاحبِ کشافست کہ نسبتی باین علم شریف داشتہ و مثل فائق کتابی
در غرائب حدیث تصنیف کردہ و از قاضی بیضاوی عجب تر ست کہ در ایرادِ آنہا
در تفسیر خود تبعیتِ صاحب کشاف نمودہ ست با تخالف و تغائر یکہ بوی دارد
و وی نیز نسبتی تمام بدین علم شریف دارد چنانچہ مصابیح را شرح کردہ است

کہ وضعی حدیثین جو ہین بالیقین		سُوَر کے فضائل مین ای دورہین
وہ سب کذب لاریب نزدِ کبار		ابو عصمتِ نوح سے آشکار
مُحدِّث جو ہین مُعتبر لاکلام		ہوئے مُتّفق اسپہ وہ نیکنام
کہ جملہ حدیثین وہ موضوع ہین		اوسی مُفتری کی وہ مصنوع ہین

وہ صراف بازارِ تنقید ہو / کیا بعض کی اُسنے تقلید کو
جو متوغلین ہین وہ اِس کار مین / نہ ہی راستی اونکے گفتار مین
ازانجملہ ہے ابنِ جوزی شہیر / کہے روز کو وہ شبِ مستنیر
کیا اوسنے ایسونکا جب اقتدا / تو جملہ حدیثون کو باطل کیا
کیا طعن و تشنیع بھی بعض پر / کہا بعض ثابت نہین ای پسر
کیا بعض پر وضع کا افترا / کہین عدمِ صحت کہا برملا
کہین ردّ و بطلان کیا آشکار / کیا حسبِ آرائی جب جملہ نگار
عجب یہ کہ ہین اُنمین ای مومنین / حدیثین بسے معتبر بالیقین
کتب جو کہ ہین معتبر آشکار / کہ علمائے کبریٰ کا اونپر مدار
تو اونمین وہ لاریب موجود ہین / بسے حکمِ دین اُنسے مقصود ہین
وہ مقبول ہین نزدِ فقہائے دین / وہ حفاظِ دین اُنپہ ہین عاملین
پڑھے جبکہ اِس خاتمے کو فتا / تو ہو دشتِ وحشت مین وہ مبتلا
وہ پڑھکر اُسے بسکہ حیران ہو / دل جمع اوسکا پریشان ہو
یہ لغزش ہوئی اُنسے جب آشکار / تو کیونکر نہ خواندہ ہو بیقرار
کہ عالِم کی لغزش مین عالَم خراب / اسی سے وہابی بصد اضطراب

چھوڑی تو غافل نہو زینہار
طلب کر مدد حق سے در جملہ کار

سنا جبکہ یہ تمنے اے دوستان / کہ ہین اقتدا سے وہ خالی میان
لہذا شگفتہ یہ در بوستان / گل پندِ سعدیئے اہلِ جنان

وہ اِس علمِ انفس مین عالی نسب
مصابیح کا شارحے با ادب

اگرچہ وہ علامہ ازبس جلیل
مفسر محدث بسے ہی نبیل

وسلے جب ہوا اُسنسے بھی اقتدا
تجسس تفحص نہین کچھ کیا

کیا ایک نے ایک پر اعتماد
تو خاطی ہوسئے نزد اہلِ سداد

اسیطورسے مجد سے ہے مبتلا
اگرچہ محدث وہ بین الورا

وہ ہے اہلِ قاموس ازبس شہیر
وہ ہر فن مین یکتا بسے بے نظیر

وسلے ابن جوزی کا جب اقتدا
ہوا اوسنے ظاہر تو خاطی ہوا

مولانا شیخ عبدالحق قدس اللہ سرہ الاسبق نیز در شرح خاتمۂ سفر السعادت فرمودہ کہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالیٰ درین خاتمہ بسیار توغل نمودہ و مبالغہ کار فرمودہ در مقام انتقاد آمدہ و تقلید بعضے ازین قوم کہ متوغلند یعنی مثل ابن جوزی وغیرہ درین باب کردہ بر جملہ از احادیث جرح وطعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ و بر بعض بعدم ثبوت و بر بعض بوضع و افترا نمودہ و بر بعض خط رد و بطلان کشیدہ و حالانکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور ست و نزد کبرائے علمائے دین از فقہا و محدثین مقبول و ائمۂ فقہ تمسک و احتجاج بدان نمودہ مطالعۂ این باب طالب را در بیادیٔ حیرت و وحشت اندازد۔

اوسی شارحے سی یہ ای دوربین
ہوا اُسنسے راضی جہان آفرین

کہ اِس خاتمۂ سفر مین جو بیان
لکھا ہے مصنف نے ای نیکدان

تو اوسمین توغل کیا بے شمار
رہِ راستی سے کیا بس فرار

یہاں تک ہوئے بست و یک جو کرام — ہوا اونسے راضی خدائے انام

وہ ہین فخرِ دین اور ابنِ نقیب — جلالِ سیوطی چہارم خطیب

بھی ابنِ جریج وہ بدرِ نعیم — دگر تلمسانی نہ ہے اسمین غیم

بھی سدی مجاہد وہ ابنِ جریر — بھی وہ ابنِ منذر جو ازبس خبیر

وہ ماوردی و ہیتمی جو شہاب — وہ زرقانی و راغبِ خوشمآب

سماعیل حقی افندم ضرور — زہے ابن عباس اہلِ شعور

دگر صاحبِ تحفہ بہرِ مرید — وہ حافظ جو ہین ابن سعدِ سعید

بھی وہ بو البقا صاحبِ کلیات — یہ ہین قائلین جملہ بالبینات

بھی حضراتِ اسلاف انکے رفیق — یہ ہین خوش عقیدہ یہ جملہ عتیق

ہوئے متفق اسپہ وہ سب نبیل — کہ آزر بلا ریب عمِ خلیل

کتاب و احادیث اونکی دلیل — سلف سے وہ منقول اصلِ اصیل

ہمہ اہلِ سنت وہ جملہ فحول — مفسر محدث وہ اہلِ اصول

امامانِ دین ہین وہ اہلِ وصول — وہ مقبولِ ایزد بحبِ رسول

وہی اونکا بس اعتقادِ جنان — یہ نورٌ علیٰ نور نورِ جنان

یہی لائقِ شانِ خیر الورا — اسی سے حصولِ رضائے خدا

نہین اسمین ہرگز خلافِ اصول — نہ ہرگز خلافِ اصول وصول

رضائے خدا و رضائے حبیب — اگر تجکو منظور ہے ای لبیب

تو یہ اعتقادِ غیوری سلیم
اسی پر تو ہو ثابت و مستقیم

چو قاضی بفکرش نویسد سجل
نگردد ز دستار بندان خجل

تو ہے لفظِ اَب مین یہی ماجرا
کیا ایک نے ایک پر قیدا

تساہل ہوا اُنسے ازبس عیان
نہ کی جُستجو اونمین باسوزِ جان

اگر دیکھتے وہ کتابِ مُبین
بہ تحقیق و تدقیقِ عین الیقین

ویا دیکھتے وہ حدیثِ رسول
بہ توفیق و تطبیقِ اہلِ وصول

وہ احباب کی دیکھتے گر مقال
بچشمِ مَوَدّت جو ہے پُر جمال

تو ہوتا عیان اونپہ بقال و قیل
کہ آزر بلا ریب عمّ خلیل

نہ ہرگز نہ وہ انکا حقیقی پدر
کہ نورِ نبی کا نہ کافر مقر

کہ وہ نورِ معصوم طاہر مدام
نجاست مین اُسکا نہووی مقام

براہین اِسکے بہت ساطعہ
مضامین اِسکے بہت قاطعہ

خیوری اَدِلّہ جو ہین ظاہرہ
بیان کر تو اونکو وہ ہین قاہرہ

کہ لائق شریعت کے جیسا کلام
بیان کر تو ویسا بعہد اہتمام

وہ سرِّ حقیقت جو ہی سرِّ حال
نہین اُسسے ماہر جو اہلِ مقال

کہ علم الیقین اور حقّ الیقین
بہت فرق ہی اونمین ای خویش بین

جو نورِ نبی کا نہ سمجھا مقام
تو کیا اوسکو سرِّ حقیقت سے کام

جو اپنی اَنا سے ہوا ہی عتیق
وہ سرِّ حقیقت کا دائم رفیق

سنو دل سے اے مُنصفانِ کرام
کہ منصف بہر دو جہان نیکنام

زآغازِ تفسیرِ قولُ المتین
جو ہے وہ تقلّبک فی السّاجدین

کیا ابنِ عبّاس اوسکو بیان	ہوا او نسے راضی خدائے جہان
وہ حلیہ دلائل ہین ہی پُرصواب	بھی دیگر کُتُب مین بلا ارتیاب
جلالِ سیوطی و ابنِ حجر	بھی ماوردی علامۂ نامور
وہ زرقانی و تلمسانی دگر	سنوسی و رازی بسے مُعتبر
بھی مانند انکے جو ہین نیکدان	سبھی مُتّفق اسپہ ہین ہمگیان
کہ لاریب ہی وہ حدیثِ رسول	نہ کچھ گفتگو اوسمین نزد فحول

(۲) قال علیہ الصلوۃ والسلام لم یزل اللہ ینقلنی من الاصلاب لطیبۃ الی الارحام الطاہرۃ مصفّاً مھذّباً لا تنشعب شعبتان الا کنتُ فی خیرھما فانا خیرکم نفساً وخیرکم اباً رواہ ابو نعیم عن انس ابن مالک رض (۳) قال شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلّم خیر العرب مُضَر وخیر مُضَر عبد مناف وخیر عبد مناف ہاشم وخیر بنی ہاشم عبد المطّلب واللہ ما افترق فرقتان منذ خلق اللہ آدم الا کنت فی خیرھما رواہ ابن سعد فی طبقات عن ابن عباس رض (۴) قال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ خلق الخلق فجعلہم فرقتین فجعلنی فی خیر الفرقتین ثم جعلھم قبائل فجعلنی فی خیرھم قبیلۃ ثم جعلہم بیوتاً فجعلنی فی خیرہم بیتاً فانا خیرکم قبیلۃ وخیرکم بیتاً رواہ الحاکم عن ربیعۃ ابن حارث رض (۵) قال شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسّلام ان اللہ حین خلقنی جعلنی من خیر خلقہ ثم حین خلق القبائل جعلنی من خیرھم قبیلۃ وحین خلق الانفس جعلنی من خیر انفسہم ثم حین خلق البیوت جعلنی من خیر بیوتہم فانا خیرھم بیتاً وخیرھم نفساً رواہ الترمذی عن سیدنا عباس رض (۶) قال علیہ الصلوۃ والسلام ما افترق الناس فرقتین الا

کہ آباؤ اجداد خیر الانام ❊ ہمہ اہلِ اسلام ہین لاکلام
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان ❊ جو ہی اسکا منکر وہ کافر عیان
لاٰلیہ صلوات ابد الآباد ❊ تصدق وہ بر فرقِ خیر العباد
بھی آل و صحابہ پہ با صد وداد ❊ دگر او نپہ جنکا وہی اعتقاد

وصل دوسرا اُن بعض احادیث مین کہ جنسے یہ امر ثابت ہے بالیقین ❊ کہ جنابِ رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے جملہ آباؤ اُمّہات ہین مومنین ❊ اور یہی معنے ہے اون احادیث کا نزدِ حضراتِ مُحدّثین ❊ کہ جن مین وارد ہے اَرحامِ طاہرات اور اَصلابِ طاہرین ❊ اور اس بیان مین کہ گاہے سات اہلِ ایمان سے خالی نہین یہ زمین ❊ - ❊

الحدیث الاول قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام لم ازل انقل من اصحاب الطاھرین الی ارحام الطاھرات رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابن عباس وصححہ الحافظ الجلال السیوطی فی الفوائد البارزۃ والعلامۃ الزرقانی فی شرح المواھب وغیرھم کالشھاب الھیتمی والحافظ الماوردی والفخر الرازی والسنوسی والشیخ عبدالحق والتلمسانی علیھم الرضوان الربانی ❊

یہ فرمانِ شاہِ سماؤ زمین ❊ حبیبِ خدا سیّد المرسلین
ہمیشہ مین تھا مُنتقل بالیقین ❊ ز اَصلابِ عُبّاد جو طاہرین
بسوئے رحمہائے ہمہ طاہرات ❊ جو ہر طور وہ پاک از طیّبات

خیوری وہ ہے ذات نور البصر
نسب کی وہ جانب سے خیر البشر

سنو اے عزیز و بگوش جنان — کہ ہے یہ جو فرمان ربی عیان
کہ پیدا کیا ہے جہان آفرین — مجھے ان بزرگوں سے جو طاہرین
کیا مجھکو پیدا باحسن صفات — اونہین مادروں سے جو تھین طاہرات
یہ مضمون اول حدیثے عیان — ہوا اسسے اظہر یہ نزد مہان
کہ آبا و اجداد خیر الورا — سبھی اہل ایمان بلا امترا
سبھی پاک وہ کفر سے لاکلام — موحد نمازی وہ جملہ کرام
یہان معترض اسطرح منکرین — کہ اسمین یہ ہے ذکر ایمان کہین
یہان لفظ ہی طاہرین طاہرات — تو معنی یہی اسکا اے نیکذات
کہ از وصف مذموم وہ طاہرین — خصائل حمیدہ یہ وہ شائقین
زنا و لواطت سے وہ پاک تھے — عدالت سخاوت مین چالاک تھے

تو اسطور پر اسکا ہے یہ جواب
جواب خیوری یہ بیشک صواب

حدیثون مین بالا جو مذکور ہے — وہ قسم حبیب اللہ مسطور ہے
کہ واللہ ازان فرقہ مین بگمان — صفی اللہ آدم سے تا این زمان
جو ہر وقت وہ خیر بے امترا — شرافت فضیلت مین سب بے انتہا
تو ہین مومنان اسسے لابد مراد — جو آبا و اجداد خیر العباد
نہ ہرگز کوئی انمین از مشرکین — وہ سب اولیائے خدا بر زمین

جعلنی اللہ فی خیرھما فاخرجت من ابوی ولم یصبنی شیئ من عھد الجاھلیۃ فانا خیرکم نفسًا وخیرکم ابا رواہ البیھقی عن انس ابن مالک رض (۷) وایضا قال ماولدنی من سفاح الجاھلیۃ وماولدنی الا بنکاح الاسلام رواہ البیھقی فی السنن وتشبث بھا الحفاظ کالجلال السیوطی والقرطبی والماوردی والشھاب الھیتمی والتلمسانی والزرقانی والسنوسی وغیرھم رضی اللہ عنھم فی اثبات ایمان ابائہ وامھاتہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام

سُنو ای عزیزو یہ قولِ سداد
جو ہی ان حدیثو نسے لا بد مُراد

کہ بیشک یہ فرمانِ خیرُ الانام
عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و سلام

کیا نقل حق نے مجھے لا کلام
زا صلابِ پاکان بصد احترام

سوئے طیّبہ رِحمہائے زنان
مُصفّٰی و پاکیزہ دُرّیگان

ز تصفیۂ تہذیب ہی یہ مرام
کہ حق نے دیا مجکو ایسا مقام

کہ ہی پاک میرا نَسَب لا کلام
سبھی عیب سے جو کہ بَینَ الانام

جہان شاخ دو کا ہوا انشعاب
تو جو خیر اُنسے وہ میرا مآب

یہ معنی ہوا اسکا نزدِ فہیم
کرے دَرک اسکو جو قلبِ سلیم

کہ جس جا ہوئی شاخ دو آشکار
یکے اہل ایمان دگر کفر دار

تو ہین اہلِ ایمانمین نورُ البصر
نہ کچھ کفر کا تھا وہان پر اَثَر

کہ ہی خیر ایمان جو ہے کفر شر
وہ پاکیزہ تر ہی نجس ہی یہ ضر

تو ہین خیر تم سب سے از روئے ذات
یہ ذاتِ نفیسہ نفیسہ صفات

تو ہین خیر تم سب سے از روئے آب
بہر طور ہی خیر میرا نسب

که تقسیم خلق نے کیا لاکلام
بشر جن دونو کو دو قسم تام
یکے ہی شقی اور دیگر سعید
وہ گمراہ بیشک یہ لابد رشید
وہ بدبخت لاریب یہ نیک بخت
وہ بطلان و باطل یہ یہ حق پرست
تو پیدا کیا مجکو پروردگار
اُسی قسم سے جو سعادت شعار
جو ان دونو قسمونسے لاریب خیر
وہی میرا مظہر نہ وہ قسم غیر
جو اہل سعادت بلا امترا
اُنونسے کیا مجکو پیدا خدا
یہ دو قسم بالا جو مسطور ہین
کلام الہ ہین وہ مذکور ہین

وَاَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡیَمِیۡنِ وَاَصۡحٰبُ الشِّمَالِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الشِّمَالِ

وہ اصحاب ہین جو یمین و شمال
وہ ہین اہل نعمت یہ اہل وبال
وہ اہل جنان اور اہل ثواب
دگر اہل نیران وہ اہل عذاب
تو اہل یمین سے مین پیدا ہوا
اُنہونسے ہین برتر بلا چون چرا
وہ اہل سعادت کو پروردگار
بھی دو قسم پر ہی کیا آشکار
تو اُن دو مین افضل جو ہین برملا
تو اُنسے کیا مجکو پیدا خدا
تو یہ تین اقسام ای نیک بین
ہوئے میمنہ مشأمہ سابقین
یہی سورۂ واقعہ مین عیان
وہ یہ لفظ ہین اب تو پڑہ بیگمان

فَاَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَیۡمَنَةِ وَاَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ مَاۤ اَصۡحٰبُ الۡمَشۡـَٔمَةِ
وَالسّٰبِقُوۡنَ السّٰبِقُوۡنَ اُولٰٓئِكَ الۡمُقَرَّبُوۡنَ

تو اُن سابقین سے مین پیدا ہوا
وہ سب مجسے ہین اُنسے ہویدا ہوا
ولے اُنسے برتر یہ میرا مقام
کہ ہین خیر اُنسے نہ اسمین کلام

مُصَرَّح یہ مضمون بدرِ مُنیر
زعیاضِ قاضی وُ ابنِ جریر
روایت کیا بیہقئ جلیل
دلائل مین اسکو بسندِ جمیل
شفا اور شرحِ شفا مین عیان
بھی دیگر کتب مین یہ روشن بیان
یہ نجم المبین مین مفصّل نگار
ولے مختصر ہے یہان آشکار

قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تعالی قسّم الخلق ای الثقلین قسمین ای سعیدًا وشقیًا فجعلنی من خیرہم قسمًا ای من قسم السعادۃ التی ہم ارباب السعادۃ کما قال فذلک قولہ تعالی واصحاب الیمین ای السعادۃ فی انواع من النعیم واصحاب الشمال ای الشقاوۃ فی عذاب الجحیم فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف بجعل ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرہا ثلثا وہم المقربون فذلک قولہ تعالی فاصحاب المیمنۃ واصحاب المشأمۃ والسابقون السابقون فانا من السابقین وانا خیر السابقین ثم جعل الاثلاث قبائل فجعلنی من خیرہا قبیلۃً وذلک قولہ تعالی وجعلناکم شعوبًا وقبائل لتعارفوا انّ اکرمکم عند اللہ اتقاکم فانا اتقا ولد آدم واکرمہم علی اللہ ولافخر ثم جعل القبائل بیوتًا فجعلنی من خیرہا بیتًا وذلک قولہ تعالی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس ای وسخ الشرک ودنس المعصیۃ اہل البیت نصبہ علی المدح او الندا وہذا معنی ثالث لاہل البیت رواہ البیہقی والطبرانی والقاضی عیاض عن ابن عباس والفاظ الشرح لعلی القاری علیہم رضوان اللہ الباری من شرح الشفاء

کہ بیشک یہ فرمانِ خیر الورا
صلوۃ خدا او نپہ صبح و مسا

تو حُبِّ خدا کا نہووے ظہور — تو لاریب عرفانمین ہووے فتور
کہ پیدا کیا حق نے جملہ جہان — تو مقصود اُسکے یہ ہی بیگمان
کہ ہووُ تبہ مصطفےٰ آشکار — کہ ہین نعلِ احمد کے وہ سب غبار
وہ ہین زیر پائے شفیعُ الورا — وہ پائے خدا فوقِ عرشِ عُلا
قَسم کھائے جسکی ہمیشہ خدا — خدا کی قسم ہے وہ ہی خاکِ پا
تو کیونکر کرین خلق سے اِفتخار — حبیبِ خدا نورِ پروردگار
سبھی اولیاؤ سبھی انبیا — یہ سب مُفتخر انسے ہین برملا
وہ سب اِنکے محتاج در ہر سرا — یہ مُستغنی اونسے بلا اِمترا
شہنشہ محمدؐ وہ ہین نائبین — یہ ہین فخرِ اہلِ سماؤ زمین
یہی اصل ہین شاخ ہی جملہ ناس — اِسی اصل سے اُنکا دائم اساس
نہوتے اگر سیّد المرسلین — تو پیدا نہوتے وہ سب نائبین
نہوتی ربوبیّتِ رب عیان — نہ غُفرانِ ایزد کا ہوتا بیان
ہوا جبکہ انسے خدا کا ظہور — ظہورِ خدا کے یہی ایک نور
تو وہ فخر اِنکا کرے آشکار — یہ اوسکا ہمیشہ کرین اِفتخار
نہ غیروں کا اِسکا یہ کچھ اعتبار — مُحب اور محبوب مین اِفتخار

خیوری کا دائم ہوا اِفتخار
اوسی ذاتِ ربّی سے لیل و نہار

جو میری حوائج تو اونکا مدار — اوسی ذات پر ہی کیا کردگار
نہ میرا سوا اونکے ہی غمگسار — جو غمخوار وہ ہین تو غم خوار و زار

قبائل کیا اونسے پھر کردگار   تو افضل قبیلے سے ہین آشکار
قبائل کا بھی ذکر ہی بیگمان   کلامِ الہی مین ایسا عیان

وَجَعَلْنَاکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقَاکُمْ الآیہ

جو بندونمین اتقا وہ نزدِ خدا   بلاریب اکرم بہر دوسرا
خدا سے ڈرے جو کہ سب سے مزید   نہایت مقرب وہ نزدِ وحید
زاولادِ آدم مین اتقا سدا   تو اکرم انہونسے ہین نزدِ خدا
قبائل سے حق نے بنائے بیوت   بھی فخذ و فصیلہ نہ اسپر سکوت
تو جو اون بیوتونمین تہا خیر بیت   اونوسے کیا مجکو بے کیت و ذیت
مصرح وہ فرمانِ پروردگار   جو احزاب سورہ مین ہی آشکار

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْہِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْت

کہ لاریب منظورِ پروردگار   ہمہ وقت ای اہل بیتِ کبار
کرے دور تمسے پلیدی تمام   جو ہی رجسِ شرکی و دنسِ اثام
ہمہ وجہ نسب چرک سے پاک تم   خدا کی عبادمین چالاک تم
نہ ہی فخر سے یہ بیان آشکار   نہ ادنی سے اعلی کا ہو افتخار
خدا نے کیا میرا ایسا نصیب   کہ مجکو بنایا معظم حبیب
کیا نور اپنے سے میرا ظہور   مین نورِ خدا و خدا میرا نور
کہ محبوبیت کا جو مخفی مقام   نہین بلکہ اخفی وہ عالی مرام
نہو ذکر اوسکے مقامات کا   نہ اظہار ہووے عطیات کا
تو ماہر نہو اسسے جملہ انام   کہ ہون مین حبیب خدا لا کلام

علی القاری وتفسیر الفہامۃ ابن النقیب علیہما رضوان اللہ المجیب

یہ مدرک مین لا بد حدیث شریف — یہ از ابن عباس از بس نظیف
کہ اسطور سے سید المرسلین — حبیب خدا شافع المذنبین
تلاوت کیا یہ کلام مبین — لقد جاءکم وہ رسول امین
تو من انفسکم پڑھا بر ملا — یہ با فتح فا سے بلا چون چرا
تو فرمایا پھر نور پروردگار — کہ معنے یہ ہی اوسکا بس آشکار
نسب میرا انفس ہین سبسے شریف — حسب میرا انفس ہین سبسے لطیف
جو ہی صہر میرا وہ سبسے نظیف — نظیفون لطیفون سے ہیونین شریف
نفیسونسے انفس ہین ہون بالیقین — شریفون سے اشرف ذرا شک نہین
اسیطور فرمان شیر خدا — علی ولی میرے مشکل کشا
کہ معنے یہی اسکا بے چون چرا — کہ من انفسکم جو بافتح فا
کہ وہ ذات جسنے خدا کا ظہور — نسب مین حسب مین ہے وہ انفس ضرور
کہ اشرف وہ از روئے مادر پدر — وہ ہین دونو جانب سے عالی گہر
کہ آباؤ اجداد اوسکے تمام — سبھی امہات شفیع الانام
شریفہ نفیسہ ترین عباد — تو انفس ز جملہ وہ بالاعتماد
خلائق مین سب سے نبی ہین شریف — نفیس ولطیف ونظیف ومنیف
ولے انبیا سے نہایت لطیف — حبیب الہ اور غایت شریف
شرافت نظافت مین پہلے نسب — مصفیٰ و پاکیزہ ہو پھر حسب
شرافت نجابت مین ہے یہ ضرور — کہ مان باپ کی ذات ہو بیقصور

وہ ہون یار جسکے نہ ہرگز وہ زار
مین کس پاس گریہ کرون زار زار
نہ تیرے سواے کوئی غمگسار
مری بیکسی پر تو کر کچھ نگاہ
مین ہون ظلمت نار سے دل سیاہ
مس آرزوئے دلی ہو طلا
تو کانون دوزخکا پھر کچھ نہ غم

وہ غمخوار جسکے نہ ہرگز وہ خوار
کہ ہو جسے خندان دلِ لم چون انار
تو باران رحمت تو ابر بہار
کہ تیری نگہ ہے دو عالم پناہ
تو کر مجھپہ اب ایک نوری نگاہ
ز اکسیر نظر شفیع الورا
کہ ہی بونہ دل مین خالص زرم

خیوری تجھے نار و گلزار سے
نہین کار و بس ایک دلدار سے

عن بن عباس رضی اللہ عنہما انہ قال قرأ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قولہ تعالیٰ لقد جاءکم رسول من انفَسکم بفتح الفاء فقال انا انفسکم نسبا وصہرا وحسبا وروی عن سیدنا علی ابن ابی طالب کرّم اللہ وجہہ فی قولہ من انفَسکم بفتح الفاء انہ قال نسبًا وصہرا وحسبًا ای قرابۃً مختصّۃً بالآباء والامّہات ودینًا فانہ صلے اللہ علیہ وسلم شریف الجانبین ولطیف الطرفین والشرف والمجد لایکونان الا بالآباء والانفَس بالفتح من النفاسۃ یقال شیٔ نفیس ای شریف لطیف نظیف وکونہ صلے اللہ علیہ وسلم من اشرفہم والطفہم نسبًا وارفعہم حسبًا علی قرأۃ الفتح نہایۃ المدح والثناء وغایۃ المنح والاصطفاء وھی مرویّۃ ایضا عن الصدّیقۃ وفاطمۃ الزہراء وقرأ بہ عکرمۃ وابن محیص وغیرھما رضی اللہ عنہم ھذا ملخص ما فی المستدرک والشفاء وشرحہ للعلامۃ

تو بیزار ہوں اُنسے ہم سب ضرور
رہین دور اُنسے جو ہین اہل نور
نہ اُنسے محبت کرین مومنان
کہ لاریب انکے وہ ہین دشمنان

روی العلامۃ فخر الدین رحمہ اللہ المتین فی المفاتیح تحت الآیۃ الکریمۃ عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان اعیان المشرکین نجسۃ کالکلاب والخنازیر

یہ فرمانِ رازی ز رازِ نہان
مفاتیح تفسیر مین ہی عیان
کہ از ابنِ عباس ہی یہ بیان
کہ چون کلب و خنزیر ہین مشرکان
کہ عینُ النجاست وہ ہین بالیقین
بلا نورِ ایمان نہون طاہرین

قال فی الابریز یجب ان تبغض ذوات الکفار والافعال القبیحۃ من المومنین الفجار لا ذواتہم الطاہرۃ وقلوبہم الباہرۃ لانہم یحبون اللہ ورسولہ الامین وتلوثہم بالافعال المذمومۃ من العوارض بالیقین لحدیث انہ یحب اللہ ورسولہ فی نعیمان عند المنع من اللعن حین جلد لکونہ سکران

ھذا ملخصہ بمزید الحدیث المتین من کتابی نجم المبین

یہ ابریز مین ہے بصد بینات
کہ مبغوض کافر وہ از روئے ذات
نہ مبغوض ہی ذاتِ فاسق مدام
کہ وہ مومنہ طاہرہ لاکلام
ز افعالِ مومن جو فسق و فجور
وہ لاریب مبغوض ہین بالضرور
تو روشن ہوا اِسسے ای منصفین
کہ ناپاک ذاتی ہمہ مشرکین
نہو نورِ اقدس کا اونمین قرار
نہوا و نیہ رحمت خدا کی نثار
عدو و نجاست ہمہ مشرکین
محبین و طاہر ہمہ مومنین
کہا اونکو ناپاک پروردگار
کہ توحیدِ ایزد سے اونکو قرار

بہر طور وہ عیب سے پاک ہون
خدا کی عبادت مین چالاک ہون

تو عقلا کہین اُسکو لابد شریف
شریفو نمین لاریب ہیو وہ منیف

نہ بدتر کوئی شرک سے عیب ہے
یہی ظلم اعظم بلا ریب ہے

لہذا سبھی انبیائے کرام
منزّہ وہ اِس عیب سے لاکلام

نہ کافر کسیکا پدر زینہار
نہ ہین کافرہ مادران کبار

وہ ہین مادری زاد مومن تمام
وہ مومن سے مومن ہوئے سب عظام

کہ منصب نبوت کا عالی مقام
وہ جملہ مراتب سے برتر مدام

تو اشرف نہ کیونکر وہ خیر الورا
کہ ہین کلمہ گو اُنکے سب انبیا

نسب مین نہون گر وہ از بس نظیف
تو اشرف وہ کیونکر ہوئے ای حصیف

خیوری وہ ربی جو نورِ خدا
خدائی نسب کیون نہووے سدا

سنو مجھسے اب اُسکا دیگر جواب
جواب لبیبانہ بے ارتیاب

کہ فرمانِ خلاقِ جملہ جہان
یہ ہی توبہ سورہ مین لابد عیان

اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ

قال فی روح البیان ان النجس بفتحتین مصدر بمعنی النجاسة وصفوا بالمصدر للمبالغة کانهم عین النجاسة فیجب الاجتناب عنهم والتبری منهم وقطع مودتهم

کہ تحقیق ناپاک ہین مشرکین
نجاست مین خبث وہ ہین بالیقین

یہ روح البیانمین عیان ای امین
کہ عَینُ النّجاست وہ سب مشرکین

تو پرہیز ہے اُنسے لازم مدام
سبھی اہل ایمان پہ ای نیکنام

ہوئے طاہرین سے تولد رسولؐ
پلیدی و پاکی یہ دو نو صفات
کہ مُشرک مُوحّد سے کیسے ہو اگر
لہذا یہ فرمانِ اہلِ وصولؒ
کہ جب ہی یہ ثابت بلا اِستِرا
سبھی طیّبین طاہرین سے ضرورؔ
تو واجب کہ آباؤ سب اُمّہات
خدا کی قسم جملہ وہ مومنین
کیا جسنے کچھ نقل اسکے سوا
مُحدّث محقق سبسے نامدار
تو اِسطور وہ مُعتقد بالیقین

ہوئے مُتفق اسپہ جملہ فحول
نہ موصوف ان دو سے ہو ایکذات
تو یہ جمع اضداد وہے پُر شَرَر
زاہلِ نقول و زاہلِ عقول
ہوئے مُنتقل وہ حبیبِ خدا
سوئے طیّبہ رِحمہا بے فتور
نہ زنہار مُشرک بصد بیّنات
نہ ہرگز کوئی اونمین از مُشرکین
وہ خاسر بلا ریب ہی سب بے حیا
جو ہین عبدِ حق اُنپہ رحمت نثار
یہ ہی شرح مشکات مین ای امین

شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرّہ القوی در شرح مشکوٰۃ فرمودہ کہ اما آبائے کرام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پس ہمہ ایشان از آدم علیہ السلام تا حضرت عبداللہ طاہر و مُطہّر اند از دنس کفر و رجس شرک چنانکہ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم بیرون آمدہ ام از اصلابِ طاہرہ بارحام طاہرہ و دلائل دیگر را متاخرین علمائے حدیث تحریر و تقریر نمودہ اند ولعمری این علمیست کہ حق سبحانہ وتعالی مخصوص گردانیدہ است بدین علم متاخرین را یعنی علم آنکہ آباؤ اجدادِ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہمہ بردین توحید و اسلام بودہ اند وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَيَخْتَصُّ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ

نہون پاک وہ شرک سے زینہار
بلا نورِ توحیدِ پروردگار

اگر نیک خو سے وہ ہون طاہرین
تو جنّت مین جاوین ہمہ کافرین

جو ہین نیک اَفعال از کافران
تو اُنسے نہ طاہر وہ ای نیکدان

کہ توحید اصلِ حمیدہ خصال
بلا اصل شاخون پہ لابد زوال

تو جو اُنسے اَفعالِ نیکی عیان
وہ ہین مثلِ گَرد و غبارِ جہان

تو ہرگز نہ اونکو ثبات و قرار
تو کب ذات اُنسے طہارت شعار

قال سیدی السنوسی والتلمسانی فی شرح الشفا قدس الله سرهما لم یتقدم لوالدیه صلی الله علیه وسلم شرك وکانوا مومنین لانه صلی الله علیه وسلم انتقل من الاصلاب الطاهرة الی الارحام الطاهرة وذلك لایکون الامع الایمان ومانقله بعض المورخین فهو قلة حیاء

لہذا یہ فرمانِ اہلِ جنان
سنوسی دگر تلمسانی جہان

یہ شرحِ شفا مین بلا قال و قیل
وہ ہین شارحانِ شفائے علیل

کہ آبا و اجدادِ خیر الانام
سبھی اہلِ ایمان نہ اسمین کلام

نہ تھا شرک اونمین نہ کفرِ لئام
سبھی دینِ توحید پر وہ مدام

ہوئے منتقل شافعِ دوجہان
ز اصلابِ پاکیزہ در ہر زمان

سوئے رِحمِ طاہر بصد احترام
تو ممکن طہارت نہین ای فہام

مگر یہ کہ ہون مومنان وہ کرام
تو ہوگی طہارت و لمّن لاکلام

یہ فرمانِ ایزد ہوا بالیقین
کہ تحقیق ناپاک ہین مشرکین

تو مشرک نہ طاہر بحکمِ وحید
بلا نورِ توحید ہی وہ پلید

تو بیشک وہی فرد مخصوص ہے — کلام خدا سے وہ منصوص ہے

جلال سیوطی کو خیر الجزا — عطائے خدا سے بہر دو سرا

کہ اِس باب مین اوسنے با اہتمام — بنائے رسائل برائے فہام

افادہ اجادہ کیا آشکار — کہ ہون فائزین اُسسے ایمان شعار

جو اظہر من الشمس یہ مدعا — کیا اسکو عظمت مین عرش علا

وہ سبحان لاریب ہی پاکذات — یہ پا کونسے ہی پاک عالی صفات

تو جو جائے ظلمات ازبس پلید — وہ ہرگز نہو جائے نور وحید

ز حبت قدیمی یہ فیض قدیم — کہ ہی پائے گہ جنکا عرش عظیم

یہ فرش زمین اور عرش برین — یہ ہین گرد پائے شہ مرسلین

تو کیونکر رکھے وہ جہان آفرین — اُسے جائے ناپاک مین ای امین

جو آباؤ اجداد خیر الوریٰ — نہ زنہار اونپر عذاب خدا

معاذ اللہ گر ہوا ونپر عذاب — تو اونکی حقارت یہ بے ارتیاب

تو لائق نہ یہ شان خیر البشر — کہ ہی اسمین خواری بروز حشر

غیوری وہ ربی منزہ مدام
ہمہ عیب سے جو کہ بین الانام

جو مبغوض ایزد ہمہ مشرکین — وہ رحمت کے لائق نہین ای امین

جو مثل خنازیر ہین مشرکین — تو کب قرب اُنکا نہو نقص دین

تو ہرگز نہ وہ مسکن پاک نور — کہ لاریب یہ قرب ہی پر شرور

تو روشن ہوا اِسسے بے امترا — کہ آباؤ اجداد خیر الوریٰ

وخدا تعالی جزائے خیر دہد شیخ جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ را
کہ درین باب رسائل تصنیف کردہ وافادہ واجادہ نمودہ این مدعا
را ظاہر وباہر گردانیدہ اند وحاشا للہ کہ این نور پاک را ور جائے
ظلمات پلید نہند ودر عرصات آخرت بہ تعذیب وتحقیر آبائے
اورا مخزی ومخذول نگردانند

کہ آبائے عظمائے خیر الانام
صفی اللہ آدم سے وہ سب کرام
وہ طاہر مطہر بلا قیل وقال
وہ تھے پاک از شرک ای مومنین
چنانچہ یہ فرمان خیر الورا
کہ اصلاب وارحام جو طاہرین
دلائل جو اسکے دگر معتبر
مری زندگی کی مجھے ہے قسم
کہ یہ ایک ہے علم عالی وقار
انہین جو کہ علمائے متاخرین
اگرچہ ہوا اونکا پیچھے ظہور
کہ لاریب یہ علم علم شریف
وہ تھے دین توحید پر لاکلام
تو لابد وہ ہی فضل پروردگار

علیہ صلوۃ خدا و سلام ہو
الی ذات عبد اللہ مومن تمام
زارجاس کفار در جملہ حال
وہ لاریب ہین طیبین طاہرین
شفیع خلائق بروز جزا
تو یہین اونسے پیدا ہوا بالیقین
کیا اونکو تحریر اہل خبر
کرون عمر میری اسی پر ختم
کیا اُسنے مخصوص پروردگار
درین علم لاریب وہ سابقین
ولے اُنسے پہلے وہ اسمین ضرور
کہ آبائے خیر الورا سب نظیف
وہ سب اہل اسلام وعالی مرام
کرے اسکو جسپر وہ چاہی نثار

تو واجب ہوا اِسسے ای ذی عقول — کہ مشرک نہ زنہار پدرِ رسول
ہمہ اہلِ اِسلام ہین وہ کِرام — خدا اُنسے راضی ہوا وَالسّلام

خیوری سے لاریب راضی خدا
طفیلِ اصولِ شفیعِ الورا

جلالِ سیوطی وُ ابنِ حَجر — وہ ماوردی عَلّامۂ نامور
سنوسی وُ زرقانی دیگر عظام — ہمہ مُتّفق اسپہ ہین لاکلام
کہ ہی پاک اَصلاب سے یہ مراد — کہ سب اہلِ اِسلام وہ باسداد
یہی بس کلامِ خدا سے عیان — کلامِ نبی سے جو روشن بیان
نہ اِسلام ہو گر یہان پر مراد — تو ہو درکلامَین پیدا تضاد
یہانتک وہ چالیس جملہ کرام — جو مذکور ہین بامین ای فہام
ہمہ مُتّفق اسپہ وہ لاکلام — کہ آبا وُ اَجدادِ خیر الانام
وہ ہین طاہرین شرک سے بیگمان — ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ جِنان

نہ اِس پر اگر اکتفا اے فہیم
خیوری سے اب سُن بقلبِ سلیم

کہ باقی حدیثون مین ایسا بیان — جو مذکور بالا وہ ہین ای مہان
کہ جس جا ہوئی شاخ دو آشکار — تو تھین خیر جہت مین تھا باقرار
نزار و مُضَر وہ کنانۂ جلیل — وہ عبدِ مَناف و قریشِ نبیل
دگر ہاشم و شَیبَۃُ الحَمد نیز — یہ خیرِ قبائل یہ از بس عزیز
یہ اَجدادِ خیر الورا لاکلام — یہ ہین اہلِ اِسلام نزدِ فہام

ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ صفا
وگرنہ تو معیوب نورِ خدا
دلائل جو اسکے بصد اعتبار
نہ مخفی وہ زنہار اے ہوشیار

قال فی اسرار التنزیل وغیرہ من زبر ارباب التبجیل کالتحریر والتحبیر ان آباء الانبیاء علیہم السلام ما کانوا کفاراً تشریفاً لمقام النبوة ومما یدل علی ان آباء نبینا صلے اللہ علیہ وسلم کانوا مسلمین قولہ علیہ الصلوة والسلام لم ازل انقل من اصلاب الطاہرین الی ارحام الطاہرات کما رواہ ابونعیم وغیرہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہم وقد قال اللہ تعالی اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فوجب ان لا یکون احد من اجدادہ مشرکاً

ازانجملہ یہ ہے کہ سب انبیا
علیہم صلوةِ خدا و ثنا
نہ تھا باپ کافر کسی کا کبھی
وہ تھے دینِ ایزد پہ دائم سبھی
ہمہ اہلِ ایمان و اسلام تھے
ہمہ اہلِ عرفان و اکرام تھے
کہ لابد نبوّت کا عالی مقام
شرافت کرامت میں یکتا مدام
اگر ہووے کافر نبی کا پدر
تو معیوب ہووے نبی اے پسر
لہذا ہمہ انبیا کے اصول
ہوئے اہلِ اسلام نزدِ فحول
دلائل جو ہیں اسکے ازبس عیاں
کہ آبائے خیر الورا مومنان
تو لاریب ہے اونسے یہ اک دلیل
جو فرمانِ خیر الورا ہے اصیل
کہ دائم ہوا منتقل میرا نور
ہمہ طیبین طاہرین سے ضرور
سوئے رحمہائے ہمہ طاہرات
ہمہ عیب سے جو کہ در کائنات
یہ فرمانِ حق در کتابِ مبین
کہ تحقیق ناپاک ہیں مشرکین

علیٍّ ولی سے یہ راوی ضرور
بھی وہ ابن حنبل جو عالی امام
ہوئے اسکے راوی نکرکچھ گمان

علےٰ شرطِ شیخین اے ذی شعور
اوسی شرطِ شیخین پر لا کلام
نہ ہے ابن عبّاس از راویان

واخرج الامام احمد فی کرامات الاولیاء بسند صحیح علی شرط الشیخین عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال ماخلت الارض من بعد نوح علیہ السلام عن سبعة مسلمین یدفع اللہ بھم عن اھل الارض

کہ خالی نہ تھی دائماً یہ زمین
تو اونکے تصدق ہمیشہ خدا
یہ ہے بعدِ نوحِ نبی کا بیان
کہ آدم سے آبائے خیر الانام
ہمہ اہلِ اسلام ہے بے امترا
کرو دلمین انصاف ای منکرین
کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام
تو بیشک ہمارا یہی مدّعا
کہو گر کہ اون سات سے وہ نہین
کہ تھی غیر آن سات کے بالقرون
تو باطل یہ ہے نزدِ جملہ جہان
کہو گر کہ آبائے خیر الورا
ولیکن وہ بر شرک لابد روان

اونہین سات مردون سے جو مسلمین
کرے دور خلقت سے رنج و بلا
کہ تھی اُنسے پہلے ہمہ مومنان
اِلی نوح آدم علیہ السّلام
ہوئے متفق اسپہ اہلِ نہیٰ
نہو تم جہالت سے از ملحدین
اگر وہ ازان ہفت بالا مدام
اسی مدّعا پر ہمہ اذکیا
تو ملزوم تمپر یہ امر مہین
بھی خیر القرون نزدِ اہلِ شعور
خلافِ حدیثِ بخاری عیان
وہ خیر القرون سے بلا امترا
تو باطل یہ ہے قول ای ناقصان

اِسیطورسے ہی بلا اِشتباہ		حدیثِ بخاری جو اِسپر گواہ

عن ابی ھریرۃ رضہ انہ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بُعثتُ من خیر قرون بنی آدم قرناً فقرناً حتی کنتُ من القرن الذی کنتُ منہ رواہ البخاری رحمہ اللہ البارک

کہ لابد یہ فرمانِ خیرُ الوریٰ		درودِ خدا اونپہ صبح و مسا
کہ پیدا کیا مجکو ربُّ السّما		اونہونسے جو خیرُ القبائل سدا
حمیدہ خصائل سے وہ سرفراز		سدیدہ شمائل سے وہ بانیاز
یہانتک کہ مین اُنسے ظاہر ہوا		جو عبداللہ وُ آمنہ پُر صفا
حدیثِ دگر ہے یہ روشن بیان		کہ اسطور فرمانِ شاہِ شہان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہٖ واصحابہ الکرام ان الارض لم تخل عن سبعۃ مسلمین فصاعداً یدفع اللہ بہم عن اھل الارض وفی روایۃ سیّدنا علی رضی اللہ عنہ لم یزل علی وجہ الارض سبعۃ مسلمون فصاعداً فلولا ذلک ھلکت الارض ومن علیہا اخرجہ عبدالرزّاق وابن المنذر بسند صحیح علی شرط الشیخین رضہ

کہ خالی نہین یہ زمین زینہار		کبھی سات مسلم سے ای ہوشیار
تو ممکن از ین بیش ہون وہ کبار		و لے اسّے گا ہے نہ کم زینہار
کرے دور اہلِ زمین سے خدا		اونہونکی وجاہت سے رنج و بلا
نہ موجود گر سات وہ مسلمین		تو نابود ہو ارض و اہلِ زمین
کہ رحمت خدا کی وہ اہلِ صفا		عَلٰی وَجہِ اَرضین و تحتَ السّما
جو ہین ابنِ مُنذر سے معتبر		دگر عبدِ رزّاق اہلِ خبر

که میرے سوا اور تیرے سوا — زمین پر نه مومن کوئی تیسرا
تو یه اور بالا حدیثِ مُبین — که از ہفت مومن نه خالی زمین
تو اِن دو مین کسطور تطبیق ہو — تعارض اوٹھے اور توفیق ہو
تو اِسکا اِسیطور سے ہی جواب — جوابِ لبیبان جو ہی پُر صواب
که اِس اَرض سے ہی یه لابد مُراد — که جسمین ہوا اونپه ظُلم و فساد
خلیلِ خدا پر ہوا ہے پدید — صناروقِ ظالم کا ظلمِ شدید
نه روئے زمین جملہ آسّے مُراد — و الّا بلاریب ہووے فساد
که اوسوقت لُوطِ نبی بیگمان — وہ اِیمان مین ثالث بلاشک عیان
نَعَم اوس زمان چار باقی جہان — جو مومن وہ لاریب تھے در نہان
تو اُسمین تعارض نہین زینہار — یه نجمُ المبین مین مفصّل نگار
خدایا تو اَب مجکو توفیق دے — عنایت سے تحقیقِ تنمیق دے
که شیرین بیان ہون حُبِّ جنان — تو ہون آسّے محظوظ اہلِ جنان
لکھون ذکر منصوص آیات سے — بھی مخصوص ہی جو روایات سے
که آباؤ اَجدادِ خیرُ الوریٰ — ہمہ اہلِ ایمان بلا اِسترا
رہین جوکه اِس ذکرِ پُر مُستقیم — وہ ہون لائقِ دیدِ نورِ قدیم

غیوری بھی اوس دید سے شاد ہو
که دیدِ محمدؐ سے آباد ہو

لاَ آیئے صلوات و صدہا سلام — تصدّق وہ بر فرقِ خیرُ الانام
بھی آل و صحابہ پہ بااِحترام — بھی آبائے خیرُ الوریٰ پر مدام

کہ فرمانِ خلاقِ پروردگار | یہ قرآن مین لاریب ہی آشکار

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ

جو ہی عبدِ مومن بلاریب خیر | جو مشرک وہ ہی معدنِ شر و ضیر
تو ثابت ہوا اِسّے یہ بالیقین | کہ آبائے خیر الورا مومنین
وہ سب اہلِ توحید اہلِ جنان | نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکان
کہ ہین جملہ وہ خیر اہلِ زمین | وہ اپنے زمانیمین تھے بہترین
کہ ہر وقت موجود جو مومنان | وہ خیر القرون ہین بلاشک جہان
اونہین چھوڑکر پھر خدائے حسیب | رکھے مشرکونمین وہ نورِ حبیب
تو یہ سب خلافِ نقول و عقول | خلافِ فروع و اصولِ فحول
نہ مانے اسے جو کہ اہلِ وصول | مگر جو کہ ہین بے حیا پر جہول

فان قلت قد ورد فی الحدیث ان سیدنا ابراهیم علیه الصلوٰة والتسلیم قال لسیدتنا سارة رضی الله عنها حین ارسلها الی الجبار لیس علی وجه الارض مومن غیری وغیرك وهذا معارض للاحادیث التی وردت فی عدم خلو الارض عن سبعة مسلمین فصاعدا فما الجواب قلنا ان المراد بالارض فی هذا الحدیث هی التی وقع فیها ما وقع لسیدنا ابراهیم علیه السلام لا الارض کلها لما علمت ان سیدنا لوطا علیه السلام ثالثهما فی الایمان فی ذلك الزمان ایضا فلا تعارض اصلاً

اگر تیرے دلمین یہ ہو اشتباہ | کہ اِسطور قولِ خلیلِ اِلٰہ
جو خاتون سارہ کو وقتِ روان | سوئے ظالمے حاکمِ مصریان

روایت کیا ابنِ سعد و جریر — بھی اُس ابنِ منذر جو ہر و شفضیر

وہ بزّار و حاکم جو عالی مقام — وہ ابنِ ابی حاتمِ نیک نام

یہ از ابنِ عبّاس ہین راویان — ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

کہ آبائے خیر الورا بالیقین — ز آدم الیٰ نوح سب مومنین

کہ مابینِ آدم و نوحِ نبی — یہ دہ قرن بر دینِ ایزد بھی

خدا کی شریعت پہ تھے وہ تمام — وہ بر دینِ اسلام جملہ کرام

ہوا اونمین جب اختلافِ عیان — تو نبیونکو بھیجا خدائے جہان

قال فی مفاتیح الغیب عن عطاء رضی الله عنه لم یکن بین نوح و ادم علیہما السلام

من ابائہٖ کافر و کان بینہما و بین ادم علیہما السلام عشرۃ آباء

یہ فرمانِ رازی ز رازِ نہان ہے — مفاتیح تفسیر مین ہے عیان

کہ آدم سے آبائے نوحِ نبی — نہ زنہار کافر مسلمان سبھی

تو اِن دو مین آبائے عشرہ تمام — یہی دس قرون جملہ نزدِ فہام

بھی روح البیان مین یہ ایسا عیان — اوسی خبرِ ائمہ سے روشن بیان

قال فی روح البیان بروایته عن ابن عباس رضی الله عنهما لم یکفر لسیدنا

نوح علیه السلام اب من آبائه ما بینه و بین آدم علیه السلام وکان والله

مسلمین علی ملة سیدنا ادریس علیه السلام واسم ابیه لامك بن متوشلخ

علی وزن الفاعل و اسم اُمّه شمخا بنت انوش

کہ آدم سے آبائے نوحِ نبی — ہمہ اہلِ توحید مومن سبھی

جو ماں باپ اُنکے مسلمان ضرور — وہ تھے دینِ ادریس پر بیفتور

وصل تیسرا اون آیاتِ منصوصہ و روایاتِ مخصوصہ مین کہ جنسے ثابت ہی نزدِ ائمہ دین کہ ہمہ آباؤ اُمہاتِ شفیع الورا علیہ الصلوٰۃ والثنا مومنین ہی ازانجملہ یہ آیات بیّنات ہین بالیقین کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِن ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِّنْهُمْ دوسری آیت وَجَعَلَهَا كَلِمَةً بَاقِيَةً فِي عَقِبِهِ تیسری آیت وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّ اجْعَلْ هَٰذَا الْبَلَدَ آمِنًا وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَن نَّعْبُدَ الْأَصْنَامَ چوتھی آیت رَّبَّنَا إِنِّي أَسْكَنتُ مِن ذُرِّيَّتِي بِوَادٍ غَيْرِ ذِي زَرْعٍ عِندَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيمُوا الصَّلَاةَ پانچوین آیت رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيمَ الصَّلَاةِ وَمِن ذُرِّيَّتِي

سنو اے محبّو بگوشِ قبول
خُبوری سے ہرگز نہو تم ملول

کہ آدم سے عبداللہ تک جو بیان
بھی مخصوص اُسمین روایات ہین

کلامِ الہی سے ہے وہ عیان
اوسی مین جو منصوص آیات ہین

اخرج ابن سعد عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال ما بین نوح وآدم علیہما الصلوٰۃ والسلام آباؤہ صلے اللہ علیہ وسلم کانوا علی دین الاسلام واخرج ابن جریر وابن ابی حاتم وابن المنذر والبزار والحاکم وصححہ عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال کان بین آدم ونوح علیہما السلام عشرۃ قرون کلہم علی شریعۃ من الحق فاختلفوا فبعث اللہ النبیین صلعم

پسر اونکے ارفخشدِ نیک نام
وہ مومن بلاریب نزدِ فہام

کیا نوح نے اُنکے حق مین دعا
کہ اولاد اُنکی مین رہے اے خدا

وہ نورِ نبوّت وہ مُلکِ زمین
تو دونو کے جامع ہوئے بالیقین

یہ از ابنِ عبّاس اظہر بیان
کیا ابنِ عبدالحکم نے عیان

جو تاریخ ہی مصر کی اے جوان
تو مذکور اوسمین وہ ہی بیگمان

جو ہین سعد کے ابن ای نیکدان
وہ ہین ابنِ کلبی سے راوی عیان

کہ بابل مین دائم ہمہ مُسلمین
نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین

یہ نوح نبی سے بلا اِسترا
یہانتک کہ نمرود حاکم ہوا

کیا حکم نمرود پھر آشکار
کرو بُت پرستی صغار و کبار

تو پیدا کیا تب خداوندگار
خلیلِ نبی کو بعزّ و وقار

خلیل و سماعیل نے اے فہام
خدا سے دعا کی بصد اہتمام

رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْ عَلَيْهِمْ اٰيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اى مخلصين لك والمراد به طلب الزيادة فى الاخلاص والاذعان والثبات عليه واجعل بعض ذريتنا جماعة مخلصة لك بالعبادة واراد به العرب لانهم من ذريتهما وابعث فى تلك الجماعة المسلمة من اولادنا رسولا من انفسهم فان البعث فيهم لا يستلزم البعث منهم ولم يبعث من ذريتهما غير نبينا خاتم الانبياء عليهم الصلوة والثناء فهو الذى اجيب به دعوتهما هذا ملخص ما فى التحبير ومفاتيح الغيب وروح البيان وغيرها من زبر اهل الاتقان

کتاب خدا مین یہ فرمان ہے
کہ نوح نبی کا یہ تبیان ہے

رَبِّ اغْفِرْ لِی وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الآیۃ

مجھے بخش اے میرے پروردگار
بھی مان باپ میرےکو باصد وقار
جو ترک فضیلت ہوئی آشکار
تو مغفور کر اُسکو اے کردگار
جو ہین اہل میرے وہ از مومنان
جو ہون مومنان تا قیامت عیان
تو کر سبکو مغفور اے مہربان
طفیل محمد شہ مُرسلان
پدر راونکا لامک وہ نیکو سیر
جو مان اُنکی شمخا ہسے نامور

ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
خیوری سے راضی طفیل مہان

قال فی سُبل النجاۃ وسیدنا سام بن نوح علیہما السلام مومن بنص القرآن والاجماع بل ورد فی الخبر انہ نبی وولدہ ارفخشد مصرح بایمانہ فی الخبر عن ابن عباس اخرجہ ابن عبد الحکم فی تاریخ مصر رضی اللہ عنہم وفیہ ایضا انہ ادرک جدہ سیدنا نوحا علیہ السلام وانہ قد دعی لہ ان یجعل اللہ الملک والنبوۃ فی ولدہ وروی ابن سعد من طریق ابن الکلبی رضی اللہ عنہم ان الناس ما زالوا ببابل وھم علی الاسلام من عہد سیدنا نوح الی ان ملکھم نمرود فدعاھم الی عبادۃ الاوثان وفی عہد نمرود کان سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم

جلال سیوطی کا سُبل النجات
کیا اُسمین اِسطور سے یہ ثبات
کہ نوح نبی کے جو ہین ابن سام
وہ مومن بلا ریب اے نیکنام
یہ ہے نص قرآن سے روشن بیان
حدیثو نمین اُنکی نبوت عیان

تو آباؤ اجدادِ خیر الانام — ہمہ اُمّتِ مسلمہ سے کرام
سماعیل سے تا رسولِ خدا — ہوئی جملہ سنی پشت اہلِ صفا
وہ ہین مخلصان خدائے کریم — وہ لاریب ہین اہلِ قلبِ سلیم
وہ اہلِ ولایت وہ جملہ عظام — وہ مُلّاکِ ولایت مین عالیمقام
وہ ہین اولیا مین اخصّ الخواص — وہ از انبیا بعد با اختصاص
دلائل جو اسکے ہین بسے آشکار — وہ نجم المبین ہین زمین پر [illegible]
ازانجملہ ہے یہ دعائے خلیل — جو مقبول نزدِ خدائے جلیل
کہ ہو اُمّتِ مسلمہ لک ضرور — یہ ہو خالصہ مخلصہ بے فتور
کہ تخصیصِ لک سے یہ لابد مرام — کہ وہ جملہ ہوں اولیائے کرام
ہوئے اُنسے جو عارفانِ عظام — وہ آباؤ اجدادِ خیر الانام
کہ خیر القرون سے وہ بے اشتباہ — حدیث بخاری بھی اسپر گواہ
جو اصحاب ہین میمنہ در کتاب — تو اُنسے وہ افضل بلا ارتیاب
بہر دو سرے وصل مین آشکار — احادیثِ خیر الورا سے نگار

ثم جعل الله القسمين اثلاثا اي بجعل القسم الاول للذين هم ارباب السعادة صنفين فجعلني من خيرها ثلثا وهم المقربون وذلك قوله تعالى فاصحاب الميمنة واصحاب المشأمة والسابقون السابقون فانا من السابقين وانا خير السابقين بفخر

الحديث رواه البيهقي والطبراني عن ابن عباس وغيرهم رضي الله تعالى عنهم

کہ اہلِ سعادت کو پروردگار — کیا جبکہ دو قسم پر آشکار
تو اُن دو مین افضل جو تھی برملا — تو اُنسے کیا مجکو پیدا خدا

کہ پروردگارا کریم و رحیم
تو رکھ ہمکو ثابت باِخلاص تام
بذاتِ حقیقی فدا ہو یہ ذات
یہ جان و جنان مال تجپر فدا
نہ تیرِ بلا سے کرین ہم فرار
بلا ہو عطا و جفا ہو وفا
اسیطور کرے جہان آفرین
وہ ثابت قدم ہون عباد امین
وہ توحید مین ہون سلیم الجنان
تو مقصود اُنسے وہ قوم عرب
خدا یا تو کر اُنسے پیدا رسول
وہی اُنسے کر سیدُ الاصفیا
پڑھے اونپہ آیاتِ ایزد مدام
کرے اونکو تلقین ایسی نصوص
ز تزکیۂ نفس ہون باسرور
تو لاریب ذاتی عزیز و حکیم
تو اونکی ہوئی یہ دعا مستجاب
سماعیل سے تا حبیب خدا
وہی اُمتِ مسلمہ بالیقین

تو ہی ربِّ یکتا عزیز و حکیم
فدا تیرے فرمانپہ ہووین مدام
باِخلاصِ نیّت بجملہ صفات
کرین تاکہ ہو اُسسے حاصل رضا
نہ تیرے سوا غیر سے ہو قرار
تمنا نہو جز لقاؤ رضا
ز اولادِ ما زمرۂ مسلمین
وہ ہون مخلصین جملہ طاعات مین
وہ تجرید و تفرید مین کاملان
جو سُکّانِ بلدِ امین باادب
کہ ہون جملہ اُسسے وہ اہلِ وصول
جو لاریب ہے خاتم الانبیا
کرے اونکو تعلیم تیری کلام
کہ ہون جملہ جسسے وہ اہلِ خصوص
رہین ماسوی اللہ سے دائم وہ دور
ہمہ عیب سے فعل تیرا سلیم
جنابِ الٰہ مین بلا ارتیاب
تو اونکی جو اولاد مومن سدا
یہی اُمر قرآن سے از بس مبین

کہ ہوا اُسنے حاصل سے مجے افتخار ... درین دارِ دنیا ؤ روزِ شمار

کہ اونکی شہادت سے مین کامیاب ... وہ فیاضِ ابدی بلا ارتیاب

بشارت یہ عیسیٰ نے دی بیگمان ... صحابہ کو از شانِ شاہِ شہان

مُبشّر ہوئے پھر وہ بہرِ دگر ... ز اظہارِ احوال خیر البشر

تو ایمان وہ لائے بصدق و یقین ... کہ محبوبِ حق سیّد المرسلین

یہ مُستغفری نے روایت کیا ... بھی عُلمائے دیگر نے جو اتقیا

دلائل شواہد مین ہے یہ بیان ... نبوت کی اثبات مین جو عیان

ہوا پھر یہ فرمانِ خیر الورا ... کہ مَین دیدِ اُمّی بلا امترا

کہ اُنسے ہوا جبکہ میرا ظہور ... تو یہ دید اونپر ہوئی با سرور

کہ یک نور اُنسے ہویدا ہوا ... وہ نورِ خدا اونسے پیدا ہوا

تو ظاہر ہوئے شام کے سب قصور ... اُسے نور سے اونپہ با صد ظہور

یہ ہی شرحِ سُنّہ مین لا بذ نگار ... یہ ہی ابن حنبل سے بھی آشکار

تو رویائے مذکور سے یہ مراد ... کہ یقظے مین دیکھے وہ قصرِ بلاد

وہ ہے رویتِ عین سر بیگمان ... نہ ہی خواب مین وہ بچشمِ جنان

یہ از شرحِ مشکات مسطور ہے ... وہ لمعاتِ عربی جو مشہور ہے

خیبوری یہ مذکور بدرِ منیر ... ولے شمس دیکھے نہ چشمِ ضریر

کہ ثابت ہوا جب یہ نزدِ فحول ... صریحا ز قولِ خدا ؤ رسول

کہ از اُمّتِ مسلمہ بیگمان ... تولّد ہوئے شافعِ دو جہان

وہ ہین در کلام خدا سابقین
وہ مجھسے مین اُنسے ہوا بالیقین
ولے اُنسے برتر ہے میرا مقام
تو مین اُنسے افضل نہ اسمین کلام
ہوئی جبکہ مقبول اونکی دُعا
تو اسطور فرمان خیر الورا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام انی کنت عند اللہ خاتم النبیین وان ادم لمنجدل فی طینہ وساخبرکم من اوّل مری انی دعوۃ ابراہیم وبشارۃ عیسےٰ ورویا امی التی رات حین وضعتنی وقد خرج منہا نور اضاءت لہا منہ قصور الشام رواہ فی شرح السنۃ عن العرباض والامام احمد والبیہقی والحاکم وابن حبان رضی اللہ عنہم

کہ آدم کا ہرگز نہ تہا جب وجود
کہ مطروح در طین تہا اونکا بود
کہ طین عدم مین وہ گوشہ نشین
وہ علم الٰہی مین تھے ساکنین
تو مین خاتم الانبیا وس مان
خدا بعد سب سے مین اوّل عیان
نہ تھا عرش و فرش زمین کا نشان
تو مین تب حبیب خدائے جہان
تو اوّل جو تھا امر میرا نہان
کرون تمسے اب اسکا روشن بیان
کہ ہون مین دعائے خلیل خدا
صلوٰۃ خدا اُنپہ صبح و مسا
خلیل خدا اسنے کیا التجا
کہ اولاد میری سے کر اے خدا
پسندیدہ یک زمرۂ مومنین
کہ ہون اُنسے پہر سید المرسلین
تو ایزد نے کی آنکی دعوت قبول
تو اُن مومنونسے ہوا مین رسول
بشارت جو عیسیٰ نے دی بیگمان
تو مین وہ مبشر رسول جہان
کہ ہون وہ عرب مین شفیع الانام
وہ ہین خاتم الانبیائے کرام
تو گر نعل پا اونکا ہو یہ جنان
تو ہی یہ رضائے خدائے جہان

تو کیونکر یہ ثابت ہوا ای فحول
کہ ہین اُمتِ مُسلمہ سے رسول

ہمہ اُنکے اجداد وے تھے مُسلمین
نہ ہرگز کوئی اُنسے از مشرکین

خیوری سے اسکا سنو اب جواب
جواب مُصفّا بلا ارتیاب

کہ لاریب یکتا خلیلِ خدا
سماعیل اونکے پسر باصفا

تو اولاد اونکی مین لابد مدام
مُوَحِّد مُسلمان بصد احترام

نہو اُنسے زنہار خالی زمین
زوقتِ خلیلی اِلیٰ یوم دین

اگرچہ زمین پر ہمہ مشرکان
تو پھر بھی ازان نسل ہون مومنان

کہ نسلاً اِلیٰ نسل ہے اتّصال
کسیوقت اونمین نہو انفصال

کلامِ خدا سے یہ اظہر بیان
حدیثِ نبی سے یہ اَبہر عیان

اِسی پر ہمہ سابقینِ کرام
مُحدِّث مُفسِّر باجماع تام

سُنو مجھسے پہلے کلامِ خدا
کہ روشن ہوا جسسے یہ مُدّعا

قال الامام مصباح الظلام فی التفسیر الکبیر والحافظ الطمطام مفتاح المرام فی التحریر والتحبیر رحمهما الله العلام بلطفه الکثیر الوفیر وَجَعَلَهَا ای سیدنا ابراهیم علیه الصلوٰة والتسلیم کَلِمَةً ای کلمة التوحید التی تکلم بها وهی قوله اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ جاریًا مجری لا اله وقوله اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ جاریًا مجری الا الله فکان مجموع قوله اِنَّنِیْ بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا الَّذِیْ فَطَرَنِیْ جاریًا مجری قوله لا اله الا الله ثم بیّن الله تعالیٰ ان ابراهیم علیه السلام جعل هذه الکلمة بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ ای فی ذریته فلا یزال فیهم من یوحد الله ویدعو

تو انہیں بین الشمس ہے یہ مرام — کہ لابد خلیلِ خدا سے مدام
الٰہی ذات عبد اللہ جملہ جدود — وہ ہین شرک سے پاک اہلِ سعود
وہ تھی ہین کافر نہین زینہار — ہمہ اہلِ توحیدِ پروردگار
یہان معترض اسطرح منکرین — کہ تھے اہلِ مکہ ہمہ مشرکین
وہ تھے بت پرستی مین لیل و نہار — وہ تھے دہ صدی سے دران کار بار
نہ توحیدِ ایزد سے وہ ماہرین — وہ لاریب اصنام کے عابدین
یہانتک کہ جسوقت خیر الورا — درود خدا اُنپہ صبح و مسا
کیا ذکرِ توحید اُنسے بیان — تو منکر ہوئے اُس سے وہ مشرکان
سماعیل ابنِ خلیلِ اِلٰہ — درود خدا اونپہ شام و پگاہ
خدا اولاد اونکی بغیرِ عرب — اوسی ذات سے ہی عرب کا نسب
کلامِ خدا سے یہ روشن بیان — کہ اسطور قولِ ہمہ مشرکان

أَجَعَلَ الْآلِهَةَ إِلَٰهًا وَاحِدًا إِنَّ هَٰذَا لَشَيْءٌ عُجَابٌ ۔ الآیۃ

خدا کا یہ قول غایت عجیب — غرائب سے یہ امر نزدِ لبیب
کہ لاریب ہے ایک معبود بس — نہ کوئی سوا اُسکے معبودِ کس
کیا سب خدا اونکو واحد خدا — کیا حصر اُس ایک پر سب عطا
[illegible] سلاف تھے پر عقول — فطانت مین جملہ وہ ازبس فحول
[illegible] وہ بنتے جاہلین — وہ کیا شرک پر تھے ہمہ مطبقین
[illegible] ہوئے ایک خیر الانام — ہمارے پدر کیا وہ جاہل تمام
[illegible] سمجھے نہ ربا — تو اونکا وہی طور تھا برملا

ولے اُن سے ہے یک تجلّی یہان		یہ ہو عینِ منکر یہ برقِ جہان

قال فی الجامع الکبیر وروح البیان وغیرهما من تفاسیر القرآن کغایة الامانی وروح الحقائق والمعانی وَجَعَلَهَا ای کلمة التوحید التی تکلّم بها سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم من قوله اِنَّنِی بَرَاءٌ اِلیٰ سَیَهْدِیْن عبارة عنها یعنی انّ البراءة من کل معبود سوی الله توحید للمعبود بالحق وقوله لا اله الا الله کَلِمَةً بَاقِیَةً فِیْ عَقِبِهٖ ای فی ذرّیّته فالقول المذکور بعد الخروج من النار وهذا الجعل بعد حصول الاولاد الکبار فلا یزال فیهم نسلاً بعد نسلٍ مَن یوحّد الله ویدعو الی توحیده وتفریده الی قیام الساعة وعقب الرجل ولده الذکور والاناث واولاده من بعده واولادهم هکذا قال الامام الراغب وغیره من اهل التحقیق رحمهم الله بلطفه الانیق ؎

خدا کے سوا جو کہ معبود ہین		وہ بطلا نہین جملہ معہود ہین
تو بیزار اون سے خلیلِ خدا		خدا پر فدا وہ بلا اِستمرا
کہ توحیدِ حق اونکا اصلی مرام		تو چاہا کہ وہ بعد میرے مدام
بھی اولاد میریکو ہووے نصیب		تو مقبول ہون نزد ربِّ المجیب
یہی کلمۂ باقیہ بے فتور		یہی کلمۂ طیّبہ ہے ضرور
یہ آیت کا معنے ہوا بیگمان		کہ اولاد میں ہون ہو مومنان
ہمیشہ اسی نسل سے مومنین		یکے بعدِ دیگر رہین بالیقین
خدا نے کیا اُنکی دعوت قبول		تو اونمین ہوئے مومنانِ فحول
وہ توحیدِ ایزد پہ دائم مُقیم		وہ داعی اِلَی اللہ وہ اہلِ نعیم

الی توحیدہ لعلھم یرجعون ای لعل من اشرک منھم یرجع بدعاء من وحد اللہ منھم

یہ فرمانِ ایزد بسے خوش بیان　　یہ حکم زخرف مین ہی بیگمان
کہ جسوقت لابد خلیلِ خدا　　ہوئے اہلِ اولاد بین الورا
تو حق سے کیا اسطرح سے دعا　　کہ اے خالقِ مالکِ دوسرا
بہ تحقیق ہین یہ طلب گار ہون　　بتونکی عبادت سے بیزار ہون
کہ توحید تیری رہے مستقیم　　کہ تو خالقِ خلق یکتا کریم
مجھے فضل سے تونے پیدا کیا　　بھی ارض و سماء ہویدا کیا
تو معبودِ یکتا یکے ذات ہے　　تو مخصوص بہرِ عبادات ہے
توئی ہادیئے خلق سب اہترا　　ہدایت کو تونے دیا اہتدا
یہ میرا مقولہ جو ہے آشکار　　یہی کلمۂ طیبہ کا مدار
تو اِس کلمۂ طیبہ کو مدام　　بیس من الی وقتِ یوم القیام
جو اولاد میری اناث و ذکور　　تو رکھ انمین اسکو برائے ظہور
کوئی فرد گر میری اولاد سے　　کرے شرک با کفر الحاد سے
تو لابد کرے اُسسے پھر وہ فرار　　کرے دینِ اسلام کو اختیار
دعائے موحد سے سب اہترا　　تو یہ نسل میری سے بھی ہو سدا
یہ تحریر و تحبیر کا ہے بیان　　مفاتیح تفسیر مین ہے عیان
بھی روح البیان مین یہی ہے درین　　بھی دیگر تفاسیر مین بالیقین
یہ الفاظ اونکے بسے معتمد　　یہ ہین جملہ مضمون مین متحد
وہ نجم المبین ہین جو نجم مبین　　لرجم الشیاطین زہے وہ متین

سویدا کا تبییض گر ہے مراد — تو سودائے ابیض کو رکھ در فواد
تو رکھ دلمین اِسطور پر اعتقاد — کہ احمد حبیبِ خدائے عباد
یقیناً وہ ابیض نہ اونمین سواد — سیادت ہے اجمل وہ کنزِ وداد
نہ مستور حق نے کیا اونپہ غیب — خدا بعد وہ اُنمین ہرگز نہ عیب
نسب اونکا پاکیزہ لاریب ہے — نہ اونمین کسیطور کچھ عیب ہے
منزہ نہ اونمین کوئی عیب ہے — وہ نورِ قدیمی بلا ریب ہے
نہ ہو منکر کون مین وہ نورِ قدیم — جو ہو اِسکا منکر وہ لابد رجیم
کہ وہ کلمۂ باقیہ ہے ضرور — کہ ہی جسسے نسلِ خلیلی مین نور
وہی کلمۂ طیبہ آشکار — کہ وہ طیبِ طیبونِ رکھبار
نہو دلمین تصدیق اونکی عیان — توکب نورِ ایمانسے روشن جنان
کہ توحید وایمان کا جملہ مدار — اوسی ایک تصدیق سے برقرار
کہین اوسکو حبّ محمد تمام — کہ حبّ محمد وہ ایمانِ تام
جو حبّ محمد نہو در جنان — تو معدوم ایمان وہان بیگمان
جو ہو اُسسے باللہ باقی البشر — تو وہ کلمۂ باقیہ مشتہر
جو لاریب ہے باقیہ وہ مدام — تو فانی مین ہرگز نہ اوسکا مقام
جو وہ طیبہ ہے بصد اعتبار — تو کیونکر خبیثون مین ہو باقرار
یہی التجائے خلیلِ خدا — کہ ہو نسل میری مین اے کبریا
وہ باقی وہ طیب وہ نورِ ہدیٰ — جو ہے باعثِ خلقِ ارض وسما
ہوا اُنکے صدقے سے میرا وجود — وہ جودِ وجود وحبیبِ ودود

قیامت کے دن تک وہ ہون مومنان
نہون منقطع وہ کبھی در زمان

عقب کا یہ معنے ہوا لا کلام
کہ دنیا مین اولاد ہو جو مدام

کسی شخص سے بعد بے انترا
مذکر مؤنث ہمہ بالسّوا

عقب اونکو فرمائین جملہ فہام
اسیطور مذکور کتب کرام

یہ قولِ خلیل خدا لا کلام
کہ بیزار ہو نمین بتونسے مدام

اِنَّنِی بَرَآءٌ مِّمَّا تَعْبُدُوْنَ

تو لابد یہ ہے بعدِ گلزار نار
یہی معنے توحید پروردگار

یہی مرجع ہا بسے آشکار
جو ہی جعلہا مین وہ آئے ہوشیار

ہوئے اہل اولاد جب وہ خلیل
کیا تب دعا یہ کہ ربّ جلیل

رکھے نسل میری مین توحید کو
تو ہون اہلِ ایمان وہ بیگفتگو

خیوری کا ہو خاتمہ اے وحید
اوسی قال پر جو وہ قولِ سدید

بھی اولادِ طین اور دین جو مرید
بھی احباب اسکے جو ہین وہ رشید

بھی جو مجلسِ وعظ مین سامعین
وہ ہین اہلِ سنّت بقلبِ رصین

تو کر خاتمہ اونکا اے کردگار
اسی قول پر جسپہ ہین جان نثار

وہ ذکرِ محمد یہ قولِ سداد
خدا کی قسم ہے خدا کی وہ یاد

وداد محمد سے جو با سداد
وہ پاکیزہ نسبت سے ہی بامراد

نہو منقطع یہ نسب زینہار
یہ باقی رہے تا بروزِ شمار

سُوَیدا کا سودا نہو از سواد
نہ تسوید سے ہووے ابیض فواد

کہ جبتک نہ دنیا مین آئے رسول — تو تھا اوسکا عرفان یقیناً قبول
اُولُو العِلم سے وہ بلا ریب تھا — نہ توحید اوسکی مین کچھ عیب تہا
ہوئے جبکہ پیدا حبیبِ خدا — خدا جنسے پیدا بلا امترا
تو اب حکم ہے انکا توحید مین — یہ مقصودِ توحید و تمجید مین
سوا حکم انکے نہ توحید ہے — جو بے حکم اِنکے وہ تسوید ہے
لہذا وہابی کی توحید جو — وہ توحیدِ ابلیس ہے گفت گو
خودی سے مُوَحّد وہ ہی خودنما — نہ حکمِ نبی سے مُوَحّد ہوا
تو ہر طور مقصود خیر الانام — وہ توحیدِ ایزد وسیلۂ مرام
ہوئے جبکہ نوّاب خیرُ الانام — ز آدم ہمہ انبیائے کرام
شرائع جو لائے وہ بین الورا — تو اونکی شریعت وہ بے امترا
یہ جملہ طفیلی وہ بیشک اصیل — چہ موسٰی چہ عیسٰے چہ یکتا خلیل
تو تقدیمِ تہلیل ہین وہ کرام — مُشرّف ہوئے بہر خیرُ الانام
ہوئے جبکہ وہ جملہ عبدُ الرّسول — تو یہ امر معہود نزدِ فحول
کہ ہے عزِ مَولا جو عزِّ غلام — تو وہ عزِّ احمد ہوا لا کلام
یہ لاریب ہی نکتہ ازبس دقیق — جو اہلِ بصارت یہ اُنکا رفیق
اگر اسکی تفصیل منظور ہے — تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے
و لے چند کلمے یہان آشکار — او نہین اپنے دلمین تو کر اب نگار

اعلم ان الاٰیۃ الجلیلۃ وَابْتَغُوْا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ تقتضی تقدیم محمد رسول اللہ
علی کلمۃ لا الٰہ الا اللہ ولکن قد ورد فی الحدیث القدسی الخیری اولیائی

وہ نورِ قدیمی وہ نورِ سداد
رہی نسل میہ مین اُنکی وِداد

تو ہون اُمّتِ مُسلِمہ وہ ضرور
وہ نورِ علےٰ نور سے پُر صدور

تو ہو اُنسے ظاہر وہ سِرِّ سرور
خدائی کا جسّے ہوا ہے ظہور

یہی کلمۂ باقیہ سے مُراد
مُرادِ خیوری یہی باسداد

جو تحصیلِ وصلِ حبیبِ خدا
ز وصلِ خدا ہے وہ اشکل سدا

کہ وہ نورِ محبوبِ فیضِ قدیم
وہ محجوب تحتِ قبائے عظیم

وہ ہی کنزِ مخفی سے حُبِّ خدا
نہو قُرب اوسکا کسیکو عطا

مگر جسکو چاہے خدائے کریم
کرے اُسکو روزی وہ قُربِ فخیم

مدد جب کرے اوسکی پروردگار
تو اوس نور پر وہ کرے جان نثار

لہذا مقدّم وہ توحیدِ رب
کہ اُس قُرب کا ہی یہ لابد سبب

تو کلمے مین تہلیل سے ہے پیشتر
محمدؐ رسول اللہ پر اے بشر

کہ لابد وسیلۂ وصالِ حبیب
وہ ایزد ہوا خود ز ہے یہ نصیب

کہ مقصود اُسّے بلا اِمترا
وہ تصدیقِ حُبِّ حبیبِ خدا

جہان جزوِ اوّل یہ ہی اِکتفا
تو مقصود اُسّے وہی برملا

کہ یہ اَمر معہود نزدِ کرام
کہ جب تک نہ بولے کوئی از انام

بحکمِ نبی یا باَمرِ عظام
اُسی جزوِ اوّل کو اے نیک نام

تو ہرگز مُوَحِّد نہو وہ مدام
کہ ایمان مین ہے جزوِ ثانی مرام

ز توحید گرچہ وہ عارف ضرور
ولے اُسکا عِرفان بلا اَمر زور

والتوحید لا یزال فی ذریۃ سیدنا ابراھیم من بعدہٖ علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

قتادہ سے بھی یہ روایت عیان
کہ معنے یہ آیت کا ہے بیگمان

کہ وہ کلمۂ طیبہ ہو مدام
بہ نسل خلیلی عَلیہِ السّلام

جو اونکی ہوئی وہ دعا مستجاب
جنابِ الٰہ مین بلا ارتیاب

تو دائم وہ توحیدِ ربّ السّما
رہی اونکی اولاد مین با صفا

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ الآیۃ

تجھے یاد ہے اے شفیعُ الوَرَا
کہ جب کی خلیلِ خدا نے دعا

کہ پروردگارا جہان آفرین
بفضلیکہ داری تو بر عالمین

یہی شہر جسمین وہ بیتُ الحرام
تو کر آمِنًا اوسکو با احترام

وہ محفوظ ہو سب بلیّات سے
خفیّات و جملہ جلیّات سے

مجھے میرے پسرونکو بھی بردوام
تو رکھہ بت پرستی سے محفوظِ تام

خلیلِ خدا کی دعا بالیقین
کہ اولاد میری ہین ہون مومنین

یہ ظاہر ہین ہے عام نزدِ فہام
و لے اُسّے مخصوص ہے یہ مرام

کہ ہو تسے سماعیل کی نسل مین
وہ توحیدِ حق بعض کے اصل ہین

نہ خالی کبھی اونسے اہلِ زمین
ہمیشہ رہین اونمین وہ مومنین

کہ پیدا کرے اُنسے جان آفرین
اونہین جو کہ ہین سیّدُ المرسلین

نسب پاک اونکا رہے بالضرور
ہمیشہ رہین مشرکونسے وہ دور

ہوا جنسے جملہ جہان کا ظہور
وہ فیضِ قدیمی خدا کا وہ نور

خدا شرک سے جبکہ بیزار ہے
جو مشرک وہی لائق نار ہے

تحت قبائی لا یعرفهم غیری واذا کان الولی المحبوب من المحبوبین فکیف یری من هو سید المحبوبین والی هذا قد اشار الله فی کتابه المیمون تراهم ینظرون الیک وهم لا یبصرون فلیس لیه الوصول لکل احد من الفحول الا بعون الله المامول فقدّم قول لا اله الا الله علی محمد رسول الله اذ لا یمکن قطع منازل محمد رسول الله الا بمدد لا اله الا الله ولا یصحّ وجود الایمان بعد مجیء الرسول الا اذا قال لقائل لا اله الا الله بقول محمد رسول الله فمدار الایمان علی الجزء الثانی لا علی الجزء الاول لانی فلذلک قال علیه الصلوٰة والسلام حتی یقولوا لا اله الا الله ولم یقل محمد رسول الله لتضمنه ذلک القول بالرسالة اذ قاله اقوله صلی الله علیه وسلم وان کان عارفا به قبل ذلک ولما کان نبینا سیّد لکل نبی الانبیاء والرسل وهم نوابه وهو الملک الاجل وعزّ العبید عند الفهام عزّ المولی علی لد وام قدّم قول التهلیل علی ذکر الرسول الجلیل فی سائر الشرایع للتبجیل هکذا فی الدر الفریدہ والفتوحات المکیة وغیرهما من الزبر السنیة

لہذا ہوئی یہ دعا از خلیل	کہ ہو نسل میری میں اصل اصیل
جلال سیوطی کا سبل النجات	یہ مذکور او ہمیں بسند ثقات

اخرج عبد بن حمید عن ابن عباس ومجاهد رضی الله عنهم فی الایة انها لا اله الا الله باقیة فی عقب سیدنا ابراهیم علیه الصلوٰة والتسلیم

روایت کیا عبد ابن حمید	مجاہد بھی عبد اللہ سے اک رشید
کہ آیت کا معنے بصد اعتبار	وہی کلمۂ طیبہ آشکار
وہی کلمۂ باقیہ بے گمان	بہ نسل خلیلی رہے جاودان
تو مومن رہیں او ہمیں دائم ضرور	الی وقت معلوم روز نشور

واخرج قتادة رضی الله عنه فی ایه وجعلها کلمة باقیة فی عقبه انها لا اله الا الله

بوادٍ غیر ذی زرعٍ وھو وادی مکّۃ المکرّمۃ لیس فیہ شئ من زرعٍ عند بیتک
المحرّم ربّنا لیقیموا الصلوٰۃ ای اسماعیل علیہ السّلام واولادہٗ ربّنا تقبّل دعائی
ھٰکذا فی التفسیر الکبیر وغیرہ من التفاسیر

کہ پروردگارا عفوّ و غفور — کیا مَینے ساکن بصدق و سرور
اوسی نسل میری کو جو پُرتمیز — سماعیل و اوسکی جو نسلِ عزیز
اِسی ایک وادی مین جسکی سرشت — کہ ہرگز نہین اُسمین کچھ کارِ کشت
یہ وادی بلاریب درکوہسار — تو ہرگز نہو اوسمین کچھ کشت کار
منافع جو دنیا کے ہین بیشمار — تو ہی سب سے بہتر وہی کشت کار
جہان باغ خندان زہے از انار — تو شیدا وہان بلبلِ جان نثار
وہان عیش و عشرت کا سب کاربار — کہ حاصل وہان حظِّ نفس آشکار
تو وادیئے مکّہ مین نزدِ فہام — نہ ہے عیشِ دنیا کا ظاہر مین نام
مُکرّم جو ہے تیرا بیتُ الحرام — کیا اِسکے نزدیک اُنکا مقام
کہ قائم رکھین وہ ہمیشہ نماز — بصد شوق اوسکو پڑھین بانیاز
کیا اونکو ساکن اسی جائے پر — نہ مقصود ہی اُسسے چیزے دیگر
مگر یہ کہ تیری عبادات مین — رہین چُست و چالاک دِنرات مین
جو افضل عبادات مین ہی نماز — کہ اُسسے یہ بندہ بنے سرفراز
وہ معراجِ مومن بقولِ رسول — کہ ہی اُسسے بیشک عروجِ قبول
کہ تزکیۂ نفس اوسسے مدام — وہ ہے قرّۃ العین کا بھی مقام
جو مُشرک سدا اُسسے بیزار ہے — کہ یہ فعل اوسپر گران بار ہے

تو اسکا نہ اوس نور سے کار ہے
یہ اوس نور کے کب سزاوار ہے

چو کلب و خنازیر ہین مشرکین
تو رحمت خدا کے وہ کب حاملین

یہ اولاد ہے خاص عالی حسب
سماعیل سے جنکا لابد نسب

جو تھے ساکنِ شہرِ بیت الحرام
وہ ہین اہلِ اسلام اُمین مدام

کہ مخصوص ہے یہ دعا مستجاب
یہ اُنکے لئے جنکا مکہ مآب

نہ اولادِ صُلبی یہان پر مُراد
ہوئے متفق اسپہ اہلِ سداد

کہ اولادِ صُلبی وہ سب انبیا
وہ ہین انبیا ہین سب اصفیا

نہ اصنام پوجین کبھی وہ کرام
کہ وہ شرک سے پاک لابد مدام

اگر ہو یہان نسلِ صلبی مرام
تو یہ لغو دعوات سے لاکلام

تو ثابت ہوا اسّے اے پرضیا
یہ اونکے لئے جو نہین انبیا

تو بیشک وہ نسلِ سماعیل ہے
اسیطور ارشادِ تنزیل ہے

وَاِذْ قَالَ اِبْرٰهِیْمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا الاٰیۃ

کہ آیت مین ہے ذکر یہ بیگمان
کہ اے رب یہ ہو شہر دارُ الامان

تو کرسمین ایسے وہ اہلِ امان
کہ ہرگز نہون وہ کبھی مشرکان

وہ بیزار ہون شرک سے ہر زمان
وہ نسلاً الی نسل ہون مومنان

تو موصوف ہو شہر بیت الحرام
کہ ہے اُنسے یہ دارِ امن تمام

خیوری تو کر اسّے اظہر بیان
کلامِ خدا سے جو روح الجنان

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ اَیْ بَعْضَ ذُرِّیَّتِیْ وَ هُوَ اِسْمَاعِیْلُ وَ مَنْ وُلِدَ مِنْهُ

یکے بعد دیگر انہون مین ضرور
وہی کلمۂ باقیہ با سرور

مظاہر وہ اوس نور کے لاکلام
وہ نورِ خدا ہے خدائے انام

وہی کلمۂ طیبہ ہے مدام
کہ تصدیق اوسکی وہ توحیدِ تام

اوسیکی محبت کا تصدیق نام
کرین اُسّے تعبیر ایمان فہام

ضروری یہی اصلِ توحیدِ تام
کہ ہین پاک شرکت سے خیر الانام

سنو اے محبّانِ خیر الورا
بسمعِ صداقت بسمع سُنہے

قال فی سُبل النجاۃ والتحبیر وغیرھما من نزہ البحار یرعن سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہما ان المراد فی قولہ وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ھو ذریۃ اسماعیل علیہ السلام لان سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم دعی لاھل ھذا البلد ان لا یعبد فیہ من ذریتہ صنماً حیث قال رَبِّ اجْعَلْ ھٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا ولم یدع لجمیع البلد ان بذلک وقد خص اھلہ فقال رَبَّنَا اِنِّيْ اَسْكَنْتُ مِنْ ذُرِّيَّتِيْ بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ عِنْدَ بَيْتِكَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِيُقِيْمُوا الصَّلٰوۃَ

جلالِ سیوطی کا سُبل النجات
بھی دیگر کُتب مین یہ با لبینات

کہ ابنِ اَبی حاتم نامدار
وہ ہین اسکے راوی نکر ضطرار

کہ سفیان عیینہ کا جو سیر
یہ ہے اونکا فرمانِ صافی گُہر

کہ لاریب مخصوص ہے یہ دعا
جو مانگی الٰہ سے خلیل خدا

کہ اولاد میری نہ پوجے صنم
مسلمان ہمیشہ وہ عالی ہمم

تو اولاد مخصوص اُسّے مراد
سماعیل سے جو کہ اہل سداد

یہ ہی فعل محبوبِ پروردگار   کیا ذکر اوسکا خدا بار بار
تو مخصوص اوسکو کیا در دعا   جنابِ الٰہ مین خلیلِ خدا
یُقیموُ جو مذکور ہے در دُعا   وہ ہی صیغۂ جمع بے اِمترا
سماعیل اُسوقت بس ایکذات   ہوئے متّفق اونکے نیکو صفات
جو ہون اُنکے اولاد سے مومنین   نمازی ہمیشہ اِلیٰ یومِ دین
وہ در دینِ اسلام ہون کاملین   وہ ہون اولیائے خدا بر زمین
تقبّل دُعائی کیا اِلتجا   تو مقبولِ ایزد ہوئی وہ دُعا
تو روشن ہوا اَب چو شمس مُنیر   اگرچہ نہ دیکھے خفاشِ ضریر
کہ وہ اُمّتِ مُسلمہ بالیقین   بھی سے ہے جو بَنِیَّ وہ بالامُبین
وہ ہین ذُرّیت جو دعائے خلیل   بھی آئندۂ ذرّیت لانبیل
یقیموا الصّلوٰۃ جو ہی پُر عیان   مُصلّین جملہ وہ ہین مومنان
جو ہی وہ تقلّبک فی السّاجدین   کلام الٰہی مین لائے منصفین
بھی وہ کلمۂ باقیہ بالیقین   جو اولاد اونکی ہین تا یوم دین
لقد جاءکم وہ رسولِ خدا   کہ من انفسکم یہ با فتح فا
یہ آٹھہ آیتین جو کہ مذکور ہین   اِسی مدّعا پر وہ پُر نور ہین
کہ آبا و اجدادِ خیر الانام   ہمہ اہل ایمان علیہ السّلام
سماعیل سے تا رسولِ خدا   ہمہ اہلِ توحید بے اِمترا
وہی اُمّتِ مُسلمہ بے فتور   یُقیموا الصّلوٰۃ کے فاعل ضرور
وہی ذُرّیت ساکنانِ حرم   حرم مین ہوا جنسے امن و کرم

وہ اولاد میری بلا اشتباہ | نگاہِ الٰہ او سپہ شام و پگاہ
نہو دین میرے پہ جو مستقیم | نہ اولاد میری سے ہی وہ لئیم
اسیطور سے قول پروردگار | کتابِ خدا مین جو ہی آشکار

اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِكَ اِنَّہٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ الایۃ

کہ اے نوح تیرا نہین یہ پسر | جو کنعانِ کافر وہ اہلِ سقر
عمل اوسکا ہرگز نہین خوب تر | وہ ہی غیر صالح نہ تیرا پسر
نہ وہ دین تیرے پہ ہی مستقیم | تو کب اہلِ تیرا وہ ہوا ی سلیم
تو ثابت ہوا اِسسے اے نامور | کہ اولاد اونکی وہ دو طور پر
یکے اُنکے تابع وہ ہین مومنین | دگر غیر تابع وہ ہین کافرین
تو اونکی جو اولاد ہین مومنان | تو اُنکے لئے وہ دعا بیگمان
کہ پروردگارا خدائے جہان | جو اولاد میری سے ہون مومنان
تو اولاد میری وہی بیگمان | نہ اولاد میری جو ہون مشرکان
تو رکھہ اونکو بر دینِ حق مستقیم | رہین دینِ اسلام پر وہ مقیم
ہمیشہ تو رکھہ شرک سے آنکو دور | کہ وہ حاملِ نور رہون بالضرور
وہی حاملِ نورِ خیر الورا | ورا ہین وہ ہون خیر بے انتہا
وہ لاریب خیر القرون سے مدام | کہ ہوا انسے ظاہر وہ خیر الانام
جو ہی عبدِ مومن وہی خیر ہے | جو مشرک ہوا شر و پر ضیر ہے

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَیْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ الایۃ

بخاری مین اسطور مذکور ہے | یہ فرمانِ خیر الورا نور ہے

سماعیل کی نسل سے مومنان — رہین شہر مکہ مین در ہر زمان
نہ ہر شہر کے واسطے از خدا — خلیل خدا نے کیا یہ دعا
کہ تخصیص اوس شہر کی بیگمان — بھی تخصیص اولادے نیکدان
وہ اظہر من الشمس نزد فہام — اسی قول ایزد سے ہے لاکلام

رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِكَ الْمُحَرَّمِ

تو ثابت ہوا اِس سے بالاعتماد — سماعیل کی نسل اُس سے مراد
ہوا اُنسے اُن مومنونکا ظہور — جو ہے اُمت مسلمہ بے فتور
تو اُنسے ہوئے اولیائے کرام — جو آباؤ اجداد خیر الانام
کوئی اونمین ہرگز نہ از مشرکین — ہمہ اہل ایمان و اہل یقین

قال فی مفاتیح الغیب وکشف القناع من الریب والتحریر وغیرها من کتب المشاهیر ان هذا الدعاء مختص بالمومنین من اولاد الخلیل علیه السلام والدلیل علیه انه قال فی آخر الآیة فمن تبعنی فانه منی وذلك یفید ان من لم یتبعه علی دینه فانه لیس منه ونظیره قوله تعالی لنوح علیه السلام انه لیس من اهلك اِنَّهٗ عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ ۵

مفاتیح تفسیر مین یہ بیان — بھی تحریر و دیگر کتب مین عیان
کہ مخصوص ہے یہ دعا لاکلام — بہ نسل خلیلی علیہ السلام
جو اولاد اونکی مین ہون مومنان — دلیل جلی اسپہ یہ بیگمان
کہ ہے بعد آیت کے ایسا بیان — خلیل خدا نے کیا جو عیان
کہ جو شخص میری کرے پیروی — وہ ہے جزو میری خفی و جلی

اخرج ابن أبي حاتم عن سفیان بن عُیَیْنَۃ انہ رضی اللہ عنہ سُئل هل عبد احد من ولد اسماعیل علیہ السلام صنماً قال لا الم تسمع قولہ واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام

کہ ابنِ ابی حاتمِ نامدار — وہ ہین اسکے راوی نکر اضطرار
کہ سفیان عُیَیْنَہ کا جو پسر — تو سائل ہوا اُنسے اہلِ بَصر
کہ نسلِ سماعیل سے ای خبیر — ہوا شرک گاہے بذاتِ قدیر
کسی ایک نے اُنسے پوجا صَنَم — صَنَم پیش اوسنے کیا سر کو خم
دیا آپنے اوسکو ایسا جواب — جوابِ مہان جو کہ ہی پر صواب
کہ ہرگز نہ پوجا کسی نے صَنَم — ز نسلِ سماعیل اے ذی ہِمَم
نہ تونے سنا یہ دعائے خلیل — خلیلِ خدا نے کیا از جلیل
کہ اے خالقِ مالکِ رہنما — تو مقبول کر اَب یہ میری دُعا
کہ اولاد میری رہین مومنان — وہ بیزار ہون شرک سے ہر زمان
تو لا بد ہوئی وہ دُعا مستجاب — جو مانگا ملا اونکو بے اِرتیاب
سماعیل کی نسل مین یہ دُعا — تو اولاد اونکی بلا امترا
ہوئے سب مُسلمانِ عالی ہِمَم — تو کیونکر کوئی اُنسے پوجے صَنَم
تو اِسجائے اولاد سے یہ مُراد — کہ جو اونکے تابع وہ اہلِ سداد
تو اولاد اونکی وہی مومنین — نہ اولاد اونکی جو ہین کافرین
یہ دونو روایت جو ہین درنگار — یہ سُبلِ سیوطی مین ہین آشکار

خیوری تو کر مختصر یہ بیان
کہ نجم المبین مین مُفصّل عیان

قال نبینا سید الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام بُعثتُ من خیر قرون بنی ادم قرنًا فقرنًا حتی بُعِثتُ من القرن الذی کنت منہ رواہ البخاری عن ابی ھریرۃ عبد الرحمن علیھما رضوان اللہ المنّان

کہ جو حاملِ نورِ خیرُ الوریٰ
وہ خیرُ القرون سے بلا اِفترا

تو ثابت ہوا اِسّے اے منصفین
کہ آبائے خیرُ الوریٰ مومنین

نہ ہرگز کوئی اونمین از مُشرکین
ہمہ اہلِ توحید وہ بالیقین

جو ہین اسکے منکر وہی کافرین
وہ مُرتد اہلِ عذابِ مُّہین

ہوا جبکہ اَظہر جو شمس وقمر
کہ جو غیر تابع نہین وہ بِسر

تو لابد کیا نقل ابنِ جریر
مُجاہد سے اسطور پر اے بصیر

اِسی آیہ مین جو کہ مسطور ہے
کہ بُعدِ صَنم کا جو مذکور ہے

اخرج ابن جریر عن مجاھد رضی اللہ عنھما فی قولہ تعالیٰ عن سیدنا ابراھیم علیہ الصلوۃ والتسلیم واجنبنی وبنیّ ان نعبد الاصنام اجاب اللہ دعوتہ فی اولاد اسماعیل علیہ السلام فلم یعبد احد من ولدہ صنماً قط

سماعیل کی نسل مین اِی فحول
ہوئی وہ دعا نزدِ ایزد قبول

نہ پوجا صَنم کو کسی نے کبھی
وہ دینِ خدا پر مُسلمان سبھی

تو اِس جائے اولاد سے یہ مُراد
کہ جو دین اُنکے پہ اہلِ سداد

وہ اولاد اونکی سے ای دور بین
وہی اونکی اولاد ہی بالیقین

جو اولاد اونکی سے ہین کافرین
وہ اولاد اونکی نہین اے امین

اسیطور پر یہ سوال وجواب
مُطابق مُوافق بلا ارتیاب

الف بعد با ہے جلیل المرام | و لے بعد با ہے الف لاکلام
الف اول و آخر با بدام | الف با مین ہی با الف مین تمام
کہ ظاہر الف اور باطن الف | نہ با سے کبھی ہو الف منحرف
الف سے وہ با جبکہ پیدا ہوا | تو با سے الف پھر ہویدا ہوا
الف جبکہ با سے ہویدا ہوا | تو با پر الف بسکہ شیدا ہوا
الف با مین اسطور ہے اتصال | کہ ہرگز نہ اونمین کبھی انفصال

خیوری بیان کر بہ روشن مثال
کہ ہی خاتم فضہ کا اتصال

کہ فضہ سے خاتم جو پیدا ہوا | تو خاتم سے فضہ ہویدا ہوا
یہ خاتم وہی فضہ بے ارتیاب | وہی فضہ خاتم یہ لب لباب
الف با کی ترتیب کا یہ نشان | و لے اس سے برتر جو ہے اسکی شان
الف با نہ سمجھین اگر کودکان | تو کیونکر وہ قرآن کے ہون عارفان
سنا اور اونکے جو روشن جواب | سنو اے عزیز و اسے اجتناب
کہ شرک جلی اور شرک خفی | بھی ثالث وہ اخفی سمجھ اے صفی
جو غیر خدا ہو عبادت اگر | تو شرک جلی ہی وہ اے نامور
عبادت جو ہی بہر حور و قصور | وہ شرک خفی نزد اہل شعور
یہ ہستیئے موجود جو ہی عیان | یہ ہی شرک اخفی بسے در نہان
اسیطور ہے ناس با اختصاص | عوام و خواص و اخص الخواص
وہ ہستیئے مولا یہ ہستیئے ناس | ہی شرک اخفی کا لابد سپاس

نہ اس مختصر پر جسے اکتفا | تو اوسمین مطوّل پڑھے وہ فتا
وہ ایک اسجا یہ شبہے عیان | وہ ہو واجب الرّد نزدِ مہان
کہ واجنبنی ہو جو دعائے خلیل | جناب خدا مین بلا قال و قیل
کہ رکہ بت پرستی سے مجکو بعید | کہ وہ ظلم اعظم جفائے شدید
تو کیونکر ہوئے انسے ایسی دعا | کہ ہرگز نبی سے نہو وہ جفا
نہ پوجے صنم کو نبی زینہار | نہو کفر کا اونسے زنہار کار
تو کیا سرّ ہے در دعائے خلیل | کرو کشف اوسکو بروشن دلیل
جواب مصفّا یہ ہے بیگمان | کرین اسکو ادراک صاحبدلان
کہ تاریب عالی مقام خلیل | کہ وہ قطب توحید ربّ الجلیل
وہ بانی ہوئے خانۂ کردگار | کہ توحید ایزد یہ تھے جان نثار
کہ ذات و صفت جملہ سے لاکلام | وہ فانی خدا مین بصد اہتمام
وہ در انبیا بعد خیر الانام | صفت وہ اسی ذاتکے ای فہام
جو تسمیہ مین تین اسم کریم | کہ اللہ و رحمن و ثالث رحیم
بہ ترتیب از لیئے پروردگار | ہوا جسمیں یہ سرّ کچہہ آشکار
تو وہ سرّ واجنبنی اوسپر عیان | نہوا اوسپہ سرِ حقیقت نہان
تو اوسکو نہ اسمین کبھی اشتباہ | کہ سرّ خدا سے اسے ہی پناہ

غیوری تو اسطور سے کر بیان
کہ ہو جسّے رازِ نہانی عیان

کہ ان تین مین ہے وہ مضمون لبر | یہ اوس ایک مین جو وہ ثانی نفس

کہ اولاد میری و مجکو ضرور — سماعیل کی نسل وہ بے فتور
علے حسبِ رتبہ ہمین رکھ بعید — عباداتِ اصنام سے ای وحید
جو اقسامِ اصنام ہین در انام — بھی جو شرک حسب المراتب تمام
تو اون سب سے رکھ ہمکو محفوظِ تام — کہ ہون اہلِ توحید حسب المقام
اگرچہ وہ سب شرک سی پاک تھی — وہ میدانِ خلّت مین چالاک تھے
ولے بندگی کا یہی اقتضا — کہ بندہ رہے بندگی پر سدا
مقامِ عبودیتِ بندگان — یہی اوسکا ہی اقتضا ہر زمان
کہ ظاہر کرے اپنا عجز و نیاز — تو ہو اُس سے حاصل اُسے عزّ و ناز
جو خود بین خدا بین نہو زینہار — کہ خود بین خودی سے رہی خوار زار
کہ معنے یہ توحید کا لا کلام — کہ خود بین نہو پیشِ ربّ الانام
تو کر ترکِ توحید توحید مین — کہ توحید تفرید تجرید مین
نہ اِس دل زبان سے وہ توحید ہے — وہ توحید رب اِنسے تجرید ہے
نہ اِس عینِ اعیان سے توحید ہے — جو تجرید اعیان وہ تفرید ہی
لہذا یہ فرمانِ اہلِ صفا — کہ اِس طور توحیدِ اہلِ وفا

التوحید ترک التوحید فی التوحید لان اثبات التوحید فساد فی التوحید
ونفی الوجود انکار القدرة فحقیقة التوحید تجرید التوحید

یہی تھی دعائے خلیلِ خدا — کہ تخصیص ربّی و ہان بر ملا
کہ توحید تجرید پہ مستقیم — بھی تفرید پر ہو یہ قلبِ سلیم
رہون عجز میرے پہ مین مستقیم — یہ مین ہون خلافت سے دائم ندیم

وجودِ خدا اور دیگر وجود — تو کیونکر نہو شرک دونو یہ بود

وہی بود ہے بود اصلی جو بود — دگر بود نابود پیشِ ودود

یہ تیری جو ہے بود نابود ہے — یہ تیرا صنم بودِ موجود ہے

یہ اکبر صنم بہر تفریر ہے — یہی اہلِ عصمت کی توحید ہے

خلیلِ خدا ہیں جلیلُ المرام — فنائے ثلاثہ ہیں وہ قطبِ تام

ان سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم بذل نفسه للنیران وولده للقربان وماله للاخوان فصار خلیل الرحمن ولما رموه فی النار عارضه جبریل علیه السلام فی الهواء فقال لك حاجة قال اما الیك فلا قال فاسئل ربك قال علمه بحالی حسبی عن سوالی

کیا ذات قربان خلیلِ خدا — دران نارِ نمرود با صد رضا

کیا ذبح فرزند بہرِ الٰہ — نہ باقی رہا اوسمیں کچھ اشتباہ

کیا بذل اموال بر مومنان — بحبِّ الٰہی بصدقِ جنان

تو ذات وصفت اور فعال سے — بھی حرکات وسکنات واقوال سے

وہ در ذاتِ ایزد ہوئے خود فنا — تو خلّت سے حاصل ہوا پہر بقا

تو جبریل کیا بلکہ خود از خدا — نہ زنہار گا ہے کیا التجا

کہ جب حال میرےسے ہی وہ علیم — تو سائل نہوا سے قلبِ سلیم

کہ علمک حسبی یہ قائم مدام — نہ مانگے خدا سے وہ گاہی مرام

جو حق سے نہ مانگے کسی چیز کو — تو سائل نہ خلقت سے ہرگز وہ ہو

نہ ضائع کرے اپنی اوقات کو — نہ رب کے مخالف کرے بات کو

تو یہ جو دعا کی خلیلِ خدا — جنابِ الٰہ ہیں بصد التجا

وہ محیی وہ منجی وہ لابد مجیر
تو کیونکر نہ زندہ کرے وہ بصیر

غیوری گناہوں سے ہی شرمسار
ولے دید احمد کا امیدوار

قال اللہ فی کلامہ القدیم حاکیاً عن سیدنا ابراھیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم رب اجعلنی
مُقِیْمَ الصَّلٰوۃِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ

دعا اسطرح سے کیا پھر خلیل
جناب الٰہ مین بطرز جمیل

کہ پروردگارا کریم و رحیم
مجھے رکھ تو صلوات پر مستقیم

ہمیشہ پڑہو مین جو تیری نماز
کہ دارین مین آسے ہون سرفراز

وہ معراج ہی بہر اہل عروج
کہ ملکو تمین آسے حاصل ولوج

اُسی ظرف مین قرۃ العین ہے
دل دیدہ غم کی وہ چین ہے

بھی اولاد میری کو تو کر مقیم
سماعیل سے جو وہ نسل سلیم

اوسی فعل مقبول پر جو نماز
ہمیشہ پڑھین اوسکو وہ با نیاز

قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرھما من التفاسیر ای واجعل بعض ذریتی
کذلک لان کلمۃ مِن للتبعیض وانما ذکر ھذا التبعیض لانہ علم باعلام اللہ تعالیٰ
ان یکون فی ذریتہ جمع من الکفار

لکھا ہے مفاتیح و تحبیر مین
بھی ویسا یہ دیگر تفاسیر مین

کہ مِن ذریت سے یہ لابد مراد
کہ جو بعض اولاد اہل سداد

تو اونکو بھی تو اے خدائے کریم
صراط سلامت یہ رکھ مستقیم

کہ دائم کرین وہ ادائے نماز
تو دربار تیرے مین ہون سرفراز

منم کا صنم ہو تنم سے جدا
توئی چشم و گوش و توئی دست و پا
تنم کا صنم ہو منم خود خدا
توئی جانِ جان و توئی دلربا

قد ورد فی الحدیث القدسی اذا احببت عبداً کنت له سمعاً و بصراً و لساناً و یداً
رواه الامام احمد والبیهقی والبخاری علیهم رضوان الله الباری

نہو فخر زنہار اِس بود پر
تو رب ہے رَبّی مُربی حبیب
کروں فخر سطور شام و سحر
یہ مربوب ربّی زہے یہ نصیب
وہ ربّی یہ لاریب عزّ فخیم
میں کیونکر کروں شکر تیرا ادا
یہ مربوب ربّی یہ شرفِ عظیم
کہ ربّی دیا مجکو ربّ الورا
وہی یکتا ساجد وہ مسجود ہے
تو اوسکا مرید و وہی ہی مراد
تو حامد وہی ذات محمود ہے
تو ذاکر وہ مذکور با صد وداد
اوسی سے ہوا ہی ظہورِ خدا
خدائے خدائی وہ سرِّ قدیم
ظہورِ خدا ہے وہ نورِ خدا
وہی شانِ سبحان ربّ العظیم

خیوری نکر تنہا جوش و خروش
کہ مدہوش ہیں جوش سے ہی یہ ہوش

بیان کر تو ایسا کہ ہو جستے گوش
تو جامِ محبت سے مدہوش ہی
او نہیں جو کہ مدہوش ہیں اہلِ ہوش
سوا یادِ احمد فراموش ہی
ہوا آتش ہجر سے دل کباب
محمد محمد یہ دل کی مراد
بھی سیلابِ دیدہ سے جانم خراب
نہو گر یہ حاصل تو ہو وہ رماد
کرے گر نظر بر رمادِ جنان
تو زندہ جنان ہو بصد جانِ جان

علیہ السلام وکان قریبًا من کنانۃ جد شفیع الرسل العظام علیہ اطیب الصلوٰۃ
وازکی السلام ثم ساقوا البراھین القاطعۃ بالمضامین الساطعۃ تشہد بان اجدادہٗ
علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام من سیدنا ادم علیہ السلام الی
سیدنا عبد اللہ والد خیر الانام کلھم ارباب التوحید والاسلام ولا عبدہٗ
بخذعبل للئام ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین ؁

یہ جامع تفاسیر میں آشکار — بھی تحبیر میں ہے یہ لا بد لگار
جلال سیوطی کا سبل النجات — ہوا اسمیں ثابت یہ بالبینات
بھی دیگر کتب میں یہ روشن بیان — مفصل یہ نجم المبین میں عیان
کہ ہیں ابن منذر بسے معتبر — وہ راوی یقینًا اسی طور پر
کہ حق سے کیا اسطرحسے دعا — خلیل خدا نے علیہ الثنا
کہ پروردگارا بفضل قدیم — تو رکھہ مجکو صلوات پر مستقیم
وہ اولاد میری سے اے کردگار — جو ہوں اہل ایمان سعادت شعار
تو اونکو بھی قائم تو رکھہ بر نماز — کہ معراج عرفانسے ہوں سرفراز
تو مقبول ایزد نے کی یہ دعا — تو اولاد انکی سے مومن سدا
موافق اسیکے یہ قول کریم — کتاب خدا میں جو ہے یہ رقیم
کہ حق سے کیا اسطرحسے دعا — خلیل خدا نے بصد التجا
کہ تحقیق میں یہ طلبگار ہوں — بتوں کی عبادت سے بیزار ہوں
کہ توحید تیری رہے مستقیم — کہ تو خالق خلق یکتا قدیم
تو معبود یکتا یکے ذات ہے — تو مخصوص بہر عبادات ہے

کیا بعض کے حق میں یہی دُعا
نہ سبکے لئے کی دعا از خدا

کہ ماہر وہ ایزد کے اسرار سے
منوّر جنان اُنکا انوار سے

وہ اِعلامِ ایزد سے لابد علیم
کہ لاریب وہ اہلِ قلبِ سلیم

وہ ماہر بفضلِ خدائے مُبین
کہ اولاد اونکی سب ہوں کافرین

بھی اولاد اُنکی سے ہوں مومنان
وہ از اہلِ ارشاد اہلِ جنان

جو تخصیصِ تبعیض ہوئے نبیل
یقیناً جلی در دعائے خلیل

تو لابد ہوئی وہ بنظرِ تأمل
کہ ہوں بعض آخر میں اہلِ بال

قال فی الجامع الکبیر والتفسیر النحریر وسُبل النجاة وغیرها من زبر الثقات اخرج ابن المنذر عن ابن جریج رضی الله عنهم فی قوله رَبِّ اجْعَلْنِی مُقِیمَ الصَّلٰوةِ لن تزال من ذریة سیدنا ابراهیم علیه الصلوة والتسلیم ناس علی الفطرة یعبدون الله تعالی ویوافق هذا قوله عز وجل وجعلها کلمة باقیة فی عقبه لا سیما فی ذریة سیدنا اسماعیل علیه السلام موحدون الی یوم القیامة قلوا وکثروا ولا ریب فی ان امة مسلمة کانت من ذریة سیدنا اسماعیل علیه السلام ونبینا منهم قطعا باتفاق الائمة الاعلام وصرحت نصوص کلام الملک العلام علی استمرار التوحید والاسلام فی ذریة سیدنا اسماعیل علیه السلام وقد صحت الاحادیث فی البخاری وغیره من زبر الفخام وتظافرت نصوص العلماء الکرام بان العرب من عهد سیدنا ابراهیم علیه السلام علی دینه لم یکفر احد منهم فی تلک الایام الی ان جاء عمرو بن عامر الخزاعی من الطغام وهو الذی یقال له عمرو بن لحی فهو اوّل من عبد الاصنام وغیّر دین سیدنا ابراهیم

ولے جملہ اجداد خیر الانام — بھی او سو وقت بر دین توحید تام

وہ دین خلیلی پہ تھے بالیقین — سماعیل کی نسل سے مومنین

کہ آدم سے تا وقت نوح نبی — وہ لاریب دس پشت مومن سبھی

ز نوح نجی تا خلیل خدا — بھی دس پشت مومن بلا افترا

معدؑ سماعیل سے نیک نام — یہ دس پشت مومن ہوئی لاکلام

نزار و زہے غالب نیکدان — یہ دس پشت جملہ موحد عیان

لوی بن غالب سے اے نیکنام — یہ دس پشت خیر الورا تک تمام

تو آدم سے تا شافع المذنبین — ہوئین جملہ پنجاہ پشتین متین

ہمہ اہل توحید و اہل جنان — وہ اہل جنان اولیائے جہان

نہ ہرگز کوئی اونمین از کافرین — ہوا اُنسے راضی جہان آفرین

خیوری بیان کر تو اب اُنکے نام
کہ نام کریمون سے ہو تیرا کام

درود خدا بر رسول عظیم — بھی آل و صحابہ پہ با صد نعیم

بھی اُنپر جو آبائے خیر الورا — ہوئے جنکے صدقے سے ارض و سما

وصل چوتھا بیچ بیان نسب نامۂ جناب رسولکریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے اور یہ نسب نامہ متحقق ہے نزدیک اماماں دین قوم کے ساتھ شہادت محدثین ارباب قلب سلیم کے اور مابین آدم صفی اللہ اور سیدنا حبیب اللہ اٹھتالیس پشت ہین طاہرین بعض حضرات اُنمین رتبۂ نبوت سے فائزین اور باقی ہمہ فاضل

یہ میرا مقولہ جو ہے آشکار
یہی کلمۂ طیبہ کا مدار

تو اِس کلمۂ طیبہ کو مدام
پس مَن الیٰ وقتِ یوم القیام

جو اولاد میری اُناث و ذکور
تو رکھا انہین اُسکو برائے ظہور

ہمیشہ اسی نسل سے مومنین
سبکے بعد دیگر رہین بالیقین

خدانے کیا اونکی دعوت قبول
تو اونہین ہوئے مومنانِ فحول

قیامت کے دن تک وہ ہون مومنان
نہون منقطع وہ کبھی در زمان

صحیحہ احادیث مین ہے عیان
بخاری وغیرہ مین اسکا بیان

اسی طور علماسے منصوص ہے
کہ اہلِ حرم اُسسے مخصوص ہے

کہ از عہدِ حضرت خلیل امین
نہین اونمین کافر کوئی بالیقین

یہان تک کہ ابنِ لحیّ شریر
وہ عُمرو بنِ عامر خزاعی کبیر

عرب مین ہوا صاحبِ اقتدار
وہ تہا تابع جنّ لیل و نہار

تغیّر کیا اوسنے دین خلیل
ہوا دین و دنیا مین اب وہ ذلیل

اوسنے صنم کی عبادت ضرور
عرب مین کیا اوّلاً با شرور

جو تھے قبلِ طوفان بتانِ لئام
وہ تھے ارضِ جدہ مین خمسہ تمام

وہ تھی ارضِ مذکور مین سب غریق
نکالا اُنہین اُسنے عمرِ حریق

کیا اُسنے اوثان اوّل نصب
بھی کعبہ مین تا اونکو پوجین عرب

وہ اونکی عبادت مین داعی ہوا
وہ اُنکی پرستش مین ساعی ہوا

تو ملکِ عرب مین ہوئی آشکار
پرستش بتونکی بصد اختیار

وہ قربِ کنانہ مین ازبس جیم
صدی تین سے بیش عمرِ لئیم

اگرچہ خدا کا وہ عرش برین | ولے پیش اوسکے چو فرش زمین
سما پر جو ہے سدرۃ المنتہے | تو اس منتہے سے وہ ہی ماورا
وہ جبریل اوس جا پہ دائم فدا | کہ وہ منظر فیض نور خدا
کہ ہے اوسمین اظہار سرّ نہان | جو کنز خفی سے ہوا وہ عیان
فَاَوحیٰ اِلیٰ عَبدِہٖ کا بیان | وہی سرّ اسرار در لامکان
الوف صلوۃ و صنوف سلام | اوسی سرّ ایزد پہ نازل مدام

اوسی سرّ پر ہے خیوری فدا
وہ سرّ خدا اوسکو جانے خدا

کیا جملہ خلقت جو پیدا خدا | تو اونکے پدر ہین شفیع الورا
ولے حکمت رب کا یہہ اقتضا | کہ سرّ الٰہی وہ نور خدا
وہ یٰس و طٰہٰ بمثل قمر | ہوا برج اصلاب مین مستقر
منوّر ہوئے اوسّے جملہ بروج | کیا ایک سے ایک مین پھر عروج
اسیطور فرمان حق بالیقین | کہ ہے وہ تقلبک فی السّاجدین
ہوا چار پشتوں سے یک برج نور | تو ہی بارہ برجون سے اونکا ظہور
نہ آدم محمدؐ کا ہووے شمار | کہ مسجود وہ اونپہ ساجد نثار
ہوئے شیث آدم سے نیکو سیر | وہ لاریب موہوب رب البشر
ہوا شیثؑ مین اونکا اوّل مقام | تو اونکو نبوّت ملی لاکلام
وہ صادق انوش انسے پیدا ہوئے | تو نور محمدؐ پہ شیدا ہوئے
وہ قینان انسے ہوئے آشکار | تو نور محمدؐ پہ وہ جان نثار

اولیائے متقین صحاب کرامات ارباب مبشرات من و امان اہل زمین

خدایا طفیل شہ دو جہان
تو دے مجکو توفیق صاحبدلان

کہ باغ جنان مین جو غنچۂ جنان
وہ ہو باد رضوانسے خندہ جنان

تو ایمان و عرفانکا عالی مشام
رہے وہ معطر ازان بوئے تام

وہ اسمائے آبائے خیر الانام
مسلسل بیان ہون کتب کرام

تثبت کیا جنسے اہل سیر
کہ وہ در احادیث خیر البشر

بصائر جو ہے وہ برائے بصیر
تو اوسمین یہ تحقیق از بس منیر

جو ہے نہر شیرین ز پیہم حیان
تو اوسسے بھی تسکین تشنہ لبان

بھی وہ کازرونی جو ہے در سیر
بھی ہے معتبر جو وہ درج درر

جو اصنام ہے وہ کتاب شہیر
ز حافظ عمر لیسر بحر خبیر

بھی سائب مفسر کی تنویر سے
عرائس بھی تفسیر تحبیر سے

بھی دیگر جو اس باب مین معتبر
نسب یہ لکھا انسے با صد بصر

نسب نامۂ شافع المذنبین
کرین ورد اسکو جو اہل یقین

تو وہ دین و دنیا مین ہون سرفراز
ز فوزاً عظیما ازان بے نیاز

وہ محشور ہون در صف انبیا
وہ مغفور جنت مین با اصفیا

وہ جنت مین ہون انبیا کے رفیق
کہ خیر الوریٰ انکے دائم شفیق

خدا انسے راضی رسول خدا
خدا کی رضا انپہ ہووے فدا

نسب نامۂ سید المرسلین
کرین ورد جسجائے پر صادقین

تو اوسکا فرشتے کرین پہر طواف
وہ ہو رحمت ایزدی کا مطاف

یہ ہی برجِ چارم قمر کا مقام ۔۔۔ قمر جس قمر سے قمر ہے مدام

ہوئے اُنسے فالغ بسے پارسا ۔۔۔ کہ وہ قاسم حبِّ خیر الوریٰ

ہوئے اُنسے ارغو جو ارغب شہیر ۔۔۔ کہ حبِّ حبیبی مین وہ بے نظیر

ہوئے اُنسے شاروخ عالی مرام ۔۔۔ بھی اشروع سارع یہ ہین اُنکے نام

کہ طاعت مین چالاک زبس خبیر ۔۔۔ کہ نورِ محمد سے دل مستنیر

ہوئے اونسے ناخور ظاہر جو یہ روز ۔۔۔ کہ وہ عشقِ احمد سے با درد و سوز

یہ ہین برجِ پنجم بلا اشتبا ۔۔۔ منور یہ لا بد ز شمس خدا

ہوئے اُنسے تارخ جو پدرِ خلیل ۔۔۔ یہ آزر کے بھائی بصد ہا دلیل

وہ ہین اہلِ اسلام نزدِ کبار ۔۔۔ کہ نورِ محمد پہ وہ جان نثار

کہا جسنے تارخ یہ آزر کا نام ۔۔۔ ہوا اسمین خاطی وہ نزدِ فہام

کہ وہ مقتدیٔ اسمین بر دیگران ۔۔۔ شناور نہ اِس بحر کے جو مہان

کیا ایک نے ایک پر اعتماد ۔۔۔ تو خاطی ہوئے نزدِ اہلِ سداد

یہ اظہر من الشمس با صد دلیل ۔۔۔ کہ لاریب آزر وہ عم خلیل

یہی اعتقادِ امامانِ دین ۔۔۔ ہوا اُنسے راضی جہان آفرین

براہیم اُنسے ہوئے بالیقین ۔۔۔ یہ ہین ابنِ تارخ ذرا شک نہین

یہ معنی براہیم کا اے فہیم ۔۔۔ کہ موصوف اب ہی بوصفِ رحیم

ہوئے پھر سماعیل پسر خلیل ۔۔۔ وہ لاریب یکتا مطیع جلیل

وہ سیفِ محبت سے مقتول ہین ۔۔۔ ذبیحِ محمد وہ مقبول ہین

ہوئے اونسے قیذار فرخندہ فال ۔۔۔ خلیلِ خدا وہ بحُسن و جمال

ہوا اُنسے ممدوح کا پھر ظہور کہ مَہلاوہ ہیئیل پر بے فتور

وہ تھی عاشقِ نورِ خیرُ العباد تو آغاز اونسے بنائے بلاد

بَیَارَدْ پسر اونسے پیدا ہوئے یہ بُرجِ دُوُم بس ہویدا ہوئے

بھی بَرَدو وہ یَرد وہ بارَد تمام بمعنائے ضابط یہ سب اُنکے نام

وہ تھے ضابطِ عشقِ خیرُ الورا وہ پروانہ بر شمعِ نورِ خدا

ہوئے اونسے اَخنُوخ عالی وقار وہ ادریس پیغمبرِ کردگار

نبی تیسرے یہ ہوئے درجہان چہارم سما پر انہون کا مکان

ہوئے اُنسے مُتوشَلخ نامدار فدا نورِ احمد پہ لیل و نہار

ہوئے مُنشرح صدر و قلبِ سلیم کہ وہ مَظہرِ فیضِ خُلقِ عظیم

ہوئے اُنسے لامَک بزرگ و خبیر کہ نورِ محمد سے وہ مُستنیر

ہوئے اُنسے یَشکَر جو نُوح نبی وہ فیضِ محمد سے آخر نجی

نکرتے مَدد سیّدُ الکائنات تو کیونکر وہ طوفانسے پاتے نجات

وہ مُلکِ محبت پہ تھے جب سوار ملا جودِ احمد سے جُودی کنار

وہ تھی شوقِ احمد سے جب اشکبار تو سیلابِ طوفان ہوا آشکار

یہ ہین بُرجِ ثالث بلا اشترا سلام خدا اونپہ ہووے سدا

ہوئے اُنسے پیدا جو فرزند سام نبی ہین وہ مُرسل علیہِ السّلام

ہوئے اونسے اَرفخشَدِ بہ ہما وہ مِصباحِ عُشّاقِ خیرُ الورا

ہوئے اونسے شالَخ جو نیکو سیر مُوکّل وہ بر نورِ خیرُ البشر

ہوئے اُنسے غابر جو عالی مقام وہ ہودِ نبی ہین علیہِ السّلام

وہ ہین نورِ احمد سے جب سرفراز
تو کیا گر نشین عرش پر وہ اواز

ہوئے اُنسے عَدنَان دُرِّ عَدَن
وہ محفوظ دائم ز جملہ محَن

ہمہ اِنس و جان اُنکے تھے دشمنان
ولے اُنپہ غالب نہ وہ یک زمان

کہ وہ مَظہرِ معجزاتِ حبیبؐ
کرامات سے اونکو عالی نصیب

مَعَدّ ہوئے اُنسے باصد کمال
وہ اولادِ عدنان سے خوشخصال

قمر سے وہ برتر ز نورِ حبیب
مُنوّر جبین سب مین یکتا لبیب

شجاعت سخاوت مین وہ بے نظیر
کہ در پشت نورِ محمدؐ ظہیر

یہ ہی بُرج ہشتم بسیفِ سلول
یہ ہے قاتلِ دشمنانِ رسول

ہوئے جب مَعَدّ سے یکتا نزار
تو اونسے کیا اشتر قربان ہزار

یہ قُربان کیا بہرِ پروردگار
کہ یہ پسرِ احمد پہ ہو جان نثار

اسی شمع پر ہو فدا آشکار
کہ پروانہ ہوا اوسکو پروانہ وار

ملامت کیا اونکو جب لائمان
کہ وہ فعل اسراف ہی بیگمان

کہا اونسے واللہ کہ وہ ہی نزار
وہ اندک کرون نحر گر صد ہزار

تو لا بد سزاوار نزدِ کبار
کہ اِس نورِ دیدہ پہ جانہا نثار

کہ یہ حاملِ نورِ نور البصر
کہ جسنے کیا مردمک پر مقر

دل و جانسے اس نور پر ہون فدا
چہ اشتران چہ ما بینِ ارض و سما

کرون اِسکا شکرانہ کیونکر ادا
اَقَلُّ القلیلِ جو مینے کیا

ہوا جبکہ اندک وہ نحر ہزار
تو ہی یاد اوسے مُسمّٰی نزار

مضر اونسے ایسے ہوئے ازفخام
دلِ خلق در عشق او مستہام

وصیِ سماعیل وہ نامدار — وہ اہلِ کرامات لیل و نہار

یہ ہی برجِ سادس بروشن دلیل — منوّر ز نورِ حبیبِ جمیل

ہوئے حمل فرزند انسے عیان — وہ بشرائے ربّ العلا بگمان

دو صد سالۂ عمر قیذار سے — مبشّر ہوئے نورِ انوار سے

تو ثابت پسر اونکے ثابت قدم — وہ دادِ محمد مین باصد ہمم

نبت بھی ثبت ہے یہی نیکنام — کہ یہ مظہرِ نورِ خیر الانام

سلامان ہوئے انسے باصد سلام — فدا نورِ احمد پہ تھے وہ مدام

ہمیع ہوئے اونسے عالی ہمم — سلامان سے وہ سالمِ ذی حکم

وہ تھے پادشاہے جلیل القدر — گدائے وہ در کوئے خیر البشر

جبین مین وہ رکھتے ز نورِ حبیب — جنان مین محبّت سے انکو نصیب

نکرتا کوئی پیش اونکے ورود — مگر نورِ احمد کو باصد سجود

یہ ہی برجِ ہفتم بعزّ و علا — کہ ہے مظہرِ عدلِ خیر الورا

ہوئے انسے پیدا اُدَد بگمان — سخندانِ یکتا وہ در ہر زبان

سخن گو وہ تھے در زبان بست و چار — بھی ایسا وہ انواع خط کر شمار

بہ نسلِ سماعیل اے ہوشیار — وہی پہلے کاتب ہوئے آشکار

جو اونکی زبان پر یہی ذکر تام — محمد محمد یہی تیرا کام

تو کیونکر نہون ماہرِ ہر کلام — کہ ماہر وہ از نورِ خیر الانام

ہوئے انسے اُدّ با صوتِ بلند — کہ صوتِ محمد سے وہ ارجمند

وہ مسموع از میلِ بارہ مدام — بلاریب سنتے اسے خاص و عام

جبیرۂ براۓ دلِ خستگان — کہ وہ مظہرِ سیّدِ انس و جان
یہی ایک اسوقت مین درعرب — علے دینِ اسلام توحیدِ رب
کہ عمرِ لُحَیّ کا تھا وہ زمان — اِسی سے ہوا شرک اُنمین عیان
بھی اِسطور دیکھا نضر نے منام — کہ ہون نسل میری سے خیر الانام
بفضلِ خدا اسکا ہی جو بیان — وہ نجم المبین مین مفصّل عیان
ہوئے اونسے مالک ملک باسخا — کہ تھے وہ گداۓ شہِ دوسرا
دُہم برج بیشک یہ خانۂ خلیل — یہ نسلِ خلیلی ہین از بس جلیل
ہوئے اُنسے عامر ملقب بفہر — کہ لاریب یہ مظہرِ نورِ مہر
ہوئے اونسے غالب باحسن صفات — کہ یہ منظرِ سیّد الکائنات
ہوئے اُنسے بیشک لُوَیّ جمیل — یہ ہین مظہرِ نورِ اصلِ اصیل
ہوئے اونسے فرزند وہ کعب نام — کہ ہین مرتبے مین رفیع المقام
وہ ہین کعبِ کعبہ سے عالی مرام — کہ وہ زیرِ کعبِ شفیع الانام
یہ حادی عشر برج نزدِ جہان — کہ سیراب ہین جسنے تشنہ لبان
ہوئے اُنسے مُرّہ بسی خوش بیان — حلوِّ محبت سے شیرین زبان
اونہین مُرّہ کہتے ہمہ مرد و زن — کہ دائم وہ گویندۂ حق سخن
کہ الحق مُرٌّ یہ حقّا الیقین — وے اسکو شیرین کہین منصفین
ہوئے اُنسے لاریب یکتا حکیم — ملقب کلاب جریح و وسیم
ہمہ دشمنان انسے مقہور و خوار — کہ یہ مظہرِ نورِ پروردگار
ہوئے زید اونسے قصیّ لقب — مجمّع وہی نزدِ اہلِ ادب

ملاحت سے کرتے نہ مہ پر بصر | نہ باد انہوا اوسے شق القمر
منوّر ہوا اونسے دین خلیل | کہ وہ مظہر نور ذات جلیل
ہوئے اونسے الیاس تقوی اساس | یہ روز ہی ہوئے انکو بعد از ایاس
مضر کو بشارت دیا کردگار | کہ پیری مین فرزند ہو آشکار
نہ مایوس از پیر ہو اے مضر | کہ وہ مظہر نور خیر البشر
وہ ہی سید القوم اہل ضیا | کہ وہ منظر سید الانبیا
عوالم کے دائم جو پشت و پناہ | وہ در پشت الیاس شام وپگاہ
بہ تسبیح و تہلیل رب السما | ہمیشہ وہ مشغول تھے باصفا
بھی آواز لبیک خیر الورا | بہ تلبیۂ حج سبے ابتدا
تو سنتے وہ الیاس از پشت خویش | نہوتا کبھی شک نقصان و بیش
ہوئے مدرکہ اونسے جب آشکار | تو ادراک اونپر ہوا جان نثار
کہ مدرک وہ ہین جملہ اسرار کے | وہ مظہر اوسی نور انوار کے
جو ہی مدرکہ مین وہ تائے خفی | وہ ہے شکل علامہ نزد صفی
نہ تانیث کا اوسپہ ہی اعتماد | کہ بسیار ادراک اسّے مراد
نہم برج لاریب ہین یہ رشید | یہ ہی خانۂ مشتری پر سعید
خزیمہ ہوئے انسے جب در جہان | تو اسرار مخفی ہوئے درعیان
کنانہ ہوئے انسے روشن لقب | علی نام اونکا وہ عالی حسب
ہوئے اونسے بیشک نضر باسعود | قریشی لقب صاحب فضل وجود
وہ لاریب بدر مساکین تھے | وہ کان تسلّی و تسکین تھے

مبشر خدا سے وہ تھے در منام
کہ سلمیٰ سلامت سے ہی بامرام

تو وہ شیبۃ الحمد پیدا ہوئے
مدینے مین اُنسے ہویدا ہوئے

تو پھر حاکم شہر بیت الحرام
چچا شیبۃ الحمد کے لاکلام

وہ ہین مطلب نزد ہر خاص و عام
انہین لائے مکے مین با احترام

تو پھر یہ مبشر ہوئے از غفور
کہ وہ نور ہو فاطمہ سے ظہور

وہ ہی دختر عمر بے امترا
وہ مخزومیون سے بسے پارسا

تو عبد اللہ اُنسے ہویدا ہوئے
زمین آسمان اُنپہ شیدا ہوئے

جو تھے جملہ سکان عرش برین
وہ رکھتے اُونکے قدم پر جبین

پس و پیش اونکے وہ پروانہ وار
اوسی شمع پر جملہ وہ جان نثار

ہمہ وقت اونکے وہ خدمتگذار
وہ استادہ بر پائے لیل و نہار

وہ عبد اللہ چون کعبۃ اللہ مدام
مطاف ملائک بہر صبح و شام

ہوا منتقل اونسے نور حبیب
سوئے آمنہ مومنہ بانصیب

تو پیدا ہوئے اُنسے خیر الورا
عقول ورا سے جو ہین ماورا

ہوئے جبکہ پیدا وہ نور خدا
تو اُنسے ہوا پھر ظہور خدا

وہی نور حق سے ہویدا ہوا
تو لا بد خدا اونسے پیدا ہوا

ہوئے جبکہ پیدا وہ سر سرور
تو پیدا ہوا وہ خدائے غفور

وہ جان جنان جبکہ پیدا ہوئے
تو اسرار ایزد ہویدا ہوئے

وہ محمود محمود پیدا ہوئے
تو سب حامدین اُنپہ شیدا ہوئے

ز فرش زمین تا بعرش برین
یہ بے روح تن جملہ عالمین

مجمّع قبائل کے جامع ہوئے — حمیدہ شمائل سے نامع ہوئے
جو تھے جمع خاطر مجمّع لبیب — تو حاصل ہوا اونکو نورِ حبیب
مُغیرہ ہوئے اُنسے اہلِ حصاف — کہا مشرکون نے یہ عبدِ مناف
منافی نہ اسلام کو یہ مناف — کہ ہی نامِ سبحان بے اختلاف
رکھا مشرکون نے صنم کا یہ نام — کہ ہی اسکا معنے وہی پاکِ نام
وہ سمجھین صنم اوسکو وقتِ کلام — مُسلمان کہین نامِ ربّ الانام
وہ بیزار تھی شرک سے لاکلام — وہ دینِ خلیلِ خدا پر مدام
کہ نورِ خدا کا جہان پر مقام — وہان کفر کسطور پاوے قیام
تو کب پاک ناپاک ہوا یکذات — کہ یہ جمع اضدادِ بالبیّنات
یہ ثانی عشر برج عالی مرام — اسی برج پر ہی وہ دورہ تمام
وہ عبد العلی اُنسے ہاشم ہوئے — وہ نعمائے مہمان پہ قاسم ہوئے
وہ حرص و ہوا کے جو حاسم ہوئے — تو نورِ محمد ص کے عاصم ہوئے
ہوئے وہ مربّیئ بلدِ امین — کہ وہ مظہرِ رحمتِ عالمین
جو تھی کاسۂ دلمین حبِّ وحید — تو وہ بہرِ مہمان بناتے ثرید
سخاوت مین یکتا وہ تھی بیگمان — کہ وہ مظہرِ جودِ شاہِ شہان
شتا صیف مین ہی جو رحلت مدام — تو یہ سنّتِ ہاشمی در انام
نکرتے کسی چیز بد وہ مرور — مگر پیش اونکے وہ ساجد ضرور
وہ مسجود تھے بہرِ نورِ ودود — تو کرتے اُنونکو صنم بھی سجود
وصالِ الٰہی سے درِ ملکِ شام — مزارِ ملائک وہ با احترام

ہوا عرش جب فرش پائے حبیب
تو عظمت کا خلعت اُسے ہی نصیب

دیا بوسہ جب زیرِ نعلِ نبی
ہوئے زیر پا اُسکے عالم سبھی

اِسی نام سے ہی قیامِ جنان
یہ حورونکے سینے پہ قائم نشان

یہی چشم حورونکا لاریب نور
یہی قرۃ العین دل کا سرور

نُجُوری کا یہ حرزِ جان ہی مدام
محمد محمد علیہ السلام

محمد کا سودا سویدا مین جو
بیان اوسکا تا حشر ہرگز نہو

کہ شکلِ محمد وہ نقشِ جنان
وہ ذکرِ محمد یہ وردِ زبان

محمد کا ہے مردمک مین مقر
وہی نام در گوش ہے مستقر

سوا اوسکے دل پر نہ آوے خطر
نظر مین وہی ایک نورالبصر

جلین منصبِ صدر مین استخوان
شعاع زبانہ اِلیٰ آسمان

ہوائے نصیحت بصد زور شور
ملامت کرین مجکو سب کاؤ کو

جلا جملہ تن نسنہ حبل الورید
ابھی تک وہ بولے کہ ہل من مزید

نہ اِس نار سے دلکو پائے فرار
نہ اوسکے سوا اسکو جائے قرار

نہ ایسا کوئی یار ہے غمگسار
کرے وصل کے آب سے پست نار

نہ در چشم ہی آبِ اشکِ روان
کہ ہو پست کچھ اُسکے نارِ نہان

نہ ہی دیدۂ دلمین کچھ آب خون
جلا سب نہین ہمین ہرگز جگون

مگر دلمین باقی یہ آبِ حیات
محمد محمد وہی ایکذات

وہ بارانِ رحمت وہ عالم پناہ
تو کیونکر نہ سرسبز ہو یہ گیاہ

ہوئے جبکہ پیدا وہ رُوح خدا | تو زندہ ہوئے تن یہ جملہ ورا
وہ نورِ الٰہ وہ ظہورِ الٰہ | خدا کی خدائی کے ہین وہ پناہ
وہ یٰس وطٰہٰ وہ خیر البشر | کہ ہین خاکپا اونکے شمس و قمر
برین فرش پیدا وہ نورِ قدیم | ولے خاکپا اونکا عرشِ عظیم
قِدَم سے نہوتا وہ خُلقِ عظیم | تو حادث سے پیدا نہوتا قدیم
وہ مسجودِ مسجود ہین بالیقین | وہ معبود باطن ہین ای عابدین
وہ گرچہ بصورت زآدم پسر | ولے جملہ آدم کے بیشک پدر
دو صد الف آدم کا اُنسے ظہور | زآدم ہُوا گرچہ اونکا عبور

خیوری کا مقصود پیدا ہوا
کہ مسجودِ ساجد ہویدا ہوا

ان اللہ خلق مائتی الف آدم رواہ ابن عباس رض مرفوعاً کذا فی الیواقیت والتحریر

محمد خدا اسنے رکھا اونکا نام | کہ نامِ خدا ہے محمد مدام
محمد وہ محمود ہے ایکذات | ولے اسسے برتر وہ ہے در صفات
محمد وہ محمود ربّ انورا | محمد کو لاریب جانے خدا
یہی اسمِ اعظم یہی اسمِ ذات | اِسی ذات سے ہے یہ جملہ صفات
اِسی نام سے عرش کا ہے قیام | کہ اُسکی جبین پر لکھا ہے یہ نام
وہ تھا قہرِ ایزد سے لرزان مدام | اِسی لرزۂ تپ سے تھا در سقام
پڑا نعلِ احمد کا اوسپر غبار | تو اوسسے ہوا دور سب اضطرار
ملا اوسکو جب یہ سفوفِ صفا | تو لرزیسے حاصل ہوئی تب شفا

ولا ینقضی زمان الا وفی ذریۃ سیدنا اسماعیل علیہ السلام من ھو من اھل التوحید
ودین الاسلام قلوا او کثروا وقد ثبت واشتہر فی کتب الائمۃ من اھل السنۃ
ان بعض العرب لم یعبد الصنم قط ویدل علیہ من الاحادیث قولہ علیہ الصلوۃ
والسلام لا تسبوا مضر فانہ کان علی ملۃ ابراھیم علیہ السلام رواہ ابن سعد
فی طبقاتہ عن عبد اللہ بن خالد وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام لا تسبوا الیاس
فانہ کان مومنا رواہ الامام السہیلی فی الروض وایضا ذکر فیہ بسندہ انہ
رضی اللہ عنہ کان یسمع من صلبہ تلبیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحج وکزید
بن عمرو بن نفیل وقس بن ساعدۃ الایادی وعمرو بن الظرب وغیرھم
رضی اللہ عنہم وروی ابن حبیب عن ابن عباس رضی اللہ عنہم انہ قال
کان عدنان ومعد وربیعۃ وخزیمۃ علی ملۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام
فلا تذکروھم الا بخیر واسلام اجداد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کلہا من سیدنا
آدم علیہ السلام مصرح بالبراھین الساطعۃ والمضامین القاطعۃ فی زبر
کملاء الامۃ وفضلاء السنۃ کیف لا وکراماتہم عند اصحاب الخبرۃ شہیرۃ
ومبشراتہم من اللہ عند ارباب الخبرۃ وفیرۃ وھی معدودۃ من معجزاتہ
علیہ الصلوۃ والسلام وانہا من الارھاصات باتفاق ائمۃ الاسلام وللہ در
ما قال الحافظ الامین ناصر الدین دمشقی شمس الدین روح اللہ روحہ فی اعلیین شعر

تنقل احمد نورا عظیما	تلألأ فی جباہ الساجدینا
تقلب فیہم قرنا فقرنا	الی ان جاء خیر المرسلینا

وسبب الدعاء فی حق سیدنا علی بن ابی طالب بان یقال کرم اللہ وجہہ

خیوری وہ لاریب محی البشر
کرے اپنے گشتہ پہ گاہے نظر

تو کر اونکے اجداد کا کچھ بیان
کہ ہیں در مفاتیح و روح البیان

کہوں اُسسے زندہ جو مُردہ دلان
نسیم و اصابہ مین ہے بگمان

وہ شرح مواہب مین لابد نگار
وہ ابکار افکار مین بالیقین

وہ دُرج منیفہ مین ہیں آشکار
فوائد مین جو بارزہ ای امین

سوا ان کتب کے بسے کاملین
کہ وہ عبد جو مطلب کے مضاف

ہوئے متفق اسپہ ای دوربین
وہ ہین اہل ایمان بکر اعتساف

وہ دین خلیلی پہ تھے لاکلام
اِسیطور قیدار سے بالیقین

کہ وہ حامل نور خیر الانام
الی ذات ہاشم ہمہ مومنین

یہ چھبیس اجداد خیر الورا
ہمہ اہل توحید و ایمان ہین

زنسل سماعیل سب بے امترا
کہ یہ حامل نور عرفان ہین

براہین اسکے جو پرنور ہین
وے مختصر ہین یہان بینات

تو نجم المبین مین وہ مسطور ہین
وہ منصف کے نزدیک سبل النجات

اعلم ان قیذ ار وحملاً وثابتاً وسلامان وھمیع وادّاً واُود وعدنان ومعدّاً ونزاراً ومضر والیاس ومدرکۃ وخزیمۃ وکنانۃ ونضراً ومالکاً وعامراً وغالباً ولوباً وکعباً ومرۃ وحکیماً وزیداً ومغیرۃ وعمرو وشیبۃ الحمد وسیدنا عبد اللہ کلھم کانوا علی ملۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام والطھارۃ عن عبادۃ الاصنام وھذا ابقاء کلمۃ التوحید فی عقبہ فلا ینقرض قرنٌ

اونہون نسے یہ آباسے خیر الانام	ہمہ اہلِ توحید یہ لا کلا م
نہو منقطع قرن اندر جہان	نہ گذرے گا زنہار کوئی زمان
مگر یہ کہ ہواوسمین نسلِ خلیل	سماعیل کی نسل سے ای نبیل
کہ ہون اُنسے توحید پر مستقیم	وہ ہون اہلِ اسلام وقلبِ سلیم
وہ اندک ویا ہون بسے بیشمار	نہ اندک نہ بسیار کا اعتبار
ولے اونسے مومن کا ہونا ضرور	بلا منفصل تا بروزِ نشور
یہ اظہر مِنَ الشمس نزدِ جہان	زکتبِ اماماںِ دین سی عیان
کہ تھے اہلِ اسلام بعضے عرب	صنم کے نہ عابد وہ اہلِ ادب
وہ بیزار از شرک و مشرک مدام	چنانچہ یہ فرمانِ خیر الانام

قال نبینا شفیع الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام لا تسبّوا مضر فانہ کان علی ملۃ ابراھیم علیہ السلام رواہ ابن سعد فی طبقاتہ عن عبد اللہ بن خالد وغیرہ رض

مضر کو نہ دشنام دو اے فہام	کہ وہ اہلِ توحید سے لا کلام
وہ دینِ خلیلی پہ تھا مستقیم	وہ لاریب مومن بقلبِ سلیم
حدیثِ دگر مین یہ ہے آشکار	یہ روضِ سہیلی مین لابدّ نگار
کہ الیاس بر دینِ پروردگار	وہ مومن یقیناً سعادت شعار
نہ دشنام دو او سکو ای مومنان	کہ ہی شانِ ایمان سے لابد امان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام لا تسبّوا الیاس فانہ کان مومناً رواہ العلامۃ السہیلی فی الروض الانیق وغیرہ من اھل التوثیق رضی اللہ عنہم

یہ روضِ سہیلی مین ہی چون قمر	کہ لاریب الیاس پسرِ مضر

انہ روی عن والدتہ فاطمۃ بنت اسد رضی اللہ عنہا انہا ارادت ان تسجد الصنم وسیدنا علی رضی اللہ عنہ فی بطنہا فمنعہا عن ذلک وھذا لقول سیدنا ابراھیم علیہ السلام واجنبنی وبنی ان نعبد الاصنام ولقولہ تعالیٰ فی حقہ وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ فکیف یمکن ان تسجد سیدتنا امنۃ ام النبی صلی اللہ علیہ وسلم للصنم وقد وردت الاخبار المتواترۃ واشتہرت الاثار المتوافرۃ فی انہا موحدۃ مومنۃ لاریب فی ایمانہا کما ھو مصرح فی زبر اولی الالباب ومنہ انموذج فی ھذا الباب ھذا الملخص ما فی سبل النجاۃ والتحبیر وروح البیان والتفسیر الکبیر وشرح الشفاء للعلامۃ الخفاجی النحریر ومنہل الصفا والخصائص الکبریٰ واللہ یھدی بہ من یشاء

وہ قیذار ابنِ ذبیح خدا
وہ حمل و سُوم ثابتِ رہنما

سلامان ہمیع وہ اُدّ و اُود
بعد نان جملہ ہوئے ہشت جد

معدّ نزار و کنانہ علی
نضر وہ قریش و ولیِ جلی

بھی وہ مُدرکہ شرفِ نورِ خدا
دگر مالکِ فیض در دوسرا

بھی وہ فہر و غالب لُوَیِّ کرام
وہ مُرّہ کِلاب و قُصیِّ عظام

مغیرہ وہ عبدِ منافِ شہیر
پسر اونکا ہاشم رئیسِ کبیر

یہ آبا و اجداد خیر الوریٰ
ہمہ اہلِ ایمان وہ اہلِ صفا

یہ دینِ خلیلِ خدا پر مقیم
کہ تھے مظہرِ خلقِ خلقِ عظیم

خلیلِ خدا کی دُعا مستجاب
ہوئی اُنکے حق مین بلا ارتیاب

وہ ہے کلمۂ باقیہ در دعا
عقب مین رہے تا بروزِ جزا

جو کافر نہ لائق کرامات کے
جو مشرک نہ لائق بشارات کے

کہاں مشرکین و کہاں معجزات
کہاں نورِ ایمان کہاں کفریات

کہاں وہ وہابی کہاں یہ کتاب
کہاں وہ خفاش و کہاں آفتاب

خیوری بیانِ تو مہرِ منیر
ولے چشمِ حاسد خفاش ضریر

دل و جان سے اب سن محبّ علی
وہ فخرِ نبی ہین وہ فخرِ ولی

ودادِ علی سے یہ دل ہو جلی
غمومِ جہان اُسّے ہون منجلی

وہ حلالِ مشکل خفی و جلی
مرادِ دلی ہے ودادِ علی

ودادِ علی سے تولا بدولی
ولایت یقیناً ودادِ علی

جو ہین فاطمہؓ والدہ مرتضیٰ
وہ شفقت سے اُمّ رسولِ خدا

یہ اُن پانچ فردوں سے بہترا
کہ جنکے مقابر ہین خیرالورا

ہوئے پہلے داخل کہ تا وہ مکان
بنے باغ از باغہائے جنان

وہ راوی اِسیطور پر ہے مہان
ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

کہ جب بطن میں مین شیرِ خدا
باَمرِ الٰہی وہ تھے باصفا

تو جب میرے دلمین یہ آتا خطور
صنم کو مین سجدہ کرون بالضرور

تو بُت منع کرتا بصوتِ جلی
نکر سجدہ مجکو تو اُمّ علی

یہ ہی منع بُت کا سبب ای عزیز
کرین اِسکو ادراک اہلِ تمیز

کہ پیشِ صنم جب کرین وہ سجود
تو ہوا ہمین ساجد ولیِ ودود

کہ یہ بطن اونکے مین تھے برملا
یہ لاریب ہادیِ خلق تھا

بھی آوازِ تلبیۂ مصطفےٰ
ظرب کا پسر عمرو قسِ بصیر
یہ سب اہلِ توحید تھے لاکلام
روایت کیا نیز پسر حبیب
کہ عدنان و دیگر سعدؑ و مُضر
یہ دینِ خلیلی پہ بے ریب و ضیر
جو آباؤ اجدادِ خیر الانام
بکُتبِ ائمہّ وہ مسطور ہے
کہ وہ نورِ ربّ جسسے خدا کا ظہور
ہوا جسسے دنیا مین وہ آشکار
ہمہ شرک سے دور وہ پاک تھے
خدا اونپہ سب اہلِ افلاک تھے
جو وہ حاملِ نورِ لولاک تھے
تو کیونکر نہ مومن وہ اہلِ ضیا
کرامات اونکی ہیں سب آشکار
بشاراتِ ایزد سے وہ سرفراز
وہ تھے مظہرِ معجزاتِ رسول
ہمہ معجزے تین اقسام پر
تو وہ معجزے پیش ارہاص نام

وہ سُنتے زپشتِ خودش برملا
وہ زیدِ بنِ عمرِ نفیلِ شہیر
درانوقتِ فترت یہ مومن مدام
ازان ابنِ عبّاس یکتا لبیب
ربیعہ خُزیمہ جو ہین نامور
نہ انکو کرو یاد الاّ بخیر
تو اسلام اونکا بتصریح تام
وہ اظہر من الشمس پُر نور ہے
وہ نورِ الٰہی وہ سرِّ سرور
زاصلاب وارحام جملہ کبار
خدا کی عبادت مین چالاک تھے
فلک زیر پا اُنکے چون خاک تھے
تو خُدّام اُنکے وہ املاک تھے
فدا تھے جو بر خاتم الانبیا
وہ اہلِ بشارت بلیل و نہار
مناماتِ حقہ سے وہ اہلِ راز
تو دعوات اُنکی ہمیشہ قبول
وہ نجم المبین مین مفصّل نگر
اِساسِ نبوّت سے وہ لاکلام

نہ ہرگز کوئی ائمین از مشرکین
کہ عصمت حفاظت یہ ہون بالسّوا
و الا نہوا ئمین فرق مبین
نہ ممکن یہ نزدیک اہل سنن ہے

جبوری یہ نوری سروری بیان
کرے اسکو ادراک نوری جنان

خفاش حسد ہے ضریر الجنان
تو دیکھے وہ کب آفتاب جہان

ان قلت انہ علیہ الصلوۃ والسلام کان لایجاوز فی لنسب معد بن عدنان وکان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا قرأ قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ لَا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰہُ قال کذب النسّابون وکان مالک بن انس رضی اللہ عنہ یکرہ ان ینتسب الانسان نفسہ اباً اباً الی سیدنا آدم علیہ السلام وکذا فی حق النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکیف نسبتم سید الانام الی ادم علیہما السلام قلنا بعون اللہ العلام وھو الہادی الی سبیل لمرام ان علم الانساب نوعان بغیر الارتیاب علم من طریق النبوۃ والالہام وعلم من طریق النسّابین ذوی الاوہام فالاول من حضرۃ الحق لارباب الایقان والثانی من مقامۃ الظن والنسیان قال فی انسان العیون وروح البیان وغیرہما من زبر اھل الاتقان ان قدماء العرب لم یکونوا اصحاب الکتب لیرجعوا الیہا وانما کان مدار انسابہم علی حفظ بعضہم من بعض فلہذا من قبل عدنان وقع الاختلاف بینہم بسبب لنسیان انتہی قال فی التحریر والجامع الکبیر والنسّابون فی زمانہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کانوا یدعون احصاء الامم وعلم الانساب علی لوجہ الاتم فلہذا کان ابن مسعود رضی اللہ عنہ اذا قرأ قولہ تعالی وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِہِمْ لَا یَعْلَمُہُمْ اِلَّا اللّٰہُ قال کذب النسّابون

کریں انکو اصنام لابد سجود — کہ مسجودِ عشاق انکا وجود

جنان انکا برتر ز عرشِ عظیم — یہ کعبے سے برتر مطافِ قدیم

خدا ہے انکا یہ سترِ خدا — خدا انسے ہرگز نہووے جدا

کرے جبکہ انکا وہ کعبہ طواف — تو بت کے نہ ساجد وہ اہلِ حصاف

غیوری یہ مسجودِ اہلِ وداد — تو کب انکا مسجود ہووے جماد

سجودِ صنم سے وہ روئے علی — ہوئے جبکہ ظاہر خفی و جلی

تو لائق وہ تکریم کے ہیں سدا — کہ ہو کرّم اللہ وجہ دعا

رکھا جبکہ محفوظ ربّ الانام — سجودِ صنم سے علی کو مدام

تو کیونکر نہ محفوظ خیر الورا — کہ معصوم دائم حبیبِ خدا

وہ نورِ خدا ہیں وہ فیضِ قدم — تو کیونکر وہ ساجد بہ پیشِ صنم

کہ عصمت حفاظت ہیں فرقِ عیان — وہ ذاتی یہ ہی عارضی ای جہان

ولی ہی وہ محفوظ تابع مدام — نبی سے ہے یہ معصوم اوسکا امام

کہ از مہرِ نورِ مستمر مستفاد — وہ ہے اصل یہ شاخ ای باسداد

لہذا وہ نورِ علی و ولی — ہوا انکا مسکن وہ شرکِ جلی

کہ یک پشت سے فرق ہووے عیان — کہ تابع وہ متبوع یہ بگمان

ولیکن طفیلِ شفیعِ الانام — رہے اسّے محفوظ با احترام

کرامات بھی معجزاتِ عظام — وہی فرق دونو میں ہی لاکلام

تو ثابت ہوا اسّے سب بے ہترا — کہ مومن وہ آبائے خیر الورا

حاتم وابن المنذر والبزار والحاکم وصححہ عن ابن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم
ان من ادم الصفی الی نوح النجی عشرۃ آباء لسید الانبیاء الکرام وکذلک من نوح
الی سیدنا ابراہیم عشرۃ آباء لنبینا الکریم کلہم علی دین الاسلام علیہم ازکی التحیۃ
والسلام واخرج ابن حیان فی النہر وغیرہ من اہل لبھران سیدنا ابراہیم الی
صاحب الخلق العظیم ہو الصلب الحادی والثلاثون فالکل من آدم الی نبینا
الخمسون واللہ اعلم وعلمہ احکم ہذا ملخص ما فی نجم المبین من زہر المہرۃ المحققین

اگر تیرے دل مین یہ ہو اشتباہ
کہ تحقیق وہ ذات خیر الانام
نسب مین تجاوز نکرتے مدام
دگر ابن مسعود عالی مقام

نہو اسّے حاصل تجھے گر پناہ
علیہ صلوٰۃ خدا و سلام
معدّ ے عدنان سے ای فہام
وہ پڑھتے یہ جب قول رب الانام

وَالَّذِیْنَ مِنْ بَعْدِهِمْ لَا یَعْلَمُهُمْ اِلَّا اللّٰہُ ط

تو فرماتے اسطور وہ بیگمان
سوم مالک انس عالی مرام
نسب اپنا کوئی کرے گر بیان
مسلسل الی حضرت بو البشر
اسیطور سے گر کرے وہ بیان
تو اسکو نکرتے وہ ہرگز پسند

کہ نساب لا ریب ہین کاذبان
یہ منقول ہے اُنسے اے نیکنام
پدر سے پدر تک ہمہ والدان
صفی اللہ آدم جو ہین نامور
نسب نامۂ شافع دو جہان
کہ اسّے نہ ہر شخص ہو ارجمند

تو کیونکر نسب نامۂ مصطفا
خیوری لکھا اوسکو با صد رضا

یعنی انهم یدّعون الاحصاء الی الفضائل بحسب سماعتہم عن القبائل وقد نفی اللہ
علمها عن العباد حسب تشبثہم بذلک الاعتداد لا نفی اللہ علمها مطلقاً للاعتماد
انتهی وقد قال شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان اللہ قد رفع
لی الدنیا فانا انظر الیها والی ما هو کائن فیها الی یوم القیامۃ کما انظر الی کفی هذہ
جلیاً رواہ الطبرانی فی المعجم الکبیر والدیلمی فی الفردوس والزرقانی والقسطلانی
فی الشرح والمواہب اللدنیۃ وغیرہم فی الزبر العلیہ رضی اللہ عنہم فجمیع الکوائن
الی یوم القیامۃ مکشوف علی نبینا صاحب المغیبات التامۃ وعلی ورثتہ اصحاب
الکشف والکرامۃ بحسب مراتبہم فی الشریعۃ العامۃ فکیف لا یعلم حبیب اللہ
العلام نسب نفسہ علیہ الصلوۃ والسلام وعدم تجاوزہ عن عدنان تعلیمٌ
لاصحاب الایمان بان لا ینتسب کل احد بالاوہام نفسہ الی آدم علیہ السلام
الا الذی ہو اہل ہذا المقام الا تری ما قال شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم
تعلّموا انسابکم ما تصلون بہ ارحامکم واما کراہۃ مالک بن انس رضی اللہ عنہ
بان ینتسب الانسان نفسہ اباً اباً الی ادم علیہ السلام فلہ اسباب کثیرۃ عند الفہام
منہا ما قال نبینا وشفیعنا صاحب المنّۃ من انتسب نفسہ الی غیر ابیہ لا یشم
رائحۃ الجنّۃ ولا ریب فی ان علم الانساب مزلۃ اقدام اولی الالباب فلا ینبغی
ان یجترئ کل احد من الانام فی انتساب نفسہ الی ادم علیہ السلام فضلاً
ان ینتسب حبیب اللہ العلام بقول النسابین ذوی الاوہام الی سیدنا آدم
علیہما الصلوۃ والسلام وما حبّرناہ وعبّرناہ من نسب خیر الانام علیہ افضل
الصلوۃ والسلام فہو من علم النبوّۃ والکشف التام کما اخرج ابن جریر وابن ابی

کہ علمِ خدا سے نہ وہ ماہرین ‏ وہ لاریب اِس علم سے جاہلین
تمسک اونہون کا ہمہ وہم و زور ‏ ولے اُسّے ماہر جو ہین اہلِ نور
یہ کیونکر نہو نزدِ اہلِ شہے ‏ کہ اِسطور فرمانِ خیر الورا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ان اللہ قد رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیامۃ کما انظر الی کفّی ھذہ جلیاً رواہ الطبرانی والدیلمی والزرقانی عن عمر بن الخطاب علیہم رضوان اللہ رب الارباب

کہ تحقیق دنیا کو پروردگار ‏ کیا خوب اِستادہ وُہ آشکار
رکھا پیش میرے اُسے بیحجاب ‏ تو ناظر ہین اُسپر بلا ارتیاب
جو دنیا ہین گذرا ہمہ شرّ و خیر ‏ جو گذریگا اوسمین ہمہ نفع و ضیر
اِلی یوم دین اُسمین جو واردات ‏ ہوئی یا کہ ہوگی بجملہ صفات
تو اُن سبکو مین دیکھتا ہون عیان ‏ نہ کچھ اُنسے نزدیک میری نہان
کفِ دست اپنے کو جسطور پر ‏ بلا ریب دیکھو نمین شام و سحر
اوسیطور حالاتِ کون و مکان ‏ جلی مجھپہ دائم نہ کاہے نہان
یہ فردوس و دیگر کتب مین نگار ‏ بھی لابد مواہب مین ہی آشکار
تو کیونکر نہ ماہر شفیع الانام ‏ ز آبا وُ اجدادِ پاکش مدام
وہ ہین پدر آباؤ گرچہ پسر ‏ تو پسرونسے کیونکر نہ ماہر پدر
تجاوز نہ کرتے رسولِ کریم ‏ معدّ اُئے عدنان سے اِی فہیم
تو اُمّت کو لابد یہ تعلیم ہے ‏ یہ ہر اہلِ ایمان کو تفہیم ہے
کہ ہر ایک اُسمین نہووے دلیر ‏ کہ ہر کسطرح سے کریکارِ شیر

جواب لبیبانہ یہ اے فطین | کہ ہو جسسے مسرور قلب حزین
کہ ہے علم انساب دو طور پہ | یکے از طریق نبوت شمر
دگر قسم نسّاب سے ہی عیان | کہ ہوا اوسکو حاصل بظنّ و گمان
نہ فرمانِ شارع پہ اوسکا مدار | نہ الہام ایزد سے وہ زینہار
کہ جسطور متقدّمینِ عرب | سماعت پہ تھا اونکا علمِ نسب
نہ رکھتے وہ زنہار ہمین کتاب | کہ ہو جسسے حاصل رہِ پُر صواب
کہ معلوم یہ امر نزد کبار | کہ مسطور قائم رہے باقرار
ہوا حفظ پر جسکا دائم مدار | تو ہوا اوسکے سینے سے گاہے فرار

قَالَ اُولُوا الحِکَمِ کَمَا فِی التَّعلِیمِ وَ التَّعَلُّمِ مَا حُبِّرَ قَرَّ وَ مَا حُفِظَ فَرَّ

و لے حفظِ اصحاب خیر الانام | یہ اونکا خصیصہ ہوا لا کلام
کہ وہ حاملِ دینِ خیر الورا | نہوا انسے نسیان و سہو و خطا
وہ اہلِ حفاظت وہ اہلِ صفا | وہ عصمت کے تابع وہ اہلِ وفا
جو نسّاب تھے در زمانِ رسول | وہ کرتے یہ دعویٰ بہ پیشِ فحول
کہ جملہ اُمم جو ہوئی درجہان | تو اونکا نسب ہمیہ دائم عیان
قبائل فصائل جو اُنمین تمام | تو ہم انسے ہین ماہرین لاکلام
کیا ردّ اونکا خدا آشکار | کہ ماہر نہین انسے وہ زینہار
نہین جانتا اون اُمم کو دگر | سوا خالق مالکِ بحر و بر
مگر جسکو چاہے خدائے جہان | کرے علمِ انساب اُسپر عیان
یہی ابنِ مسعود سے ہے مبین | کہ نسّاب لاریب ہین کاذبین

کہ تا مصطفا از خلیلِ خدا — یہ اکتیس پشتین بلا اشترا
تو یہ جملہ پنجاہ پشتین تمام — صفی اللہ سے تا شفیعُ الانام
کیا پھر جو تحقیق اہلِ سیر — باسماے آبائے خیرُ البشر
تو اخبار و آثار سے وہ عیان — ہوئے چون قمر پیشِ اہلِ جنان
کیا جُست جو پھر بجملہ بُروج — تو اونین مِلا مجکو ماہِ عروج
وہ یٰس و طٰہٰ وہ جلوۂ خدا — کہ خلقِ خدا جسپہ جملہ فدا
ز سر تا قدم وہ قدم کی ادا — ادائے قدم تھی قدم پر فدا
وہ سُبّوح و قُدّوس کُحلُ البصر — وہ میمِ قدیمی نطاقِ کمر

خیوری خیوری ہوئی تب ندا
کہ از لامکان روبسوئے سما

یہی سرِّ اسرار و انوار ہے — یہی نورِ انوار و اسرار ہے
نہ ہجائے پر جائے گفتار ہے — نہ گفتار کی اسمین رفتار ہے
یہ گفتار و رفتار بیکار ہے — یہ بیکار بس کارِ دربار ہے
تو ہو مثلِ شمعِ مفیضِ کسان — بنہ مُہر پروانہ وش بردہان
بنوش از سبوئے محبت شراب — تو اِس بود کو دیکھ مثلِ سراب
جگر سوختہ ہو تو مثلِ کباب — تو ہو یارِ مونس بمثلِ کتاب
ز طنبورِ قامت سرودے سرا — یہی زیر و بم کی صدا ہو ادا
محمد محمد یہ سرِّ سرور — یہ نورِ خدا او خدا اِنکا نور

خیوری نسب نامہ مصطفا

کہ جب عالمِ علم ہر شان سے — تجاوز نکرتے وہ عدنان سے
تو کیونکر تجاوز کرین جو عوام — معدّ ابنِ عدنان سے ای فہام
کہ عدنان سے پیش ہی اختلاف — نہ ہی نزدِ نسّاب یہ امر صاف
تو ہر کس نہ اسکے سزاوار ہے — یہ خاصونکا مخصوص ہی کار ہی
اِسیواسطے مالکِ ارجمند — معدّ سے بالا نکرتے پسند
کہ لائق نہ ہر شخص کے وہ بیان — کہ اِسطور فرمانِ شاہِ شہان
کرے نسبتِ خویش کوئی پسر — بغیر پدر جو نہ اِسکا پدر
تو ہرگز نہ سونگھے وہ بوئے جنان — وہ ریحِ جنانسے نہ پاوے نشان
تو لازم نہو ہمین ہر کس دلیر — سزاوار شیرونکے ہی کارِ شیر
خصوصاً نسب نامۂ مصطفا — علیہ صلوٰۃ و سلامِ خدا
کہ ہر کس نہ اِسکے سزاوار ہے — ولے وہ جو مختارِ دلدار ہے

خیوری یہ جب فضلِ مختار ہے
تو لابد وہ اِسکے سزاوار ہے

کہ علمِ نبوت سے نسب رسول — ہوئے متفق سب اہلِ وصول
کیا جیسا تخریج ابنِ جریر — وہ ابنِ ابی حاتمِ بے نظیر
سوم ابنِ منذر بسے نیکدان — وہ بزار و حاکم جو ہین از مہان
یہ از ابنِ عباس ہین راویان — ہوا انسے راضی خدائے جہان
کہ آدم سے تا پاک ذاتِ خلیل — یہ ہین مبین ۳۰ پشتین بلا قال و قیل
کیا ابنِ حیان پھر یہ بیان — ہوئے متفق انکے دیگر مہان

نہو مردمک مین زفیض تو نور	زنور تو دلمین نہووے ظہور
تو بینا نہووے یہ جملہ جہان	جہان آفرین کو نہ دیکھے جہان

خیوری نہ کر تیرا سودا بیان
تو کچھ سودۂ آخرت کر یہان

نہ محروم ہو وصف اجداد سے	تو کچھ وصف کر اونکی امداد سے
تو کر جد خاتم کا وصف سرور	کہ تیرا بھی ہو خاتمہ باخیور
سنو اے عزیز و عزیز الکلام	کہ ہو تم سے راضی عزیز الانام
کہ در وصل چارم یہ ہے بے فتور	کہ ہین شیبۃ الحمد مومن ضرور
اسیطور دیگر کتب مین نگار	ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار

قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب ان عبد المطلب بن ھاشم جد نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کان علی دین الاسلام یقر بالابداء والاعادۃ والثواب والعقاب یوحد اللہ تعالی ولا یعبد الاصنام والاوثان قال الشہرستانی ومما یدل علی اثباتہ المعاد والمبدأ انہ کان یضرب بالقداح ویقول شعر

یا ربّ انت الملک المحمود	وانت ربی اللہ المعبود

من عندک الطارف والتلید

مفاتیح تفسیر مین ہے نگار	یہ کشف القناع مین بھی آشکار
کہ وہ عبد جو مطلب کے مضاف	وہ لاریب مومن جو قرآن مین صاف
اعادہ ہوا ابدا کے وہ معتقد	وہ روز قیامت پہ تھے معتقد
وہ قائل کہ لابد ثواب و عذاب	یہ ثابت یقینا بروز حساب

ختم بر خدا وہ خدائے ورا

لُٹاتے لیئے صلوات پروردگار
بھی آل و صحابہ پہ لیل و نہار
حبیب خدا پر ہمیشہ نثار
فزون از ہمہ اہل دار القرار

وصل پانچوان حضرت عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے بیان مین یعنے اظہار براہین قاطعہ اور مضامین ساطعہ اونکے ایمان مین اصحاب فیل ور ابرۂ ذلیل کے شمۂ تبیان مین اور بیچ ذکر تولد رحمۃ للعالمین نبی الانبیاء والمرسلین صلے اللہ وسلم علیہ والہ اجمعین کے اونہین آوانین

کرون گر بیان وصف جملہ جدود
وے ایک طومار دیگر عیان
نہوتے اگر یہ عموم جنان
تو یہ باب ہوتا مفصل بیان
خدایا زمانے کے جملہ عموم
تو اون سے محفوظ ہو یہ جنان
شراب محبت سوا جو شراب
رکھے تجکو دل بر ہے مشغول جو
تو عابد وہ معبود تیرا صنم
حبیبی طبیبی و یا نور عین
توئی مردمک عین ہین انبیا
تولا ریب ہے یہ ضائے وجود
کرامات اونکی سے ہو بیگیان
نہوتے ہویدا ہموم زمان
بیان معانی وہ روح جنان
ز فکر تعلق وہ سائر ہموم
جنان ہو محب حبیبی جنان
وہ ہو دید مین آب لیکن سراب
وہ تیرا صنم ہے بلا گفت گو
صنم سے تو غافل رہین دمبدم
نہ ز نہار تنے سوا دلکو چین
وہ مژگان ہمہ زمرۂ اولیا

جو ہے عملِ مقبول مقبول ہے
بھی اُنکے موافق وہ قولِ رسول
ازانجملہ ہے یہ وفائے نذور
بھی ہے قطعِ یدِ دُزد کا بیگمان
نکاحِ محارم سے مانع مدام
نہ ہو قاتلِ دُختران اے فہام
شراب و زنا بھی یہ لابد حرام
نہ ہو تم برہنہ کبھی در طواف

یہی عملِ مقبول معمول ہے
کہ سُنّت یہ سُنّت یہ لابد قبول
کہ منّت جو مانے کرے بالضرور
کہ محفوظ ہو اُس سے خلقِ جہان
بھی از قتلِ موؤدہ اے نیکنام
کہ نقلاً یہ عقلاً اشدّ الحرام
کہ اُمّ الخبائث وہ نزدِ کرام
یہ محظور ہے نزدِ اہلِ حصاف

قال فی لدر الفریدہ عن بحر الحقائق وغیرہ من زبر اھل الدقائق ان سیدنا عبد المطلب جد شفیع الانام کان لا یقرب الاوثان ولا الاصنام تعظیماً لنورہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فضلاً ان یعبد الجماد والاجسام کما ھو جلی من سیرۃ فی کتب الاعلام ولا عبرۃ بما یفوہ الناقصون فی ھذا المرام وکیف یرضی ربنا ان یسجد نور حبیبہ للاصنام واین شان العصمۃ والحفظ التام من ذلک الشین لنورہ مزیل الظلام واللہ انہ لمعصوم علی الدوام من جمیع النقائص عند الفہام

اللھم صل وسلم علیہ والہ الطاھرین العظام

یہ بحر الحقائق سے دُرِّ فرید
کہ وہ شیبۃ الحمد عالی مقام
وہ از قربِ اصنام لیل ونہار
کہ غوّاص در بحرِ تعظیمِ نور

سزاوارِ یکتا حبیبِ وحید
ہوا اُس سے راضی خدائے انام
بھی اوثان سے اُنکو دائم فرار
وہ تھے جملہ اوقات [illegible]

خدا وَحدَہٗ اونکا یہ اِعتقاد
نکرتے وہ سجدہ برائے جماد

وہ تھے اہلِ توحیدِ پروردگار
نہ عابد صَنَم کے کبھے زینہار

کہا صاحبُ النَّحل اے ذیشعور
کہ ثابت ہوا اونکا ایمان ضرور

اِسی قول سے نزدِ اہلِ سَداد
کہ ہے دال بر مَبدَءُ وَالمَعاد

کہ دائم وہ تھے ضارِبٌ بِالقِداح
مُناجی خدا سے بطرزِ فلاح

کہ یارب توئی شاہِ محمود ہے
مُعید و مَلِک ربِّ معبود ہے

جو ہین یہ حوادث بلیل و نہار
ز نو وُ کہن جو کہ ہے آشکار

یہ نیر ہیسے طارِقِ تلیدہ عیان
توئی خالقِ خَلقِ جملہ جہان

قال فی التحریر والجامع الکبیر وغیرھما من زبر النحاریران سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کان لا یعبد الاصنام ویوحد اللہ الملک العلام وتوثر عنہ السنن الاسنی قد وردت بہا الاخبار الحسنیٰ وجاء القرآن العظیم باکثرہا من اللہ القدیم منہا الوفاء بالنذر والمنع من نکاح المحارم وقطع ید السارق والنھی عن قتل الموؤدۃ وتحریم الخمر والزنا وان لا یطوف بالبیت عریان

یہ تحریر و تحبیر مین ہے نگار
یہ تفسیر جامع مین ہے آشکار

کہ تھے شَیبَۃُ الحَمد عالی مقام
مُوَحِّد مُسلمان بسے نیک نام

یہی دین اونکا بلا اِستتر ا
کہ معبود میرا وہ یکتا خدا

بتونکی عبادت سے بیزار تھے
خدا کی عبادت مین سرشار تھے

وہ اون سُنّتون پہ ہمیشہ مُقیم
کہ جنکے مطابق کلامِ قدیم

کہ افعالِ محبوب مرغوب ہین
وہ مرغوب کیا بلکہ محبوب ہین

نسب مین اگر ایک از مشرکین
تو بد تر کوئی عیب اِسسے نہین
جو ہین انبیا پاک اِسسے مدام
تو کب اِسسے معیوب خیر الانام

قال فی الیواقیت والجواھر وغیرہ من زبر المواھر ومن طالع فیما نقلہ اھل السیر من کلام سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ لما اراد نحر سیدنا عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ ذوی الحِکَم فی قصۃ حفر بئر زمزم شھد لہ بانہ موحد وصاحب التوحید سعید یدخل الجنۃ وان لم یکن مومنا بالکتاب والرسول انتہٰی

یواقیت و دیگر کُتب مین عیان
کہ وہ شَیبۃُ الحمد اہلِ جنان
پڑھے گر کوئی اُنکا روشن کلام
جو در نحرِ نجلِ شفیعُ الانام
تو لابد شہادت کرے یہ ادا
کہ وہ اہلِ توحید سب سے امترا
تو جو اہلِ توحید ہین بندگان
وہ اہلِ جنان ہین اہلِ جنان
مُوَحِّد جو تھے بندگانِ خدا
در آن وقت فترت بصدق و صفا
تو لازم نہ تھا اونپہ ایمان مدام
بکتبِ سماوی و رُسلِ کرام
فَقَط ایک توحید سے وہ قبول
چہ جائیکہ ہون وہ فدائے رسول
کتاب سیر کو پڑھو منکرین
جہالت خودی سے نہ ہو ملحدین
تو پھر خوفِ ایزد سے ہو منصفین
نہو تم اَنا سے رجیم لعین
کہ وہ شَیبۃُ الحمد عالی وقار
بھی وہ عم بو طالب نامدار
نَبُوّت کے باعث وہ تھے جان نثار
حبیب خدا پر بلبل و نہار
مُصَدِّق وہ لاریب تھے باجنان
کہ ہین یہ حبیبِ خدا بیگمان
یہ ہین خاتم الانبیا لا کلام
بروز قیامت شفیعُ الانام

وہ نورِ محمد پہ دائم نثار — یہ شمع قدیمی وہ پروانہ وار

وہ روح و روان انکا ساجد مدام — لنورِ حبیبی علیہ السلام

وہ نورِ خدا جو کہ بے عیب ہے
خیوری کا مسجود لاریب ہے

وہ لاریب مسجودِ املاک ہے — کہ یکتا وہی ذاتِ لولاک ہے

اوسی سے صفی اللہ مسجودِ تام — کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام

ہوا اسکا حامل جو دارین مین — وہ مسجود لاریب کونین مین

جو اصلاب اسکے ہوئے حاملین — وہ مسجود لاریب ہین ساجدین

اگرچہ وہ اولادِ آدم تمام — حقیقت مین آدم وہ ہین لاکلام

کہ لابد وہ مسجود جملہ کرام — کہ وہ حاملِ نورِ خیر الانام

جو تھے شیبۃ الحمد عالی ہمم — تو لابد وہ مسجودِ جملہ صنم

تو زنہار سر کو نہ کرتے وہ خم — بطورِ عبادات پیشِ صنم

صنم کے صنم تھے وہ لابد صنم — تو پیشِ صنم کب کرین سر کو خم

یہ ہے اونکے احوال سے آشکار — تو کب قولِ ناقص کا ہو اعتبار

نہ زنہار ہے یہ رضائے ودود — کرے نورِ احمد صنم کو سجود

نہ خوشنود ہو نورِ پروردگار — کہ ہو عابدانِ صنم مین شمار

کہان شانِ عصمت کہان حفظِ تام — کہ وہ نور مستور ہو در ظلام

خدا کی قسم نورِ خیر الانام — ہمہ عیب سے پاک ہے لاکلام

جو ہے نقص در عرف و شرع مبین — وہ ہے پاک وسے یہ حق الیقین

تو ہر دینگے وہ ذرا ہم عیان — بھی قبلہ و کعبہ وہ روئے زبان
جو دنیا مین ہین اہلِ مال و منال — اگرچہ وہ از فسق ہون پائمال
رکھو پیش اونکے زمین پر یہ خد — اوٹھو بہرِ تعظیم چون سرو قد
بہ ہو تو منظور اونکی رضا — وہ مفروض تمپر جو فرضِ خدا
نہ حبِ محمد نہ یادِ رسول — نہ حسنین کی یاد و ذکرِ بتول
تو کب ذکرِ صدیق و فاروق ہو — کہ در دل چو حبِ صنا روق ہو
جو حبِ دلی سے کہے یا رسول — توئی جدِ حسنین و پدرِ بتول
تو کر یک نظر مجھپہ بہرِ خدا — خدا کی نظر یہ بہر دوسرا
جو تیری نظر سے یہ منظور ہو — تو منظورِ ایزد یہ پُر نور ہو
تو اوسکو کہو تم یہ از مشرکین — کہ ہو دشمنانِ رسولِ امین
زر و سیم و زن کی پرستش مدام — کرو بہرِ دنیا ہمیشہ قیام
جو از بہرِ تعظیم خیر الانام — بذکرِ تولد معین قیام
کہو اوسکو اے منکرانِ لئام — کہ وہ شرک ہی با خدائے انام
اگر ہو بمسجد ادا وہ قیام — تو بت خانہ ہو اوسسے مسجد تمام
ہوئی تمپہ لعنت خدا کی نثار — زیادہ ز اعدادِ رملِ القفار
کہ ہو موذیئے سید المرسلین — حسد سے خباثت مین بد از لعین
نہوتے اگر رحمتِ عالمین — درین دارِ دنیا بامن بتین
تو کرتا غضب تم پہ نازل خدا — تو ہوتے خنازیر تم از جفا
جو ابلیس و کافر نہ بولے کلام — تمارا وہی وردِ دہر صبح و شام

شہنشہ محمّد وہ ہین نائبین
ہمہ اِنکے محتاج روزِ پسین

یہ وہ یکتا مظہر بلا اِبتدا
کہ جیسے ہوا ہے ظہورِ خدا

یہ پیدا نہوتے اگر در جہان
تو پیدا نہوتے زمین آسمان

نہین بلکہ پیدا نہوتا خدا
خدائی نہ کرتا خدائے سما

خدائی سے ہے یہ خدائی سدا
خدائی نہوے بجز مصطفا

خدائی کا ہے سِرّ اونسے ادا
ادائے خدائی سے ہین مصطفا

ظہوری کالاریب ہے یہ خدا
کہ جیسے خدا کی خدائی سدا

تو وہ شیبۃ الحمد ایسے شفیق
کہ حبِ محمدؐ مین تھے وہ غریق

جو پروانہ اوس شمع پر وہ فدا
فدائے خدا تھے فدائے خدا

یہی اونکی تصدیق و ایمان ہے
دل وجان محمّد پہ قربان ہے

اِسیطور وہ عمّ خیر الورا
محمدؐ پہ لاریب دائم فدا

محمدؐ کی مجکو قسم بالیقین
خدا کی قسم تمکو اے منکرین

کہ ویسے محمّد پہ ہو تم فدا
کہ جیسے وہ دونو بصدق و صفا

نہین بلکہ ہو عابدِ سیم و زر
زحبِ دنانیر ہو درؔ بدرؔ

کہ دِرہم سے درہم بسے خوار زار
کہ دِنیار سے تمکو آخر مین نار

وہ وِی نار سے تمکو ہر وزنار
کہ ناری یہ ناری بسے جان نثار

کوئی روئے زن پر جو پروانہ وار
زوصفِ بہائم وہ دیوانہ وار

کرے سوختہ اسپہ وہ جان و مال
کہ مال عنِ القلب عقل العقال

لاحدهما من انت قال انا نوح نبی رب العالمین وقلت للآخر من انت قال انا ابراهیم

خلیل رب العالمین ثم انتبهت قالوا ان صدقت رؤیاک لیخرجن من ظهرک نبی

یومن به اهل السموات واهل الارض ودلت السلسلة علی کثرة اتباعه وانصاره

وقوتهم لتداخل حلق السلسلة ورجوعها شجرة تدل علی ثبات امره وعلو ذکره

وسیهلک من لم یومن به کما هلک قوم نوح علیه السلام وستظهر به ملة

ابراهیم علیه السلام والی هذا اوقعت اشارة النبی صلی الله علیه وسلم یوم

حنین حیث قال انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب کانه یقول انا ابن صاحب

تلک الرؤیا مفتخرا بها لما فیها من علو نبوته وعلو کلمته وفی روایة منهل الصفا

وغیره من زبراولی النهی وعلیها جمیع اشجار الاثمار الدنیویة ومعها نور انور

من الشمس ضعافا مضاعفا فسجد له العرب والعجم والنور والشجر فی التزائد

حینا فحینا فرأیت جماعة من القریش تشبثوا بالاغصان وجماعة منهم

اتفقوا علی قطعها فلما قربت هذه الشجرة رأیت شابا تفوح منه روائح الطیب

ما رأینا مثله اصلا ولا سمعنا نظیره مثلا یفرق تلک المنکرین غایة الافتراق

ویجرح عیونهم من الاحداق وتحت الشجرة شیخان قائمان قالوا یا عبد المطلب

هذه الشجرة اصل اصیل وصل لبلک قرنا فقرنا فجاء زمان ظهوره منک فانتبهت

<table>
<tr><td>جو وہ شیبۃ الحمد سردار تھے
تو حبِ محمد میں سرشار تھے
وہ تھے عارفِ حالِ خیر الانام
یہ لاریب ہیں نورِ ارض و سما</td><td>کہ وآلِ محمد پہ سردار تھے
وہ نورِ خدا سے خبردار تھے
کہ ہیں یہ شفیعِ خلائق مدام
یہ جانِ خدا انکو جانے خدا</td></tr>
</table>

	خیوری وہ ہیں بہ دب ابن پلید نکر ذکرا ونکا وہ نطفۂ ولید	

تو کر ذکرِ جدِّ شفیعُ الانام کہ وہ شیبۃ الحمد کہو نکر عریف		یہ مقصودِ اصلی یہ قلبی مرام زامر نبوّت بطرزِ لطیف

وممّا یدل علی معرفۃ سیّدنا عبد المطلبؓ بحال الرسالۃ وشرف النبوّۃ والجلالۃ لہٗ ما اشار الیہ نبینا یوم حنین صلی اللہ وسلم علیہ بلاء الخافقین بقولہ الشریف

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب	اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

قال العلامۃ الخطابی رحمہ اللہ انما قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام انا ابن عبد المطلب ھنالک لیذکر المشرکین بذلک رویا رئیھا سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ قبل تولد سیّدنا عبد اللہ والد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکانت القصۃ مشھورۃ عند الخواص والعوام فعرّفہم بھا وذکّرھم ایّاھا وھی احدی دلائل نبوّتہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ ذوی الحکم انتہی والقصۃ المذکورۃ فی الاستیعاب ھی المسطورۃ وکذا فی منح الستی ل فی معجز الرسول بان سیّدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ جد النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم بینا ھو نائم فی الحجر فانتبہ مذعورًا فاتی کھنۃ قریش قال سیدنا عبّاس رضی اللہ عنہ فتبعتہ وانا یومئذ غلام اعقل ما یقال فقال رأیت کانّ سلسلۃ من فضّۃ خرجت من ظھری ولھا اربعۃ اطراف طرف قد بلغ مشارق الارض وطرف قد یلغ مغاربھا وطرف قد بلغ عنان السماء وطرف قد جاوز الثریٰ فبینا انظر عادت شجرۃً خضراء لھا نور فبینما انا کذالک قام علیّ شیخان فقلتُ

کہ وہ پشت میری سے ظاہر ہوا
بطرز عجیبی وہ باہر ہوا

کہ لاریب ہین اوسکے اطراف چار
یکے واصل شرق اونسے کنار

ہوا واصل غرب دیگر کنار
گیا آسمان پر سوم آشکار

چہارم گیا سوئے تحت الثریٰ
تو کیا دیکھتا ہون بلا اشترا

کہ وہ سلسلہ ہے درخت کبیر
ہوا سبز پہر با شگوفہ کثیر

تو دنیا مین جملہ جو اثمار ہین
تو اونکے ہمہ اوسپہ اشجار ہین

بھی ہے نور انور ز شمس و قمر
منور رہوا ہی اسی سے شجر

کیا سجدہ اوس نور کو باادب
عجم نے بھی دیگر جو ہین یہ عرب

تو دونو وہ ہر آن ہین در مزید
تو پھر دیکھتا ہون بفکر شدید

کہ ہین دو جماعت وہان بالیقین
قریشی قبیلے سے اے دوربین

کہ متشبثین ایک اغصان سے
دگر منکرین ہین وہ خسران سے

کہ ہے انکا مقصود قطع شجر
یہ ہین متفق اسپہ اہل ضرر

ہوا جب شجر کے مین نزدیک تر
تو دیکھا جوان ایک نیکو سیر

وہ انور ز با نوار پروردگار
معطر بطیبے ز ہے مشک بار

نہ دیکھا کسینے وہ نور خدا
نہ ویسا سنا ہے کوئی از ورا

وہ قوم قریشی جو تھے قاطعین
وہ مقہور ہین اوسنے متفرقین

کہ ہی اوسکے انوار مین یہ اثر
ز حدقہ کشیدہ کرے چشم سر

تو کیا دیکھتا ہون کہ تحت الشجر
دو شیخان استادہ عالی گہر

تو اوسنے کہا مینے اے نیکذات
کہو کون ہو آپ عالی صفات

کہ اسطورہ دیکھا اونہون نے منام ۔ کہ ہون مجھسے پیدا شفیع الانام
تو اسّے وہ عارف ہوئے بالیقین ۔ کہ لاریب یہ سیّد المرسلین
تو اوس خواب ونکی سے ماہر تمام ۔ قبائل عرب کے ہمہ خاص و عام
دلیلِ نبوت سے بے ارتیاب ۔ یہ ہی خواب اُنکی بسے پرصواب
ہوئے متفق اسپہ اہلِ خبر ۔ کہ یہ خواب ہی معجزے کا اثر
نبوت کا ارہاص یہ آشکار ۔ لہذا بخاری مین ہے یہ نگار

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب ۔ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِب

کہ ہو مین نبی کذب مجھمین نہین ۔ کہ ہون پسر اس باپکا بالیقین
کہ لاریب دیکھی اُنہون نے وہ خواب ۔ وہ ہی خواب ارہاص لابد صواب
وہ میری نبوت سے تھے ماہرین ۔ کہ ہو مین حبیبِ خدا بالیقین
وہ تھے شرف میرسے ماہر مدام ۔ مبشر ہمیشہ ز ربّ الانام
وہ صادق وہ صدّیق پروردگا ۔ فدا مجھپہ دائم وہ پروانہ وار
ہوئے ماہرین خوابسے خاص و عام ۔ کہ ہون مین رسولِ خدا لاکلام
کرو یاد اوس خوابکو ہر زمان ۔ نہ غافل رہو اسّے اے مشرکان
وہ ہی معجزۃ الرسول ہین بیگمان ۔ بھی دیگر کتب مین وہ لابد عیان
کہ نائم وہ جدّ سے تھے نامدار ۔ ہوئے حجرِ کعبہ مین بے اختیار
تو دیکھا اونہون نے یہ خوابِ عجیب ۔ نہ دیدہ شنیدہ وہ امرِ غریب
اُٹھے خوابسے وہ ہوئے بیقرار ۔ گئے پیش ماہر کیا آشکار
کہ دیکھا مین سطورسے ایکخواب ۔ کہ یک سلسلہ سیم ہر بے حساب

زدیدِ خلیلِ خدا یہ بیان
کہ ہوا اُسے دینِ خلیلی عیان
وہ ذکرِ خلیلی رہے باقرار
طفیلِ محمد شہِ نامدار
وہ عمّ نبی جو کہ عبّاس تھے
وہ تعبیر کے وقت بھی پاس تھے
سُنا ہے اُنونے بگوشِ جنان
مُعبّر کی تعبیر کو بے بگمان
یہ رُویا کرامات سے بالیقین
ہوا اُسے راضی جہان آفرین
کہ ہے اوسمین علمِ نبوّت عیان
نبوّت کا رتبہ کرے وہ بیان
کہ یہ شانِ شاہِ شہانِ ورا
کہ وہ ہادیٔ اہلِ ارض و سما
وہ نورِ خدا ہے بلا اشترا
خدا کی خدائی اوسی پر فدا
ملائک بشر مین نہ ویسا ہوا
کہ وہ وحدہٗ ذات بین الورا

مُنزّہ وہ شرکت سے ہے بالیقین
یہی اعتقادِ خُیوری مبین

روی ابن سعد رضی اللہ عنہ فی طبقاتہ بالسند الجیّد ان سیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ قال لام ایمن یا برکۃ لا تغفلی عن ابنی ھذا فانی وجدتہ مع غلمان قریبًا من السدرۃ المنتہی وایضًا ان اھل الکتاب یقولون ان ابنی ھذا نبی ھذہ الامۃ

روایت کیا ابنِ سعدِ صفی
یہ ہے اُنکے طبقات مین اک روشنی
کہ یہ شیبۃ الحمد کا ہے کلام
کہ یا برکتہ اُمّ ایمن مدام
تو غافل نہو میرے فرزند سے
سرورِ فوادی جگر بند سے
حفاظت کیا کر تو اُنکی ضرور
تو خدمات اُنکی سے ہو با سرور

دیا ایک نے مجکو ایسا جواب — کہ نوح نبی مین بلا ارتیاب

دیا شیخ دیگر نے پھر یہ جواب — کہ ہون ہین خلیل خدا باصواب

ہوا پھر یہ فرمان ہر دو کبار — کہ اے شیبۃ الحمد عالی وقار

شجر یہ بلا ریب اصل اجمل — یہ ہے اصل ثابت بفرع جمیل

یہ قرناً فقرناً الیٰ این زمان — ملا تجکو ہووے یہ تجسے عیان

یہی دیکھکر مین اٹھا بے قرار — کہو اسکی تعبیر اب آشکار

تو اوسنے کہا صدق ہر گز یہ خواب — تو ہو صلب تیری سے ظاہر شتاب

نبی الورا شافع المذنبین — حبیب خدا سید المرسلین

جو ارض و سما مین ہمہ کائنات — وہ سبکے نبی ہین بصد بینات

ز جن و بشر بھی ملائک تمام — وہ ایمان لاوین بخیر الانام

یہ ہر رویت سلسلہ سے عیان — کہ ہون تابعین اونکے جملہ جہان

بسے آنکے تابع وہ پروانہ وار — اوسی شمع پر وہ کرین جان نثار

وہ اتباع و انصار انکے مدام — قوی ہون بامداد رب الانام

ہوا سلسلہ جبکہ ظاہر شجر — تو ہے اسسے روشن چو شمس و قمر

کہ ہو رفعت ذکر اونکو نصیب — کہ یاد خدا ہے زیاد حبیب

وہ ہین اہل دین متین قویم — جو ہے انکا منکر وہ اہل جحیم

جو انپر نہ ایمان لاوے لئیم — تو نازل اسی پر عذاب الیم

ہوئی نوح کی قوم جیسی تباہ — اوسیطور مغضوب وہ روسیاہ

ہوئی رویت نوح سے یہ مثال — کہ جو انکے منکر وہ اہل وبال

مزکی ہوئے جدِّ خیر الورا
کہ تھے منتظر خاتم الانبیا
ہوئے ماہرین خواب سے خاص و عام
کہ ہون انسے پیدا شفیع الانام
ہوئے قائلین اس طرح سے عرب
کہ ہین شیبۃ الحمد محبوب رب
وہ صادق مصدق وہ صدیق ہین
وہی معدن حق و تحقیق ہین
وہی چاہِ زمزم کے مختار ہین
وہ شہر الٰہی کے سردار ہین
خدا کو نہ تھی جسکہ دیوے یہ چاہ
مگر اہل جسکو جو ہین اہل چاہ
کرامات اونکی سے وہ ماہرین
اگرچہ انہو نمین بسے مشرکین
لہذا رسول حبیب الٰہ
کیا صدق اپنے یہ انکو گواہ
کہ شاہد نبوت کے وہ بالیقین
وہ اہل فتوت ز قول مبین

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ	اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ

سید الانبیا افتخار
کہ ہے جد میری صداقت شعار
مزکی وہ شاہد بلا ارتیاب
وہ صادق مصدق بخواب صواب
مبشر کیا اونکو پروردگار
کہ ہو انسے پیدا شہ نامدار
کہ ہو یہ کرامت اونہونکی مدام
مکرم معظم وہ ہون در انام
وہ جزو نبوت سے ہون کامیاب
دلیل نبوت سے انکی یہ خواب
نہوتے وہ مومن اگر اے فہام
تو ہوتا نہ اونکا یہ عالی مقام
یہ سے ہے رتبۂ اولیائے عظام
خصیصۂ ولایت سے ہے وہ منام
مشرف نہ تھے کبھی مشرکان
یہ نجم المبین مین مفصل بیان
بھی ہے رویتِ سدرۃ المنتہیٰ
وہ شانِ ولایت بلا اشتبا

که دیکھا ہین اونکو بلا اشتبرا
وہ غلمان کے ہمراہ تھے خوشخرام

قریبا من السدرۃ المنتہے
فدا اونپہ املاک ہین خاص و عام

جو ہے وقت ہین جملہ اہل کتاب
که اپنی یہ لابد نبی الورا

ہوئے متفق اسپہ سب بے ارتیاب
نبی ہذہ الامۃ سب بے امترا

سنو گوش ایمان سے اے منصفین
یہ فرمان خیر الورا بالیقین مر

قال شفیع الامم صلی اللہ علیہ وسلم ان الرویا الصالحۃ ای الحسنۃ الصادقۃ جزؤ من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ رواہ الشیخان عن انس رضی اللہ عنہ وایضا قال شفیع الانام علیہ الصلوۃ والسلام ان الرویا الصالحۃ یراہا الرجل المسلم وہی من المبشرات رواہ الامام مالک عن عطاء بن یسار رضی اللہ عنہما

چھیالیسوان حصہ ہے بیگمان
یہ ہرگز نہو وے کسیکو نصیب

نبوت کے رتبے سی خواب مہان
مگر جو کہ ہو اہل حب حبیب

کہ وہ اہل توحید ایمان شعار
خصوصا جو مذکور ہی وہ منام

وہ مقبول درگاہ پروردگار
کہ دیکھا اسے جد خیر الانام

دلیل نبوت وہ ہے بالیقین
بشارت خدا سے وہ بہر کرام

وہ ہی شاہد سید المرسلین
نذارت الہ سے وہ بہر لئام

کہ ہون شیبۃ الحمد سے بیگمان
محرین انکی تصدیق جو مرد مان

حبیب خدا سید انس و جان
وہ محبوب ایزد وہ اہل جنان

جو ہوا اونکا منکر وہ مردود ہو
وہ نوح نبی و خلیل خدا

وہ شداد و نمرود مطرود ہو
یہ لاریب دو شاہد مدعا

واتی البیت واخذ بحلقتہ وھو یقول

یَا رَبِّ لَا اَرْجُو لَہُمْ سِوَاکَا	یَا رَبِّ فَامْنَعْ عَنْہُمْ حِمَاکَا
اِنَّ عَدُوَّ الْبَیْتِ مَنْ عَادَاکَا	فَامْنَعْہُمْ اَنْ یُخْرِبُوْا قُرَاکَا

ثُمَّ قَالَ

لَاھُمَّ اِنَّ الْمَرْءَ یَمْنَعُ	رَحْلَہٗ فَامْنَعْ رِحَالَکْ
وَانْصُرْ عَلٰی اٰلِ الصَّلِیْ	بِ وَعَابِدِیْہِ الْیَوْمَ اٰلَکْ

فجھز ابرھۃ جیشہ وقدم الفیل الاعظم المذکور فکانوا کلما وجھوہ الی الحرم براٴ ولم یبرحوان ضربوہ علی راسہ واذا وجھوہ الی الیمن اوالی غیرہ من سائر الجھات ھرول فامر ابرھۃ ان یسقی الفیل الخمر لیذھب تمییزہ فسقوہ فثبت علی امرہ ای ماوجہ الی الحرم وسیدنا عبد المطلب رضی اللہ عنہ کان یدعوا اللہ التفت فاذا بطیر فقال واللہ انھا الطیر غریبۃ لانجدیۃ ولاتھامیۃ ولاحجازیۃ وان لھا شانا فطلع ھو وابو مسعود الثقفی جبلا کانا یشاھدان عسکر ابرھۃ فارسل اللہ علیھم طیرا اسود اصفر لمناقیر خضر الاعناق طوالھا وخضرا وبیضا وبلقا قال ابن جبیر رضی اللہ عنہ لم یر مثلھا لاقبلھا ولا بعدھا وقد جاء فی الخبر انھا طیر بین السماء والارض تعیش وتفرخ ومع کل طائر حجر فی منقارہ وحجرا فی رجلیہ اکبر من العدسۃ واصغر من الحمصۃ وعن ابن عباس رضی اللہ عنھما انہ رای منھا عند امہانی رضی اللہ عنھا نحو قفیز مخطط بحمرۃ فکان الحجر یقع علی کل واحد منھم فیخرج من اسفلہ وینفذ من الفیل ومن بیضھم فیخرق الارض وعلی کل حجر اسم من یقع علیہ فھلک اکثرھم وذھب بعضھم ھاربا ثم رکب

کرامات انکی پہ روشن دلیل	اسی طور سے قصۂ اہل فیل

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا أَبَابِيلَ تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ

هذه القصة العجيبة والافعال الغريبة دالة على شرف نبينا الكريم عليه اطيب الصلوٰة والتسليم لانها من الارهاصات وهي معدودة من المعجزات وعلى كرامة سيدنا عبد المطلب رضي الله عنه لانه مظهر الارهاصات صاحب خوارق العادات وفي دفع الشدائد مستجاب الدعوات كان امير اصحاب الفيل برهة الصباح الاشرم ومعنى برهة في لسان الحبشة الابيض الوجه فلما بلغ اطراف الحرم اخذ اموال الناس وفيها مائتا بعير لسيدنا عبد المطلب رضي الله عنه فخرج اليه فقيل لابرهة هذا سيد قريش وصاحب عير مكة المكرمة فعظمه وفخمه واسند عى انجاح مرامه فقال حاجتي ان تامر برد مائتي بعير قال سقطت من عيني جئت لاهدم البيت الذي هو شرف آبائك الكرام واساس دينكم على الدوام فالهاك عنه ذود فقال انا رب الابل لا رب البيت له رب سيمنعك عنه فقال ردوا عليه بعرانه لينظر من يحفظ البيت مني فامر باحضار الفيل الابيض الاعظم الذي اسمه محمود وكنيته ابو العباس وهو فيل النجاشي بعثه اليه بسوا له لم ير مثله عظماً وجسماً وقوةً فلما نظر الفيل الى وجه سيدنا عبد المطلب رضي الله عنه سجد له وما كان من عادته ان يسجد لاحد فانطقه الله سبحانه وتعالى فقال السلام على النور الذي من صلبك يا عبد المطلب فغضب برهة من مشاهدة هذه الخوارق للعادات فاخذ سيدنا عبد المطلب مائتي بعير

وہ تہا فیل ابیض قوی و عظیم — عدیم النظیر وہ یکتا جسیم
وہ رفتار مین مثل برق جہان — وہ انوار مین تہا براق جنان
کہ اوسکی سفیدی سے خیرہ بصر — بھی رفتار اوسکی سے عاجز نظر
تو جد حبیبی شفیع الامم — وہ اوسوقت لابد رئیس حرم
کیا اخذ ابرہ نے دو صد بعیر — زاموال جد بشیر و نذیر
گئے پیش ابرہ وہ عالی مقام — تو اسنے کیا اونکی تعظیم تام
کیا اونکی توقیر و اکرام زین — ہوئے چشم ابرہ مین چون نور عین
تو اسطور سے اسنے کی التجا — جو فرماؤ خدمت مین لاؤن بجا
تو اوسوقت بولے یہ روشن ضمیر — کہ دے مجکو واپس جو میرے بعیر
تو بولا کہ اے سید قوم خویش — بحشمت تو چون مرد یک ملکہ بیش
اگر مانگتے تجھسے میرا جو تخت — تصدق تہا وہ تیرکہ ہوا اہل بخت
جو میرا یہ ہی مال و ملک و سریر — وہ ہی پیش جاہ تو از بس حقیر
یہ فرمان ہوتا اگر برملا — نکر ہدم کعبہ یمن کو تو جا
تو اوسوقت فی الفور ہوتا روان — سوئے شہر صنعائے خلد جہان
بحشمت تو بودی جلیل الہمم — مکرم معظم جمیل الشیم
ولے اب ہوئے آپ بے اعتبار — نہ ہی میرے نزدیک ہرگز وقار
کہ معلوم یہ آپ کو بیگمان — کہ لاریب میرا یہ عزم جنان
کرون خانۂ دین تمارا خراب — تمارے بزرگونکا ہی جو مآب
تمارے جو اجداد عالی مرام — تو اونکا وہ لاریب دار السلام

سبین نا عبد المطلب رضی اللہ عنہ لینظر فوجدہم ہلکوا فاحتمل ما شاء اللہ من
صفراء و بیضاء ثم اعلم اہل مکۃ بہلاکہم فخرجوا فانہبوا واخذ ابرہۃ داء
اسقط انامله واعضاءہ ووصل الی الحبشۃ وطائر یحلق فوقہ حتی بلغ الی
النجاشی فقص علیہ القصۃ فتعجب منہا النجاشی وسئل منہ تعجبا کیف کانت
تلک الطیور اہلکت ہولاء المبارزین فوقع نظر ابرہۃ علی ذلک الطیر فقال
ایہا الملک ہذا منہا ففی ذلک الان اوقع الطیر الحجر علیہ فخر میتا بین یدیہ
فاری اللہ النجاشی کیف کان ہلاک اصحابہ وآیۃ العبرۃ صارت منقشۃ علی
صحیفۃ قلبہ ہذا ملخصا فی التحریر وروح البیان والجامع الکبیر ومفاتیح
الغیب والسراج المنیر وغیرہا من زبر النحاریر وتفصیل لقصۃ مع سبب
تجاسرہم علی ہدم بیت اللہ الامین مسطور فی کتابی نجم المبین اللہم اہد القوم
الملحدین وانصرنا علی الاعداء المنکرین بجاہ حبیبک سید المرسلین وصل وسلم
علیہ وعلی الہ اجمعین ؁

سنو ای محبانِ خیر البشر
کہ مکے مین آئے وہ اصحابِ فیل
جو سردار اونکا وہ ابرہ طغام
چہل صد بتعداد پیلِ دمان
وہ شتران تعبیر سے بر کنار
کہ ابرہ کا لا بد نجاشی ظہیر
وہ اوس فیل سے تہا بسے فیل مست

یہ لاریب سے ہے معجزے کا اثر
ہوئے قہر ایزد سے جملہ ذلیل
وہ صنعا سے آیا بصد احتشام
سہ لکھ عسکری تہا سوار حصان
و لے اونکی سہ لاکھ جملہ قطار
لیا او سنے محمود فیل شہیر
وہ فیلِ دمان اوسنے تہا خود پرست

نہین مجکو زنہار غم اے خدا | کہ ہر مرد کا ہے یہی اقتضا
کہ اپنے محل سے وہ مانع سدا | نہ دے غیر کو او نہین ہرگز وہ جا
تو تو بھی نہ دے اونکو زنہار جا | تو کر منع تا اپنی جا ہین وہ جا
مظفر تو کر مجکو بر اشقیا | کہ منصور رہو آل تیری سدا
وہ آل صلیبی وہ اہل جفا | نہین ہون آل تیری تو بچیا خدا
وہ عابد چلیپہ کے صبح و مسا | تو معبود میرا تو رب الورا
ہوئی اونکی مقبول فوراً دعا | بلا اونکو جو اونکا تھا مدعا
کہ دیکھا اونہون نے یہ بعد از دعا | کہ طیران افواج طیر از سما
تو فرمایا واللہ وہ طیر عجیب | کہ ہے شان اونکی بطرز غریب
نہ ہین وہ حجازی نہ بحری طیور | نہ ہین وہ تہامی نہ بری ظہور
نہ نجدی نہ مصری نہ شامی وہ طیر | عجیبہ غریبہ وہ در شکل و سیر
کوئی ہے سیہ مثل پرہائے زاغ | کوئی گردن سبز جون برگ باغ
بمنقار اشقر بپائے دراز | ملخ سے بڑے لشکر بے نیاز
کوئی فوج بیضا کوئی سبز رنگ | کوئی فوج بلقا روان بیدرنگ
وہ شان الہی وہ غیبی طیور | نہ دیکھا کبھی اونکو اہل شعور
وہ جدہ کی جانب سے تھے آشکار | خدا جانے لاریب اونکا شمار
بہر ایک سنگ کنکرہ اے فطین | وہ ظاہر ہین سنگریز لیکن نہ طین
کبیر از عدس وہ چنے سے صغیر | وہ خاصیت زہر ہین سب بے نظیر
خط سرخ اونپر وہ خونی نشان | وہ مخصوص ہر ایک بہر کہان

تو اوسکا نہ ہرگز کیا کچھ سوال ۔ وہ بُغران مانگے جو دنیا کا مال
دیا اوسکو تب آپنے یہ جواب ۔ جوابِ مصفا جو لبِّ لباب
کہ ربُّ الابل مین نہیین کلام ۔ نہون ربِّ کعبہ ربُّ الانام
کہ اِس بیت کا ربّ ربُّ الوریٰ ۔ کرے منع تجکو بلا امترا
سنا آپ سے اُسنے جب یہ جواب ۔ تو بولا کہ محمود لاؤ شتاب
حمیدہ صفت سے وہ محمود نام ۔ وہ محمودِ محمود تھا لا کلام
وہ محمود مجلس مین حاضر ہوا ۔ تو وہ منظرِ نورِ ناظر ہوا
پڑی شیبۃُ الحمد پر جب نظر ۔ تو اُسنے زمین پر رکھا اپنا سر
کیا شیبۃُ الحمد کو پھر سجود ۔ کہ محمود کا حمد سے ہے وجود
رکھے شاخِ پُر میوہ سر بر زمین ۔ کہ ہوتا بعِ اصل وہ بالیقین
ہوا جبکہ سجدے سے وہ سرفراز ۔ تو اِسطور ناطق ہوا با نیاز
کہ جو صلب تیری سے نورِ خدا ۔ سلامِ خدا اوسپہ دائم فدا
لئے شیبۃُ الحمد سا اپنے بعیر ۔ تو پھر آئے نزدیکِ بیتُ القدیر
پکڑ حلقۂ در کیا یہ دعا ۔ بقلبِ سلیم و بصد التجا
کہ اے ربِّ اہلِ زمین و سما ۔ نہ تیرے سوا ہی کسی سے رجا
کہ ہمسے کرے دور شرّ و بلا ۔ تو اصحابِ فیلان کو دے اب سزا
مجھے فضل تیرے سے ہی یہ رجا ۔ کہ اونکی حمایت نکرے خدا
کیا جسنے تجھسے عداوت ذرا ۔ نہوا اوسکا والی تو بہرِ حما
تو کر منع اُنکو ز عزمِ جفا ۔ کہ وہ عزمِ تخریبِ اُمُّ القریٰ

تو اونکو کیا عصفِ ماکول جب
زبان وجنان سے وہ شکرِ خدا
کہ نازل کیا اونپہ حق نے غضب
وہ سنگریزہ گرتا جہان فیل پر
وہ جس شخص کے سر پہ کرتا قرار
کہ وہ مار تھی مارِ پروردگار
جَبَل پر کھڑے دیکھتے اُنکا حال
کہ مُردار ہوتے وہ اصحابِ فیل
خدا نے کہا اونکو اصحابِ فیل
اَبابیل سے جب وہ خستہ ہوئے
کیا اوسنے لشکر سے فوراً فرار
لیا سر پہ چادر کو مثلِ زنان
وہ طیرِ غضب اُسپہ طیران سدا
گئے لشکری جبکہ سوئے سقر
تو اُسنے کیا سوئے حبشہ فرار
گیا جب وہ پیشِ نجاشی دوان
نجاشی نے سنکر کہا ئے نبیل
اَبابیل وسجّیل کیا تھی وہان
یہی لفظ ابرہ کہ این مثلِ او

تو اوس شیبۃ الحمد نے دیکھ سب
کیا حسبِ مقدور بشری ادا
وہ فاعل حقیقی یہ ظاہر سبب
تو وہ اسفلِ فیل کرتا گذر
تو دل اوسکا مسموم چون ہر بار
وہ ظاہر مین تھی مار باطن مین نار
بھی وہ شیبۃ الحمد نیکو خصال
وہ فیلون سے جیفہ بلا قال وقیل
کہ فیلون سے تھے سنگدل وہ ذلیل
تو ابرہ کے ابرہ شکستہ ہوئے
کہ فرعون سے فرعون ایکبار
زنان سے وہ بدتر ہوا در جہان
وہ در انتظار رہئے حکم خدا
تو خالی خیم تھے وہ مملوِّ زر
وہ طیرِ غضب اوسپہ طیران شعار
تو اُسنے کیا جملہ قصہ بیان
ضعیفون سے کیونکر قوی ہو ذلیل
کہا مثل ہیں طیر کے ہی نشان
تو پھینکا وہین اُسنے سجّیل کو

وہ منقار مین ایک پنجونمین دو — گرے جسپہ فی الفور مردہ وہ ہو

ادہر تو دعا کا ہوا یہ اثر — ادھر کا بھی قصہ سنو مختصر

کیا سجدہ محمود نے جب وہان — ہوئے شیبۃ الحمد اسّے روان

تو ابرہ کے دلمین وہ ابرہ ہوا — نہ سجدے سے کچھ اسکو عبرہ ہوا

وہ ابرہ بمعنائے ابیض عیان — سیہ دل ہوا اسّے وہ بیگمان

وہ ابرہ سے اشتر ہوا در نہان — ہوا اسفل السافلین کا نشان

کیا حکم لشکر کو ہوویں روان — کرین ہدم کعبہ کو فیل دمان

ہوئے مستعد اسپہ سب خاص و عام — ہمہ فیل و عسکر وہ جملہ لئام

مگر ایک مسعود محمود نبیل — کہ اسنے نہ مانا وہ حکم ذلیل

چلاوین اسے جبکہ سوئے حرم — تو وہ لیٹ جائے نہ رکھے قدم

زمین پر وہ بیٹھے تو مثل زمین — نہ ہرگز اٹھے اسّے وہ مہ جبین

کیا جہد محمود کو جب سجود — کہ پروا نہ تہا بر جمال و دود

ازل مین وہ منقاد خیر الانام — تو اسّے ہوا اوسکا محمود نام

قدم پر گرا جبکہ وہ نیکنام — تو کیونکر گرائے وہ بیت الحرام

چلاوین اگر اوسکو سوئے یمن — تو چلتا وہ مثل ظبیئے ختن

زد و کوب اسپر ہوا سب محن — ولے اسنے ہرگز نہ مانا سخن

محبت جو دعوی بلا ہے گواہ — گواہ گر نہووے تو دعوی تباہ

اسی کشمکش مین وہ اصحاب فیل — کہ سب کید اونکا ہوا پھر ضلیل

کہ طیر ابابیل اونپر ظلیل — وہ سجیل ترمی باذن جلیل

وہ نورِ خدائی وہ نجم المبین | لِرَجمُ الشیاطین زاہلِ یقین
وہ یٰسں و طٰہٰ وہ حرزِ متین | وہ حاضر وہ ناظر لجملہ مکین
یہ فرشِ زمین اور عرشِ برین | ہمہ خاک پائے ہمان نازنین
چہ فرشی چہ عرشی و جملہ مکین | ہمہ نعل بردارِ آن مہ جبین
زشرکت منزہ وہ نورِ مبین | وہی وحدہٗ در ہمہ محسنین
اگرچہ وہ ہین لامکانی امین | ولیکن ہوئے لامکانسے مکین
تو پیدا ہوئے وہ مکین در مکان | تو پیدا ہوا وہ خدائے جہان
خدائے جہان جبکہ پیدا ہوا | تو اوسپر دلِ خلق شیدا ہوا

خدائے غیوری ہویدا ہوا
خدائی ندائے سویدا ہوا

وہ نیمہ محرم سے اے نیکدان | الٰی مولدِ سیدِ انس و جان
زمان خمس و خمسین [۵۵] لیل و نہار | ہوئے متفق اسپہ اکثر کبار
وہ تہا عدلِ نوشیروان کا زمان | چہل سال و دو ہے [۴۲] وہ تہا حکم ران
زعیسٰی الٰی مولدِ مصطفا | صدی چھٹے [۶] ہوئی نزد اہلِ صفا
وفاتِ سکندر سے خیر الانام | صدی ہشت [۸] و بالا وہ ہشتاد عام
زداود تا سید الانبیا | سنہ ہشت و یک الف [۱۰۰۸] ایراذ کیا
زموسٰی الٰی شافع المذنبین | صدی تین و دو و الف [۲۳۰۰] ہین بالیقین
براہیم سے تا شفیع الورا | سنہ ہفت و سہ الف [۳۰۰۰] بے امترا
زنوح نبی تا حبیبِ احد | چہل چار صد [۴۴۹] عام و بالا نود

ہوا ابرہ پر کنکرہ کارگر | لگا اوسکے دلمین وہ ابرہ کا سر

تو ما بور ابرہ ہوا چون کلاب | قلیس سقر مین ہوا باریاب

ہوئے جبکہ مردہ وہ سب نابکار | تو اونسے عفونت ہوئی آشکار

ہوئے اوسسے رنجیدہ اہل عرب | رئیس حرم پیش آئے وہ سب

کہ اے شیبۃ الحمد نیکو لقا | کرین کسطرح شکر تیرا ادا

کہ ذات تو یمن خدائے جہان | صفات تو بر خلق امن و امان

ز امن تو دفع شر و بلا | زمین تو حاصل عطائے خدا

سراسر وجود تو برکات و خیر | وجود تو دفع ہمہ شر و ضیر

کرو اب عنایت بفضل وفور | کہ جلدی سے ہو یہ بلا ہمسے دور

تو پھر شیبۃ الحمد نے کی دعا | کہ اے خالق اہل ارض و سما

یہ زندہ و مردہ وبال جہان | تو ان موذیون سے ہمین دے امان

تو ایسا ہوا پھر دعا کا اثر | کہ سیلاب سے وہ گئے در سقر

ہوئے امن و راحت مین جملہ عرب | نہ کچھ خوف اعدا انہین روز و شب

کیا غارت مال اصحاب فیل | ہوئے جملہ آسودہ. قال و قیل

جو وہ شیبۃ الحمد عالی گہر | بھی عفان و مسعود کا جو پدر

یہ تینو غنا مین ہوئے سب سے بیش | کہ سب سے یہ تھی حسن طالع مین پیش

وہ تاریخ نیمہ محرم ضرور | ہوا جبکہ اونپر غضب کا ظہور

اوسی سال مین رحمت عالمین | حبیب خدا سید المرسلین

وہ شمس الضحٰے شافع المذنبین | وہ بدر الدجیٰ حامئ یوم دین

وہ آلِ صلیبی وہ اہلِ جفا
وہ عابد چلیپہ کے صبح و مسا
ہوئی اونکی مقبول فوراً دعا
تو کفار ہرگز نہ آلِ خدا

مَیں ہوں آل تیری تو تجا خدا
تو معبود میرا تو ربّ الورا
ملا اونکو جو اونکا تھا مدعا
جو آلِ خدا ہو وہ مومن سدا

قال فی التحریر والتحبیر و بدیع المثال و منیع المنال وغیرھا من زبر ارباب الکمال ان الآل جمع فی المعنی و مفرد فی المبنی یطلق بالاشتراک علی معان احدھا الاتباع والمطیع نحو آل فرعون والثانی النفس نحو آل موسی و آل ھارون والثالث اولاد البنت کالحسنین رضی اللہ عنہما والرابع الابناء و اولادھم کآل ابرھیم و آل عمران و آل داؤد علیہم السلام والخامس کل مؤمن تقی کذا اجاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین سئل عن الآل والسادس الاولیاء الذین ھم اھل الکشف والشھود والسابع الخلیفۃ والامام وھولاء من حیث الوراثۃ العلمیۃ والعملیۃ والحالیۃ والثامن الاصحاب من قرابۃ الصحبۃ والتاسع الشرفاء والعاشر الاھل والعیال فآل الصلیب عابدی الصلیب و آل الرب موحد اللہ الحسیب وھذا من القسم الاول واللہ الاعلم الاجل

کہ لاریب ہے آل سے یہ مراد
جو ہو نفی و اثبات اندر دعا
وہی کلمۂ باقیہ بے گمان
وہی ہو دعائے خلیلِ خدا
وہ لاارجو رَبّا سواک ضرور

کہ جو تابعانِ خدا سے عباد
وہی اصلِ توحید بے امترا
وہی کلمۂ طیبہ ہے عیان
ہوئی جو کہ مقبول ربّ الورا
یہی ہو وہ توحیدِ اہلِ شعور

ہبوطِ صفیُّ اللہ سے کر شمار
صدی ہفت و نیمہ گزشتش ہزار

جو ہین ابنِ اسحاق نیکو خصال
یہ از ابنِ عباس و نکا مقال

ز آدم اِلیٰ خلقِ عرشِ عظیم
بیان اسکا بسیار نزدِ فہیم

و لے اسطرحسے بانسِ جلیل
یہ نجمُ المبین مین بہ روشن دلیل

کہ پیدا ہوا پیش جملہ انام
وہ نورِ محمّد علیہ السّلام

ز نورِ الٰہی قدیمُ الصّفات
جو ہے کنزِ مخفی وہ بالبیّنات

سَنَہ الفِ الف اور ستّر ہزار
دگر او سپہ پیچھے سو تو کراب شمار

سَنَہ آخرت سے جو نزدِ کبار
وہ دنیا کا سنہ لاکھ ستین ہزار

کہ جب سال دنیا مین گذرے ہزار
تو عقبےٰ کا یکروز ہووے شمار

غیوری جو ہے دورۂ احمدی
غدا سے خدا تک وہ ہے سرمدی

قال فی انس الجلیل ان اللہ تعالیٰ خلق نور حبیبہ صلے اللہ علیہ وسلم فی سائر الکائنات بالف الف وستمائۃ وسبعین الف سنۃ قال فی شرف المصطفیٰ ھذا بسنۃ الآخرۃ وھی ثلاثمائۃ وستون یومًا وکل یوم الف سنۃ من سنۃ الدنیا

سنو اے محبّان خیرُ الورا
علیہ صلوٰۃ و سلامِ خدا

کہ وہ شیبۃُ الحمد کی جو دعا
کہ اے خالقِ اہلِ ارض و سما

نہ تیرے سوا ہے کسی سے رجا
کہ ہمسے کرے دور شرّ و بلا

مجے فضل تیرسے ہے یہ رجا
کہ اونکی حمایت نکر اے خدا

مظفر تو کر مجکو بر اشقیا
کہ منصور ہو آل تیری سدا

خدا سے تو ڈر اے لعین و رجیم	نہ زنہار ہو تو ز اہلِ جحیم
کہ فیضِ قدیمی جو لاریب ہی	وہ نورِ الٰہی جو بے عیب ہی
نہ کہہ نسب او سکے مین کچھ عیب ہی	کہ لاریب وہ عالمِ غیب ہی
مقالات و حالاتِ اُمّت مدام	یہ جملہ عیان عینِ خیر الانام
اذیت نہ دے اونکو تو اے لعین	کہ لاریب وہ رحمتِ عالمین
تو اوس رحمتِ حق سے ہی مُستفید	تو کر شکر اوسکا نہو چون یزید
ازان شُکر لازم یہ ہی بیگمان	کہ ورد زبان ہو یہ باصدقِ جان
کہ سب ما درو پدرِ شاہِ شہان	وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان

خیوری کا واللہ یہ ایمانِ جان
کہ وہ جانِ ایمان وہ جانِ جنان

اللّٰہم صلّ وسلّم علیہ وعلیٰ اٰلہ الراجعین الیہ ملأ السمٰوات وخزائنہا وملأ الاکوان وکوائنہا

وصل چھٹا بیچ ردّ بعض شبہات اربابِ شین کے اور بیان ایمان والدینِ شریفین سید الثقلین کے پہلا شبہ یہ کہ فقہ اکبر مین عبارت ماتا علی الکفر مذکور ہے اور یہ رسالہ امام اعظم رحمہ اللہ الاکرم کا مشہور ہے دوسرا شبہ یہ کہ اگر والدینِ جدّ الحسن والحسین صلّی اللہ وسلّم علیہ وعلیٰ اٰلہ الواصلین الیہ اہلِ ایمان تھے تو پھر اونکو زندہ کرنا کیا ضرور تھا اور اُس زندہ کرنے مین حق تعالیٰ کو کیا منظور تھا تیسرا شبہ یہ کہ ایمان یاس باب

یہی ہے وہ مضمونِ جملہ دعا
کہ ربُّ الوریٰ ہے خدائے سما

ربوبیّتِ رب کا اقرار ہے
عبودیّتِ بندہ اظہار ہے

بتونکی عبادت سے بیزار ہے
دلِ صاف اونکا جو مختار ہے

وہ حُبِّ محمد مین سرشار ہے
وہ سرشارِ جنّت مین سردار ہے

غیوری اِسی سے تو سردار ہے
کہ قدمِ محمّد پہ سردار ہے

تو جب قدمِ احمد پہ سردار ہے
تو سردارِ دنیا سے بیزار ہے

یہ اظہر مِنَ الشَّمس تحقیق ہے
یہ اَبین مِنَ الاَمس تمہیق ہے

سُوَیدائے دلمین یہ تصدیق ہی
زربّی یہی مجکو توفیق ہے

کہ آباؤ اَجدادِ خیر الانام
ہمہ اولیائے خدا لاکلام

جو وہ شَیبۃ الحمد جدِ حبیب
نہوتے وَلیِّ صَفیّ لبیب

تو لاَ اَرجُو رَبًّا سِوَاکَ بیان
نکرتے دعا مین وہ ہرگز عیان

بتون سے وہ کرتے بسے التجا
کہ ہی کافرونکی اونہون سے رجا

وہ ضَرّائے سَرّائے مین لاکلام
ہمہ رنج و راحت مین ہر صبح و شام

خدا سے وہ کرتے یہی التجا
نہ تیرے سوا ہی کسی سے رَجا

تو ہی جائے امید میری سدا
مدد کر مدد کر مدد اے خدا

اسیطور کُتُبِ سِیَر مین بیان
جہان اونکا احوال جسمین عیان

سوا اسکے وہ اہلِ فترت ضرور
نہو مطلقًا اونپہ حکمِ کفور

کہ آیا نہ اون پاس کوئی رسول
تو کیونکر معاتب وہ ہوون بے فضول

عبودیتِ عبد تیرا مقام
قدم پر جبین رکھ جبین پر تو جان
تو اِس نحو تیری سے جب محو ہو
تو پھر مکتبِ عشق مین ہو مقیم
اَلِف بَا پہ از چشمِ دل کر نظر
کہ آخر مین ہے وہ جو اوّل رقیم
کہ اوّل خدا اور آخر خد
یہی جلوہ اُوسے جو پیدا ہوا
وہ لاریب جب اُسسے پیدا ہوا
تو چاہا کہ یہ جلوہ ہو در عیان
تو پیدا ہوا جلوہ گاہِ خدا
وہ جب دستِ قدرت سے پیدا ہوا
ہوا جب مَنصَّہ پہ جَلوہ نمود
مَنصَّہ سے ظاہر ہین آدم مُراد
بنائے مَنصّے بسے جَلوہ گاہ
تو نورِ خدا کا ہوا پھر ظہور
مَنصّے ہمہ پاک ای ذیشعور

گدائے درِ پیر ہو تو مدام
وہی جانِ جان ہو یہ وِردِ جنان
تو سُکرِ اَنَا سے تجے صَحو ہو
بھی پڑھ ابجد محوِ لوح جسیم
تو پھر دیکھ اوسمین یہی مُستقر
وہ اُسسے یہ آسئے وہی ہے قدیم
ولے درمیان جلوہ مُصطفا
تو لا بد وہ اِسسے ہو یدا ہوا
تو اِس جلوہ خود پہ شیدا ہوا
تو ہو اُسسے ہر اعیان کچھ بیان
خدا جسسے پیدا ہوا بر مَلا
تو حور و مَلَک اوسپہ شَیدا ہوا
کیا تب ملائک نے اوسکو سجود
کہ وہ مَظہرِ نورِ خیرُ العِبادِ
ہوا ہر مَنصّہ پہ جَلوہ اِلٰہ
محمدؐ سے پیدا ہوا وہ غفور
کہ ہین مَظہرِ نورِ قدسی ضرور

غیوری یہی قولِ غفّار ہے
کہ طیّب کو طیّب سزاوار ہے

شرع مین نامنظور ہے چہ جائیکہ ایمان لانا قبول ہو

اوسکا جواز اہل قبور سے

سنو اے عزیزو بگوش جنان — کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان

کہ مذکور بالا کے جو منکران — وہ ہین معترض اسطرح سے عیان

کہ ہی فقہ اکبر مین ایسا بیان — کہ ماتا علی الکفر وہ والدان

یہ ہی بو حنیفہ کی اشہر کتاب — امام ائمہ وہ بے ارتیاب

تو کسطور ثابت یہ ہو بالیقین — کہ سب ہین پدر خیر الورا مومنین

یہ ہے وسوسہ از لعین رجیم — ولیکن وہ معذور نزد فہیم

کہ ماہر نہین ایسے اسرار کے — شناور نہ وہ بحر زخار کے

نہ نحوی کا اس بحر مین کاربار — کہ محوی یہان دیکھتا ہی کنار

یہ وہ بحر ہے جسمین خود ناخدا — گریبان کرے چاک بہر ہبا

معاذ اللہ ہرگز نہ یہ افتخار — یہ ہی اونکا انصاف سے اعتذار

گدائی سے اونکو بسے عار ہے — اونہین منصب شاہ درکار ہی

جبلت مین دائم ریاست کی بو — تقدم کی ہر وقت ہی جستجو

تو کیونکر یہ امارہ مامور ہو — نہ حاکم جو محکوم در ذل و خو

لہذا ہوا وابتغوا کا خطاب — الیہ الوسیلہ کہ ہو کامیاب

انا ربکم نفس کا ہے کلام — کہے رب عبدی یہ پڑہ تو مدام

کہ من ای شیئ یہ تیرا وجود — یہ من نطفۃ ہے بنا تیرا بود

نہ نطفے کو لائق انا زینہار — تو کہہ انت ربی مین ہون شرمسار

قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح الفقہ الاکبر وقولہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ماتا علی الایمان لیس ھذہ النسخۃ فی اصل شارح تصدی لھذا المراد لکونہ ظاھراً فی معرض البیان الی آخر ما قال بالا بقال ۵۔

جو متعشقہ ہین بسے بد نہاد　　تو در اصل ہے انکا وہ اعتقاد

کیا اونسے پھر اخذ معتزلیان　　وہ لاریب ہی کفر نزد مہان

کتاب و مصنف ہوئے ایکنام　　وہ معتزلیون سے یہ سنی امام

کیا نقل اوسکو بسے مردمان　　باآن لفظ و مضمون در ہر زمان

ہوا نام نامی پہ یہ اشتہر ام　　کہ ہین بوحنیفہ وہ کوفی امام

کہ یہ فقہ اکبر ز نعمان ضرور　　امام ائمہ وہ ہین بے فتور

یہ تحقیق سے انکی تحریر ہے　　نہ اسمین کوئی جائے تقریر ہے

ہمارے زمانے مین جسطور پر　　جو ہی غنیۃ الطالبین اے پسر

کہ ہی اوسمین اندک ز غوث الانام　　جو باقی ہمہ اوسمین دیگر کلام

اسیطور وہ فقہ مخلوط جو　　مروج ہوئی وہ بلا جست جو

جو حساد سے تھے منکران امام　　ملا اونکو یہ وقت حسب المرام

تو وہ قول ماتا جو ہے ناسداد　　وہ معتزلیونکا جو ہے اعتقاد

تو اون سب نے اوسکو بصد اہتمام　　کیا درج بھی در کتاب امام

لکھا متصل اوسکے بھی یہ کلام　　کہ ایمانپہ گذرے شفیع الانام

بسے نسخ اوسکے ہوئی بھر نگار　　کہ موجود وہ اوراق ہی در شمار

مروج ہوئی وہ بلا گفت گو　　کسی نے نہ کی اوسمین کچھ جستجو

کہ نوری کے لائق جو نوری ضرور — کہ ناری کو ناری سے لابد سرور
نہ کر تو دلایہ بیانِ صدور — کہ ملحد کو اسّے نہ ہرگز سرور
تو کر وہ بیان ظاہری آشکار — کہ ہے اہلِ ظاہر کا جسپر مدار
سنو اے محبانِ اہلِ صواب — کہ اُس شبہہ کا مختصر یہ جواب
کہ ہین بیس[۲۰] فقہائے روئے زمین — وہ کُنیت مین ہین متحد بالیقین
ہمہ بو حنیفہ سے مشہور ہین — بسے مردمان اسّے مغرور ہین
بصائر مین ہی یہ بصیرت عیان — یہ قاموس مین مختصر ہی بیان
از انجملہ ہے وہ بخاری مقر — کہ وہ بو حنیفہ سے بھی مشتہر
وہ ہی ابنِ یوسف بلا ارتیاب — کیا اُسنے تالیف بھی یک کتاب
عقائد مین بھی فقہِ اکبر بنام — وہ موجز باوراق ستّہ تمام
جو ہی فقہِ اکبر کتابِ امام — کیا اُسمین زیر و زبر کچھ کلام
بھی تصریح اوسمین کیا بعض جا — کیا بعض جا مین بسے افترا
لکھا اوسمین یہ جملہ از بسکہ شین — کہ ما تا علی الکفر وہ والدین
لکھا بعد اُسکے یہ بھی اے فہام — کہ ایمان پہ گذرے شفیع الانام
تو روشن ہوا اسّے یہ بالیقین — کہ معتزلہ سے ہی وہ بیشک لعین
کہ ممکن یہ نزدیک معتزلیان — کہ ہو سلب ایمان زپیغمبران
ولے اونکا لاریب یہ اعتقاد — کہ ایمان پہ گذرے شفیع العباد
چنانچہ یہی افترائے لئیم — ہوا شرح ملّا علی مین رقیم
یہی لفظ اوس جائے مذکور ہین — بسے اسّے مفتون و مغرور ہین

پشیمان ہوئے قولِ تحقیر سے | نہ مہلت ملی اونکو تقدیر سے
کہ تحریر سے وہ کرین سب عیان | رجوع دلی کو مفصّل بیان
اَجل کے منادی نے کی جب ندا | تو لبّیک بولے وہ مکّی سدا
ہوئی جبکہ تائید پروردگار | تو تحقیق اوسکی ہوئی آشکار
کہ جو فقہِ اکبر کتابِ امام | مُحرّر قدیمی وہ نزدِ کرام
تو اوسمین نہ کچھہ اسکا ہرگز نشان | کہ مَاتَا عَلَی الْکُفر وہ والدان
ولے بوحنیفہ بخاری وطن | تو جب اُسکے نسخے ہوئے مُمتحَن
تو اونمین وہی جملہ مذکور تہا | اوسی مُفتری سے وہ پُرزور تہا
تو پہر بوحنیفہ جو اعظم امام | امامِ ائمہ جلیل المقام
وہ اِس مسئلے مین ہوئے پاکصاف | نہ باقی رہا اسمین کچھہ اختلاف
جو علمائے نامی امامانِ دین | تو اونپر کیا افترا مُفسدین
لکہا اونکی تصنیف و تالیف مین | بھی تقریظ و تنمیق و توصیف مین
خلافِ عقائد بسے شرّ و زور | فروعات مین بھی کیا ہے فتور
عدیدہ مکائد وہ تھے مُفسدان | نہو اسکی تفصیل ممکن یہان
وہ محبوبِ سُبحان و غوثُ الاُمم | وہ شعرانیِٔ سیّدی ذی ہمم
جو ہین ابنِ حنبل وہ عالیمقام | بھی وہ شیخِ اکبر جو بینَ الانام
اِمامِ غزالی بسے نیک نام | جلالِ سیوطی جلیلُ المرام
بھی صاحبِ ہدایہ وہ بُرہان تام | سوا اِن بزرگونکے دیگر فخام
ہوا اونسے راضی خدائے انام | اونہونپر ہوئے افترائے لئام

یعلمون منه صحة الاعتقاد لافتتنوا بما وجدوه تحت وسادته وکذلک دسوا
علی صاحب القاموس کتابا فی الرد علی الامام الهمام ابی حنیفة وتکفیره ودفعوه
الی ابی بکر الخیاط الیمنی رضی الله عنه فارسل یلوم الشیخ مجد الدین علی ذلک
فکتب الشیخ مجد الدین رضی الله عنه الیه ان کان بلغک هذا الکتاب فاحرقه
فانه افتراء من الاعداء وانا من اعظم المعتقدین فی الامام ابی حنیفة النعمان
بلغه الله اعلی غرف الجنان وذکرت مناقبه فی مجلد وکذلک دسوا علی الامام
الغزالی عدة مسائل فی کتاب الاحیاء وظفر القاضی عیاض رضی الله عنه بنسخة
من تلک النسخ فامر باحراقها قال الامام الشعرانی قدس الله سره النورانی
وکذلک دسوا علی فی کتابی المسمی بالبحر المورود جملة من العقائد الزائغة واشاعوا
تلک العقائد فی مصر و مکة المکرمة نحو ثلاث سنین وانا بری منها واذا علمت ذلک
فاعلم ان الحسدة قد دسوا علی الشیخ الاکبر قدس الله سره الانور فی کتبه کما
دسوا فی کتبی فانه امر قد شاهدته عن اهل عصری فی حقی فالله یغفر لنا
ولهم امین وقد اخبرنی بذلک الشیخ سیدی ابو الطاهر المغربی نزیل مکة
المشرفة ثم اخرج لی نسخة الفتوحات التی قابلها علی نسخة الشیخ التی بخطه فی مدینة
قونیة فلم ار فیها شیأ مما کنت اتوقف فیه وحذفته حین اختصرت الفتوحات
فلا ینبغی ان یصدق فینا شیئ مما ینسب الینا علی لسنة الذین لا یخشون الله
تعالی انتهی وقال عقل القرن الحادی عشر سیدی وسندی ابن الحجر
فی الخیرات الحسان روح الله روحه فی اعلی غرف الجنان واعلم ان بعض
المتعصبین ممن لم یمنح توفیقا جاء فی بکتاب منسوب الی الغزالی قدس الله

اسیطور سے ہی بسے افترا
خیوری پہ از دستِ اہلِ طغیٰ

جو اسبابِ تکفیر ہین بالیقین
وہابیہ نجدیہ ہین وہ لئام
رسولِ خدا سے نہ اونکو حیا
تو کیونکر نہ مجھپر کرین افترا
یہ مشتے نمونہ برائے فہام

کرین افترا مجپہ وہ ملحدین
خوارج عقائد مین ہین لاکلام
خدا پر کرین افترا اشقیا
ازل مین وہ موذی ہوئے پرجفا
مفصل وہ نجم المبین مین تمام

خیوری تو کر ذکر الفاظ چند
کہ اسناد نزدِ محقق پسند

قال العلامة والحافظ الفهامة ابن حجر المکی قدس الله سره الزکی فی فتاواه والموجود فیها ذلك لابی حنیفة ابن یوسف البخاری لا لابی حنیفة النعمان بن ثابت الکوفی رضی الله عنه وقال الفقیه النبیه الطحطاوی قدس الله سره الارضی والسماوی علی الدر المختار شرح تنویر الابصار وما فی الفقه الاکبر من ان والدیه صلی الله علیه وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علی الامام الاعظم رحمه الله الاکرم ویدل علیه ان النسخ المعتمدة منه لیس فیها شیئ من ذلك قال فی تحفة المرید واما ما نقل عن الامام ابی حنیفة رضی الله عنه فی الفقه الاکبر من ان والدیه صلی الله علیه وسلم ماتا علی الکفر فمدسوس علیه وحاشا ان یقول ذلك والقصة مشهورة قال فی الیواقیت والجواهر وقد دس الزنادقة تحت وسادة الامام احمد بن حنبل فی مرض موته عقائد زائغة ولولا ان اصحابه

نہ ہے یہ مقالِ امامِ ہمام — جو نعمانِ ثابت وہ کوفی مقام
جو ہے نصرتِ دین کتابِ متین — تو ہی اسمین تفصیل وسکی مبین
بھی طحاوی ئے دُرّمین ہی نگار — کہ در فقہِ اکبر جو ہی آشکار
کہ ماتا علی الکفر وہ والدین — یہ مدسوس نعمان یہ ہی قولِ شین
یہ ہی افترا بر امامِ ہمام — یہ اظہر من الشمس نزدِ فہام
کہ جو معتمد اوسکے نسخے عیان — تو اونمین نہین اسکا ہرگز نشان
یہ در تحفہ ہے تحفہ بہرِ مرید — کہ اسطور سے جو مقالِ عنید
کہ در فقہِ اکبر یہ ہے لاکلام — کہ بر کفر گذرے وہ دونو کرام
تو لاریب یہ افترا بر امام — نہین اونکا زنہار ایسا کلام
کہ وہ پاک اُس قول سے ای ولید — نہو پاک مردونسے قولِ پلید
کہ ہی ذات جیسی تو ویسی صفات — تو ہی طیبون کے لئے طیبات
خبیثات لابد برائے خبیث — تو لاریب وہ قول قولِ خبیث
ہوا قصہ افترا بس شہیر — نہ محتاجِ تفصیل ہی جو بصیر

تو حاصل ہوا جملہ تعبیر سے
خیوری کی فرخندہ تقدیر سے

نہ تقدیر سے یہ نہ تدبیر سے — یہ نورِ محمد کی تنویر سے
کہ اوس ابن یوسف کا ہی وہ مقال — کہ ہو جتنے مومن کو لابد ملال
وہ لاریب ہی افترا بر امام — کہ ہین پاک آسے وہ نزدِ فہام
جو ہی فقہِ اکبر کتاب امام — تو جو معتمد اُسکے نسخے تمام

سرہ العالی فیہ من التعصب الضیع والحظ الشنیع علی امام المسلمین وحید
الائمۃ المجتہدین ابی حنیفۃ الکوفی قدس اللہ سرہ الصوفی ما تضم عنہ الاذان
ویقول الموفق عند سماعہ لیت ذلک ما کان ثم ظفرت بانہ لمحمود المعتزلی
لا لحجۃ الاسلام محمد الغزالی قال المحقق العلامۃ والمدقق الفہامۃ عبد الحکیم
رحمۃ اللہ الکریم فی ترجمۃ غنیۃ الطالبین عند نسبۃ المرجیۃ من الفرق الناریۃ
الی امام المسلمین بہذا التحقیق الانیق المبین اعلم ان ذکر الحنفیۃ فی فرق
المرجیۃ والقول بان الایمان عندہم المعرفۃ والاقرار باللہ ورسولہ خلاف
مذہب ہذہ الطائفۃ المقرر فی الکتب فان بعض المبتدعین المبغضین
لہذہ الفرقۃ ادخل تلک العبارۃ فی کلام الشیخ رضی اللہ عنہ ہذا ملخص ما فی
الجزو السابع المتین من کتابی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین وان الفرقۃ
الوہابیۃ ذات الفرقۃ والعقائد الخارجیۃ قد افتروا علی ہذا المولف لمسکین
صانہ اللہ من شر المفسدین افتراءً وفیرا تقریرًا وتحریرًا اللہم اہد المعاندین
رشدہا وذکرہم اہوال الموت وما بعدہا لان بالحسد فقدت بصیرتہم
وبالحقد خبثت سریرتہم فانہم فی قفار الطغیان یعمہون صم وبکم عمی فہم
لا یرجعون وکیف لا یکون ذلک المجنون شعر

کل العداوۃ قد ترجی زوالہا	الا عداوۃ من عاداک من حسد
یہ فرمان ابن حجر بیگمان	یہ اونکے فتاویمیں روشن بیان
کہ در فقہ اکبر جو مسطور ہے	کہ ما تا علی الکفر مذکور ہے
یہ اوس بوحنیفہ کا لا بد سخن	جو ہے ابن یوسف بخاری وطن

تو ملّا نے چاہا یہ اے ذیشعور
کہ اطفائے نورِ خدا ہو ضرور

ولیکن وہ نورِ خدا لاکلام
ہوا دین و دنیا ہین لابد تمام

کہ ہین والدینِ شفیعُ الانام
مُوحِّد مُسلمان وہ ناجی مدام

روایت یہ ہے عائشہ سے عیان
ہوا اُنسے راضی خدائے جہان

کہ داعی ہوئے ربسے خیرُ الانام
عَلَیہِ صلوۃِ خدا و سلام

کہ ربّی تو ئی خالقِ بحر و بر
تو کر زندہ اب میرے مادر پدر

تو ایمان وہ لاوین مجھپہ ہو سرور
سرورِ فوادی سے در چشم نور

تو کر ابرِ چشمونسے باغِ جنان
تر و تازہ خندان چو باغِ جنان

کیا حق نے اونکی دعا مستجاب
تو زندہ ہوئے وہ بلا ارتیاب

فآمنّا ہر دو علَے المُصطفا
اگرچہ وہ تھے اہلِ ایمان سدا

ہوئے پھر وہ مشتاقِ ربّ السّما
گئے دارِ فانی سے دار البقا

یہ ثابت ہوا نزدِ اہلِ خبر
ہوئے متّفق اسپہ اہلِ بصر

ازانجملہ ہین بیہقی و خطیب
سُہیلی جلالِ سیوطی لبیب

وہ ابنِ عساکر وہ ابنِ مُنیر
بھی وہ ابنِ شاہین و صفدی خبیر

بھی وہ قسطلانی و ابنِ حجر
بھی وہ قُرطبی ناصرِ دین دگر

ابُو القاسم و سُبکیئے نامدار
بھی وہ ابنِ سیّد جو ہین باوقار

سنوسی و زرقانیئے ذی بصر
بھی وہ تلمسانی بسے معتبر

وہ طبری جو ہین از محبّانِ دین
سوا انکے دیگر جو از کاملین

کہ احیائے ابوین بہرِ حبیب
کیا حق نے ظاہر نہو تو مریب

تو ممکن نہیں اسکا ہرگز نشان	کہاں یہ نشان وکہاں انکی شان
جو مذکور بالا ہے پر صواب	وہ منکر کا دندان شکن ہے جواب
نہ ملا کی اسمیں چلے کوئی بات	کہ دن جلد ہو کہہ ملا کی یہ رات

قال فی تحفۃ المرید وشرح زبدۃ التوحید غلط علی القاری یغفر اللہ لہ فی کلمۃ شنیعۃ قالہا واراد ان یطفیٔ نور اللہ بالنفوہ والحق الذی تلقی للہ علیہ ان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم ناجیان محکوم بایمانہما وروی عن عائشۃ رض انہ صلی اللہ علیہ وسلم سال ربہ ان یحیی لہ ابویہ فاحیاہما فآمنا بہ ایضا ثم اماتہما واللہ سبحانہ ان یخص نبیہ بما شاء من فضیلۃ وان ینعم علیہ بما شاء من کرامۃ انتہی واتفق علی صحۃ ہذا الحدیث الامام السہیلی فی الروض والعلامۃ القرطبی فی التذکرۃ والقسطلانی فی المواہب والزرقانی فی شرحہ وابن ناصر الدمشقی فی مورد الصادی وتقی الدین فی التعظیم والمنۃ والخطیب فی السابق واللاحق والجلال السیوطی فی الخصائص وفی مقامۃ السندسیۃ وغیرہم کابن عساکر وابن شاہین ومحب الدین الطبری وابن المنیر والصفدی والسنوسی والتلمسانی وقال ابن سید الناس فی العیون بعد صحۃ اسناد ذلک انہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یزل راقیا فی المقامات السنیۃ صاعدا علی الدرجات العلیۃ الی ان قبض اللہ روحہ الطاہرۃ الیہ وازلفہ بما خصہ بہ لدیہ من الکرامات الباہرۃ والمعجزات القاہرۃ فلا تلتفت الی اعتراض المعترضین اللہم رض عن الائمۃ حفاظ الدین

یہ در زبدہ تحفہ ہوا ہے رقیم	یہ ہی تحفہ از بہر قلب سلیم
کہ ملا علی نام سے جو شہیر	غلط بولے واللہ وہ قول ضریر
وہ کلمہ شنیعہ بلا ارتیاب	لہ یغفر اللہ قول عذاب

لیلۃ فدعی اللہ سیدنا عیسی علیہ السلام فاحیاھا فعاشت بعد ذلک و ولدلھا
فقالوا یحیی من کان قریب العہد من الموت فلعلھم لم یموتوا بل اصابتہم سکتۃ
فاحی لنا سام بن نوح علیہما السلام فقال عیسی علیہ السلام دلونی علی قبرہ فخرج
والقوم معہ حتی انتہی الی قبرہ فدعی اللہ تعالی بالاسم الاعظم فخرج من قبرہ
وقد شاب راسہ فقال سیدنا عیسی علیہ السلام کیف شاب راسک ولم یکن فی
زمانک شیب قال یا روح اللہ لما دعوتنی سمعت صوتا یقول اجب روح اللہ فظننت
ان القیامۃ قد قامت فمن ہول ذلک شاب راسی فسالہ عن النزع فقال یا روح اللہ
ان مرارتہ ما ذھب الی الان من حنجرتی وقد کان من وقت موتہ اکثر من اربعۃ
آلاف سنۃ فقال للقوم صدقوہ فانہ نبی فآمن بہ بعضہم وکذبہ آخرون ثم قال
لہ مت فقال بشرط ان یعیذنی اللہ سکرات الموت فدعی اللہ تعالی فاجابہ انتہی
قال الحافظ جلال الدین روح اللہ روحہ فی العلیین فی الخصائص بہذہ النفائس
انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام جمع لہ کلما اوتیہ الانبیاء علیہم
الصلوۃ والسلام من المعجزات والفضائل ولم تجتمع لغیرہ تلک الشمائل وقال القاضی
عیاض رحمہ اللہ الفیاض فی کتابہ الشفا ومعجزات نبینا صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ
اظہر من سائر معجزات الانبیاء علیہم السلام بوجہین کثرتھا وانہ لم یوت نبی
معجزۃ الا وعند نبینا مثلھا اوما ھو ابلغ منھا وقد نبہ القوم علی ذلک ومن ثمہ
قول القائل ذی المجد والفضائل شعر

لِکُلِّ نَبِیٍّ فِی الْاَنَامِ فَضِیْلَۃٌ	وَجُمْلَتُھَا مَجْمُوْعَۃٌ لِمُحَمَّدٍ

یقول المولف المسکین اناف اللہ رحیق المحبین انہ لا یخفی علی المتمعر البہفوف

نہ کر تو بہ تردد نہیں یہ عجیب
کہ عبدِ محمد کو ہے یہ نصیب

غلامِ محمد جو ہیں چاکران
وہ اِیا میں عیسیٰ سے برتر نہان

کیا زندہ عیسیٰ نے کل مُردہ چار
کیا زندہ محبوب نے بے شمار

کہاں ہے وہ عیسیٰ کہاں چاکران
وہ بر آسمان و یہ در لامکان

وہ احیائے محبوب ہو گر بیان
تو استادہ قبروں سے ہوں شاہدان

مکاں سے بنے لامکاں کا نشان
تو وہ لامکاں سے پھریں در مکان

چھوڑی تو کر بند تیرا یہ جوش
تو کر وہ بیان جو سنے اہلِ ہوش

تو پھر بعدِ تذکیر در جملہ گوش
نشین پیش احمد چو بردہ خموش

قال فی التفسیر الکبیر والسراج المنیر وغیرہما من تزبر النحاریر قال سیدنا عبد اللہ
بن عباس رضی اللہ عنہما ان سیدنا عیسیٰ علیہ السلام قد احیا اربعۃ انفس
عازر وابن العجوز وابنۃ العاشر وسیدنا سام بن نوح علیہما السلام واما عازر فکان
صدیقا لہ فارسلت اختہ الی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام ان اخی عازر یموت وکانت
بینہما مسیرۃ ثلاثۃ ایام فاتی ھو واصحابہ فوجدوہ قد مات منذ ثلاثۃ ایام
فقال لاختہ انطلقی بنا الی قبرہ فانطلقت معہم الیہ فدعی اللہ سبحانہ وتعالیٰ
فقام وخرج من قبرہ فعاش وولد لہ واما ابن العجوز فمر بہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
وھو محمول علی السریر میتا فدعی اللہ لہ سیدنا عیسیٰ علیہ السلام فجلس علی سریرہ
ونزل عن اعناق الرجال ولبس ثیابہ وحمل السریر علی عنقہ ورجع الی اھلہ فبقی
وولد لہ واما ابنۃ العاشر وکان رجلا یاخذ العشور ماتت لہ بنت واتت علیہا

وذلك ببركة النبي صلى الله عليه وسلم وعلى اله واصحابه ذوى الحكم فكل ذلك من معجزاته عليه الصلوة والسلام المقبول ثم ذكر اسرارًا لا تطيقها العقول وروى ابن عدى وابن ابى الدنيا والبيهقى وابو نعيم عن انس بن مالك عليهم رضوان الله فى جميع المسالك ان شابا من الانصار توفى وله ام عجوز عمياء فسجيناه وعزيناها فقالت مات ابنى قلنا نعم فقالت اللهم ان كنت تعلم انى هاجرت اليك والى نبيك رجاء ان تعيننى على كل شدة فلا تحملن على هذه المصيبة فما برحنا ان كشف الثوب عن وجهه فطعم وطعمنا معه قال العلامة على القارى رحمه الله البارى فى شرح الشفا مزيل الشقا وفى هذه الخبر عند الثقات بيان على ان الكرامات نوع من المعجزات بل هى ابلغ منها حيث حصل للتابع ما يحصل للمتبوع من خوارق العادات انتهى قال العلامة الزرقانى عليه الرضوان الربانى روى انه بقى بعد رحلته صلى الله عليه وسلم وتوفيت امه فى حياته انتهى وظهور احياء الموتى فى هذه الامة الرحيمة من اهل التصريف والمواهب الفخيمة قد بلغ حد التواتر عند ذوى القريحة السليمة كاحياء الغوث الصمدانى والمحبوب السبحانى سيدى وسندى عبد القادر الجيلانى قدس الله اسراره وافاض علينا انواره واحياء سيدى عبد الله البسرى قدس الله سره السرى واحياء سيدى يوسف الدهانى قدس الله سره النورانى واحياء سيدى الشيخ الاهدل قدس الله سره الاجمل وغير هولاء العظام كما هو مصرح فى زمر الفخام كالطبقات لسيدى تاج الدين وبهجة الاسرار وفتح المبين فى انواع كرامات الصالحين وغيرها كما هى مذكورة فى نجم المهتدى قال الامام القرطبى فى التذكرة رضى الله عنه ان فضائله صلى الله عليه وسلم وخصائصه

واجتلی عند البلمع العروف ان جمیع ما وصل لی سائر الانبیاء و الرسل لعظام علی نبینا وعلیہم الصلوٰة والسلام من العلوم الربانیة والمعارف لصمدانیة والفضائل الجلیة والشمائل لعلیة والآیات الباہرة والمعجزات القاہرة فھو کاخذ العصفور بالمنقار من بحار فیوض نبینا المختار اوکنیل النملة رشفا من الامطار صلی اللہ وسلم علیہ عدد رمل القفار وعلی لہ واصحابہ الاطہار ما زجل زاجل بحسن التذکار وللہ در ما قال قسقاس لعاشقین بنراس لواصلین سیدی محمد البوصری قدس اللہ سرہ الناصری شعر

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسُلُ الْكِرَامُ بِهَا	فَإِنَّمَا اتَّصَلَتْ مِنْ نُوْرِهٖ بِهِمِ
فَإِنَّهٗ شَمْسُ فَضْلٍ هُمْ كَوَاكِبُهَا	يُظْهِرْنَ أَنْوَارَهَا لِلنَّاسِ فِي الظُّلَمِ
وَكُلُّهُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ	غَرْفًا مِنَ الْبَحْرِ أَوْ رَشْفًا مِنَ الدِّيَمِ
وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمِ	مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ أَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِكَ خَیْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ

قال الحافظ ابن المبارک فی الابریز معزیا الی سیدی عبد العزیز قدس اللہ سرھما وافاض علینا برھما ان کل ما اعطی سیدنا سلیمان وسیدنا داؤد وسیدنا عیسی وسائر الانبیاء الکرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰة والسلام اعطاہ اللہ تعالی وزیادة لاھل لتصریف من امة سیدنا محمد علیہ الصلوٰة والسلام وعلی الہ واصحابہ البررة العظام فان اللہ تعالی سخر لھم الجن والانس والشیاطین والریح والملائکة وسائر العوالم باسرھا ومکنھم من القدرة علی ابراء الاکمہ والابرص واحیاء الموتی

که مضمونِ شبہ جو مذکور ہے — سراسر وہ دیجور بے نور ہے
که لازم نہین اُستے یہ ای پسر — که ناجی موحّد نہ وہ پیشتر
نہ ملزوم یہ از دعائے حبیب — که ہرگز موحّد نہ تھے وہ لبیب
که واللہ بلاریب وہ والدین — موحّد ہمیشہ وہ ہین نورِ عین
ولیکن خدا نے زنورِ قدیم — کیا سرّ پیدا بوصفِ عظیم
وہ ذاتِ محمّد وہ حُبِّ قِدم — وہ از کنزِ مخفی جلیلُ الہمم
خزائن خدا کے جو مملوِّ جود — تصدّق ہوئے بر حبیبِ ودود
کیا اونسے پیدا ہمہ انبیا — وہ ہین اصل یہ شاخ بے اِنتہا
ہوئے کلمہ گو اُنکے شاہ و گدا — نَبِیُّ النَّبِیِّین ہین مصطفا
خدا بعد ہے جو بزرگی تمام — وہ اونپر ختم ہے نہ اسمین کلام
تو محتاج اُنکے ہمہ مرسلین — مددگار سکے وہی بالیقین
براہیم گرچہ خلیلِ خدا — ولے اُنکے شافع شفیعُ الورا
وہ ہون منتظر اِنکے روزِ جزا — که یہ کب کرین بند قہرِ خدا
کرین بند پھر قہر کو مصطفا — که لاریب ہین یہ حبیبِ خدا
یہ کھولین شفاعت کا در ای امین — تو عین الیقین ہو جو علم الیقین
کرین پھر شفاعت نبی و ولی — علیٰ حسبِ منصب خفی و جلی
تو خوشنود ہون کب حبیبِ خدا — که ہون اُنکے مان باپ روزِ جزا
پس پشت ذاتِ خلیلِ خدا — جو لاریب محتاجِ خیرُ الورا
یہ لاریب تحقیرِ شاہِ کبیر — که ہون اُسکے والد گدائے امیر

لم تزل تتوالی وتتابع الی حین رحلتہ من الدنیا فکان احیاؤہما مما فضلہ اللہ بہ واکرمہ ولیس احیاؤہما وایمانہما بممتنع عقلاً ولا شرعاً فقد ورد فی الکتاب العزیز احیاء قتیل بنی اسرائیل واخبارہ بقاتلہ وکان سیدنا عیسی علیہ السلام یحیی الموتی وکذلک احیی اللہ علی ید نبینا صلی اللہ علیہ وسلم جماعۃ من الموتی واذا ثبت ہذا فما یمتنع ایمانہما بعد احیائہما ویکون ذلک زیادۃ فی کرامتہ وفضیلتہ صلعم

ہذا ملخص ما فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

کہ ہی وہ خصوصیتے مصطفا
کیا اونکو مخصوص ربّ العلا

وہ از معجزاتِ شفیعُ الورا
کرامت وہ ہی اولیا کی سدا

وہ درجاتِ علیا پہ راقی مدام
خدانے دیا اونکو عالی مقام

یہ لاریب ہے فضل ربّ الانام
نہین اسکے منکر مگر جو لئام

بگوشِ جنان سن تو ای ہوشمند
بہوشِ جہان پہر تو ہوا رجمند

کہ دو طور ہین معترض منکران
باحیائے ابوینِ شاہِ جہان

تو اون دو سے یہ ایک نزدِ عوام
نہ یہ شبہ نزدِ خواصِ کرام

کہ گر مادر و پدرِ خیرُ الانام
وہ لاریب تھی مومنانِ عظام

تو کیونکی شفیعُ الورا نے دعا
کہ زندہ تو کر اونکو اب ایخدا

کہ مجبیر وہ ایمان لاوین ضرور
تو ہوا ٓ ہے دل میرا باصد سرور

اِسی غم مین دائم وہ با درد سوز
کہ تھی چشم گریان ز شب تا بروز

جو ہی اِسکا لابد مفصّل جواب
وہ نجم المبین مین بلا ارتیاب

ولے مختصر جو یہان آشکار
کہ جائے مطوّل نہ یہ زینہار

خدایا تو اِس درد کی کر دوا
کہ ہو مجکو حاصل بزودی شفا

تو حق نے کیا اونکی دعوت قبول
کہ مقبول بیشک دعائے رسول

کیا زندہ اونکو جہان آفرین
کہ خوشنود ہون رحمتِ عالمین

وہ ایمانپہ ایمان لائے ضرور
وہ نورٌ علےٰ نور سے پُرصدور

ہوئے نورِ ایمانسے روشن جنان
صحابہ مین داخل ہوئے بیگمان

کیا کوچ پھر سوئے دارُ البقا
تو راضی ہوئے ربِ خیرُ الوریٰ

بسے حکمتِ خالقِ بحر و بر
باِ حیائے ابوینِ خیرُ البشر

ہوئی ایک مذکورُ نسے یہان
وِلِ رِسَّتہ نجم المبین مین عیان

درود خدا بر حبیبِ اِلٰہ
بھی آل و صحابہ پہ شام و پگاہ

وہ اجدادِ امجاد پر ہون مدام
بھی بر مادر و پدرِ خیرُ الانام

خیوری بیانِ تو از بس جمیل
ولیکن بیان کر تو روشن دلیل

فالحاصل ان ابویہ صلے اللہ علیہ وسلم مُوَحِّدان من اھل الجنات وبکاؤ نبیّنا
شفیع الامم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ما کان لتعذیبھما وتلوّثھما برجس الشرک ودنس
الکفر او بدخولھما فی شیئ مما کان علیہ اھل الجاھلیۃ وانما کان ھو اسفاً علی مافاتھما
من ادراک ایامہ والایمان بہ صلے اللہ علیہ وسلم وشرف الدخول فی ھذہ الامۃ
کیف لا وقد قال علیہ الصلوۃ والسلام لم ازل اُنقل من اصلاب الطاھرین الے
ارحام الطاھرات کما رواہ ابونعیم وقال علیہ الصلوۃ والسلام انا من اصحاب الیمین
وانا خیر اصحاب الیمین وانا من السابقین وانا خیر السابقین وغیر ذلک

یہ ہی خفت شہ بسے پر خطر
کہ غیرونکا محتاج اوسکا پدر

توکیونکر نہ غمناک ہو پادشاہ
کہ غمناک ابوین شام و پگاہ

علاوہ یہ ہی نزد عقل رصین
ہوئے اسّے ماہر جو ہین منصفین

کہ ہے شفقت ابن کا اقتضا
کہ ہون اسکے ابوین باصد علا

کسیطور اونکی نہ تحقیر ہو
نہو انکے منصب مین کچھ گفتگو

مکرّم معظّم رہین وہ مدام
معزّز عزیزو نہین ہون وہ عظام

تولا بد پسر اوسّے مسرور ہو
مراد جنان سے وہ پر نور ہو

خصوصًا دل شافع المذنبین
حبیب خدا رحمت عالمین

کہ موصوف دائم بخلق عظیم
وبالمومنین رؤف و رحیم

خیوری یہ ارحم نہایت شفیق
کہ یہ بحر عصیان ہین دائم غریق

لہذا حزین تھے شفیع الورا
اسی غم سے تھی دیدہ گریان سدا

ہمیشہ یہی آپ کی التجا
کہ اے خالق مالک ہر سرا

کیا تونے مجکو بفضل مبین
شہ انبیا رحمت عالمین

ہمہ فرشیات وہمہ عرشیات
وہ محتاج میرے وہ میری صفات

وسلے میرے ابوین کو اے جلیل
کیا تونے محتاج ذات خلیل

سے ملے رتبہ اونکو طفیل دگر
نہو خیر امت مین اونکا مقر

پسر اونکا لابد خدا کا حبیب
نہو اوسکے رتبے سو انکو نصیب

اگر مجسے محروم ہون والدین
توکیونکر ہوا انکا ہین نور عین

سوا ان کتابوں کے دیگر کتاب ‏— ہے معتبر وہ بلا ارتیاب

ولے ہے مرام دلی اختصار ‏— تو خروار سے ہی یہ مشتے نگار

کہ سب متفق اسپہ ہین لاکلام ‏— کہ وہ والدین شفیع الانام

علی دین توحید پروردگار ‏— وہ ہین اہل جنت نکر اضطرار

ولے تھی تمنائے خیر الورا ‏— جناب خدا مین یہ صبح و مسا

کہ ہون میرے ابوین زندہ ضرور ‏— تو ہو مجکو حاصل نہایت سرور

جو یکتا وہ غنچۂ رجائے دلی ‏— گلے روضۂ سرمدی ہو چلی

چلی بعد مدت کے باد عطا ‏— تو غنچے ہوئے گل بفضل خدا

جو اس باب مین ہی بجائے رسول ‏— ہویدا ہوا جو کہ نزد فحول

نہ تہا اسلئے وہ کہ یہ والدین ‏— معاذ اللہ وہ اہل تعذیب شین

و یا کفر سے وہ ملوث جنان ‏— و یا رسم کفار پر سے تھے روان

خدا پاک ہی اسسے وہ پاک تھے ‏— وہ لاریب اطہر ز املاک تھے

احادیث متواترہ سے عیان ‏— ہوئے متفق اسپہ اہل جنان

کہ ہین سابقین سے شفیع الورا ‏— جو اہل یمین سے وہ افضل سدا

وہ لاریب از طاہرین کرام ‏— کہ بر دین توحید تھے وہ عظام

نصوص الہی سے یہ مدعا ‏— بھی اظہر من الشمس ہے بے امترا

ہوا ہفت آیہ سے وہ آشکار ‏— اسی مختصر مین نکر اضطرار

ولے وہ بجائے تاسف مدام ‏— یقیناً اسیواسطے اے فہام

کہ دونو نے پایا نہ خیر الزمان ‏— زمان حبیب خدائے جہان

من الاحادیث البالغۃ مبلغ التواتر وقولہ تعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی
قد شمل ما انعم اللہ علیہ باحیاء ابویہ وایمانھما بہ صلے اللہ علیہ وسلم بعد انھما
کانا علی الحنیفیۃ والتوحید بنور التقی فی قلبھما کما ھو ثابت بالادلۃ القاہرۃ
والحجج الساطعۃ التی تتفق علیھا الحفاظ الائمۃ من ھذہ الامۃ ولا یلتفت الی اباطیل
ابن دحیۃ وقد تکفل بردّھا الامام القرطبی رضی اللہ عنہ وسئل القاضی ابوبکر
احد الائمۃ فی ھذہ الامۃ رضی اللہ عنھم عن رجل قال ان ابا النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فی النار فاجاب بانہ ملعون لقولہ تعالی ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ولیس الاذی اعظم من
ان یقال ذلک القول السوء فالحذر الحذر من ذکر والدیہ صلے اللہ علیہ وسلم
بسوء الکلام وذلک الاذی کفر لاریب فیہ فاذا سُئلت عن حکم الابوین الشریفین
فقل انھما فی الجنۃ لم یتقدم لھما شرک فقط ھذا ملخص ما فی الفوائد البارزۃ والمواہب
اللدنیۃ والشرح الزرقانی والروض الانیق وسبل النجاۃ وتذکرۃ العلامۃ القرطبی
والعیون والمسترضی وشرح مسلم للحافظ الابی وشرح الشفا للمحقق السنوسی والتلمسانی وغیرھا رحم

سنو اب مُلخّص کلامِ جہان — مفصّل وہ نجم المبین میں عیان
کہ اِکمالِ حافظ آبیّ اِمام — بھی وہ تذکرۂ قرطبی لاکلام
بھی وہ تلمسانی جو شرحِ شفا — سنوسی و زرقانیٔ پُرصفا
فوائد جو ہی بارزہ کا مِنہ — پُر از خاصۂ ظاہرہ باطنہ
بھی تفسیرِ مُسترضی بہرِ رسول — جو ہی نزدِ عُلما نہایت قبول
وہ روضِ سُہیلی ریاضِ جِنان — بھی از ابنِ سیّد عیونِ روان

که فوراً نکرے اُسسے ایمان فراق — بھی زن اُسسے فُرقت کرے بطلاق
وه ایمان ومحبوبه نازنین — ہوئے اُسسے مہجور اے دور ہین
اگر حکمِ ابوینِ خیر الورا — کوئی تم سے پوچھے کہو برملا
که وه اہلِ توحید مومن مدام — وه ناجی وه اہلِ جنان لا کلام
جو اُنکے مُحبّان وه مختار ہین — وه مختارِ دربارِ سرکار ہین

جو مختارِ سرکار و سردار ہین
خیوری کے جمله وه دلدار ہین

یه اعضائے میرے جو سرشار ہین — اسی وِرد سے حظ بردار ہین
جو آباؤ اجدادِ مختار ہین — وہی عینِ نسان ہین انوار ہین
وه انوار از بسکه اسرار ہین — وه اسرارِ غیبی خبردار ہین
مکانسے جو وه دست بردار ہین — تو وه لامکان کے سزاوار ہین
جو دالِ محمدؐ یه سردار ہین — وہی تاجِ میمی سے مختار ہین

دلیلین خیوری جو شہوار ہین
اوسی دالِ دریا سے دربار ہین

نه سودائے دلکے خریدار ہین — ظواہر ہین جو اہلِ بازار ہین
یه بازار ہین یا بآزار ہین — که بازارِ دین سے یه بازار ہین
جو دالِ محمدؐ سے دیندار ہین — وه سودائے دلکے خریدار ہین
محمدؐ کے جو آلِ اطہار ہین — وہی میرے دائم مددگار ہین
وه یارِ محمدؐ کے جو یار ہین — وه صدیق میرے درانِ غار ہین

نہ وہ خیر امت مین داخل ہوئے | نہ وہ شرف امت سی واصل ہوئے
جو ولسوف یعطیک عہد خدا | حبیب خدا سے ہوا بر ملا
وہ شامل ہوا اسکوا ای نور عین | کہ لاریب ہون زندہ وہ الدین
تو ہون بعد ایمان وہ ایمانسے نیز | مشرف معزز نہایت عزیز
نکر ابن دحیہ کا تو کچھہ خیال | سراسر اباطیل وسکی مقال
کلام خدا و کلام رسول | بھی اجماع امت ز اہل قبول
یہ ہین ناطقین اسپہ سب بے امترا | کہ ہی وہ خصوصیت مصطفا
ہوئے اس کرامت سی مخصوص وو | نکر انکے خاصے مین کچھہ گفتگو
تو ہو قہر قہار سے پر حذر | نکر تو بیان نقص خیر البشر
جو ہین والدین شفیع الانام | نکر شان انکی مین ایسا کلام
کہ ہو جسّے مفہوم کچھہ نقص و عیب | کہ یہ عیب اونپر جو ہین بے عیب
رسول خدا کی اذیت وہ عیب | نہوا اونکا موذی تو ای اہل ریب
نہ اسّے اذیت کوئی ہی عظیم | کہ ناری کہو اونکو اہل جحیم
وہ مردود و ملعون بیشک رجیم | اوسیکے لئے ہے عذاب الیم
کرے اسطرحسے کوئی گر بیان | کہ احیا سے پہلے نہ وہ مومنان
تو اونپر کیا اسنے اثبات عیب | یہ عیب نبی ہی نہین اسمین ریب
نبی کو اذیت یہ اسنے دیا | یہ لاریب انکی حقارت کیا
وہ ملعون مرتد اہل سقر | جہنم مین جاوے فبئس المقر
اوسیوقت ہو اسکا باطل نکاح | کہو کیا ملے اوسکو اسّے فلاح

دلیل محمد محمد عیاں ہے | کہ ہے لامکاں لامکاں کا نشاں
جو ہے طالب لامکاں در مکاں | تو لا سے ملے اوسکو جملہ نشاں
نعم سے نہو کار لا اے میہاں | کہ الا پہ لا پیش ہے بیگماں
مقام دلائل نعم ہے ضرور | جو اثبات الا سے ہی بیفتور
یہی لا ہے کلمہ سے تاجدار | کہ توحید کا جسپہ جملہ مدار

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہوا سر لا جسپہ کچھہ آشکار | تو وہ سر اسرار پہ جان نثار
کرے ترک توحید توحید مین | وہی فرد احمد کی تفرید مین
تو حق الیقین اوسپہ توحید ہو | کہ توحید احمد سے تجرید ہو
تو وہ قید ظاہر سے آزاد ہو | تو لا قید سے اسکا دل شاد ہو
وہی ذات ساذج پہ ہو جان نثار | وہ میم مکاں سے کرے خود فرار
تو وہ بحث احمد مین سرشار ہو | احد سے یقیناً خبردار ہو

ضروری وہ ہو ذات مطلق ضرور
نہ کچھہ قید امکان سے ہرگز فتور

قال العارف الصمدانی سیدی عبد الوہاب الشعرانی فی درر الغواص علی فتاوے سیدی علی الخواص نور المنان مرقدہما و فی اعلی الجنان اوردہما ان عالم البرزخ ہو محل تجلی لصفات الالہیۃ کما ان الدار الاخرۃ محل تجلی للذات الغنیۃ قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام انکم سترون ربکم یوم القیامۃ واما الدار الاولی التی نحن فیہا الان فہی محل تجلی لاسماء الخاصۃ بالربوبیۃ فکل

ہمہ عضو میرے گنہگار ہین
وہ بارِ گنہ سے گران بار ہین

یہ دو چشمِ سر میری خونبار ہین
مرے دل یہ فرقت کے انبار ہین

غمومِ جدائی یہ خونخوار ہین
ہمہ استخوان سوختہ نار ہین

خیوری جو احمد کے انوار ہین
تو انسے ہمہ عظم گلزار ہین

دلا یہ جو ہے سودہ ظاہری
بسے مرد مان اسکے ہین مشتری

تو دکھلا اونکو وہی ظاہری
زر سیم ظواہر اگر ماہری

ظواہر کا سرمایہ ہی اشتباہ
نہی پایہ یہ اس مایہ کا در پناہ

جو ہین اہلِ ظاہر بسے نامدار
وہ ہین معترض بر کلامِ کبار

یہی فخر اونکا یہی قال و قیل
کہ ہر جائے پر سائلانِ دلیل

نہ تسلیم سے اونکو ہی کچھ نصیب
کہ وہ خویش بینی سے دائم لبیب

جو خود بین خدا بین نہووے کبھی
ہووے اسپہ قائم خدا بین سبھی

خیوری تو خود بین نہوز نہار
کہ ہی خویش بین اہلِ دار البوار

وہ ذاتِ محمد نہ جائے دلیل
صفاتِ محمد سے جملہ نبیل

وہ بے مثل ذاتی صفاتی جمیل
وہ مطلق مقید نہو از دلیل

دلیلِ فضائل فضائل دلیل
سوا اسکے جملہ دلائل ذلیل

دلیل مہ و خور مہ و خور عیان
نہ انکے سوا انکا دیگر بیان

[illegible] محمد جو مطلق نشان
تو کیونکر نشان اسکا ہو از بیان

الالهية فلذلك قال تعرج الملائكة والروح اليه فی یوم كان مقداره خمسين الف
سنة فمن امعن النظر علم حقائق الكون و مراتبه علماً يقيناً وما يمكن تغيره انتهى ملخصاً
وقال العارف الممدوح قدس الله سره الممنوح فی كشف الغمة عن جميع الامة
ان جميع الكرامات والخصائص الواقعة فی هذا العالم منذ خلق الله تعالى الدنيا
لنبينا محمد صلى الله عليه وسلم بحكم الاصالة وان وقع شيئٌ منها لخواص الخلق
فذلك بحكم التبعية فی الارث له ثم اعلم ان كلما مال الى تعظيم رسول الله صلى الله عليه
وسلم لا ينبغی لاحد البحث فيه ولا المطالبة بدليل خاص فيه فان ذلك سوء ادب
فقل ما شئت فی رسول الله صلى الله عليه وسلم على سبيل المدح لا حرج وما ضبط
العلماء رضی الله عنهم الخصائص الا تنبيهاً على علو مقامه صلى الله عليه وسلم عن التحجير
الواقع على امته ولله در القائل ذی المجد والفضائل شعر

مَا شِئْتَ قُلْ فِيْهِ فَاَنْتَ مُصَدَّقٌ		فَالْحُبُّ يَقْضِيْ وَالْمَحَاسِنُ تَشْهَدُ	

يقول المولف المسكين اتاه الله رحيق المحبين ان بداية نبينا عليه الصلوة والسلام
وعلى اله واصحابه البررة الكرام مفهومة مرقومة ونهايته غير معلومة وهی
المقدرة المبرورة بخمسين الف سنة المسطورة فالاولى مرتبة التقييد بالوفاق
والثانية مرتبة المقيد بالاطلاق والمراد من اليوم بغير المرية هو التجلی من الحضرة
الالهية فكانت الخصائص النبوية بحسب النفائس التجلية خمسين الف بالبداية
المروية واما بحسب النهاية المطلقة الابدية فلا تدركها الاملاك والعقول البشرية
لان سائر الاولين والاخرين كلهم الى يوم الدين قطرة من بحار رحمة للعالمين
او رشفة من امطار خاتم النبيين عليه ازكى الصلوة والسلام المبين وعلى

عالم من هذه العوالم الثلاثة قيوم به مظهر فرد من الافراد الثلاثة الذين هم آدم وعيسے
و سيدنا محمد عليهم الصلوٰة والسلام فآدم خصيص بالاسماء وعيسے خصيص بالصفات
وسيدنا محمد خصيص بالذات عليهم اطيب الصلوٰة وازكى التسليمات واما الخصيص
بالمظهر المحمدى فهو الجمع والوجود والاطلاق عن الصفات والحدود وذلك لعدم
انحصاره بحقيقة وعدم تلبسه بقيد بل سره جامع ونظره لامع فهو الاول والاخر
والظاهر والباطن وقد ولى كل من هذه الافراد الثلاثة عالمه المختص به فولى
نبينا محمد صلى الله عليه وسلم باستفتاحه عالم العرش الى ما لا نهاية له ولا يمكن التعبير
عنه الا بالوصول اليه ولا وصول اليه فلا يصح لاحد ان يعبر عنه لحقيقة اطلاقه
ولذلك اَدّخر نبينا صلى الله عليه وسلم دعواته ومعجزاته المخصوصة به الى ذلك اليوم
المطلق الذى لا يسعه غيره فانه لو اظهر ذرة من معجزاته التى هى من خصائصه
فى هذه الدنيا لتلاشى العالم باسره لانها كلها تجليات ليس فيها رائحة من الكون
المقيد فهى بريئة عن المثلية وما ظهر هنا من معجزاته صلى الله عليه وسلم فانما
ظهر لمشاركته خصائص المرسلين له فيها لانها كلها كونيات متحيزات منقطعات
بخلاف ما سيظهر حكمه فى الدار الاخرة الخصيصة بما يناسبها من الاطلاق وعدم
الانقطاع فيوم آدم عليه السلام الف سنة ابتداؤه وآخره كونه شفعا وذلك من
سر ثنائيته واصل نشاء العوالم وظهورها كالواحد مع الاعداد ويوم عيسے عليه السلام
سبعة آلاف سنة ونهايته الى خمسين وذلك لكونه بعث آخر الدنيا واول البرزخ
وذلك سبعة ايام ويوم سيدنا محمد صلى الله عليه وسلم خمسون الف سنة ابتداؤه
ولا نهاية له لانه حقيقة الروح الكلية التى نفخت فى برزخيته بصورة العالم

خصائص جو ذاتیئے خیر الانام
نہ ظاہر وہ دنیا مین ہون اے فہام

کہ ابدی وہ ہین مطلقہ بالضرور
تو کب منقطع قید پہ ہو عبور

جو ہے یوم آدم علیہ السلام
وہ یک الف سالہ نہ اسمین کلام

جو ہی یوم عیسے علیہ السلام
وہ ہی سات آلاف سالہ تمام

جو ہے یوم ربیئے خیر البشر
وہ خمسین آلاف سالہ نگر

یہ ہی ابتدا اوسکا بے انتہا
نہ اوسکے نہایت کا ہی انتہا

تو لاریب ہی روزنسے یہ مراد
کہ ہی وہ تجلیئے رب العباد

تجلیئے آدم علیہ السلام
وہ یک الف دنیا مین ظاہر تمام

تجلیئے عیسے علیہ السلام
وہ ہی سات آلاف نزد فہام

تو برزخ مین لاریب اسکا ظہور
کہ ہین برزخی وہ نہ اسمین فتور

تجلیئے خیر الورا اے مہان
وہ خمسین آلاف سے بیگمان

مقید بخمسین در ابتدا
وہ بے قید لاریب در انتہا

کہ جسطور وہ ذات مطلق مدام
اوسیطور اونکی تجلی تمام

وہ لاریب ابدی بلا انتہا
اگرچہ مقید وہ در ابتدا

تو وہ روز با سوز یوم القیام
ہوا اوس تجلی کا مظہر مدام

کہ وہ روح کلیئے رب الانام
دمیدہ بذات علیہ السلام

جو ہی برزخ ذات خیر الانام
تو ہی اسمین وہ روح منفوخ تام

کہ ذو الجہتین حبیب خدا
حدوث و قدم مین وہ برزخ سدا

کہ در احدیت واحدیت مدام
ہوئی وحدت ذات خیر الانام

سائر الانبیاء والمرسلین والقطرة کیف تحیط بالبحار والرشفة کیف تحاوی علی الامطار قال الله فالق الحب والنوی وان تعدوا نعمة الله لا تحصوها وهذه النعمة العظیمه هی ذات نبینا الفخیمه علیه ابهی الصلوٰة الفدیمه واسنی التسلیمات السلیمه شعر

لیس الوجود باسره ان حققوا
الکل فیه ومنه کان وعنده
والملک والملکوت فی تیاره
الله ربی ما لاحمد منتهی
صلی علیه الله مهما زمزمت

الا حبابا طفحته دنانه
تفنی الدهور ولم تزل ازمانه
کالقطر بل من فوق ذاک مکانه
وبمدحه قد جاءنا فرقانه
کلم علی معنی یرجح بیانه

مقام محمد زعرش علا
نہ اوسکے نہایت کا ہے انتہا
نہوا وسکی تعبیر نزد فحول
کہ تقیید اوسکا نہ امکان ہے
لہٰذا جو ہے دعوت مصطفا
وہ روز قیامت مین ہون آشکار
نہ مخصوص وہ معجزات رسول
اگر اونکا چون ذرہ اظہار ہو
کہ وہ معجزات شفیع الوریٰ
یہ کون ومکان ہے مقید ضرور
وہ اسمائے ربی کا مظہر مدام

وہ ہے فوق تر نزد اہل نہیٰ
وہ ادراک خلقت سے ہے ماورا
کہ ہے غیر ممکن وہان تک وصول
کہ بے قید مطلق وہی شان ہے
بھی انجانہ مخصوص خیر الوریٰ
نہ دنیا مین زنہار اسکا مدار
تو اونکا نہ دنیا مین ہرگز وصول
تو دنیا یہ ہستی سے بیزار ہو
ہمہ نور ہے بے قید مطلق سدا
تو مطلق کا اوسمین نہ مطلق ظہور
نہو ذات کا اوسمین ہرگز قیام

سوا ایک توحید پروردگار
نعیم خدا اونپہ جو جملہ نثار

کہ ایسے وہ ہین نعمت کردگار
کہ احصائے اوسکا نہو در شمار

وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا الاٰیۃ

تو لازم کہ شکر نعیم خدا
کرے امّت خیر دائم ادا

جو تعظیم اونکی وہ شکر نعیم
کرے اسکو دائم جو مرد فہیم

تو جس فعل یا قول سے ہو ادا
وہ تعظیم و تفخیم خیر الورا

تو ہرگز نکر اسپہ طلب دلیل
کہ ہو اسکا طالب یقیناً ذلیل

کہ وہ بے ادب در جناب حبیب
نہ لطف خدا سے اسے ہو نصیب

وہ ہو منکر شافع المذنبین
وہ لاریب از وارثان لعین

بسے اسّے ماہر ولے منکرین
وہ مثل یہودی وہابی لعین

یہ عرفان و انکار کا جو بیان
کتاب الٰہی مین ہو وہ عیان

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا الاٰیۃ

وہ نعمت عظیمہ ز پروردگار
نہو اوسکا منکر جو ایمان شعار

کہ ہو شکر اسکا سدا فرض عین
ہمہ جن و انسان و اہل زمین

جو تعظیم از شکر ہے بالیقین
تو کب مومنان اسکی ہون منکرین

تو خیر الورا کی یہ تعظیم ہے
حبیب خدا کی یہ تفخیم ہے

کہ آباؤ اجداد خیر الورا
ہمہ اہل ایمان بلا امترا

طلب اسپہ ہرگز نکر تو دلیل
کہ ہو اسکا طالب جو مرد ذلیل

نہ ایمان سے ہرگز اسے ہو نصیب
نہ ہو اسکے دل مین ز حب حبیب

وہ ہی مستفیض و مفیض ورا | نہ اوسکے سوا ہو عطائے خدا
وہ اوّل وہ آخر وہ نورِ قدیم | وہ ظاہر وہ باطن وہ بیشک علیم
تولا بد فضائل شمائل تمام | بھی جملہ جو ہین معجزاتِ عظام
بحکمِ اصالت وہ مخصوص ہین | برائے حبیبی وہ منصوص ہین
وے انبیا اولیا کو نصیب | سے علیٰ قدرِ منصب نورِ حبیب
یہ ہین اصل وہ شاخ ای دوربین | شہنشہ محمدؐ وہ ہین نائبین
بطرزِ وراثت خواص کرام | ہوئے مصطفا سے وہ فائز مدام
جو مخصوص ہین معجزاتِ رسول | وہ ہین مثل سے پاک نزدِ فحول
جو ظاہر ہوئے معجزاتِ حبیب | اسی دارِ دنیا مین سن ای لبیب
نہ زنہار ابدی وہ نزدِ کبار | وہ باشرکتِ مرسلین آشکار
وے انسے جملہ جو ستّین ہزار | وہ باقی رہین تا بروزِ شمار
وہ ہین معجزاتِ کلامِ خدا | وہ از معجزاتِ شفیعُ الوریٰ
بھی ستہ الف ہین معجزاتِ دگر | جو ظاہر ہوئے وہ ز خیرُ البشر
تو تحجیز و منقطع یہ تمام | نہ ہین مثل انکے جو یومَ القیام
کیا ضبط انکو امامانِ دین | کہ تحجیر ہو دور از ماہرین
کہ مرحومہ امّت بفضلِ مجیب | وہ ہو ماہرہ از علوِّ حبیب
کہ وقتِ بیانِ مقامِ رسول | نہ افراط و تفریط ہو از عقول
صراطِ سلامت یہ ہوں مستقیم | یقیناً کرین ذکرِ نورِ قدیم
جو ہے لائقِ ذاتِ خلقِ عظیم | تو ہوا ستہ عذبُ البیان جو فہیم

تو باہر سے آئے وہ شیر خدا — وہ کرار حیدر وہ مشکل کشا

تو پھر اونکے زانو پہ خیر الانام — رکھا سر ہوا سر عینی تمام

تو سورج نے دیکھا کہ وہ مشتری — خدائی کی ان پاس انگشتری

جبین پر وہ نور خدا جلوہ گر — دو رخسار سے نور شمس و قمر

وہ بینی خدا بین زبس ہے پر ضیا — دو چشمون مین لاریب چشمہ حیا

وہ از کحل قدوس ہین خوش نما — اوسی مردمک مین ادائے خدا

وہ سینہ خزینہ ز جود و عطا — وہی کنز مخفی بصدق و صفا

قدم باکرم مین قدم کی ادا — تو خاک قدم کی قسم بر خدا

نہ کیونکر بخاک قدم ہو قسم — کہ ذات محمد وہ سر قدم

دل و جان سے اس خاک پر ہے فدا
خیوری گدائے در مصطفا

خجالت سے بے نور وہ آفتاب — روانہ ہوا سوئے مغرب شتاب

اوٹھایا نہ حضرت کو مشکل کشا — ہوا فوت وقت نماز خدا

اوٹھے خواب سے جبکہ خیر البشر — تو پوچھا ز حیدر ادائے عصر

تو کی عرض اسطور شیر خدا — عصر آج مجھسے ہوئی وہ قضا

نہ چاہا کہ بے چین ہون از منام — یہ مولائے من جو شفیع الانام

جو ہی خدمت و طاعت مصطفا — نماز خدا وہ بصدق و صفا

ہوا پھر یہ فرمان خیر الانام — کہ بہر قمر شمس نکلے تمام

تو فی الفور ظاہر ہوا آفتاب — وہ مغرب سے نکلا بلا ارتیاب

کہ تعظیم احمد بہن ہے وہ مریب
جو تہا بو الحکم در عرب آشکار
ہوا ترکِ تعظیم سے خوار زار
تو جو انکی تعظیم کے منکرین
خدایا طفیلِ شفیعِ الورا
تو رکھ ہمکو دائم صداقت شعار

تو لا بد وہ جاہل اگرچہ لبیب
وہ بو جہل آخر ہوا نابکار
اگرچہ وہ تہا بو الحکم نامدار
وہ لاریب از بس رجیم و لعین
طفیلِ ہمہ آلِ اہلِ عبا
کہ تعظیمِ احمد پہ ہون جان نثار

خیوری کا لابد یہ ایقان ہے
کہ تعظیم احمد یہ ایمان ہے

دوم شبہ اونکا یہ ہے اے پسر
کہ ایمان جو ہے غیب پر بالیقین
جو ہر زر حسین ہے وہ ثواب و عذاب
جو ایمانِ یاس ہو وہ ایمانِ یاس
پس مرگ اوسکا نہو اعتبار
تو اسطور سے اسکا لابد جواب
کہ ہے یہ خصوصیتِ مصطفا
جو ہے شرط ایمانمین ایقانِ غیب
تو یہ شرط اسجا نہین معتبر
یہی شمس سکی دلیل عیان
کہ صہبائے خیبر مین خیر الورا

جو ہین منکر شرفِ خیر البشر
تو وہ مرگ کے بعد حاصل نہین
وہ در قبر ظاہر بلا ارتیاب
تو کب ساتھہ کے بعد اوسکی ہیاس
نہ کچہہ نفع بخشے وہ اے ہوشیار
جوابِ لبیبان جو لبِ لباب
وہ ہے شرط اس معجزے کے سوا
کہ بے دید مانے نہوا سمین ریب
یہ لاریب اظہر جو شمس و قمر
ہوئے فائزین اسسے قمری جنان
کیا جب نمازِ عصر کو ادا

کہ ہین بعد احیا مکلف ضرور
ثواب عبادات پروردگار
ولے جب یہ منظور پروردگار
تو ساقط ہوا وہ شہودِ ثواب
کہ ہرگز نہ مشروط دادِ خدا
یہ سے ہے اسلئے نزدِ جملہ کبار

اسی دینِ احمد سے اے ذیشعور
ہوا او نپہ لاریب سب آشکار
کہ ہون خیر امت ہے وہ سب کبار
اسیطور سے وہ شہودِ عذاب
کہ دادِ خدا شرط در جملہ جا
کہ ہون خیر امت ہے وہ در شمار

یہ سے ہے نکتہ اسجا پہ نزدِ لبیب
چھوری سے کر حفظ اے بانصیب

کہ جس جا پہ دادِ خدا ہے نثار
ازانجملہ ہین والدین رسول
کہ اونکو معزز کرین در انام
تو دنیا مین جو زندگی کا زمان
کیا قبض ارواح پیش از تمام
کیا زندہ جب اونکو رب السما
تو لائے وہ ایمان بصد احترام
کیا دارِ دنیا سے پھر انتقال
تو جو کچھ ہوا او نپہ اول شہود
کہ دو بود مین اسکا پیدا وجود
کہ ہے ابتدا انتہا پر مدار

شرافت کا منظور ہے اشتہار
تو منظورِ ایزد یہ نزدِ فحول
مشرف عوالم مین وہ لاکلام
ہوا ازتم اونکے لئے بیگمان
رہا اسمین اندک بحسب المرام
تو اونکو وہ اندک ہوا پھر عطا
مکرم معظم ہوئے بالتمام
سوئے دارِ برزخ بعز و کمال
وہ لاریب نابود نزدِ ودود
تو وہ حدِ اوسط نہین اسکو بود
نہ کچھ حدِ اوسط کا ہو اعتبار

تو از پرتوِ شمس جملہ جہان | منور ہوا بادلِ شادمان
گیا شاہِ مردان وضو پھر شتاب | ادائے عصر پھر کیا باصواب
روانہ ہوا پھر وہ خورشیدِ تام | الیٰ غرب ازآمِ خیبر بنام
کہو معترض کا یہان کیا جواب | نہو منحرف وہ زراہِ صواب
کہ حقا عصر وہ زشیرِ خدا | ادائی ہوئی یا قضائی ادا
اگر وہ ہوئی ہے قضائی ادا | نہ زنہار ہے وہ ادائی ادا
تو پھر عودِ خور سے نہو فائدہ | اعادہ سے ہرگز نہو عائدہ
عصر وقت پر گر ہوئی وہ ادا | تو لاریب اپنا یہی مدعا
کہ ہو وقت کے بعد وقتِ ادا | کہ ہے یہ خصوصیتِ مصطفا
یہان معجزے کا ہوا یہ اثر | کہ بے وقت مین وقت آوے نظر
کرامت یہ مولا علی کی عیان | طفیلِ حبیبِ خدائے جہان
اسیطور نافع وہ ایمان ضرور | ہوا مرگ کے بعد جسکا ظہور
کہ خوشنود ہون رب سے خیر الورا | کہ ولسوف یعطیک یہ اقتضا
دلیلِ دگر یہ سبے پر وہاج | ولے کور دیکھے نہ روئے سراج
کہ اصحابِ سبعہ جو ہین اہلِ غار | وہ ہین سورۂ کہف مین آشکار
احادیث مین اسکا روشن بیان | یہ نجم المبین مین مفصل عیان
کہ زندہ کرے اونکو پروردگار | کہ اعوانِ مہدی مین ہون آشکار
اسی شرع پر وہ رہین مستقیم | کرین دل سے اعمالِ دینِ قویم
سے ملے اس عبادت پہ انکو ثواب | یہ ہوا اونکو نافع بلا ارتیاب

وہ مومن مُوَحِّد بلا اِشتباہ ۔ وہ لاریب تھے عاشقانِ الٰہ
ہوا رہنما اونکا پروردگار ۔ تو افزون ہدایت سے وہ رازدار
ولیکن وہ کسو تھین تھے عیان ۔ وہ کیونکر ہوئے جملہ کُروِیدگان
بیان اِس بیانکا بسے ہے طویل ۔ وہ نجمُ المبین ہین بروشن دلیل
ہوئے متّفق اسپہ جملہ عِظام ۔ کہ لاریب مومن وہ ہین لاکلام
حبیبِ خدا کے تولّد سے پیش ۔ صدی پانچ سی کچھ ہوئے سال بیش
ہوا جبکہ وقتِ شفیعُ الوریٰ ۔ تو جبرئیل آئے زسوئے خدا
کیا عرض بعد از صلوٰۃ و سلام ۔ کہ بطور فرمانِ ربُّ الانام
کہ اَصحاب در کہف ہین جو رقود ۔ تو کر دین اپنے سے اُنکو سعود
جو اصحاب تیرے نجومُ الہُدیٰ ۔ قَدَم اونکا ہے در نجومُ الثریٰ
کہ نجمُ المبین ہین وہ جملہ کبار ۔ لِرَجمِ الشّیاطین لیل و نہار
تو اونسے جو وہ چار مختار ہین ۔ وہ مختار از بسکہ اَخیار ہین
درین کارسہ اُنسے درکار ہین ۔ وہ صدّیق جو یار در غار ہین
وہ فاروق و حیدر جو کرّار ہین ۔ وہ ذُرّدا کا اب جملہ یہ چار ہین
کِسائے تو پُر نور از بس مُحیط ۔ بساطِ سلیمان سے ہے جو بسیط
جو ہے اوّلین آخرین کا جفا ۔ تو ستّار اوسکی وہ ہے پُر وَفا
بچھا وہ کِسا اے شہے نامدار ۔ بٹھا چار گوشے پہ یہ چار یار
وہ تختِ سُلیمان جو شام و سَحَر ۔ روان تہا سر بسر وہ جس بادِ پر
اگرچہ سُلیمان وہ شاہِ جہان ۔ ولے وہ گدائے سُلیمانِ جان

کُلُّ مَولُودٍ یُولَدُ عَلَی فِطْرَةِ الْاِسْلَامِ ثُمَّ اَبَوَاہُ یُھَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ رَوَاہُ مُسْلِم وغیرہ م

ہوئے متفق اسپہ اہل خبر | کہ اسطور فرمانِ خیر البشر
کہ پیدا جو اطفال ہین در انام | تو جملہ وہ اسلام پر ہے تمام
تو اونسے جو اولادِ کفار ہین | نہ توحید سے حظ بردار ہین
رہے کفر مین وہ چو پدرانِ خویش | اگر او مین ایمان وہ از مرگ پیش
تو مومن وہ لاریب نزدِ تمام | ہوئے دور انسے ذنوب و آثام
نہ کفرِ میانہ کا ہرگز شمار | کہ اوسط وہ ہی ساقط الاعتبار
ہوا اسسے حاصل یہ اے نامور | کہ وہ مادر و پدرِ خیر البشر
ہوا اونکا دنیا مین لابد ظہور | بلاریب دو بار اے ذی شعور
ہوئے درمیا مین وہ اہل قبور | تو یہ حدِ اوسط نہ اسمین فتور
وہ دادِ خدا اونپہ جب تھی نثار | تو اوسط ہوا ساقطِ الاعتبار
تو نافع ہوا اونکو ایمان ضرور | ہوئے خیر امت سے وہ بیقصور
دلِ مومنان اسسے ہین پر سرور | وہ چشم حسودی رہی انسے دور

خیوری اگرچہ یہ نوری بیان
ولے اسسے انور توکر اب عیان

سنو اے محبانِ خیر الورا | ہوا تم سے خوشنود ربّ السما
کہ اصحاب سبعہ جو ہین اہل غار | یہ ہے سورۂ کہف مین آشکار

اِنَّھُمْ فِتْیَةٌ آمَنُوا بِرَبِّھِمْ وَزِدْنَاھُمْ ھُدًی الآیۃ

وہ لاریب اہلِ فتوت جوان | وہ تھے اپنے مولا پہ گرویدگان

تو اصحاب آئے بسے شادمان	بہ پیش حبیبی شہ دو جہان
ہوئے اونسے راضی شفیع الورا	جناب الٰہی مین کی پھر دعا
کہ مجھسے نکر اونکو ہرگز جدا	وہ میری معیت مین ہون ابتدا
جو اونکے محبین اہل صفا	تو مغفور کر اونکو با صد عطا
جو اولاد میری پہ ہین جان نثار	وہ لاریب محبوب پروردگار
وداد ہمہ آل خیر العباد	وہی نور ایمان صراط سداد

خدایا طفیل شفیع العباد
خیوری کا ہو خاتمہ بر وداد

جو اصحاب در غار ہین باقرار	وہ اعوان مہدی بعز و وقار
کرو دلمین انصاف ای دوستان	کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان
کہ علامہ سبکی و دیگر عظام	جلال سیوطی جلیل المقام
بھی زرقانی و قرطبی امام	بھی وہ ثعلبی عزیز المرام
جو ہے مردویہ کا نیکو پسر	بھی وہ ابن عباس نور البصر
سوا ان بزرگونکے دیگر فخام	ہوئے متفق اسپہ سب لاکلام
کہ اصحاب در غار جو باوقار	تو زندہ کرے اونکو پروردگار
وہ اعوان مہدی بعز و فر	یہ اظہر من الشمس نزد بصیر

جو شبہ دوم کے وہ تینو جواب
خیوری وہ لاریب ہین بصواب

عبارات اونکی جو مبرور ہے	تو یہ مختصر اسسے مسطور ہے

بفرمائے اوس باد کو اے حبیب / درین وقت وہ باد ہی خوش نصیب

کہ تخت گلیمی کا باہتمام / درِ کہفِ اصحاب پر ہو قیام

تو اصحاب داسیطے اصحاب ہون / یہ اونکی ہدایت سے ارباب ہون

یہ جب اونکی صحبت سے اصحاب ہون / تو یہ خیر امت مین ارباب ہون

یہ در کہف لاریب اصحاب ہین / وہ از قاف تا قاف ارباب ہین

تو ویسا کیا شافع المذنبین / تو پہنچے بران غار اصحاب دین

درِ غار پر تہا جو سنگین سنگ / ہٹا کر اسے پھر چلے بیدرنگ

تو قطمیر بولا باآوازِ خویش / کیا حملہ اونپر کہ آوین نہ پیش

ولے جبکہ دیکہا وہ ہین ذی بصر / تو دم کو ہلا کی اشارت بسر

کہ تشریف لاؤ بعز و علا / کہ اہلاً و سہلاً بصد مرحبا

ہوئے داخلین غار مین راشدین / کیا اونپہ تسلیم جو حکم دین

اوسی وقت زندہ ہوئے وہ کرام / دیا اونکو جلدی جواب سلام

دیا پھر صحابہ نے اونکو پیام / کہ از مصطفا تم پہ لابد سلام

وہ ہین خاتم انبیائے عظام / علیہم صلوٰۃ خدا و سلام

پڑھو کلمہ اونکا بصدق جنان / تو ہوا اونکی امت سے تم بیگمان

تو ایمان وہ لائے بصد احترام / حبیب خدا پر علیہ السلام

دل و جان سے تصدیق لائے بجا / کہ لابد محمد حبیب خدا

دیا پھر صحابہ کو اپنا پیام / کرو عرض پیش محمد سلام

ہوئے اپنے مرقد پہ پھر نائمین / گیا روح برزخ کو باصد یقین

اصحاب الکہف اعوان المهدی فقد اعتد بما یفعله اهل الکہف بعد ایمانهم واحیاؤهم وتاخیر
الذی الذین ؟ ص ؟ اکرموا به لیحوزوا شرف الدخول فی هذه الامة فکذلک ابواه صلی الله
علیه وسلم قال العلامة ابن سید الناس فی العیون والمحقق ابو القاسم فی الروض والمدقق السنوسی
والتلمسانی فی شرح الشفا والفهامة الزرقانی فی شرح المواهب والجلال السیوطی فی سبل النجاة
والمقامة السندسیة وغیرهم فی غیرها ان الله تعالی احیاهما فآمنا به صلی الله علیه وسلم
بعد کونهما علی التوحید والملة الحنیفیة ولم یتقدم لهما شرک قط وعدم نفع الایمان
بعد الموت محله فی غیر الخصوصیة والکرامة کما صح رد الشمس علیه صلی الله علیه وسلم
بعد مغیبها فصلی سیدنا علی رضی الله عنه العصر اداءً من حیث الخصوصیة والکرامة فکذلک
نفع الایمان لابویه صلی الله علیه وسلم بعد الاحیاء وکونهما موحدین لانه من خصائصه
صلی الله علیه وسلم وکما نفع الایمان لاصحاب الکہف بعد الاحیاء مع انهم کانوا مومنین قال
فی العرائس وفتح المبین والمواهب العلیه وکشف الاسرار وروح البیان والتحبیر وغیرها
من زبر النحاریر المشاهیر ان الله تعالی امر نبیه صلی الله علیه وسلم ان یبعث الی اصحاب الکہف
اربعة من اصحابه لیبلغوهم دعوة الاسلام فقال علیه الصلوة والسلام کیف رسل فجاء
جبریل علیه السلام وقال ابسط کسائک واجلس علی الاطراف ابا بکر الصدیق وعمر
الفاروق وعلی المرتضی وابا درداء وادع الریح المسخر لابن داود علیهما السلام ففعل
فبلغتهم الریح الی الکہف فقلعوا منه الحجر الکبیر فقطمیر صاح وکشر فلما راٰهم حرک ذنبه
وبصبص الیهم واومی براسه ان یدخلوا فدخلوا وقالوا السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته
فرد الله ارواحهم الی اشباحهم فقاموا وردوا علیهم فقالوا ان محمد بن عبد الله یسلم
علیکم ویدعوکم الی دین الاسلام فآمنوا به وقالوا اقرؤا علیه منا السلام واخذوا مضاجعهم

روی الامام الطحاوی فی الآثار والقاضی عیاض فی الشفاء عن اسماء بنت عمیس رواہ الطبرانی
فی معجمہ الکبیر واخرجہ ابن مندۃ وابن شاہین وابن مردویہ من حدیث ابی ھریرۃ
وشیخ الاسلام ولی الدین فی شرح التقریب والجلال السیوطی فی النکت البدیعات والحافظ
العسقلانی فی فتح الباری وغیرھم رضی اللہ تعالٰی عنہم باسناد جید ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صلی الظھر فی الصھباء ثم ارسل علیا رضی اللہ عنہ لتقسیم غنائم خیبر فرجع وقد
صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العصر فوضع صلے اللہ علیہ وسلم راسہ فی حجرہ فنام حتی غابت
الشمس فاستیقظ صلے اللہ علیہ وسلم فقال لہ اصلیت العصر قال لا فقال صلی اللہ علیہ وسلم
اللّٰھم انہ کان فی طاعتک وطاعۃ رسولک فردّ علیہ الشمس فتکلم بکلمتین اوثلاثۃ کانھا
من کلام الحبشۃ فارتجعت الشمس کھیئتھا فی العصر فقام علی رضی اللہ عنہ فتوضأ وصلی
العصر ثم تکلم صلی اللہ علیہ وسلم بمثل ما تکلم بہ قبل ذلک فرجعت الشمس الی مغربھا
قال العلامۃ والحبر الفھامۃ سیدی محمد بن احمد القرطبی قدس اللہ سرہ البھی فی کتابہ
التذکرہ ان فضائلہ صلے اللہ علیہ وسلم وخصائصہ لم تزل تتوالی وتتابع فیکون
احیاؤھما وایمانھما بہ مما فضلہ اللہ بہ واکرمہ ولیس ذلک بممتنع عقلًا و شرعًا
وان اللہ تعالٰی ردّ الشمس علی نبینا صلے اللہ علیہ وسلم بعد مغیبھا کما ھو فی الحدیث النفیس
فلو لم یکن رجوع الشمس نافعًا لما ردھا علیہ فکذلک احیاء والدیہ صلے اللہ علیہ وسلم
یکون نافعًا لایمانھما بہ قال الحافظ تقی الدین ابن السبکی نور اللہ سرہ الزکی فی التعظیم والمنۃ
واستدلال الامام القرطبی رضی اللہ عنہ فی غایۃ الحسن وقد ظفرت باستدلال اوضح
منہ وذلک ان اصحاب الکھف یبعثون آخر الزمان ایضًا ویحجون ویکونون من ھذہ الامۃ
تشریفا لھم بذلک وقد روی ابن مردویۃ وغیرہ من الحفاظ عن ابن عباس رض مرفوعا ان

یہی حسرتِ دل یہی تھی رضا
کہ زندہ کہے اونکو ربّ السّما

تو کیونکر نہ مطلوب اونکی رضا
کہ ولسوف یعطیک عہدِ خدا

تو باقی نہین اوسمین کچھ اشتباہ
برائے محبِ حبیبِ الٰہ

کرین دلمین انصاف وہ منکرین
جو بحرِ ضلالت مین مستغرقین

کہ مثلاً کسی شخص کے والدین
جہالت سے دائم کرین کارِ شین

صغائر کبائر مین وہ مبتلا
علانیہ بدکار بین الوریٰ

محرّم جو ہے فعل بے قیل و قال
کہین اوسکو لاریب ہے یہ حلال

وہ از خیر از ضیر ماہر مدام
بلا توبہ مردار ہون وہ لئام

تو پھر اونکے حق مین کوئی نیکنام
بلا افترا کچھ کہے وہ کلام

کہ تھے وہ تبہ کار اہلِ ظلام
گرفتار عصیان مین تھے صبح و شام

وہ تھے کفر بکتے شقیّ المرام
تو شرعاً جہنم مین اونکا مقام

یہ سنکر پسر اوسکا ہو شادمان
و یا اوسّے ہو آسکو داغ جنان

یہ معذور سمجھے اوسے بیگمان
کہ صادق وہ بیشک نہ از کاذبان

و یا اوسکو مغرور جانے مدام
کہ تحقیرِ شانِ پسر وہ کلام

وہ مردود سمجھے اوسے بالیقین
کرے آسّے نفرت جواز کافرین

کہے وہ یقیناً عدوّ مبین
وہ ہے دشمنِ من ذرا شک نہین

وہ میری جو توہین و تحقیر ہے
وہی اوسکا تبیین و تقریر ہے

چہ جائیکہ وہ والدینِ رسول
کہ سب عیب سے پاک اہلِ قبول

نہ کچھ کفر اونسے ہوا آشکار
نہ زنہار اُنسے ہوا زشت کار

ثم او صلتهم الریح الیه صلے الله علیه وسلم فقال اللهم لا تفرق بینی وبین اصحابی واغفر لمن احبهم واحب اهل بیتی قال فی الیواقیت والجواهر ان الله تعالیٰ احیی ابویه صلے الله علیه وسلم حتی آمنا به وعلی ذلك جماعة من الحفاظ وذلك الاحیاء مثل احیاء من قال لهم الله موتوا ثم احیاهم ای الی تکملة اجالهم فما آمن ابو النبی صلی الله علیه وسلم الا فی زمن تکلیفهما فکانهما آمنا به قبل ان یموتا کسجدة اهل الاعراف لیترجح میزانهم بتلك السجدة یوم القیامة ثم یدخلون بها الجنة فلولا ان هذه السجدة نفعتهم وسعدوا بها لم یدخلوا الجنة مع انها ما وقعت الا بعد الموت فیوم القیامة برزخی له وجه الی الدنیا ووجه الی الاخرة انتهی ملخصا

ہوا جبکہ مردود وہ اشتباہ
کہ ہین متفق جبکہ حفاظ دین
کہ لاریب وہ والدین رسول
مسلمان ہمیشہ وہ سے بیگمان
کیا زندہ پھر اونکو رب العلا
جو خیر الورا ہین شہ خافقین
یہ ہے وہ شرافت کہ سب انبیا
کہ ہوتے اگر کاشکے ایک فرد
تو کیا خوب ہوتا ہمارا نصیب
ملا ایک عیسے کو یہ افتخار
مشرف ہوئے اسسے بھی اہل غار
تو یہ آرزوئے شہ خافقین

تو اب تم سنو یہ بہ فضل اِلٰہ
اماماں امت وہ اہل یقین
وہ محبوب ایزد وہ اہل وصول
نہ کچھہ کفر کا اونمین گاہے نشان
کہ ہون خیر امت سے وہ برملا
تو خیر الامم کیون نہون والدین
ہمہ وقت اون کی یہی التجا
اسی خیر امت سے باسوز درد
زہے خیر امت زہے یہ حبیب
کہ دربان احمد وہ لیل ونہار
کہ غار محبت مین سے باقرار
کہ ہون اسسے بھی فائزین والدین

خدا منتقم ہے بہر دوسرا

صلوٰۃ الٰہ و سلام خدا | حبیب الٰہ پہ بصبح و مسا
ہمہ آل و اصحاب پر بھی نثار | بأعدادِ اوراق و رملِ القفار

وصل ساتوان اون دلائلِ زاہرہ اور حجج باہرہ مین کہ بولِ پاک اور نجوانِ سیّد لولاک جس شخص کے شکم مین گیا نار جہنم اوسپر حرام ہے ؛ توخود نورِ فیضِ قدیم وجودِ پر جودِ صاحبِ خُلقِ عظیم جس پشت و رحم مین ہو مقیم توکیونکر نہ وہ جنتی محبوب ایزدِ ملکِ علّام ہے ؛ پس نارِ غضبِ جبار کو اوسسے فرار اوسکے قدم مبارک سے وہ گلزار بلا انکار و لا کلام ہے ؛ اور جبکہ جناب رسول کریم علیہ اطیب الصلوٰۃ والتسلیم کے بدنِ شریف جائہ نظیف پر مکھی کا بیٹھنا حق تعالیٰ کو ناگوار ہے ؛ توکیونکر آپ کی ذات ستودہ صفات نجاست کفر و شرک کے سزاوار ہے ؛

سنو اے عزیزو یہ اندک مقال | نہ ہرگز رکھو دلپہ مجھسے ملال
کہ شائد کرے تمکو فرخندہ حال | اسی قول سے ایزدِ ذوالجلال
کہ خیر الورا رحمتِ عالمین | حبیبِ خدا سیّد المرسلین
وہ تھے مومنونپر رؤف و رحیم | وہ لاریب تھے کانِ خُلقِ عظیم
توسوچا کہ اُمّت مین ہون جو ضعیف | مریضان و پیران و دیگر نحیف
کسی عذر سے ہو اگر ناتوان | اگرچہ وہ معذور از بس جوان

نہ اول نہ آخر مین کچھ عیب ہے
یہی حکم اونکا بلا ریب ہے

کہ از بہر وہ اطہر ز تطہیر ہین
وہ ابہر وہ انور ز تنویر ہین

مفخر مبشر ز تبشیر ہین
مخبر موقر ز توقیر ہین

وہ صادق مصدق ز تصدیق ہین
وہ حاذق موفق ز توفیق ہین

وہ ہین مرجع اصفیائے کرام
وہ ہین چشمۂ فیض بحر عظام

وہ ہین مظہر ذات خیر الوریٰ
وہ ہین مظہر و جلوہ گاہ خدا

یہ وہ پدر و مادر کہ جنکا پسر
صفی اللہ آدم کا بیشک پدر

خیوری وہ از سابقین عظام
اسیطور فرمان خیر الانام

قال نبینا سید المرسلین حبیب رب العالمین صلے اللہ و سلم علیہ و آلہ الطاہرین انا من السابقین وانا خیر السابقین رواہ الطبرانی وغیرہ من المحدثین رضوان اللہ علیہم اجمعین

کیا مجکو پیدا جہان آفرین
ز اصلاب پاکان جو از سابقین

ولے سابقین سے مین سابق مدام
حبیب خدا مین نہ اسمین کلام

تو اب گر کہے منکر اہل شین
کہ یک لمحہ مومن نہ تھے والدین

تو لا بد وہ [illegible] اہل جحیم
وہ مغبون و ملعون بیشک جحیم

نہ [illegible] نبی اوسکو منظور ہے
وہ ذل جبلی سے مقہور ہے

وہ حاسد علی فخر خیر الانام
وہ نار حسد مین جلے صبح و شام

شقی تر وہ بدبخت بیشک مدام
جہنم مین جاوے فبئس المقام

خیوری وہ ہے موذی مصطفا

عدالت جلالت مین اُسکے رجال | جو مردانِ شیخین بے قیل و قال
یہی حکمِ حاکم بلا اشتباہ ہو | بھی وہ دارقطنی اوسپر گواہ
کیا ذہب ذہبی نے اوسپر نثار | وہ زرقانی اوسپر جو پروانہ وار
جلالِ سیوطی جو ہین پر جلال | بھی قائل کہ ہے وہ جلیل الرجال
بھی وہ ابن داؤد اہلِ سُنن | بھی وہ عبدِ رزاق اہلِ فطن
وہ ابنِ جریج بن حبان بھی | ہوئے اوسکی صحت پہ قائل سبھی
شفا مین وہ ہے بھی شفائے شقا | خدا اوسسے دے منکرین کو شفا
اسیطور سے خادمہ ہے دگر | کہ اس شرف سے وہ ہوئی نامور
وہ ہے ام یوسف جو برکہ بنام | ہمہ برکہ سلہ خادمہ اے فہام
ہوا اوسکو فرمانِ خیر الورا | کہ محفوظ ہے نار سے تو سدا
بھی اے ام یوسف تو مامون ہے | ہمہ مرض و دردونسے مصئون ہے
تو بیمار ہوئی نہ وہ زینہار | یہانتک کہ دنیا مین تھی باقرار
بھی دیگر صحابہ مین تہا ایک مرد | مشرف ہوا اُسسے وہ اہلِ درد
تو اُسکا پسینہ معطر مدام | اوسی آبِ طاہر سے اے نیکنام
بھی اولاد اوسکی مین خوشبوئی تام | الیٰ ہفت اصلاب تھی لاکلام
حلاوت مین وہ شہد سے خوبتر | وہ خوشبو مین تہا مشک پر مفتخر
کیا نوش جسنے شرابِ طہور | وہی اوسسے ماہر ہوا باسرور
کہ حق الیقین اوسپہ ہو وہ عیان | تو علم الیقین سے نہووے بیان
کتابِ خصائص جو ہے معتبر | بھی لاریب تدریب اہلِ بصر

کرین ظرف مین بول وہ مردمان | تو ماخوذ لاریب ہون بیگمان

کہ ایسا نہ ہرگز کیا مُصطفا | تو وہ فعل سُنّت نہو وے فتا

خلافِ پیمبر جو ہو اِقتدا | وہ ہرگز نہ مقبول نزدِ خدا

ہمہ فعل و قولِ شفیعُ الورا | وہ مقبولِ ایزد بلا اِمترا

کہ اونکے جو اَفعال و اَقوال ہین | خدا کے وہ اَقوال و اَفعال ہین

تو کیونکر نہو فعلِ ایزد قبول | اگرچہ وہ ظاہر مین فعلِ رسول

لہٰذا رسولِ بشیر و نذیر | رکھے قَدَح رکھتے وہ زیرِ سریر

کسی شب مین کرتے وہ فعلِ صواب | کہ معذور ہون اُٹھتے لابُد شتاب

تو اوس اُمِّ اَیمن کو جو اہلِ سوز | یہ فرمانِ احمد ہوا ایک روز

کہ جو اِس پیالے مین چیز ہے عیان | کسی جائے کر اُسکو لابد نہان

تو پھر جبکہ دیکھا شہِ دو جہان | کہ خالی پیالہ رکھا ہے وہان

تو پھر اُسّے پوچھا شفیعُ الورا | کہ تھا جو پیالے مین وہ کیا ہوا

تو کی عرض ای سیّدِ انس و جان | مَین تھی تشنہ واللہ کیا نوش جان

تو خندان ہوئے خازنِ کردگار | نہ کچھ زجر اوسپر کیا آشکار

نہ ایسا ہوا حکم بھی زینہار | دہان شُستہ کر پھر نہ کیجو یہ کار

ولے یہ بشارت دیا مُصطفا | درودِ خدا اونپہ با صد صفا

کہ نارِ جہنم کو روزِ شمار | نہو شکم تیرے سے زنہار کار

تو محفوظ آتش سے اَبدُ الآباد | کہ تو نے پیا آبِ خیرُ العباد

یہ لاریب سالم حدیثِ صحیح | کہا اہلِ تنقید نے یہ ملیح

کہ عبد اللہ جو ہین وہ ابن زبیر — جلیل القدر وہ بسے اہلِ خیر
ہوا اونکو فرمانِ خیر الانام — کہ خون حجامت جو یہ لا کلام
کسی جائے تو اوسکو پوشیدہ کر — کہ اسپر نہووے نظر کا گذر
نہ دیکھے کوئی اسکو ہرگز بشر — کہ خونِ نبی ہے وہ خونِ دگر
وہ سرِّ الٰہی سے ہر یک اثر — تو لازم کہ مستور ہو از نظر
لیا اوسکو فی الفور ابنِ زبیر — کہ دارین مین اُسّے لاریب خیر
وہانسے گئے پھر وہ باہر شتاب — کیا نوش جان اُسکو بے ارتیاب
کہ وہ لعل از کنزِ مخفی ضرور — سزاوار اوسکے خزینہ صدور
وہ لعلِ خزینہ شفیع الورا — یہی سینہ اُسکے دفینہ کی جا
نہ مسرور اِسّے کوئی اوسکی جا — یہ جا اوسّے مسرور لابد سدا

خیوری نہ یہ لعل تجکو نصیب
تو رکھہ سینہ مین نقشِ نعلِ حبیب

جو ہین اشکِ خونی وہ یاقوت فام — تو اوسنے یہ سینہ خزینہ مدام
سُنا جبکہ یہ واقع شرّ و ضیر — کیا نوش جان اُسکو ابنِ زبیر
تو ایسی بشارت ہوئی آشکار — کہ واصل نہوا اوسکو زنہار نار
وہ نارِ جہنّم سے آزاد ہے — کہ داد خدا سے اُسے داد ہے
تو پھر اُسّے پوچھا بسے مردمان — کہ فرماؤ کیا طعم اُسکا عیان
تو ہسطور سے پھر دیا یہ جواب — کہ اے سائلِ صادقِ پُرصواب
حلاوت مین وہ شہد سے بیش بیش — وہ خوشبو مین تھا مشک سے بیش بیش

بھی وہ شرح جو بہر دین ہی سراج
وہ طبرانی و بیہقئیِ فخام ؟
یہ راوی ہوئے جملہ اسطور یہ
کہ مالک جو تھے بن سنانِ کبیر
وہ تھے احد کے جنگ مین باریاب
تو سنگِ جفا سے ہوا جب شہید
تو اُسنے اوسیوقت باشوقِ جان
یہانتک کہ اُسنے ہوا پُر دہان
اگرچہ کہا اوسکو بعضے کسان
تو اُسنے کہا قسمِ شاہِ جہان
یہ وہ خون کہ جسپر ہوا خون روا
یہ خون بجگون آہین ہرگز نہ چون
یہ ہی آبِ حیوان و ظاہر مین خون
یہ در چشمۂ شمس ہے آشکار
ہوا پھر یہ فرمانِ خیر الوریٰ
کہ وہ نارِ دوزخسے محفوظ ہے
جو چاہے کہ دیکھے وہ مردِ جنان
روایت کیا بغوئیِ نامور
دگر دارقطنی جو عالی نظر

یہ نذکور اوسے ہوا ... ہاج
سوا ان بزرگونکے دیگر عظام
باسنادِ سالم بسے معتبر
یہ لاریب ہین نذرِ خدری شہیر
شہِ دو جہان کے وہ پائے رکاب
وہ دُردانہ دندانِ شاہِ وحید
مکیدہ کیا آب سے خونِ رگان
تناول کیا اوسکو پھر بیگمان
بریز آنچہ داری زخون دردہان
نہ خونِ نبی خاک پر ہو روان
اسی خونپہ ہین جان و دل سے فدا
جو از بیچگون اسکو سمجھے نہ خون
خضر کو نہ اسکا ملا رہنمون
وہ تھے قعرِ ظلمت مین حیران و زار
شفیعِ خلائق بروزِ جزا
وہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہے
تو دیکھے اسے جو یہ ابنِ سنان
وہ بزار و طبرانئے ذی بصر
بھی وہ بیہقی حاکمِ معتبر

نہ توحید ایزد کا ہے اعتبار
نہ جملہ عبادت کا ہے کچھ وقار

یہانتک کہ توحید خیر الورا
منقش وہ ہو دلین سب بے امترا

خیوری کا لاریب حرز جنان
وہ توحید احمد یہ ورد زبان

محمد محمد یہ مقصود ہے
خدا اسکا حامد یہ محمود ہے

یہ شان الٰہی نہ محدود ہے
نشان خدائی یہ معہود ہے

جنان اور جانکا یہ مسجود ہے
یہ باطن مین لاریب معبود ہے

بشر نام خیر الورا مستعار
حقیقت مین وہ نور پروردگار

تو نور خدا سے نہو زینہار
کوئی چیز ناپاک اے ہوشیار

اگر انسے ناپاک وہ بول و دم
تو دوزخ مین شارب سر تا قدم

چہ جائیکہ دوزخ سے محفوظ ہو
وہ عین عنایت سے ملحوظ ہو

وہ منکر بھی قائل بلاقیل وقول
کہ ہے منقلب عین وہ خون و بول

ہوئے متفق اسپہ جملہ فہام
کہ وہ منقلب عین ہین لاکلام

تو اسّے ہوا انقطاع نزاع
نہ منکر کا باقی رہا کچھ خداع

کہ جس عین پہ حکم عدم طہور
وہی عین ہے منقلب در ظہور

تو کسطور وہ عین اے ذیشعور
نہ معدود و مقصود ہو در ظہور

تو منکر کا جملہ جو ہے ادّعا
ہوا منقلب عین بے امترا

ظبی نے جو کھایا وہ برگ جنان
ز دست صفی اللہ اے نیکدان

تو اوسّے ہوا مشک نافہ ضرور
وہ خون ظبی سے ہوا بے فتور

یہ ہے خاصۂ سید المرسلین
کہ وہ منقلب عین ہے بالیقین

اسیطورسے بول خیر الورا
وہ ہے منقلب عین بے امترا

اسیطورسے غائط مصطفا
وہ تھا منقلب عین اے باصفا

زمین بلع کرتی وہ بول و براز
نہ ماہر کوئی اوسّے از اہل راز

صحابہ نے اسمین کیا جست جو
تو پائی معطّر وہان ایک بو

دم و بول خیر الورا اے فہام
ہوا ور صحابہ تبرّک مدام ؑ

کیا جسنے اسمین کبھی گفتگو ؑ
تو وہ گفتگو ہے بلاجستجو

نہ ہے پاک دل وہ نہ ہی پاک جو
نہ ہی اوسمین ہرگز محبّت کی بو

نہ ہی علم زندہ سے اوسکو نصیب
نہ ماہر ہوا وہ ز قدر حبیب

خیوری نہو جسکو تعلیم رب
تو کیا اوسکو حاصل ز تعلیم اب

وہ تعلیم بے حرف و بے صوت ہو
نہین سہو اوسمین نہ کچھ فوت ہو

وہ ہر وقت ہر جا پہ ہمراہ ہے
جو ہی اسکا منکر وہ گمراہ ہے

جو مشہور تفسیر اتقان سے ہے
تو اسطور اسمین یہ تبیان ہے

کہ ہفتاد علمون سے ہووے لبیب
ولے علم ربّی نہووے نصیب

تو وہ علم از بسکہ مردار ہے
کہ علم خدا سے نہ جاندار ہے

نہو مردہ علمونسے زندہ جہان
تو زندہ جہانسے وہ کب ازدوان

تو زندہ ولانسے نہ زندہ جہان
تو کب شان احمد سے اُسکو نشان

تو وہ شان جس دل پہ ظاہر نہین
تو وہ نور ایمان سے ماہر نہین

ہوئے نارِ دوزخ سے آزاد وہ	رضائے الٰہی سے دلشاد وہ
کہ بزّار و بلقینیؔ نامدار	یہ راوی ز ابنِ عمر آشکار
کہ بسطور فرمانِ خیر الانام	درودِ خدا اونپہ ہر صبح و شام
کہ جس دم سے ہووے دمی کا وصال	تو اوسّے نہو نار کا اتّصال
نہ اوسّے رکھے نار نہار کار	کہ نارِ جہنّم کو اوسّے فرار
یہ نجم المبین مین مفصّل بیان	ولے مختصر یہ ہوا جو عیان
اگر اصل تعبیہ درکار ہے	یہ مشتے نمونہ زخر وار ہے

کان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قدح من عیدان یوضع تحت سریرہ فسول فیہ من اللیل فبال فیہ لیلۃ ثم افتقدہ فلم یجد فیہ شیئاً فسال برکۃ عنہ فقالت قمت وانا عطشانۃ فشربتہ فضحک وقال لن تلج النار بطنک ابدا ھذا الحدیث صحیح الزم الدارقطنی مسلماً والبخاری اخرجہ فی الصحیح اذ رجالہ کرجالھما فی الضبط والعدالۃ وغیرھما ورواہ ابن جریج وھو مجمع علی کونہ ثقۃ وھو اول من صنف الکتب فی الاسلام ورواہ الحاکم واقر الذہبی وغیرہ من اھل النقد بصحتہ وھذہ البرکۃ ھی ام ایمن کانت تخدمہ صلی اللہ علیہ وسلم ومرضعتہ ورواہ ابوداود وابن حبان وعبد الرزاق عن امیمۃ عن امھا وایضاً روی الحاکم والدارقطنی رضی اللہ عنہما بالاسناد الجید انہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل الی فخارۃ فی جانب البیت فبال فیھا فلما اصبح قال یا برکۃ ھرمی فاھرمی ما فی تلک الفخارۃ فقالت قد واللہ شربتہ فقال لن تصیبک النار وصحۃ یا ام یوسف فما مرضت قط حتی ماتت قال فی خصائص تدریب البلقینی ان برکۃ ام ایمن وبرکۃ ام یوسف شربتاہ وشربہ واحد من الاحباب فکان تفوح الروائح منہ اطیب من المسک ومن اولادہ

بھلا جسنے پیدا ہوئے وہ جہان
ہوئے خاکِ پا اُنکے اہلِ جنان

تو کیونکر نہو مُشک سے فوقتر
دمِ پاک اُس ذات کا اے پسر

وہ آہوئے اَحدیتِ کردگار
و داد خدا نافہ مُتلبار

ہمہ اَنبیا بوئے خوش آشکار
ازان نافہ مُشکِ پروردگار

عقیدِ خیوری مَشامِ لَبیب
اوسی نافہ مُشک سے ہے مطیب

روایت کیا بیہقیئے شہیر
بھی اُس رافعی نے بشرح کبیر

کہ بوطَیبہ نام عالی وقار
وہ حجّامِ دانا بسے دست کار

تو اوسنے نکالا بصد انکسار
زجسمِ نبی خونِ یاقوت وار

تو باہر وہان سے ہوا اہل ریش
کیا پھر نہان اوسکو در شکم خویش

تو پھر اُسسے پوچھا شہِ دو جہان
کہ وہ خون کسجا کیا تو نہان

کیا عرض پھر اُسنے اسطور پر
کہ اے میرے محبوب خیرُ البشر

گیا تھا مین اس عزم سے بالیقین
کہ پنہان کرون اُسکو زیرِ زمین

ولیکن یہ دلمین ہوا ناپسند
کہ برخاک ہو وہ دمِ ارجمند

تو سینہ یہ بیشک خزینہ ہوا
وہ سینہ مین فوراً دفینہ ہوا

تو اسطور مژدہ ہوا آشکار
نگہد اشتی نفس خود را زنار

تو نارِ جہنّم سے آزاد ہے
دل و جسم زندہ تو دل شاد ہے

بلا شرف اوسکو ہوا با کمال
مُعمّر ہوا یکصد و چہل سال

سفینہ دگر از صحابہ کرام
مُشرّف ہوئے اُسسے اے نیکنام

طاہرۃ علی احد الوجہین یقول العبد المسکین محمد خیر الدین انہ لا یخفی علی المعمع الھفوف وجلی عند الیلمع العروف ان عدم امر نبینا جد الحسنین صلے اللہ علیہ وآلہ ملا اخا فغا احدا ممن شرب دمہ وبولہ الشریفین بغسل فمہ وعدم نہی العود الی الفضلتین ووجود طعم العسل ورائحۃ المسک عند الفریقین وکون ذلک من قلب الاعیان باتفاق لط فان وکونہ معدودا من معجزات سید الثقلین وقطع نزاع الفقہاء بذلک الدلیل لزین وتبرک الصحابۃ بالبول والدم المکرمین برہان اظہر وابہر من النیرین علی انہما طاہران برب المشرقین وتفصیل ھذا فی کتابی نجم المبین مع رد ھو اجس المنکرین واللہ یھدی بہ الا الفاسقین وروی البیہقی عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ وذکر الرافعی فی الشرح الکبیر وغیرھما من النحاریر وقد شرب دمہ صلے اللہ علیہ وسلم ابو طیبۃ ایضا فعاش مائۃ واربعین سنۃ وسفینہ مولی النبی صلے اللہ علیہ وسلم

سنو دل سے اے منصفانِ کرام
کہ متعسفین دائما ہین لئام

دم و بولِ ذاتِ شفیعُ الانام
ہوا اوسکا جس تن مین کچہہ انضمام

تو وہ نارِ دوزخ سے آزاد ہی
نعیم جنان سے وہ دل شاد ہی

ہوا جبکہ فضلات کا یہ مقام
کہ ہو اُنسے نارِ جہنم حرام

تو آبا و اجدادِ خیرُ الورا
ہمہ اُمہات رسولِ خدا

یہ سب حاملِ نورِ خیرُ البشر
یہی نور تھا اونکا نورُ البصر

اِسی نور سے جملہ مسرور تھے
اسی نور سے رب کے منظور تھے

مِلا اونکے خونمین وہ خونِ نبی
رگ و ریشہ مخلوط لابد سبھی

تو کیونکر نہوا اونپہ نزد فہام
وہ نارِ جہنم یقینا حرام

الی بضع اصلاب وفی روایۃ الی سبع وروی البیہقی عن عمر بن السائب والطبرانی عن ابی سعید الخدری عن ابیہ مالک بن سنان انہ شرب دم النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد ومصہ اباہ فقیل اھرق قال لا واللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مس دمہ دمی فلن تصیبہ النار وروی الحاکم والبزار والبیہقی والدارقطنی والبغوی والطبرانی وغیرہم رضی اللہ عنہم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھاجر بہ الدم فحجمہ ابو طیبۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استکموہ فاعطوہ دینارا وقال لابن الزبیر واریہ فتواری ابن الزبیر فشرب الدم فنبئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ فقال ما انہ لا تصیبہ النار وفی روایۃ لا تمسہ النار قال لشعبی فقیل لابن الزبیر رضی اللہ عنہ کیف وجدت طعم الدم فقال اما الطعم فطعم العسل واما الرائحۃ فرائحۃ المسک وھذا من باب قلب الاعیان الذی عد من معجزاتہ وبھذا سندفع نزاع الفقہاء قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری فی شرح الشفا وغیرہ من العلماء ان رجلا قال رائت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابعد من المذھب فلما خرج نظرت فلم ار شیئا ورائت فی ذلک الموضع ثلاثۃ احجار التی استنجی بھن فاذا ھن یفوح منھن روائح المسک فکنت اذا جئت یوم الجمعۃ المسجد اخذتھن فی کمی فتغلب رائحتھن روائح من تطیب وتعطر وروی الدارقطنی فی الافراد عن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت قلت یا رسول اللہ اراک تدخل الخلاء ثم یجیئ الرجل یدخل بعدک فما یری لما خرج منک اثرا فقال اما علمت ان اللہ امر الارض ان تبتلع ما خرج من الانبیاء قال ابن دحیۃ ھذا اقوی ما فی الباب وسندہ ثابت واقرہ العلی القاری فی شرح الشفاء قال القاضی عیاض رحمہ اللہ الفیاض فقد قال قوم من اھل العلم بطھارۃ ھذین الحدثین قال الامام النووی فی الروضۃ ان بولہ ودمہ وسائر فضلاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو اُسنے بلاریب لے اتقیا — حبیبِ خدا کی حقارت کیا
نہین بلکہ وہ موذیے کردگار — کیا اوسنے رنجیدہ پروردگار
وہ لاریب مُرتد مردود ہے — وہ مردود کیا بلکہ نمرود ہے

خیوری تو کر اُسکے حق مین دُعا
تو ہے داعیئے اُمّتِ مُصطفا

خدایا تو کر اوسکا ایسا نصیب — کہ ہو اہلِ توفیقِ حُبِّ حبیب
کہ ایمانِ اصلی یہی ہے جوان — کہ حُبِّ محمدؐ سے ہو پُر جنان
کہ حُبِّ محمدؐ سے حُبِّ خدا — ہو پیدا و پیدا بلا امترا
نہ حُبِّ محمدؐ کا دل مین قرار — تو ہو اسپے حبِّ خدا کا فرار
جو حُبِّ حبیبِ خدا ہو نصیب — تو حُبِّ خدا سے جنان ہو لبیب
یہی حُبِّ ایمان و عرفان ہے — اسی سے وہ رضوانِ جنّان ہے

قال الله تعالى قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم فمتابعة سيد الثقلين او فعت مكشفة بين القطرين والاتباع من لوازم الحب الكامل الزين فمحبة النبي مركز المحبتين وقطب دائرة المودتين فمن ادعى حب الله رب المشرقين بغير حب حبيبه نور الدين صلى الله وسلم عليه ملأ الخافقين فدعواه صريح البطلان ووضيح الخسران لانه الادعاء بغير البرهان والاجتراء بما ليس في الامكان والله الموفق والمستعان

تو لازم کہ دل سے یہ تصدیق ہو — زبان سے یہ اظہارِ تحقیق ہو
کہ بیشک محمدؐ حبیبِ خدا — وہ ہے وَحدَہٗ ذات بے اِمترا
نہ خلقت مین زنہار اُنکا شریک — وہ نورِ قدیمی وہ یکتا مَلیک

وہ کیونکر نہون اہلِ دار السلام | کہ ہین سابقین سے وہ جملہ عظام
وہ اہلِ یمین سے اَفاضل مدام | وہ لاریب مقبولِ ربّ الانام
وہ اُس نور کے ہین مظاہر ضرور | کہ لاریب جسّے خدا کا ظہور
ثناگوئے خود اوسکا پروردگار | رضا جوئے احمد وہ لیل و نہار
ولیّ و نبی جملہ رسلِ عظام | عَلَیہم صَلوٰۃِ خدا اُو سلام
ہمیشہ یہ چاہین خدا کی رضا | رضائے محمد کو چاہے خدا
جو انکی رضا ہے خدا کی رضا | رضائے محمد رضائے خدا
ہمہ طالبِ دیدِ ربّ السما | یہ ہے طالب دید خیر الورا
صَلوٰۃِ الٰہی پڑھین وہ کبار | صلوٰۃ محمد پڑھے کردگار
وہی نورِ ایمانکا لاریب نور | وہی ذات ایمانکا ایمان ضرور
جہان وہ وہانپر وہ ایمان سدا | کہ ایمان نہ اوسجا سے ہووے جدا
نہ ایمانپہ جس شخص کا ہو مدار | تو اوسجا نہ اوس نور کا ہو قرار
کہ ملزوم و لازم وہ بے اشتباہ | حقیقت مین یک چیز وصفِ الٰہ
تو کیونکر نہ مومن وہ تھے اَتقیا | کہو واللہ مومن وہ تھے اَصفیا
جو منکر ہوا اِسکا مغبون ہے | نہ مغبون ہے بلکہ ملعون ہے
کہے وہ کہ معیوب خیر الورا | اگرچہ وہ محبوبِ ربّ السما
کہ اُنکے نسب مین وہ اہلِ جفا | کہ تھے کفر بھی شرک مین مبتلا
نہ بدتر کوئی شرک سے ہے جفا | یہ جملہ جفا سے بسے پر خطا
یہ سب عیب کا عیب چون ریسمان | کرے بستہ جاروب کو بیگمان

نہین جسنے دیکھا حبیبِ خدا
وہ قرآن کو دیکھے بچشمِ صفا

کہ ہی عکس اوسکا وہ نزدِ فحول
تو ہی دید اوسکی وہ دیدِ رسول

وے فرق دونو مین ہی مستنیر
نہ مستور ہرگز وہ نزدِ بصیر

صفائیست در آب و آئینہ نیز
ولیکن صفا را بباید تمیز

مگس اوسپہ بیٹھے و لے ایک جا
نہ انہر کہ ہین یہ حبیبِ خدا

کہ یہ اصلِ بسش کچھ نہ انمین ہوس
تو کیون ہو مگس کو یہان دسترس

یہ بس اصل بس دو جہا نمین یہ بس
یہ ہے بس کے بس حرمتِ ہر نفس

مگس کی جو ہے آرزو و ہوس
یہ اُسّے منزہ قدیمی نفس

مگس کا جو مسکن نہو وہ بدن
تو زنہار مشرک نہ اوسکا وطن

جو اُس جسم پر ظلمتِ یک مگس
نہ منظورِ حنّان اے خوش نفس

تو کسطور منظورِ پروردگار
کہ ظلماتِ مشرک مین ہو اسکا دار

نہین بلکہ جس تن مین اُسکا وطن
وہ ایمان وطن مظہرِ ذو المنن

نہ تونے سنا ہی یہ اے ذی فطن
نہ تا ذکا حرمین مین ہو وطن

سبکی مولد شافع المذنبین
دگر روضۂ سید المرسلین

جہان جلوہ گر ہو خدا کا یہ نور
تو ظلمت کا اوسجا نہووے ظہور

کہ روشن ہو مصباح در لیلِ تار
تو لاریب گھر اُسّے ہو جون نہار

تو جس تن مین ہووے سراجِ منیر
وہ نورِ قدیمی وہ نورِ قدیر

تو کیونکر وہ بیتِ وجود وجود
منوّر نہ زنہار بہرِ سجود

کہ ہی پدرِ آدم کا اوسجا وجود
ہوا آدم و آدمی اُسّے بود

جو آبا و اجدادِ خیر الانام — ہمہ اَصفیا اہلِ دار السلام

نہ کچھہ نقص اُنمین نہ کچھہ عیب ہے — نہ اونکی نظافت مین کچھہ ریب ہے

تو کہہ تیرا اِسطور ایمان ہے — دل و جان محمّد پہ قربان ہے

ترے دل مین احمد کی یہ شان ہے — کہ وہ نورِ ایمانکا ایمان ہے

اوسی پر تصدّق یہ ایمان ہے — یہ ایمانِ برہانِ احسان ہے

خیوری یہی تیرا اتقان ہے
کہ برہانِ ربّی خدا شان ہے

نہ مذکور برہان یہ ایمان ہے — تو کچھہ اور اندک یہ تبیان ہے

کہ شاید تجھے فیض بخشے دلیل — دلیلونکا طالب بسے ہے ذلیل

دلائل کو چھوڑے جو مردِ جلیل — کہ ہر جا یہ لازم نہ طلب دلیل

دلائل سے روشن دلیلِ مگس — نہو تو مگس وار اہلِ ہوس

نجاست پہ بیٹھے کبھی وہ مگس — نجاست کا طالب زبونتر زخس

تو رب کو نہ ہرگز یہ منظور ہے — کہ جسمِ حبیبی جو پُر نور ہے

تو اوسپر کسیوقت بیٹھے مگس — کہ وہ مظہرِ حق مُنزّہ نفس

وہ نورِ مجسّم زفیضِ قدم — ہوا حبِّ ازلی سے یکتا جسیم

وہی کنزِ مخفی کا فتّاح ہے — وہی جسم جانانِ ارواح ہے

وہ نبیونکے ارواحسے ہے لطیف — لطافت مین یکتا خدا کا وصیف

یہ وہ جسم ارواح جسکا بدن — وہ روحِ الٰہی جو جان ہیش تن

اسی جسم کا عکس قرآن ہے — یہی جسم قرآنکا برہان ہے

عنداولی الابصار :: اور اِس وصل مین اے خوشخصال ذکرِ اہلِ فترت ہی بطریقِ اجمال :: اور یہ بیان کہ والدینِ سیّدالمرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ اجمعین ناجی واہلِ جنان ہین بالیقین :: کما قال اللہ فی التنزیل اصولا :: وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا :: اور بیانِ عمر وایمانِ قسّ بن ساعدہ وزید بن عمرو وغیرہما نیز ہے آشکار علیہم رضوان اللہ الغفار اور یہ بیان کہ وہ جملہ اہل جنت ہین ایّام فترت وجہالت مین :: پس اب کیا ریب ہے جنتی ہونے حاملانِ خاتمِ رسالت مین :: اور ناری ہونے منکرانِ اہلِ ضلالت مین :: ❊

سنو اے عزیزو بگوشِ قبول
کہ ہو تمسے راضی خدا و رسول

کہ جسکو خدا نے بصارت دیا
عنایت سے اہلِ بشارت کیا

اُسے یک اِشارت سزاوار ہے
نہ دفترِ نذارت کا درکار ہے

جسے حق نے اہلِ ضلالت کیا
عدالت سے اوسکو جہالت دیا

بنا کمبلِ بخت اوسکا سیاہ
سیہ بخت اپنے سے ہی وہ تباہ

تو پھر زمزم وآبِ کوثر سے نیز
نہوگا وہ ابیض سمجھ اے عزیز

اگر تمکو حق نے کیا ہے بصیر
تو سورج کو دیکھو نہو تم ضریر

کہ عبداللہ ہے اسمِ پدرِ رسول
دگر آمنہ اُمِّ اہلِ وصول

تو یہ نامِ نامی گرامی مدام
یہی اِسمِ سامی بصد احترام

نہ دنیا مین ہرگز ہوئے بالیقین
کسی کافرون مین مروّج کہین

نہو کافرہ آمنہ اے رفیہام
نہ عبداللہ کافر کا زنہار نام

وہ مسجود آدم کا مسجود ہے ۔ وہ معبودِ آدم کا محمود ہے

یہی بس خیوری کا مقصود ہے
اِسی سے خیوری تو مسعود ہے

قال فی الخصائص الکبری وانموذج اللبیب وکشف الغمہ وغیرھا من زبر ائمۃ الامۃ لم یقرب جسدہ المطیف علیہ اطیب الصلوۃ والسلام اللطیف ولم یقع علی ثیابہ ذباب قط المخالطۃ القاذورات فی بعض الاحیان قال فی شرح الحاوی ونزھۃ النفوس وحدائق الازھار ان الصالح عبد اللطیف قدس اللہ سرہ الشریف قال کتبت ستین مصحفاً فکل لفظۃ وقع علیھا الذباب الا قولہ تعالی ولا تقربوا مال الیتیم قال فی الفتوحات والکبریت الاحمر والتحبیر وروح البیان وغیرھا من زبر اھل الاتقان من اراد ان یری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ممن لم یدرکہ من امتہ فلینظر الی القرآن لا فرق بین النظر فیہ وبین النظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فان القرآن انتشاء صورتہ الجسدیۃ یقال لھا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب صلعم شعر

ھو القرآن والسبع المثانی ۔ وروح الروح لا روح الاوانی

وتفصیل ھذا بالبراھین فی کتابی نجم المبین واللہ یھدی بہ المتقین ط ؎

درودِ الٰہی بر رسلِ الغفار ۔ حبیبِ خدا پر ہمیشہ نثار

بھی آل و صحابہ پہ باصد وقار
خیوری کا لابد یہی افتخار

وصل آٹھواں اس بیانین آشکار: کہ نام نامی اسم گرامی عبداللہ اور آمنہ زینہار: کسی کافر و کافرہ کا روئے زمین پر نہین ہوا درمیانِ کفار: کہ یہ مخالف ملتِ شرک ہے

نہ ہرگز کسی جا پہ ہے یہ نگار
نہ ہی قولِ ضعف سے بھی آشکار

کہ گاہی اونہون نے کیا سر کو خم
بطورِ عبادات پیشِ صنم

نہین بلکہ تھے وہ صنم کے صنم
صنم پیش انکے بسر ہے خم

جو مسجود اصنام تھے آشکار
تو مسجود انکے وہ لیل و نہار

ملائک نے جنکو کیا ہے سجود
وہ مسجود آدم ہوا جنسے بود

وہ عرشِ برین جنکا ہے خاکِ پا
یہ فرشِ زمین جنسے ہے برسما

وہ تھے اونکے حامل بلا امترا
وہ ہین سرِ کعبہ وہ سرِ خدا

ہوئے جبکہ پیدا شہِ انبیا
تو فی الفور کعبے نے سجدہ کیا

ز قدر ہین احمد وہ کعبہ مطاف
کرے امتِ مصطفا کا طواف

توکیونکر نہون ساجدین وہ صنم
لنورِ حبیبی جو فیضِ قدم

قدم سے قدم اونکا ہے باکرم
تو جملہ خلائق پہ ہے وہ قدم

لہذا قسم کھائے خود وہ خدا
بخاکِ کفِ پائے خیر الورا

خیوری نہ کیونکر وہ کھائے قسم
کہ سرِ قدم ہے وہ سرو قدم

جو ہی زمرۂ انبیائے کرام
علیہم صلوٰۃ خدا و سلام

وہ نورِ محمد پہ دائم نثار
وہ اس شمع پہ جملہ پروانہ وار

وے والدین شفیع الورا
نبی کو نہ ان پاس بھیجا خدا

کہ ظاہر ین دعوت کہے وہ بیان
کرے حکم اسلام اونپر عیان

اگرچہ وہ رویا مین آتے مدام
فدا جملہ انپر بصد احترام

نہ نسبت کرو بن عبد کی مشرکان — سوئے اسم ذاتی کبھی اے جہان
کہ ہی یہ منافی ئے شرک لئام — تو کافر کا ہرگز نہ عبداللہ نام
سوا اہلِ توحید یہ نامِ پاک — کسیکا نہ زنہار بر روئے خاک
اگر ہو یہ مقبول در مشرکین — تو مشرک نہ زنہار وہ بالیقین
کہ معنائے توحیدِ ربّ العباد — یہی کلمۂ طیّبہ سے مُراد
کہ تصدیقِ یکتا سے روشن جنان — ادا ہو یہ مضمون اے نیکدان
کہ معبودِ حق سے نہو انحراف — عبودیّتِ عبد کا اعتراف
وہی یکتا معبود معبود ہے — نہ کوئی سوا اوسکے مسجود ہے
پرستش بتونکی جو ہے در اَنام — سراسر وہ باطل نہ اسمین کلام
خدا کے سوا جو کہ معبود ہے — وہ معبودِ باطل نہ مقصود ہے
یہی نام عبداللہ سے آشکار — نہین اسمین کچہہ فرق اے ہوشیار
کہ اَللہ وہ معبود حق بالیقین — سوا اوسکے معبود ہین باطلین
عبادت کے لائق وہ یکتا خدا — وہی خالقِ جملہ ارض و سما
ہوا عبد پھر اوسکی جانب مضاف — تو تخصیص ظاہر ہوئی صاف صاف
کہ یہ عبد اوسکا وہ معبود ہے — یہ ہے اوسکا ساجد وہ مسجود ہے
اوسیکا یہ ہے عبد بے اشتباہ — نہ اوسکے سوا اسکا دیگر الٰہ
تو تخصیص بھی حصر دونو یہان — ہوئے اوس سے اظہر بروشن بیان
وہ عبداللہ و آمنہ پارسا — رضائے خدا اونپہ صبح و مسا
نہ کرتے وہ زنہار گاہے سجود — کسی چیز کو جو عدم سے ہی بود

ازانجملہ ہین وہ آب پیے امام ۔۔۔ وہ طمطام حفاظ عالی ہمام
کہ در شرح اکمال اُنسے بیان ۔۔۔ وہ ہے شرح مسلم نہو بدگمان
جلال سیوطی جلیل المقام ۔۔۔ ہوئے معترف اسکے اے نیکنام
بسے جائے اُنسے وہ بالبینات ۔۔۔ ازانجملہ ہے وہ بسبل النجات
وہ حرمین سکے جو امام ہمام ۔۔۔ تو برہان مین انکی برہان تام
غزال غزالی وہ منخول مین ۔۔۔ بھی ہے رازِ رازی وہ محصولین
کیال الہراسی بسے نامدار ۔۔۔ بھی تعلیق اونکی مین ہے آشکار
دگر باقلانی جلیل البیان ۔۔۔ بھی تقریب انکی مین ہے وہ عیان
جو ہین ابن سمعان اہل کمال ۔۔۔ قواطع مین قاطع بھی انکا مقال
امام مناوی جو ہین بے نظیر ۔۔۔ دگر قرطبی اور ابن منیر
سوا ان بزرگون کے دیگر عظام ۔۔۔ ہوا اُنسے راضی خدائے انام
یہ چار و ائمہ سے ہین راویان ۔۔۔ کہ سب متفق اسپہ ہین بیگمان
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول ۔۔۔ وہ ناجی بلاریب نزد فحول
یہ مذکور لابد ز اہل اصول ۔۔۔ مفصل بیان ہو بوصل وصول
تو وہ والدین شفیع الورا ۔۔۔ وہ ہین اہل جنت بلا امترا
نہ اُنسے ہوا کچھہ کبھی کفر و شین ۔۔۔ ہمہ عیب سے پاک وہ نور عین
جو مذکور بالا ہوا اسے فہام ۔۔۔ ہوئے متفق اوسپہ جملہ امام
اگر اسنے سے ہے منکرین کو فرار ۔۔۔ تو ہے انکا مسکن وہ دار البوار

خیوری اگرچہ تو ہے رہنما

کہ ہو جائے اِنکار کچھ آشکار	کہ جسپر مرتب دران دارِ نار

وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا۔ الآیۃ

یہ فرمانِ حنّان ہے کامیاب	کہ ہرگز نہ ایزد کرے کچھہ عذاب
کسی پر مگر جسپہ بھیجے رسول	وہ پھر اُنکی دعوت کرے ناقبول
تو ہو اُسپہ تب حجتِ کردگار	وہ ہو لائقِ نارِ دارُ البوار
بسے آیتو نمین یہ روشن بیان	مفصّل یہ نجم المبین مین عیان
کہو منکرو اسکا ہی کیا جواب	جوابِ مجیبانِ اہلِ صواب
کہ جملہ دلائل جو مذکور ہین	نصوص قوی سے مسطور ہین
کریں فرض گر اونکو اہلِ خطا	کہ ثابت نہین اُنسے وہ مدّعا
تو اُس قول سے جو مذکور ہے	وہ اِسرائے سورہ سے مسطور ہے
تو ہی اہلِ فترت کی اُسسے نجات	یہ اَظہر مِنَ الشمس بِالبیّنات
وہ ہین تیرہ اقسام جملہ ضرور	تو جیسے اُنسے لاریب اہلِ سرور
تو اُنسے نہ بتکو ہوا ہے سجود	نہ کچھہ کفر اُنسے ہوا در وجود
تو لا بد یہ ناجی یہ اہلِ صواب	یہ جنت مین جاوین بلا ارتیاب
نہ اِنپر کرے حق تعالیٰ عذاب	یہ مقبولِ ایزد یہ اہلِ ثواب
تو وہ والدینِ شفیع الورا	ازین جملہ افضل بلا اِمترا
ہوا جنسے کچھہ کفر و شرکِ جلی	بطوریکہ مذکور ہوئے ولی
تو یہ اہلِ فترت مُعذّب تمام	نصوصِ صریحہ سے ہین یہ مرام
ہوئے متفق اُسپہ اہلِ لباب	جو منکر ہوا اسکا اہلِ عقاب

نفیل وعمرو بن الظرب وقیس بن عاصم وصفوان بن ابی امیۃ وزہیر بن ابی سلمی وغیرہم
فانہم اصحاب الجنۃ باتفاق ائمۃ الامۃ وان ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل من ہذا
القسم طاہران من دنس الشرک ومما کان علیہ اہل الجاہلیۃ وکذلک سائرا بائہ
وامہاتہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یدخلہم کفر کلہم اصحاب الجنۃ والثانی من اشرک ولم
یوحد وشرع لنفسہ فحلّل وحرّم وہم الاکثر ورئیسہم عمرو بن لحی بن قمعۃ بن الیاس
وہو اوّل مَن سنّ للعرب عبادۃ الاصنام وبحر البحیرۃ وسیّب السائبۃ ووصل الوصیلۃ
وحمی الحام وغیر ذلک وہذا القسم اہل العذاب لاجل الشرک والثالث من لم یشرک ولم
یوحد ولا دخل فی شریعۃ نبی ولا اخترع لنفسہ دینا بل بقی مدۃ عمرہ علی حالۃ غفلۃ
عن ہذا کلہ وانہم اہل الفترۃ حقیقۃ وہم غیر معذّبین اتفاقا بین الائمۃ من اہل السنۃ
ہذا ملخص ما فی الاکمال شرح صحیح مسلم وسبل النجاۃ والمستصفی والمنخول ومرآۃ الیقظان
والبرہان والتعلیق والقواطع والتمہید والتقریب ومنح العلامۃ علی القاری والزرقانی
علی المواہب واسرار التنزیل والمحصول وغیرہا من زبر الفحول قال فی فتح الباری وقس بن
ساعدۃ الایادی اوّل مَن آمن بالبعثۃ من اہل الجاہلیۃ واول مَن اتّکا علی عصا فی
الخطبۃ واول مَن قال امّا بعد واول مَن کتب من فلان الی فلان وعاش ستمائۃ سنۃ
وکان خطیبا حکیما حاذقا لہ نباہۃ وفضل ذکرہ المرزبانی رحمہ اللہ واخرج ابو نعیم
فی الدلائل عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان قس بن ساعدۃ کان یخطب قومہ فی
سوق عکاظۃ فقال فی خطبتہ سیُعلم حق من ہذا الوجہ واشار بیدہ نحو مکۃ قالوا
لہ وما ہذا الحق قال من ولد لویّ بن غالب یدعوکم الی کلمۃ الاخلاص وعیش الابد
ونعیم لا ینفد فان دعاکم فاجیبوہ ولو علمت انی اعیش الی مبعثہ لکنت اول من یسعٰی

ولیکن ہدایت بدست خدا

اعلم ایہا الصفی والمحب لوفی ان والدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کانا علی التوحید والملۃ الحنیفیۃ وعلی انہما من اہل الفترہ وزمن الفترۃ التی عم الجہل فیہا طبق الارض وفقد فیہا من یبلغ الدعوۃ علی وجہہا مع انہما قبضا فی حداثۃ السن من نحو ثمان عشرۃ سنۃ والعشرین تقریبا ومثل ہذا العمر لا یسع الفحص عن المطلوب فی مثل ذلک الزمان وحکم من لم تبلغہ الدعوۃ انہ یموت ناجیا ولا یعذب فیدخل الجنۃ وہذا مذہب لا خلاف فیہ بین ائمۃ الامۃ من اہل الاصول والوصول والفقہاء الفحول واستدلوا علی ذلک بعدۃ ایات منہا ما جاء فی التنزیل صولا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا ومنہا ما قال اللہ تعالی فی بیان انہ لا یعاقب قبل البعثۃ ولا یجزی ولو انا اہلکناہم بعذاب من قبلہ لقالوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع آیاتک من قبل ان نذل ونخزی ومنہا ما قال اللہ فی سورۃ طسم تلک ایات الکتاب المبین ولولا ان تصیبہم مصیبۃ بما قدمت ایدیہم فیقولوا ربنا لولا ارسلت الینا رسولا فنتبع ایاتک ونکون من المومنین ومنہا ما قال اللہ فی ہذہ السورۃ وبہ استدل العالمون وما کان ربک مہلکی القری الی قولہ الا واہلہا ظالمون ومنہا ما قال اللہ فی سورۃ الشعراء تنبیہا للعاقلین وما اہلکنا من قریۃ الا لہا منذرون ذکری وما کنا ظالمین ومنہا ما قال اللہ قطعا لعذر الکفار حیث لا یجدون فی النار من نصیر وہم یصطرخون فیہا ربنا اخرجنا نعمل صالحا غیر الذی کنا نعمل ولم نعمرکم ما یتذکر فیہ من تذکر وجاءکم النذیر ومنہا ما قال اللہ فی عدم تکلیف الغافل فی کتابہ المصون ذلک ان لم یکن ربک مہلک القری بظلم واہلہا غافلون واہل الفترۃ فی اول التقسیم علی ثلاثۃ اقسام اولہا من ادرک التوحید ببصیرتہ کقس بن ساعدۃ وزید بن عمرو بن

جو ہین ابنِ عبّاس روشن ضمیر
وہ راوی یقیناً بطرزِ منیر

کہ سوقِ عکاظہ مین وہ نیکدان
خطیبِ عرب تہا فصیح اللسان

کیا اُسنے خُطبے مین ایسا بیان
کہ حقِ حقیقت یہانسے عیان

اِشارت کیا سوئے مکہ بدست
تو سائل ہوئے اُستے پھر حق پرست

کہ حقاً یہ حقِ حقیقت بیان
کرو تا بشارت یہ ہو بس عیان

تو اسطور سے پھر کیا آشکار
کہ جلوہ کرے صورتِ کردگار

لُوَیّ بنِ غالب کی اولاد سے
بلاوے تمین حسنِ ارشاد سے

سوئے قولِ اخلاص و قولِ سداد
وہ ہی موجبِ عیشِ ابدُالآباد

صراطِ الٰہی یہ ہو مستقیم
ملے بہشتے تمکو نعیمِ مقیم

کرے تمکو جب دعوتِ حق نما
تو فی الفور تصدیق لاؤ بجا

مجھے کا شکے گر یہ معلوم ہو
نہ زنہار یہ امر مفہوم ہو

کہ ایسی مجھے زندگی ہو نصیب
کہ ہو اُستے حاصل جمالِ حبیب

تو سبقت کرون سب سے پہلے ضرور
دل و دیدہ روشن کرون باسرور

خیوری ملے گر وہ قدمِ حبیب
زہے بخت عالی زہے یہ نصیب

تو کوشش کرون دلسے باصدقِ جان
چلون پھر بقدمِ جنان شادمان

گرون پھر قدم پر مین سجدہ کنان
قدم پر جبین ہو جبین پر یہ جان

کرون پھر یہ تسبیح وردِ زبان
یہ وِردِ زبان ہو بدردِ جنان

کہ سبحان ربّی منزّہ یہ شان
یہ ہی لامکانی مکانین نشان

الیہ وروی الازدی وغیرہ عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہم انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رحمہ اللہ قسا کانی انظر الیہ علی جمل اورق تکلم بکلام لا احفظہ فقال ابوبکر
الصدیق رضی اللہ عنہ انا احفظہ قال اذکرہ فذکرہ وزید بن عمرو بن نفیل والد
سعید بن زید احد العشرۃ وعم عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم فانہ کان ممن طلب التوحید
وخلع الاوثان وجانب الشرک ومات قبل المبعث وروی ابن سعد والفاکھی عن عامر
بن ربیعۃ انہ قال قال زید بن عمرو انی خالفت قومی واتبعت ملۃ ابراھیم واسمٰعیل
علیہما السلام وکانا یصلیان الی ھذہ القبلۃ وانا انتظر نبیاً من بنی اسماعیل علیہ السلام
یبعث ولا اری انی ادرکہ وانا اومن بہ واصدقہ واشھد انہ نبی وان طالت بک
حیاۃ فاقرئہ منی السلام فلما اعلمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بخبرہ رد علیہ السلام وترحم
علیہ وقال رأیتہ فی الجنۃ یسحب ذیولا ؛

یہ ہے فتح باری مین روشن بیان
کہ ہے مرزبانی سے ازبس عیان

کہ جو اہل فترت کے ہین مردمان
تو ہے اُنسے بھی قس اہل جنان

مُصدّق وہ اوّل ہوا بیگمان
کہ بیشک محمد شہ مرسلان

کیا اُسنے خطبے مین اوّل عصا
اوسی قس حاذق نے ای باصفا

وہی اَمّا بعد سے اوّل کلیم
اوسی نے یہ اوّل کیا ہے رقیم

کہ ہوئے فلانسے فلانکو عیان
فلانسے فلان تک یہ واصل بیان

رہا برس چھے سو بفضل خدا
وہ دنیا مین زندہ بصدق و صفا

فصاحت بلاغت مین یکتا لبیب
حکیم و عقیل و اریب و خطیب

روایت کیا نیز بدر نعیم
دلائل مین ایسا نہین ہمین غمیم

یہ فرمانِ جاحظ بسے آشکار	کتابُ البیان مین وہ لابد نگار

قال العلامة الجاحظ فی کتاب البیان وغیرہ من اهل الاتقان ان لقیس وقومه فضیلة لیست لاحد من العرب لان رسول الله صلی الله علیه وسلم روی کلامه وموقفه علی جمله بعکاظه وموعظته وعجب من حسن کلامه واظهر تصویبه وهذا اشرف تعجز عنه الامانی وتنقطع الامال وانما وفقه الله المتعال ذلک الفضل والکمال لانه کان یحب حبیب الله العلام علیه اطیب الصلوة والسلام بخلوص الجنان والصدق التام ومن ثم کان خطیب العرب قاطبة فی تلک الایام ؛

کہ قیس و قبائل جو اُنکے تمام
فضیلت مین یکتا وہ عالی مقام

کہ راوی ہوئے قس کے مصطفا
بھی صدّیقِ اکبر بلا امترا

کہ سُوقِ عکاظہ مین وہ نامدار
مَلیحُ البیان شُتر پر ہے سوار

بیان اوسکا لابد کلامِ عجیب
کہ تھا واعظِ حسنِ حُبِّ حبیب

کلیم کلامے زہے پُر صواب
خلوصِ جنان اوسکا لُبِّ لباب

جو حُبِّ محمدؐ سے اوسکو نصیب
تو یکتا وہ جملہ عرب مین خطیب

وہ توفیقِ ایزد سے تہا سرفراز
کہ حُبِّ حبیبی سے تھا اہلِ راز

خیوری نہ کیونکر وہ اہلِ جنان
جنانِ محبت سے اُسکا جنان

عمر کا پسر تھا جو زید رشید
وہ لاریب مومن وہ زید سعید

یہ عشرہ سے لاریب ہین بیگمان
ہوئے جو مبشر وہ اہلِ جنان

یہ ہین عمِ فاروق اے نیکدان
نہ عابد صنم کے کبھی وہ جوان

وہ مطلق مقید مین ہے جلوہ گر
نہ طاقت کہ دیکھے اسے چشم سر
مگر دیدۂ دل سے اب کر نظر
تو شان خدا تجپہ ہو جلوہ گر
کرے جب وہ مرآت مین خود نظر
تو خود کو وہ دیکھے ز نور البصر
وہی عین انسا مین ہے مستقر
وہ رائی وہ مرئی نہ چیزے دگر
محمد محمد وہی آشکار
سوا اونکے دیگر نہ کوئی نگار
وہی ذات ہر پرتو نور و نار
وہی نار گلزار بے دود و خار
وہی عندلیب گل احدیت
وہی ہے گل خندۂ صمدیت
وہ جانان یکتائے جان عظام
وہ معشوق یکتائے رب الانام
وہ محمود یکتائے محمود ہے
وہ مسجود آدم کا مسجود ہے

خدائے غیوری وہ مقصود ہر
جنان اور جان کا وہ معبود ہے

وہ علامہ ازدی جو راوی ضرور
سوا اونکے دیگر جو اہل شعور
تو یہ بو ہریرہ سے ہین راویان
کہ ہسطور فرمان شاہ شہان
کیا قس پر حق نے رحمت نثار
کہ تھا حب احمد مین وہ اشکبار
مین کیا دیکھتا ہون جو قس لبیب
وہ ہر جمل اورق پہ عالی خطیب
کیا اونسے ہسطور سے کچھ بیان
کہ مجکو نہین یاد اوسکا نشان
تو صدیق نے عرض کی با نیاز
کہ اے شاہ کونین بندہ نواز
مجے یاد ہے اوسکی جملہ کلام
تو ایسا ہوا امر خیر الانام
کہ اسکو تو اب کر مفصل عیان
کیا آپنے پھر وہ روشن بیان

کہ ہو اُسپہ رحمت خدا کی نثار
سلامت کرامت سے وہ کامگار

کہ دیکھا ہین جنت مین وہ نامدار
خرامان خوشی سے بعزّ و وقار

خوشی ہوری نہ کیونکر وہ اہلِ جنان
کہ تہا حبِ احمد سے روشن جنان

سنو دل سے اے منصفانِ کرام
کہ ہو تمسے راضی شفیعُ الانام

کہ وہ ذکرِ بالا جو مذکور ہے
فوائد سے لاریب پُر نور ہے

ازانجملہ یہ امر از بس عیان
کہ تھے اہلِ فترت مین اہلِ جنان

وہ تھے اہلِ توحیدِ پروردگار
مصدقِ نبوت کے لیل و نہار

اگرچہ نہ اُسوقت مین تھا نبی
نبی کی وہ اُمت ہین بیشک سبھی

بصیرت دیا اونکو پروردگار
کہ نورِ نبوت پہ تھے جان نثار

ز نورِ نبی تھے مصدق بجان
لہذا ہوئے جملہ اہلِ جنان

نہین دیکھتا یہ تو قرآن مین
کہ قیدِ اُولوا العلم اس شان مین

تو اُسکی یہ برہان مین
تو پڑھ قولِ ربی یہ فرقان مین

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ

اُولوا العلم فرمانِ پروردگار
کہ وہ اہلِ فترت جو ہین درنگار

تو ہون اہلِ توحید و اہلِ جنان
وہ ناجی بلاریب جملہ جہان

اُولوا الایمان اسمین نہ مذکور ہے
کہ ایمان مین یہ قید مسطور ہے

کہ اقرارِ توحیدِ ایزد عیان
بقولِ نبی ہو نہ از فکرِ جان

تو منکر ہوا جو کہ اقرار سے
تو لابد معذب وہ ہو نار سے

کہ تھا شرک و مشرک سے انکو فرار | وہ از اہلِ توحیدِ پروردگار
وہ تھے عاشقِ سیدِ انس و جان | فدا جان و دلسے بصد تو جہان
ولے پیشِ بعثت ازین دارِ زور | روانہ ہوئے سوئے دار السرور
روایت کیا خاکہی نے ضرور | دگر سعد کے ابن اسے ذیشعور
زعامر جو ابنِ ربیعہ کا نام | کہ مجھسے کیا زید نے یہ کلام
کہ خالفتُ قومی بلا ابتدا | مجھے شرک انکے سے نفرت سدا
کہ کافی مجھے ہے یہ دینِ خلیل | کہ دینِ خلیلی وہ دینِ جلیل
یہ دینِ سماعیل دینِ جمیل ہے | یہ ہے نزدِ ایزد منوّر دلیل
بتوں سے وہ بیزار تھے اہلِ راز | یہی قبلہ اونکا برائے نماز
مجھے انتظاری یہ لیل و نہار | کہ ہون خاتم الانبیا آشکار
وہ نسلِ سماعیل سے بیگمان | تو اونپر تصدق یہ جان و جنان
ولے یہ نہ زنہار میرا نصیب | کہ دیکھو مین اس چشم سے وہ حبیب
ولے اونپہ ایمان لایا بجان | کہ تصدیق اونکی سے ہون شادمان
مین لاریب اس امر پہ ہون گواہ | کہ حقًّا وہ یکتا حبیبِ الٰہ
اگر زندگی سے تجھے ہو نصیب | کہ ہو تجکو حاصل جمالِ حبیب
تو میری طرف سے تو کیجو سلام | جنابِ مقدّس مین با احترام
کہا عامرِ راوئے نیک نام | کہ جب مین کیا پیشِ خیر الانام
بیان زید کا اور اوسکا سلام | بصد انکساری و با عزِّ تام
تو اسطور فرمانِ شاہِ کبار | ہوا اُسکے حق مین بسے آشکار

نہ ہو کفر اونکے ہین کچھ اشتباہ — ہوئے اہلِ دوزخ وہ روئے سیاہ
کرو فکر کچھ دل مین ای حاسدین — رسولِ خدا کے نہو منکرین
کہ فترت مین لابد بسے مردمان — ز توحید و تصدیق اہلِ جنان
وِلے والدینِ شفیعُ الانام — عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا وُ سلام
نہون اہلِ توحید و اہلِ جنان — مَعَاذَ اللہ جیسا کہین منکران
تو پھر کیا ہوئی وہ دعائے خلیل — دعائے سماعیل نزدِ جلیل
کہ ہو امّتِ مُسلِمہ سے رسول — بُنَیَّ سے لابد وہ اصلِ اصول
خلیلِ خدا نے کیا یہ دعا — کہ اے خالقِ مالکِ ہر سرا
رہے کلمۂ طیّبہ مستدام — مِری نسل مین تا بیومِ القیام
یکے بعدِ دیگر وہ مومن ضرور — ہمیشہ الیٰ وقتِ یومِ النّشور
نہو اُنسے خالی کبھی یہ زمین — ز وقتِ خلیلی الیٰ یومِ دین
بھی مِن ذُرّیت جو دعائے خلیل — بھی دیگر جو ہی ذرّیت در دلیل
یُقیمُوا الصَّلوٰۃَ جو ہے بیفتور — مُصَلّین جملہ وہ ہین بالضرور
تقبّل دعائی کیا التجا — تو مقبولِ حق نے کیا وہ دعا
سماعیل کی نسل مین وہ ضرور — ہوئے متّفق اسپہ اہلِ شعور
بھی لابد تقلّبک فی السّاجدین — کلامِ الٰہی مین اے منکرین
جو یہ آیتین ہفت مذکور ہین — اسی مدّعا پر یہ پُر نور ہین
کہ آباؤ اجدادِ خیرُ الورا — ہمہ اہلِ ایمان بلا اہتدا

خیبوری یہی جملہ قرآن ہے

نہ اوس پاس آیا کوئی گر نبی — نہ اُستے ہوا شرک ظاہر کبھی
شرایع سے دائم وہ غافل رہا — نہ کوئی ملا اوسکو ماہر سدا
تو اوسکو نہ زنہار ہووے عذاب — کہ فرمانِ حنّان یہ در کتاب

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّى نَبْعَثَ رَسُولًا

ازانجملہ یہ فائدہ ہے عیان — کہ قس و دگر جو کہ اہلِ جنان
وہ سب اہلِ فترت سے ہین ہیگمان — ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ جہان
یہ ہے اُس مُطابق جو مرقوم ہے — اسی باب سے جو کہ معلوم ہے
کہ خالی نہین یہ زمین زینہار — کبھی سات مُسلم سے ای ہوشیار
وہ ہون اُستے زائد نہین کچھ فتور — ولے اِستے کم کا نہووے ظہور
بھی ثابت ہوا یہ بلا استرا — کہ خیرُ القرون سے وہ خیرُ الورا
بخاری سے جیسا وہ مذکور ہے — بھی دیگر کُتُب سے وہ مسطور ہے
تو اَظہر من الشمس اِستے ہوا — کہ بیشک وہ آبائے خیرُ الورا
مُسلمان وہ اہلِ جنان لاکلام — سلامِ خدا اونپہ لابد مُدام
نہو یہ تو لازم فسادِ کثیر — نہ پوشیدہ ہرگز یہ نزدِ بصیر
کلامِ خدا و کلامِ رسول — کلامِ صحابہ جو اہلِ قبول
کلامِ ائمہ جو ہین وہ فحول — قیاسِ جلی جسپہ اہلِ وصول
یہ ہین چار احکامِ دین کے اصول — ہوئے متّفق اسپہ اہلِ نقول
تو انکارِ ایمانِ اصلِ رسول — جو ہین درحقیقت وہ اصلِ اصول
یہ لاریب انکارِ اربعہ اصول — تو مُرتد ہین مُنکرانِ جہول

کہ ہے آمنہ نام مادرِ مصطفیٰ
درودِ خدا اونپہ باصد صفا

جو اِس نامِ نامی مین اسرار ہین
تو اُنسے محبین سرشار ہین

ازانجملہ یہ ہے کہ وہ در امان
ہمہ عیب سے نزدِ اہلِ دلان

دیا امن اونکو خدائے جہان
تو اُنسے ہوا اَمنِ اُمت عیان

جو تھا کنزِ مخفی سے امن وامان
وہی آمنہ کا ہوا جانِ جان

نہ با امن گر آمنہ کا وجود
کہ جسّے ہوئی جملہ خلقت کی جود

تو اجماعِ ضدّین ہوتا ضرور
یہ مخفی نہین نزدِ اہلِ شعور

کہ جس تن مین لابد حبیبِ خدا
جو ہین رحمتِ اہلِ ارض وسما

معاذ اللہ ہو وہ تنِ اہلِ نار
نہو اُسپہ رحمت خدا کی نثار

تو بے امن با امن ہو ایک جا
نہ یہ لائقِ شانِ خیر الورا

کہ بے امن تن مین رہے امنِ جان
وہ امنِ امان ووہ امنِ جنان

وہ ایمان بنا امن سے بیگمان
یہ ہے اصل وہ شاخ نزدِ مہان

بھی امن سے مومن نہ ہین فتور
ہوئی مومنہ آمنہ سے ضرور

نہو آمنہ آمنہ از عقاب
تو اُمت نہو مومنہ از عذاب

قال فی بدیع المثال ومنیع المنال ان الایمان افعال من الامن ضد الخوف یتعدّی الی مفعول واحد وبالھمزۃ الی مفعولین تقول آمنت زیداً عمراً بمعنی جعلتہ آمنا منہ ثم استعمل فی التصدیق مجازاً لغویاً لاستلزامہ ما ھو معناہ فانک اذا صدّقت احدا آمنتہ من التکذیب فی ذلک التصدیق انتہی قال فی روح البیان وغیرہ من زبر اھل الاتقان ان الامن طمانیۃ النفس وزوال الخوف والایمان ھو ضد التخویف کما فی قولہ تعالی وآمنہم من خوف والتصدیق بالقلب لان المصدّق

کہ تنزیہہ ربی یہ ایمان ہے

اللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَفِی الْمَلَاءِ الْاَعْلٰی اِلٰی
یَوْمِ الدِّیْنِ وَعَلٰی اٰبَائِہٖ وَاَبْنَائِہِ السَّابِقِیْنَ الصَّادِقِیْنَ ؛

درودِ الٰہ بر حبیبِ خدا
بھی آلِ نبی پر الی یوم دین
بھی اونپر جو آبائے خیر الورا
کہ لاریب یہ جملہ ہین سابقین

وصل ناوان اس بیان مین اے نیکنام ؛ کہ والدہ ماجدہ جناب سید الرسل العظام ؛ علیہ اطیب الصلوۃ وازکی السلام نزد ائمہ اصحاب سنۃ مومنہ ہین علی الدوام ؛ اور اس بیان مین کہ اونکا وجود پر جود نعمت عظیمہ رحمت فخیمہ ہے لاکلام اور اس وصل مین وہ بعض اشعار پر اسرار ہین جو آپنے وقت انتقال اونکو انشا فرمایا ؛ اور اونمین بیانِ حقیت دین اسلام اور مذمت پرستش اصنام اور بعثت سید الانام اظہار مین آیا ؛ اور ذکر گریۂ جنیان اُس عصمت دثار عفت شعار کے انتقال پر ؛ اور سماعت ابیات مرثیات اُس مرحومہ کے انتقال پرملال پر رضی اللہ عنہا وعنا بحرمتہا ؛

دلا کر بیان کچھہ بندۂ حبیب
اوسے جو کہ ہے منکر مصطفا
حسد کی حرارت سے ہو وہ حریق
خدا یا اوسے بخش سمع قبول
کہ ہو آپسے شاید ہدایت نصیب
جہالت ضلالت سے وہ پرجفا
وہ بحر غوایت مین ہاز بس غریق
سُنے حق نہ زنہار ہو وہ ملول

کہا اوسکو بیتی خدا ایکبار
کہ ہو پاک بہر طواف کبار

کہا اسکو یا عبدی ہفتاد بار
یہ ہے مسکن ذات پروردگار

وہی خانہ برّ ابرار ہے
یہی خانہ سرّ اسرار ہے

وہی خانہ ہے کعبہ اتقیا
یہی خانہ ہے کعبہ کبریا

جہان مصطفا ہو وہانپر خدا
جہانپر خدا ہے وہان مصطفا

خدا مصطفا سے نہووے جدا
جدا مجتبے سے نہووے خدا

تو کیونکر نہو مسکن مصطفا
فضیلت مین برتر ز عرش علا

وہ کعبے سے افضل بلا اشتبا
کہ لاریب ہے وہ مطاف خدا

یہان مصطفا اور خود وہ خدا
وہان کعبہ و عرش جو خاک پا

یہی اسکی اظہر دلیل مبین
کہ شرف المکان بشرف المکین

ہوئی شرف کعبہ و عرش برین
زپائے حبیبی شہ مرسلین

لَآ اُقْسِمُ بِھٰذَا الْبَلَدِ وَاَنْتَ حِلٌّ بِھٰذَا الْبَلَدِ الآیۃ

قال فی المواھب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ قولہ تعالی وَاَنْتَ حِلٌّ ھو من الحلول ضد الظعن یعنی من الاقامۃ ضد الارتحال فاللہ سبحانہ قید الاقسام بحلولہ صلے اللہ علیہ وسلم فیہ اظہاراً لفضیلتہ واشعاراً بان شرف المکان باھلہ قال لشارح الزرقانی علیہ الرضوان الربانی اقام البلد الظاھر مقام المضمر فلم یقل وانت حل بہ استعظاماً لحلولہ فیہ فالمعنی اقسم بھذا البلد والحال انک مقیم بہ فالاقسام بہ لشرفک وعظمتک عندی قال فی المواھب ھذا متضمن للقسم ببلدہ صلے اللہ علیہ وسلم ولا یخفی ما فیہ من زیادۃ التعظیم حیث اقسم بقید کونہ فیہ دفعاً للتوھم بان المکان اشرف وان شرفہ

یومن المصدق ای یجعله آمنا من التکذیب المومن یومن نفسه من العذاب والله تعالیٰ مومن لانه یومن عباده من عذابه فضلاً انتہی ملخصاً قال فی الصراح امن امان ہمی یقال امنت فانا آمن ایمان بے بیم گردانیدن وگرویدن ومومن یکے از نامہائے خدائے عزوجل آمن کنندہ وگروندہ بخدا تعالے انتہی ولله در العلامة الدمیاطی رحمه الله العلام حیث قال فی ابویه علیه الصلوٰة والسلام شعر

الله احیا للنبی اباه زلٰ ؛	ایمان والام الامینة آمنه
فهما غدا امن الٰهه مع صحبه	فی فرقة من خوف نار آمنه

کہ جس تن مین نام نبی کا قرار	تو ہونا ہے دوزخ کو اُسسے فرار
ہوا اِسم سے نار کو جب فرار	تو نزد مسمیٰ اوسے کب قرار
نہین بلکہ یہ اعتقاد عظام	اسی پر وہ فقہائے اُمت تمام
کہ جس جائے خود رحمت عالمین	وہ ہی مسکن سید المرسلین
تولا بد وہ افضل ز عرش برین	اگرچہ وہ مسکن ز فرش زمین
وہ ہے مسکن جو افضل ز عرش عظیم	کہ ہین اوسمین ساکن رؤف و رحیم
وہ نور خدائی وہ نور تمام	وصیف خدا وہ بخلق عظیم
تو کیونکر نہ افضل ز عرش عظیم	وہ شکمے کہ جسمین رسول کریم
یہ شکم برین و وہ فرشی ہین	بسے فرق ان دو مین اے دوربین
اسی طور سے مسکن مصطفا	بھی ہے کعبے سے افضل بلا امترا
یہ کعبۂ خلیل و وہ کعبۂ جلیل	وہ ساجد یہ مسجود رب الخلیل
کیا اوسکی تعمیر لابد خلیل	کیا اسکی تخمیر بیشک جلیل

قال الله تعالیٰ فی حق آدم اسفنا حاخمرت طینة آدم بیدی اربعین صباحا هکذا فی التحریر والتحبیر

حتی علی العرش والکعبۃ المنیفۃ وان الخلاف فیما عداہ وقد نقل عن العلامۃ ابن عقیل رحمہ اللہ الجلیل ایضا ان تلک البقعۃ افضل من العرش وقد وافقہ السادۃ البکریون علی ذلک وصرح التاج الفاکہی بتفضیل الارض علی السموات لحلولہ صلی اللہ علیہ وسلم بہا ھذا ملخصا فی نجم المبین واللہ یہدیہ المتقین

لہذا یہ فرمان پروردگار
کہ اے باعث خلق ہر نور و نار
جو انکار از منکر نابکار
سیہ روئے بدخوئے بے اعتبار
وہ باطل وہ عاطل وہ ہے پر ضلال
تو ہے وہ پاک اس سے جو اسکا خیال
قسم مجکو اس شہر کی ای رسول
کہ جسمین کیا تو نے لا بد حلول
یہ تیرے قدم سے ہوا بہرہ ور
یہ ہی آمنا اوس سے اے نازنین
جو ہے خاک نعلین خیر الوریٰ
قسم کھائے اوسکی وہ رب السما
نہ غیرت کا ہرگز یہ ہے اقتضا
کہ دائم قسم کھائے تیری خدا
بعمر نبی ہی بہ اس حبیب
نہ ہی اسمین تعظیم ایسی نصیب
کہ جسطرح با خاک نعلین سے
کہ نعلین افضل ز کونین ہی
لہذا قسم کھائے رب العلا
بخاک کف پائے خیر الوریٰ
جو ہے خاک من آمنہ پر اماں
وہ ہی خوشہ چین لسے در دو جہان
جو قدمین تیرے لیے حرمین ہین
وہ دونو جہانمین شریفین ہین
ملا تیرے قدمون سے انکو نصیب
ہو الکعب کعبہ ز کعبت کعیب
صفا کو دیا تو نے صدہا صفا
بھی تیری مروت سے مروہ ہوا
جو ہی چاہ زمزم مین تیری وہ چاہ
تو وہ چاہ تیری سے ہے اہل چاہ

صلی اللہ علیہ وسلم مکتسبٌ منہ وقد روی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال للنبی
صلی اللہ علیہ وسلم بابی انت و امّی لقد بلغ من فضیلتک عند اللہ ان اقسم بتراب قدمیک
فقال لا اقسم بہذا البلد وہذا القسم ادخل فی تعظیمہ من القسم بذاتہ وبحیاتہ صلی اللہ
علیہ وسلم انتہی قال فی التحبیر وروح البیان وغیرہما من زبر اہل الاتقان لا شک ان
الکعبۃ عند اہل الحقیقۃ اشارۃ الی مرتبۃ الذات الاحدیۃ وہی قد تجلت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بجمیع اسمائہا وصفاتہا فکانت الکعبۃ صورۃ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم والحجر الاسود صورۃ یدہ الکریمۃ واما حقیقۃ سر الکعبۃ فذاتہ الشریفۃ ویمینہ
المبارکۃ صلی اللہ علیہ وسلم ومن ہنا نعرف ان الانسان الکامل افضل من الکعبۃ
وکذا یدہ اولی من الحجر الاسود ولما انتقل النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی دار البقاء خلفہ
ورثتہ بعدہ فہم مظاہر ہذین السرین فلا بد من تقبیل الحجر فی الشریعۃ ومن تقبیل
ید الانسان الکامل فانہ المبایعۃ الحقیقیۃ وہی عین المبایعۃ مع اللہ ورسولہ ولہ
قال علیہ الصلوۃ والسلام ان للہ عبادا تطوف بہم الکعبۃ قال فی البحر عن عدۃ الفتاوی
ان الکعبۃ اذا رفعت عن مکانہا لاصحاب الکرامۃ ففی تلک الحالۃ جازت الصلوۃ الی
ارضہا وہکذا فی التتارخانیۃ والفتاوی العتابیۃ وشرح الوہبانیۃ وغیرہما من الزبر
المدینیۃ وقد قال اللہ تبارک وتعالی ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ
فوق ایدیہم ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی
قال فی المنسک المتوسط والمسلک المتقسط والدر المختار وغیرہا من زبر الکبار ما ضم
اعضاءہ الشریفۃ فہو افضل بقاع الارض بالاجماع حتی من الکعبۃ والعرش ایضا
فقد نقل القاضی عیاض رحمہ اللہ وغیرہ الاجماع علی تفضیل ما ضم الاعضاء الشریفۃ

خیوری محمدؐ کی تجکو قسم
زکشفِ حقیقت تو کر اب رقم

نہ ماہر ہین اُسکے وہ سرِّ خدا — خدا جانے اونکو جو ہین مصطفا
محمدؐ حقیقت مین سرِّ قدم — قدم کی قسم ہے یہ سرِّ قسم
جو ہی دستِ محبوبِ خیر الورا — یدُ اللہ وہی ہے بلا اشتبا
جو ہی عکس اونکا وہ یمنُ الانام — کہین حجرِ اسوَدُ اُسے خاص و عام
وہ یاقوت مرجان دُرِ شاہوار — جو از کنزِ احدیّت کردگار
حبیبِ خدا پر وہ جملہ نثار — یہی انکے لائق یہی افتخار
یہی ایک مقصود از کائنات — یہی ذاتِ یکتا وہ جملہ صفات
گدایانِ احمد جو در کائنات — ملا بعض کو اُنسے کچھہ جوہرات
خزینہ ہوا اونکا سینہ زنور — لاَلیئے اسرار سے پُر سرور
گدائی سے اونکو یہ شاہی نصیب — جو شاہِ جہان وہ گدائے حبیب
ہوئے جبکہ وہ اہلِ دُرِّ یتیم — تو رُتبے مین وہ فوقِ عرشِ عظیم
اگرچہ وہ کعبہ مطافِ کبار — ولے اونکا طائف وہ لیل و نہار
ہمہ حجرِ اسود کو چومین مدام — یہ چومے قدم اونکا باحترام
وہ قبلہ نما بہرِ قبلہ ضرور — مطافِ الٰہی وہ سرِّ سرور
جو ہے دید اونکی وہ دیدِ خدا — خدا دید اونکی سے ہو کب جدا

خیوری وہ ہین دیدۂ مصطفا
تو دیدۂ خدا ہین وہ دیدۂ خدا

نہوتا وہان آمنہ کا ظہور / نہ مولد کا ہوتا وہان پر سرور

تو ہرگز نہوتی دعائے خلیل / کہ یہ شہر ہو آمنا اے جلیل

نہ اُسطرف ہوتا وہ شدّ الرّحال / نہ جاتے اُسیطرف لاکھون رجال

نہین بلکہ اوسکا نہوتا نشان / چہ جائیکہ ہو شہر دار الامان

نہوتا مدینہ وہ ہجرت کی جا / نہوتا وہان روضۂ مصطفا

تو ہوتا نہ وہ منظر کردگار / نہوے ملائک وہان جان نثار

جو ہی جائے روضہ زفرش زمین / نہوتی وہ افضل زعرش برین

جو ہے خاکِ پاکِ مدینہ حبیب / وہ کامل شفا ہے اگر ہو نصیب

وہ کحل البصیرت برائے ضریر / وہ کحل الجواہر برائے بصیر

دوائے دلِ دردمندان سدا / وہی جملہ امراض کی ہے شفا

وہ تیرے قدم سے مشرّف مکان / کہ ہے لامکان مین قدم کا نشان

نہ تجکو کسی چیز سے افتخار / ولے اُسسے جو لامکان مین نگار

وہ فرمائے اسطور سے دمبدم / کہ با خاکِ پائے تو مارا قسم

یہ حبّ الٰہی کا ہے اقتضا / کہ ہون قائلین اہلِ ارض و سما

کہ جو خاک پائے حبیبِ خدا / اوسیکی قسم کھائے ربّ الورا

وہ کعبہ جو ہے عکس خیر الورا / یہی سرّ اوسکا یہ سرِّ خدا

اسی سرّ کو ساجدین کا سجود / یہی سرّ مسجودِ جملہ وجود

خدا کو اوسی خاکِ پا کی قسم / حبیبی کو اوسکی قسم دمبدم

نہ ماہر کوئی اسسے اہلِ حکم / یہ کسکی قسم کیا وہ سرِّ قسم

یہ وہ ابن سردار عالی ہمم　　کہ جملہ سیادت کا جنپر ختم ہے
توئی سر اسرار نور البصر　　تو مبعوث ہی سوئے جنّ و بشر
توئی ہے رسول خدا لا کلام　　تو لاریب یکتا نبی الانام
کہ ہی تیرا مبعث وہ بیت الحرام　　وہ ہو بعث تیرے سے عالیمقام
جو تحقیق اسلام و دین خدا　　تو زندہ کرے اوسکو بین الوریٰ
جو دین خلیل خدائے انام　　وہ ہے خیر دین نزد جملہ عظام
تو زندہ کرے اسکو بے اشتباہ　　توئی خیر دین کی ہمیشہ پناہ
کیا تجکو یہ حکم پروردگار　　کہ ایسا نہ کیجو تو زنہار کار
کہ بتسے موالات ہو آشکار　　بتون بت پرستون کی اہی نامدار
کیا بت پرستی سے تجکو نہی　　کہ یہ دین اسلام لا بد یہی ہے

ثم قالت کل حيّ ميت وکل جديد بال وکل کبير يفنى وانا ميت وذکري باقٍ وقد ترکت خيرا وولدت طهرا ثم رحلت من الدنيا رضي الله عنها فکنّا نسمع نوح الجن عليها فحفظنا من ذلک ابياتا وهي هذه

کیا بعد ابیات ایسا بیان　　کہ ہر ایک زندہ پہ مرگ عیان
کلان خورد جو کچھ ہوا ہی پدید　　وہ ہر ایک نابود ہوے گا رشید
تو دنیا سے میرا ابھی ہو انتقال　　سوئے دار برزخ بلاقیل و قال
ولیکن رہے ہے ذکر میرا مدام　　بصد خیر و خوبی بصد احترام
کہ دنیا مین ہی ذات خیر الانام　　ہوئے پاک پیدا وہ عالی مقام
یہی ذکر اونکا یہ آخر کلام　　کہ ابنِ حبیب خدائے انام

روی ابو نعیم فی دلائل النبوة من طریق محمد الزهری عن اسما بنت رهم یعنی ام سماعة عن امها رضی الله عنهما انها قالت شهدت آمنة رضی الله عنها ام النبی صلی الله علیه وسلم فی علتها التی ماتت بها عن الدنیا رضی الله عنها وسیدنا محمد صلی الله علیه وسلم [illegible] عند راسها له خمس سنین فنظرت امه الی وجهه ثم قالت ؎

جو حافظ محدث وہ بدر نعیم ۔ وہ روشن مناقب نہ کچھہ اسمین غم
نبوت کے جو ہین دلائل عیان ۔ تو اوسمین وہ راوی ہوئے بیگمان
کہ اسماء بنت رہم ایجوان ۔ وہ از مادر خویش ناقل چنان
کہ وہ آمنہ مادر مصطفا ۔ ہوا اونسے لاریب راضی خدا
ہوئی جبکہ آمادہ وہ خوشخصال ۔ کہ دنیا سے لابد کرے انتقال
تو ہم حاضرین اس مرض مین بآب ۔ تو دیکھا یہ مین سطوہ احوال سب
کہ اوس وقت تہے وہ حبیب احد ۔ کھڑے نزد مادر وہ چون سروقد
تن نازنین انکا چون زر گنج ۔ منور وہ در درج سالانہ پنج
تو مادر نے کی اونکے رخ پر نظر ۔ تو دیکھا وہ استادہ رشک قمر
تو فرمائے اوس وقت ابیات چند ۔ ازانجملہ یہ بادل دردمند

بارك الله فیك من غلام ۔ یا ابن الذی من حومة الحمام
فانت مبعوث الی الانام ۔ تبعث فی الحل وفی الحرام
تبعث للتحقیق والاسلام ۔ دین ابیك البر ابراهام
فالله انهاك عن الاصنام ۔ ان لا توالیها مع الاقوام

کہ کہہ دیا مجکو رب السما ۔ کہ پیدا ہوا مجسے خیر الوریٰ

در وصفِ خدا بر شہِ انس و جان
بھی بر مادر و پدرِ آن نورِ جان

کرو دلمین انصاف ای منکرین
نہو تم جہالت سے مُتعسّفین

کہو کیا وہ توحیدِ پروردگار
کہ ہون بندگان جنسے ایمان شعار

نہ توحید سے گر خبردار ہو
نہ ایمان سے کچھ حظ بردار ہو

تو سُن لو بیان اوسکا تم آشکار
اسی پر ہوئے متفق سب کبار

کہ تصدیق دل سے یہ اقرار ہو
نہ اسکے سوا عکس کچھ کار ہو

کہ ہے وحدہٗ خالقِ نور و نار
منزّہ وہ شرکت سے پروردگار

عبادت کے لائق وہ معبود ہے
نہ کوئی سوا اوسکے مسجود ہے

صنم اور جو کچھ عدم سے وجود
عبادت کے لائق نہ ہرگز وہ بود

جو سجدہ عبادت وہ مخصوص ہے
خدا کے لیئے ہی وہ منصوص ہے

وہ جملہ شرایع جو دینِ خدا
وہ ہین جملہ برحق بلا اشتبا

نبی جملہ مقبولِ پروردگار
دل و جان سے ہو اُنپہ اُمّت نثار

یہ مضمون جملہ جو توحید ہی
اسکی حقیقت وہ تجرید ہے

یہی آمنہ ماجدہ کی مقال
اسی پر وہ قائم رہی اُنکا حال

نہ اِسکے سوا اُنسے کچھ آشکار
کہ ہو جنسے توحید مین اِضطرار

کیا اسمِ ذاتی کا اوّل بیان
کہ معبود برحق وہ ہی بیگمان

کہا بارک اللہ سے فیٗ ضرور
کہ جسسے ہویدا ہوا نورِ نور

یہ برکت دیا مجکو ربّ الانام
وہی ہی تبارک تعالےٰ مدام

کہا بعد اسکے بصدقِ جنان
جو تھا اونکو معلوم حقّ العیان

تو پھر طوع طیبۂ روح باصد خرام — خراماں ہوئی سوئے دار السّلام

تو راضی ہوا اُس سے پروردگار — رضائے خدا اُنپہ دائم نثار

کیا اُس نے ذکر یہ بیان — کہ ہمنے سنا گریۂ جنیان

وہ پڑھتے یہ ابیات گریہ کنان — وہ بی بی پہ نالان بسوز جنان

نَبْکِی لِفَتَاۃِ الْبَرَّۃِ الْاَمِیْنَہ — ذَاتَ الْجَمَالِ لِعِفَّۃِ الرَّزِیْنَہ

زَوْجَۃِ عَبْدِاللّٰہِ وَالْقَرِیْنَہ — اُمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ ذِی السَّکِیْنَہ

وَصَاحِبِ الْمِنْبَرِ بِالْمَدِیْنَہ — صَارَتْ لَدٰی حَضْرَتِھَا رَھِیْنَہ

فَکُلُّنَا وَالِھَۃٌ حَزِیْنَہ — نَبْکِیْکِ لِلْعُقْلَۃِ وَالْمَسْکِیْنَہ

نہ کیونکر کرین گریہ ہم زار زار — نہ کیونکر یہ سوز دل پر فگار

کہ وہ آمنہ جو امانت شعار — ہوئی ناقلہ سوئے دار القرار

تو اوسنے جوانی مین چھوڑا یہ دار — جوان بخت برّہ بسے نامدار

وہ بحر فتوت وسے بے کنار — وہ کان مروت ولے بے شمار

وہ شمع جمال حقیقت دثار — تو عفت چو پروانہ اونپر نثار

وہ ہے زوج عبد اللہ باصد وقار — وہ بیشک بسے مونسہ غمگسار

وہ اُمّ نبی معدن افتخار — وہ بحر سکینہ زپروردگار

وہ منبر مدینہ مین جو مشکبار — وہ عرش برین جسپہ دائم نثار

تو وہ مسکن خانۂ نور و نار — وہ جائے خطیب خدا آشکار

تو ہم جملہ حیران حزین ان فگار — نہ کیونکر کرین گریہ لیل و نہار

پناہ ضعیفان وہ ابر بہار — وہ بحر حیا رحمت کردگار

نہیں واللہ یہ بخت بیدار ہے — اسی معصیت سے تو سرشار ہے
تو سرشار ہے یا کہ ہشیار ہے — تو سرکار اپنے پہ سردار ہے
تو دالِ محمدؐ پہ سردار ہے — تو کیونکر گنہ کی یہ گفتار ہے
یہی دالِ دین تاجِ دیندار ہے — اسی سے ہمہ خیرِ اخیار ہے

خیوری یہاں سرِ اسرار ہے
تو کہہ جو سزاوارِ اظہار ہے

جو مذکور ہے آمنہ سے بیان — وہ سب منکشف آنیہ تھا بیگمان
کہ در اشہرِ حملِ خیر البشر — بھی وقتِ تولد ہیں از چشم سر
جو دیکھا سنا اوسے تھا علمِ تام — کہ لاریب ہیں یہ شفیع الانام
کہ حقا یہ ارہاص بے التباس — نبوت کا لاریب ہے یہ اساس
صفی اللہ ادریس و نوح و خلیل — سماعیل و موسے کلیمِ جلیل
بھی داود پسرش سلیمانِ شاہ — بھی عیسیٰ یہ سب آئے تھے مہ بماہ
بشارت دیا سب نے اسطور پہ — کہ تو حاملہ ہے بہ خیر البشر
خدا کی امانت سے تو حاملہ — خدا کی دیانت تجھے شاملہ
یہ وہ ذات ہے رحمتِ عالمین — ملائک نہ اسکے ہوئے حاملین
اوٹھایا ملائک نے عرشِ عظیم — کہ ہے اعظمِ خلق وہ بس جسیم
ولے عاجزین ہیں ز خلقِ عظیم — کہ ہے صاحبِ خلق نورِ قدیم
توئی مسکنِ سید المرسلین — شدہ عرش پیشِ تو فرشِ زمین
وہ ہو تجھسے پیدا جو نورِ خدا — خدا جسنے پیدا . بلا امترا

کہ لابد تو مبعوث مختار ہے — نہ تیری رسالت مین انکار ہے
جو دین خلیلی وہ گلزار ہے — تو ہی اوسکا باران بدرار ہے
خدا بت پرستی سے بیزار ہے — وہ توحید یکتا سے مختار ہے
یہی دین تیرا سزاوار ہے — تو نور خدا نور انوار ہے
جو ہر زندہ کو موت درکار ہے — تو دنیا سے دل رخت بردار ہے
فنا و محن کا جو یہ دار ہے — تو لاریب دل آہین بردار ہے
وہی دار باقی بقا دار ہے — ولے بار فرقت گران بار ہے
کہ تیری جدائی جو خونخوار ہے — تو دیدہ ازان خون دل بار ہے
ولے فرحت دل یہ صد بار ہے — کہ دنیا مین تو خیر اخیار ہے
تو دنیا مین جب کان اظہار ہے — تو میرا یہان ذکر و اذکار ہے
جو دلبند فرزند مختار ہے — تو مان باپ کا نور ابصار ہے
جو یہ نور انوار ابصار ہے — تو کب ظلمت غم سے ابتا ہے

غیوری یہ ربی جو غمخوار ہے
تو کیونکر نہ غم خوار و بیزار ہے

وہ میرا جو دنیا مین دلدار ہے — تو عقبے مین وہ نار گلزار ہے
جو دل دید ربی مین سرشار ہے — تو کیا دید رب اوسکو درکار ہے
کہ دیدہ خدا کا وہ دیدار ہے — خدا اوسکے دیدہ کا نظار ہے
جو دیدار محبوب دلدار ہے — تو دید محب اوسکا دیدار ہے
دلا اسطے کیا تو گنہگار ہے — گنہ کی یہ تیری جو گفتار ہے

بتون کی پرستش سے بیزار تھی — وہ توحیدِ ایزد مین سرشار تھی
تو کسطور ماہر نہون والدین — حبیبِ خدا جنکے ہین نورِ عین
جو اِس شمع پر انبیائے کبار — ہمیشہ فدا تھے وہ پروانہ وار
تو دائم مبشّر وہ لیل و نہار — کہ ہون اُنسے محبوبِ حق آشکار
سوا اِسکے دیگر بسے بیّنات — وہ لاریب اِرہاص از معجزات
ازانجملہ ظاہر ہوا اُنسے نور — ہوئے جبکہ پیدا وہ سرِّ ظہور
تو ظاہر ہوئے شام کے سب قصور — اوسی نور سے آئنہ ازذیشعور
ہمہ انبیا کی جو تھین اُمّہات — تو اونپر بھی ہوتے عیان بیّنات
ولے وہ طفیلی یہ ہین بس اصیل — کہان یہ حبیب و کہان وہ خلیل
نہ کفار ہین مظہرِ معجزات — نہ ہین مشرکان مظہرِ بیّنات
جو ہین معجزاتِ ہمہ انبیا — جو ہین وہ کراماتِ سب اولیا
وہ ہین اصل یہ شاخ بے انتہا — وہ آیات ہین بیّناتِ خدا
تو مشروط اونکے مظاہر مدام — کہ ہون اہلِ توحیدِ ربّ الانام
وہ نورِ نبوّت پہ ہون جان نثار — نبی پر فدا ہون وہ پروانہ وار
نہ قائل اگر اسکے ہون منکرین — تو وہ عبدِ فرعون ہین بالیقین
وہ فرعون کی آل ہین بیگمان — وہ دعوائے فرعون پہ ہر زمان
خوارق جو فرعون کے درجہان — وہ اظہر من الشمس نزدِ مہان
ازانجملہ اجرائے دریائے نیل — ہوا اوسکا محکوم وہ راے نیل
وہ فرعون جب اُسکا طالب ہوا — تو حسب الطلب اوسپہ غالب ہوا

تو رکھ نام اوسکا جو نامِ خدا
خدائی کا ہے نام اُسّے سدا

وہ نامِ خدا ہے وہ کامِ خدا
مرامِ خدا اوسپہ جاہا فدا

محمدؐ جو محمودِ پروردگار
خدا اونکا حامد وہ محمود کار

فدا اونکے قدمونپہ جبریل ہی
ثنائے خدا اونکی تبجیل ہے

مُنزّہ بھی ادراک سے اُنکی شان
وہ شانِ خدا اونکا ہی یہ نشان

ظُہوری جو مطلق نشان ہی وہ شان
تو کب درک ہو لامکان در مکان

جو اوسوقت مین جملہ اہلِ کتاب
بیان اونکا اسطور بے ارتیاب

کہ ہون خاتم الانبیا عنقریب
جو لاریب ہین وہ خدا کے حبیب

نَسَب بھی حسب سے وہ ماہر تمام
بھی اَخلاق و اَشفاق سی لاکلام

کہ ہون ابنِ عبداللہ خیر الانام
پسر آمنہ کے وہ عالی مقام

زمان و مکان اُنکا مشہور تہا
سماوی کتابون سے مذکور تھا

جو شقّ و سطیحا بڑے کاہنان
بلاغت مین یکتا فصیحُ اللسان

وہ تھی مخبرِ حالِ خیرُ الورا
یہی ذکر تھا اونکا صبح و مسا

بھی اظہر مِنَ الشمس تھا یہ بیان
ز اَخبارِ مُتواترہ جنبیان

جو اہلِ سِیَر اہلِ تفسیر ہین
مُحدّث جو اَز بس بخاریہ ہین

یہ سب مُتفق اسپہ ہین یکبیان
کہ مذکور وہ ذکر تھا سب عیان

عَرَب اوس سے ماہر بصد اہتمام
شب و روز ہر جا یہ تہا وہ کلام

لہذا عرب مین بسے خاص و عام
ہمیشہ موحّد وہ تھے نیک نام

نہ شیطان کا ہی دخل بر مصطفا — وہ معصوم واللہ بصدق وصفا
کہ اونکی بلاریب شانِ عظیم — وہ شانِ خدا ہے وہ شانِ قدیم
اسیطور دیگر بیانِ فخیم — بشانِ حبیبِ خدائے کریم
کیا والدہ ماجدہ سنے عیان — کہ ممکن نہ تفصیل اوسکی یہان
کہ تھین معتقد دلسے بے اِمترا — کہ لابد محمدؐ حبیب خدا
ہوا درد زہ اونپہ جب آشکار — توکی اِلتجا سوئے پروردگار
تو فی الفور بھیجا خدائے جہان — کثیرہ جماعت ز حورِ حسان
دگر مریم و آسیہ بیگمان — ہوا حسن اونکے سے روشن مکان
وہ سب خدمتِ آمنہ سے ضرور — مُشرّف ہوئین بادلِ پُر سرور
وہ اس شرف سے در زمین آسمان — ذوات المفاخر ہیں شادمان
وہ دونو ز ازواجِ خیر الورا — بروزِ قیامت بلا اِمترا
کرین انکی خدمت وہ حورِ حسان — بھی مریم دگر آسیہ بیگمان
توکسطور اُمِّ حبیبِ خدا — نہو مومنہ آمنہ از خطا
یہ اونکی کرامت بصد بیّنات — یہ لاریب ارہاص ز معجزات
جو منکر ہوا اونکے ایمان کا — وہ منکر احادیث و قرآن کا

خیوری حقیقت مین حق رہنما
رسولونپہ ابلاغ امرِ خدا

اگر اوسکی تفصیل منظور ہے — تو نجم المبین مین وہ مسطور ہے
ولے مختصر اوسکا ہی یہ بیان — کرین غور اسمین جو ہین منصفان

وہ جسطور کہتا کہ جریان ہو اُسیطور کرتا بھی سریان و
خوارق جو دجالسے ہون عیان خدائی کا دعویٰ اگر ہے وہ بیان
تو وہ مکر و کیدِ خدائے عظیم ہے اسی سے معذّب وہ اہلِ جحیم
نہ ہے وہ کرامت نہ از معجزات یہ اظہر مِنَ الشّمس بالبیّنات
کہ مشروط اِن دو مین ایمان ہے اسی شرطِ ایمان سے فُرقان ہے
نہ اِن دو مین گر شرطِ ایمان ہو تو کب فرق در حقّ و بطلان ہو
تو بیکار لاریب ہون معجزات نہ کچھ فائدہ انسے در کائنات
نہ اس شرط کا ہو اگر اعتقاد تو مومن نہ دنیا مین بین العباد
تو اظہر ہوا اُسّے نزدِ فہام کہ تھین آمنہ مومنہ لا کلام
کرامات و اِرہاص از معجزات ہوئے اونسے ظاہر وہ بالبینات
اسیطور دیگر جو ہین اُمّہات ہمہ انبیا کی وہ سب طاہرات
ہمہ شرک سے پاک وہ مومنات ہوئے متفق اسپہ جملہ ثقات
جو ہے مُرضعہ شافع المذنبین حلیمہ وہ ہین مومنہ بالیقین
وہ نزدیک اُمّ شفیع الانام حبیبی کو لائی بصد احترام
تو ظاہر کیا آپ کا جملہ حال بہ پیشِ ہمان آمنہ خوشخصال
کہ صدرِ جنابِ شفیع الوریٰ ہوا شق اسطور بے امترا
عجیبہ غریبہ جو دیکھا عیان ز حالاتِ آن سیّدِ انس و جان
کیا جملہ ظاہر بطرزِ عجیب ہوا پھر یہ فرمانِ اُمّ حبیب
کہ ہرگز نہوا اُسّے تم خائفین کہ اونپر نہ دخلِ رجیمِ لعین

غیرہا من ذلک الشان معروبۃ خوارق العادات والارہاص من المعجزات
فکانت مصدقۃ بانہ رسول الی جمیع الکائنات صاحب الشان العظیم حبیب
ربّ البریات علیہ وعلیہا افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات فلہذا قالت لحلیمۃ السعدیّۃ
رضی اللہ عنہا بالالطاف الخفیّہ حین جاءت بسیّد المرسلین العظام وذکرت
حقیقۃ شق صدرہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اخشیتما علیہ الشیطان کلا واللہ
ماللشیطان علیہ سبیل وانہ لکائن لابنی ہذا شان عظیم وکلمات اخر من
ہذا النمط وقد تحقق بروایۃ الثقات عند ارباب الدرایات ان فی الشہر
الاول من حمل تلک الطاہرۃ امّ ذی المعجزات القاہرۃ اتاہا فی المنام سیدنا آدم
واعلمہا انہا حملت باجل العالم ؛ وفی الشہر الثانی اتاہا فی المنام سیّدنا ادریس
واخبرہا بفخر حبیب اللہ وقدرۃ النفس وفی الشہر الثالث اتاہا فی المنام سیدنا
نوح ؛ وقال لہا انک قد حملت بصاحب النصر والفتوح وفی الشہر الرابع اتاہا فی المنام
سیّدنا ابراہیم الخلیل ؛ وذکر لہا فضل سیّدنا محمد الملک الجلیل وفی الشہر الخامس
اتاہا فی المنام سیّدنا اسماعیل ؛ وبشرہا بان ابنہا محمد وحاہ اللہ بغایۃ التبجیل
وفی الشہر السادس اتاہا فی المنام سیّدنا موسیٰ الکلیم ؛ واعلمہا برفعۃ الحبیب
وخُلقہ العظیم وفی الشہر السابع اتاہا فی المنام سیّدنا داؤد واعلمہا بانہا حملت
بصاحب المقام المحمود ؛ والحوض المورود واللواء المعقود ؛ وغایۃ السماحۃ والجود
وفی الشہر الثامن اتاہا فی المنام سیّدنا سلیمان ؛ واخبرہا بانہا حملت بسیّد الانس
والجان وفی الشہر التاسع اتاہا فی المنام سیدنا عیسیٰ المسیح وقال لہا انک
خصصت بمظہر الدین الملیح واللسان الفصیح وکل واحد من تلک الانبیاء الکرام

قال فی الفوائد البارزۃ والکامنۃ فی النعم الظاہرۃ والباطنۃ وشرح المواہب
للعلامۃ الزرقانی وشرح الفہامۃ ابن محمود الزیدانی ومنہل الصفا فی
خصائص المصطفی علیہ الصلوۃ والثنا ان مقال سیدتنا آمنۃ رضی اللہ عنہا
صریح فی انہا موحدۃ اذ ذکرت بعث ابنہا بالاسلام من عند اللہ الملک العلام
ونہیہ عن عبادۃ الاصنام والموالاۃ مع المشرکین اللئام وان دین ابیہ
الخلیل علیہ السلام بر من اللہ سبحانہ للانام وہل التوحید شیئ غیر ہذا
التوحید والاعتراف بالوہیۃ اللہ الوحید وانہ لا شریک لہ فی ذاتہ
وتوحید صفاتہ والبراءۃ من عبادۃ الاصنام ونحوہا ما مر فی ذلک الکلام
وہذا القدر کاف فی التبری من الکفر والکفار وثبوت صفۃ التوحید
عند اولی الابصار ولا یظن بکل من کان فی الجاہلیۃ انہ کان کافرا بالملۃ
الاسلامیۃ فقد تحنف فیہا جماعۃ کثیرۃ عند الاعلام ہی الشہیرۃ فلا بد
ان ام نبینا الکریم علیہ اطیب الصلوۃ والتسلیم کانت من تلک الجماعۃ
المغفورۃ اصحاب التوحید والملۃ المبرورۃ کیف لا وقد شاہدت فی حملہ
وولادتہ من آیاتہ الباہرۃ مما لا تلیق الا لاہل التحنف والملۃ الطاہرۃ
ورأت النور الذی خرج منہا اضاء لہا قصور الشام حتی رأتہا کما تراہ
امہات الانبیاء الکرام علی نبینا وعلیہم اطیب الصلوۃ والسلام واکثر من
تحنف تلک الازمان انما کان سببہ ما سمعہ من اہل الکتاب والکہان
بان یبعث نبی من الحرم ہکذا صفتہ والبرہان وکذا نسبہ وحسبہ بتخصیص
الزمن والمکان وام نبینا وشفیعنا سید الانس والجان سمعت اکثر مما سمعہ

مَاذَا أَقُولُ بِوَصْفِي فِي الرَّسُولِ وَقَدْ	أَثْنَى عَلَيْهِ إِلٰهٌ وَاحِدٌ حَكَمُ
صَلَّى عَلَيْهِ إِلٰهُ الْعَرْشِ مَا طَلَعَتْ	شَمْسٌ وَمَا لَاحَ ثَغْرُ الْبَرْقِ يَبْتَسِمُ

قال فی التفسیر الکبیر وغیرہ من زبر النحاریر فی تفسیر ما قال اللہ فی سورۃ الجن لد فع جان لجھول عالم الغیب فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول اعلم انہ لابد من القطع بانہ لیس مراد اللہ من ھذہ الایۃ انہ لا یطلع احدا علی شیء من المغیبات الا الرسل والذی یدل علیہ وجوہ احدھا انہ ثبت بالاخبار العربیۃ من التواتر ان شقا وسطیحا کانا کاھنین یخبران بظھور نبینا محمد صلی اللہ علیہ وسلم قبل زمان ظھورہ وکانا فی العرب مشھورین بھذا النوع من العلم حتی رجع الیھما کسری فی تعرف اخبار سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم فثبت ان اللہ تعالی قد یطلع غیر الرسل علی شیء من الغیب انتھی مولانا شاہ عبد العزیز قدس اللہ سرہ در تفسیر سورۂ جن فرمودہ کہ اطلاع بر اخبارِ عالم غیب از لوازمِ نشاۃ جنیہ است وہمچنین قدرت بر اعمالِ شاقہ وتاثیرات خارجہ از مقدور بشر و برہم کردن بدن و روح انسانی بضررہا والقای وساوس نیز از لوازم خلقت جنیانست انتھی واخبار جنیان بہ بعثتِ پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام نیز از قبیل متواترات مشہور ودر کتبِ مہرۂ محققین مسطور اللھم ثبتنا علی صراط الانبیاء والصدیقین بحق حبیبک نبی الانبیاء والمرسلین وبحرمۃ آلہ النجباء المنتخبین وصحابہ الکملاء المنتجبین

مُحَمَّدٌ الْمُجْتَبَى الْهَادِي الشَّفِيعُ إِلَى	رَبِّ الْعِبَادِ أَمِينُ الْوَحْيِ عَاقِبُهُ
أَوْفَى الْوَرَى ذِمَمًا أَسْمَاهُمُو هِمَمًا	أَعْلَاهُمُو كَرَمًا جَلَّتْ مَنَاقِبُهُ

علی نبینا وعلیہم اطیب الصلوٰۃ والسلام ؛ قال لسیدتنا آمنۃ رضی اللہ عنہا فی المنام
اذا وضعت شمس الفلاح والھدی فسمیہ محمداً فلما اشتد بھا طلق النفاس ؛
ولم یعلم بھا احد من الناس ؛ بسطت الکف شکواھا ؛ الی من یعلم سرھا ونجواھا
فاذا ھی بآسیۃ امراۃ فرعون ومریم بنت عمران ؛ ومعھما جماعۃ من الحور
الحسان ؛ وقد اضاء جمالھن ذلک المکان . فذھب عنھا ما وجدت من الآلام
والاحزان ؛ شعر

ھٰذَا رَبِیعٌ اَتٰی بِالْبِشْرِ مُبْتَسِمٌ	لِاَجْلِ طٰہٰ الَّذِیْ بِاللّٰہِ یَعْتَصِمُ
خَیْرُ الْاَنَامِ حَبِیْبُ اللّٰہِ شَافِعُنَا	غَیْثٌ وَّعَوْنٌ لَّہُ الْاِحْسَانُ وَالْکَرَمُ
وَاَصْبَحَ الْکَوْنُ مَسْرُوْرًا وَّمُبْتَھِجًا	وَالْاَرْضُ تَزْھُوْ بِہٖ وَالْبَیْتُ وَالْحَرَمُ
تَقُوْلُ آمِنَۃٌ فِیْ یَوْمِ مَوْلِدِہٖ	جَاءَ السُّرُوْرُ لَنَا وَالْفَضْلُ وَالنِّعَمُ
سَمَّیْتُ اَحْمَدَ وَالْبَارِیْ الْکَرِیْمُ کَذَا	سَمَّاہُ مِنْ قَبْلِ مَا یَجْرِیْ بِہِ الْقَلَمُ
فِیْ لَوْحٍ قُدْرَتِہٖ بِاسْمِ الْحَبِیْبِ جَرٰی	مُحَمَّدٌ صَفْوَۃُ الْبَارِیْ لَہُ الذِّمَمُ
وَعِنْدَ وَضْعِیْ رَاَتْ الطَّیْرُ عَاکِفَۃً	حَوْلِیْ وَقَدْ اَقْبَلَتْ لِلْبَیْتِ تَلْتَثِمُ
وَجَاءَنِیْ طَائِرٌ اَرْخٰی بِاَجْنِحَۃٍ	عَلٰی فُؤَادِیْ فَزَالَ السُّقْمُ وَالْاَلَمُ
وَمَا لَقِیْتُ بِحَمْلِیْ غَیْرَ مِنْ اَلَمٍ	مِثْلَ النِّسَاءِ الَّذِیْ اَوْدٰی بِھَا السَّقَمُ
وَخَرَّ فَوْقَ الثَّرٰی لِلّٰہِ خَالِقِہٖ	مِثْلَ اللَّبِیْبِ الَّذِیْ لِلْاَجْرِ یَغْتَنِمُ
اَصْنَامُ مَکَّۃَ خَرَّتْ عِنْدَ مَوْلِدِہٖ	وَالنَّارُ خَامِدَۃٌ صَارَتْ وَتَضْطَرِمُ
وَقَدْ غَدَا ھَارِبًا اِبْلِیْسُ مُنْذَعِرًا	وَجُنْدُہٗ بِسِھَامِ اللّٰہِ تَنْھَزِمُ
مَا نَالَ فَخْرَ النَّبِیِّ الْمُصْطَفٰی اَحَدٌ	مِنَ الْاَنَامِ لَہُ الْبُرْھَانُ وَالْحِکَمُ

که اُسوقت مین تها جہالت کا زور — شب و روز تها کفر کا زور شور
که لاریب وہ بیت پروردگار — صنم اوسمین تهے از سنہ یکهزار
لُحَیّ کا جو ابن تها عَمر نام — سنہ صد سال اوسکا زمان لاکلام
بهی اولاد اوسکی دو صد سال تام — وہ حکّام در شہر بیت الحرام
حکومت نے پهر اُنسے اے خوشخصال — قُریشون کی جانب کیا انتقال
تو پهر پنج صد سال دیگر شمار — وہان بُت پرستی کا تها کاربار
ہوا جملہ یہ سب سنہ یکهزار — عرب مین رہا شرک لیل و نہار
وہ بطناً الی بطن تهے مشرکین — وہ نسلاً الی نسل تهے جاہلین
نہ اون پاس آیا رسولِ خدا — کہ توحیدِ ایزد سے ہون باصفا
نہ اُسوقت اسطور علمائے دین — کہ دینِ خلیلی سے ہون کاملین
یہ ہے خاصۂ سیّد المرسلین — کہ ہین اُنکی اُمت مین کملائے دین
وہ ہین وَرَثۃُ الانبیا بالیقین — وہ نوّابِ دیّان چون مُرسلین
کہ تیرہ صدی سے یہ دینِ غفور — برابر نہ زنہار اسمین فتور
جو دینی کُتب ہین وہ ہین بیشمار — وہ موجود لاریب نزدِ کبار
عرب مین عجم مین وہ موجود ہین — ضروری نہ ہر جائے مفقود ہین
جو ہین مومنون کی بہر جا زبان — تو دینی کُتب اُسمین لابد عیان
جہان اہلِ ایمانکا شہر و دیار — وہان ایک عالم کا لابد قرار
تو اظہر من الشمس دینِ رسول — ہمہ وقت ہر جا پہ اسکے حصول
تو با این ہمہ فیضِ پروردگار — کہ موجود ہے وہ باکثر دیار

هو المكمل في خلق وفي خلق — زكت حلاه كما طابت مناسبه
عناية قبل بدء الخلق سابقة — من اجلها كان آباءه وذاهبه
جاءت تبشرنا الرسل الكرام به — كالصبح تبدو تباشيرا كواكبه
اخباره سر علم الاولين وسل — بدير تيماء ما ابداه راهبه
تطابق الكون في البشرى بمولده — وطبق الارض اعلاما تجاوبه
فالجن تهتف اعلانا هواتفه — والجن تقذف احراقا ثواقبه
ولم تزل عصمة التاييد تكنفه — حتى انجلى الحق وانزاحت شوائبه
فاشرقت بسناه الارض وانبعثت — سبل النجاة بما ابدت مذاهبه
واقبل الرشد والناحت زواهره — وادبر الغي فانجابت غياهبه
وجاء بالذكر آيات مفصلة — يهدي بها من صراط الله لاحبه
نور من الحكم لا تخبو سواطعه — بحر من العلم لا تفنى عجائبه
محامد المصطفى لا ينتهي ابدا — تعدادها هل تبث القطر حاسبه
فضل تكفل بالدارين يوسعها — نعمى ورحمى فلا فضل يناسبه
حسبي التوسل منها بالذي سمحت — به القوافي وجلتها غرائبه
حياه من صلوات الله صوب حيا — تحدى الى قبره الزاكي نجائبه
ثم الصلاة على خير البرية ما — سارت اليه بمشتاق ركائبه

جو ہین اہل انصاف و اہل صفا — یہ ہے اونپہ اظہر بلا امترا
کہ جو ذکر توحید مسطور ہے — وہ اوس والدہ سے جو مذکور ہے
کرامت وہ اونکی بلاشک عیان — وہ فیض نبوت سی ہے بیگمان

ولے جنکو حق نے کیا تھا پسند | وہی دینِ حق سے ہوئے ارجمند
ہوئے نورِ احمد پہ وہ جان نثار | فدا اوسپہ وہ جملہ پروانہ وار
ہوئی اونپہ توحیدِ حق آشکار | کہ تھی دلمین توحیدِ احمد نگار
کہ عبداللہ سے تا نضر تیرہ پشت | یہ سب پاک مومن یہ نیکو سرشت
وہ عمرِ لحیؔ سے اِن کا زمان | ہوئے دَہ صدی مین یہ جملہ مہان
وہ ہین مالک و فہر غالب سُوم | لُوئیؔ وگر کعب مُرّہ ششم
کِلاب و قصیؔ بھی عبدِ مناف | اِلیٰ عبد جو مُطّلب کا مضاف
سوا انکے دیگر بھی اہلِ جنان | جو ہین اہلِ توحید بیشک مہان
جو اوسوقت مین اُمہاتِ نبی | بھی آباؤ اجداد اُنکے سبھی
دگر قس بھی زید عَمرو ظَرب | بھی دیگر ہوئے اہلِ توحیدِ رب
بصارت سے تھے یہ موحّد تمام | اُولُوا العلم سے یہ ہوئی لاکلام
چنانچہ یہ فرمانِ پروردگار | کتابِ الٰہی مین ہے یہ نگار

شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ

خلیلِ خدا کی جو تھی وہ دعا | سماعیل کی نسل ہین اے خدا
تو رکھ اہلِ توحید بے اِسترا | اوسیوقت سے تا بروزِ جزا
وہ نسلاً الیٰ نسل مومن ضرور | یہی سلسلہ تا بیوم النشور
رہے اُمّتِ مُسلمہ یہ سدا | کہ ہون اُنسے پیدا وہ خیر الورا
تو اُس شرک مین بھی موحّد ضرور | یکے بعدِ دیگر رہے بے فتور
تو اُنسے وہ ہے آمنہ بیگیان | وہ ہو مومنہ با خدائے جہان

کریں فکر و انصاف جو منصفین | نہوں امر دین میں وہ متعسفین
کہ ہیں کسقدر جاہلہ یہ زنان | نہ اونکی جہالت کا ممکن بیان
برہنہ ضروری عقیدے سے وو | نہ کچھہ لبس تقوی سے وہ نیکخو
کہ وہ صحبت علم سے بےنصیب | نہ وہ کاملہ ہیں زحب حبیب
نہیں بلکہ اسطور سے ہیں حال | کہ غافل وہ از علم درجملہ حال
نہ علم ضروری سے وہ ماہرین | نہ تحقیق تصدیق سے واقفین
سنا کلمہ دادی سے جسطور پر | پڑہیں وہ اوسیطور سے بیخبر
سب ایسے اہل دنیا وہ عالی مقام | وہ مشہور حاجی بڑے نیکنام
و لے لفظ ایمان سے ماہر نہیں | کہ کیا چیز ایمان وہ کیا چیز دین
رسومات دنیا کے وہ پائے بند | نہ علما کی صحبت سے وہ ارجمند
کہ دنیا میں دائم وہ مستغرقین | وہ حرص و ہوا میں ز مستہلکین
نہ شان شریعت سے انکو نصیب | نہ حب محمدؐ سے ہیں وہ لبیب
و لے آپکو ہی وہ سمجھیں ادیب | کہ ہیچون منم دیگرے کو لبیب
یہ ہی اہل ایمانکا اسوقت حال | کہ موجود علمائے اہل کمال
چہ جائیکہ علما نہ موجود تھے | بہی ابواب دین جملہ مسدود تھے
زمانہ زیادہ زدو الف عام | خلیل خدا عمر ہیں لاکلام
شفیع الورا سے خلیل خدا | سنہ صد الف سے کچھہ زیادہ ہوا
عرب معتقد تھے بدین خلیل ع | یہی اونکے دلمیں ہمیشہ دلیل
کہ جسطور پر یہ ہمارا طریق | یہی دین حق انکا نعم الرفیق

کہ ہے دست اونکا زدستِ قدیر ۔ وہ ہر شئے پہ قادر بلطفِ خبیر

جیوری وہ ربّی سمیع و بصیر
وہ ہر جا پہ لا بد سراجِ منیر

درودِ خدا اُنپہ ہر صبح و شام ۔ بأعدادِ أنفاسِ جملہ اَنام
بھی آل و صحابہ پہ باِاحترام ۔ بھی بر والدینِ شفیعُ الْانام

وصل دسواں بیچ ردِّ شبہاتِ بقیۂ منکرین کے ؛ ساتھ اَدِلّۂ نقلیۂ باہرہ اور حججِ عقلیۂ قاہرۂ محققینِ دینِ متین کے ؛ پہلا شُبہ یہ کہ ایک روز باصدق وسوز جناب شفیع المذنبین صلے اللہ وسلم علیہ وآلہ الطّاہرین نے قبر شریفِ والدۂ ماجدہ حضرتِ آمنہ پر اسقدر گریہ وزاری کیا ؛ کہ حضراتِ صحابۂ کرام اور سائر جنابِ فخام نے اوس حالت کو دیکھکر نہایت بکاؤ بیقراری کیا ؛ پس اگر وہ ماجدہ مومنہ تھی تو کیوں اسقدر اضطراری کیا ؛ دوسرا شُبہ یہ کہ جناب رسول کریم عَلَیْہِ الصَّلوٰۃ والتسلیم نے اپنی والدہ ماجدہ کے لیئے استغفار کا سوال کیا ؛ اور حق سُبحانہ تعالیٰ شانہ نے آپکو اونکے لیئے استغفار کا حکم نہ دیا پس اگر وہ ماجدہ ساجدہ مومنہ تھی تو کیوں استغفار سے منع فرمایا ؛ اگر سببِ منع کفر نہیں تو کیا علّت مقرر ٹھہرایا ؛ تیسرا شُبہ یہ کہ جناب رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک اعرابی کو فرمایا کہ اِنَّ اَبِیْ وَاَبَاكَ فِی النَّار ؛ اور ایک

دعائے خلیلی کا ہے یہ ظہور
کہ توحید اونکی کرامت ضرور

ہوئے جبکہ پیدا شہ دو جہان
تو وہ پندرہ سال کی بیگمان

ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال
تو تھین بست سالہ بلا قیل و قال

پدر وہ ہب اونکا موحد مدام
وہ ہی ابن ہاشم نہ اسمین کلام

کریمہ وہ تھی ذات قلب سلیم
وہ بنت الکریم وہ ابن الکریم

کرون گر مین اوس ماجدہ کا بیان
تو ہوا ایک دفتر مین وہ سب عیان

ہوئی حمل انکے سے جو واردات
وہ جملہ کرامات بالبینات

جو حالات انکے وہ سب طاہرات
وہ لاریب ارہاص از معجزات

اگر مجکو توفیق ہووے عطا
طفیل حبیبی علیہ الثنا

تو اونکو لکھون مین بخون جگر
کہ ہون اسمین ماہر جو اہل نصر

یہی حسرت دل یہ دلمین نہان
کہان یہ خیوری کہان وہ بیان

غموم تعلق سے تو پائے بند
ہموم جدائی سے تو دردمند

ہوا او ہوس دلمین دائم پسند
تو کب تابع نفس ہوا ر جمند

ولیکن جو شبہات نزد فہام
تو کر اونکو مردود بالاہتمام

کہ ہو اعتقاد خواص و عوام
مصفا بشان شفیع الانام

نہ آوی کبھی انکے دل مین خیال
کہ ہی بعض جا مین چنین قیل و قال

خدایا مدد کر بدین بینوا
کہ ہی غرق در بحر حرص و ہوا

تو کر دستگیری توئی دستگیر
کہ دستم بگیر د شہے بے نظیر

فلم یاذن لی واستاذنتہ فی ان ازور قبرھا فاذن لی فزوروا القبور فانھا تذکر الآخرۃ وفی روایۃ ابن ماجہ فانھا تذکرکم الموت وایضا روی مسلم من طریق حماد بن سلمۃ عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ عنھم ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی واباک فی النار وفی الحدیث الآخر ان امی مع امکما وتشبث بعض المنکرین بآیۃ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم بانھا نزلت فی ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم

کہ یک روز با سوز خیر الورا — علیہ صلوٰۃ وسلام خدا
مقابر کے جانب بصدق وصفا — گئے تا کرین انکے حق مین دعا
تو پھر قبر مادر کے نزدیک جا — بسے دیر بیٹھے شفیع الورا
مناجات کی آپ نے پھر دراز — کیا گریہ در حضرت بے نیاز
صحابہ جو ہمراہ تھے اس زمان — ہوئے جملہ گریان بسوز جنان
اٹھے پھر وہان سے شہ دوجہان — کہا پھر صحابہ سے اے دوستان
ہوئے کس لئے تم بسے اشکبار — کرو باعث گریہ اب آشکار
کیا عرض سب نے بصد انکسار — کہ اے شاہ محمود روز شمار
ہوئے آپ کے گریہ پر ہم نثار — بسے چشم گریان بسے دل فگار
ہوا پھر یہ فرمان خیر الانام — کیا جلسہ جس جائے میں ای فہام
تو ہی قبر امی وہان بالضرور — وہ ہے آمنہ آمنہ از شرور
دیا اذن مجکو خدائے جہان — کہ انکی زیارت کرون ہر زمان
ولے مجکو ہرگز نہ اذن دعا — ملا حق تعالیٰ سے اے باصفا

حدیث مین اُمّی مع اُمکما ہی آشکار ÷ اور چوتھا شبہ یہ ہے
نزد ارباب قلبِ سقیم ÷ کہ در شانِ والدینِ جنابِ رسولِ کریم ؐ
نازل ہوا کتاب اللہ مین یہ قولِ قدیم ÷ وَلَا تُسْئَلُ عَنْ
اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ ÷ اور پانچوان شبہ یہ ہی نزدِ منکرانِ صاحب
خُلقِ عظیم ÷ کہ حضرتِ امام اعظم نے فرمایا ہی رحمۃ اللہ الکریم ÷
کہ اگر نہ بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے بندونکی طرف کوئی رسول ÷
تو واجب ہی بندونپر معرفت حق تعالیٰ کی بالعقول ÷ اور اس
شبہے کا جواب باصواب اے دور بین ÷ وصلِ آئندہ مین
مرقوم ہی بالبراہین ÷ چار شبہے اسّے اوّل ہین مذکور ÷ اور
ایک شبہ اسّے بعد ہی مسطور ÷ پس جملہ دس شبہاتِ منکرانِ اہلِ زور

سُنو اے عزیزو یہ اندک مقال ÷ کرین شبہ مسطور اہلِ ضلال
کہ ابنِ ابی حاتمِ نامدار ÷ وہ راوی ہوئے اسطرح آشکار
یہ تفسیر اونکی مین ہی بیگمان ÷ کرین غور اسمین جو اہلِ جنان

روی ابن ابی حاتم فی تفسیرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُومالی المقابر فاتبعناہ فجاء حتی جلس عند قبر منہا فناجی طویلا ثم بکی فبکینا لبکائہ ثم قام فدعانا فقال ما ابکاکم قالوا بکینا لبکائک فقال ان القبر الذی جلست عندہ قبر امی وانی استاذنت ربی فی زیارتہا فاذن لی واستاذنتہ فی الدعاء فلم یاذن لی فاخذنی ما یاخذ الولد للوالدۃ من الرقۃ والشفقۃ وروی مسلم عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استاذنت ربی ان استغفر لامی

کہ فرمان مذکور کا ہے نزول ۔ بدین طور در والدینِ رسول
کہ لَا تُسْئَلُ سے رسولِ کریم ۔ ازان قوم جو ہین وہ اہلِ جحیم
نہ تجھسے کیا جائے ہرگز سوال ۔ چرا دوزخی وہ ہوئے بدمآل
تو منکر کا اِسّے یہی اِدّعا ۔ کہ وہ والدینِ شفیع الورا
کہ ہی بعض جا مین یہ شانِ نزول ۔ کہ نازل یہ در والدینِ رسول

جیوری نہ اسناد اوسکی صحیح
وہ لاریب ہے زور از بس قبیح

سنو اے محبّانِ اہلِ صفا ۔ ہوا تم سے راضی حبیبِ خدا
کہ ابنِ ابی حاتمِ نامدار ۔ جو تفسیر اونکی ہین ہے آشکار
بھی مُسلم ہین ہی جو بلا اشترا ۔ طلب مغفرت کی نکر تو دُعا
تو ہرگز نہ اوسّے یہ مقصود ہے ۔ نہ زنہار اوسّے یہ معہود ہے
کہ تھی مادرِ شافع المذنبین ۔ معاذ اللہ وہ کافرہ ای امین
خدا پاک ہی پاک اوسکا حبیب ۔ تو وہ پاک لاریب نزدِ لبیب
کہان کفر ہی وہ کہان پاکذات ۔ وہ طیّب بلاریب از طیّبات
کہ جملہ جو ہین انبیائے کرام ۔ عَلَیہِم صلوٰۃِ خدا و سلام
تو مادر کسی کی نہین کافرہ ۔ وہ سب مادران طاہرہ فاخرہ
اسیطور آبائے پیغمبران ۔ عَلَیہِم صَلوٰۃِ خدا ہر زمان
وہ لابد موحّد ہمہ مُسلِمین ۔ نہ ہرگز کوئی اونمین از مشرکین
بَراہین اسکے جو پُر نور ہین ۔ ازین پیش وہ جملہ مذکور ہین

پسر مین جو حق سے یہ پیدا کیا — کرے مادر خود پہ شفقت سدا
کرے رقّت و رحم او سپہر مدام — کرے خیر خواہی بصد اہتمام
تو اس خیر خواہی کا یہ اقتضا — کہ شفقت سے ظاہر ہوا وہ بجا
یہ ہی مسلم و ابن ماجہ مین نیز — ضعیفہ روایت یہ ہی اے عزیز
کہ مروی ہے از شافع المذنبین — حبیب خدا رحمت عالمین
کہ مینے کیا رب سے یہ التجا — کرون مین طلب مغفرت کی دعا
مری والدہ کے لئے آشکا — تو اوسکی نہ رخصت ملی زینہار
ولیکن ہوا اذن پروردگار — کہ اُنکی زیارت کرون باربار
تو تم بھی زیارت کرو لاکلام — قبور زن و مرد کی اے کرام
کہ یہ تذکرہ آخرت کا مرام — کہ ہو یاد اسّے جو مرگ انام
بھی مسلم مین ہی یہ حدیث رسول — ولے زور آخر مین نزد فحول
کہ حمّاد و ثابت یہ ہی اسناد — خلاف معمّر یہ ہے اعتماد
کہ یک شخص آیا بہ پیش رسول — وہ سطور سائل بقلب ملول
کہ فرماؤ کس جا ہے میرا پدر — ہوا حکم وہ نار مین مستقر
یہ سنکر وہ غمگین ہوا جب روان — تو اُسکو بلایا شہ دوجہان
کیا اوسّے اسطور پھر آشکار — ابی ہم ابوک وہ در جائے نار
حدیث دگر مین ہوا یہ بیان — کہ اُمّی ابا تک یہ ور یک جہان
ہوا بعض منکر بسے پُر غرور — اسی قول ایزد سے اے ذیشعور

ولا تسئل عن اصحاب الجحیم

معاذ اللہ نہوتی اگر کافرہ	وہ ماں آپ کی ستیدہ فاخرہ
تو ہوتا نہ فرمانِ ربّ الورا	کہ اونکی زیارت کیا کرسدا
نہ گا ہے کرے امر پروردگار	زیاراتِ کفّار کا زینہار

قال اللہ تعالیٰ اسماؤہ وتوالت آلاؤہ فی کتابہ المصؤن وَلَا تُصَلِّ عَلٰی اَحَدٍ منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ انہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا وہم فاسقون قال فی التحبیر وغیرہ من التفاسیر ای لاتقف عند قبر الکافر للدفن والزیارۃ والدعاء واصلاح مہماتہ لانہم کفروا باللہ ورسولہ وماتوا علی الکفر فلا یجوز زیارۃ قبور الکفار ودعاء المغفرۃ لتلک الاشرار لان الزیارۃ تجری مجری التعظیم والاجلال ؛ وہم المستحقون بالتخذیل والاذلال ؛ ولان من کان قربہ فی الدنیا موجب للمہالک والاخطار ؛ وہم زمرۃ المشرکین وسائر الکفار ؛ کما قال اللہ سبحانہ فی کتابہ المبین یاایہا الذین امنوا لاتتخذوا الکافرین اولیاء من دون المومنین وایضا قال اللہ فاطر السماء لاتتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء وایضا قال اللہ اعلاما بعلو محبۃ المحبین اذا طہرت سریرتہم لاتجد قوما یومنون باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولوکانوا اباۂم او اخوانہم او عشیرتہم وایضا فی الکتاب المستطاب لسلبوا انما المشرکون نجس قول اللہ الکریم لہم فزیارتہم موجبۃ السخط والعذاب وموِرثۃ الوزر والعتاب ولا یخفی علی اللبیب الاریب ان وجوب اظہار البراءۃ عن الکفار والمنافقین لازم علی قاطبۃ المومنین فی الحیاۃ وبعد الممات فی کل حین وان کانوا فی غایۃ القرب من الانسان کالاب والام والابن والاخوان کما نطق بمقاطعتہم کتاب العزیز المنان واللہ الہادی وعلیہ التکلان

تو کیونکر نہو آمنہ پاک ذات
عفیفہ وہ بس مومنہ خوش صفات
و لیکن جو ہی منع ربّ السّما
تو اسرار و انوار اسمین کثیر
ازانجملہ یہ سرّ ہے بیگمان
کہ احیائے ابوین خیر الورا
تو کچھہ عمر ابوین شاہ غفور
تو تہا اہل دنیا مین انکا شمار
تو جس شخص کا اس جہانین شمار
اگرچہ وہ راحت سی خرم جنان
دعائے حبیبی کا ہوتا ظہور
تو فی الفور لا بد وہ ہوتی قبول
وہ ہوں اپنی مادی مین داخل ضرور
تو ہرگز نہ یہ سنّت کردگار
کہ جو شخص ہو اس جہانسے شمار
لہذا کیا منع ربّ السّما
وہ اس دار دنیا سے معدود ہین
تو کچھہ صبر کر اے شفیع الورا
ولیکن زیارات مادر پدر

جو ہی مادر سیّد الکائنات
کہ وہ سیّدہ ہی دران امّہات
کہ مادر کے حق مین نکر تو دعا
نہ زنہار مخفی وہ نزد بصیر
ہوئے معترف اسکے اہل جنان
وہ لا بد متعیّن بعلم خدا
وہ تھی دار دنیا مین باقی ضرور
اگرچہ وہ برزخ مین تھی نامدار
نہو جائے جنّت مین وہ باقرار
ولے اوسکا مسکن نہو از جنان
برائے پدر مادر اہل نور
تو لازم کہ بعد از دعائے رسول
جو ہی جائے جنّت سی وہ بیفتور
نہ منظور غفّار کا ہے یہ کار
وہ ہو داخل جائے دار القرار
طلب مغفرت کی نکر تو دعا
وہ تیرے خصیصہ سے مسعود ہین
ازین بعد پھر مجھسے کیجو دعا
ہمیشہ کیا کر نہ اسمین خطر

که لابد معیّن یہ در جملہ کار — که ہون انکے اوقات پر آشکار
طلب مغفرت کی نکر التجا — ابھی صبر کر پھر تو کیجو دعا
یہی حکمتِ رب کا ہے اِقتضاء — اسی اقتضا پر تو کر اِقتدا
تُو اونکی زیارت کیا کر ضرور — که ہون قرّة العین سے با سرور
ہمیشہ زیارت سے وہ با مرام — وہ تیری زیارت سے عالی مقام
اگر اصلِ اِسناد منظور ہے — تو لابد ملخص یہ مسطور ہے

قال فی الفوائد البارزه وشرح المواهب والحاوی والتحبیر وغیرها من زبر النحاریر المشاهیر ومن حدیث عدم الاذن فی الاستغفار لایلزم الکفر بدلیل انه صلی الله علیه وسلم کان ممنوعا فی اوّل الاسلام من الصلوة علی من علیه الدین ولم یترک له وفاء ومن الاستغفار له ایضا وهو من المسلمین وسبب ذلك ان استغفاره صلی الله علیه وسلم مجاب علی الفور فمن استغفر له وصل عقب دعائه صلی الله علیه وسلم الی منزلته من الجنة والمدیون محبوس عن مقامه فی البرزخ حتی یقضی دینه کما هو مصرح فی الاحادیث قال علیه الصلوة والسلام نفس المومن معلقة بدینه حتی یقضی فامّه صلی الله علیه وسلم کانت ممنوعة عن الدخول فی منزلتها من الجنة لامور اخری غیر الکفر اقتضت ان لایوذن له فی الاستغفار لها حتی ان یاذن الله له فیه بعد ذلك فمنها ان حیاتها الدنیویة کانت باقیة فی ذلك الوقت لان حدیث مسلم مع ضعف اسناده متقدم فی التاریخ علی حدیث الاحیاء ومع هذا هو منسوخ بالآیات والحدیث المتاخر وهی مانعة عن الدخول فی منزلتها من الجنة وانما کانت رضی الله عنها فی العیش الهنی الا تری کیف اذن له صلی الله علیه وسلم فی الزیارة لتقرّ بها عینها ویقر بها زینها رضی الله عنها

دعا سے کیا منع رب الورا | حبیب خدا کو علیہ الثنا
تو اس سے نہو کفر کا کچھ لزوم | یہ شمس الضحیٰ نزد اہل علوم
نہ ایسا سنا تینے اے نیک نام | نہین تمنے ایسا پڑھا اے فہام
کہ ظاہر ہوا جب یہ دین خدا | تو لاریب تھا حکم رب السما
کہ دنیا سے جب سوئے دار القرار | کرے نقل مومن بعز و وقار
نہ چھوڑے وہ بقدر مال و منال | کہ جسسے وفا دین ہو لا محال
تو اوسپر نہ ہرگز پڑھو تم نماز | نماز جنازہ سے ہو بے نیاز
نہ ہرگز کرین اوسکے حق مین دعا | حبیب الٰہی شفیع الورا
کہ محبوس برزخ مین ہی وہ مدام | الیٰ وقت ایفائے دین الانام
طلب مغفرت کی اگر مصطفا | جناب الٰہی مین کرتے دعا
تو فی الفور وہ شخص بعد از دعا | جو مدیون محبوس بے امترا
مکان جنان سے جو اوسکا مقام | وہ ہوا اوسمین داخل بصد احترام
اگرچہ نہو دین اوسکا ادا | کہ مقبول بیشک نبی کی دعا
تو رب کو نہ ہرگز وہ منظور تھا | کہ از روئے حکمت یہ دستور تھا
کہ مدیون محبوب بے امترا | الیٰ وقت ایفائے دین الورا
تو کیونکر کرین اسکے حق مین دعا | بغیر ادا شافع دوسرا
تو ظاہر ہوا اس سے اے منصفین | کہ اس منع مین کفر علت نہین
کہ اسباب منع دعا ہین کثیر | نہ وہ حصر ہے کفر پر اے بصیر
تو مسطور فرمان پروردگار | بفرق حبیبی ہوا وہ نثار

وہ دین خلیلی سے تھے خوشخصال ۔ اسی دین پر انکا ہے انتقال
تو پھر مصطفا نے کیا التجا ۔ خدا سے کہ اب مین کرون کچھہ دعا
تو اسطور فرمان رب الانام ۔ حبیب خدا کو ہوا لا کلام
کہ لابد صبوری سے حاصل مراد ۔ صبوری سے غمناک لاریب شاد
صبوری کلید در آرزوست ۔ کشائندۂ کشور آرزوست
طلب مغفرت کی نکر التجا ۔ ابھی صبر کر پھر تو کیجو دعا
وہ در عیش و آرام ہین با سرور ۔ تو اسوقت اس منع پر ہو صبور
تو اونکی زیارت کیا کر مدام ۔ نکر گریہ ہرگز بہر صبح و شام
اگر اونکے حق مین کرے تو دعا ۔ تو فورا دعا سے وہ بے امترا
جو ہے اونکا دار جنان سے مقام ۔ وہ ہون اسمین داخل بصد احترام
تو جس شخص کا اوس مکانمین قرار ۔ وہ دنیا مین آوے نہ پھر زینہار
اوسی جائے مین اسکا ہووے مقام ۔ وہی اسکا ماوائے دار المرام
تو یہ درجہ اونکا نہ تیری مراد ۔ نہو اسسے زنہار گاہے تو شاد
ذرا صبر کر اے شفیع جہان ۔ کہ الیوم اکملت ہووے عیان
کہ یہ دین گلزار پاوے کمال ۔ تو زندہ کرون انکو بے قیل و قال
تو وہ تجہپہ ایمان لاوین ضرور ۔ تو ہو اسسے لاریب تجکو سرور
وہ نور علی نور سے پر صدور ۔ صحابہ مین داخل وہ لابد ضرور
تمنا کا لبریز ہو اسسے جام ۔ نہ باقی رہے دل مین حسرت مدام
تو ہو غنچۂ امید کا جو نہان ۔ شگفتہ گلے روضۂ جاودان

دُوُم سرّ یہ ہے بلا امترا
کہ تھی یہ تمنّائے خیرُ الورا
کہ ہون والدین شفیعُ الانام
وہ ایسے معزّز بدار الجنان
نہایت معظّم وہ سب سے عزیز
نہالِ تمنّا یہ تھے اشکبار
دلِ بریان ہم چشم گریان مدام
وہ تھا رِقّتِ اِبن کا اِقتضا
نہو پست رُتبے مین اُسکا مقام
کیا مجکو جسطور حق نے عزیز
وہ دنیا مین اسوقت ہوتے اگر
نہ اِس خیرِ اُمّت سے اُنکو نصیب
توکیونکر نہو چشم گریان جنان
یہ گریہ مؤثّر ہوا بے شمار
ملائک مؤثّر بسے دل فگار
مقرّب ملائک وہ تھے اشکبار
نہ تھا اِس لیئے گریۂ مصطفا
معاذ اللہ ہرگز نہ اُنپر عتاب
کہ وہ دینِ توحید پر تھے مدام

ہوئے متفق اسپہ اہلِ نُہے
درودِ خدا اونپہ صبح و مسا
عظیمہ مراتب یہ وہ مستدام
کہ چون دردِلم آرزوئے نہان
عزیزون مین یکتا معزّز وہ نیز
کہ ہو خندہ باغِ مراد از بہار
کہ شفقت سے نالان شفیعُ الانام
کہ ہو رُتبۂ والدہ بر عُلا
وہ اعلیٰ مراتب یہ ہووے مدام
تو ہو اونکا رتبہ اوسیطور نیز
تو ہوتے صحابہ مین وہ نامور
نہ داخل وہ اصحاب مین ای لبیب
کہ ہر دو نے پایا نہ خیرُ الزمان
کہ اصحاب روتے بسے زار زار
ہوا فرش و عرش بر بین بیقرار
بھی حوران و غلمان یہ تھا اضطرار
کہ تھا اونپہ کچھ بھی عتابِ خدا
چہ جائیکہ اونپر زنوعِ عذاب
نہ کچھ اُنکے اسلام پر ہے کلام

فی الاستغفار لها بقاء تلك اللحظة الباقية من العمر الدنيوي لاستدراك الايمان به صلى الله
عليه وسلم فيها ليحوز اشرف الدخول في هذه الامة فمن جهة بقاء تلك اللحظة انهما كانا
من اهل الدنيا فان استغفر لهما النبي صلى الله عليه وسلم دخلت عقب عائد في منزلتهما
من الجنة كرامة له صلى الله عليه وسلم ولما دخلت لا تخرج منها الى الدنيا لانها صارت
من اهل الاخرة وكان اقتضاء حكم الله سبحانه وتعالى اخراجها الى الدنيا لاسترضاء
حبيبه صلى الله عليه وسلم وكان دخولها في تلك المنزلة والخروج منها الى الدنيا كرامة له
صلى الله عليه وسلم في حيز الامكان ولكن لا يليق للمقربين ان يريدوا تبديل سنة الله
واقتضاء حكمته لانه مناقض الادب في حضرة الحكيم فلم يوذن له صلى الله عليه وسلم فيه

سُوم سِرّ یہ ہے بمنع دعا
کہ ہین مُتّفق سب جملہ کرام
اگرچہ وہ تھین مومنہ آشکار
کہ دینِ خلیلی پہ وہ مُستقیم
تو اوسوقت کرتے شفیعُ الورا
تو ہوتی نہ کامل دعا آشکار
کہ کامل دعا کے نہ لائق اُمّم
تو کامل دعا سے یہ لابد مُراد
نہ زنہار ناقص دعائے رسول
وہ لے جسکے حق مین کرین وہ دعا
تو ویسا ملے اوسکو منصب ضرور

حبیبِ خدا کو علیہ الثنا
کہ اُسوقت مین آمنہ لاکلام
وہ لے اُمّتِ سابقہ مین شمار
نہین اسمین کچھ ریب نزدِ فہیم
اگر والدہ کے لیئے کچھ دعا
کہ اسکے نہ لائق وہ تھین زینہار
سوا خیر اُمّت کے لئے ذی ہمم
کہ عالی مراتب سے ہو قلب شاد
وہ کامل یقیناً وہ فوراً قبول
تو لائق وہ جس منزلت کے فتا
نہ ہرگز کم و بیش سے کچھ فتور

دماغ تمنا حصولِ مرام — رہی وہ معطر زبوئے مدام
ہوا اِسّے اظہر چو شمس و قمر — بلا ریب نزدیکِ اہلِ بصر
کہ ہوتا نہ گر حق سے منع دعا — حبیبِ خدا کو علیہ الثنا
تو خوشنود ہوتے نہ خیر الورا — تو یہ ہے خلافِ کلامِ خدا
کہ وَلَسَوفَ یُعطِیکَ اے مصطفا — یہ ہر طور لاریب عہدِ رضا
نہو وعدہُ رب کا ہرگز خلاف — ہوئے متفق اسپہ اہلِ صفاف [۱]
تو لازم کہ خوشنودیٔ مصطفا — حبیبِ الٰہی شہِ دوسرا
بہر طور منظور ہو آشکار — رَضِیتُ عَنِ الرَّبِّ درجملہ کار
تو ہو از رضا رُتبۂ والدین — کہ مسرور ہوں جسّے وہ نورِ عین
لہذا کیا محکم ربُّ الورا — کہ اسوقت کے بعد کیجو دعا
کہ ہرگز نہو عہد میں اخلاف — تو خوشنود ہو نیز با قلبِ صاف

[۱] اِنَّ اللهَ لَا یُخلِفُ المِیعَاد

یہی اس بیان سے ہویدا ہوا
جُوری کا دل اسپہ شیدا ہوا

کہ ہے علتِ منع نزدِ فہام — وہ ارضاءِ رَبّی بصد احترام
نہ ہو کفر علت یہاں اے عزیز — ہوئے متفق اسپہ اہلِ تمیز
اگر تجکو اسناد مطلوب ہی — تو پڑھ مختصر یہ جو مکتوب ہے

قال فی التعظیم والمنہ وغیرہ من اکابر اھل الجنہ ان الله تعالی کتب لابوی النبی صلی الله علیہ وسلم عمراً ثم قبضہما قبل الاستیفاء ثم اعادھما لاستیفاء تلك اللحظة الباقیة وآمنا فیھا فیعتد بہما
قال فی شرح منھل الصفا ومن الامور التی اقتضت ان لا یوذن له صلی الله علیہ وسلم

تو ہو خیر امت یہ اسّی صفوف | خدا جانے کتنے صفوف الوف
چہل صف جو باقی وہ جملہ امم | مراتب مین بھی ثلث حسب الہمم
وہ ناقص یہ کامل ہوا بیگمان | مؤنث مذکر سے ہے یہ عیان
مفصل یہ نجم المبین مین نگار | احادیث و تفسیر سے آشکار
لہذا کیا منع رب الورا | نکر والدہ کے لئے کچھ دعا
ذرا صبر کر اے شفیع الانام | کرون زندہ ہر دو کو مین لا کلام
تو اتمام نعمت کا ہووے ظہور | ز احیائے ابوین ای میرے نور
وہ ایمان یہ ایمان لاوین ضرور | صحابہ مین داخل وہ ہون بالسرور
تو اسوقت کے بعد کیجو دعا | کہ پاوین مراتب وہ باصد علا
وہ کامل دعا کے سزاوار ہون | تو جملہ امم مین وہ مشتہر ہون
وہ سردار جنت مین مختار ہون | وہ مختارِ مختار سرشار ہون

حبیب خدا کے جو مختار ہون
وہ جملہ غیوری کے دلدار ہون

یہ شرح مصابیح مین ہے نگار | یہ دیگر کتب مین بھی ہے آشکار
یہ نجم المبین مین مفصل بیان | وے مختصر ہے یہان پر عیان

قال حافظ العصر عقل الحادی عشر ابو الفضل ابن حجر علیہ رضوان اللہ الاکبر کما ھو مصرح فی المفاتیح شرح المصابیح وحدیث احیاء ابوی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی امنا بہ ثم توفیا صحیح وممن صححہ الامام القرطبی والحافظ البیہقی وابن ناصر الدین وغیرھم رضی اللہ عنہم ومن حکم عدم الاذن فی الاستغفار لہما اتمام النعمۃ علی نبینا

تو نقص و کمال دعا سے مدام
وہ مدعو موصوف ہے لاکلام

یہ اُمت جو خیر الامم اے فہام
کہ ہین پیشوا اُسکے خیر الانام

یہ نبیون کے لاریب سردار ہین
وہ خدام انکے یہ سرکار ہین

شہنشہ محمد وہ ہین نائبین
یہ ہین اصل وہ شاخ اے دور بین

اسیطور ہے اُمت مصطفا
ہمہ اُمتون مین بلا چون چرا

کہ افضل یہ اونسے بلا اشتباہ
کہ متبوع انکے حبیب الہ

[illegible] اُمتین مثل اُنثیٰ مدام
مذکر کے رتبے مین اسکا مقام

[illegible] جو ہے ورثۂ مومنان
وہ ہے ترکۂ والد مہربان

[illegible] خیر اُمت کو دو حصہ دو
یکے جملہ اُمت کو اے نیک خو

[illegible] خدا ہین یہ اے نور عین
کہ حظ مذکر چو دو اُنثیین

قال اللہ رب المشرقین للذکر مثل حظ الانثیین

لہذا بروز قیامت صفوف
جو ہین اہل جنت وہ جملہ صنوف

[illegible] ست نزدیک اہل حصاف
ولے طول ہم عرض مین اختلاف

[illegible] قول ستے جو اقل القلیل
یقیناً وہ ہے معتبر اے خلیل

کہ اسطور پر ایک صف کا شمار
حدیثون مین جیسا ہوا آشکار

سے چلے کوئی گر سال چودہ ہزار
تو وہ طول مین اُسکا دیکھے کنار

سے چلے کوئی گر سال ستہ ہزار
تو وہ عرض دیکھے بصد اضطرار

[illegible] بہشت دگر مین یہ صف کا شمار
چہل الف سالہ وہ طول کنار

وہ در عرض عشرین آلاف سال
یہ تفسیر تحبیر سے ہے مقال

بس یہ کرتے اِسطور سے التجا | کہ یاسیّدی یاشفیع الورا
طلب مغفرت کی کرو از خدا | برائے پدر مادرِ این گدا
کہ فترت مین اونکا ہوا انتقال | کرو کچھ دعا ای ستودہ خصال
تو ہرگز نہ کرتے شفیع الورا | کبھی مشرکونکے لئے کچھ دعا
تو اونکے دلونین یہ آتا خیال | کہ تھی والدہ آپکی لامحال
وہ از اہلِ فترت تو کیونکی دعا | ہمارے لئے ہے دعا ناروا
نہ غیرونپہ دل اونکا ہرگز رحیم | نہ ہی قلب اونکا شفیق و سلیم
تو مُرتد ہوتے وہ بے قیل و قال | اگرچہ وہ تحسیر اَدنیٰ خیال
عَرب کی جبلّت وہ جسطور ہے | تو کتبِ سیر مین وہ ہے مشتہر

اَدب کر خیوری نکر یہ بیان
کہ ربی اوسی قوم سے بیگمان

واما من الحكم في عدم اذن الله تعالى لنبيه صلى الله عليه وسلم في الاستغفار لامه مع ان ابويه صلى الله عليه واله وسلم كانا من اهل الفترة غير معذبين فلان من اهل الفترة من هو معذب لتلبسه بما يقتضي الكفر فيكون المنع حينئذ لئلا يتوهم الامة جواز الاستغفار لاهل الفترة مطلقا هذا اما في نجم المبين من زبر المهرة المحققين كسبل النجاة والاكمال والتحرير لاقوال ائمة التفسير وغيرها من كتب النحارير
عليهم رضوان الله القدير

لہذا کیا شافعِ دوسرا | خدا سے طلب اِذن بہرِ دعا
کہ جب منع فرمائے پروردگار | تو خاصون عوامونپہ ہو آشکار

صلی اللہ علیہ وسلم باحیائھا بعد ذلک حتی یصیر سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
الی احیائھا لتومن بہ فتستحق الاستغفار الکامل حینئذ وقال فی الفوائد البارزۃ والکامنہ
ولذا اتاخر احیاء وھا الی حجۃ الوداع حتی تمت الشریعۃ ونزل اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ
فاُحییت وآمنت بجمیع ما انزل لتنال بہ المراتب العلیۃ والمآرب السنیۃ وھکذا فی التحبیر
وغیرہ من معابر النحاریر علیہم رضوان اللہ القدیر

یہ سرِّ چہارم بلا امترا — بمنعِ الٰہی ز طلبِ دعا
کہ تھی اہلِ فترت کو مردو زنان — بسے قسم او سوقت نزدِ جہان
جہالت ضلالت کا تھا شور زور — خود بین وہ مستغرقین کلّ و کور
نہ کچھ کار تھا اونکو تحقیق سے — نہ کچھ غرض رکھتے وہ تفریق سے
بسے اونسے توحید پر مُستقیم — بسے اُنسے بر شرکِ ظلمِ عظیم
بسے دونو جانب یہ تھی راغبین — بسے بیخبر اُنسے تھے غافلین
ہوا جبکہ ظاہر وہ دینِ رسول — تو لا بد ہوا قلبِ مشرک ملول
قوی بخت غالب جو تھی اُس زمان — وہ اَنوارِ ایمانسے روشن جَنان
ولے مادر و پدرِ بعضے کسان — وہ فترت مین مُردہ ہوئی بیگمان
تو ہوتا نہ فرمانِ منعِ دعا — شفیع الورا کو عَلَیہِ الثّنا
تو کرتے اگر سیّد المرسلین — دعا بہرِ مادر بقلبِ حزین
تو بیشک یہ ہوتا خیالِ جَنان — اُنہونکو جو اُسوقت نو مُسلمان
کہ ہے اہلِ فترت کی حق مین روا — عموماً طَلَبِ مغفرت کی دعا
سمجھتے وہ یہ اپنے دل مین ضرور — کہ جائز وہ ہے مطلقاً بے فتور

کیا ایک سائل نے ایسا سوال
کہ یا سیدی دافع ہر وبال

کہان باپ میرا کرو کچہہ بیان
توفرمایا وہ نار مین بیگمان

یہ سنکر وہ سائل ہوا جب روان
تواوسکو بلایا شہِ دوجہان

کہا آپ نے اُسسے پھر آشکار
ابی ہم اَبَاکَ یہ درجائی نار

حدیثِ دگر مین ہوا یہ بیان
کہ اُمّی مَعَ اُمِّکَ بیگمان

یہ دونو حدیثین ہیہ بیشِ ضعیف
صحیح و بلاریب ازبس ضعیف

یہ منسوخ دونو بلا قال وقیل
بیان اِسکا ہوگا بفضلِ جلیل

ولے لفظ اِنَّ اَبِیْ در حدیث
وہ لاریب ازبس مقالِ خبیث

کہ وہ لفظ اوّل توثابت نہین
غَلَطْ اور مدسوس ہی بالیقین

روایت کیا بیہقی نے ضرور
وہ طبرانی بزّار سے بے فتور

وہ ازراویانِ رجالِ صحیح
باسنادِ جیّد وہ لابد ملیح

وہ بھی ابنِ ماجہ مین ہی معتبر
روایت کیا اوسکو ابنِ عُمَرَ

روی البیھقی والبزار وابن ماجه من حدیث سعد بن مالک و من حدیث ابن عمر والطبرانی فی الکبیر بسند جید رجاله رجال الصحیح عن سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالی عنهم ان اعرابیا قال یارسول الله این ابی قال فی النار فقال این ابوک قال حیثما مررت بقبر کافر فبشره بالنار فقال لقد کلفنی رسول الله صلے الله علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار وزاد ابن ماجه رضی الله تعالی عنه ان ابی کان یصل الرحم وکان کذا وکذا ای فی فعال البر

کہ آیا یکے مرد پیشِ رسول
وہ تہا اہلِ وہ قلب اُسکا ملول

کہ اوس والدہ کے لئے بیگمان
توکیونکر کرین التجائے دعا
اسیواسطے شافع دوجہان
کہ حق سے کیا مینے یہ التجا
تومجکو کیا منع ربّ السما
وگرنہ تو ماہر شفیع الورا
اونہین زندہ فرمائے پروردگار
توہو مجپہ اتمام نعمت عیان
فلان وقت اسطور سے بیفتور
وہ نورِ علی نور سے پرصدور
توظاہر ہوا اسّے ای منصفین
نہ ہے کفر مانع برائے دعا

کیا منع جب خالق دوجہان
دگر کے لئے از شفیع الورا
صحابہ سے ظاہر کیا یہ بیان
کرون والدہ کے لئےمین دعا
کہ ہرگز نہ اونکے لئے کر دعا
کہ ہرگز نہ یہ وقت وقتِ دعا
جو ہی اوسکا وعدہ کرے آشکار
وہ میرے خصائص سے ہی بیگمان
وہ ایمان پہ ایمان لاوین ضرور
تو دل میرا ہوا اسّے باصد سرور
سبب اوسکا ہی فتنۂ مومنین
ہوئے متّفق اسپہ اہلِ نہی

خیوری تو کر مختصر یہ جواب
محبّو نکو بس ایک رمز صواب

نہ مبغض کو ہرگز ہدایت نصیب
دگر اسطرح معترض منکرین

اگرچہ مبیّن خدا کا حبیب
کہ مسلم مین ایسا یہی بالیقین

روی مسلم من طریق حماد بن سلمة عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ عنہم ان رجلا قال یا رسول اللہ این ابی قال فی النار فلما قفا دعاہ فقال ان ابی وابالک فی النار وفی الحدیث الآخر امی مع امکما

دیا اسطرح سے جوابِ سوال ❊ کہ ہرگز نہو اوسکے دلمین ملال
کہ جب قبرِ کافر پہ ہووے گذر ❊ فَبَشِّرْهُ بِالنَّار اے ذی ہنر
سُنا مژدۂ نار اوسکو ضرور ❊ وہ لائق اسی کے نہ اسمین فتور
تو ہرگز مطابق نہ ہے یہ جواب ❊ سوالِ گذشتہ کے اے کامیاب
کہ بہتر نہ سمجھا جنابِ رسول ❊ جوابِ مُصَرَّح کو بہرِ جہول
نہ ہرگز کیا آپ نے کشفِ حال ❊ مناسب نہ سمجھا جوابِ سوال
کرین ذکرِ والد اگر کچھ بیان ❊ کہ لاریب ہے اُنکا جنت مکان
پدر تیرا ہے نار مین بیگمان ❊ تو دونوں ہو اختلافِ مکان
تو اِس مختلف جائی کا ہو ظہور ❊ مناسب نہ سمجھا کہ اسمین فتور
کہ سائل جو ہے اہلِ دِہ تُند خو ❊ مبادا وہ ایمان سے بیزار ہو
بِجِبِلَّت جو اعراب کی ہے درشت ❊ تو ماہر تھے اُسّے وہ نیکو سرشت
وہ اسلامِ نو بھی خفائے اُمُور ❊ وہ غلظِ قلوب اور ضیقِ صدور
تو ان سب سے ماہر وہ خیر الانام ❊ تو کسطور فرمائین ایسا کلام
کہ ہون مومنان جسسے نفرت گزین ❊ تو لائق نہ یہ رحمتِ عالمین
نہین بلکہ ہے نفس کی یہ سرشت ❊ کہ تقدیمِ دیگر وہ ہو دلمین زشت
وہ فخرِ دگر جسمین ہووے عیان ❊ کرین اُسّے نفرت نفوسِ کسان
یہ اکثر سرشتِ نفوسِ انام ❊ رکھین اسکو ملحوظ دائم عظام

تَشَبُّث بآیاتِ قرآن ؛ در پندِ حضرتِ لقمان

تو اُسنے کیا آپ سے یہ سوال / کہ تھا باپ میرا حمیدہ خصال
کہان اوسکا مسکن کہان اُسکا دار / تو فرمایا بیشک وہ در وارِ نار
تو پھر اوسنے پوچھا کہ ای نامدار / کہان آپکے باپ کا ہے قرار
تو فرمایا پھر آپ نے یہ جواب / جوابِ لبیبانہ از بس صواب
کہ جس جائی پر تیرا ہووے گذر / پڑے قبرِ کافر پہ تیری نظر
تو خوش خبرِ دیئے نار اُسکو مدام / سُنا تو بحکمِ خدائے انام
لہذا کہا اوسنے ای ذی ہنر / کہ تکلیف دی مجکو خیرُ البشر
کہ لاریب یہ تعب مجپر مدام / کہ ہر قبرِ کافر پہ میری کلام
تجھے مژدۂ نار بےچون چرا / یہی امر فرمانِ خیرُ الوریٰ
سنو منصفو یہ بگوشِ جنان / ہوا اُسسے راضی خدائے جہان
کہ اِسطور تھی عادتِ مصطفےٰ / علیہ صلوۃ وسلامِ خدا
کہ جب اہلِ دِہ اونسے کرتا سوال / مُخَوِّف اُمورونسے ایخوشخصال
اگر موجبِ فتنہ ہوتا جواب / ویا اُسنے کچھ اوسکو ہو اضطرار
تو اِسطور اوسوقت ہوتا جواب / کہ فتنے کا اوسمین نہووے مآب
تو لاریب اِیہام سے تب کلام / کہ تورِیَہ ہو اوسمین نزدِ فہام
وہ ظاہر مین ہو حیثیت کے طور پہ / سوالِ دگر ہو جوابِ دگر
اسیطور سے یہ سوال و جواب / جو مذکور بالا بلا ارتیاب
کہ یا سیدی یا شفیعُ الانام / کہان آپکے باپ کا ہی مقام
تو اوسکا نہ ہرگز دیا کچھ جواب / نہ پدرِ مکرم کا ذکرِ مآب

نمازِ خدا کر تو دائم ادا
تو کر امرِ معروف و منعِ خطا
ہمیشہ تو کر صبر تقدیر پر
نہ دل بستہ ہوگا ہے تدبیر پر
کہ ہی صبر لابد زعزمِ الاُمور
تو ہو واسطے حاصل وہ شرحِ صدور
نہ کر خدّ اپنے کو ہرگز صعیر
نہ ہو پیشِ مردم ذلیل و حقیر
نہ بے التفاتی سے ہو تو ذلیل
کہ تصعیر معیوب نزدِ نبیل
نہ چل تو زمین پر تکبّر کُنان
نہ اترا کے چل تو کبھی ای میان
نہ دنیا پہ ہو شیفتۂ فخور
نہ کر خود نمائی نہ کر تو غرور
نہین دوست رکھتا اُسے کردگار
کرے خود نمائی سے جو افتخار
میانہ چلن چل تو ہو با وقار
کہ خیرُ الامورِ میانہ جو کار
کہ افراط و تفریط از بس ذمیم
وہی راہ بہتر جو ہے مستقیم
تو آوازِ خود نرم کر ای میان
بلندی و پستی مین ہو درمیان
کہ مکروہ اَصوات صوتِ حمیر
نکر مثلِ خر صوت ہو دلپذیر
کیا وعظ لقمان اسطور پر
کہ مقبول دارین مین ہو بسر
ولیکن نہ ہرگز کیا یہ بیان
کہ ای میرے فرزند پیوند جان
حقوقِ پدر بھی تو کیجو ادا
کہ ہی اِس ادا مین رضائی خدا
وہ خدماتِ مادر بصد شوق جان
ادا کر برائے حصولِ جنان
کہ آوی نہ یہ اُسکے دلمین خیال
سرشتے نفوسی سی ای خوشخصال
کہ اِس پند سے اونکا ہی یہ مرام
کہ خدمت بجالاؤن اُنکی مدام
نصیحت سے منظور ہی افتخار
طلب منفعت کا یہ سب ہے اشتہار

کیا پسر کو جب نصیحت پدر ر		اُمورِ ضروری سے ای نامور

وَاِذْ قَالَ لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ وَهُوَ یَعِظُهٗ یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْكُرْ لِیْ وَلِوَالِدَیْكَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ وَاِنْ جَاهَدٰكَ عَلٰۤى اَنْ تُشْرِكَ بِیْ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا وَّاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ ثُمَّ اِلَیَّ مَرْجِعُكُمْ فَاُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ یٰبُنَیَّ اِنَّهَاۤ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَاۤ اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ ○

کہ یکتا خدا ہے بلا امترا — نہ ہے علم اُسکے مین ہرگز خفا
نہ ایزد کا ہرگز کوئی ہو شریک — وہی وحدہٗ سب سے برتر ملیک
یہی شرک لاریب ظلم عظیم — کرے اُس سے پرہیز دائم فہیم
جو ہی تحت ارضین جائی ثری — وہ صخرہ وہ ثور و سنگ اور ما
جو ہی آب لاریب وہ فوق باد — تو بر باد عالم کو بولین عباد
وہ کرسی و لوح و قلم سب جنان — وہ عرش عظیم اور جو لامکان
تو علم خدا او نہ بیشک محیط — نہ کچھ اوسپہ مخفی یہ جملہ بسیط
اگر صخرہ پر مور رچہ ہو روان — تو علم خدا سے نہووے نہان

کہ اِنکی جو بیعت کرین مردمان
وہ ہی بیعتِ خالقِ دو جہان

جو اِنکی اطاعت بشوقِ جنان
وہ ہی طاعتِ خالقِ جانِ جان

جو اِنکا ادب ہے خدا کا ادب
اسی طور لاریب تعلیمِ رب

ضروری نہ کیونکر کرے وہ ادب
کہ ظاہر ہوا اُنسے لاریب رب

پدر مادرِ جسم سے اے نورِ عین
یہ لاریب طینی ہوئے والدین

جو باقی وہ آبائے دینِ متین
تو او نین مقدم جو ہین مرشدین

او تھا یا تجھے مادرِ مہربان
بشکم خودش بادلِ شادمان

اگرچہ بسے رنج پرا وسکو رنج
ولے رنج یہ اُسکے نزدیک گنج

او تھایا تجھے اُمّ جملہ جہان
یہ طینی جبلت سے تا لامکان

بٹھایا جنان مین تجھے با سرور
نہ زنہار تجھسے کیا کچھ نفور

وہ تیرے گنہ سے ہمیشہ برنج
تو پھر بھی بنایا تجھے اپنا گنج

کیا عرض پھر پیش پروردگار
در آن لامکان بادلِ زار زار

کہ اس حمل سے مین گرانبار ہون
اسی بار سے اشکبار ہون

ہوا پھر یہ فرمانِ پروردگار
کہ اے باعثِ خلق ہر نور و نار

اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ ط

یہ شربت گلابی تو کر نوش جان
سلامت کا شربت یہ ہے بیگمان

زشیرینئ رحمت کردگار
زما ورد برکات مطفیئ نار

تو کی عرض پھر شافعُ المذنبین
حبیبِ خدا سیّدُ المرسلین ؐ

نہ یہ پند ہے خالصًا زینہار
کہ ہے جلب نفع پہ اسکا مدار

تو یہ وعظ ہوتا نہ کچھ دل پسند
نہوتا پسر اِسّے کچھ ارجمند

بیانِ حقوقِ پدر مین ضرور
مَظنّہ مضرّت کا تھا پر فتور

تو اوسکو کیا ترک پدرِ حکیم
کہ حکمت سے روشن وہ قلبِ سلیم

تو حق نے کیا اوسکا ظہر بیان
بیانِ مُصَفّٰے زروح وروان

وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْہِ حَمَلَتْہُ اُمُّہٗ وَھْنًا عَلٰی وَھْنٍ

کہ ہی بعدِ توحیدِ پروردگار
حقوقِ ہمہ والدان آشکار

خدا بعد ہی رتبۂ والدین
وہ دینی وہ طینی ہمہ نورِ عین

وہ علماؤ صلحائے جملہ کرام
یہ ہین پدرِ دینی علیہم سلام

قال فی المنن الکبری وغیرہ من زبر الکملا لیس بعد حق الله ورسولہ صلی الله علیہ وسلم اعظم من حق الوالدین سواء کانوا آباء الجسم او آباء الروح کالنبی صلی الله علیہ وسلم ومن بعدہ الدعاۃ الی الله تعالی ولا یخفی ان اجلّ آباء الدین حبیب الله نبینا محمد صلی الله علیہ وآلہ وسلم وقد اعلمک الله بجلالتہ حیث قال اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ وقال مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ فعلمک الله الادب معہ مثل ادبک معہ ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین والله الھادی وعلیہ اعتمادیے

جو آبائے دین جملہ اہلِ یقین
اَجلّ ہمہ شافعُ المذنبین

وہ ہین پدرِ ارواح جملہ عظام
وہ ہین پدرِ آبائی دین لاکلام

کیا انکی رتبے سے ایزد بیان
کہ اسطور انکی تو عظمت بدان

کہ رَبّی کا رب سے یہ اِظہار ہو

اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَ عَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ ؂

ہوا پھر یہ فرمانِ ربّ الانام — حبیبِ خدا کو علیہ السلام

کہ اِمشب جو لایا تو اونکو یہان — وہ ہمراہ تیرے درین لامکان

تو لاریب حامل وہ محمولِ جان — جَنان اور جانین وہی ساکنان

سلامت کا شربت نہ تجکو گوار — بلا اُمّتِ خویش ای نامدار

یہ شربت ہوا اُنکو اِمشب نصیب — جو برکات و رحمت سے ہی وہ مُطیب

وہ تیرے تصدّق ہوئی فیضیاب — سلامت کرامت سے بے ارتیاب

کہ جامِ کریمون سے نزدِ لبیب — زمین را بَوَد چند قطرہ نصیب

تو اونکو مین ہر سال با اِحترام — سلامت کا شربت پلاؤن مدام

کہ جو ایک شب لَیْلَۃُ الْقَدر نام — وہ مخصوص اُنکے لئے با مرام

تو اوسمین کرون مین اُنو نپر سلام — الیٰ صبح صادق ز آغازِ شام

سَلَامٌ هِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِ ؂

کہ جو تیرے نزدیک منظور ہے — وہی میرا منظور پُر نور ہے

تو جو فیض تیرے سے مسرور ہے — وہی قُرب میرے سے مسرور ہے

تری پیروی مین جو مغمور ہے — وہ محبوب میرا یہ دستور ہے

نہ وہ قُرب میرے سے کچھ دور ہے — نہ وہ وصل میرے سے مہجور ہے

نہ زنہار گاہے وہ رنجور ہے — جو ہی اوسکا دشمن وہ مقہور ہے

وہ غُفران میرے سے مغفور ہے — وہ نعمائی میرے سے مشکور ہے

کہ شربت گلابی جو ہے از سلام
عنایت کیا مجکو ربّ الانام

تو کیونکر مین تنہا کرون نوش جان
جگر گوشہ ہے تو شہ جملہ یہان

اگر شربت وصل با صد سلام
ملے اونکے ہمرہ مجے ایک جام

تو لا بد کرون نوش مین شادمان
سوا اسکے ہووے نہ سیراب جان

ہوا پھر یہ فرمان پروردگار
تجھے اسمین ہر طور ہے اختیار

تو کر نوش جان اسکو ای جانِ جان
بہمراہِ امت مسرت کنان

نکر دل مین زنہار کچھ اضطرار
گران تجپہ مجپر سبک ہے وہ بار

نہین بار سے تو گران بار ہو
سبکسار سے حفظ بردار ہو

وَرَفَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ أَنْقَضَ ظَهْرَكَ الآيه

سہ بار عصیان نہ تو زار ہو
تو دیدار میرے سے دیدار ہو

تو در بار عصیان مین در بار ہو
تو دربار میرا نہ در بار ہو

خیوری وہ ربی جو غمخوار ہو
تو کیونکر نہ تیرا یہ غمخوار ہو

وہ غمخوار ہے تو نہ غمخوار ہو
وہ ہے یار تیرا نہ تو زار ہو

وہ غمخوار تیرا جو غمخوار ہو
تو ہر دو جہان مین تو کب خوار ہو

وہ دلدار تیرا جو دلدار ہو
تو کیونکر نہ دل دارِ انوار ہو

ز حبِ محمد جو سرشار ہو
تو دارین مین کیون نہ ہشیار ہو

جو قدرِ محمد سے سردار ہو
وہ کیونکر نہ جنت مین سردار ہو

خیوری نہ کیون رب کا دیدار ہو

یہ ہے اَلسّلامُ علینا ضرور
یہ ہے شفقتِ مصطفائے غفور

گنہگار اُمت تبہ کار جو
وہ اہلِ کبائر بلا گفت گو

رکھا اپنے سینے سے اُنکو لگا
کہ رنجور مہجور ہین وہ سدا

وہ لاریب عصیان سے رنجور ہین
وہ دربارِ مولا سے مہجور ہین

بغیرِ شفاعت نہ اونکی پناہ
بغیرِ عنایت نہ کچھ دستگاہ

وہ میری شفاعت کے محتاج ہین
گناہونکے لشکر سے تاراج ہین

وہ میری وجاہت سے اُمیدوار
نہ طاعاتِ رب سے وہ سرمایہ دار

نہون اونکا امشب اگر دستگیر
تو اَغلال و زنجیر سے ہون اسیر

نہو جسمِ مجروح پر مہربان
اگر جانِ مُشفق وہ جانِ جہان

تو کیونکر نہو جسم خوار و تباہ
کہ اوسکی نہ جز جانِ جانان پناہ

لہذا کیا جمع در یک ضمیر
کہ ہے اوسکا مسکن ضمیرِ منیر

کیا وصل با عاصیان ہمچنان
کہ از وصلِ جان جسم ہی بیکران

کیا عرض پھر پیشِ ربُّ الانام
کہ گرچہ نہ جبریل کا یہ مقام

ولے وہ جو تیرے گنہگار ہین
گناہون سے دائم وہ سرشار ہین

وہ میری جو اُمّت مین بدکار ہین
وہ رنجور مہجور بس خوار ہین

وہ مطلوب میرے گران بار ہین
وہ مرغوب میرے جو بیمار ہین

وہ لاریب حاضر برین لامکان
کہ ہو جسم سے کب گریزان یہ جان

وہ نیکون سے بیشک مُقدم مدام
کہ ہے اونکو جان سے بسی انضمام

یہ شربت معطّر جو ہے از سلام
پلا اونکو اوّل بصد احترام

خیوری تو عصیان نسے رنجور ہے
وسلے دیدِ ربّی سے مسرور ہے

وہ جانِ جنان مین جو مذکور ہے
تو جانسے نہ جانان کبھی دور ہے

سُویدائے دلمین وہ مسطور ہے
تو کب اہلِ سودا سے مستور ہے

جنان سے وہ جانسی نہ جب دور ہے
تو چون قربِ ایمان نہ مہجور ہے

وہ فیضِ حبیبی جو موفور ہے
تو کب خشک لب اسکا رنجور ہے

خیوری جو در چشم وہ نور ہے
تو حاضر وہ ناظر وہ منظور ہے

بیانِ وفورِ شفقتِ جنابِ شفیعُ الانام ﷺ بر گنہگارانِ اُمّت علیہ الصلوٰۃ والسلام

سنو اسے مُحبّانِ خیرُ الوریٰ
بگوشِ محبت بعقلِ صفا

کہ ربّی جو محمودِ ربّ السما
تو ہی بے وفائی مین اُنکا وفا

ہمارا جفا ہے بلا انتہا
خطا مین گرفتار صبح و مسا

تو اسپر بھی اونکی عطا پر عطا
نہ دیکھین وہ ہرگز ہماری خطا

وہ حلمِ حبیبی وہ خُلقِ عظیم
یہ جہلِ اُمم یہ گناہِ جسیم

تو کر غور اسکو بفکرِ جنان
مکان لامکان بُعد مین ہی عیان

بمیزانِ عقلِ ہمہ انبیا
بمیزانِ اِدراکِ اہلِ سما

نہ سنجیدہ ہو شفقتِ مصطفیٰ
کہ عقلِ ورا سے وہ ہی ماورا

ربوبیتِ رب کے مظہر مدام | پدر ہائے طینی و دینی تمام
وہ ہین اصل تو شاخ اُنسے ضرور | وجودِ پدر سے ہوا یہ ظہور
مُخالف نہو اصل کا زینہار | کہ شاخ مخالف سزاوارِ نار
وہ تیرے مُربّی وہ تجپر نثار | تو مربوب اونکا بصد اختیار
تو اونکی رضا ہی رضائے خدا | خدا کی رضا ہے جو اُنکی رضا
کرین امر تجکو اگر وہ کرام | معاذ اللہ کر معصیت کا تو کام
تو اسمین نہ طاعت تو کر زینہار | اسیطور فرمانِ پروردگار

وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلَىٰٓ اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا
وَصَاحِبْهُمَا فِي الدُّنْيَا مَعْرُوْفًا الآية

کرین جہد اسطور گر وہ کرام | بکن شرک با ذاتِ ربُّ الانام
تو ہرگز نکر شرک اے نیکدان | بذاتِ مقدّس خدائے جہان
الوہیتِ ذاتِ پروردگار | مُنزّہ وہ شرکت سے اے ہوشیار
نکر طاعتِ خلق تو در اثام | کہ بیشک یہ عصیانِ ربُّ الانام
اسیطور فرمانِ خیرُ الوریٰ | عَلَیہِ صلوٰۃ و سلامِ خدا

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ واصحابہ الکرام لا طاعۃ لاحد فی معصیۃ اللہ انما الطاعۃ فی المعروف رواہ الشیخان وروی الامام احمد والحاکم عن عمران لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق علیہم الرضوان من اللہ الرحمٰن

ولے خدمتِ والدینِ کرام | دل و جان سے کر تو بصد احترام
تصدّق تو کر اُنپہ مال و منال | درشتی نکر اُنسے در جملہ حال

زرحمت سلامت وہ سیراب ہون | وہ بیمار میرے شفایاب ہون
تو پھر تیرے بندونکو جو صالحین | بقیہؔ کے مالک جو ہین بالیقین
سلامت کا شربت عطا کر ضرور | تو سیراب ہون اُسسے وہ باسرور
یہ ہین تندرست اور بیمار دو | مُقدّم دوا مین جو بیمار ہو
ہوا پھر یہ فرمانِ ربُّ الانام | مقدّم کیا جنکو تو در سلام
تو اونکو مقدّم کرو نمین ضرور | جو منظور تیرے وہ ہین چشم نور

کَمَاقَالَ اللہُ فِی کَلَامِہِ المَیمُونِ: اَلتَّائِبُونَ العَابِدُونَ الحَامِدُونَ

تو ہی مالکِ مُلکِ تقدیم ہے | تو لاریب سردارِ تحکیم ہے
کرے جسکو تو پیش وہ پیش ہے | کرے جسکو تو خویش وہ خویش ہے
جو بیمار تیرا وہ دلریش ہے | وہی خویش میرا وہی پیش ہے
تجھے جسطرح سے جو منظور ہے | وہی مجکو منظورِ پُر نور ہے
کہ تیری رضا مجکو منظور ہے | کہ نورِ قدیمی سے تو نور ہے
تو میرا ہمیشہ یہ دستور ہے | کہ منظور تیرا وہ منظور ہے

خیوری گنا ہونسے رنجور ہے
ولے اس تقدّم سے مسرور ہے

جو رنجور مولا کا مغفور ہے | تو پھر کسلیئے اب تو رنجور ہے

قَالَ اللہُ تَعَالٰی فِی کَلَامِہِ المُبِینِ: اَنِ اشکُرلِی وَلِوَالِدَیکَ اِلَیَّ المَصِیرُ

تو کر شکرِ نعمائے پروردگار | اگرچہ نہووے یکے از ہزار
تو کر شکرِ مادر پدر ہر زمان | کہ یہ فرض تجپر ہوا بیگمان

تو اصرار اوسکا سزاوار ہے — کہ ملزوم اخفائے اسرار ہے
لہذا نہ ظاہر کیا مصطفا — مقام پدر آستے اے باصفا
دیا اوسکو ایسا جواب صواب — کہ ہو مطمئن قلب جستے شتاب
کہ جس قبر کافر پہ ہووے گذر — اسے دے بشارت تو اے نامور
کہ لاریب ہے نار تیرا مقام — یہی مژدہ فرمان خیر الانام
تو ملزوم ہمسر ہوا اعتماد — اسی لفظ پہ نزد اہل سداد
یہ بیشک مقدم ہوا اے فہام — اوسی لفظ مذکور پر لا کلام
کہ مسلم مین ان ابی جو نگار — تو مدسوس تخصیص وہ آشکار
کہ وہ قول اسطور گر از رسول — تو سائل نہ زنہار ہوتا ملول
وہ زنہار کہتا نہ اسطور پہ — کہ تکلیف دی مجکو خیر البشر
کہ لاریب یہ تعب مجبر مدام — کہ ہر قبر کافر پہ میری کلام
تجے مژدۂ نار ربے امترا — یہی امر فرمان خیر الورا
اگر لفظ اول سے ہوتا جواب — کہ ان ابی کا فلان ہی مآب
تو اسمین نہین امر کچھ آشکار — نہ کچھ تعب سائل پہ ہے زینہار
نہ کچھ قبر کافر کا اسمین بیان — نہ ہے مژدۂ نار اسمین عیان
تو راوی کا ہے یہ تصرف ضرور — یہ مدسوس ہے نزد اہل شعور
اسیواسطے ہے یہ قول کرام — جو حفاظ نقاد عالی مقام
کہ جبتک حدیث رسول کریم — نہ ثابت اطوار سے ہو رقیم
تو اوسکی حقیقت نہو آشکار — نہ ہم اسکو سمجھین کبھی زینہار

اگرچہ وہ لاریب از مشرکین
بہر طور بر ملتِ کافرین
کہ معروف دنیا مین با والدین
یہ فرمانِ خلاق سے نورِ عین

وَاتَّبِعْ سَبِیْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَیَّ الآیۃ

ہمیشہ تو کر پیروی ئے کرام
جو ہین بر صراطِ خدائے انام
وہ صلحائے اُمت وہ کملائے دین
وہ اہلِ طریقت جو ہین مُرشدین
تو بنشین ہمیشہ باہلِ صفا
کہ شد قُربِ شان قُربِ ربّ السما
بہ جسے صحبتِ رب کا شوقِ جنان
حضورِ ولی مین وہ ہو شادمان
ولی سے ملا جو خدا سے ملا
ولی سے جدا جو خدا سے جدا
ولی سے ملے جو بصدقِ جنان
تو ہرگز نہووے شقی وہ جوان

ھُمْ جُلَسَاءُ اللہِ لَا یَشْقٰی جَلِیْسُھُمْ رَوَاہُ الطِّبْرَانِی کَمَا فِی التَّحْبِیْرِ عَلَیْہِ رِضْوَانُ اللہِ الْقَدِیْر

خدایا طفیلِ شہِ انبیا
نہ کیجو خیوری کو از اشقیا

وہ لاریب ہے خادمِ اولیا
فدا جان و دل سے وہ بر اصفیا
لہذا جو حُسّاد و اہلِ عناد
خیوری سے دائم کرین وہ فساد
جو حسنین کی اُسکے دلین وداد
وداد علی سے وہ اہلِ سداد
تو کیا غم اُسے ہر ز اہلِ فساد
مددگار اوسکے شفیع العباد
سُنو اے محبانِ خیر الانام
علیہ صلوۃ خدا و سلام
کہ روشن ہوا ذکرِ مذکور سے
ہویدا ہوا فکرِ مسطور سے
کہ جب امر سے فتنہ ہو آشکار
و یا اُستے ہو بدگمان بر کبار

بخاری سے اُسکا ہوا اِنفراد | تو اوسپر نہ ہرگز کرو اعتماد
حدیثِ اَبی جو کہ مذکور ہے | تو افراد اُسکے سے مسطور ہے
تو اِسّے ہوا اِحتجاجِ نبیل | تمسک کی لائق نہین یہ دلیل
جو ہے ابنِ عدّی سُہیلی دگر | جلالِ سیوطی سب سے مُعتبر
وہ زرقانی بھی تلمسانی فہام | دگر قُرطبی و سنوسی عظام
سوا اِنکے دیگر سب سے از کرام | ہوئے متّفق اسپہ وہ لا کلام
کہ لاریب اُس پیسر کی یہ خطا | نہ سمجھا وہ کچھ لفظ کا اِقتضا
جو مذکور تھا جملہ از طُرقِ عام | کیا اُسّے تخصیص اُسنے کلام
نہ سمجھا وہ مضمونِ قولِ رسول | کہ ہرگز نہ تھا وہ ز اہلِ وصول
کیا خاص یک لفظ از قولِ عام | وہ عامی نہ تھا از خواصِ کرام
کہ لاریب ہے یہ جواب سوال | کہ ہر قبر کافر پہ کہہ یہ مقال
کہ ہے مژدۂ نار تجکو مدام | اِسیطور فرمانِ خیر الانام
تو سمجھا وہ بے فہم یہ اضطرار | کہ ہے باپ بھی آپ کا اہلِ نار
کیا عام سے خاص کا اِختصار | اَبی لفظ اُسنے کیا آشکار
ہوا اُسپہ حمّاد کا اِعتماد | وہ مروی ہوا اُنکے حسب المراد
تو راوی ہوئے بعض اُس لفظ پر | کہ تحریف اوسکی سے تھی بےخبر
تو اسپر بھی ہے وہ حدیثِ اُحاد | تو کیونکر کرین اُسپہ ہم اعتماد
لہذا سُہیلی سب سے ذی کمال | یہ ہے روض مین اُنسے روشن مقال
کہ معلول ہے وہ نہ اُسمین کلام | ہوئے متّفق اسپہ جملہ عظام

روایت جو مسلم سے منقول ہو
تو وہ لفظ آخر سے معلول ہے
وہ لاریب مدسوس و معزول ہو
نہ نزدیک حفاظ مقبول ہے

خیوری بیان کر بفضل قدیر
کہ مدسوس کسطور لفظ اخیر

کہ راوی جو اسکا وہ حماد ہے
وہ از اہل تقویٰ ز عباد ہے
ولیکن جو تھا ایک اسکا ربیب
نہ لب لبیبون سے اسکو نصیب
وہ ہی پدر عوجا کا بیشک پسر
وہ تحریر و تقریر سے ذی ہنر
تو حماد کا اوسپہ تھا اعتماد
اوسی سے ہمیشہ وہ حماد شاد
کہ حماد حافظ نہ تھا زینہار
نہ تحریر سے تھا وہ کچھ حفظ دار
اوسی ابن پر تھا ہمہ کار بار
اوسی کی روایت پہ دل باقرار
لہذا بخاری نے اے ہوشیار
نہ اُسنے کیا نقل کچھ زینہار
نہ مسلم نے بھی در اصول کتاب
کیا نقل کچھ اُسنے اے کامیاب
وہ لے جو کہ ثابت سے اسناد ہے
تو مسلم کا دل اُسنے کچھ شاد ہے
تو جسکے شواہد ہوئے از ثقات
تو اسناد مسلم وہی بینات
مصرح یہ مدخل مین جملہ بیان
اسیطور سے حکم حاکم عیان
یہ ذہبی کا ہی مذہب خالص بیان
کہ حماد فی نفسہ از مہان
وہ لے ہین مناکیر اُسکے وفیر
وہ ہی اہل اوہام سے بس شہیر
جو حفاظ ہین اہل تنقید تمام
ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام
کہ جملہ احادیث حماد جو
ہو اُسنفرد اُمنین وہ نیک خو

که جس جائی پر تیرا ہووی گذر — پڑے قبر کافر پہ تیری نظر
فبشرہ بالنار ای ذی شعور — سُنا مژدۂ نار اوسکو ضرور
تو جس جائی پر اوسکا ہوتا گذر — تو گر قبر کافر پہ کرتا نظر
تو خوشخبریٔ نار اُسکو ضرور — سُناتا بلا ریب وہ ذی شعور
لہذا کہا اوسنے ای ذی ہنر — کہ تکلیف دی مجکو خیر البشر
تو پھر یہ حدیث معمر شریف — جو اِسناد و مضمون مین ہی لطیف
رجالِ صحیحین اوسکے تمام — وہ زبرِ صحیحہ مین ہی لا کلام
روایت کیا بیہقی نے ضرور — وہ طبرانی بزار نے بے فتور
بھی ہی ابنِ ماجہ مین وہ معتبر — روایت کیا اوسکو ابنِ عمر
مطابق حدیثونکے وہ بالیقین — وہ مضمونِ حق در کتابِ مبین
صحابہ کا بھی ہی یہی اعتقاد — حدیثِ معمر سے ہی جو مراد
ہوئی متفق اسپہ جملہ فحول — ز حفاظ و نقاد اہلِ وصول
تو کیونکر وہ متروک ہووے امین — کرو غور کچھ دلمین ای منصفین
نہو دین مین زنہار متعسفین — حسد سے رہو دور ای حاسدین
کہ جس امر مین از درائی رسول — کرین اُسسے پرہیز اہلِ وصول
نہو موذیٔ شافع المذنبین — کہ ہی موذیٔ مصطفی بس لعین
خدا کا غضب اسپہ لیل و نہار — وہ ملعون و مرجوم پروردگار

خیوری تو کر صبر تا کردگار
کرے اُسکو داخل بدار البوار

معمّر جو ہے ابنِ راشد ضرور
وہ راوی ز ثابت بفکر و شعور

وہ ثابت روایت کند بیگمان
ز انسِ بنِ مالک جو ہین نیکدان

وہ حمّاد ثابت سے راوی ضرور
تو ہر دو ز ثابت وہ ہین بفتور

حدیثِ معمّر ز ثابت عیان
سراسر وہ جیّد نہ اوسمین گمان

تو اوسمین نہ ہرگز یہ مذکور ہے
ابی ہم اباک جو مسطور ہے

معمّر وہ حمّاد ہر دو جہان
اوسی انسِ مالک سے ہین راویان

حدیثِ شفیع الورا مین اگر
وہی لفظ ہوتا ز خیر البشر

تو اوسکو معمّر بھی کرتا بیان
کہ حمّاد سے اوسکا اثبت مکان

روایت مین حمّاد سے بیگمان
معمّر قوی تر بہ پیشِ جہان

کہ ہین متفق اوسکی تخریج پر
بخاری و مسلم بسے نامور

کسی نے نہ ہرگز کیا کچھ کلام
کہ ہی سند اوسکی مین کچھ اتہام

نہ انکار اوسپر کیا آشکار
کسی نے کسیطور ای ہوشیار

وہ مقبول ہے نزدِ جملہ کبار
وہ حفظِ احادیث مین نامدار

روایت کیا اوسنے یہ ای عزیز
اوسی ثابت و انسِ مالک سے نیز

فقال ابن ابوك قال حيثما مررت بقبر كافر فبشره بالنار ولم يذكر ان ابي وأباك في النار بل قال لقد كلفني رسول الله صلى الله عليه وسلم تعبًا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار

کہ اوس اہل دہ نے کیا پھر سوال
کہ ای دافعِ ہر دو بال و نکال

کہان آپکے باپکا ہے مقام
تو فرمایا اسطور خیر الانام

قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابی کان یصل الرحم وکان کذا وکذا فاین
ھو قال فی النار فکان قد وجد من ذلک فقال یا رسول اللہ فاین ابوک فقال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار
فقال لقد کلفنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرتہ بالنار فظھر
ان السائل اعرابی وھو مظنۃ الفتنۃ وخشیۃ التبری عن الاسلام والمصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
کان اذا سألہ اعرابی وخاف من افصاح الجواب لہ فتنۃ واضطراب قلبہ اجاب بجواب
فیہ توریۃ وایھام وھذا کذلک اذ لم یصرح فیہ بحال الاب الکریم انما قال حیثما مررت بقبر کافر
فبشرہ بالنار وھذہ جملۃ لا تدل بالمطابقۃ علی ذلک فکرہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یفصح لہ بحقیقۃ
الحال ومخالفۃ ابیہ لابیہ فی المحل الذی ھو فیہ خشیۃ التبری عن الایمان لما جبلت علیہ
النفوس من کراھۃ الاستئثار علیھا ولما کان علی العرب من الجفاء وغلظ القلوب فاورد جوابا
موھما تطمینا لقلبہ فتعین الاعتماد علی ھذا اللفظ وتقدیمہ علی غیرہ ولا شک ان ھذا اللفظ
العام ھو الصادر من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وراٰہ الاعرابی امرا مقتضیا للامتثال فلم یسعہ
الا امتثالہ ولو کان الجواب باللفظ الاول لم یکن فیہ امر بشیء البتۃ فعلم انہ من تصرف الرواۃ
وان ھذا الطریق فی غایۃ الاتقان عند اھل الایمان والعرفان ولذا قال الحفاظ لو لم نکتب
الحدیث من ستین وجھا ما عقلناہ ای لاختلاف الرواۃ فی اسنادہ والفاظہ فحدیث مسلم
ومن رواہ بنحوہ معلل من ھذہ الحیثیۃ ولیس فی اصلہ قدحا بل من ذلک اللفظ فقط

گر یہ فرض کر اتفاق رُوات	علی لفظِ مُسلم کہ ہوں سب ثقات
تو پھر بھی مُعارض وہ سے بالضرور	دلائل جو قرآن سے ہیں بیفتور
ازانجملہ یہ قولِ پروردگار	یہ آیت ہی میں لاریب ہے آشکار

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُولًا

جو مذکور بالا ہوا ای پسر		تو اوسکی یہ اسناد ہے مختصر

قال الحافظ جلال الدین عبد الرحمن روّح اللہ روحہ فی اعلی الجنان فی الفوائد
البارزۃ والکامنہ وغیرہ من المحققین کالعلامۃ الزرقانی والتلمسانی وابی الفضل
ابن حجر قدس اللہ سرہم الانور واما روایۃ حمّاد ان ابی واباک فی النار فہذا الایصلح
للاحتجاج بہ فانہ انفرد بہ عن الامام البخاری رحمہ اللہ الباری وفی افرادہ احادیث
تکلم فیہا الحفاظ ولا شک ان ہذا منہا وان ثابتا وان کان اماما ثقۃ ولکن قد ذکرہ
ابن عدی رحمہ اللہ تعالی فی الضعفاء وقال وقع فی احادیثہ نکرۃ من الرواۃ عنہ
لان روی عنہ ضعفاء وقد اعلّ السہیلی ہذا الحدیث بان معمر بن راشد فی
روایتہ عن ثابت عن انس بن مالک رضی اللہ عنہم خالف حمّادا فلم یذکر انّ ابی
واباک فی النار بل قال حیثما مررت بقبر کافر فبشرہ بالنار وہو کما قال فمعمر اثبت
فی الروایۃ من حماد لاتفاق الشیخین علی تخریج حدیثہ ولم یتکلم احد فی حفظہ
ولم ینکر علیہ فی شیئ من حدیثہ وحماد وان کان اماما عابدا فقد تکلم جماعۃ
فی روایتہ ولم یخرج لہ الامام البخاری شیئا فی صحیحہ وما اخرج لہ مسلم فی الاصول
الا من حدیثہ عن ثابت واخرج لہ فی الشواہد عن طائفۃ صرح بہ الحاکم فی المدخل
وقال الذہبی حماد ثقۃ ولکن لہ اوہام ومناکیر کثیرۃ وانہا دست فی کتبہ من ربیبہ ابن
ابی عوجاء وہذہ منہا وکان حماد لایحفظ فحدث بہا فوہم ومن ثم لم یخرج لہ البخاری
رحمہ اللہ الباری فحدیث معمر اثبت وقد وجدنا بمثل روایۃ معمر عن ثابت عن انس
حدیث سعد بن مالک وحدیث ابن عمر اخرج البیہقی والبزار والطبرانی فی الکبیر
بسند رجالہ رجال الصحیح عن سعد بن ابی وقاص وروی ابن ماجہ عن ابن عمر رضی اللہ عنہم

تو ہو اوسکو حاصل بزودی سداد — والّا نہ ایمان سے پاوے مراد

ہوئے متفق اسپہ علما سبھی — کہ پدر حقیقی نہ ہے وہ ابی

وہ تعلیل ہو یا کہ تاویل ہو — یہ ثابت بہر طور بے گفت گو

کہ پدرِ حبیبِ خیر الانام — وہ اہلِ جنان اہلِ ایمان مدام

خیوری طفیلِ ابِ المصطفےٰ
کرے تجکو اہلِ جنان سے خدا

جنان حقیقی جنان لقا — لقائے جنان پر تو دائم خدا

جنان تو بس دید خیر العباد — نہ ہے جنتِ ظاہری کچھ مُراد

اگر تجکو ہو نار مین دیدِ یار — تو وہ نار گلزار دار القرار

نہ گلزار مین تجکو ہو دیدِ یار — تو گلزار ہو نارِ دار البوار

جہان دید اوسکی تجھے ہو نصیب — وہی جائے جنت وہ دارِ حبیب

یہی دلمین تصدیق و توحید ہے — یہی دلمین توثیق و تفرید ہے

کہ ربی توئی اور مسجودِ جان — یہ مربوب تیرا تو جانِ جنان

یہی شرف میرا بہر دو جہان — کہین مجکو عبدِ محمد مہان

نہ ہو اِسسے عزت کا برتر مقام — کہ عبد النبی نام نزدِ کرام

پکارینگے جب نام یوم القیام — تو اوسوقت ربی امامُ الامام

یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ اُنَاسٍ بِاِمَامِهِمْ الآیۃ

تو اِس نام کا حظ ہو آشکار — کہ حسرت کرین اسپہ وہ اہلِ نار

جو ہین مُنکرِ نامِ عبد الرسول — کہین کاش دنیا مین تھے ہم جہول

نہ ہرگز کرین ہم کسی پر عذاب — مگر جبکہ بھیجین رسالت مآب
نہ مانے اوسے گر شقی و لئیم — تو اوسپر کرین ہم عذاب الیم
جو ہین اہلِ فترت کے حق مین عیان — احادیث لاریب نزدِ مہان
وہ جملہ معارض اوسے بیگمان — نہو عمل زنہار اوسکا عیان
کہ لابد مقرر یہ ہے در اصول — تعارض مین تاویل نزدِ فحول
یہ تاویل اس جا یہ ہے بالیقین — ہوئے متفق اسپہ کبرائے دین
کہ لفظِ ابی جو کہ مسطور ہے — وہ حماد و مسلم سے مذکور ہے
کرین اوسکو اثبات گر منکرین — تو یہ اوسکا لابد جوابِ مبین
کہ بیشک ابی سے چچا ہے مراد — چچا ہے پدر نزدِ اہلِ سداد
عرب کی یہی عرف ہے لاکلام — چچا کو کہین اب ہمہ خاص و عام
لہذا یہ فرمان خیر الانام — کہ ردوا علیّ ابی اے فہام
جو عباس ہے میرا چچا نامور — وہ شفقت مین لاریب مثلِ پدر
بلاؤ اوسے پاس میرے ضرور — کہ ہو دید اوکی سے مجکو سرور
اسیطور ہو اوس ابی سے مراد — ابوطالبِ عم اے خوش نہاد
مربی کو لابد کہین وہ ابی — کہ اعراب اس عرف پر ہین سبھی
کیا پرورش آپکو بیگمان — ابوطالبِ عم باشوقِ جان
ابی لفظ بر جائے عمی عیان — کہ ہو اسسے مغموم از صابران
کہ لاریب سائل پریشان جنان — زحالِ پدر رہے وہ مغموم جان
سنے جب ابی ہم اباک جواب — تو ہو مطمئن قلب اوسکا شتاب

والحديث الصحيح اذا عارضته ادلة اخرى وجب تاويله وتقديم تلك الادلة عليه كما هو مقرر فى الاصول وتاويل ذلك اللفظ الوارد عن حماد ان ابى واباك فى النار انه اراد بابيه عمه ابا طالب لان العرب تسمى العم ابا ولانه رباه صلى الله عليه وسلم والعرب تسمى المربى ابا ايضا ومع هذا ان ذلك الخبر من الاحاد فلا يعارض القاطع وهو نص وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا وقال فى اسرار التنزيل قال عليه عليه الصلوة والسلام ردوا علىّ ابى واراد به عمه سيدنا عباس رضى الله عنه فكذلك المراد بابيه المذكور فى حديث حماد وغيره على فرض التسليم

حدیثِ سوم کا سنو اب جواب — کہ ہو دفع جس سے سبھی ارتیاب
کہ دو شخص آئے تھے پیشِ رسول — نہ تھے اہلِ الباب و اہلِ عقول
کیا اِسطرح سے اُنہوں نے سوال — کہاں ماں ہماری کہو اُسکا حال
وہ مہمان پرور بصد اہتمام — وہ احسان و شفقت سے تھیں نیکنام
ہوا تب یہ فرمانِ خیر الانام — کہ ہے نار میں اونکا لابد مقام
سُنا جب اُنہوں نے جوابِ رسول — تو محزون و مغموم باصد ملول
اُٹھے وہ روانہ ہوئے مضطرب — تو اونکو کیا آپنے پھر طلب
ہوا تب یہ فرمانِ خیر الوریٰ — کہ اُمّی وہ ہے مَعَ اُمِّکُمَا
رزینِ عقیلی سے مروی ہے جو — تو بھی لفظِ مَعَ اُسمیں ای نیک خو
سنو ای عزیز و بگوشِ قبول — کہ ہو تم سے راضی خدا کا رسول
کہ دونو حدیثیں وہ از بس نحیف — کہ اِسناد اونکی نہایت ضعیف
نہ مقصود اُسسے یہ ہے زینہار — کہ لاریب اُمّی ز اصحابِ نار

و الّا نہوتے از ان منکرین		تو امروز ہوتے بسے فائزین

نذیری کو اوس وقت ہو یہ ندا
کہ اے خیر دین بندۂ مصطفا

بیا پیش مولا بصد شوق جان
قدم پر جبین رکھ جبین پر جنان

تو پُر عیب لاریب مغفور ہے
کہ عبد حبیبی تو مشہور ہے

جو رنجور اونکا وہ مسرور ہے
نہ تو دید او نکی سے مہجور ہے

یہی تیرے مولا کا دستور ہے
کہ عاصی پہ ارحم وہ موفور ہے

اگرچہ تو دنیا مین آبق مدام
ولے بندۂ ذات خیر الانام

ربوبیت رب سے مغرور تھا
تو در بحر امید مغمور تھا

غضب پر جو رحمت ہوئی پیش دست
تو استے ہوا تھا جنان تو مست

جو ہے تیرا لا تقنطوا اعتقاد
تو ہو شادمان از حصول مراد

مئے دید سے دل کا لبریز جام
تو بر خدمت خویش قائم مدام

رضائے محمد جو موصول ہو
تو یہ عبد اونکا نہ معزول ہے

کریمون کا لابد یہ معمول ہے
کہ منسوب مقبول مقبول ہے

خیوری تو منسوب مقبول ہے
کہ باذکر احمد تو مشغول ہے

ہوا ہے جو مذکور بالا نگار		یہ اسناد اوسکی علی الاختصار

قال فی الفوائد البارزة والتحبیر وشرح المواہب اللدنیۃ بہذا التسطیر لو فرض اتفاق الروا[ۃ]
علی لفظ مسلم کان معارضا بالادلۃ القرانیۃ والادلۃ الواردۃ فی اھل الفترۃ

تو حاصل ہوا اِسّے یہ ای فتا	کہ ناری نہین مادرِ مصطفےٰ
وہ تھین آمنہ مومنہ بیگمان	وہ بر دینِ توحید اہلِ جنان
وے جملہ تفصیلِ بعث و نشور	شریعت کی سائر جو ہین وہ اُمور
نہ اونپر وہ ظاہر مین تھی آشکار	کہ بعثِ نبی پر اُنون کا مدار
لہذا وہ اُمّ شفیع الورا	نہ زندہ کیا اونکو جلدی خدا
کہ ہو جب مکمّل وہ دینِ رسول	مکمّل وہ ہو با فروع اصول
تو اُسوقت زندہ وہ ہون لاکلام	تو پھر لا وین ایمان بصد احترام
یہان تک کہ زندہ ہوئے بالیقین	با آوانِ تکمیلِ دینِ متین
یہ بر جائے خود ہی مفصّل بیان	وے مختصر ہے یہانپر عیان

قال فی التحبیر والفوائد البارزۃ وغیرھما کشرح المواھب والشفا واما حدیث امّی مع امکما علی ضعف اسنادہ فلا یلزم منہ کونھا فی النار لانہ صلی اللہ علیہ وسلم اراد بالمعیّۃ کونھا معھما فی دار البرزخ وعبر بہ تودیّۃ وایھاما تطییبا لقلوبھما وایضا اراد صلی اللہ علیہ وسلم بتلک المعیۃ من الاسرار التی لا یمکن الا دراک الا لاھلھا فالحاصل انھا رضی اللہ عنھا کانت موحدۃ ولکن لم تبلغھا تفصیل شان البعث والنشور فی ھذہ الدار فاحیاھا اللہ کرامۃ لہ صلی اللہ علیہ وسلم فآمنت بہ بجمیع ما فی ھذہ الشریعۃ ولذا تاخر احیاؤھا الی حجۃ الوداع حتی تمت الشریعۃ ونزل الیوم اکملت لکم دینکم فاحییت وآمنت بجمیع ما انزل علیہ صلی اللہ علیہ وسلم

سنو شبہ چارم کا اب تم جواب
جوابِ خیوری جو ہی پُر صواب

معاذ اللہ ہرگز نہ ہے یہ مراد
نہ معنی یہ ہے نزد اہل سداد

کہ مقصود اوسّے یہی آشکار
ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار

کہ ہی برزخی یہ معیت ضرور
نہ ناری معیت یہ ای ذیشعور

کہ مشہور جسطور بینَ الانام
کسی سے کرے پسر حاکم کلام

اَبی مَعَ اَبنیک وہ ہمرہ مدام
فلان شہر مین ہین وہ دونو کرام

تو اسکا نہ معنی یہ ای ذیشعور
کہ رتبے مین ہر دو مساوی ضرور

نہین بلکہ اسّے یہ لابد مراد
کہ یک شہر مین ہین وہ بالاعتماد

وہ پدر رعیت بہ پیش فہام
اوسی جائی مین اسکا جو ہی مقام

وہ حاکم کا والد جو ہے نامدار
وہ ہے اپنے رتبے پہ باصد وقار

ولے ہر دو یک شہر مین بیگمان
معیت یہ شہریہ نزد جہان

اسیطور فرمان خیر الورا
کہ اُمّی مَعَ اُمّک اے فتا

وہ ہین دونو برزخ مین بے امترا
یہ توریہ ہے نزد اہل صفا

کہ ہون مطمئن قلب وہ سائلان
کہ توریہ سمجھین نہ اعرابیان

رزین عقیلی سے خیر الانام
کیا بہر تسکین ایسا کلام

اَمَا تَرضٰی اَن تَکُونَ اُمُّکَ مَعَ اُمّی

نہین اسپہ راضی تو ای نیکدان
کہ اُمّک مَعَ اُمّی در یک جہان

تو ہو اوسپہ صابر نکر ضطرار
قضائے الہی پہ ہو باقرار

وہ توریہ ایہام ہے لاکلام
تو مقصود اسّے یہ نزد فہام

کہ محزون خاطر نہو بے قرار
وہ کچھ بھی صبوری کرے اختیار

بنی اسرائیل ثم فی شرح قبائحہم فی ادیانہم واعمالہم وختم ھذا الفصل بما بدأ بہ

وھو قولہ یَا بَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اذْکُرُوْا نِعْمَتِیَ الَّتِیْٓ اَنْعَمْتُ عَلَیْکُمْ وَاَنِّیْ فَضَّلْتُکُمْ عَلَی الْعٰلَمِیْنَ

الی قولہ و لا ھم ینصرون شرع ھھنا فی بیان قصۃ سیدنا ابراھیم علیہ السلام

فقال وَاِذِ ابْتَلٰٓی اِبْرٰھِیْمَ رَبُّہٗ بِکَلِمٰتٍ انتہی قال فی الفوائد البارزۃ والتحبیر

وشرح المواھب الدنیۃ بھذا التسطیر ان الایات من قبل الایۃ المذکورۃ ومابعدھا

کلھا فی اھل الکتاب من قولہ تعالی یا بنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم

المتلوۃ بقولہ واذ ابتلی ابراھیم و لھذا اختتمت القصۃ بمثل ما صدرت وکرر

نداء یا بنی اسرائیل ایذانا بالختم لطولھا حین تقررت فدل ان المراد باصحاب

الجحیم کفار اھل الکتاب الجاحدون عن الانابۃ والمناب و یوکد ذلک ان السورۃ

مدنیۃ خوطب فیھا من بنی اسرائیل الذریۃ واکثر ما خوطب فیھا الیھود الناقصون

مافی التوراۃ من العھود انتھی ھذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

دوم یہ کہ صیغہ نہی زینہار
نہ مقبول ہے نزدِ جملہ کبار

کہ یہ قرأتِ شاذ متروک ہی
نہ کملا کا ہرگز یہ مسلوک ہے

نہ جمہور کا اسپہ سے اتفاق
نہ ہرگز پڑہین اسکو اہلِ مذاق

عرب مین عجم مین نہ مشہور ہے
نہ قرآن مین ہرگز وہ مسطور ہے

وہ ہی امر فرضی بحسب عقول
اگرچہ وہ مردود نزدِ فحول

نہ اسکے مددگار ہین ماہرین
کسی کے مطابق نہ وہ ای امین

جو وہ ابنِ عبّاس ہین پیشوا
وہ سلطانِ تفسیر بیچون چرا

کہ وہ حبرِ اُمّت نہ اسمین خطا
جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ جفا

کہ ہی بعض منکر کا ایسا غرور | کہ اوسکا تمسّک یہ آیت ضرور

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ ۵

کہ مذکورہ آیت کا لابد نزول | بشانِ ہمانِ والدانِ رسول
تو لاریب یہ افترا ہے ضرور | سراسر یہ بطلان و بہتان و زور
سیکے طور بُطلان یہ آشکار | یہ اَظْہَرُ مِنَ الشَّمْس نزدِ کبار
کہ ماقبل و مابعد اوسکا تمام | بشانِ یہودان وہی لا کلام
لہذا وہ سب حالِ اہلِ کتاب | ہوا ابتدا انتہا یک مآب
مکرّر ہوئی اوسمین لابد ندا | مُنادی وہی ایک بے امترا
وہ قصّۂ یہودان طویلُ البیان | ندا ہے خَتم کا عَلم بیگمان
شفیع الورا پر جو تھے حاسدین | مَعاجیز و آیات کے منکرین
وہ سب وسمین داخل ہوئے فہیم | کہ تھے وہ سزاوارِ نارِ جحیم
یہ مَدَنیّہ سورت نہ اِسمین کلام | کہ اِسمین مخاطب یہودی مدام
وہ منکر انابت کے تھے آشکار | وہی ناقصِ عہد لیل و نہار
تو ثابت ہوا نزد اہلِ سداد | کہ اُسمین نہ وہ والدان ہی مُراد
جلالِ سیوطی وہ ابنِ نقیب | مُحَدِّث مُفَسِّر مُحَقِّق لَبیب
وہ رازی جو لاریب ہین رازدان | وہ زرقانی و تلمسانی مہان
وہ بَدرِ سعود و وہ دیگر عظام | اِسی پر ہوئے مُتّفق لا کلام
کہ ہی وہ یہودونکی حق مین ضرور | جو منکر کہے وہ بلاریب زور

قال فی مفاتیح الغیب اعلم انہ سبحانہ وتعالی لمّا استقصی فی شرح وجوہ نعمہ علی

مفصّل سُنے گر کوئی وہ عذاب — تو ہو مُردہ سامع نہ مانگو وہ آب

کہ ہی لفظِ اَینَ اَبِی سے سوال — سوالِ مکان اُسّے بِقیل وَقال

نہ پوچھو کبھی کچھہ ازین جائے شَین — کہ کس جائے پر میری ہین والدین

کہ اُسجائی کا ہی جو اصلی بیان — وہ دنیا مین ہرگز نہووی عیان

یہ لاریب مشہور بے ارتیاب — عذابِ خدا کا بیان ہی عذاب

خصوصًا جو ہین بندگانِ عظام — وہ لرزان ہمیشہ زرَبّ الانام

وہ قُربِ الٰہی مین سرشار ہین — نہ اِس یاد کے وہ سزاوار ہین

کہ ہی وصل مین ذکرِ ہجران جفا — جفا واصلون پر نہ ہرگز روا

مُنغّص نہوا اونکا عیش وصال — نہ اُس عیش مین طَیش کا ہو خیال

چہ جائیکہ وہ رحمتِ عالمین — وہ ہین لِی مَعَ اللہ سے دائم قرین

کہ اونکی طبیعت نہایت لطیف — نہ ہرگز کوئی چیز اُنین کثیف

وہ نورِ مُجسّم وہ حُبّ قدیم — زسَر تا بپائے وہ خُلقِ عظیم

تو ہرگز نہ اُنسے کرو یہ سوال — کہ ہو اِس بیانسے اُنہین بس ملال

یہ مضمون تحبیر مین آشکار — بھی دیگر تفاسیر مین ہی نگار

مفاتیح مین بھی یہ مذکور ہے — و لے مختصر اُسّے مسطور ہے

قال فی التحبیر و مضمونہ فی التفسیر الکبیر و غیرھا من زبر النحاریر واما قولہ تعالٰی وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ فالجمھور علی المضارع المنفی وعلیہ قرأۃ جماھیر الصحابۃ رضی اللہ عنہم و یؤیدذلک قراۃ اُبی رضی اللہ عنہ وَمَا تُسْئَلُ و قراۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما وَلَنْ تُسْئَلَ والقرأۃ علی صیغۃ النہی متروکۃ العمل

کہ ہی اُنکے حق مین دعائے رسول ہوئی وہ جنابِ الہ مین قبول
کہ عَلِّمْہُ تاویل اے کردگار وَفَقِّہْہُ فِی الدِّین لیل و نہار
وہ لَنْ تُسْئَلْ پڑہتے ای مومنین نہی کے مخالف یہ ہی بایقین
وَمَا تُسْئَلُ پڑہتے ہین بیگمان اُبَیِّ شہِ قاریانِ جہان
نہی کے مخالف یہ ہی بالضّرور مخالف ہوئے اسکے اہلِ شعور
لہذا نہ قرآئین اِسکا نشان وہ منفی مضارع پڑہین سب جہان
مطابق اِسی کے تفاسیر مین وہ معنے ہوا ہی جو تحریر مین

اِسیطور دیکھا خیوری بیان
بہ پنجاہ تفسیر باچشم جان

کیا ہمنے تسلیم اے منکرین نہی کا وہ صیغہ یہان بالیقین
تو اسپر یہ فرمانِ جملہ مہان محقّق مدقّق جو ہین نیکدان
کہ ہی اس نہی سے یہ غرض سلیم کہ عظمت مین ازبس عذابِ جحیم
وہ شدّت حرارت مین ازبس فخیم وہ حِدّت شرارتمین ازبس عظیم
کہ سائل کو طاقت نہین زینہار سُنے کسطرح شور از غیظِ نار
نہ سامع کو زنہار جائے قرار نہو اوسکو زنہار پائے فرار
وہ اِضجار سے ہووی پُر اضطرار وہان قہر قہّار کا جملہ کار
وہان وصف جبّار کا آشکار تکادُ تمیّزُ مِنَ الْغَیْظ نار
نہ ہی وصفِ غفّار اُسجا عیان نہ ہی وصفِ ستّار کا وہ مکان
بھلا کسکو طاقت کہ اُسکا بیان سُنے یا کرے بندہ از بندگان

جو ہی کفر بھی شرک مین بس شدید / وہ علماً یقیناً ہوا ہے عنید
کیا اونسے انکار آیات سے / وہ عمداً کتابِ سماوات سے
و یا اونسے تحریف کی دِکتاب / کیا اونسے تکذیبِ یوم الحساب
و یا ہو کوئی منکرِ مصطفا / کرے نعت اونکی مین چون وچرا
وہ تعظیم اونکی سے ہو پُر ملال / وہ تفخیم اونکی مین ہو بد مقال
جہان اُنکے اوصاف کا ہو بیان / کرین اونکا اعزاز خورد و کلان
تو وہ اُسکے ہو سوختہ چون کباب / وہ نارِ حسد مین جلے بیحساب
وہابی یہودی کے مانند جو / جلے نعتِ احمد سے وہ زشت خو
جو ہی فعلِ تعظیمِ خیر الانام / کہے شرک و بدعت اوسے وہ مدام
وہ اوصافِ حسنین سے ہو ملول / وہ ہی منکرِ دردِ لختِ بتول
جو ذکرِ شہادت سُنے وہ لئیم / تو ہو گرم اوسکے چو نارِ جحیم
تَکَادُ تَمَیَّزُ مِنَ الْغَیْظِ ہو / کہ نارِ حسد مین جلے زشت خو
تو اُن سبکا ماوائے نارِ جحیم / ششم طبقہ ہی وہ عذابِ الیم
تو اِس قولِ ایزد سے لابد مراد / وہابی یہودی بصد اعتماد

وَلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحَابِ الْجَحِیْمِ

نہ ہی اہلِ فترت کے لائق جحیم / کہ / نہ اُن پاس آیا رسولِ کریم
نہ زنہار اونین کتابِ خدا / خطابِ خدا سے نہ اونکو عطا
نہ اونسے مُحرَّف خطابِ خدا / نہ وصفِ نبی مین کیا امترا
نہ انکارِ تعظیمِ خیر الانام / ہوا اونسے زنہار نزدِ فہام

لا یساعدہا نظم القرآن المجید و علی طبق التسلیم یکون معنی ھذا النہی فخامۃ
العذاب الالیم للکفار فی طبقۃ الجحیم کما اذا سالت عن انسان واقع فی بلیۃ عظیمۃ
فیقال لک لا تسئل عنہ و وجہ الفخامہ ان السائل لا یقدر علی استماع خبرہ
لایحاشہ السامع و اضجارہ من سماعۃ قہر القہار و غضب الجبار و المسئول عنہ عاجز
ان یجری علی لسانہ مالیس فیہ من اثار الرحمۃ القدیۃ خصوصًا اذا کان المسئول
من المقربین فی حضرۃ ارحم الراحمین فکیف من ھو رحمۃ للعالمین فلا تسئلہ
ولا تکلفہ وحمل النہی علی لسوال عن حال ابویہ صلی اللہ علیہ وسلم موجب اللعن
والسلیعاء اللہم احفظنا من ذلک الابتلاء و زوال الایمان بقلۃ الحیاء انتہی قال
فی الارشاد وحملہ علی نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن السوال عن حال ابویہ
مما لا یساعدہ النظم الکریم ھذا ملخص ما فی نجم المہتدین لرجم الشیاطین

سنو مُنصفی سے ہو منکرین
کہ مثلِ یہودی ہو جاحدین
دلیلِ سُوم یہ بلا امترا
ہوئے متّفق اسپہ اہلِ نُہیٰ
کہ مبنیٰ و معنائے لفظِ جحیم
ہویدا یہ ہے اُسّتے نزدِ فہیم
کہ ہو اُسّتے نارِ عظیمہ مُراد
الیمہ شدیدہ وہ بئس المہاد
یہ آثارِ مرویّہ سے ہی عیان
کیا ابنِ ابی حاتمّے یہ بیان
کیا ابنِ منذر بیانِ منیر
روایت کیا اوسکو ابن جریر
کہ اَطباقِ سبعہ زنارِ عذاب
جہنّم دُوم لظّیٰ بے ارتیاب
وہ حطمہ سعیر و وہ پنجم سقر
جحیم و دگر ہاویہ پُر شرر
جو ہین دوزخی اہلِ نارِ جحیم
ابوجہل بھی مثل اوسکے رجیم

کہ ہے اونکے اقرار مین قیل و قال		اگرچہ وہ تصدیق مین باکمال

شیخ عبد الحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت وفات حضرت ابوطالب بر سر وی رفتہ دعوت کردند واقع نشد از وی اجابت ونیز علمائی احادیث می آرند کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سر خود را نزد او بردند وشنیدند از وی کلمۂ شہادت وبحضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم چنین رسانیدند کہ اسلم عمک یا رسول اللہ پس خوشحال شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ؎

تو ایسین جو ہی سرّ پروردگار
وہ نجم المبین یین ہوا آشکار
وہ خویشی وشفقت جو عمین مین
تو ضائع نہ ہرگز وہ دارین مین
تو جو شفقت وقربت والدین
وہ اظہر من الشمس ای نور عین
پسر اونکے نزدیک ای باتمیز
ز مال ومنال وز جان ہی عزیز
کہ اولاد اکبار ہین بالیقین
یہی قول ہے سید المرسلین
وہ بزار وبلقینیؒ ذی شعور
ز ابن عمر ہین وہ راوی ضرور
کہ اسطور فرمان خیر الوریٰ
درود خدا اونپہ صبح ومسا
کہ جسبن دم سے ہووے دمی کا وصال
تو اوسّے نہو نار کا اتصال
نہ اوسّے رکھے تار زنہار کار
کہ نار جہنم کو اوسّے فرار
کرو غور کچہہ دل مین لے منصفین
نہو منکران شہ مرسلین
کہ شفقت قرابت سے جب اہل نار
ہوا اہل تخفیف نزد کبار
تو کب والدین رسول کریم
ششم طبقہ مین اہل نار جحیم
ہلا اونکے خونین وہ خون نبی
رگ وریشہ مخلوط لابد سبھی

ہوئے اہلِ فترت سے جو مشرکین
وہ اوس جا مین ہرگز نہون داخلین

کہ وہ شدّتِ نار غایت الیم
سزاوار اوسکے جو غایت رجیم

چہ جائیکہ وہ والدینِ رسول
مُوَحِّد جو لاریب نزدِ فحول

نہ زنہار کرتے کبھی سر کو خم
بطورِ عبادات پیشِ صنم

معاذ اللہ کیونکر وہ اہلِ جحیم
کہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ نعیم

تولّد ہوئے جب شہِ مرسلان
تو اوسسے ہوا بولہب شادمان

کنیزک ثُوَیبَہ نے اے فہام
سنایا اوسے مژدہ با احترام

کہ پیدا ہوئے شافعُ المذنبین
حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

تو آزاد اوسکو کیا بارضا
اشارت سبابہ سے با صدادا

اگرچہ وہ مذموم اس شامین
کہ تبّت یدا ذمّ قرآن مین

تو اسپر وہ لیلِ دوشنبہ مدام
ہمیشہ مسرّت مین ہے لاکلام

سبابہ سے لابد وہ ہے بہرہ ور
پہ جو پستانِ مادر برائے پسر

عذابِ خدا اوسسے لاریب دور
اوسی شب مین بیشک وہ ہی باسرور

کہ اوس شب مین اوسکو ہوا تھا سرور
ز پیدائشِ مصطفا بالضرور

تو اِسقدر اوسکی خوشی پہ خدا
مرتب کیا خوب خیر الجزا

نہ ضایع کیا اوسکو پروردگار
اگرچہ وہ مذموم ہے آشکار

ابوطالبِ عمِّ خیر الورا
حبیبی پہ تھے جان و دلسے فدا

جو ہی قرب اونکا بشاہِ شہان
وہ احسان و شفقت بشوقِ جنان

تو اوسکو نہ ضایع کیا کردگار
کیا لفظِ اہون کو اون پہ نثار

رہا ایک باقی یہ قولِ نکیر
کہ در بعضِ تفسیر مذکور ہے
تو کیونکر نہ اوسکو کرین ہم قبول
سنو ای عزیزو کہ اہلِ اصول
کہ علمِ احادیث مین یہ رقیم
ہوا حکم اوسکا بہ پیشِ فحول
جو مرفوع ہی متّصل در نقول
جو مقطوع و معلول ہی وہ ضعیف
جو مذکور در شبہ شانِ نزول
تو اسنا د اوسکی نہین مُتّصِل
خلافِ احادیث و قرآن سے
نہ ہین مُعترف اِسکی ہرگز لبیب
یہ نجم المبین مین مفصّل نگار

کرین شبہ اِسطور جو ہین ضریر
وہ شانِ نزولی جو مسطور ہے
کہو کیا وہ ہی زورِ شانِ نزول
ہوئے مُتّفق اور اہلِ وصول
کہ شانِ نزولِ کلامِ قدیم
جو لاریب حکمِ حدیثِ رسول
تو نزدیکِ علما وہ لابد قبول
تو لاریب مردود نزدِ حصیف
تمسّک جو ہی منکرانِ جہول
وہ ہی زور پیشِ ہمہ اہلِ دل
وہ بیہودہ ازبسکہ بہتان ہے
مُحدِّث مُفسِّر محقّق اریب
وسے اُسکے مجمل یہاں آشکار

قال الحافظ جلال الدین قدس اللہ سرہ المبین فی الفوائد البارزۃ والکامنۃ ودُرّۃ التنزیل والتحبیر وغیرھا من نز بر النحاریر واما احتجاج المنکر فی ھذا المقام الفخیم بانہ نزل فیھا ولا تسئل عن اصحاب الجحیم فنقول قد تقرر فی علوم الحدیث ان سبب النزول حکمہ حکم الحدیث المرفوع المتصل اسنادہ لاضعیف ولامقطوع وھذا السبب لا یعرف لہ فی الدنیا اسناد صحیح متصل بذکرہ والمنکر یعرف ذلک و یعترف بہ اذا عرض علیہ ولا ینکرہ ھذا ملخص ما فی نجم المبین

تو کیونکر نہ او نپر کرے وہ قدیم	محرّم او سے جو وہ نارِ جحیم

قال فی الفوائد البازرۃ وشرح المواہب والتحبیر وغیرہا من نز بر النجار اخرج ابن
ابی حاتم عن ابی مالک رض فی قولہ تعالیٰ اصحاب الجحیم ای اصحاب ما اعظم من النار
والعذاب الالیم قال فی الصراح جحم وجحیم ہر آتش بزرگ کہ در مغاکی فروختہ باشد
من قولہ تعالیٰ وَابْنُوا لَہٗ بُنْیَانًا فَاَلْقُوْہُ فِی الْجَحِیْمِ ویکے از نامہائے دوزخ انتہی واخرج
ابن جریر وابن المنذر عن ابن جریج رض فی قولہ تعالیٰ وَلَہَا سَبْعَۃُ اَبْوَابٍ قال اولہا
جھنم ثم لظی ثم الحطمۃ ثم السعیر ثم السقر ثم الجحیم ثم الھاویۃ قال والجحیم فیہا ابوجہل والذی
بھذہ المنزلۃ من عظم کفرہ واشد وزرہ وعاند عن علم ویقین وبدل ماعندہ من آیات
الکتاب وجحد ما یعلمہ من رب الارباب وحرف ما فی التوریۃ من حسن الصفات لسید
الکائنات وکذب رسول اللہ فی الرسالۃ باستیلاء الضلالۃ وھو مامور فی کتابہ باتباعہ
وتصدیقہ وطاعتہ بتوثیقہ وھذا عند اولی الخبرۃ لا یلیق باھل الفترۃ اذ لا علم
عندھم ولا کتاب ولا تبدیل شیء من الخطاب ولا حسد ولا عناد فی حق شفیع العباد
صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم فکیف یکون عند الفہم اھل الفترۃ
اصحاب الجحیم خصوصاً من ھو لہ من حبیب اللہ الجلیل سبیل جمیل وقرب اصیل
یؤتی الہ بیل وقد ثبت من التخفیف فی حق ابی لھب وابی طالب لما حاز بہ من البر
والقرابۃ فما ظنک بوالدیہ اللذین ھما اشد قرباً واکد حباً واقصر عمراً وابسط عذراً
فمعاذ اللہ ان یکونا فی طبقۃ الجحیم وان یشتد علیہما العذاب العظیم ھذا ھو الذی
یفھمہ اھل الذوق السلیم لا من ھو من اصحاب الرجیم وقد مر حدیث نبینا
وشفیعنا المختار من مس دمہ دمی فلن تصیبہ النار ۵

وانذار الکافرین کان یذکر عقوبات الکفار فقام رجل فقال یا رسول اللہ این والدی
فقال فی النار فحزن الرجل فقال علیہ الصلوۃ والسلام ان والدیک ووالدی ووالدی
ابراہیم علیہ السلام فی النار فنزل قولہ تعالیٰ ولا تسئل عن اصحاب الجحیم فلم یسألوہ بعد ذلک انتہی

کہ ہی بعض قرأت مین اسطور پر — جو ہی شاذ و متروک اے ذی ہنر
کہ ہی یہ نہی بہر خیر الانام — علیہ صلوٰۃ خدا او سلام
کہ حق سے نہ کر تو کبھی یہ سوال — کہ مان باپ میرے علی ای حال
کہ اسطور فرمان شاہ شہان — کہ یا لیت شعری نہ مجہپر عیان
کہ مان باپ میرے جو تھے نامدار — تو کیا حال انکا نہین آشکار
تو نازل کیا حق نے قول قدیم — نکر تو سوالے زاہل جحیم
جو تیسیر مین اسکا شان نزول — وہ اسطور مذکور اے ذی عقول
کہ مامور حق سے ہوئے جب رسول — بہ تبشیر و انذار جملہ جہول
تو یکروز مشغول تھے اے فہام — بذکر عقوبات اہل اثام
تو اک شخص نے تب کیا یہ سوال — کہان میرے مان باپ کیا انکا حال
تو اسکو دیا آپنے یہ جواب — کہ وہ نار مین ہین بلا ارتیاب
تو غمگین ہوا وہ بصد اضطرار — تو پھر آپ نے یہ کیا آشکار
کہ تیرے او میرے جو ہین والدان — خلیل خدا کے جو ہین باپ و مان
یہ سب نار مین ہین نکر اضطرار — نہو اسّے غمگین تو کر اصطبار
تو نازل کیا حق نے قول قدیم — کہ پوچھین نہ تجسے زاہل جحیم
تو معلوم اسّے ہوا اے فہیم — معاذ اللہ وہ والدان از جحیم

لرجم الشیاطین واللہ یهدی به المتقین ٥

سنو ای عزیزو وہ شانِ نزول | جو ہی منکرین کا وہ اصلِ اصول
وہ منصف کی نزدیک مجہول ہی | نہ ہرگز وہ مقبول و معمول ہی
سراسر وہ معزول و مقطوع ہی | نہ زنہار موصول و مرفوع ہی
ہنو اُسّے اِثبات یہ اے فہیم | معاذ اللہ دو وہ والدان از جحیم
جو ہو اُسّے ممکن یہ اِثباتِ نار | تو کیونکر نہ ثابت یہ نزدِ کبار
احادیث مرفوعہ سے بیگمان | ہوئے متفق جنپہ جملہ مہان
مددگار اونکا وہ قرآن ہے | صریحًا یہی اوسمین تبیان ہی
کہ وہ والدینِ شفیعُ الورا | ہمیشہ مُسلمان بلا چون چرا
نہ تھے کفر بھی شرک پر زینہار | وہ بر دینِ توحیدِ پروردگار
وہ اہلِ جنان اور اہلِ جنان | چنانین وہ سردارِ اہلِ جنان
مطابق عقائد کے یہ لاکلام | یہی لائقِ شانِ خیرُ الانام
جو ہی اِسکا منکر وہ اہلِ جحیم | وہ مغبون ملعون بیشک رجیم
جو تیسیر مین ہی وہ شانِ نزول | جو انوارِ تنزیل مین ای فحول
تو ہی منکرین کی وہ لا بد دلیل | اوسی سی وہ منکر ہوئے ہین ذلیل

قال المنکر وَلَا تَسْأَلْ بفتح التاء وجزم اللام علی انه نهی لرسول الله صلی الله علیه وسلم عن السوال عن حال ابویه علی ما روی انه علیه الصلوة والسلام قال لیت شعری ما فعل ابوای ای ما فعل بهما والی ایّ حال انتهی امرهما فنزلت وقال صاحب التیسیر لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بتبشیر المومنین

بحیث لا یشارکہ فیہ غیرہ ولھذا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام علمت ماکان وما سیکون لانہ شاھد الکل وما غاب لحظۃ وشاھد خلق ادم علیہ السلام ولاجلہ قال سیدالانام کنت نبیا وآدم بین الماء والطین ای کنت مخلوقا وعالما بانی نبی وادم علیہ السلام بین ان یخلق لہ جسد وروح ولم یخلق بعد واحد منھما فشاھد خلقہ وماجری علیہ من الاکرام والاخراج من الجنۃ وما تاب اللہ علیہ الی اخر ما جری علیہ وشاھد خلق ابلیس وما جری علیہ من امتناع السجود لآدم علیہ السلام والطرد واللعن بعد طول عبادتہ وفور علمہ بمخالفۃ امر واحد فحصل لہ علیہ الصلوٰۃ والسّلام بکل حادث جری علی الانبیاء والرسل علیہم السلام والامم علوم وفھوم ثم انزل روحہ فی قالبہ لیزادلہ نور علی نور فوجود کل موجود من وجودہ وعلوم کل نبی وولی من علومہ حتی صحف سیدنا آدم وابراھیم وتوراۃ سیدنا موسی وغیرھم علیہم الصلوٰۃ والسلام من اھل الکتب الالھیۃ وتفصیل ھذا التبیین فی کتابی نجم المبین

واللہ یھدی بہ المتقین

که اِسطور فرمانِ ربُّ السّما
حبیبِ خداکو عَلَیہِ الثّنا

کہ تحقیق ہمنے بعزّ و قبول
کیا تجکو لاریب یکتا رسول

تو قُربِ الٰہی سے مرسول ہے
ہمیشہ خدا سے تو موصول ہے

سوئے خلق ہے تو نعیم مقیم
تو مُہدَاۃ رحمت بخُلقِ عظیم

توہے شاہدِ خلق بے امترا
تو مشہود و محمودِ ربُّ الوریٰ

سنو اب ضروری سے اسکا جواب
جو دندان شکن ہے بلا ارتیاب

ولیکن سنو تم بگوش جنان
کہ سنتا نہین یہ جو گوش خران

جو قبر وجودی مین دل مردہ وار
وہ لایسمع قول پروردگار

کہ وہ شبہہ بالا جو ہی درنگار
خرافات اوسمین بسے آشکار

کہ اوّل تو ہی اوسمین یہ ادّعا
کہ بے علم تھے وہ حبیب خدا

نہ تھا حال ابوین انپر عیان
کہ یا لیت شعری کیا ہی بیان

تو لاریب یہ اعتقاد جہول
کہ ماہر نہ تھے اپنے پدر بتول

یہی اعتقاد وہابی مدام
اسی سے وہ ناری ہوا ای فہام

قال اللہ تعالی فی کلامہ تبجیلا وّتوقیرا ۔ انّا ارسلناک شاھدا وّمبشرا وّنذیرا

قال الغوث المطہر ابن النقیب النحریر فی تفسیرہ التحبیر علیہ رضوان اللہ الوفیر وغیرہ فی غیرہ من التفاسیر کروح البیان وتفسیر العلامۃ السمان وتفسیر السبع المثانی وبحر الحقائق والمعانی معناہ ان نعلم ونعتقد بانہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام زبدۃ الموجودات وخلاصتہا وھو المحبوب الازلی وما سواہ تبع لہ ولذا ارسلہ اللہ تعالی شاھدا فانہ لما کان اول مخلوق خلقہ اللہ تعالی کان شاھدا بوحدانیۃ الحق وربوبیتہ وشاھدا بما اخرج من العدم الی الوجود من الارواح والنفوس والاجرام والارکان والاجسام والمعادن والنباتات والحیوانات والاملاک والجان والشیطان وغیر ذلک سائر الخلائق لئلا یشذ عنہ ما یمکن للحبیب درکہ من اسرار افعالہ تعالی وعجائب صنعہ وغرائب قدرتہ

ملک جن و شیطان و سائر انام ‏— معادن نباتات جو ہین تمام

کیا انکو جب خلق ربّ العلا ‏— تو او سوقت حاضر شفیع الورا

یہ تھے اسلئے ناظرِ کائنات ‏— یہ تھے حاضرِ وقتِ خلقِ ذوات

کہ باہر نہوا اونکے ادراک سے ‏— ہمہ خلقِ ارضی و افلاک سے

جو پیدا کیا حق نے اونکے سوا ‏— وہ سب اُنکے ادراک مین ہو سدا

جو افعالِ ایزد مین اسرار ہین ‏— جو خلقِ خدا مین وہ انوار ہین

عجائب جو در قدرتِ کردگار ‏— غرائب جو ہین اسکے در نور و نار

تو ہون اُنسے ماہر وہ بے اشتباہ ‏— رہے انپہ لاریب اونکی نگاہ

نہووے کوئی اونکا اسمین شریک ‏— وہ ہون اسمین لاریب یکتا ملیک

ز شرکت منزّہ درین امرِ تام ‏— خدا بعد اونکا یہ عالی مقام

لہذا یہ فرمانِ خیر الانام ‏— کہ ہون اسّتے ماہر ہمہ [illegible]

علمت ما کان و ما سیکون

کہ جو کچھ ہوا ہے نہان آشکار ‏— عدم سے بہ ہستی ہمہ نور و نار

دگر جو کہ ہوگا عدم سے ظہور ‏— ازین بعد تا وقتِ روزِ نشور

تو ماہر ہین اُسّتے نہ مجھپر نہان ‏— وہ مثلِ کفِ دست مجھپر عیان

کہ تھے ناظرِ جملہ خیر الورا ‏— وہ تھے حاضرِ وقتِ خلقِ خدا

نہ یک لحظہ غائب وہ تھے زینہار ‏— وہ حاضر وہ ناظر بصد اختیار

کیا حق نے پیدا جو آدم صفی ‏— کیا اونسے حوا بلطفِ وفی

تو حاضر ورا نو وقت خیر البشر ‏— کہ یہ پدرِ آدم نہ اسمین خطر

تو لاریب یکتا بشیر و نذیر | تو ہو داعی الی اللہ سراجِ منیر

تو لازم یہ ہر بندگانِ خدا | کہ ہوں معتقد اسپہ بچون چرا

کہ ہیں زبدۃ الخلق خیر الورا | وہ مقصود لابد زخلقِ خدا

سُلالہ زخلقت شفیعُ الاُمم | اِصالہ وہ خلقت ہیں عالی ہمم

وہ اصلِ خلائق یہ جملہ فروع | وہ فرعِ اصیلان یہ ہیں باخشوع

وہ متبوع لاریب یہ تابعین | وہ مسموعِ گفتار یہ سامعین

وہ محبوبِ ازلی و ابدی مدام | وہ مطلوبِ حق سرمدی لاکلام

جو پیدا کیا حق نے اُنکے سوا | وہ سب تابعین جملہ شاہ و گدا

اِسیواسطے اونکو حق نے کیا | رسولِ رُسل شاہدِ ہر سرا

کہ ہیں اوّلِ خلق وہ بالیقین | وہ نورِ خدا رحمتِ عالمین

جو ہی وحدتِ خالقِ کردگار | رَبُوبیّتِ ذاتِ پروردگار

تو ہین اِسکے شاہد وہ اوّل ضرور | خدا بعد لاریب اُنکا ظہور

وہی شاہدِ خلقِ ربُّ الورا | وہی حاضرِ خلقِ رَبّ السما

وہ حاضر وہ ناظر نہ اسمین کلام | کلامِ الٰہی سے ہی یہ مرام

کہ ہین خلقِ اوّل وہ بے امترا | تو کیونکر نہ حاضر وہ ناظر سدا

کہ جو کچھ عدم سے ہوا در وجود | وہ ہین اُسکی ناظر بصد فضل و جود

یہ تھی دیکھتے خلقِ اَرواح کو | یہ تھے دیکھتے خلقِ اَشباحکو

یہ تھی دیکھتے خلقِ اَجرام کو | یہ تھے دیکھتے خلقِ اَجسام کو

یہ تھی دیکھتے خلقِ عرشِ عظیم | یہ تھی دیکھتے خلقِ فرشِ سلیم

ہوا جبکہ وہ شمس مسند نشین
تو دیجور شب تب ہوئی شرمگین

بھی انوار جملہ کواکب نہان
ہوئے اُس سے یکتا وہی بس عیان

وجودِ حبیبی سے جملہ وجود
بھی جودِ حبیبی سے ہی جملہ جود

علومِ ہمہ انبیائے کرام
ز فیضِ علومِ حبیبی مدام

بھی تورات و انجیل و صحف و زبور
ہوا علمِ احمد سے انکا ظہور

خیوری جو ہی قلبِ خیر الورا
وہ ہے کنزِ مخفی علومِ خدا

وہ ہے بحرِ زخار بے انتہا
ازان قطرہ جملہ علومِ ورا

یہ مذکور معنے تفاسیر مین
یہ روح البیان اور تحبیر مین

یہ مضمون بحر الحقائق مین نیز
بھی تفسیرِ سمان مین اے عزیز

تو کیونکر نہ ماہر شفیع الانام
ز احوالِ مادر پدر اے فہام

بنا بر یہ فرمانِ رازی عیان
مفاتیح تفسیر مین بیگمان

کہ یا لیتَ شعری بعید از عقول
نہ مسطور زنہار قولِ رسول

کہ ماہر نہ گر شافع المذنبین
ز احوالِ مادر پدر اے امین

تو کیونکر یہ قولِ نبی آشکار
کہ تیرے و میرے پدر اہلِ نار

اوسی ایک آیت کا شانِ نزول
ہوئی اوسمین دو شان ای ذی عقول

سکے یہ کہ ماہر نہ خیر الورا
دگر یہ کہ ماہر وہ بے امترا

نہ قاضی کا اس باب مین اعتبار
نہ اس راز سے ہے وہ کچھ رازدار

اگرچہ وہ بیضائے عالی مقام
فنونِ لطیفہ سے ہے با مرام

لہذا یہ فرمانِ خیرُ الورٰی را — درودِ خدا اونپہ صبح و مسا

کنتُ خاتم النبیین وان آدم لمنجدل فی طینته رواہ الامام احمد والبیہقی والحاکم
وقال صحیح الاسناد ورواہ ابن حبان فی صحیحہ ایضاً رضی اللہ عنہم

کہ جسوقت مَین خاتم الانبیا — تو آدم ہمانوقت در طین و ما
نہ تہا روح و تن اونکا پیدا ہوا — تو اوسوقت مَین خاتمُ الانبیا
وہ تھے آبِ علمِ الٰہی مین جب — وہ در طینِ معلوم اہلِ ادب
تو اوسوقت حاضر مَین ناظر ضرور — کہ تہا مَین رسولِ رُسل بے فتور
جو آدم پہ گذرا ہمہ عزّ و ناز — بھی اخراج و توبہ وہ گریہ نیاز
عدم سے جو شیطان ہوا در وجود — جو انکار اوسنے ہوا از سجود
جو خلقِ رسولان بھی خلقِ اُمم — بھی اونپر جو گذرا ہمہ رنج و غم
وہ انعام و اکرامِ رُسُلِ کرام — جو حق نے کیا اونپہ با فضلِ تام
تو وہ دیکھتے جملہ بے اشترا — وہ حاضر وہ ناظر بنورِ خدا
تو جملہ عوالم سے ماہر ہوئے — وہ اسرارِ حق اونپہ ظاہر ہوئے
جو اسرارِ تخلیقِ ربّ السما — تو ماہر ہوئے اوسسے خیرُ الورا
نہ کیون سرِّ ایزد سے وہ سرّ دان — کہ ہین سرِّ اسرار کنزِ نہان
وہ ہین جبکہ سرِّ خدائے جہان — تو کب سرِّ خلقت نہ اونپر عیان
کیا سرِّ احمد نے پھر جب نزول — بسرِّ محمد جو اصلِ اصول
تو نورٌ علٰی نور کا تب ظہور — ہوا اس جہانمین بصدہا سرور
کہ احمد محمد کے اسرار سب — ہوئے قلب و قالب مین وہ جمع سب

ہمہ جسم و جان اونکا معمور تھا | وداد محمد سے پُر نور تھا
سزاوار گلزار ودار نعیم | کہ گلزار ہو اُنسے نار جحیم
کوئی گر کہے اونکو اہل جحیم | تولا بر وہ نمرود ابن رجیم
تو دو قرأتین جو کہ مذکور ہین | باکثر تفاسیر مسطور ہین
یکے اوسنے مقبول و معمول ہی | دگر اوسنے متروک و معزول ہی
سُوم قسم ایجاد تیسیر ہے | تو یہ قسم تیسیر تغییر ہے
نہی جو کہ مجہول اوسکی مراد | وہ مجہول ہے نزد اہل سداد
کہ باضم تا اور باجزم لام | یہ معدوم قرأت نہ اہین کلام
سُوم یہ کہ اُم خلیل جلیل | وہ لاریب ہی مومنہ اے خلیل
جلال سیوطی وہ ابن نقیب | وہ اہل کواشی جو از بس لبیب
وہ زرقانی و تلسانی عظام | وہ بلقینی و قرطبیئے فخام
دمشقی جو ناصر وہ از کاملان | ہوا اُنسے راضی خدائے جہان
ہوئے متفق اسپہ جملہ ثقات | کہ اُم براہیم از مومنات
نہ ہی اہین کچھہ اختلاف کرام | تو کیونکر نہووے خطا یہ کلام
کہ فی النار ہین والدین خلیل | جو تیسیر کی نزد منکر و لیسل
یہ فرمان اعلام بالبینات | کہ اُم براہیم از مومنات
تو یہ علم کس طور اونکو نصیب | کہ ماہر نہ اُستے خدا کے حبیب
کہین مومنہ اونکو جملہ کبار | کہین مصطفا اونکو از اہل نار
خدا کا غضب ملحدون پہ مدام | کہ یہ مفتری بر شفیع الانام

ولے اوسپہ یہ باب مسدود ہے — نہ از فیض این در وہ محمود ہے
نہ اس در کا ہرگز ہوا وہ گدا — نہ کی اُسنے اِس در پہ گاہی صدا
تو یہ در نہ اوسپر کھلا زینہار — تو کیونکر کرین اوسپہ ہم اعتبار
جو تفسیر مین اہلِ تیسیر ہے — تو اس باب مین اہلِ تعسیر ہے
مُحدِّث نہ وہ گرچہ از ماہران — وہ تفسیر مین از یکے ناقلان
کہ لاتُسئَلُ نزدِ جملہ مہان — وہ مُنفی مضارع نہ اسمین گمان
عرب مین عجم مین یہ مشہور ہے — یہ قُرآن مین لاریب مسطور ہے
ہوئے متفق اسپہ جملہ عظام — صحابہ سے تا این زمان ای فہام
مُحقِّق مُحدِّث اسی پر مدام — مُدقِّق مُفسِّر کا ہے یہ مرام
یہی سبکے نزدیک مقبول ہے — جو منکر ہوا اِسکا مجہول ہے
دگر فتح تا اور ہے جزمِ لام — یہ ہے شاذ و متروک نزدِ فہام
یہ معروف صیغہ نہی سے اے فہیم — نہو اسکا معنے یہان مستقیم
کہ ناہر نہ تھے رحمتِ عالمین — نہ اَحوالِ مادر پدر سے امین
تو یالیتَ شعری یہ انکا مقال — کیا اونکے اَحوال سے جب سوال
تو فرمانِ ایزد یہ نزدِ لئیم — کہ مت پوچھ اُنسے وہ اہلِ جحیم
معاذ اللہ ہرگز نہ وہ از جحیم — وہ لاریب جنت مین اہلِ نعیم
اگر ذرہ حُبِّ خیر الانام — کسی کے جنا مین کرے وہ قیام
تو وہ نار اُسسے کرے خود فرار — کہ اوسکو نہ پیشِ محبان قرار
تو کیونکر نہون والدینِ حبیب — کہ حُبِّ محمدؐ سے او فرنصیب

جو ہیں ہمہ فروشان خطاب لیل — گئیہ رائیدہ جو از بہر خیل
وہ شبہہ فروشان جو بازی گران — جو ہین شعبدہ باز بازی گنان
تو ماہر نہین وہ ز دُرِّ یتیم — کہ حظّے نہ اونکو ز عقلِ سلیم
بصارت سے اُنکو نہین کچھ نصیب — جہالت سے خود کو وہ سمجھین لبیب
کرین فخرِ تن پروری وہ جسیم — تو کیونکر وہ ماہر زُ دُرِّ یتیم

غیوری محبت رسول کریم
وہ ہے ماہر قدر دُرِّ یتیم

کہ توفیقِ ایزد سے وہ فیضیاب — بھی منع حبیبی سے بے ارتیاب
تو کیونکر وہ اس بحر مین ہو غریق — حبیبِ خدا اوسکا نعم الرفیق
سنو اب ذرا اوسکا شانِ نزول — جو مقبول معمول نزدِ فحول
یہودان و دیگر جو تھے منکرین — عباداتِ ایزد مین تھے مشرکین
تو دائم خصومت حسد بھی عناد — بھی تکذیبِ مولائے ربّ العباد
بھی انکارِ بسیار از معجزات — ہمیشہ تعنت سے علی البینات
یہ تھا اونکا پیشہ بہر صبح و شام — وہ اصرار کرتے اوسی پر مدام
تو نازل کیا تب یہ ربّ السما — کہ غمگین نہو قلبِ خیر الورا

اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا وَّلَا تُسْئَلُ عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِیْمِ الآیۃ

کیا اسطرح سے خدا نے بیان — کہ مغموم ہووے نہ جانِ جہان
کہ اے میرے یکتا بشیر و نذیر — ازل سے ابد تو سراجِ منیر
تو میرا ہمیشہ رسولِ کریم — تو ہے مومنون پر رؤف و رحیم

قال فی التحبیر والکواشی والخصائص الکبری وغیرها من زبر النحاریر الاجلاء وقد صرحوا بان ام سیدنا ابراهیم علی نبینا وعلیه الصلوة والتسلیم کانت مومنة رضی الله عنها قال فی [illegible] البارسة واسرار التنزیل وکذا امهات سائر الستین کن مومنات صالحات تشریفا لمقام النبوة هذا ملخص ما فی بحر المبین

والله یهدی به المتقین ؕ

کرو فکر کچھہ دل مین اے منصفین
کہ ہوتے ہین راضی جہان آفرین

کہ علمائے امت وہ بیشک امین
ولیکن نہ عصمت سے وہ فائضین

ملا جسکو جو کچھہ بحسبِ الہم
کیا بہرِ خلقت اوسے در رقم

جو قانع ہوئے ماحضر پر کرام
تو غثّ و ثمین اونکالا بدکلام

جو کچھہ پختہ و خام اونکو ملا
کیا اوسے کچکول کو امتلا

نہ مرفوع و مقطوع مین لی تمیز
نہ کی جستجو اوسمین کچھہ اے عزیز

کہ توفیق اونکی نہ اسمین رفیق
تو وہ بحرِ لغزش مین لابد غریق

کیا [illegible] نے ایک پر اقتدا
تو خاطی ہوئے نزدِ اہلِ صفا

شناور جو ہے بحرِ تحقیق مین
بھی تطبیق مین اور تدقیق مین

ہوئی اوسکی توفیقِ ایزد رفیق
تو اوس بحر مین وہ نہ ہرگز غریق

جو [illegible]ار اوسکی بقلبِ سلیم
تو لابد وہ قیمت مین درِّ یتیم

وہ صرّافِ بازارِ تنقید ہی
نہ کچھہ نفس کی اوسکو تقلید ہے

وہ ہی جوہری اور جوہر شناس
بصارت سے اوسکی ہمیشہ اساس

تو درِّ یتیمی کا وہ قدردان
شناسائے قیمت سلیمُ الجَنان

جو تھا لائقِ شانِ ربُّ الوریٰ
تو اوسنے کیا اوسکو ازبس عیان
زاظہارِ اصلاحِ دینِ خدا
نہ ممکن کہ ہو اُسّے زائد بیان

اُسی طور سے اے شفیعُ الانام
کیا جہد ایسا بابلاغ دین
کیا جہد تو نے بصد اہتمام
کہ زائد کبھی اُسّے ممکن نہین

کہ اونکو سُنایا تو وعظِ سلیم
تو لاریب ہادیئے خلقِ خدا
جو تھا لائقِ شانِ خُلقِ عظیم
نہین مثلِ تیرے کوئی دوسرا

توئی پیشوائے صراطِ قویم
جو قرآن وہ صامت کتابِ کریم
وجودِ تو قرآن زنورِ قدیم
جو ناطق وہ قرآن زخُلقِ عظیم

وہ قُرآنِ صامت یہ ناطق ضرور
کہ یہ ہفت دریا زعلمِ قدیم
یہ ہر دو صفت بہرِ ذاتِ غفور
وہ قطرہ ازان ہفت نزدِ فہیم

مفصّل یہ نجم المبین مین عیان
ولے مختصر اُسّے ہی یہ بیان

قال اللہ فی کلامہ القدیم وانك لتھدی الی صراط مستقیم وایضاً قال قد جاءکم من اللہ نور وکتاب مبین قال العلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الباری وای مانع من ان یجعل النعتان للرسول فانہ نور عظیم لکمال ظھورہ بین الانوار وکتاب مبین من حیث انہ جامع لجمیع الاسرار ومظھر للاحوال والاخبار قال فی الفتوحات المکیۃ ولما سئلت الصدیقۃ رض عن خُلق رسول اللہ قالت کان خلقہ القرآن وانما قالت ذلك لانہ افرد فی الخلق ولا بدان یکون ذلك الخلق جامعاً لجمیع مکارم الاخلاق کلھا ووصف اللہ ذلك الخلق بالعظمۃ کما وصف القرآن فی قولہ والقرآن العظیم فکان القرآن خلقہ فمن اراد ممن لم یدرکہ من امتہ ان یری رسول اللہ فلینظر

تو مرسل ہے سوئے خلقِ تمام ‏— برائے بشارت نذارت مدام

تو باحق لاریب یکتا حقیق ‏— تو باخلقِ اعظم تو نعم الرفیق

کرے تو بشارت اُسے آشکار ‏— جو ہو تجپہ اموال وجانسے نثار

جو تصدیق تیری پہ ہو مستقیم ‏— وہ لاریب ہے بر صراطِ قویم

کہ جان وجنان سے وہ تجپر فدا ‏— یہی اوسکا ایمان تو ربّی سدا

توئی اوسکا مطلوب مرغوب ہی ‏— وہ مربوب تیرا تو محبوب ہے

غیوری وہ ربّی جو مقصود ہے
تو جان وجنان کا وہ مسجود ہے

نذارت تو کر اُسکو اے مصطفا ‏— جو ہی شرک یا کفر مین مبتلا

تو لاریب دائم نعیمِ مقیم ‏— تو ہے کنزِ مخفی سے فیضِ قدیم

تو انکار تیرا کرے جو لئیم ‏— وہ کافر وہ اہلِ عذابِ الیم

کہ وہ منکرِ نعمتِ کردگار ‏— وہ مغضوب ملعون لیل ونہار

جو تعظیم تیری سے ہی منحرف ‏— نہ تیری بزرگی کا وہ معترف

وہ مثلِ وہابی یہودی ذمیم ‏— تو بیشک وہ ہی اہلِ نارِ جحیم

نہ مسئول ہرگز تو پیشِ خدا ‏— نہ پوچھیگا تجکو وہ روزِ جزا

کہ منکر ہوئے کس لئے وہ لئام ‏— وہابی یہودی ہوئے کیون مدام

جو اُنسے ہوا کفر اے جانِ جان ‏— نہ زنہار تجکو کرے وہ زیان

کہ لا تزر وازرۃ مقالِ قدیم ‏— جو فاعل وہ مسئول نزدِ کریم

تو سائل نہو تجسے پروردگار ‏— کہ وہ کفر سے کیون ہوئے اہلِ نار

على الكفر وانهزم الا باطيل فقال انا ارسلناك يا محمد بالحق بشيرا ونذيرا لتكون
مبشرا لمن اتبعك واهتدى بدينك ومنذرا لمن كفر بك وجحد نعمة الله بعد معرفتها و
انك هاد الى الصراط المستقيم ومصيرهم الى الجحيم والعذاب الاليم فلا تضرك
معصيتهم ولست بمسئول عن ذلك ونظير الاية كقوله تعالى فانما عليك البلاغ و
علينا الحساب وكقوله عليه ما حمل وعليكم ما حملتم فلا اسألك ولا تغتم لكفرهم
ومصيرهم الى الجحيم ونظيره فلا تذهب نفسك عليهم حسرات وفي الاية دلالة
على ان احدا لا يسأل عن ذنب غيره ولا يواخذ بما اجترمه سواه كقوله تعالى ولا تزر
وازرة وزر اخرى ولا تسأل برفع التاء واللام على الخبر وعليه الجمهور كما مر واما
بفتح التاء وجزم اللام على النهي على ما روي انه عليه الصلوة والسلام قال ليت
شعري ما فعل ابواي فنهى الله عن السوال حبيبه صلى الله عليه وسلم عن حالهم
فهذه الرواية بعيدة عن العقول طريدة عند الفحول مخالفة للنقول لا تسبت
بها اصحاب الوصول ولا ارباب الاصول لانه عليه الصلوة والسلام [illegible]
بان الكافر يعاقب والمومن يثاب وكان عالما بكفر الجاحد [illegible] من اب المكذب
ثم هذا العلم كيف يمكن ان يقول ليت شعري ما فعل ابواي

ہوا اب ہویدا یہ نزدِ نبیل	چو اظہر من الشمس با صد دلیل
کہ وہ والدینِ شفیعُ العباد	نہ اوس قولِ ایزدی سے ہین وہ مُراد
نہ ہے ذکر اُنکا وہان آشکار	نہ ہی شان اونکی وہ نزدِ کبار
تو کیونکر کہین مُنکرانِ جہول	کہ در حقِّ اَبوین اوسکا نزول
ملے ہو یہان اعتراض دگر	کہ فرمانِ خلاق یہ سے پسر

الی القرآن فلا فرق بین النظر الیه و بین النظر الی رسول اللّٰه فان القرآن انتشاء صورته الجسدیة یقال لها محمد بن عبد اللّٰه بن عبد المطلب القرآن کلام اللّٰه وهو صفته وسیدنا محمد صفة الحق تعالی بجملته فمن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰه لانه لا ینطق عن الهوی فهو لسان الحق تعالی وفی القرآن ما فی سائر الکتب وما لیس فیها کما کان فی نبینا ما کان فی کل شیئ وکان فیه ما لم یکن فی شیئ لان القرآن کان خلقه فاعطی هو وامته ما لم یعط نبی قبله صلی اللّٰه علیه وسلم[2]

اسیطور جو وارثانِ حبیب		وہ ہین اس وراثت سے اوفر نصیب
وہ ہادے خلقت بصدق و صفا		وہ قرآنِ ناطق بلا امترا
تو مضمون آیت بہ بے ارتیاب		علیک البلاغ علینا الحساب
نہ مسئول تو کفرِ کفار پر		تو غمگین نہو اُنکے اصرار پر
گناہِ دگر سے نہ اخذ خدا		کسیکو کبھی اے شفیعُ الوریٰ
وداد تو دائم رہے مستقیم		جو ہی منحرف آپ سے اہلِ جحیم
تو مسرور بنشین بقلبِ سلیم		جو مغرور منکر وہ اہلِ جحیم

خیوری جو نسبِ رسولِ کریم
وہ طاہر جو منکر وہ اہلِ جحیم

یہ معنی مفاتیح و تحبیر مین		بھی لاریب دیگر تفاسیر مین

قال فی التحبیر والتفسیر الکبیر وغیرهما ان اهل الکتب لما اصروا علی العناد واللجاج الباطل وان القوم اقترحوا المعجزات والآیات علی سبیل التعنت واستمروا علی التکذیب بین اللّٰه لرسوله انه لا مزید علی ما فعله اللّٰه فی مصالح دینهم من اظهار الادلة ولا مزید علی ما فعل الرسول فی باب الابلاغ بالموعظة الحسنة لکیلا یکثر غمه بسبب اصرارهم

[2] قال فی التحبیر و روح البیان و خزینة الاسرار وغیرها ان القرآن مظهر الاسم الهادی و هو کتاب اللّٰه الصامت و نبینا کتاب اللّٰه الناطق وکذا ورثته الکمل صلی اللّٰه علیه وآله وسلم
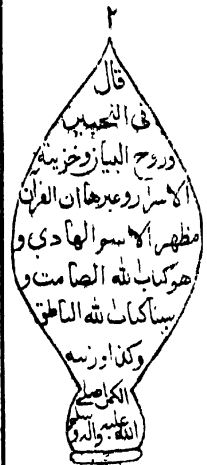
وہ شرح سنوسی جو ہے پُر صفا — بھی وہ تلمسانی جو شرح شفا
وہ شرح مواہب جو ازبس شہیر — بھی تحفہ جو لاریب شرحِ منیر
بھی روض سہیلی عیونِ گہر — بھی تفسیر تحبیرِ اہلِ بصر
وغیرہ کُتب سے جو مذکور ہے — کہ اُمِ نبی شرک سے دور ہے
وہ تھین شرک بھی کفر سے پاک صاف — وہ سب عیب سے پاک بے اختلاف
تو زنہار صادق نہوے اے فہیم — کہ ہین وہ معاذاللہ اہلِ جحیم
جو فترت مین لاریب تھے مشرکین — وہ مُردہ ہوئے شرک مین بالیقین
تو ہرگز نہین وہ ز اہلِ جحیم — اگرچہ وہ ماخوذ نزدِ فہیم
نہ جن پاس آیا رسولِ خدا — اگرچہ وہ تھے شرک مین مبتلا
تو ہرگز نہین وہ ز اہلِ جحیم — چہ جائیکہ اُمِ رسولِ کریم
خدا کا غضب تم پہ اے منکرین — ز انکارِ بسیار ہو تم لعین
نہین شرم سے تمکو ہرگز نصیب — کہ ہو منکرِ ذاتِ یکتا حبیب
نہ ابلیس ویسا کہے زینہار — تمارا جو ہے وِردِ لیل و نہار
کہو مشرکہ اُمِ خیر الورا — تو مُرتد ہو تم بلا امترا
وہابی یہودی کا ہے جو مقام — ابو جہل کا ہے جو دارُ المرام
وہ ابنِ مُغیرہ کا مسکن مدام — بھی اولاد اوسکی وہان لاکلام
کہو اُمِ خیر الورا کی وہ جا — تو ہے تم پہ لعنت خدا کی سدا
کیا جسنے انکارِ خیر الانام — و یا اونکی تحقیر کی از کلام
و یا کچھ کیا از کتابِ خدا — تغیر تبدل بحرص و ہوا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ

نہ ہرگز نبی کو سزاوار ہے
نہ بھی اہلِ ایمان کا یہ کار ہے

کہ حق سے کرین مغفرت کی دعا
کبھی بہرِ مشرک بصد التجا

اگرچہ قرابت سے ہون مشرکین
تو اونکے لئے بھی نہون سائلین

ہوا جبکہ اون سب پہ یہ آشکار
کہ تحقیق ہین وہ ز اصحابِ نار

تو اونکے لئے مغفرت کی دعا
نہ ہرگز کرین پھر ز ربّ السما

جو لاریب ہین منکرانِ رسول
کہین اوسکا اسطور شانِ نزول

کہ جب مصطفا نے کیا التجا
جنابِ خدا سے علیہ الثنا

کہ از بہرِ اُمّی کرون مین دعا
تو نازل ہوا پھر یہ قولِ خدا

کہ لائق نہین تجکو اے مصطفا
کرین بہرِ مشرک خدا سے دعا

ہوا جبکہ ظاہر وہ ہین مشرکین
تو پھر مغفرت کے وہ لائق نہین

تو لاریب اسکا جوابِ صواب
بطرزِ ملخص جو لبِّ لباب

سنو گوشِ دل سے نہو منکرین
کہ منکر پہ دائم عذابِ مہین

کہ اوّل تو اُمِّ شفیع الورا
وہ ہین شرک سے پاک بے اِمترا

نہ زنہار گاہے کیا سر کو خم
بطرزِ عبادات پیشِ صنم

نہ قائل کوئی اسکا ہے زینہار
ز علمائے خاصانِ پروردگار

کہ ہین وہ معاذ اللہ از مشرکات
نہین بل وہ باللہ از مومنات

فوائد جو ہے بارزہ اے امین
وہ اسرارِ تنزیل از فخرِ دین

چہارم روایت مین یہ بے فتور
کہ درشانِ دیگر وہ ہے بالضرور

بھی ہے قولِ دیگر مین یہ باسداد
کہ اوس سے صلوۃِ جنازہ مُراد

جو یہ جملہ ہے اختلافِ مہان
مفصّل یہ آئندہ ہے دربیان

وسلے ہے بخاری مین یہ آشکار
مدارک وغیرہ مین ہے یہ نگار

مفاتیح وروحُ البیان مین عیان
کہ درعمّ خیرُ الورا وہ بیان

یہ تعبیر لاریب تحبیر مین
مطابق یہ ہے جملہ تحریر مین

اعلم واللہ اعلم انہا نزلت فی حق ابی طالب عم نبینا الکریم لا فی شان اُمّہ علیہ الصلوۃ والتسلیم کما روی عن سعید بن المسیب عن ابیہ انہ قال لما حضرت اباطالب الوفاۃ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمی قل کلمۃ لا الہ الا اللہ احاج لک بہا عند اللہ فقال واللہ یا ابن اخی لولا مخافۃ العار علیک وعلی بنی ابیک من بعدی لقلتہا فقال علیہ الصلوۃ والسلام لاستغفرنّ لک ما لم اُنہ عنہ فمن ذلک الوقت لا یزال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستغفر لہ حتی نزلت ہذہ الایۃ الکریمۃ ہذا ملخص ما فی التحبیر والتفسیر الکبیر ومدارک التنزیل ودرۃ التاویل وصحیح البخاری والارشاد الساری وروح البیان وغیرہا من زبر اہل الایقان وقول لقائل بانور العین لعل نزولہ مرتین مردود فی روح البیان والتحبیر وغیرہما من زبر النحاریر واللہ یہدی بہ المنصف المصیر وماوی منکرہ نار السعیر

کہ جب وقتِ عمّ شہِ مُرسلان
ابوطالبِ مُشفقِ بیکران

ہوا بسکہ نزدیکِ مرگے چشی
ہوئی دل سے تب دور جملہ خوشی

تو سطور اونسے شفیعُ الانام
کہا بہرِ اظہارِ اسلام تام

وبا جسکو معلوم ہووے فہیم — کہ ہے پاک نسب رسول کریم
تو پھر بھی کرے اسمین چون و چرا — کہ ہو جس سے تحقیر خیر الوریٰ
تو لاریب ہے وہ ز اہل جحیم — کہ ہے کفر اوسکا نہایت فخیم

خیوری بیان کر تو شان نزول
کہ مردود ہو اس سے شبہ جہول

سنو اے عزیزو بگوش جنان — کہ ہو تمسے راضی خدائے جہان
کہ در شان انزال قول کریم — تشبث کیا جس سے اہل جحیم
بسے اختلاف ائمۂ کرام — نہ وہ متفق نزد جملہ عظام
کسی نے کہا وہ بعم رسول — دگر نے کہا وہ بجدۂ بتول
علی ولی سے یہ بیشک عیان — جو علم لدنی سے وہ نیک دان

اخرج ابن سعد فی طبقاته عن سیدنا علی کرم الله وجهه انه قال والله ما نزلت اية الا وقد علمت فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وهب لی قلبا عقولا ولسانا ناطقا وكفاه شرفا

یہ فرمان مولا علی آشکار — موکد وہ با قسم پروردگار
کہ نازل نہ آیات قرآن مین — مگر اوسسے ماہر مین ہر آن مین
وہ جسطور جس جائے جس شان مین — وہ ہین نازلہ جملہ فرقان مین
تو ماہر مین ہر ایک سے بالیقین — بفضل خدائے جہان آفرین
کہ بخشا مجھے خالق دو جہان — دل صاف و روشن بسے نیکدان
زبان مجکو ایسی دیا کردگار — کہ ہے ناطق الحق وہ لیل و نہار
تو اوسسے روایت یہ ہے بیگمان — کہ نازل وہ ما کان در یک جوان

که اسطور اہلِ اَحادیث نیز — وہ لاریب راوی بفکر و تمیز
کہ عبّاس عمِّ شفیعُ الانام — عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و سلام
وہ نزدیکِ بوطالبِ مہربان — بھی اُسوقت حاضر بسوزِ جنان
کیا سرکو نزدیک اونکے ضرور — تو اونسے سُنا کلمہ باصد سرور
وہ کلمۂ شہادت پہ جاری زبان — زبان پر وہ کلمۂ شہادت عیان
تو اس امر سے وہ بسے شادمان — گئے پیشِ حضرت وہ شادی کُنان
سُنایا یہ مژدہ بخیرُ الوریٰ — کہ اے شافعِ خلق روزِ جزا
وہ عمّک ابوطالبِ نامدار — کیا اوسنے اسلام اب آشکار
ہوئے اِسسے شادان شہِ دوجہان — تو شادی ہوئی در زمین آسمان

حضوری مُسلمان وہ ہین بالیقین
بہ پیشِ خدائے جہان آفرین

کہ ہے اونکے اِقرار مین اختلاف — ولے اونکی تصدیق ہے صاف صاف
مُصدّق جو دلسے وہ مومن ضرور — یہ نزدِ خدائے جہان بے فتور
شریعت مین اقرار پہ ہے مدار — کہ اجرائے اَحکام ہو آشکار
تو اقرار مین اختلافِ کبار — کہ ہے اسمین بس حکمتِ کردگار
ولے اونکا دائم یہی اعتقاد — کہ اے میرے محبوبِ خیرُ العباد
جنان اور جان مین تو مسطور ہے — بیان مین لسانپر تو مذکور ہے
مری مردمک مین توئی نور ہے — ترے نور سے خلق مسرور ہے
تری یاد سے قلب معمور ہے — نہ جان سے تو زنہار مہجور ہے

کہ اے عم پڑھ کلمہ تو از لسان — کہ ہو تیرا اِسلام از بس عیان

تو ہو تجکو حجت بہ پیشِ خدا — کروں تیرے حق مین شہادت ادا

کیا مجکو شاہد خدا لا کلام — ہمہ اولین آخرین کا مدام

مین شاہد تو مشہود اے باصفا — تو اہلِ محبت تو اہلِ وفا

یہ تیری محبت کا ہے اقتضا — کہ شاہد مین تیرا بہر دوسرا

تو کی عرض اِسطور عم کریم — کہ اے صاحبِ جاہ و خلقِ عظیم

تو ابنِ اخی ہین تو ابنی ضرور — تو نورِ فوادی تو سرِّ سرور

کرون تجکو خوشنود اے جانِ جان — تو جانِ جنان ہی تو جانِ جنان

نہ مجبر اگر خوف یہ آشکار — کہ دشمن کرین تجپہ اِظہار عار

تو فرزند میرا تو نورُ البصر — تو دلبند میرا تو لختِ جگر

کرین تیرے اخوان پر سب و عار — بہر مجلسے دشمنانِ شرار

جو ہشیار تیرے وہ عالی تبار — وہ لاریب خاصانِ پروردگار

تو دشنام دین اونکو وہ کل و کور — مذمت کرین وہ بصد شور و زور

نہوتا اگر خوف یہ از کہان — تو کرتا مین جاری اُسے برلسان

شیخ عبدالحق دہلوی قدس اللہ سرہ القوی در مدارج النبوۃ فرمودہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وقت وفات حضرت ابوطالب سر وی رفتہ دعوت کردند واقع نشد از وی اجابت و نیز علمائے احادیث آوردند کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ سر خود را نزد او بردند و شنیدند از وی کلمہ شہادت بحضرت رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم چنین رسانیدند کہ اسلم عمک یا رسول اللہ پس خوشحال شدند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

مدارج مین اسطور سے آشکار — بہی دیگر کتب مین وہ لابد نگار

یہ شرحِ تعرّف مین ہے آشکار
یہ بحرِ دُرر مین ہوا ہی نگار
ریاضِ مُذکّر جو مشہور ہے
تو اوسمین یہ لا ریب مذکور ہے
وہ نجم المبین مین جو مسطور ہے
تو یہ مختصر اُسّے پُر نور ہے

نار الدنیا ابرد من نار جهنم سبعون جزءً وهي ابرد من نار قلوب المحبين سبعمائة جزء فلهذا جاء في الحديث تقول النار في حضرة الجبار ان تعذبني بنار قلوب المحبين فاني لا اطيقها وايضا جاء في الحديث ان الله تعالى يقول للنار استقصي على اعدائي والا فبعزتي وجلالي لا عذبنك غدا بالا اعذب احداً من خلقي وذلك بان يرسل فيها ثلاثة انفار من المحبين فتغور النار في فمها وتنقطع السلاسل من بينها وتذوب الاغلال فالنار تبكي معتذرة في حضرة الجبار فيامر الله باخراج المحبين فتصير النار على حالها ولكن لا تقف دموعها مدة الاف من السنين من ذلك العذاب الشديد المتين ولله

در القائل ذي المجد والفضائل

أَسْتَغْفِرُ اللهَ اِنَّ اللهَ غَفَّارُ
وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِيْنِ مَا اِثْمٌ وَلَا عَارُ
بِالنَّارِ خَوَّفَنِيْ قَوْمِيْ فَقُلْتُ لَهُمْ
اَلنَّارُ تَرْحَمُ مَنْ فِيْ قَلْبِهٖ نَارُ

هذا ملخص ما في رياض المذكرين وشرح التعرف وبحر الدرر وكنز الغرر

کہ دنیا مین جو نار ہے آشکار
حرارت شرارت مین وہ بیشمار
تو نارِ جہنم ازان بیش حار
حرارت مین زائد بہ ہفتاد بار
ولے در حرارت جو نارِ جنان
یہ ہی سات سو بار زائد ازان
کہ اَلْعِشْقُ نَارٌ وہ ہی شعلہ زن
وہ قلبِ محبین جسکا وطن

حبیب خدا تو رسول انام	تو مشغول یاد خدا ہین مدام
نہ ہے اُسّے غافل تو لیل و نہار	ہمہ وقت اوسپر کرین جان نثار
مدد گار تیرا خدائے جہان	وہ ناصر تو منصور در ہر زمان
کیا دین حق تو نے لابد عیان	یہ دین خدا ہے نہ اسمین گمان
یہ ہی اوس قصیدے مین ای ارجمند	جو ہین اوسکے اشعار ہشتاد و چند
وہ در مدح خیر الوریٰ لا کلام	ز بو طالب عم خیر الانام
بھی یہ شعر در مدح خیر الورا	ازان عمّ ثابت بلا امترا
وَشَقَّ لَهٗ مِنْ اِسْمِهٖ لِيُجِلَّهٗ	فَذُو الْعَرْشِ مَحْمُوْدٌ وَهٰذَا مُحَمَّدٌ

اخرجه البخاری فی تاریخه الصغیر وضمنه حسان علیهما الرضوان کما جزم به فی الخمیس قال المحقق الزرقانی فی شرح المواهب من کتبه بالکسر وعلقه علی من تعسرت ولادتها وضعت فی الحال وقد جربه اهل الکمال

کیا ہمنے تسلیم قول کرام	کہ اقرار ثابت نہین اے فہام
وے اونکی تصدیق پر ہین عظام	تو ضایع نہ وہ نزد رب الانام
تو در مذہب عشق نزد فحول	کیا عرض اسطور عم رسول
کہ ہرگز نہ غم مجکو اے نور عین	کہ تیرا مجے غم نہو تجبہ شین
تو اوس عار تیرے پہ ہی جان نثار	نہو تجبہ وہ گرچہ مجبہ پہ عار
یہ ایمان و جان جملہ تجبہ پر نثار	کہ اوس عار تیرے لیے گرچہ یہ نار
گوارا نہین مجکو ہو تجبہ عار	کہ یہ عار مجبہ ز بونستہ زنار

غیوری جو ہے عشق خیر البشر
وہ ہے جملۂ نار سے پُر شرر

اے عزیز و فرزند یہ شعر حضرت ابوطالب وشق لہ جو متن مین مسطور ہے: تاریخ صغیر حافظ محمد اسماعیل بخاری رحمہ اللہ الباری مین مذکور ہے: اور زرقانی شرح مواہب لدنیہ مین مسطور مرقوم ہے: اور حضرت عارف باللہ شمس تتائی اور علامہ بونی اور شیخ احمد دیربی وغیرہم رضی اللہ تعالی عنہم سے یہ امر مجرّب و معلوم ہے: کہ جس عورت پر زائیدن فرزند دشوار ہو: تو اوسپر اگر تعلیق شعر مذکور جو اسطور سے نگارہ ہو

وشق له من اسمه ليجله
محمد

تو اوس عورت پر حق سبحانہ تعالیٰ شانہ: عنایت بے غایت مبذول فرماوے: کہ تولد فرزند دلبند بصد سہولت ظہور مین آوے: اور معنی اوس شعر کا یہ ہے: کہ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے نام جناب رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کو مشتق کیا ہی اپنے نام نامی سے: تا کہ تابان و درخشان کرے اونکو خلائق مین نام رفیع و سامی سے. پس رب العرش العظیم ذات محمود ہے. اور صاحب خلق عظیم حضرت محمد و دود ہے: انپر دائم صلوۃ و سلام نا محدود ہے: اور انکی آل اطہار پر نامعدود ہے:

تو پھر نار افروختہ ہو ضرور
ولے گریہ اوسکا رہی برقرار
کرے نالہ و آہ چندین ہزار
تو حاصل ہوا اِسّے ایدوستان
تو جب عمِ خیرُ الوراٰ بیگمان
تو العشقُ نارٌ سے تھی دلمین نار
کہ جبن دلمین ہی عشقِ احمد سے نار
نہ وہ نارِ دوزخسے ہو بیقرار

وہ ہو مثلِ اوّل بسوز و حرور
زخونِ جگر وہ رہی اشکبار
زتعذیبِ نار بر دلِ اہلِ نار
کہ اوس نار سے فوق نارِ جنان
وہ عشقِ محمد سے تھی پر جنان
تو وہ نار اِس نار سے خاکسار
تو ہی اُسیہ وہ نار گلزار وار
کہ اُسّے کرے نارِ دوزخ فرار

خیوری جو ہی عشق مین باقرار
کرے کفر و ایمان وہ ہر دو نثار

اوسے ذرّہ عشق درکار ہی
نہ جب جان و ایمانسے تجرید ہو
نہ جب تجکو تحصیلِ تفرید ہو
لہذا یہ فرمانِ خیرُ الانام

کہ در کارِ این کار آن کار ہی
تو کب جانِ جانا نکی توحید ہو
تو کب شرکِ مشرک سے تبعید ہو
عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و سلام

لَاَستَغفِرَنَّ لَکَ حَتّیٰ اُنہَ عَنہُ

تو جب عشق میرمین سرشار ہی
کہ دائم کرون نزدِ پروردگار
کہ ایسی کرے تجکو غفران عطا
یہان تک کہ مجکو یہ فرمان ہو
کہ بس اب نہ کہہ تو کہ غفران ہو

تو مجکو یہ بیشک سزاوار ہی
طلب اِسطرح سے بلیل و نہار
کہ جسّے تو مغفور در ہر سرا
کہ جسّے بمجے دلمین اتقان ہو
اُسیکے لئے جو وہ قربان ہو

جلے اوس سے جملہ جو ہے در وجود / مگر ایک دل جسمین ہے اوسکی بود

جلے اوس سے جو بوستانِ سرور / مگر شاخِ دل جسمین ہے اُسکا نور

ز تابش وزد چونکہ بادِ سموم / بسوزد ہمہ جز دُرِج غموم

یہ وہ نار گلزار ہے در شغاف / کہ ہے جسکا نارِ جہنم غلاف

کرے سوئے دوزخ اگر یہ گذر / تو نارِ جہنم نپاوے مفر

جلے اِس سے لاریب مثلِ رماد / وہ ہو محو از نامِ بئس المہاد

لہٰذا حدیثون مین ہے یہ بیان / کہ نارِ جہنم کہے بیگمان

کہ یارب نہ بھیجو تو مجکو عذاب / بنارِ جنانِ محبت مآب

محبّون کے دلمین جو ہے سوزِ نار / تو اوسکی نہ طاقت مجھے زینہار

جہنم پہ ایزد کرے جب عتاب / کہ ایسا کرونگا مین تجکو عذاب

کسی پر نہ دیسا کیا زینہار / کہ تیرے لئے ہے وہ مخصوص نار

وہ نارِ دلِ عاشقانِ کرام / کہ ہو نار گلزار جسسے مدام

خیوری نعم جسکے دلمین وہ نار
تو نارِ جہنم کو اُسسے فرار

محبانِ سہ تن کو پروردگار / کرے جبکہ مرسول در دارِ نار

تو نارِ جہنم کرے خود فرار / وہ در قعرِ دوزخ رہی بیقرار

سلاسل گسستہ وہ ذوبانِ غل / باطباقِ دوزخ بسے شورِ غل

کرے نار گریہ بسے آشکار / وہ خونِ جگر سے بسے اشکبار

تو ہو تب یہ فرمانِ پروردگار / کہ احباب نکلین ازان دارِ نار

اگر تجکو تفصیل منظور ہے	تو نجم المبین مین وہ مسطور ہیں
وہ لے مختصر جو ہوا ہے بیان	تو اوسکی یہ اِسناد ہے بیگمان
احادیث و قرآن سے ہی آشکار	مفاتیح و تحبیر مین ہے نگار
زروحُ البیان و سراج مُنیر	عرائس وہ تمہید از بس شہیر
زشرح مقاصد بسے معتبر	زاِحیائے عَلّامۂ نامور
زبحرُ العلوم بھی دیگر زُبر	یہ لُبِّ لُباب ہمہ رانگر
ہوئے مُتّفِق اسپہ جملہ امام	ہوا اوسنسے راضی خدائے انام

قال في شرح المقاصد ذهب جمهور المحققين الى ان الايمان هو التصديق بالقلب وانما الاقرار شرط لاجراء الاحكام في الدنيا لان تصديق القلب امر باطن لابد له من علامة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه فهو مومن عند الله تعالى وان لم يكن مومنا في احكام الدنيا ومن اقر بلسانه ولم يصدق بقلبه كالمنافق فبالعكس والنصوص معاضدة لذلك انتهى وقال في الاحياء ومفاتيح الغيب والشيخ عز الدين بن عبد السلام رحمهما الله العلام ان النطق بكلمتي الشهادة واجب فمن تمكن من النطق بهما ولم ينطق فيجعل امتناعه من النطق بهما كامتناعه من الصلوة فيكون مومنا غير مخلد في النار لان الايمان هو التصديق المحض بالقلب واللسان ترجمانه فلابد ان يكون الايمان موجودا بتمامه قبل نطق اللسان حتى يترجمه اللسان وهذا هو الاظهر اذ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان فلا ينعدم الايمان من القلب بالسكوت

تو نازل کیا حق نے قولِ قدیم
کہ ای صاحبِ خُلقِ و خُلقِ عظیم

نہ کر تو ازین بعد ہرگز دُعا
اوسیکے لئے جو وہ دلسے فدا

کہ ہی مجکو معلوم ای جانِ جان
جو ہی تیرے دلمین وہ سرِ نہان

اوسیطور ہے وہ بعلمِ خدا
کہ تیری رضا جو وہ میری رضا

ولیکن جو ہی اَمرِ شرعِ مُبین
تو اوسکا یہی حکم ہے بالیقین

کہ جو تیرے نزدیک ہین مشرکین
اگرچہ قرابت مین ہون اقربین

تو اونکے لئے تو نکر آشکار
طَلَبِ مغفرت کی نہ پروردگار

جَنان سے مُصَدِّق وہ نزدِ خدا
بلا ریب مومن مُوحِّد سدا

ولے حکمِ شرعی نہ اوسپر روان
کہ حکمِ شریعت کا مظہر لسان

زبان سے جو اقرار مشہود ہو
جَنانسے نہ تصدیق موجود ہو

تو مومن وہ ظاہر مین بے امترا
ولے ہے زکفّار نزدِ خدا

مُنافق شریعت مین وہ لاکلام
جہنم مین جاوے فَبِئسَ المُقام

ولے جو مُصَدِّق جَنانسے ضرور
اگرچہ نہ اِقرار کا ہو ظہور

تو ہی اوسکا مسکن وہ دارِ جنان
کہ مومن وہ تصدیق سے بیگمان

کہ اِقرار مسقوط ہے چند جا
نہ وہ رکنِ ایمان بہ پیشِ نُہے

وہ ہی ترجمانِ جَنان بالیقین
ہوئے مُتفق اسپہ علمائے دین

وہ لا ریب مثلِ صلوٰۃ و صیام
نہ ایمان کا زنہار اوسپر قیام

کرے ترک اوسکو بقدرت اگر
تو عاصی وہ لا ریب ای ذی ہنر

کہین اوسکو مومن ہمہ مومنان
ولے نزدِ ایزد نہ درین جہان

نگہبان انکا خدائے قدیم		وہ حامد یہ محمود خُلقِ عظیم

قال فی الهدی النبوی والامتاع ومنهل الصفا ونسیم الریاض و التحاریر لاقوال ائمة التفاسیر وغیرها من نحاریر واعلم ان ابا طالب کانت محبته لرسول الله صلی الله علیه وسلم ومعرفته بانه رسول الله وتصدیقه فی قلبه محققةً ولکن الله تعالٰی لم یظهر اسلامه وفی ذلک حکمٌ عظیمة وعبرة فخیمة منها انه صلی الله علیه وسلم کان فی جواره وحمایته ظاهراً حتی ما کان احد یجتری علیه فلو اظهر الاسلام لم یقبلوا جوارہ اذ لاجوار للمسلمین عندهم فلهذا احبس الله لسانه عن الاقرار فینبغی لکل مومن ان یتادّب فی هذا المرام ولا یوذی حبیب الله الملك العلام علیه اطیب الصلوة وازکی السلام ومما قاله ابو طالب فی القصیدة الطویله فی نصرته علیه الصلوة والتحیات الجمیله هذه الابیات المعوّذات الجلیلة فتفکر فیها من عقیدته الاصیله

وَلَمَّا رَاَیْتُ الْقَوْمَ لَا وُدَّ فِیْهِمُ		وَقَدْ قَطَعُوْا کُلَّ الْعُرٰی وَالْوَسَائِلِ
فَاَحْضَرْتُ عِنْدَ الْبَیْتِ رَهْطِیْ وَاِخْوَتِیْ		وَاَمْسَکْتُ مِنْ اَثْوَابِهٖ بِالْوَصَائِلِ
اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ مِنْ کُلِّ طَاعِنٍ		عَلَیْنَا بِسُوْءٍ اَوْ مُلِحٍّ بِبَاطِلِ
وَبِالْبَیْتِ حَقِّ الْبَیْتِ مِنْ بَطْنِ مَکَّةَ		وَبِاللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَیْسَ بِغَافِلِ
وَمَنْ حَجَّ بَیْتَ اللّٰهِ مِنْ کُلِّ رَاکِبٍ		وَمِنْ کُلِّ ذِیْ نَذْرٍ وَمِنْ کُلِّ رَاجِلِ
وَتَوْقَافِهِمْ فَوْقَ الْجِبَالِ عَشِیَّةً		یُقِیْمُوْنَ بِالْاَیْدِیْ صُدُوْرَ الرَّوَاحِلِ
وَلَیْلَةِ جَمْعٍ وَالْمَنَازِلِ مِنْ مِنًی		وَهَلْ فَوْقَهَا مِنْ حُرْمَةٍ وَمَنَازِلِ

عن النطق الواجب کما لا ینعدم بترك الفعل الواجب انتہی و فی التمہید عن الامام الاعظم والہمام الاقدم ابی حنیفۃ النعمان بلّغہ اللہ اعلیٰ غرف الجنان والناس فی الایمان علی ثلاث مراتب احدہم مومن عند اللہ تعالیٰ وکافر عند الناس وہو من یعرف اللہ تعالیٰ و یعتقد التوحید ولکن لم یظہر الاقرار ویظہر الکفر تقیّۃً والثانی کافر عند اللہ تعالیٰ ومومن عند النّاس وہو من اقر بلسانہ ولم یعتقد بجنانہ والثالث مومن عند اللہ وعند الملائکۃ والناس اجمعین وہو من اقر بلسانہ وصدّق بجنانہ انتہی قال اللہ الملك المنان اُولٰئِكَ کَتَبَ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الْاِیْمَانَ وقال اللہ عظیم الشان اِلَّا مَنْ اُکْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّ بِالْاِیْمَانِ وقال اللہ الغافر لذنوبکم وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ قال فی السّراج المنیر وغیرہ من التفاسیر کروح البیان والتحبیر واسرار التنزیل ودرۃ التاویل وبحر العلوم وعرائس البیان وغیرہا من زبر اہل العرفان وانّ تلك الآیات السّاطعۃ من الحجج القاطعۃ علی انّ الایمان ہو التصدیق بالجنان واما اقرار للّسان فلیس بداخل الایمان ہذہ لمعۃ من نجم المبین واللہ یہدی بہا المتّقین ۞

ابوطالبِ عمّ خیرُ العباد	یہی اونکا لاریب ہے اعتقاد
جو ہی در قصیدۂ تعوّذ عیاں	معوّذ ہوئے جسمین وہ جانِ جان
وہ تعویذ ہی بہرِ خیر الوریٰ	زخلّاقِ ارضین و ربّ السما
کیا اوسکو انشائے عمّ رسول	برائے حبیبئے پدرِ بتول
کہ یہ چشمِ اعدا سے محفوظ ہون	یہ عینِ عنایت سے ملحوظ ہون

کہ ہی کفر اِفشائے سرِّ نہان | کہ لائق نہ اُسکے مگر سرّ دان
نہوتا اگر کفر اِفشائے آن | کَشَفتُ لَہٗ عِندَکُم بِالبَیان

اِفشاءُ سِرِّ الربوبیۃ کفرٌ اَورَدہ العلامۃ الخادمی فی البریقۃ المحمودیّۃ والعلامۃ البونی فی شمس المعارف الالھیۃ وغیرھما فی الزبر الدینیّۃ قدس اللہ اسرارھم السنیّۃ

تو اَب تم سنو یہ بگوشِ جَنان | کہ اہلِ ظواہر یہ ہی جو عیان
کہ لاریب جو اہلِ تصدیق ہی | نہ اِقرار سے اُسکو توفیق ہے
تو دائم نہ دوزخ مین اُسکا مقام | کہ ہی دار اوسکا وہ دار السّلام
کہ مومن وہ لاریب نزدِ خدا | یہی اَمرِ شرعی نہ اِسمین خطا
ہوئے متّفق اسپہ جملہ عظام | یہ مذکور بالا ز کُتُبِ فخام
تو وہ عمِّ خیر الوریٰ انکا نام | ابو طالبِ ذی محبّت مدام
جَنان سے مُصَدِّق بلا امترا | بلاریب مومن وہ نزدِ خدا
تو اِسّے نہ منکر کو جائے فرار | و اِلّا اُسے نار مین ہو قرار
ولے عَدَمِ اِقرار مین ہی کلام | کلامِ مصفّیٰ جو نزدِ فہام
تو اِس عَدَمِ اِقرار مین آشکار | سببسے سرّ لاریب نزدِ کبار
یکے اُنسے یہ ہی بصدق و یقین | یہ مذکور بالا ز علمائے دین
کہ ظاہر مین تھے وہ شفیع الانام | عَلَیہِ صَلوٰۃِ خدا و سلام
اُنو کی حمایت مین لیل و نہار | جوارِ نبی پر وہ تھے جان نثار
تو سب دشمنانِ شفیع الوریٰ | وہ مقہور تھے اُسّے بے امترا
نہ کرتا کوئی اوسمین چون و چرا | کہ عہدِ حمایت پہ تھے وہ سدا

فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا مِنْ مَعَاذٍ لِعَائِذٍ / وَهَلْ مِنْ مُعِيذٍ يَتَّقِي اللهَ عَاذِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نَتْرُكُ مَكَّةَ / وَنَظْعَنُ اِلَّا اَمْرُكُمْ فِي بَلَابِلِ

كَذَبْتُمْ وَبَيْتِ اللهِ نُبْزِي مُحَمَّدًا / وَلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَهُ وَنُنَاضِلِ

بِكَفِّي فَتًى مِثْلِ الشِّهَابِ سَمَيْدَعٍ / اَخِي ثِقَةٍ حَامِي الْحَقِيقَةِ بَاسِلِ

شُهُوْرًا وَاَيَّامًا وَحَوْلًا مُحَرَّمًا / عَلَيْنَا وَتَاتِي حِجَّةٌ بَعْدَ قَابِلِ

وَاَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهٖ / ثِمَالُ الْيَتَامٰى عِصْمَةٌ لِلْاَرَامِلِ

يَلُوْذُ بِهِ الْهُلَّاكُ مِنْ اٰلِ هَاشِمٍ / فَهُمْ عِنْدَهٗ فِي رَحْمَةٍ وَفَوَاضِلِ

فَلَا زَالَ فِي الدُّنْيَا جَمَالًا لِاَهْلِهَا / وَزَيْنًا لِمَنْ وَالَاهُ رَبُّ الْمَشَاكِلِ

فَمَنْ مِثْلُهٗ فِي النَّاسِ اَيُّ مُؤَمَّلٍ / اِذَا قَاسَهُ الْحُكَّامُ عِنْدَ التَّفَاضُلِ

حَلِيْمٌ رَشِيْدٌ عَادِلٌ غَيْرُ طَائِشٍ / يُوَالِي اِلٰهًا لَيْسَ عَنْهُ بِغَافِلِ

فَاَصْبَحَ فِيْنَا اَحْمَدُ فِي اَرُوْمَةٍ / تُقَصِّرُ عَنْهَا سَوْرَةُ الْمُتَطَاوِلِ

فَاَيَّدَهٗ رَبُّ الْعِبَادِ بِنَصْرَةٍ / وَاَظْهَرَ دِيْنًا حَقُّهٗ غَيْرُ بَاطِلِ

سنو اے محبو بحب حبیب / کہ ہوا ہے ایمانکو او فر نصیب

کہ تصدیق عم نبی لا کلام / بلا ریب ثابت وہ نزد عظام

و لے اوسکا اقرار معدوم ہی / کہ یہ سر اسرار مکتوم ہے

جو ہی سر وان آسکو معلوم ہی / کہ وہ سر سری سے مفہوم ہی

و لے امر شرعی جو ملزوم ہے / اوسیکا بیان ہمیہ محتوم ہے

کہ سر حقیقت جو مختوم ہے / تو اظہار آن بسکہ مذموم ہی

إنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ لا دلالۃ فی ھذہ الایۃ علی کفر ابی طالب ذلك لانہ قال عند موتہ یا معشر بنی عبد مناف اطیعوا محمدا وصدقوہ تفلحوا وترشدوا فقال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام یا عمی تامرھم بالنصح لانفسہم ولا تقول لا الہ الا اللہ اشھد لك بھا عند اللہ تعالی قال یا ابن اخی قد علمت انك صادق ولولا ان یکون علیك وعلی بنی ابیك مسبۃ بعدی لقلتھا ولا قررت بھا عینك ھذا ملخص ما فی نجم المبین

واللہ یھدی بہ المو فقنین

سنو ای عزیز و عزیز الکلام	کہ جسّے عزیز وں کا ہوا حترام
کہ یہ قولِ ایزد جو مذکور ہے	کلامِ خدا مین جو مسطور ہے

إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَن يَشَاءُ

تو کفرِ ابی طالب مہربان	نہ ہی اُسّے زنہار ہرگز عیان
کنایت اِشارت سے معدوم ہی	تو کب وہ صراحت سی مفہوم ہی
ولے منکرون کا یہان اِتّہام	کہ ہادی نہ زنہار خیرُ الانام
کہ اِسطور فرمانِ پروردگار	کہ جو تیرا محبوب لیل و نہار
تو اوسکا تو ہادی نہین نہار	ابو طالبِ عمِّ وہ آشکار
ولے جسکو چاہی خدائے کریم	تو وہ مہتدی بر رہِ مُستقیم
تو ہادی نہین جبکہ خیرُ الورا	تو کیونکر وہ شافع بروزِ جزا
کہ لابد ہدایت وہ اصلِ اصیل	شفاعت ہوئی اُسّے فرعِ ظلیل

خیوری سے اِسکا سُنو اَب جواب

تو اقرار ہوتا اگر آشکار / زعمّ نبی مشفقِ جان نثار
بدینِ محمدؐ علیہ السلام / تو ہوتا وہ باطل جو عہدِ لئام
جوار و حمایت نہوتے مدام / نہ ظاہر مین حامی کا زنہار نام
کہ نزدیکِ آن جملۂ مشرکین / جوار سے نہ معہود للمسلمین
حمایت نہ زنہار تھی معتبر / برائے مسلمان اگرچہ یسیر
تو اس واسطے خالقِ دو جہان / کہ غالب نہ زنہار ہون مشرکان
زبان کو کیا منع اقرار سے / اگرچہ زیادہ وہ صد بار سے
کرے دل کی تصدیق ظاہر مدام / کہ لاریب ہی تو رسولِ انام
تو بیشک نبی سیّد المرسلین / حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
جو ہے دین تیرا وہ دینِ خدا / وہ حقّ الیقین ہے بلا افترا
نہ بطلان کا اوسمین ہرگز گذر / وہ حقِّ حقیقت ہے سب سے معتبر
جو اس دین پر ہے وہ از مفلحین / بلا ریب دائم وہ از راشدین
کہ یا ایّ اولادِ عبدِ مناف / اطیعوا محمدؐ بلا اختلاف
بجا لاؤ تصدیق اُسکی بجان / وہ صادق وہ مصدوق ہی بیگمان
تو لاریب ہو تم ز اہلِ فلاح / یہی امرِ معروف امرِ صلاح
یہی نزدِ مرگِ جیشی تھا بیان / اِسی پر وہ دنیا سی لابد روان
یہ اِقرار با عدمِ اقرار تھا / یقین اِسمین بھی سرِّ اسرار تھا
کہ ہون اُنپہ دو حکم لابد روان / کہ ہین وہ فدا بر شہِ دو جہان

قال فی مفاتیح الغیب والتحبیر وغیرہما من نہ بر المشاہیر ان قولہ تعالے

رضائے تو ہر طور منظور ہے — نہ اسمین کسیطور محظور ہے
ولے وہ جو اقرارِ عمّ فہیم — بوقتِ سوالِ رسولِ کریم
تو روزِ اَزَل مین وہ لابد عدیم — کہ یہ حکمتِ رب یہ سرِّ عظیم
نہ تیرا ارادہ بھی مقرون ہی — ارادے اَزَل سے جو مکنون ہے
قرابت کے رو سے یہ تیری نوال — کہ اِقرار ہو اُنسے وقتِ سوال
تو اجرائے احکامِ ایمان تمام — ابو طالب عَمّ پر ہون مدام
تو یہ اُنکے حق مین نہ مکتوب ہی — نہو اِسّسے غمگین تو محبوب ہی
جو مقرون ہوتا ارادۂ رسول — ارادے اَزَل سی جو اصلِ اصول
تو لاریب اِقرار پاتا ظہور — ابو طالب عَمّ سے بالضّرور
نہ خواہش ہوئی یہ زنورِ حبیب — کہ لاریب ہی اِسمین سرِّ عجیب
تو کیونکر وہ اِظہارِ اقرار ہو — اگرچہ وہ اِقرار صد بار ہو
تأمّل ذرا کر بفکرِ جنان — تو اِنصاف سے ہو زاہلِ دلان
کہ جسوقت جاری کیا بر زبان — حبیب خدا شافع دو جہان

اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الاِسلامَ بِعُمَرَ کَیفَ اَجابَہٗ

کہ اَی میرے معبود پروردگار — تو مقصود و مطلوب در جملہ کار
تو کر دینِ اِسلام کو اب عزیز — عُمَر سے جو فاروق اہلِ تمیز
تو کسطور فی الفور یہ مُستجاب — ہوا بارِ ایزد مین بے اِرتیاب
کہ نورِ نبی جب ہوا در وجود — وہ کنزِ خفی سے ہوا در شہود
تو اُسوقت جسطور اونکی رضا — کہ در اصل ہی وہ رضائے خدا

بجلے جسّے منکر کا دل چون کباب

رسولِ خدا کے جو ہین منکرین
سزاوارِ لعنت وہ ہین بالیقین

کہ تحریفِ معنی کرین وہ لئیم
وہ مثلِ یہودی زاہلِ جحیم

وہ اولادِ ابنِ مغیرہ ولید
پلیدی مین اُسسے زیادہ پلید

کہ فرمانِ رَبّ در کتابِ قدیم
جو احمد کا موذی وہ لابد زنیم

کہ معنی ہدایت کا اِسجا ضرور
وہ اِعطائے توفیق ہی بے فتور

کہ پیدا کرے ہے خدا اِہتدا
کہ ہو جسّے تصدیقِ ایمان ادا

جو اعطائے توفیق ہو درجنان
تو اقرار اُسّے کرے یہ لِسان

نہ یہ خلق و توفیق ہو گر عطا
تو دل بھی زبانسے وہ ہو کب ادا

یہ اِعطائے توفیق فعلِ خدا
کرے خلق وہ درجنان اِہتدا

وہ خالق وہ خلّاق بے اِفترا
اُسی ربّ کے مخلوق ارض و سما

نہوگر یہ معنی یہان پر مُراد
تو قولین ایزد مین ہووے تضاد

کہ ہادی نہین تو یہ قولِ قدیم
ہوا جیسا آیت مین بالا رقیم

تو ہادی بلاریب ای مصطفےٰ
نہ تیری ہدایت مین کچھ اِمترا

اِسیطور فرمانِ پروردگار
کلامِ خدا مین یہ ہی آشکار

وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

تو ہی عدمِ ہادی سے لابد مراد
کہ خالق نہین تو براے عباد

نہ میرا تو زنہار گا ہے شریک
تو فیضِ قدیمی حبیبِ ملیک

تو نی ہادیئے خلق لیل و نہار
شفیعِ خلائق تو ہے آشکار

وبالجملة يفهم من له الدراية بان هذه الاية قد دلت على ان ذا الجلال والاكرام يرضى حبيبه عليه الصلوة والسلام وارضاه فيما مضى فے جميع المرام فسبحان من اعزه بهذه الفضيلة العظيمة وشرفه بتلك الخصيصة الفخيمة

مواہب مین ایسا جو مسطور ہے
کہ ہی بعض جاہل کا ایسا مرام
اگرچہ رہے ایک در دارِ نار
تولا بد یہ ہے از غرورِ رحیم
حقوقِ خدا سے وہ اعرف مدام

وہابی کا دل جس سے مغرور ہے
کہ راضی نہون ربسے خیر الانام
زمرحومہ اُمّت بروزِ شمار
نہ کیون رب سے راضی رسول کریم
تولا ارضی کیونکر کرین وہ کلام

خیوری سے اسکا سنو اب جواب
نہ زنہار ہی اُوسمین کچھ ارتیاب

کہ وہ شبہ بالا جو مذکور ہے
گیا اوسکو مردود حفاظِ دین

وہ سہو و خطا اور پُر زور ہے
کہ ہی وہ خلافِ حدیثِ مبین

قال فى انوار الحقائق وعن على رضى الله عنه لما نزلت هذه الاية وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى قال عليه الصلوة والسلام وعلى اله واصحابه الكرام اذًا لا ارضى وواحدٌ من امتى فى النار وكذا رواه البزار والطبرانى وابو نعيم والزرقانى في شرح المواهب للقسطلانى شاه عبد العزيز قدس الله سره الحريز در تفسير فتح العزيز فرموده كه در حديث شريف ست كه چون آيت وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى نازل شد آنحضرت صلى الله عليه وآله وسلم يارانِ خود فرمودند كه من هرگز راضى نشوم تا آنكه يك يك كس از امت خود بهشت داخل

تو اوسطور سب کار کا ہو ظہور	کہ منظور ایجاد سے یہ ضرور
کہ اونکی رضا کے نہو کچھ خلاف	یہی عہد و پیمان ہوا صاف صاف
جو مذکور بالا ہوا ہے بیان	وہ نجم المبین میں مفصّل عیان
دلے ہے یہ قطرہ زبحر عمیق	نہ قطرے سے زنہار ہو تو غریق

قال فی روح البیان و تفسیر العلامۃ السمان و غیرھما من تفاسیر ارباب الاتقان تحت قولہ تعالیٰ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ یَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ کانہ قال انت شفیع فی الجنایات لا شریکی فی الھدایات ای فی خلق الاھتداء واعطاء التوفیق لمن یشاء کما ھو مصرح فی الشیخ زادہ والسراج المنیر ومدارک التنزیل ومفاتیح الغیب والتحبیر وشرح الشفا لعلی القاری رحمہ اللہ الباری وغیرھا من زبر الکملاء قال فی عرائس البیان ان الھدایۃ مقرونۃ بارادۃ الازل فلو کانت ارادۃ نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ ذوی الحکم فی حق ابی طالب مقرونۃ بارادۃ الازل لکان مھتدیا ولکن کان محبّتہ وارادتہ فی حقہ من جھۃ القرابۃ الاتری انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام اذا قال اللّٰھم اعزّ الاسلام بعمر کیف اجابہ انتھی وقد قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی قال فی مفاتیح الغیب وکشف القناع من الریب دلّت ھذہ الایۃ علی انہ تعالیٰ یفعل کل ما یرضاہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم وبعد ما ھذہ الایۃ مناسبۃ لذلک کانہ تعالیٰ یقول لا اودعک ولا ابغضک علی احد من اصحابک واتباعک واشیاعک طلبا لمرضاتک وتطییبا لقلبک انتھے

یحب اللہ والحبیب یحبہ اللہ والکلیم یاتی الی طور سینا کالسائلین والحبیب
ینام علی فراشہ فیاتی الیہ جبرئیل فاسراہ اللہ الی مکان فی طرفۃ عین
لم یبلغہ احد من المخلوقین وقال ابن الجوزی رحمہ اللہ الولی ان اللہ تعالیٰ
اوحی الی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم یاحبیبی کل احد یطلب رضائی
وانا اطلب رضاك انتہی وروی مسلم عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان اللہ
تعالیٰ قال لجبرئیل اذہب الی محمد فقل انا سنرضیك فی امتك ولا نسوك
قال الامام النووی رحمہ اللہ القوی ہذا الحدیث موافق لقولہ عز وجل
وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى واما قولہ ولا نسوك فقال صاحب التحریر
ہو تاکید للمعنی ای لا نحزنك لان الارضاء قد یحصل فی حق البعض
بالعفو عنہم ویدخل الباقی فی النار فقال تعالی نرضیك ولا ندخل علیك
حزنا بل ننجی الجمیع تم کلامہ قدس مقامہ

شعر

وحاشاك ان ترضی وفینا معذب	الم یرضك الرحمٰن فی سورۃ الضحیٰ
جو عہدِ رضا ہے بخیرُ الوریٰ	جو ولسوف یعطیک نازل ہوا
حبیبِ خدا سیدِ انس و جان	تو اسطور فرمانِ شاہِ شہان
کہ رب سے نہ راضی ہیں ہوں تنہا	ہوا پیش یاران بسے آشکار
رہی ایک عاصی بروزِ شمار	اگر میری اُمّت سے ور دارِ نار
کہ دوزخ میں از اُمّتی عاصیان	نہ زنہار رہی یہ رضائے جنان
تو کیونکر نہ جنّت انوں کا مکان	جو مرحومہ اُمّت یہ ہی بیگمان

نکنم انتہی و عارف باللہ یعقوب بن عثمان قدس اللہ سرہٗ باللطف
والاحسان در تفسیر خویش تحت آیتِ مسطورہ فرمودہ کہ جناب رسول
کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم فرمود تا یکے از امّتِ من بدوزخ باشد
من راضی نشوم انتہی واخرج ابونعیم فی الحلیۃ عن سیدنا علی رضی اللہ
عنہ انہ علیہ الصلوۃ والسلام وعلی الہ واصحابہ الکرام لا یرضی ان یدخل
احد من امتہ النار فقولہ لا یرضی موقوف لفظًا ومرفوع حکمًا اذ لا
مدخل للرای فیہ قال القاضی عیاض قدس اللہ سرّہ الفیاض فی کتابہ الشفاء
روی عن بعض آل النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو سیدنا علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجھہ علی ما ذکرہ الثعلبی فی تفسیرہ انہ قال لیس اٰیۃ فی القرآن
ارجی منھا ای من اٰیۃ وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی ثم بیّن وجھہ ولا یرضی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل احد من امتہ النار رواہ
ایضا ابونعیم فی الحلیۃ موقوفا والدیلمی فی الفردوس مرفوعًا وروی
انہ لما نزلت قال اذن لا ارضی وان یکون واحد من امتی فی النار
ھکذا فی شرح الشفا لعلی القاری رحمہ اللہ الباری وروی البیہقی
عن ابن عباس علیہم رضوان اللہ ملک الناس فی تفسیر وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ
ربک فترضی قال رضاہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یدخل امتہ کلھم الجنۃ
قال فی تفسیر بحر الدرر والتحبیر وغیرھما من زبر النحاریر قال موسٰی
علیہ السلام یا رب انا کلیمک ومحمد حبیبک فما الفرق بین الکلیم والحبیب
فقال ان الکلیم یعمل برضاء مولاہ والحبیب یعمل مولاہ برضائہ والکلیم

نہ ہے اونکو دوزخ کا غم زینہار
کہ دوزخ کرے اُسسے لابد فرار

یہی شرطِ اُمّت یہ لابد ضرور
کہ ہو دلمین حُبِّ حبیبی سے نور

خدا بعد اونکا تو سمجھے مقام
سمجھے دل سے یکتا وہ خیرُ الانام

مُنزّہ وہ شرکت سے بین الورا
تو ادراکِ خلقت سے وہ ماورا

نہین اونکا واللہِ ممکن نظیر
کہ ہے وہ علیٰ کُلِّ شیئٍ قدیر

کہ چاہا نہ ایزد نے اونکا نظیر
تو کسطور ممکن نظیرِ بشیر

جمالِ خدا وہ خدائے جمال
وہ نورِ خدا ہی نہ ہے ذوالجلال

وہ نورِ بقا ہے نہ اونکو زوال
سرورِ لقا وہ نہ ہے بے مثال

وہ مشکاتِ ازلی وہ ابدُالآباد
وہ مصباحِ قدوس، ربّ العباد

وہ قندیلِ سُبحان سبحان ہے
کہ جسکی صفائی وہ قرآن ہی

چو کوکب وہ ہی بر سمائے قدم
وہ دُرّی سرمد بآفاق ہمسم

منوّر وہ از زیت شجرِ عظیم
نہ شرقی نہ غربی ز کنزِ قدیم

وہ نورٌ علیٰ نورِ بے مثل نور
وہ ظاہر وہ باطن وہ یکتا غفور

نہ اُن دو مین حائل مگر یک زجاج
اسی پردہ دُوئی کا ہوا ہے نجاج

صفت ذاتمین ہی زجاج لطیف
بچشم لطافت نگر اے کثیف

نہ وہ عین ہی بھی نہ وہ غین ہے
بغیرِ زجاجہ وہی عین ہے

خیوری ز نورِ سراجِ منیر
منوّر ہوا جو وہ بیشک بصیر

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مَثَلُ نُوْرِہٖ کَمِشْکٰوۃٍ فِیْہَا مِصْبَاحٌ اَلْمِصْبَاحُ

جو میری رضا اُسکو منظور ہے
کہ جسطور وہ عہدِ مسطور ہے

تو راضی نہونگا مین رب سے کبھی
مگر جاوے جنت مین اُمّت سبھی

نہ زنہار عہدِ خدا کا خلاف
کہ یہ از محالات ہی صاف صاف

توکیونکر نہ غنچۂ مرامِ جنان
شگفتہ گلے ہوز بادِ جنان

نہ غمناک ہون اب دلِ خستگان
وہ جنت مین جاوین سبھی شادمان

کلیمِ خدا نے کیا یہ سوال
بوقتِ مُناجات باذوالجلال

کہ یارب تو فرما بلطفِ عمیم
کہ کیا فرق ہی درحبیب وکلیم

دیا مجکو تو نے خطابِ کلیم
حبیبِ خدا وہ رسولِ کریم

ہوا تب یہ فرمانِ پروردگار
کہ دونوین یہ فرق ہی آشکار

کہ ہر کار مین تجکو میری رضا
مُقدّم شب و روز بے امترا

یہی ہے کلیمِ خدا کا مقام
رضائے خدا کا وہ طالب مدام

کرے کار جو کچھ خدائے مُجیب
تو منظور اوسین رضائے حبیب

خلافِ رضائے حبیبِ خدا
نہ ہرگز کرے کچھ خدائے سما

مقامِ حبیبی یہ پُرنور ہے
کہ اونکی رضا رب کو منظور ہے

کلیمِ خدا و خدا کا خلیل
یہ ہین طالبانِ رضائے جلیل

خدا کی طلب ہی رضائے حبیب
حبیبِ خیوری زہے یہ نصیب

رضائے حبیبی کا طالب خدا
خدا کی قسم اب نہین غم سدا

جو تیری رضا اُسکو منظور ہے
تو اُمّت یہ جنت مین مسرور ہے

۲

ہوا تجکو معراج بر کوہِ طور
ہوا اونکو معراج بر عرشِ نور
قدم تیرا ہی طور پر بیگمان
قدم آنکا لاریب در لامکان
کہ نعلین کف پائے خیرالورا
وہ عظمت مین برتر ز عرشِ علا

لما جاء موسیٰ لمیقاتنا الایۃ

کہ اوس طور پر جبکہ آئے کلیم
یہ آنے سے موصوف نزد فہیم

کیا فعل منسوب سوئے کلیم
کہ ہستی مین تھے وہ بوصف سلیم

جو آوے وہ ہستی سی ہشیار ہے
لیجاوین اُسے جو وہ سرشار ہی

جو آنا صفت ہی برائے عوام
لیجانا ز نعت خواص کرام

جو آوے نہ فانی ز وصف وجود
جو فانی لیجاوین تسے باسعود

جو آوے تو شاید نہ پاوے وہ بار
بلاوین جسے اوسے جا نہا نشا

کرین یاد اوسکو ہمہ بار بار
کہین کب مشرف کرے وہ نگا

وہ لاریب مطلوب ومذکور ہے
وہ محبوب در عین چون نور ہی

وہ مخصوص بیشک مراد مرید
وہ منصوص باصد وداد وحید

لہذا ہوئی لن ترانی ندا
کلیم خدا کو جو موصوف جا

نظر کر بسوئے جبل آئے کلیم
کہ ہرگز نہ دیکھے تو ذات قدیم

صفاتی تجلی سے توبے قرار
کہ خیمۂ صفتہا ہوا آشکار

یہانتک تو بیتاب ہی بیگمان
کہ طوطئے جان ہو جانسے روان

تو دیکھے نہ زنہار ذات قدیم
یہ دیکھئے جو ہے اہل خلق عظیم

نہ مازاغ ہرگز نہوئے طغیٰ
وہ چشم حبیبی بوقت لقا

کہ سبوح قدوس کحل البصر
قدم کی ادا اوسمین ہی سربسر

حیائے ازل سے وہ سرشار ہی
ابد جسکے مژگانیہ جان بار ہی

وہ ہی شرمگین کنز مخفی سدا
نگاہ خدا جسے ہووے ادا

فِی زُجَاجَةٍ اَلزُّجَاجَةُ کَاَنَّهَا کَوْکَبٌ دُرِّیٌّ یُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَکَةٍ زَیْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِیَّةٍ وَّلَا غَرْبِیَّةٍ یَّکَادُ زَیْتُهَا یُضِیْٓءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ وَیَضْرِبُ اللّٰهُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰهُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اَلْآیَة

دُوم فرق یہ ہے بقولِ خدا
کہ لابد مُحبِّ خدا ہے کلیم
خدا سبکا مقصود و محبوب ہے
خدا کا جو مطلوب و مقصود ہے
خدا اوسکا حامد مُحبِّ قدیم

کلیم و حبیبی مین سا اے باصفا
خدا ہے مُحبِّ حبیبِ قدیم
ہمہ اوسکے طالب وہ مطلوب ہے
وہ محبوبِ محمودِ محمود ہے
کہان یہ حبیبی کہان وہ کلیم

جو محبوبِ محبوب محبوب ہے
غیوری کا بیشک وہ مطلوب ہے

سوم یہ کہ لابد کلیم مبین
وہ در روز آئے برائے سوال
کہ در روز دربارِ شاہِ انام
تو لاریب معراجِ موسٰے کلیم
کہ مقصود و معہود اوسکے سوال
وہ معراجِ خیر الوریٰ ئے حبیب
کہ آئے نہ خود یہ برائے سوال
کہ وقتِ وصالِ ہمہ دوستان
خدا نیم شب پر یہی جسم و جان

گئے طورِ سینان پہ چون سائلین
گدائی کیا از خدائے نوال
وہ مفتوح لابد برائے عوام
وہ در روزِ روشن ہوا اے فہیم
ولے اُسکے فائز نہ وہ ذی کمال
ہوا اونکو لاریب در شب نصیب
کہ اِنکو بُلایا برائے وصال
بلاریب در نیم شب بیگمان
کہ جسمین ہوا وصلِ جانِ جنان

یہانتک ہوا قاب قوسین مین — کہ باقی نہ تھی قید اثنین مین
نہ مین اور تو کا وہان کچھ نشان — وہی وصل اَو اَدنیٰ بیشک عیان
نہ تعبیر مین ہو یہ وصفِ نہان — کہ یہ سرِّ جانان عیان پیشِ جان
وہ میمِ مکان پر ہوا جبکہ لا — تو کانَ اللہ باقی نہ تھا دوسرا

کَانَ اللہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ ثَانٍ

یہ لام و اَلِف میم سے ہے متّصل — وہی ایک ہی لام ہے منفصل
وہی لام کانَ و ہی لامکان — مکان مین نہو لام کانَ عیان
اَلِفْ لام ہی میم تاجِ کتاب — اوسی تاج سے ہے یہ جملہ نتاج
یہ ترتیب لازم برائے مکان — کہ بیشک رہی کچھ دوئی کا نشان
یہ دارِ اَلَم ہے یہ دارِ فراق — کہ ہجرانسے دل پر رہی احتراق
و لے لامکان ہی مکانِ وصال — تو لابد ہوا لام کا اتّصال
بلاریب لام و اَلَمْ دو نگار — و لے در حقیقت ہے یکے آشکار

خیوری زبان بند دیگر مگو
وہی ایک رَبّی وہی ایک ہو

ہوا اوس بیانسے یہ بیشک نصیب — کہ منظور ایزد رضائے حبیب
تو از عدم اقرارِ عمّ رسول — نہ زنہار لازم یہ نزدِ فحول
کہ ایزد کو ارضائے خیر الوریٰ — نہ منظور و مطلوب در ہر سرا
نہین بلکہ مقصودِ ربّ الانام — رضائے حبیبی علیہ السّلام
لہذا کیا ردّ علمائے دین — محدّث مفسّر جو ہین بالیقین

لہذا یہ قرآن مین فرمان ہی — کہ لاریب تیری یہی شان ہی

سُبحانَ الَّذِیْ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا اَلآیۃ

کہ اِسرائے تیرے یہ سبحان ہی — کہ سُبحانَ رَبّی یہ کیا شان ہی
یہ وہ شانِ غُفرانِ عصیان ہی — کہ شانِ خدا کی وہ بُرہان ہی
یہ وہ شان ہے نورِ ایمان ہی — کہ شانِ خدا جسّے با شان ہی
یہ وہ شان ہی رب کا تبیان ہی — کہ شانِ الٰہی وہی شان ہی

خیوری یہی شانِ سبحان ہی
کہ سُبحانَ رَبّی خدا شان ہے

تو ہی اونکا اِسرائے تالامکان — مکان اور مکان جہان بے نشان
تو اسرٰی حقیقت ہی خدا کی ضرور — ہوا جسکا بہرِ حبیبی ظہور
کہ رب نے بلایا اوسے جو حبیب — وہان جو نہ ہرگز کسیکو نصیب
کہ فانی یہ از جملہ ذات و صفات — نہ ہی دو دِ نفسی درین نورِ ذات
مِنَ اللہ یہ فِی اللہ مَعَ اللہ مدام — یہ باللہِ باقی نہ اِسمین کلام
تو حق نے کیا وصف اپنا بیان — کہ مجھین وہ فانی دوئی بی نشان
کرون وصف اُسکا مین کیونکر بیان — وجودِ بیا نین نہو وہ عیان
کہ وہ سیر جبروت و لاہوت مین — نہ در مُلکِ ناسوت و ملکوت مین
گئے طرفۃ العین مین با سرور — کہ عینک سے چون دید کا ہو عبور
حبیبِ خدا کو ہوئی یہ ندا — کہ نزدیک آ جلد اے مُصطفا
کہ تجکو بلایا برائے وصال — نہو وصل ہرگز بجز اِتصال

مراد اللہ فلا اشکال وکم طلب صلی اللہ علیہ والہ وسلم لامتہ امورا وھو فی مقام الرضاء دائما واذا وعد بالارضاء فلا بد من ادخالہم الجنۃ فلا ینبغی ان یجترأ احد علی ابطال الروایات باوھام الشبہات وظاھر ان لکفر نسبۃ الی اللہ باعتبار فاعلیتہ لہ وایجادہ ونسبتہ الی العبد باعتبار محلیتہ واتصافہ بہ وانکارہ باعتبار النسبۃ الثانیۃ والرضاء باعتبار النسبۃ الاولی وقال فی شامل امام الحرمین علیہ الرضوان فی الکونین لم یثبت عندنا وجوب الرضاء بالقضاء فان الانسان اذا اعترتہ الآلام واکتنفتہ الاسقام لا یجب علیہ فی الدین ان یطمئن الیہا ویرضی بہا ولا علیہ ان یکرھہا ویبدی قلقا منہا وما ورد من الخبر ان اللہ تعالی یقول من لم یرض بقضائی فلیطلب ربا سوائی فھو من الاحاد لا تقوم بہ الحجۃ فی القطعیات ثم یعارضہ استعاذۃ النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم من قضاء السوء

سنو اوسکا اب تم ملخص بیان
کہ دو نسبت فعل ہین بیگمان

یکے نسبت فعل سوئے خدا
کہ پیدا کیا اوسکو رب السما

دگر نسبت فعل سوئے عباد
کہ ہو انسے ظاہر فساد و سداد

یہ موصوف افعال ہین لا کلام
کہ ظاہر مین فاعل یہ نزدیک عام

تو عدم رضائے رسول و خدا
بعصیان و نسیان جملہ ورا

وہ عدم رضائے شفیع الانام
کہ آتش کا دوزخ نہووے مقام

تو یہ نسبت بندگان سے ضرور
کہ ظاہر ہوئے اِنسے جملہ شرور

تو ہرگز نہین اِسمین چون وچرا
کہ لا ارض فرماوین خیر الوریٰ

اوسے جو مواہب سے مذکور ہے		تمسّک وہابی کا پُرزور ہے

قال فی نجم المبین لرجم الشیاطین واما تمسك الفرقة النجدیّة هی المعروفة فی الهند بالوهابیّة وفی الحقیقة هی اللهابیّة فی نفی الشفاعة المحمدیّة ٭ وفی ان الحضرة الالهیة لاتطلب المرضات الاحمدیّه علی اهلها الصلوٰة والتحیّة ٭ بهذه عبارة المواهب اللدنیّه ٭ وما یغتر بعض الجهال من انه صلی الله علیه واله وسلم لایرضی وواحد من امته فی النار اوان یدخلها احد من امته من غرور الشیطان فانه صلی الله علیه واله وسلم یرضی بما یرضی به ربه وهو اعرف بحقه من ان یقول لاارضی فقد رده الجهابذة المحققون الکملاء والاساتذة المدققون النبلاء جزاهم الله فی الدارین خیر الجزاء کالعلامة الشریف الصفوی فی شرح الشفاء والفهامة شهاب الدین الخفاجی فی نسیم الریاض قدس الله تعالیٰ سرهما الفیاض والامام الهمام الزرقانی فی شرح المواهب المذکور للقسطلانی علیهما الرضوان الصمدانی حیث قال بانه جرءة وسوء ادب ولایبعد ان یکون عذاب العصاة بغیر مرضی لله تعالی فلا یرضی به رسوله صلی الله علیه واله وسلم ایضا لان رضاءه علی وفق رضاء ربه والرضاء بالمقضی قد یکون مذموما فاذا لم یرض بعصیانهم ودخولهم النار لعدم رضاءه به فیدخلهم الله الجنة ولو بالاخرة للوعد به والرّضاء بفعل الله انّما یجب من حیث انه فعل المولی الحکیم لا من حیث هو فی ذاته والمنفی فی الحدیث الثانی وهو لایرضی بدخول احد من امته النار من حیث هو فی ذاته لا من حیث انه

اُولِی قُرْبٰی مِنْ بَعْدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحَابُ الْجَحِیْمِ

کہ لائق نہ یہ بہرِ خیر الوریٰ — نہ بہر ہمہ مومنان اے فتا
کہ غفران مانگین زپروردگار — طلب مغفرت کی کرین آشکار
برائے ہمہ کافران ای فہیم — ہوا جبکہ ظاہر وہ اہلِ جحیم
اگرچہ اقارب وہ ہون کافران — چو پدر و پسر جو کہ لختِ جنان
سنو اے عزیز و بفکرِ سلیم — کہ دائم رہو بر رہِ مستقیم
کہ اس قول مین نزدِ علمائے دین — بدو امر ہے اختلافِ مبین
یکے امر لاریب شانِ نزول — تو اطوارِ اربعہ ہین وہ ای فحول
کسینے کہا وہ باُمِّ حبیب — تو لابد یہ مردود نزدِ لبیب
علیِّ ولی سے جو اصلِ اصول — ہوا شخصِ داعی کے حق مین نزول
کہ مومن وہ لاریب تھا بیگمان — ولے مانگتا از خدائے جہان
برائے پدر مادرِ مشرکان — کہ مغفور کر اونکو ای مہربان
تو اوسکو کیا منع مشیرِ خدا — کہ اونکے لئے تو نکر یہ دعا
کہ بیشک وہ تھے از ہمہ مشرکین — تو مشرک نہ مغفور ہو بالیقین
تو اوسنے کیا اسطرح التجا — خلیلِ خدا نے کیا کیون دعا
کہ آزر بلاریب از مشرکین — تو کیونکر وہ مغفور ہوئی امین
تو پھر آپنے پیشِ خیر الانام — کیا عرض داعی کا جملہ کلام
تو نازل ہوا تب یہ قولِ قدیم — کہ داعی نہو بہرِ اہلِ جحیم
کہ مشرک جو ابدی ہوا آشکا — تو مغفور ہووے نہ وہ زینہار

خدا نے کیا جبکہ عہد رضا — تو کیونکر نہ اُمت کو بخشے خدا
جو مانگا خدا سے شفیعُ الورا — تو لا بد خدا نے کیا وہ عطا
بہر طور چاہے وہ انکی رضا — رضائے محمدؐ رضائے خدا
تو زنہار لائق نہ یہ اے امین — کہ جرأت کرین بے ادب منکرین
باوہامِ شبہات اِبطال پر — کہ باطل کہین قولِ خیرُ البشر
نہ ہر جا رضا با قضا ہی ضرور — بسے جائے پر یہ رضا پُر فتور
رضا با قضا جو کہ مذکور ہے — حدیثِ خدا مین جو مشہور ہے

مَن لم یرض بقضائی فلیطلب ربًا سوائی

تو حجت کا اِسسے نہووے قیام — امورِ یقین مین کبھی ای فہام
کہ لا بد یہ ہے از حدیثِ احاد — تو حاصل نہو اِسسے قطعی مراد
نہین دیکھتے منکرانِ لئام — پناہ مانگتے رب سے خیرُ الانام
ہمیشہ یقینًا ز سوءِ القضا — تو ہر جا قضا پر نہ لازم رضا
یہ مضمونِ بالا جو مذکور ہی — یہ شرحِ مواہب مین پُر نور ہے
بھی شامل وہ صفوی جو شرحِ شفا — بھی ہے در نسیم ریاضِ صفا
مفصّل یہ نجم المبین مین نگار — یہان مختصر وہ ہوا آشکار
نہ منکر کا باقی یہان قیل و قال — مگر ایک اِسطور جائے سوال
کہ تصدیق سے عمِ شاہِ شہان — ابو طالبِ مشفق و مہربان
ہوئے جبکہ مومن وہ نزدِ خدا — تو کیونکر یہ فرمانِ ربُّ الورا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوٓا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوٓا

قال فی مفاتیح الغیب والکشف عن قناع الریب والتحبیر والتحریر لاقوال
ائمۃ التفاسیر وغیرھا من زبر المھرۃ النحاریران فی سبب نزول قولہ تعالیٰ
ما کان للنبی والذین امنوا الی ان ابراھیم لاواہ حلیم وجوہ اولھا ما
روی عن سعید بن المسیب عن ابیہ ان ھذہ الایۃ نزلت فی حق ابی طالب
عمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم والثانی ماروی عن سیدنا علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ انہ سمع رجلا یستغفر لابویہ المشرکین قال فقلت لہ اتستغفر
لابویک وھما مشرکان فقال الیس قد استغفر ابراھیم علیہ السلام لابیہ
فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت ھذہ الایۃ اخرج ابن سعد
عن سیدنا علی رضی اللہ عنہ انہ قال واللہ ما نزلت ایۃ الا وقد علمت
فیما نزلت واین نزلت وعلی من نزلت ان ربی وھب لی قلبا عقولا
ولسانا ناطقا وکفاہ شرفا والثالث ماروی عن عبد اللہ بن مسعود
رضی اللہ عنہ انھا نزلت فی اُمّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الفوائد
البارزۃ وسبل النجاۃ والاکمال والعیون والتحریران ھذا الحدیث
والحدیث الاخر امی مع امکما مع ضعف الاسناد من الاحاد لا تقوم بھا
حجۃ فی معارضۃ النصوص القاطعۃ والاخبار الصحیحۃ الساطعۃ وھی التی
بلغت مبلغ التواتر وقد تقرر فی علوم الحدیث ان سبب النزول حکمہ
حکم الحدیث المرفوع لا یقبل منہ الا الصحیح المتصل الاسناد لا ضعیف
ولا مقطوع فاین ذلک فان احتج المنکر فی التعذیب والنیران بالضعیف
والمقطوع فھلا نتشبث بالنجاۃ والجنان بالموصول المرفوع وعلی المنکر

ولو فرض اُسکے لئے ہو دعا — شفیع الورا سے بصد التجا

لہذا یہ فرمانِ پروردگار — پس قولِ مذکور ہے آشکار

وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرَاهِيمَ لِأَبِيهِ إِلَّا عَنْ مَوْعِدَةٍ وَعَدَهَا إِيَّاهُ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُ عَدُوٌّ لِلَّهِ تَبَرَّأَ مِنْهُ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ لَأَوَّاهٌ حَلِيمٌ

اِسیطور بھی قصۂ یک جوان — وہ مذکور و مسطور ہے بیگمان

یہ قولِ چہارم بشانِ نزول — کہ نازل یہ آیت بعمِّ رسول

دگر امر جسمین ہوا اختلاف — طلب مغفرت کی وہ ای فیحصاف

کہا بعض نے جو ہوا وہ فہیم — کہا بعضنے اسطرح اے فہیم

کہ اُسسے صلوٰۃِ جنازہ مراد — برائے منافق جو اہلِ عناد

منافق جو ظاہر مین ہین مومنین — حقیقت مین بیشک وہ ہین کافرین

توجب ہووے ظاہر کہ وہ کافرین — اگرچہ وہ ظاہر مین تھے مومنین

تو اونپر صلوٰۃِ جنازہ ادا — نہ ہرگز کرو تم یہ امرِ خدا

کہ مغفور اُسسے نہ وہ زینہار — کہ لاریب وہ اہلِ دار البوار

جو ہے منع اوّل برائے لئام — صلوٰۃِ جنازہ سے ای نیکنام

وَلَا تُصَلِّ عَلَىٰ أَحَدٍ مِّنْهُم مَّاتَ أَبَدًا

تو لاریب وہ امرِ مخصوص ہی — عموماً یہان امرِ منصوص ہی

کہا جسنے ہر دو برابر درین — منافق وہ مظہر جواز مشرکین

تو یہ قول اوسکا بسے ہی غریب — مخالف یہ آیت کے نزدِ لبیب

مفصّل یہ نجم المبین مین بیان — ولے مختصر ہی وہانسے یہان

کہ قطعی تہ وہ قول پروردگار — یکے چار و دو امر پر آشکار
ولے تین و دو پر ہوا احتمال — نہ اُم نبی کا کرو تم خیال
تو برطبق تسلیم نزد فحول — اگر اوسکا عم نبی پر ہے نزول
کہ جسطور بالا ہوا ہے رقیم — کہ ہوا اسنے قطع نزاع رحیم
تو اسطور سے اُسکا ہی یہ جواب — لبیبونکے نزدیک بے ارتیاب
کہ ہر جائے کا حکم لازم ضرور — کرین ضبط اسکو جو اہل شعور
کہ در لیل معراج خیر الورا — درود خدا اونپہ صبح و مسا
براق جنان پر ہوئے وہ سوار — جو تھا بغل سے دون و فوق حمار
زمکہ باقصیٰ کیا جب نزول — کہ ہون وہ امام رسل ای فحول
تو فی الفور باندھا براق جنان — بحلقہ کہ مخصوص ہی بہر آن

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتيت بالبراق وهو دابة ابيض طويل فوق الحمار ودون البغل فركبته حتى اتيت بيت المقدس فربطته بالحلقة رواه مسلم عن انس بن مالك رضي الله عنه

یہ لاریب ظاہر کہ ای ہوشیار — براق جنان سے نہوزینہار
کہ مامور جاسے کرے وہ فرار — کہ طاعت پہ اہل جنان جان نثار
مطیع خدا و مطیع رسول — ہمہ جنتی اسپہ جملہ فحول
ولے اس لئے ربط خیر الانام — کہ ہر جائے کا حکم لازم مدام
کہ اس دار دنیامین جو ہین دواب — تو یہ داب اُنکی بلا ارتیاب
کہ مربوط اُنکو کرین خاص و عام — کہ ہی لفظ دابہ پہ حکم انام

الخاسر اللئیم ان ینظر الی ما قال اللہ القدیم من بعد ما تبین لہم انہم اصحاب الجحیم والحال انہا رضی اللہ عنہا کانت من اہل الفترۃ منقہ ومعہذا احیاہا اللہ فآمنت ایضا کما فی الزبر المتاً نقہ فکیف تبیّن لذلک المنکر الموذی الرجیم معاذ اللہ انہا من اصحاب الجحیم فہو من الذین یوذون اللہ ورسولہ فعلیہ لعنۃ اللہ والعذاب الالیم انتہی ملخصاً والرابع ما روی عن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہما ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال کان ابی یصل الرحم ویقری الضیف ویمنح من مالہ فاستغفر لہ یا رسول اللہ فقال مات مشرکا قال نعم فقال فی ضحضاح من النار لانہ ما قال یوما اعوذ باللہ من النار فانزل اللہ تصدیقا للرسول ما کان للنبی والذین امنوا الی اخر الآیۃ وقد حملوا قولہ تعالی ما کان للنبی والذین امنوا ان یستغفروا للمشرکین علی صلوۃ الجنازۃ والدلیل علیہ انہ تعالی منع من الصلوۃ علی المنافقین وہو قولہ ولا تصل علی احد منہم مات ابداً وفی ہذہ الآیۃ عمّ ذلک الحکم ومنع من صلوۃ الجنازۃ علی المنافق الذی تبیّن انہ من المشرکین وانکان فی الظاہر مومناً ومن قال سواء کان منافقاً اوکان مظہراً لذلک الشرک فہذا قول غریب مخالف للآیۃ الکریمۃ

سنو ای عزیز وبسمع قبول		کہ ہو تمسے راضی خدا ؤرسول
کہ لابد ہوا جبکہ یہ اختلاف		تو ظاہر ہوا اسّے یہ صاف صاف

سزاوار ہے وہ بحکمِ جنان | وہ سرِّ نہان وہ نہ امرِ عیان
وہ غفرانِ تصدیق ہی بیگمان | وہ مطلوبِ محبوبِ جانِ جنان
کہ جسمین رضائے شہِ لامکان | کیا عہد اوسکا خدائے جہان
تو اوسکو نہ زنہار کر تو عیان | وہ حفظِ جنان ہو جنانسے بیان
شریعت طریقت حقیقت ہو گر | چہارم جو ہی معرفت اے پسر
یہ دودہ و دہی مسکہ گھی کے مثال | یہی امرِ قرآن بلا قیل و قال
ہوا حکم ان چار کا آشکار | شریعت پہ ہر شہ کا لابد مدار
خلافِ شریعت جو دنیا مین کا | نہ زنہار منظورِ پروردگار
خصوصاً جو اہلِ شریعت مدام | تو اونکا شریعت پہ حیلہ کلام
طریقت حقیقت نہ اونپہ عیان | ظواہر پہ لاریب اونکا بیان
نہ دیکھین وہ مسکہ جو در شیر ہے | نہ اس وید سے اونکو تبصیر ہے
نہ بیندہ کی اونکو توقیر ہے | کہ ظاہر مین بی مسکہ وہ شیر ہے
نہ ظاہر مین ہی اوسپہ مسکہ روان | جو بیندہ بولے وہ امرِ نہان
نہان کے نہ قائل وہ اہلِ عیان | جو اوسپر عیان انپہ لابد نہان
کہ ہی علم اونکا نہایت قصیر | نہ اوس علم زخار سے یہ بصیر
کہ ہی علم انکا ز تعلیم اب | نہ ہے علم انکا ز تعلیم رب
یہ ترکیب حرفی اسی مین وہ صوت | اسیکے لئے سہو ہی اور فوت
بلا حرف وہ علم بے صوت ہے | نہ کچھ سہو اوسمین نہ کچھ فوت ہے
وہ علمِ لدنی نہ اوسکو زوال | جو ہی علمِ امی ابی قیل و قال

اگرچہ وہ از حکمِ پروردگار — نہ ماموُر جا سے کرے کچھ فرار

اِسیطور حکمِ جنان و لسان — وہ جاری بہر دو نہ اسمین گمان

جو تصدیقِ دل ہی براقِ جنان — مطیعِ خدا و نشۂ مُرسلان

تو ماموُر جا سے نہ اُسکو فرار — وہ اَقصٰے سُویدائے دل نامدار

ولے جو زبان شلِ حلقہ ضرور — تو مربوط اُسّے کرین ذیشعور

بجلے جو اقرار ہی اے فہیم — بہ بیتِ مقدّس جو صدرِ سلیم

کہ حکمِ لسان اُسپہ ہو آشکار — کہ ہی اَمرِ شرعی کا اُسپہ مدار

اِسیطور غفرانِ تصدیق جو — نہ زنہار محتاجِ اقرار وو

ولے اوسپہ جاری نہ حکمِ زبان — کہ ظاہر کرین اُسکو در مردمان

نہ تصدیق پر گر وہ حکمِ لسان — تو غفرانیہ جاری نہ حکمِ زبان

وہ تصدیق جسطور ہے در جنان — اوسیطور غفران زبانسے نہان

نہانکو نہان بھی عیانکو عیان — یہ حکمِ عدالت نہ اِسمین گمان

منافق جو منکر ہوا در نہان — تو ہی درکِ اَسفل اُسیکا مکان

جو اِنکار اوسکا نہان در جنان — تو وہ درکِ اَسفل مین ہووے نہان

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ الآیۃ

وہ تصدیق ہی جسکے دلمین نہان — جنانمین وہ لابد نہان از جہان

مُصَدِّق جو بے یارِ اقرار ہی — خلافِ مُنافق وہ دلدار ہی

تو حاصل ہوا اِسّے نزدِ لبیب — کہ فرمانِ ایزد بسوئے حبیب

کہ اُمّت کو ہو پند اُسّے نصیب — نہ وہ امرِ شرعی مین ہووے مُریب

کہ جسمین نہ زنہار حظِّ لسان — نہو جسپہ جاری وہ حکمِ زبان

تو جسطور بالا ہوا ہے رقیم — کہ اَلعشق نارٌ سے نارِ جحیم
جلے وہ کرے اُسسے لابد فرار — نہ پیش محبان اُسے ہو قرار
تو ممکن کہ با فضل پروردگار — محبو نپہ لاریب گلزار نار
سمندر رہے نار مین باقرار — نہ گاہے اُسے نار سے ہو [illegible]
نہو نار سے اوسپہ زنہار عار — کہ در اصل گلزار ہی اُسپہ نار
بحکم شریعت کہین لفظ نار — بحکم حقیقت وہ نورِ کبار
نہ ہے فرق زنہار در نور و نار — مگر وہ کثافت وجودی شمار
جو اَلعشق نارٌ سے ہی قلب حار — تو ہے نار کب اُسکو ہووے قرار
جو ہی مثلِ مینڈک بچاہِ وجود — جلے نار [illegible] مثلِ [illegible]
تو کب تاب اُسکو ز نارِ جحیم — کہ وہ نارِ دنیا سے ہووے [illegible]
جو مثلِ سمندر ز نارِ سلیم — وہ ہی نارِ عشقی مین دائم مقیم
تو کیا خوف اوسکو ز نارِ جحیم — کہ اَلعشق نارٌ کا ہو [illegible]
محبون کے نزدیک نارِ جحیم — وہ ہی خس از کوئے حب صمیم
جو ہی مثلِ مینڈک بچاہِ غرور — وہ یقین ہین کرے اُسکو منکر ضرور
کہ ادراک اُسکے سے لابد وہ دور — نہ باور کرے اُسکو وہ بے شعور
کہ در آب آتش ہے بسے اختلاف — یہ ضدین لاریب ہین صاف صاف
وہ ماہر بلاریب از آبِ چہ — تو کب نارِ چہ سے نہو اشتبہ

جیوری کا واللہ یہی بس جواب
محبِّ نبی کو نہو وے عذاب

تو اہلِ ظواہر نہون صابرین
خلافِ ظواہر جو دیکھین کہین
وہ گرچہ حقیقت مین حق الیقین
وہ لے اہلِ ظاہر نہون مومنین
پہ کیونکر کرین صبر اُسے نیکنام
کہ مالم تحط انکا لابد مقام

وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَالَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا الآیہ

یہ فرمان خضری بقلبِ سلیم
کہ سے ابنِ عمران یعنا کلیم
یہ میری جو رفتار و گفتار ہے
تو لاریب وہ سرِ اسرار ہے
نہین علم تیرا اُسے جب محیط
تو کیونکر کرین صبر تو اے وسیط
نہ جب فعلِ خضری پہ موسیٰ صبور
تو کیونکر کرین صبر اہلِ ظہور
لہذا ہوا امرِ پروردگار
کہ جنکا ظواہر پہ دائم مدار
نہون ماہرِ سر وہ زینہار
تو ہو فتنہ اونمین بسے آشکار
خصوصاً جو ہین مومنانِ عوام
کہ ہرگز نہ وہ اہلِ تفریق تام
تو وہ ہر تصدیق سے بے خبر
نہین امرِ باطن پہ اونکی نظر
کرین مغفرت کی طلب بالیقین
بھی اُنکے لئے جو وہ ہین مشرکین
کہ اُس مغفرت پر کرین وہ قیاس
کہ تصدیق پر جسکا لابد اساس
تو ہو امرِ شرعی مین لابد فساد
کہ اس جا نہ تصدیق بالاعتماد
زبانیر ظواہر کا بیشک مدار
تو اقرار مین اختلافِ کبار
تو جسطور تصدیق ہے درجنان
اوسیطور غفران ہو در نہان
یہی حکم ہر شے کا ہے اقتضا
کہ ہو اُسکا ملزوم دائم ادا
عیانکو عیان ہو نہان کو نہان
یہی حکمتِ خالقِ دوجہان

یعنے مغفرت اسرار حضرت ابوطالب مین اختلاف ہے ۔

جو ہین جملہ خویشانِ خیرُ البشر — اگرچہ وہ دائم کسی غو پہ ہو

تو اونکا ادب ہمپہ لازم مدام — یہی مذہبِ عشق ہے لاکلام

سگِ کوئے دلدار کا احترام — محبّون پہ لازم بحبّتِ تمام

چہ جائیکہ بوطالبِ پُر وفا — حبیبِ خدا پہ وہ دائم فدا

مُصدّق وہ دل سے کہ یہ مُصطفےٰ — رسولِ خدا ہین شفیعُ الورا

یہ خیرُ الورا سیّدُ المرسلین ﷺ — حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

جو ہے دین اِنکا وہ دینِ خدا — یہ خلقِ خدا ہین خدائے ورا

ہمہ ننگ و ناموس انپر نثار — نہو عار اِنپر وہ ہو محبِ نار

تو اونکا ادب ہمپہ لازم مدام — نبی کا ادب یہ نہ اسمین کلام

رسولِ خدا کا نہ جنکو ادب — وہ ہین غرق تحقیر مین روز و شب

شرابِ اَنا سے وہ مخمور ہین — ہوائے خودی سے وہ مغرور ہین

وہ توحیدِ ابلیس پر جان نثار — ولی عہد اُسکے وہ درجملہ کار

وہ فرطوت یہ اُسکے خدمتگزار — ہوا اوسکے پیشے کا اِنپر مدار

یہ ہی اصلِ توحیدِ شیطان مدام — نبی کا ادب اُمّتی پر حرام

تو خویشانِ خیرُ الورا کا ادب — کرین کسطرح سے حرامی نسب

قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام من لم یعرف حق عترتی والانصار والعرب فھو لاحدی ثلاث اما منافق واما ولد زانیۃ واما امرء حملت بہ اُمّہ فی غیر طھر رواہ ابو الشیخ والدیلمی ھکذا فی الصواعق المحرقۃ

یہ لاریب فرمانِ خیرُ البشر — درودِ خدا اُنپہ شام و سحر

یہی دلمین تصدیق و اقرار ہے — نہ کچھ کار با نار و گلزار ہے

جہان دید مجکو ز دلدار ہے — وہی میرا گلشن وہ گلزار ہے

جَنان و زبانسے یہ اقرار ہی — یہی دلمین تصدیق صد بار ہی

محمدؐ کا جس جائے دیدار ہے — وہی جائے گلزار گر نار ہے

مجھے ذرّۂ نار درکار ہے — اوسی ذرّہ سے جملہ وہ نار ہی

جو در دست یہ اصلِ انوار ہی — تو شاخونسے کیا خوفِ اضرار ہی

نہ مجپر کرو طعن اے دوستان — کہ سودائے قلبی نہووے نہان

دلِ سوختہ ہے نہ مثلِ کباب — کہ سیلاب ہے اوسپہ دہ نیزہ آب

جلے نار سے پھر وہ جملہ شتاب — دلِ سوختہ پھر رہی در سراب

گہے دل حریق و گہے وہ غریق — نہ اِس غم کا ہرگز کوئی ہی رفیق

کہ اس حرق اِس غرقمین ہو انیس — ہنین بل ملامت کرین سب جلیس

نہ اِس آہ و زاری مین ہی دستگیر — سوائے محمدؐ شہے بے نظیر

حبیبی طبیبِ حریق و غریق — طبیبی حبیبِ شفیق و رفیق

توئی سوختہ دل پہ ہی اشکبار — دلِ غرقِ طوفان رسان بر کنار

یہ اَضداد اَنداد سے دے نجات — تو ربّی مجے بس توئی پاکذات

نہ مشرک موحّد سے ہے میرا کار — مجھے بس توئی نزدِ پروردگار

خیوری نہ کھا غم وہ غمخوار ہے

جو غمخوار ایسا تو غمخوار ہے

سنو اے عزیز و بگوشِ ادب — کہ لطفِ الٰہی کا ہے وہ سبب

کہ اوّل مین تحقیر خیرُ الانام	جو وِردِ وہابی بہر صبح و شام
دگر مین حقارت بسے بیگمان	برائے صَفِیُّ اللہ آدم عیان
ولے کبر مین ہین یہ دونو لعین	برابر برادر ذرا شک نہین
وہ ابلیس خورد و وہابی کلان	ولے ایک مادر سے ہین بیگمان
کہ بوجہل فرعون سے ہے اشر	کہ بیشک وہ موذیئے خیر البشر
ابوجہل سے ہی وہابی اَشَر	تو ہی درکِ اَسفل مین اُسکا مقر

اعلم ایہا الصفی والمحب الوفی ان فرعون عدوٌّ من اعداء الکلیم وا باجہل عدوّ حبیب اللہ الکریم و باللہ العظیم و بعلمہ القدیم ان سیدنا موسیٰ الکلیم علیہ الصلوۃ والتسلیم بنسبۃ الحبیب فی الدارین کبدِ الانسان فی مقابلۃ العین وہذہ مخدومۃ الیدین وجلی ان موذی العین اخبث من موذیّ الیدین فلہذا اکّد الطغیان بلام التاکید فی حق ابی جہل الطرید بخلاف عدیاہ فرعون العنید حیث قال اللہ الحمید فی کتابہ المجید اذہب الی فرعون انہ طغی کلا ان الانسان لیطغیٰ بل ذلک الطاغی الباغی المَرید اشد عداوۃ من ابی جہل والولید لانہما ما قراقط بالقول السدید فاظہرا العداوۃ والعناد الشدید وذلک الشقی مع دعوی الایمان وادّعائہ انہ الموحد بالجنان ارتکب الاستخفاف والاستہزاء فی شان نبینا خاتم الانبیاء علیہ اطیب الصلوۃ وازکی الثناء ہذا ملخص ما فی نجم المبین لرجم الشیاطین

جوابِ ہمہ شبہات وخرافاتِ منکرین ﷺ در طہارتِ

کہ جو خویش میرے و دیگر عرب — مہاجر و انصار اہلِ ادب
نہ جانے کوئی ولیسے اُنکے حقوق — تو خالی نہ اِن تین سے وہ علوق
منافق وہ ہے یا کہ ابنِ حرام — زنا سے وہ پیدا ہوا لا کلام
و یا حمل اوسکا ہوا باقرار — بلا طہر در حالتِ خُبث دار
کہ در حالتِ حیض حملِ پسر — پلیدی ہین لابد ہوا مستقر
تو جب خُبثِ باطن سے اُسکی سرشت — وہ ہے لتۂ حیض با خوئے زشت
تو منکر ز خویشانِ خیرُ العباد — کہ ہر طور ہے اُسمین خُبثِ نہاد
جو مذکور بالا یہ خرصِ لئام — کہ — رسولِ خدا نے علیہ السلام
چچا کو ہدایت نہ کی زینہار — تو کیونکر وہ شافع بروزِ شمار
تو علامہ راغب سے اسکا جواب — سفینہ مین اسطور ہے ارتیاب
بھی علمائے دیگر سے ہے وہ عیان — وہ نجم المبین مین مفصل بیان

قال العلامة الراغب في السفينة والحافظ بن النقيب في التحرير عليهما رضوان الله القدير لا فرق بين خرص المنكرين اعبد اهدى عمه ابا طالب و بين قول ابليس أأسجد لمن خلقته من طين ط

کہ اسطور سے کہتے جو ہین منکرین — کہ اُس ایک بندے نے ای دور بین
ہدایت نہ کی عم کو باوقار — کہ اجرائے اقرار ہو آشکار
تو یہ خرص اُنکا وہ خرصِ لعین — کہ سجدہ کرون کیا مین از بہرِ طین
تو اُن دو مقالو مین ای نیکنام — نہین فرق زنہار نزدِ فہام
وہ قولِ وہابی یہ قولِ رجیم — یہ دونو بلا ریب اہلِ جحیم

سنو اب خیوری سے ای منصفان
که هو ردِّ شبهات جسّے عیان

که جمله جو شبهاتِ اهلِ شقا | تو هر ایک وه نزدِ اهلِ شفا
بایزد که مجروح و مردود هے | وه پر عیب مقبوح و مطرود هے
که یا هی وه مقطوع اسناد مین | و یا هے وه معلول بنیاد مین
و یا هے وه اسناد مین پر ضعیف | نه زنهار اوسپر اساس حصیف
و یا مفتری کا وه موضوع هے | وه قصّاص واضع سے مسموع هے
نه اوسکو کیا اخذ اهلِ بصر | که مردود وه نزد اهلِ خبر
و یا هے وه لابد حدیثِ احاد | معارض وه هی نزدِ اهلِ سداد
به نصِّ جلی و دلیلِ وفی | و یا هے وه منسوخ نزدِ صفی
نه ایسا کوئی اُسنے هرگز صحیح | که هو نزدِ ماهر وه لابد ملیح
نه منسوخ هو وه نه معلول هو | وه نزدیکِ مقبول مقبول هو

خیوری کیا صرف عمرِ طویل
نه اونکی ملی اوسکو سالم دلیل

حجاز و عراق و دگر شام و روم | گدائی کیا پیش اهلِ علوم
کیا جمع زین باب جمله مقال | کتب خانها سے جو موجود حال
تو دیکها که وه جمله مقطوع هین | وه مجروح لابد نه مسموع هین
نه یه مسئله از صلوة و صیام | که هو کتبِ فقها سے حلّ المرام
یه وه بحرِ زخّار هے بے کنار | که گرداب اُسمین بسے آشکار

نسبِ جنابِ شفیع المذنبین وایمان ہمہ آباؤ امہات
حبیبِ ربّ العالمین خاتم الانبیاء والمرسلین
صلوات اللہ وسلامہ علیہ وعلیہم اجمعین وعلیٰ آلہ
واصحابہ الطیبینَ الطّاہرین ✝

شیخ عبد الحق دہلوی قدّس اللہ سرّہ الخفی والجلی در شرح مشکوٰۃ فرمودہ اند
کہ علمِ اسلام والدین شریفین وتمامۂ آباؤ اُمّہاتِ جناب رسولِ کریم
علیہ الصلوٰۃ والتسلیم گویا مستور بود از متقدمین پس کشف کرد آن را
حق تعالیٰ بر متاخّرین وَاللہُ یَخْتَصُّ بِرَحْمَتِہٖ مَنْ یَّشَاءُ وَبِمَا یَشَاءُ مِنْ فَضْلِہٖ وشیخ
جلال الدین سیوطی رضی اللہ عنہ درین باب رسائل تصنیف کردہ وآن
را بدلائل اثبات نمودہ واز شبہ مخالفان جواب دادہ اند واللہ اعلم وعلمہ احکم

یہ در شرح مشکات مذکور ہے
جو بانامِ لمعات مشہور ہے
کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام
ہمہ اُمّہاتِ عَلَیْہِ السَّلام
وہ مومن مُسلمان ہمہ پاکذات
بلاریب ثابت یہ بالبیّنات
تو یہ علم علمائے پیشین پر
رکھا حق نے مستور ای ذی بصر
کیا کشف اونپر جو مُتاخّرین
تو لاریب اسمین وہ مُتقدّمین
کرے فضل ورحمت سے ربُّ الانام
جسے چاہے مخصوص باِحترام
جلالِ سیوطی نے ایدوستان
ہوا اونسے راضی خدائے جہان
رسائل کیئے اسمین تصنیف نیز
مُدلّل باثبات ہریک عزیز
دیا شُبہِ منکر کا اونین جواب
کسیطور باقی نہین اِرتیاب

سوا اسکے جسنے لکھا جو کلام
وہ ہی مبلغ علم اوسکا تمام

دلے حصر اوسپر نکر اے فہیم
کہ ہے فوق ذی علم کے یک علیم

کہا جسنے وہ ذات بے عیب ہے
تو یہ قول بے عیب لاریب ہے

کہ بسیار اوسنے کیا جست جو
کیا جمع اس باب کی گفتگو

کیا اوسنے امعان سے پھر نظر
بتوفیق و تطبیق اہل بصر

کہ توفیق اوسکی ہوئی بس رفیق
مددگار اوسکا خدائے حقیق

تامل کیا در ہمہ گفت گو
کیا اوسنے تفریق با جست جو

کہ طیب خبیثات مین امتیاز
کیا مثل مردان اصحاب راز

تو پھر وہ ہوا مثبت مدعا
بایقان و اتقان بے مترا

کہ وہ ذات ہر طور بے عیب ہے
نسب پاک اونکا نہ کچھ ریب ہے

نہ تحقیق جسکو ہوئی کچھ نصیب
وہ قائل کہ ناپاک نسب حبیب

کہ ہرگز نہ وہ اہل توفیق ہے
نہ توفیق سے اسکو تحقیق ہے

نہین علم اوسکو تو منفی ضرور
وہ جہل مرکب سے ہی پر غرور

نہ جانے وہ جانے کہ مین جانتا
وہ جاہل مرکب نہین مانتا

یہ ہے قاعدہ نزد اہل اصول
ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول

کہ جو قول مثبت وہ مقبول ہے
دگر قول منفی وہ معزول ہے

کہ مثبت کو ہی علم اسکا تمام
تو مثبت ہوا علم سے لا کلام

نہ منفی کو وہ علم حاصل ہوا
وہ اوس سے نہ زنہار واصل ہوا

تو انکار اسنے کیا اختیار
کیا جہل اپنا سبے آشکار

جو اہلِ طواہر کی فُلکِ عقول — ہوئی غرق اوسمین بقلبِ ملول
مگر جسکا مولا ہوا دستگیر — تو ہی باسلامت وہ روشن ضمیر

خیوری جو ربی مددگار ہے
تو کیا غم کہ یہ بحرِ زخار ہے

جو وہ نوح تیرا خدائے جہاز — تو جودی کنارے سے تو سرفراز
کنا ہو نمین ہی توز سر تا قدم — ولے کھا نہ طوفانِ دوزخکا غم
جو فُلکِ محبت پہ ہے تو سوار — تو دیکھے وہ دیدار جودی کنار
سُنو اے محبو بقلبِ صفا — نہ زنہار ہو تم ز اہلِ جفا
کہ مضمونِ بالا جو مسطور ہے — تو یہ اوسے مقصود و منظور ہے
کہ دیکھے سُنے تو اگر یہ مقال — معاذ اللہ مضمون یہ پُرملال
کہ ہی نقص و رنسبِ خیرُ البشر — اگرچہ وہ اندک کہ مسطور ہے
تو اوسپہ نہ کیجو کبھی اِعتماد — اگرچہ مصنف ز اہلِ سداد
کہ زنہار اُسنے نہ کی جست جو — ہوا مُعتمد غیر پر نیک خو
وہ عصمت جو ہے خاصۂ انبیا — ملائک نے بھی حظ اوسے لیا
تو اوسمین نہ ہے اُمتی کا مقام — اگرچہ وہ لاریب یکتا امام
ولے ہی یہ عصمت سے لابد کلام — کہ سب عیب سے پاک خیرُ الانام
نہ اِنکے نسب مین کبھی عیب ہی — ہمہ عیب سے پاک لاریب ہے

مُنزہ وہ شرکت سے بالاعتماد
خیوری کا لابد یہی اعتقاد

کہ جملہ تمسّک جو اونکا عیان
سخیفہ خسیسہ وہ ہے بیگمان

نہ ایسا کوئی اونمین اِتقان ہے
نہ ایسا کوئی اونمین بُرہان ہے

کہ ہو اُسّے اِثباتِ دعوی عیان
و لے اُنمین ہی ایک چیز نِہان

کہ جس مُدّعی کی وہی ہون دلیل
تو لاریب کا فر وہ بیقال وقیل

کہ لابد وہ موذیئے ربّ الورا
نہین بل وہ موذیئے ربّ السّما

تو اوسپر خدا کا عذابِ الیم
کتابِ خدامین یہ بیشک رقیم

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَعَنَھُمُ اللّٰہُ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ وَاَعَدَّ لَھُمْ

عَذَابًا مُّھِیْنًا۔ الآیۃ

وہ گرچہ ضعیفہ دلائل ضرور
خسیسہ تمسّک ہیسے پُرنستور

و لے مُدّعی پر وہ لابد قوی
کرین کفر اوسکا وہ فوراً جلی

اگرچہ بیان ہین وہ مُتشابہات
و لے کفر منکر پہ وہ بیّنا ستنت

جو قائل کہ ناپاک نسبِ حبیب
وہ ناپاک طینت وہ ابنِ لبیب

جو قائل کہ ہی پاک نسبِ حبیب
وہی پاک طینت نہے پُرلبیب

اسیطور آیاتِ مُتشابہات
وہ ہین کفر ملحد پہ بھی بیّنات

کیا ظاہری لفظ سے افترا
یدُ و وجہ دیگر جو ہے استوی

کہین اِسطرحسے کوئی منکرین
کہ وہ لن تنالوا جو قول مبین

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ

وہ ہے دال اِسپر بلا اِمترا
کہ دین عورتو نکو براہِ خدا

بُلادین وہ عُلماؤ سادات کو
وہ دین فی سبیل اللہ عورات کو

یہ ہی کشفِ اسرار و تحبیر مین		تو پڑھ مختصر یہ جو تسطیر مین

قال في كشف الاسرار والتحبير وغيرهما من زبر النحارير ان قول منكر نفي وقول المقر بطهارة نسبه عليه الصلوة والسلام وعلى آله واصحابه الكرام اثبات والحكم للمثبت لا للمنفي لانه سمعه وعلمه وحققه بغاية التحقيق ووفق بين الاقوال بنهاية التوفيق وبذل جهده بالنظر الدقيق وسعى فيه بالفكر الانيق فوجب العمل بقوله الرشيق وعليه الاعتماد وبه التوفيق

کرو غور و انصاف ای مُنصفین — سنو صاف دل سے نہو منکرین
کہ ہے اہلِ انکار کی جو دلیل — وہ مقطوع و معلول نزدِ نبیل
ویا ہے وہ موضوع یا از آحاد — ویا ہے وہ منسوخ بالاِعتماد
ویا ہی وہ مجروح ازبس ضعیف — نہ مقبول زنہار نزدِ حصیف
ہوا جب روا اُنسے نزدِ لئیم — تمسک بَاِثباتِ نارِ جحیم
تو کیونکر نہ جائز وہ نزدِ فہام — بَاِثباتِ ایمان برائے کرام
براہین اسکے بہت سے قاطعہ — نصوصِ صریحہ سے وہ ساطعہ
جو مرفوع ہین وہ حدیثین تمام — کہ وارد جو ہِن باب مین ای فہام
تو اونکا تواتر یہ واصل مقام — یہ اظہر من الشمس نزدِ عظام
نہ معلول اونمین نہ مقطوع ہی — نہ منسوخ اونمین نہ موضوع ہی
وہ ہر ایک از نوع مرفوع ہی — وہ ہر ایک مقبول و مسموع ہی
مطابق وہ قرآن کی ہین بالیقین — ائمہ ہمہ اسپہ ہین مُطبقین
اگر مُنصفین ہون جو ہین منکرین — تو لاریب دل سے وہ ہون قائلین

اوسیوقت آسنے کیا پھر قرار | نہو دیو بیشِ مُلک با قرار
اِسیطور سائر جو اہلِ طغےٰ | کرین حقیت کا وہ سب اِدّعا
کلامِ خدا اوُ کلامِ رسول | تَشَبّث کرین اُسسے وہ پُر جہول
یُضِلّ بہٖ اور یہدی بہٖ | یہ ہی شانِ قرآن لا بد یہی
کہو منکرو کیا وہ ہین صادقین | جو مذکور دو فرقے از ملحدین
نہ معلول مقطوع اونکی دلیل | نہ معزول موضوع قولِ جلیل
کلامِ خدا پر وہ عامل مدام | اگرچہ جہنم مین اُنکا مقام
اگر عمل قرآن پر ہے روا | اَحَادیث پر نیز حَسبُ الہوٰی
تو لابد ضیافت کرو چند روز | اُسیطور فرحت سے باصدق وسوز
کرو فی سبیل اللہ عورات کو | نہ چھوڑو کبھی عملِ آیات کو
تمارے دلائل نہ ویسے قوی | کہ جسطور اون اشقیا کے جلی
خدا یا تو منکر کو توفیق دے | اُسے حق وباطل مین تفریق دے
وہ حُبِّ محمد سے مسرور ہو | وہ غُفرانِ ایزد سے مغفور ہو
عجب یہ کہ وہ منکرِ پُر لئیم | شقاوت سے لاریب اہلِ جحیم
ہمیشہ فدا بر یزیدِ پلید | عَدوِّ نبی ہے وہ نُطفۂ ولید
کہے وہ اُولو الاَمر سے تہا یزید | وہ خُلفائے دِین سے وہ لابد رشید
وہ اِبنُ الاَمیر وہ تھا خود امیر | صحابی کا فرزند وہ بے نظیر
وہ ہی کاتبُ الوحیِ کا نورِ عین | وہ اِبنِ معاویہ ہی اہلِ زین
وہ مومن کا ہی پسر مومن ضرور | وہ لاریب مسلم نہ اِسمین فتور

ضیافت کریں وہ بصد اہتمام	زن و مال سے با مکلّف طعام
کہ مِمّا تُحِبُّونَ پر اعتماد	کریں اہلِ الحاد با صد وداد
کہ مِمّا تُحِبُّونَ مطلق عیان	نہ کچھ قید حق نے کیا ہی بیان
لگئے ظاہری لفظ پہ وہ لئام	نہ وہ اصل معنیٰ سے ہرگز فہام
وہ ہیں لفظ مطلق سے بیقید ہیں	ولے قیدِ ابلیس کے صید ہیں
مَعَاذَ اللّٰہ بعضے جو ہیں مُلحدین	کریں لعن آدم پہ وہ مفسدین
کہ ظالم پہ لعنت کلامِ خدا	کیا ظلم آدم نے بے اِمترا

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُونَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ الآیۃ

وہ ہی لعنتی فرقہ اہلِ جحیم	وہ لاریب جملہ ز ولدِ رجیم
اگرچہ وہ صورتمیں انسان ہیں	ولے جملہ وہ نسلِ شیطان ہیں
کہیں رَحِمَہُ اللّٰہ وہ بہرِ لعین	کہ ہے وہ مُوحّد بصدق و یقین
سُنو اے مُحبّانِ اہلِ صفا	کہ ہمسے ہیں یکروز وقتِ ضُحیٰ
قضا را ازیں فرقہ یک پیشوا	بیامد او نزدیکِ ایں بینوا
بشکلِ مشائخ بریشِ دراز	باخضر عمامہ بقبۂ فراز
تو ذکرِ خدا اوسکا وردِ زبان	ولے خُبثِ ابلیس تھا در نہان
ہدایہ کاتب درس و تدریس تھا	تو ضمنِ بیان ذکرِ ابلیس تھا
ہوئی اوسپہ جب لعن در گفتگو	تو اُسنے وہ فورًا ہوا تند خو
تو پھر بحثِ ابلیس و آدم عیان	کیا اپنے مذہب پہ اُسنے رواں
خیوری ذکی اوسکی جب خوشمقال	تو اُسنے ہوا اُسکو فورًا زوال

وہی شان برہانِ ایمان ہے ‌ ‌ ‌ وہ ایمان برہانِ غفران ہے
وہ غفران برہانِ رضوان ہے ‌ ‌ ‌ یہ رضوان احمد کا دربان ہے

خیوری وہ ربی زہے شان ہے
وہی شان بس جانِ ایمان ہے

حدیثون سے لاریب ہے آشکار ‌ ‌ ‌ کہ اطفالِ کفار از اہلِ نار
ہوئے متفق اسپہ جملہ کبار ‌ ‌ ‌ کہ ہرگز نہ وہ جملہ از اہلِ نار
فیا لیتَ شعری کہین کیا جواب ‌ ‌ ‌ جو ہین منکرانِ رسالت مآب
کہین گر وہ اطفال از اہلِ نار ‌ ‌ ‌ تو یہ قول پرہول ہے نابکار
کہ اجماعِ امت کے ہے یہ خلاف ‌ ‌ ‌ خلافِ کلامِ خدا صاف صاف
کہین گر نہ زنہار وہ اہلِ نار ‌ ‌ ‌ تو عکسِ احادیث یہ آشکار
ولیکن حقیقت مین ہے یہ صحیح ‌ ‌ ‌ یہی قول مقبول از بس ملیح
اسی پر ہوئے متفق سب کرام ‌ ‌ ‌ جو ہین اہلِ سنت جلیل المقام
کہ منسوخ ہین وہ حدیثین ضرور ‌ ‌ ‌ کلام اللہ ناسخ ہوا بے فتور
نہ واصل ہوا جسکو حکمِ رسول ‌ ‌ ‌ وہ ناجی یہ لاریب اصلِ اصول
جو ہے اسمین وارد حدیثِ عذاب ‌ ‌ ‌ وہ منسوخ لاریب ہے از کتاب
ہوا ہر دو ناسخ کا یکجا نزول ‌ ‌ ‌ یہ اسرارِ قرآن سے نزدِ فحول
وہ یہ قولِ ابن وہب پر صواب ‌ ‌ ‌ تو پڑھ اسکو باشوق بے ارتیاب

وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا

جو تعذیبِ اطفالِ کفار ہے ‌ ‌ ‌ تو لاتزر سے نسخ بردار ہے

نہ وہ لائقِ لعن سے ہے زینہار
نہ کچھ کارِ لعن اُسسے ہی آشکار

تو لازم یہ حسنین پر اے فحول
کہ بیعت یزیدی کریں وہ قبول

اُولُوا الامر حُکّام سے تھا یزید
جو منکر ہوا اوسکا ہی وہ عنید

کہے والدینِ شفیعُ الوریٰ
علیہ صلوٰۃ خدا و ثنا

نہ وہ اہلِ توحید نزدِ فہام
چہ جائیکہ جنت مین اُنکا مقام

کرے اِس عقیدے پہ پھر اِدّعا
کہ ہین اہلِ سنت بلا امترا

خدا کو مین یکتا کہون بیگمان
بلاریب حنفی ہین نزدِ مہان

مُوَحِّد پہ ہے نارِ دوزخ حرام
جو مُشرک جلے نار مین وہ مدام

ز علمائے کملا مین ہون نیکنام
تلامیذِ فضلا سے ہون لاکلام

خیوری وہ منکر ز اہلِ جحیم
موحد وہ یکتا بسے از رحیم

وہ ملعون لا بد مریدِ یزید
وہ ہی شیخِ شیطان وہ ابنِ ولید

رضائے یزید مین سرشار ہے
رضائے محمد سے بیزار ہے

نہ ایمان سے وہ حظ بردار ہی
وہ نارِ جہنم مین بردار ہے

اگر اوسپہ ہو نارِ دوزخ حرام
تو ابلیس کا اوسسے برتر مقام

اوسیکی جو توحید ایمان ہے
تو ابلیس کیون اہلِ خسران ہی

وہ گر علم اوسکے سے مسعود ہے
تو ابلیس عالم نہ مردود ہے

جو عرفان و توحیدِ مقبول ہی
دلِ منکرین اُسسے معزول ہی

جو توحیدِ ایزد کی بُرہان ہے
وہ توحیدِ احمد کی بس شان ہے

لا یکون عدلا منه وهذا لا یمکن اصلاً فلا یحکم بالکفر علیهم فی احکام الاخرة لان الصبی لیس بمخاطب ولا بمعاتب وقد وقع النا سخ لتعذیب الاطفال ومن لم تبلغهم الدعوة مفترنا بین نزولا فی قوله تعالی ولا تزر وازرة وزر اخری وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً فالجملة الاولی نسخت تعذیب الاطفال والثانیة نسخت اخبار التعذیب قبل الارسال فانظر الی هذه الاسرار المودعة فی نظم القران والمناسبات البدیعة فی ترتیب الفرقان هذا

ملخص ما فی نجم المبین واللہ یهدی به المنصفین

وہ تعبیر بالا جو مذکور ہے
خوارج وہ معتزلہ کا اختلاف
کہین وہ کہ اطفال از مشرکان
ولے اہلِ سنّت کا یہ اعتقاد
کہ اطفالِ کفّار بے ارتیاب
لہذا یہ فرمانِ ابنِ حسن
بلا ذنب نزدِ خدائے جہان
بلا ذنب تعذیب ظلمِ جلی
رسولِ خدا نے کیا یہ سوال
جو اطفالِ کفّار بھی مشرکین
شفاعت کیا اونکے حقمین رسول
جو مانگا خدا نے کیا وہ عطا

تو اوسکا ملخص یہ پُر نور ہے
بھی اطفالِ کفّار مین صاف صاف
یہ ہین اہلِ دوزخ نہ اِسمین گمان
اِسی پر وہ ہین متفق باسداد
نہ اِنپر کرے حقتعالیٰ عذاب
مُعَذَّب نہووے کوئی ذی فطن
یہی عدل و انصاف ہی بیگمان
خدا ظلم سے پاک ہی ای ولی
خدا سے کہ ای خالقِ ذوالجلال
نہو اُنپہ تعذیب روزِ پسین
تو حق نے کیا اوسکو لابد قبول
کیا جنتی اونکو ربّ السما

جو ابر سال کے پیش وارد عذاب
تو ما کنا ہے اوسکا نا سخ کتاب

کہ فرمان ایزد یہ بے ارتیاب
نہ ہرگز کرین ہم کسیکو عذاب

یہانتک کہ اُس پاس آوے رسول
کرے پھر وہ از حکم مرسل عدول

تو ہو او سپہ تب حجتِ کردگار
کہ وہ لائقِ نارِ دار البوار

نہ کچھ کفر جن سے ہوا در وجود
نہ بُت کو ہوا اُنسے گاہے سجود

نہ کچھ کفر و توحید سے ماہرین
ہمہ عمر غفلت مین وہ غافلین

نہ اون پاس آیا رسولِ خدا
تو یہ اہلِ فترت سے بے امترا

تو لابد یہ ناجی نہ انپر عذاب
یہ جنّت مین جاوین بلا ارتیاب

یہ ہین مثلِ اطفال بے اشتباہ
وہ مذکورہ آیت اسی پر گواہ

یہ ہیں سرِّ اسرار نزدِ مہان
کہ دونو کا یکجا ہوا ہے بیان

یہ احکام و توحید مین بالسوا
یہ جنّت مین جاوین بلا امترا

قال فی التمہید والمقام: السند سیۃ وسبل النجاۃ والفوائد البارسایۃ وغیرہا من الزبر المدحیۃ واما حکم اطفال المشرکین فی الآخرۃ فقالت المعتزلۃ والخوارج انہم من اہل النار وقال اہل السنۃ والجماعۃ انہم لایعذبون سُئل الامام محمد بن الحسن رضی اللہ عنہما عن اطفال المشرکین فقال انا نعلم بان اللہ تعالی لایعذب احدا بغیر ذنب وقد قال نبینا شفیع الانام علیہ اطیب الصلوۃ والسلام سالتُ ربی عن اللّاہین من ذریۃ البشر وشفعتُ فیہم فاعطانیہم فقیل ما اللّاہین قال اطفال المشرکین فجعلہم خدماً لاہل الجنۃ وان اللہ سبحانہ لو کان یعذب نفساً بغیر ذنب فانہ

خیوری نہ زنہار ہے یہ عجیب ۲

معطر مشام شفیع الانام	زعرف شذیئے صلوۃ و سلام
لائے لیئے صلوات رب السما	تصدق وہ بر فرق خیر الورا
آل و صحابہ پہ باصد صفا	باعداد امراض و عدد شفا

وصل گیارہوان اس بیان مین کہ اگر نہ بھیجے حق تعالی اپنے بندون کی طرف کوئی رسول ہ اور نہ معتقد ہون وہ کسی دین پر دائم رہین جہول ہ اور نہ پہچانے وہ اپنا خالق مالک پروردگار ہ یا پیدا ہوا کوئی شخص ایسے جزیرے مین یا بلند پہاڑ پر کہ نہ پایا اُسنے ہادیئے نیکوکار ہ اسی غفلت مین وہ پڑا ہوا پھر روانہ ہوا سوئے دار القرار ہ تو شرعا یہ سب معذب ہون یہ سبب ترک ایمان و شرائع کردگار ہ کہ استدلال عقلی موجب ایمان و احکام نہین ہی نزد ائمہ اخیار ہ اور ایسا ہی نصوص آیات الٰہیہ اور احادیث نبویہ سے ہی آشکار ہ اور جو شخص فتریتین خدا کو ایک جانے اور زبان سے نہ کرے اقرار ہ تو وہ بھی قطعا مومن ہی باتفاق ائمہ کبار ہ اور اوسپر نماز روزہ وغیرہا احکام لازم نہین ہین شرعا عند اولی الابصار ہ پس اب والدین سید الثقلین کے ایمان مین سکو نہین ہی جائے انکار ہ اللہم صل وسلم علی نبینا المختار وعلی آلہ وآبائہ الاطہار

۲

لہذا یہ فرمان خیر الورا
علیہ صلوۃ خدا و ثنا
اذا احب اللہ عبدًا
لا یضرہ ذنب واذا
ابغضہ لا تنفعہ طاعۃ
وللہ در القائل فی المجلہ
والفضائل شعر من لم
یکن للوصال اہلًا
فکل طاعاتہ ذنوب
وللہ ما افاد فی الفارسی
واجاد شعر
ہر کہ در سایۂ عنایت اوست
گنہش طاعت دشمن دوست

وہ اطفال خدام اہل جنان
ہو کفر کا حکم اون پر عیان
مخاطب نہ دنیا مین وہ زینہار
اگرچہ وہ اولاد از مشرکین
ہو شرک انکے سے انپر عذاب
کیا کفر جسنے وہی اہل نار
ہوا کفر جستے اوسی پر عذاب

جنانین وہ دائم رہین بیگمان
زپیش بلوغت گہی ای مہان
تو کیونکر معاتب وہ روز شمار
و لیے و زر مان باپ سہ نہین
یہ لا تزر آیہ کا لب لباب
ہو وزر اوسکا کسی پہ سوا
ہیو بوئے سو کاٹے بلا ارتیاب

تیوری تو عملونسے غافل مشو
کہ گندم سے گندم زجو نیز جو

وے افضل ایزد یہ ہو مستقیم
شراب کبائر سے گروہ حکیم
نہ یہ امر قدرت سے ہرگز عجیب
شراب کبائر سے پر شیشہ وار
وہ ملح محبت ز حب حبیب
تو لاریب ہو سرکہ جملہ شراب
جو ہی عین عصیان وہ ہو انقلاب
جو ہی قلب اعیان از معجزات
دم و بول خیر الوری مین ضرور

نہ مایوس ہو از رسول کریم
کرے سرکہ طاہر تو ہو ہی سلیم
کہ ہو ذنب نیکی طفیل حبیب
دل عاصیان ہے بلبل و زار
اگر شیشہ دل کو ہووے نصیب
شراب محبت سے عصیان سراب
تو نیکی بنے وہ بدی بے حساب
ہوا جیسا مذکور بالبینات
ہوئے متفق اوسپہ اہل شعور

تو ہو قلب عصیان طفیل حبیب

قضاء بما فات عنه من الاحكام اذ هي لا تجب عليه الا بالاعلام وهذا لم يوجد
في حقه والعقل لم يكن دليلا لايجاب الشرايع والاحكام لعدم اهتدائه
في ذلك باستدلاله واما معرفة الصانع ووحدانيته فيحصل باستدلال
العقل ولكن لا يجب الايمان بمجرد العقل لان الموجب هو الله سبحانه وتعالى
ولم يوجد منه دليل الايجاب وهو الارسال ولو اعتقد دينا واخطالم يكن
معذورا فانهم ان لم يومنوا فلا يحكم بكفرهم لتركهم الايمان لانه ما كان واجبا
عليهم بدليل قوله تعالى وما كنا معذبين حتى نبعث رسولا ثم لو تفكر وعلم
ان له صانعا واعتقد به الا انه لم يقر بلسانه فانه يكون مومنا لان الاقرار
من الاحكام فوجوبها يتعلق بالسماع ولم يوجد وهو لا يدري كيف الاقرار
فلا شك في ايمانه بحكم الاعتقاد واما قول الامام الاعظم والهمام الافخم
رحمه الله الاكرم لا عذر لاحد في الجهل بخالقه لما يرى من خلق السموات
والارض فلم يرد به ايجاب الايمان بالعقل وانما اراد به التامل والاستدلال
لانه لو تامل واستدل بالعقل لربما عرف الله تعالى فقد قصر في معرفته
فلا يحكم بكفره ايضا اذا لم يعتقد غير دين الله تعالى ولا يكون معذورا
بترك التامل لان التقصير منه فيكون مسؤلا والدليل على ان العقل لا يوجب
الايمان والاحكام بدون السماع جلي لا خفاء فيه لان للايمان اركانا وشرائط
والعقل عاجز عن درك هذه المعاني بل هو عاجز عن ادراك نفسه فكيف
يدرك صورة الايمان وصفته واذا لم يدرك ركن الايمان فلم يكن دليلا
على وجوبه ولان حد الدليل ان يدل على شيئ باوصافه والعقل عاجز

بعد و انفاس الخلائق والاشعار ما دام دوام اہل دار القرار
اور آٹھوین شبہ کا جواب اسی وصل مین ہی نگار

قال فی التمهید فی اصول التوحید وملخصه فی منح الروض الازهر والفوائد البارزة وسبل النجاة ومسلم الثبوت وغيرها ان الله تعالیٰ لو لم يبعث رسولاً والناس لم يعتقد وا دينا ولم يتمكنوا تاملا واستدلالا فلم يعرفوا صانعا وكذلك من ولد فی شاهق الجبل وفی جزيرة من الجزائر ولم يجد احدا من الكملاء وبلغ مبلغ الرجال ولم يعرف شيئاً من الاديان فما ذا حكمهم قالت المعتزلة انهم كفار لان بالعقل يجب عليهم الايمان والاحكام وقد تركوا فيحكم بكفرهم وان لم يعتقدوا شيئا من الكفر لان دليل الوجوب عندهم العقل فی الايمان والاحكام واما اهل السنة والجماعة فقال الامام ابو الحسن الاشعري رضی الله عنه انهم معذورون ليسوا بكافرين لا يجب عليهم الايمان لان الخطاب لم يوجد ولا يعذبون لان النهی عن الكفر لم يوجد ايضا لان دليل الوجوب هو السماع بالامر فی الايمان والاحكام كلها والنهی عن الكفر والمعاصی كلها فمن لم يبلغه السماع فعلی ای دين مات لا يكون كافرا ويكون معذورا وان عبد الصنم وقال الامام ابو منصور الماتريدی رضی الله عنه وسائر الحنفية كالامام الطحاوی وابو الحسن الكرخی وابو الليث السمرقندی وكمال الدين ابن الهمام وائمتنا من بخارا وغيرهم رضی الله عنهم ان دليل الوجوب فی الاحكام والشرائع هو السماع وما يقوم مقامه كالكتابة والاشارة وكل ما يوجب العلم بالموجب فمن آمن من اهل الفترة ولم يعمل بالشرائع والاحكام لم يجب عليه

فی النار عند المعتزلۃ دون عند اہل السنۃ واذا لم یکن مخاطبا بالاسلام عند ہولاء فاسلم ای وحد ہل یصح اسلامہ بمعنی انہ یثاب فی الاخرۃ نعم کاسلام الصبی الذی یعقل معنے الاسلام والتکلیف لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعی علیا الی الاسلام فاجابہ مع الاجماع علی ان عبادات من الصلوۃ والصوم ونحوہما صحیحۃ واللہ الہادی و علیہ اعتمادی

وہ تعبیر بالا جو مسطور ہے
تو اوسکا ملخص یہ مذکور ہے

کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول
رہی جملہ ادیان سے وہ جہول

نہ حاصل ہوا انکو از قدرت اِر
تامل دلائل مین ای ہوشیار

کہ عرفانِ صانع سے ہون ماہران
کہ لاریب وہ خالقِ دوجہان

اسیطور پیدا ہوا جو ولید
جبال وجزائر مین سن ای رشید

نہ صحبت سے کامل کے وہ فیضیاب
ہمہ عمر مشغول در اکل وخواب

توکیا حکم ہی انکا از روئے دین
وہ کفار ہین یا کہ ہین مومنین

تو نزدیکِ معتزلہ کفار ہین
کہ ایمانکے تارک وہ اشرار ہین

اگرچہ نہ کچھ کفر اونسے عیان
تو اسپر بھی دوزخمین انکا مکان

کہ تھا فرض ونیز بعقل و نُہے
وہ ایمان واحکامِ دینِ خدا

کہ ہی انکے نزدیک موجب عقول
کہ ہو آستے ایمانکا لا بد وصول

ولے اہلِ سنت کا یہ اعتقاد
اسی پر وہ دائم یہی پر سداد

کہ ہی بوالحسن کا یہ فرمانِ تام
جو ہین اشعری وہ امام ہمام

کہ لاریب اونکو نہو کچھہ عذاب
وہ معذور ہین نزدِ اہلِ صواب

عن بیان اوصاف الایمان بدون السماع فصح ما قلنا بانہ لا یوجب الایمان
ومدۃ التامل مختلفۃ لان العقول متفاوتۃ والجمہور علی انہا اربعون سنۃ
لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام قد تمت حجۃ اللہ علی ابن اربعین وقال بعضہم
انہا خمس وعشرون سنۃ قیاسا علی تفویض المال للمعتوہ والاول صحیح
موافق للاصول عند ارباب الوصول قال فی منح الروض الازہر والعقل
عندنا آلۃ یعرف بہا الحکم بواسطۃ اطلاع اللہ العقل علی الحسن والقبح
الکائنین فی الفعل قال ائمۃ بخارا منا لا یجب الایمان ولا یحرم کفر قبل البعثۃ
واما ما روی عن الامام الاعظم رضی اللہ عنہ بانہ قال لا عذر لاحد
فی الجہل بخالقہ وایضا انہ قال لو لم یبعث اللہ رسولا لوجب علی الخلق
معرفتہ بعقولہم فحملوا الاول علی ما بعد البعثۃ قال ابن الہمام رحمہ اللہ
العلام ہذا الحمل ممکن فی العبارۃ الاولی ویجب فی الثانیہ حمل الوجوب علی
معنی ینبغی وہذا المعنی العرفی ہو الالیق ولان تسمیۃ الافعال طاعۃ
ومعصیۃ قبل البعثۃ تجوّز اذ ہما فرع الامر والنہی فاطلاق الطاعۃ
والمعصیۃ قبل ورود امر ونہی مجاز من قبیل اطلاق الشیئ علی ما یؤل
الیہ فکیف یتحقق طاعۃ او معصیۃ قبل ورود امر ونہی وقد جمع
بین القولین بانہ لا یلزم من الوجوب ما یترتب علی ترکہ العقاب فلا
ینافی قولہ تعالی فی الکتاب وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا فلا یحتاج
حینئذ الی تقیید العذاب بالدنیا ولا الی تعمیم الرسل من العقل والنقل
ومن لم تبلغہ الدعوۃ من الرسول فلم یومن حتی مات فہو مخلد فی النار

نہ ہی عقل کو نقل میں اہتدا ۔ تو کیونکر وہ احکام لاوے بجا

دلیل وجوبی نہ عقلِ رصین ۔ تو اسّے نہ حکم خدا ہو یقین

ولے ہی جو عرفانِ ربّ الورا ۔ وہ توحیدِ خلّاقِ ارض و سما

تو لاریب حاصل یہ ہو بالعقول ۔ کہ ہی عقل کو اِسمیں قدرے وصول

ولے اسّے ایمان نہ واجب کبھی ۔ ہوئے متفق اسپہ کملا سبھی

کہ ایمان کا موجب وہ پروردگار ۔ نہ ہی عقل موجب کبھی زینہار

کہ ماہر کرے عقل کو گر خدا ۔ تو ہووا وسکو ایمان سے تب اہتدا

کہ وہ حسنِ ایمان سے ماہر نہیں ۔ تو کیا قدر رجانے جو ازجاہلین

کرے زِشتیٔ کفر سے وہ فرار ۔ اگر اوسکو ماہر کرے کردگار

وہ ہی ایک آلاتِ عرفان ضرور ۔ کہ ہووے اسّے حکم خدا کا ظہور

نہ بالذّات موجب یہ عقل و شعور ۔ کہ صنعت کا مظہر یہ ہی بیقصور

اگر عقل ہوتی بعقلِ تمام ۔ کہ بالذّات ہوتے اسّے ادراکِ تام

تو ہوتا نہ ارسالِ رسلِ کرام ۔ نہوتے ولی وارثانِ عظام

نہ کُتبِ سماوی کا ہوتا نزول ۔ نہوتے وسیلہ کبھی وہ فحول

سبھی عقل اپنی پہ چلتے مدام ۔ وہ طُرقِ وہّابی یہ ہوتے تمام

کسی سے نہ سنتا کوئی وعظ و پند
نہوتا کلامِ خیوری پسند

نہیں عقل پر نقل کا جب مدار ۔ نہیں نقل میں دخلِ عقل یکبار

توگر عقل سے ہو کوئی معتقد ۔ کسی دین پر دل سے ہو معتمد

تو زنہار کافر نہیں وہ رجول
کہ اُن پاس آیا نہ کوئی رسول

نہ ایمان کا اُنکو ہوا کچھ خطاب
تو ہو عدمِ ایمان سے کیونکر عذاب

نہ ممنوع وہ کفر سے زینہار
تو کب کفر سے اُنکا ہو دارِ نار

اگرچہ کریں بُت پرستی مدام
تو کافر نہ اُسّے وہ ہوں اِی فہام

کہ بیشک دلیلِ وجوبی ضرور
شنیدن ز امر و نہی بے فتور

کہ ایمان و احکام اُسکے تمام
ہوئے جملہ بندونپہ ملزوم تام

تو جنکو نہ پہنچے ز امر و نہی
تو لازم نہوا اُسپہ ایمان کبھی

کسی دین پہ گذرے وہ معذور ہے
نہ وہ نامِ کافر سے مذکور ہے

یہی اشعریہ کا ہے اعتقاد
اِسی پر امامانِ دین با سداد

ولے ماتریدیہ کا یہ بیان
بیانِ محقق نہ اِسمیں گمان

اِسیطور احناف کا اعتقاد
یہی اونکا فرمان بین العباد[۲]

امامِ طحاوی و ابنِ ہمام
ابو اللیث و کرخی جو ہیں نیکنام

کہ جملہ شرایع صلوۃ و صیام
شنیدن پہ احکام کا التزام

رسول و کتاب یقین المرام
دگر امر اِسکے جو قائم مقام

دلیلِ وجوبی یہ بے امترا
نہ واجب سوا انکے دینِ خدا

لہذا جو فترت میں تھے مومنین
تو واجب نہ اُنپر ز احکامِ دین

صلوۃ و زکوۃ و زجر و صیام
نہ اونپر اداؤ قضاے فہام

کہ آیا نہ اُن پاس کوئی رسول
نہ اِعلام اونکو ہوا از فحول

بامرِ رسولِ خدائے انام
تو احکام لازم نہ اُنپر مدام

[۲] ائمہ بخارا و دیگر عظام ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام

تو لاریب مومن وہ ہی باصفا
نہین اُسکے ایمان مین ہرگز خطا

کہ اقرار احکام سے لاکلام
تو احکام اوسپر نہ لازم مدام

سماعت پہ احکام کا ہی مدار
نہ اُسنے سُنا حکم پروردگار

تو کیونکر کرے وہ ادا از لسان
کہ ماہر نہ اقرار سے وہ جوان

تو بیشک وہ مومن بصدقِ جنان
اگرچہ نہ اِقرار اُس سے عیان

اگر ہو یہ تیری جنان مین خیال
کہ ہی بوحنیفہ کا ایسا مقال

لا عذر لاحدٍ فی الجہل بخالقہ لما یری من خلق السموات والارض

کہ ہرگز نہ مقبول ہے اعتذار
کسیکا یہ نزدیکِ پروردگار

کہ جاہل رہا مین نہ از عارفین
نہ ماہر ہوا از جہان آفرین

تو عُذرِ جہالت نہووے پذیر
بعرفانِ ذاتِ خدائے قدیر

کہ آیاتِ خلاق ہین آشکار
زمین آسمان نیز لیل و نہار

تو اوس قول سے یہ نہ ہرگز مراد
کہ ایجابِ ایمان بعقلِ سداد

تو دو طور پر اوسکا لابد جواب
ہوئے مُتفق اسپہ اہلِ صواب

یکے یہ کہ اُس سے یہ بیشک مراد
کہ لازم تأمل برائے عِباد

کہ آیاتِ ایزد مین کوئی جوان
تأمل کرے گر بفکرِ جنان

تو شاید کہ عارف وہ ہو بالیقین
کہ خلاق ہے سرا جہان آفرین

تو ہو مومنِ پاک بے اِمترا
کہ ماہر ہوا از خدائے ورا

ولے کفر اوس سے نہوا آشکار
تو عرفانِ خالق سے مومن شمار

کیا ترک اوسنے تأمل اگر
نہ کی اُسنے آیات مین کچھ نظر

تو وہ دین در اصل گر نا صواب
تو اوس معتقد پر خدا کا عذاب

نہ معذور وہ نزد پروردگار
کہ اوسکو کیا عقل سے اختیار

تو جن پاس آیا نہ ہرگز رسول
وہ کافر نہ زنہار نزد فحول

نہ زنہار انپر عذاب خدا
وہ ناجی بلا ریب در دوسرا

کہ ایمان اونپر نہ لازم ہوا
یہ فرمان قرآن سے بے امترا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِينَ حَتَّىٰ نَبْعَثَ رَسُولًا

کسی پر ہوا فکر سے آشکار
کہ اسطور سمجھا بلا اضطرار

کہ میرا وہ صانع بلا شک ضرور
کہ جسکے ارادے سے میرا ظہور

یہ جملہ زمین اور یہ آسمان
یہ دریائے زخار و موج کلان

نجوم فلک اور شمس و قمر
طلوع وہو ہی بشام و سحر

کوئی سوئے مشرق سے مغرب وان
کوئی سوئے مغرب سے مشرق دوان

تو یہ جملہ صنعت کا لابد ظہور
نہ صانع سوا ہو وہ ای ذیشعور

کہ صنعت کو صانع کا لازم وجود
بلا صانع صنع کیونکر یہ بود

کہ بعرہ کو لازم وجود بعیر
وہ نقش قدم ہے دلیل مسیر

یہ مصنوع موجود ہی جب مدام
تو صانع وہ قیوم ہی لا کلام

وہی میرا صانع بلا ریب ہی
کہ جسکی یہ صنعت وہ بے عیب ہے

تو صانع کا دل سے ہوا معتقد
اوسی پر ہوا دل سے وہ معتمد

ولیکن زبان سے نہ اقرار کو
کیا اسنے ظاہر بطرز نکو

کہ میرا جو صانع وہ خلاق ہی
وہی میرا معبود و رزاق ہی

وہی معنے صادق بلا اشتبا | کہ بطور فرمانِ ربّ السما

وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۵

نہ کچھ حاجتِ قید اب اے فہام | کلام الٰہی میں نزدِ کرام

کہ ہو اوسّے تعذیبِ دنیا مراد | و یا اوسّے تعمیمِ رسلِ سداد

کہ مرسل سے ہووے مرادِ عقول | کہ جسطور مرسل برائے نقول

کہ افعالِ طاعت معاصی تمام | بلا نقل دونو مجازی مدام

کہ جب تک نہ آوے رسولِ نقول | تو ہرگز نہ تفریق ہوا زعقول

کہ امر و نواہی سے دو شاخ ہو | تو اونکی بلا بعث کب جست جو

کہ افعالِ بندہ مساوی تمام | کہیں نیک ہے یہ وہ بد ہے مدام

نہ امر و نواہی اگر آشکار | تو کیونکر حقیقے وہ ہو اشتہار

بغیرِ رسول و کتابِ خدا | نہو طیبہ از خبیثہ جدا

رضائے زن و مرد تعیینِ مال | یہ ہیں دونو موجود بقیل و قال

نکاح و زنا میں بصد اہتمام | وہ بیشک حلال و یہ بیشک حرام

نہو امر و منع خدائے انام | تو دونو وہ بیشک مساوی مدام

تو جس پاس آیا نہ ہرگز رسول | نہ ایمان لایا رہا وہ جہول

تو بیشک وہ ناجی نہ اسمیں فتور | اگر کفر سے وہ رہا دور دور

تأمل جو مسئول نزدِ خدا | چہل سال کی عمر میں ہوا دا

کہ ہے پیش اسّے فتورِ عقول | ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول

لہذا یہ فرمانِ خیر الانام | علیہ صلوٰۃ حسنہ و سلام

تو پوچھیگا اُسے خدائے جہان
ز ترکِ تأمل بفکرِ جنان

ولیکن وہ کافر نہین زینہار
ز ترکِ تأمل بلیل و نہار

کہ ترکِ تأمل سے ای دوربین
وہ مسئول نزدِ جہان آفرین

نعم اوسنے گر کفر ہو آشکار
تو لاریب کافر وہ نزدِ کبار

دگر یہ کہ لابد مرادِ امام
یہی اُسنے لاریب نزدِ فہام

کہ معذور ہرگز نہون عاقلان
جہالت سے نزدِ خدائے جہان

پس بعثتِ حضرتِ مرسلان
کہ ہو اُسنے تکمیلِ فکرِ جنان

نہ ہادی وہ ہون فکرِ آیات مین
زمین مین دگر ہو سماوات مین

تو وہ فکر ناقص بلا اشتباہ
نہو اُسنے آیات ایزد گواہ

اسیطور دیگر یہ قولِ امام
وہ نعمانِ ثابت امامِ عظام

کہ ارسال کرتا نہ پروردگار
رسولونکو دنیا مین ای ہوشیار

تو واجب یہ تھا نیز بر عاقلان
کہ ہون ذاتِ ایزد سے وہ عارفان

تو واجب کا معنی یہان ای مہان
سزاوار عرفی نہ ہین گمان

کہ ہون عقل سے عارفانِ خدا
تو ہی یہ سزاوار ہے اہتدا

کہ ہی عقل کی شان یہ بے فتور
کہ طلب لاأل کرے وہ ضرور

ولے گر کرے ترکِ عرفان وو
تو اُسکا نہ ماوائے نیران ہو

نجار اسے ہین جو امامانِ دین
بھی دیگر ہوئے اسپہ وہ مطبقین

کہ واجب سے اسجا نہین یہ مراد
کہ ہو ترک اُسکی سے بئس المہاد

اگر ترک پر ہو عذابِ جحیم
تو اسکے منافی کلامِ قدیم

کہ بو جہل ہین دین مین عاقلین

براہین اسکی سنوا سے فہام
کہ موجب نہ ایمان کو عقل انام
نہ ہون اُتسے احکام واجب کبھی
مگر ہون سماعت سے واجب سبھی
کہ ہین رکن ایمانکے نزد فہام
شرائط جو ہین اُسکے لابد مدام
تو ہی اونکے ادراک سے ناتوان
بلاریب عقل ہمہ مردمان
نہین بلکہ ہی عقل عاجز مدام
ز ادراک خود پیش جملہ فہام
وہ بالذات عاجز وہ ہے مفتقر
نہ ہی اپنے ادراک پر مقتدر
تو ادراک ایمان وہ کسطور پر
کرے با ہمہ رکن اے ذی بصر
دلیل وجوبی نہ وہ زینہار
اُسے وصف ایمانسے بس انحصار
کرے جملہ اوصاف ایمان بیان
تو ہوتب دلیل وجوبی عیان
وہ ہی ذات اپنی سے عاجز مدام
بغیر سماعت نہوا وسسے کام
وہ آلات صنعت سے ہی بیگمان
تو آلات صانع نہوای جہان
سُنے جب وہ امر و نہی از رسول
تو حکم خدا تب کرے بر قبول
بغیر سماعت وہ ہے ناتوان
اسی پر ہوئے متفق سب مہان
اگر عقل پر شرع کا ہو مدار
تو دو حصے لڑکی یہ ہو وین نثار
یکے حصہ لڑکے کو از مال اب
اسیطور پر حکم عورات سب
کہ عورت ضعیفہ بلا چون چرا
نہ ہی کسب کا اوسمین بھی اِ خستدا
وہ ہی ساکن خانہ پردہ نشین
تجارت کے فن سے وہ ماہر نہین
قوی مرد عورت سے ہے لاکلام
فنون مکاسب سے ماہر مدام

کہ چالیس کے بعد حجت تمام
یہی امر ثابت صحیح المرام
کیا برس چھبیس جسنے بیان
تو یہ قول ہے اوسکا لابد قیاس
تو یہ قول اسکا جو ہے از قیاس
کہ ہر مال کی حب کا یہ زمان
شباب رجل ہے جو شعب جنون
تو اسمین تامل نہو اے فہیم
تو مفتی بہ ہے وہی چہل سال
تو جن پاس آیا نہ کوئی رسول
نہ اسلام کا اونکو حکم خدا
تو کوئی اگر لاوے ایمان بجا
تو لاریب دارین مین ہو مثاب
کہ ماہر وہ اسلام و تکلیف سے
دلیل جلی اسپہ یہ اے ولی
کہ طفلی مین اسلام شیر خدا
ہوا اسپہ اجماع امت مدام
صحیح صبی کی بلا قیل و قال

کہ اسوقت کامل جو عقل فہام
یہ محدود تکمیل نزد فہام
برائے تامل ز عمر جوان
کہ تفویض سوال پر ہے اساس
تو اسکی نہ تفویض پر ہو اساس
نہو اسمین عرفان ایمان عیان
تو لابد وہ اسوقتمین رہنمون
کہ حاصل نہین اسمین عقل سلیم
کہ جسمین مکمل عقول رجال
مخاطب نہ زنہار ہین وہ رجو
نہ احکام اسلام اونپر سدا
کہے بیجا ہے وہ خدائے سما
وہ مثل صبی ہے بلا ارتیاب
کہ حاصل اسے عقل توصیف سے
کہ مقبول ایمان مولا علی
بلاریب مقبول خیر الوری
کہ جملہ عبادت صلوۃ و صیام
اسیطور جو اہل فرقت رجال

مجبوری نہو عقل سے کار دین

کہ ترکِ دلیلی دلیلِ کمال / دلیلوں سے ہرگز نہ حاصل وصال

یہ ہو کار بس عشق کی نار سے / نہو پنبہ عقل کی تار سے

تو اِس نار سے سوختہ ہو مدام / تو کر ہستیٔ عقل پر سو سلام

تو ہو مردہ تا زندہ دل شاد ہو / تو ہو وِیران تا بستی آباد ہو

تو ہو پست پھر دیکھ عالی مقام / بلندی سے پستی نو دیکھے مدام

شرابِ محبت سے مخمور ہو / تو آبادیٔ عقل سے دور ہو

کہ مخمور ہُشیار معمور ہے / کہ لاریب ظُلمات سے نور ہے

نہ اوس نار سے سوختہ ہو جہان
تو کیونکر خیوری ملے جانِ جان

نہو سودہ شانہ صفت گر یہ بود / زارۂ حقیقت بصنعِ ودود

تو کب زُلفِ محبوب سے ہو وصال / کہ وابستہ ہی جسّے جملہ جمال

نہو سودہ مثلِ حنا یہ ہوس / زسنگِ ملامت جو خونی نفس

تو کب دستِ محبوب سے ہو وصال / کہ خونِ جہان جسّے ہو پائمال

خیوری شرابِ محبت کا جام
چشیدہ وہ خونِ جگر سے مدام

قال فی ابکار الافکار والفوائد البارزيّة والاکمال والسيرة الحلبيّة والفتوحات الغيبيّة وغيرها من الزبر الدينية ولا يقطع بکفر من مات فی زمن الفترة فلم يکن حکمه حکم الکفار المشرکين الذين شهدوا النبی صلی الله عليه وسلّم والذی عليه اهل السنة والجماعة انه لا يجب الايمان والتوحيد الا بارسال

تو کیونکر وہ لے مثلِ دو دختران | نہ ہی عقل کا حکم - اے مہان
اسیطور حکمِ منی اور بول | تو ہی عقل کا اونہین اسطور قول
کہ ہو بول سے غسل واجب مدام | وضو ہو منی سے یہی التزام
کہ وہ اپنے لاریب زائد پلید | وہ قدر منی سے ہمیشہ مزید
نہین بلکہ دونو خلافِ عقول | وہی جائے مخصوص دہووین نحول
کہ اعضائے اربعہ وہ سائر بدن | یہ ہین پاک جملہ بحکمِ فطن
خروجِ نجاست کا ہی جو بدن | وہی شستہ ہو عقل کا یہ سخن
نہ نسخہ پر پلیدی کا ہے کچھ اثر | نہ سائر بدن پر منی کا مقر
وہلے حکمِ شرعِ خدا ؤ رسول | خلافِ عقول و باصلِ نقول
نظائر جو اسکے بسے بے شمار | وہ اظہر من الشمس نزدِ کبار
تو ظاہر ہوا اسنے ای ذیعقول | کہ نصب شریعت نہو بے رسول
کرے نقل وہ حکمِ پروردگار | تو ہو عقل ماہر بصد اعتبار
کہ ہی عقل او زاد صنع خدا | کرے حکمِ ایزد کو لا بدادا
نہ ہی موجدِ شرع وہ زینہار | سماعت پہ ہی اوسکا دائم مدار
نہین موجدِ شرع جب یہ عقول | تو جانا نکا ہو انسے کیونکر حصول
عرب مین ابوالحکم تھا نامدار | وہ بوجہل ہے دین مین آشکار
اگر ہو وصالِ خدا از عقول | تو ہوتا فلاطون زاہلِ وصول
کہ ہی کارِ عقلا ہمہ قال وقیل | وہ اپنے دلائل سے ہر دم ذلیل
قدم کو عقولوں سے حاصل عقال | وہ اپنی ہدایت سے پاوین ضلال

نہ زنہار بھیجا خدا نے رسول | بسوئے عَرَب نزدِ جملہ فحول
مگر ایک جو سیّد المرسلین | حبیبِ خدا رحمتِ عالمین
سماعیل کا جب ہوا انتقال | زدارِ محن سوئے دار الجلال
تو اونکی رسالت ہوئی پھر تمام | نہ حکمِ رسالت رہا در اَنام
اسیطور حکمِ رسالت مدام | نہ زنہار تھا بعدِ رُسلِ عظام
یہ ہی خاصّہ سیّد المرسلین | کہ حکمِ رسالت الیٰ یومِ دین
زبدءِ بشر تا بروزِ پسین | وہی ایک یکتا رسولِ امین
ہمہ انبیاؤ ہمہ مُرسلین | حبیبِ خدا کے یہ ہین نائبین
شہنشہ محمّد یہ نائب تمام | امیرِ عساکر نہ اِسمین کلام
تو اونکی رسالت نہ کیونکر قدیم | وہ اوّل وہ آخر وہ ربّی علیم

خیوری یہی ذکر وِردِ جنان
وہ رُوحِ خدا ہی وہ رَوحِ جنان

جو اَز اہلِ فترت بسے مردمان | نہ اُنسے ہوا شرک ہرگز عیان
نہ توحید سے وہ ہوئے ماہرین | کسی دینِ حق مین نہ وہ داخلین
نہ از خود ہوئے مُوحدِ بہرِ دین | ہمہ عمر غفلت مین وہ غافلین
تو زنہار اونپر نہ ہووے عذاب | ہوئے متفق اسپہ اہلِ صواب
کیا بعض علمانے ایسا بیان | جو ہین اہلِ سنت سے وہ یکجان
کہ اونپر نہ تعذیبِ ربّ الانام | اگرچہ کیا بُت پرستی مدام
کہ ممنوع ہرگز نہ وہ مردمان | بمنعِ رسولِ خدائے جہان

الرسل ومن المقرر المعلوم ان العرب لم یرسل الیھم رسول بعد سیدنا اسمٰعیل علیہ الصلوٰة والسلام وانتھت رسالته بانتقاله من الدنیا کبقیة الرسل علیھم الصلوٰة والسلام لان ثبوتھا فی اجراء الاحکام فی الدنیا بعد الرسول من خصائص نبینا صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم ومن اھل الفترة من لم یشرك ولم یوحد ولا دخل فی شریعة ولا اخترع لنفسه دینا بل بقی مدة عمره علی حال غفلة عن ھذا کله فلا تعذیب علیه بالاتفاق وقال بعض اھل السنة من العلماء الاعلام لا تعذیب علی اھل الفترة من العرب وان عبدوا الاصنام وقد تحنف جماعة من اھل الفترة وکان والداه صلی الله علیه وسلم منھم رضی الله عنھما وعنا بحرمتھما ھذا ملخص ما فی نجم المبین

لرجم الشیاطین

یہ ابکار افکار ہیں بے نگار
یہ اکمال اکمال ہیں آشکار

فوائد جو ہیں بارزہ اے امین
وہ سیرت جو حلبیہ ہے بالیقین

فتوحات غیبیہ دیگر زبر
یہ لاریب سب کا ملخص شمر

کہ ہرگز نہ قطعًا وہ از کافران
جو فترت میں گذرے بسے مردمان

جو کفار تھے در زمان نبی
تو انکا نہیں حکم اونپر کبھی

جو ہیں اہل سنت جماعت تمام
ہوئے متفق اسپہ وہ لاکلام

کہ جب تک نہ ارسال رسل کرام
خدائے سما سے بسوئے انام

تو واجب نہ توحید وایمان ہو
کسی پر یہی قول اتقان ہو

معتبر یہ معلوم نزد نبیل
کہ بعد از سماعیل پسر خلیل

لصفاء سرّہ علی منزلۃ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم وعلی الہ واصحابہ وی الحکم
وسیادتہ وعموم رسالتہ باطناً من زمن سیدنا ادم علیہ السلام الی زمن
ہذا المکاشف فآمن بہ فی عالم الغیب علی شہادۃ منہ وبیّنۃ من ربہ کما قال
اللّٰہ تعالی افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ای یشھد لہ فی
قلبہ بصدق ما کوشف لہ فھذا یحشر یوم القیامۃ فی ضیاء باطنیّۃ سیدنا محمّد
صلی اللہ علیہ والہ وسلم والثانی من الستۃ مَن وحّد اللہ تعالی بما تجلی لقلبہ
من النور الذی لا یقدر علی دفعہ وحصولہ لیس بفکر ولا بنظر ولا برویۃ ولا
باستدلال فی کون من الاکوان وھذا یحشر یوم القیامۃ مع الاصفیاء والثالث
من الستۃ مَن وحّد اللہ تعالی بنور وجدہ فی قلبہ استدلالاً بالاکوان
کقسّ بن ساعدۃ رضی اللہ عنہ فانہ اذا سُئل ھل لھذا العالم الہ فکان یقول
ان البعرۃ تدل علی البعیر واثار الاقدام علی المسیر فھذا صاحب دلیل ممتزج
بفکر لانہ اعتبر فی الصنعۃ فلھذا یبعث اُمّۃً واحدۃً کما ورد والرابع من الستۃ
مَن اتّبع ملۃ حق ممن تقدّمہ وعرف شرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم وثواب مَن اتبعہ فآمن بہ وصدّقہ علی علم منہ کزید بن عمرو بن نفیل
فکان یسجد ویقول الھی الہ ابراھیم ودینی دین ابراھیم کما فی صحیح البخاری
وایضا کان یقول انی لانتظر نبیاً من ولد اسماعیل علیہ السلام من بنی عبد المطلب
ولا ارانی ادرکہ وانا اومن بہ واصدّقہ واشھد انہ نبی ومَن طالت بہ
مدۃ ورآہ مرۃ فلیقرأہ منّی السلام کما ذکر ابن سید الناس فی سیرتہ رضی اللہ
عنہم فھذا یحشر یوم القیامۃ فی اُمۃ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ والہ وسلم والخامس

زشرک وضلالت جو ہی در وجود	تو کب اونپہ تعذیب ہووی نمود
جو تھے اہل فترت سے توحید پر	عقیدہ تحنف یہ وہ نامور
کہ کہتے وہ یکتا خدائے ورا	کیا جسنے پیدا یہ ارض وسما
وہ درخبت جوئے رسول امین	چہ جائے رسالت کی ہون منکرین
وہ نام شفیع الورا پر فدا	یہی ورد تھا اونکا صبح ومسا
کہ ای کاش گر دیکھتے مصطفا	تو قدمونپہ یہ جان کرستے فدا
زہی بخت اونکا کہ جنکو نصیب	بمنح الہی لقائے حبیب
تو اون اہل توحید سے والدین	کہ جنکے حبیب خدا نور عین
یہ ہین اُنسے افضل بلا امترا	یہ ہین مقتدائے ہمہ اولیا
یہ لاریب افضل ز اہل یمین	یہ لاریب اُنسے جوہین سابقین
اسیطور ہی در حدیث شریف	جو مذکور بالا بسند حصیف

قال نبینا شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ والہ اجمعین فانا من السابقین وانا خیرا لسابقین رواہ البیھقی والطبرانی والقاضی عیاض علیھم رضوان اللہ الفیاض

تو لابد وہ ابوین از سابقین	ہوا اُنسے راضی جہان آفرین
رضائے خدا سے وہ مسرور ہین	جو اُنکے محبان وہ مبرور ہین

اعلم ایھا المحب الصادق واللبیب لاریب الحاذق ان اھل الفترات ثلاثۃ عشر قسما ستۃ منھم اھل السعادۃ واربعۃ منھم اھل الشقاوۃ وثلاثۃ تحت المشیئۃ الالھیۃ فالاول من الستۃ من اُلقی فی قلبہ نور فاطلع

وہ ہین تیرہ اقسام اے دوربین
نہ تحقیق ہو اسسے زائد عیان
تو چھے قسم انسے جو اہلِ جنان
وہ اہلِ سعادت بلا اضطرار
سیکے انسے وہ جسکو نورِ خدا
ہوا جبکہ اسسے منور جنان
ہوا کشف اوسپر ز نورِ خدا
سیادت جو انکی علی الکائنات
ز پیشِ صفی اللہ در ہر زمان
وہ سب جبکہ اوسپر ہویدا ہوا
تو ایمان وہ لایا بخیر الورا
تو شاہد ہوا وہ بصدقِ جنان
کہ نورِ خدا اسکا از بینات
تو روزِ قیامت یہ محشور ہوا
ولے باطنِ مصطفا سے ضرور
دوم قسم انسے جو اہلِ جنان
کہ وہ نور جو اسکے دلمین نہان
وہ توحید پر اوسکو لاوی کشان
کہ یہ نور اسکو جو حاصل ہوا

تو کر ضبط انکو بصدق و یقین
غنیمت یہ تحقیق اے منصفان
جنان مین وہ جاوین نہ ہمین گمان
وہ لاریب محبوب پروردگار
ہوا دل مین حاصل بلا امترا
تو ماہر ہوا وہ ز سرِ نہان
مقامِ محمد شفیع الورا
عمومِ رسالت جو بالبینات
الی ابد آباد اے نیک دان
تو وہ ذاتِ احمد پہ شیدا ہوا
کہ لابد ورا سے وہ ہین ماورا
بتصدیقِ مکشوف سرِ نہان
تو شاہد یہ بر سید الکائنات
ضیائے محمد مین بے گفتگو
وہ فائز بانوار اہلِ حضور
وہ ایسی تجلی سے روشن جنان
نہین اوسکے دفع پہ اوسکو توان
کہ لاریب یکتا خدائے جہان
تو بے فکرِ دل اوسکو واصل ہوا

من السنة مَن طالع فی کتب الانبیاء علیہم السلام او سمع ممن طالع فیہا فعرف شرف سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وشرف دینہ وثواب من اتبعہ فآمن بہ وصدقہ علی علم منہ وان لم یکن دخل فی شرع نبی قط من تقدم کحکیم بن حزام واضرابہ فہذا یحشر یوم القیامۃ مع المومنین بسیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم لا مع العاملین بشریعتہ ولکن فی ظاہریتہ والسادس الموفی مَن آمن بنبی من تقدم وادرک رسالۃ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم وآمن بہ فلہ اجران فہذا یحشر یوم القیامۃ فی ہذہ الامۃ المرحومۃ فہولاء کلہم من السعداء واما الاربعۃ من الاشقیاء فالاول منہا مَن عطّل لا عن نظر بل عن تقلید والثانی منہا من اشرک لا عن استقصاء نظر والثالث منہا من عطّل بعد ما ثبت لا عن استقصاء نظر والرابع مَن اشرک عن تقلید محض فہولاء کلہم من الاشقیاء واما الثلاثۃ تحت مشیئۃ اللہ تعالی فالاول مَن عطّل فلم یقر بوجود عن نظر قاصر وذلک القصور بالنظر الیہ لضعف مزاجہ وقوۃ غیرہ والثانی مَن اشرک عن نظر اخطاء فیہ طریق الحق مع بذل المجہود الذی تعطیہ قوتہ والثالث مَن عطّل بعد ما اثبت عن نظر بلغ فیہ اقصی القوۃ التی ہو علیہا مع ضعفہا بالنسبۃ الی مَن فوقہ فایاک ثم ایاک ان تحکم علی اہل الفترات کلہم بحکم واحد من غیر ہذا التفصیل فتخطیٔ طریق الصواب والتبجیل ہذا ملخص ما فی الفتوحات المکیۃ والیواقیت الشعرانیۃ وغیرہما من الزبر الدینیۃ کما ہو مذکور فی نجم المبین واللہ یہدی بہ المتقین

مفصّل نز اول یہ ہی بیگمان		سنو اہل فترات کا یہ بیان

براہیم گرچہ خدا کے خلیل — وہ موسیٰ کلیمِ خدائے جلیل
ولیکن طفیلئے خیر الورا — عقولِ وَرا سے وہ ہی ماورا
کہ خُلت محبّت مین فرقِ عیان — مکان سے بلاریب تالامکان
کہان وہ کلیم و کہان چاکران — مُحِب اور محبوب فرقِ عیان
تو ایمان وہ لایا بخیر الورا — دل و جان سے اُنپر ہوا وہ فدا
وہ ہی مثلِ زید بن عمر ای امین — اِسی حال پر تھا بصدق و یقین
کہ سجدہ وہ کرتا برائے خدا — مُناجات اِسطور کرتا سدا
اِلٰہی اِلٰہِ براہیم ہے — یہی دل مین ہر طور تسلیم ہے
یہ دینی وہ دینِ براہیم ہے — بخاری مین بیشک یہ ترقیم ہے
بھی اِسطور کہتا وہ لیل و نہار — لِسان و جَنان سے یہی آشکار
کہ دل میرا لاریب در انتظار — وہ ہس انتظاری مین ہی بیقرار
کہ پیدا وہ کب ہوئے نبیئے جلیل — ز وَلدِ سماعیلِ پسرِ خلیل
جو ہی شیبۃ الحمد کا خاندان — وہ سرِّ نہان اُسسے ہووے عیان
ولیکن نہ ہرگز یہ میرا نصیب — کہ ہو مجکو حاصل جمالِ حبیب
تو لایا مین ایمان بقلب سلیم — اوسی ذات پر جو وہ نورِ قدیم
بہ تصدیق و توثیق شاہد جَنان — کہ لاریب وہ سیدِ انس و جان
نبی ہین وہ نبیونکے بے اِمترا — وہ نورِ خدا ہین خدائے وَرا
تو ہو جسکو حاصل ز عمرِ طویل — تو دیکھے وہ روئے حبیبِ جلیل
تو لازم کرے عرض میرا سلام — جنابِ حبیبی مین با اِحترام

نہ آیاتِ عالم سے اوسکا حصول | دلائل سے ہرگز نہ اُسکا وصول

وہ بے کسب لابد عطائے خدا | وہ منجِ محمدؐ سے بیشک عطا

وہ ہے جذبۂ خالقِ دو جہان | وہ توحید و تصدیق پر ہے کشان

تو بے اُسکے دلکو نہووے قرار | قرارِ جنان کا اوسی پر مدار

یہ محشور ہو در صفِ اصفیا | کہ ہے منظرِ سیّد الانبیا

سُوم قسم اُنسے جو ہستہ عیان | وہ ہی نور فکری سے روشن جنان

وہ توحیدِ ایزد پہ تھا مُستقیم | کہ نورِ الٰہی سے قلبِ سلیم

وہ تصدیقِ خیر الورا سے مدام | مُنوّر جنان تھا وہ مدّاح تام

وہ چون قسّ مذکور سابق ضرور | کہ تھا اوسکو حاصل ز آیاتِ نور

کوئی اوسّے کرتا اگر قال و قیل | کہ خلّاقِ عالم مین کیا ہی دلیل

تو اسطور دیتا وہ اوسکو جواب | جوابِ لبیبان بسے پُر صواب

کہ بعرہ یقیناً دلیلِ بعیر | قدم کا اثر ہے دلیلِ مسیر

تو محشور تنہا وہ ہو بیگمان | نہ متبوع و تابع مین اُسکا مکان

جو ہی قسم رابع ازان شش نگار | تو وہ تابعِ دینِ پروردگار

جو تھی پیش اُسکی شریعت عیان | تو وہ اُسکا تابع بصدقِ جنان

ولے اوسکو حاصل ہوا کچھ نصیب | زعرفانِ شرفِ رسولِ حبیب

تو وہ عزِّ احمدؐ سے ماہر ہوا | تو سرِّ نہان اُسپہ ظاہر ہوا

کہ محبوبِ ایزد محبِّ حبیب | یہ ہی اُنکے جاکر کالابد نصیب

طفیلی کو اِس جا ملے وہ مقام | کہ اوسّے اصیلی کو رشکے مدام

وہ محشور لاریب روز جزا
اسی قسم سے والدینِ رسول
کہ دینِ خلیلی پہ وہ مستقیم
کہ وہ کنز مخفی سے دُرِّ یتیم
کہ مدّاح جسکا خدائے قدیم
قدیمی خزائن کا ہے تو قسیم
نہوتا قِدَم سے اگر تیرا نور

اسی خیر اُمّت میں بے اِمترا
ہوئے مُتّفق اسپہ جملہ فحول
بلا اونکو پھر ایک نورِ قدیم
وہ رُوحِ خدا ہے وہ رَوحِ عمیم
کہ ہے وَصف تیرا وہ خُلقِ عظیم
تو مُجھسے مَیں تجھسے یہ سِرِّ فخیم
تو ہرگز نہوتا خدا کا ظہور

تو نورِ خدا تو ظہورِ خدا
خدائے غیوری وُ جملہ وَرا

روی العلامۃ ابن النقیب فی التحریر وغیرہ من النحاریر عن عبد اللہ بن المبارک فی لکلمات القدسیّۃ قال اللہ لحبیبہ انت مِنّی وانا منک یا سرّ الاحدیّۃ وھذا من قبیل ما رواہ الحاکم وصححہ عن یعلی لعامری قال علیہ الصلوۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ الکرام الحسین منّی وانا من الحسین وھذا یدل علی کمال الاتحاد ورسوخیّۃ الوداد وقال اصحاب لبشارۃ ھکذا تقدیر العبارۃ ظہور الحبیب من نور اللہ وظہور اللہ من نور الحبیب وھذا ھو المشہور بحذف لفظ الظہور ان الحبیب من نور اللہ واللہ من نور الحبیب وذلک عین ما قال اللہ الملک المجیب لولاک لما ظہرت الربوبیّۃ وقال ما خلقت خلقا اکرم علیّ منک ولقد خلقت الدنیا واھلھا لاعرّفھم کرامتک ومنزلتک عندی ولولاک لما خلقت الدنیا کما رواہ ابن عساکر عن سلمان وفی روایۃ البیہقی وغیرہ عن ابن عباس فلولاک

جو ہی سیرت ابن سید شہیر
تو اوسمین یہ مذکور ہے مستنیر

تو محشور ہو وہ بروز جزا
بلا ریب در اُمت مصطفا

جو ہی قسم خامس زرستہ ضرور
تو لاریب وہ شخص ہی بے فتور

کہ کتب سماوی سے ماہر ہوا
تلاوت سماعت سے ظاہر ہوا

کہ ہین مصطفا اشرف الانبیا
جو ہین اُنکے تابع وہ ہین اصفیا

تو ایمان وہ لایا بصدق و یقین
اونو نپر جو ہین سید المرسلین

کسی شرع مین گرچہ داخل نہ وہ
نہ تابع نبی کا وہ زنہار ہو

وہ ہی جیسا لاریب ابن حزام
حکیم معزز بخلق عظام

بھی مانند اسکے جو دیگر کرام
مصدق ہوئے وہ بخیر الانام

تو محشور ہون یہ بروز جزا
مع المومنین بخیر الورا

وملے ظاہری نور انکا مقام
تجلیئے خیر الورا سے مدام

جو عامل بشرع شفیع الانام
تو ہی اسکا برتر انہون سے مقام

نہ محشور ہرگز وہ در عاملین
کہ دونو تجلی سے یہ فائزین

جو ہی قسم سادس وہ مرد سعید
وہ ہی دو نبوت سے لابد رشید

کہ فترت مین وہ اہل دین خدا
رسالت کا تابع وہ بے امترا

چو عیسیٰ خلیل و دگر چون کلیم
انہون کا وہ تابع بقلب سلیم

ملا اوسکو پھر وقت خیر البشر
کہ شان رسالت دران مشتہر

مشرف ہوا پھر وہ بار دگر
کہ ایمان وہ لایا بخیر البشر ہ

تو دو اجر اوسکو ملین بالضرور
کہ دونور ایمان سے ہی اسکو نور

دوم جو کہ مشرک ہوا با نظر
کہ اوسنے نہ کی صرف اقصے نظر
یہ چار و شقی ہین بلا گفت گو
جو ہین تین باقی تو اُنکا بیان
کہ در خواہشِ ایزدی وہ نہان
مفوض وہ ہین سوئے پروردگار
تو دو ہین معطل اُنہونسے ضرور
کہ اُسنے کیا صرف اقصے نظر
ولے اصل مین ضعف تہا در نظر
لہذا معطل ہوا از وجود
معطل دگر بعدِ اثبات نیز
کیا اوسنے جب غور سے کچھ نظر
ولے فوق اسکے جو اہلِ نظر
تو عاجز ہوا یہ ز فکر و نظر
سوم اُسنے مشرک بلا اہترا
کہ اُسنے کیا بذل اقصے نظر
جبلت مین اوسکو ہوئی جو عطا
ولیکن نہ پایا طریق صواب
تو یہ تین اقسام نزدِ مہان

ولیکن نظر مین ہوا یہ خطر
جو موجود اوسمین بسے مستقر
کہ خاطی یہ لاریب در بحث جو
وہ اسطور لاریب نزدِ مہان
نہ ہی کفر و ایمان سے اونکا بیان
جو چاہے کرے حکم اونپر نثار
یکے اصل فطرت مین اہلِ فتور
کیا جہد اُسنے بسے خوبتر
تو کب اُسنے ہو جہد کچھ کارگر
نہ عارف ہوا از خدائے ودود
نظر مین قوی تہا وہ اہلِ تمیز
تو ماہر ہوا وہ ز ربُّ البشر
تو اُسنے وہ اقوی بسے خوبتر
معطل ہوا پھر یہ بارِ دگر
خطائے نظر سے ہوا مبتلا
نہ قاصر ہوا اسمین وہ نا سوا
کیا صرف اوسکو نہ اسمین خطا
وہی بت پرستی ہوئی خوشماب
نہ کچھ حکم انکے سے حظِ لسان

ماخلقت آدم ولا الجنۃ ولا النار علیہم رضوان اللہ الغفار انتہی ھذا ملخص
ما فی الجزء الثالث المتین من الکتاب المسمی بنجم المبین ۵

تو ہین اہل اجرین وہ والدین
کہ دو نورِ ایمان سے وہ نورِ عین
جو ہے اسکا منکر وہ ہے اہلِ شین
کہ ہے اُسکے دل پر شقاوت کا غین
وہ موذی ہے خیر الوریٰ ہے رحیم
وہ لاریب ابنِ مغیرہ زنیم
وہ ہے فیل خو کی بشکلِ بشر
تو داغ خدا اوسکے خرطوم پر

خیوری نکر تو بیانِ حزین
کہ خاسر دو عالم مین ہے وہ لعین

جو اقسام ہین چار اہلِ شقا
بیان اونکا اسطور اے باصفا
کہ ہین دو معطّل بسے منکرین
وجودِ خدا کے نہ وہ قائلین
یکے ہے معطّل بقولِ دگر
نہ ہرگز کیا صرف اُسنے نظر
تعطّل کیا اوسنے تقلید سے
وجودِ خدا اور توحید سے
معطّل دوم بعدِ اثبات ہے
تو اثبات مین ایک یہ بات ہے
کہ اُس قصے نظر سے نہ اثبات ہے
تو قاصر نظر اہلِ شبہات ہے
جو اُس قصے نظر سے وہ اثبات ہے
تو ہرگز نہ وہ جائے شبہات ہے
تو قصرِ نظر سے وہ خاطی عیان
لہذا وہ کافر ہوا بیگمان
وہ باقی جو دو اُنسے اہلِ شقا
ہوا شرک اُنسے بذاتِ خدا
یکے اُنسے مشرک بقولِ کسان
کرے شرک جیسا کہین مشرکان
نہ اوسنے کیا صرف اُس قصے نظر
کہ وہ فعلِ مذموم یا خو بتر

تمہارے جو اطوار ہین سب عیان
تو در جملہ زائد وہ در ہر زمان
تو گر وہ نہین اہلِ ایمان ازان
نعم وہ موحّد ز پیشینیان ہٗ
برادر برابر ز یک باپ و مان
یہی او سمین تم مین خطاۓ عیان
جہان اُنکی تعظیم کا ہو بیان

زعلم و عمل عہت قادِ نہان
وہ ہین تسے فائق نہ اسمین گمان
تو از اہلِ ایمان نہ تم سے کہان
ہوۓ تم مُوحّد بآخر زمان
اگرچہ نہ ایمان کا تم مین نشان
کہ ہو منکرِ سیّدِ انس و جان
تو ہی وہ تمہارے لئے مرگِ جان

جو دونو مین تہا اتحادِ جنان
مجبوری کیا عدل سے وہ بیان

کہین گر وہابی وہ لاریب زور
کرین فرقِ ابلیس و انمین بیان
اگر اُسسے یہ فوق ہین در امور
کہ وہ فائق چونکہ حقّ الیقین
وہ لے منصفون سے یہ ہے التجا
کہ ہین متفق اسپہ جملہ مہان
تو وہ خیر لاریب از مشرکین
ز اخبار یہ امر از بس مُبین
اَفاضل جو اُنسے ہوۓ سابقین
ز آدم صفی اللہ تا این ظہور

تو لازم یہ ہے آنپہ اے ذی شعور
تو کچہہ فائقی مین نہ ہووی گمان
تو ہرگز نہ تسلیم سے ہے یہ دور
ہوئی اونپہ ظاہر نہ ہم ماہرین
کرین کچہہ وہ اِنصاف بہرِ خدا
کہ فترت مین لاریب اہلِ جنان
کہ عَینُ النّجاست یہ ہین بالیقین
کہ پیدا ہوا ۔۔ن ز اہلِ ۔مین
تو یُون اُنسے پیدا ہوا بالیقین
شدہ مسکنِ مَن ز اہلِ خیور

یہ تفصیل بالا جو مسطور ہے بستہ حکم لاریب نہ کوزر ہے
سعید و شقی و ذوی الانتظار کہ حکمِ الٰہی پہ جنکا مدار
توسب اہلِ فترات پر زینہار نکر حکم اک طور پر آشکار
و الّا تو خاطی بلا اشترا تو ماخوذ لاریب نزدِ خدا

خیوری توکر بند اسّے زبان
توکروہ بیان جو کہ اصلی بیان

زمین سے الیٰ عرش تا لامکان یہی خوش ترنم بگوشِ جنان
سماعت کرین اسکو اہلِ دلان ازل سے ہمیشہ الیٰ این زمان
کہ آباؤ اجدادِ شاہِ شہان ہمہ اُمّہاتِ شہے مرسلان
جو ہین مظہرِ سیّدِ انس و جان وہ ہین مظہرِ خالقِ جانِ جان
وہ ہین عینِ اعیانِ جملہ جہان کہ انسانِ ایمان کا ہی وہ مکان
وہ جانِ عوالم وہ جانِ امان امان اور ایمان انہونسے عیان
نہو عین و انسان و جانِ امان تولا شہ صفت ہون یہ جملہ جہان
خدا کا غضب تمپہ اے منکران تمے دردو عالم نہ ہرگز امان ہے
تمارے مین ایمانسے کیا ہی نشان کہو صدق دلسے نہ غرضِ بان
کہ توحید شیطانمین لابد عیان عبادتمین وہ تمسے ہی بیکران
وہ اعلم نہ علمِ ہمہ ملحدان وہ بیزار لاریب از مشرکان
محبِّ موحّد وہ در ہر زمان نہی معتقد خوبیئے عاصیان
تو اسطور سے کیا وہ از مومنان ویا ہی وہ ملعون از کافران

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ الْعَدَّ دَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الصَّمَدِ وَسَلَامًا بَاقِيًا اِلَى الْاَبَدِ لَا غَايَةَ لَهٗ وَلَا اَمَدَ

وصل بارہوان اِس بیان مین کہ اہلِ فترت کے مشرکین ؛ اِس اعتقادِ پُرسداد پر تھے بالیقین ؛ کہ ہم سب مخلوقاتِ خدا ہین اور یہ آسمان و زمین ؛ خدا کی خالقیت کے نہ تھے وہ منکرین ؛ بُت پرستی و شرک مین تھی مُستغرقین اِسی شرک سے اِجتناب اُنکا ایمان تہا ؛ نہ لازم اونپر اِقرارِ لسان تہا ؛ نہ اِمتثالِ احکام اونپر حکمِ ایزدِ منّان تھا ؛ اور وقتِ اِستدلالِ عقلی عندالاعلام بعدِ چہل سالہ عُمر ہے صحیحُ المرام ؛ اگرچہ موجب کفر نہین عدمِ اِستدلال ؛ اما موجب پُرسش ہے نزدِ ایزدِ متعال ؛ اور حضرت عبداللہ رحمہ اللہ کا اٹھاران برس کی عمر مین ہوا اِنتقال ؛ اور عُمر حضرتِ آمنہ مغفورہ مبرورہ جملہ بست سال ؛ اور کسی روایت ضعیفہ سے بھی کفر و شرک اونکا ثابت نہین زینہار ؛ تو کیونکر وہ اہلِ جنان نہون عند اُولی الابصار ؛ اَللّٰهُمَّ اهْدِ الْمُنْكِرِيْنَ لِلْاٰثَارِ ؛ فَاِنَّهُمْ جَاهِلُوْنَ مِنْ سِرِّ الْاَسْرَارِ ؛

قَدْ اَخْبَرَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى شَانُهٗ عَنِ اعْتِقَادِ مَنْ يَّعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ وَايْضًا نَطَقَ بِهٰذَا مُعْتَقَدِهِمْ

جو ہین طاہرین وہمہ طاہرات — تو پیدا ہین آنسے بصد بینات
ز اخبارِ متواترہ سلف ہمام — یہ لاریب ثابت نہ ہمین کلام
نصوصِ الٰہی سے بیشک عیان — کہ جسطور مذکور بالا بیان
کہ جملہ پدر مادرِ مصطفا — وہ ہین اہلِ اسلام سب بے امترا
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان — نہ ہرگز کوئی انمین از مشرکان
تو کب والدینِ شفیع الانام — نہون اہل اسلام نزدِ فہام
نہ اسکو کرے عقلِ عاقل قبول — کہ ہو مشرکو نمین وہ نورِ رسول
تو کب اوسکو باور کرین مومنان — مگر منکرِ سیدِ انس و جان
کتابِ خدا و کتابِ رسول — بھی کتبِ امامانِ اہلِ نقول
ز اہلِ صول و ز اہلِ وصول — یہ سب متفق ہین ہمہ نزد فحول
کہ وہ اہلِ ایمان بقلبِ سلیم — جو ہی اسکا منکر وہ اہلِ جحیم

خدایا طفیلِ رسولِ کریم
عقیدہ خیوری یہ رکھ مستقیم

کہ ہی یہ صراطِ خدائے قدیم — صراطَ الذینَ جو اہلِ نعیم
کہ سب انبیا اولیائے کرام — اسی پر ہوئے متفق لاکلام
کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام — سوا اونکے جو انبیائے کرام
وہ ہین زبدہ اولیائے عظام — علیہم رضائے خدا و سلام

خیوری یہ لابد صراطِ وصال
جو ہے اسکا منکر وہ اہلِ ضلال

نہو جام صانع سے کیونکر لبیبر
کہ ہو دست صانع سے اسکا خمیر

خیوری اگرچہ تو نزدیکِ دبیر
و لے دلکا ہے سوئے خلاقِ سیر

ہوا اسمین ظاہر جو مسطور ہے
کہ جو اہلِ فترت سے مشہور ہے

نہ اُنسے ہوا کفر گر آشکار
تو لابد وہ ناجی بصد اعتبار

نہ صانع سے ماہر ہوا گر جوان
تأمّل کا پایا نہ اونسے زمان

تو لاریب ناجی وہ ہے بیگمان
نہ مسئول زنہار وہ لے مہان

کرو دلمین کچھ غور اے منکرین
ہوائے خودی سے نہو مفسدین

کہ ماہر بذاتِ خدا مشرکین
نہ تخلیقِ ایزد کے وہ منکرین

فقط بُت پرستی مین سے تھے مُبتلا
یہی شرک اونکا بلا امترا

نہ واجب زِ اقرارِ توحیدِ رب
بھی اونپر جو فترت مین دُ اُمِ عرب

نہ تھے اونپہ اَحکام واجب مدام
صلوٰۃ و زکوٰۃ و نہ حجّ و صیام

فقط دل سے توحیدِ پروردگار
یہی اونکا ایمان بصد اعتبار

نہیں بلکہ ناجی یہ سے مردمان
جو فترت مین لاریب زِ مشرکان

یہ ثابت ازان امتحانِ خدا
جو ہو آشکارا بروزِ جزا

تو پھر والدینِ شفیعُ الوریٰ
نہ کیونکر مُسلمان بہر دوسرا

کہ بُت کو نہ ہرگز وہ کرتے سجود
تو لابد موحّد وہ باصد شہود

کیا والدِ مصطفا انتقال
تو وہ ہژدہ ۱۸ سالہ بلا قیل و قال

کیا حضرتِ آمنہ انتقال
تو وہ بست ۲۰ سالہ نہ اسمین مقال

کتاب اللہ لئن سالتہم من خلقہم لیقولن اللہ و ایضاً اشارۃً مصرح فیہ بقول اللہ ویعبدون من دون اللہ ما لا یضرہم ولا ینفعہم ویقولون ھؤلاء شفعاؤنا عند اللہ

سنو اے عزیزو بگوش جنان — یہ فرمانِ خلاقِ جملہ جہان
کہ ای سیدِ محبوبِ خیر الوریٰ — شفیعِ خلائق بروزِ جزا
تو پوچھین اگر اُنسے جو مشرکین — کیا کسنے پیدا سما و زمین
تمارا کہو کون ہے آفرین — کیا پیدا کسنے تمین برزمین
تو لابد تجھے دینگے ایسا جواب — جوابِ لبیبان بلا ارتیاب
کہ اللہ نے پیدا کیا بیگمان — ہمین اور جو یہ زمین آسمان
وہی خالقِ یکتا ہے بالیقین — سوا اُسکے خلقت کے لائق نہین
ولے تھے عبادت مین وہ مشرکین — نہ رب کی خدائی کے وہ منکرین
خدا کی خدائی کے وہ معتقد — ولیکن بتون پر وہ تھے معتمد
کہ لاریب اصنام بے امترا — یہ شفعائے عباد نزدِ خدا
جو انکی عبادت کرین بندگان — یہ اونکی شفاعت کرین بیگمان
یہ خاصانِ درگاہِ پروردگار — یہ مقبولِ ایزد بصد اعتبار
عبادت کے خلعت سے یہ مفتخر — نہ اذنِ شفاعت کے یہ مفتقر
یہی شرک تھا انکا ای باادب — جو اوسوقت مین مشرکانِ عرب
کہ توحیدِ معبود کے منکرین — وہ لاریب تھے نزدِ اہلِ یقین
وے اپنے صانع سے تھے واقفین — نہ تخلیق ایزد کے تھے منکرین

وہ اہلِ کرامت سے اشرف مدام
کہ ہین مظہر ذاتِ خیر الانام

وہ ہین مظہر معجزاتِ رسول
ہوئے متفق اسپہ جملہ فحول

یہ مذکور بالا تو مسطور ہے
دلائل سے جملہ وہ پُر نور ہے

تو کیونکر نہ مومن وہ نزدِ جہان
وہ اہلِ جنان اور اہلِ جنان

جو ہے اِسکا منکر وہ ہے اہلِ نار
جہنم مین جاوے بصد اضطرار

کتابِ خدا و کتابِ رسول
وہ دونو سے منکر ہے پُر جہول

ہوائے خودی سے وہ ہے پائے بند
کلام خُیوری کرے کب پسند

ردِ اعتراضِ منکرانِ لئام ٭ کہ درمیان حضرتِ عیسےٰ وسید الانام ٭ دینِ خلیل و اسماعیل و عیسےٰ علیہم السلام ہر سہ اوسوقت موجود تھے لاکلام ٭ پس کیونکر وہ زمان فترت ہو عند الفہام ٭

یہ آوے اگر تیرے دل مین خیال
خیالِ جہالت یہ ہے بے قیل و قال

کہ تھا دین اُسوقت مین ہمگمان
خلیل و سماعیل کا اے میان

بھی تھے دینِ عیسےٰ پہ اہلِ کتاب
تو وہ وقت فترت سے کب در حساب

اگر دینِ عیسےٰ وہ کرتے قبول
تو تھی اُس زمانکے وہ الا بد رسول

کہ از بعدِ عیسےٰ نہ آیا رسول
مگر ایک خاتم جو پدرِ بتول

تو لاریب اسطور اوسکا جواب
جوابِ مُصفا ہے پُر صواب

کہ معنائے فترت یہ ہے بالضرور
کہ ہو بین شرعین حاصل فتور

قال فی مسالک الحنفاء والیواقیت والجواهر وغیرهما من زبر المواهر وفی العلامة العلائی وغیره رضی الله عنه ان والد سیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلی آله واصحابه ذوی الحکم سیدنا عبد الله رضی الله عنه عاش من العمر ثمان عشرة سنة وأم النبی صلی الله علیه وآله وسلم سیدتنا آمنة رضی الله عنها انتقلت من الدنیا وهی بنت عشرین سنة ولا ریب فی انهما من اشرف اقسام الموحدین فی زمان الفترة التی قد عم فیه الجهل وان الموحد سعید بای وجه کان توحیده وان لم یکن مومنا بکتاب ولا برسول فیدخل الجنة لان متعلق الایمان انما الخبر الذی یاتی به الانبیاء علیهم الصلوة والسلام عن ربهم عز وجل ولیس بین ظهری اهل الفترات کتاب ولا رسول حتی یومنوا بهما وحینئذ یصح ان یلغز بذلک فیقال شخص مات علی غیر الایمان ویدخل الجنة فمن هو وجوابه من وحد الله بنور وجده فی قلبه وانتقل من الدنیا علی ذلک انتهی وقد مر تفصیل الموحدین والله یهدی المتقین

سنو اے محبان خیر الورا ۔۔۔ کہ عبد اللہ و آمنہ باصفا
وہ از اہل توحید اشرف مدام ۔۔۔ وہ ہر دو موحد بتوحید تام
وہ اقسام ستّہ جو مذکور ہیں ۔۔۔ تو ان سب میں اشرف وہ پرنور ہیں
اولوا العلم سے ہیں وہ لابد کرام ۔۔۔ ہوئے پھر مشرف بخیر الانام
وہ دین خلیلی پہ تھے مستقیم ۔۔۔ جو ہی اسکا منکر وہ اہل جحیم
نہ کچھ کفر سے انمیں ہرگز نشان ۔۔۔ ز توحید ایزد منور جنان
ولایت کے رتبے پہ وہ قائمین ۔۔۔ کرامات اونکی ہیں بالیقین

تو ہی اونکی عامہ شریعت مدام
وہ جاری رہے تا بیوم القیام

کہ دعوت شفیع الورا کی عیاں
ہمیشہ سوئے کافران زمان

تو روشن ہوا اُسسے ای خیر کیش
کہ فترت کو مانع نہین شرع پیش

کہ فترت فتورِ شریعت کا نام
نہ دعوت کا حاکم ہے در آنام

تو لا بد فتورِ شریعت مدام
ہوا بعدِ عیسےٰ علیہ السّلام

کہ جو بعدِ عیسےٰ ز اصحابِ دین
نہ از دعوتِ شرع وہ حاملین

لہذا یہ فرمانِ پروردگار
ہوا در کتابِ مُبین آشکار

قال اللہ جلّ جلالہ وعلی العالمین عمّ نوالہ فی کتابہ المستطاب المنیر یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرّسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر فقد جاءکم بشیر ونذیر واللہ علی کل شیئ قدیر قال فی الارشاد وروح البیان والتحبیر وغیرھا من زبر اھل التبیان ای قد جاءکم رسولنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی حین فتور من الارسال وانقطاع من الوحی و مزید احتیاج الی بیان الشرایع والاحکام الدینیۃ یقال فتر الشیئ فتورًا اذا سکنت حرکتہ وصارت اقل مما کانت علیہ وسمیت المدۃ بین الرّسولین فترۃً لفتور الداعی فی العمل بتلک الشرایع ونبیّنا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بُعث بعد انقطاع الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام لانہم کانت متواترۃ بعضہم علی اثر بعض الی وقت رفع سیدنا عیسٰی علیہ السلام فاللہ تعالیٰ قادر علی الارسال بالتواتر وعلی الارسال بعد الفترۃ ولم یکن بعد سیدنا عیسٰی علیہ السلام الّا نبینا شفیع الرسل والامم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وھذا ھو

کہ بین الرسولین ہو آشکار — فتور شریعت بصد اضطرار
نہ داعی کوئی بہر اسلام ہو — نہ ساعی کوئی بہر احکام ہو
چلین خواہش خویش پر وہ مدام — ہوائے خودی سے کرین جملہ کام
چلین مثل شتران بغیر زمام — نہون اونپہ احکام شرعی کرام
جو ہی شرع مرسل بلا گفت گو — وہ ہو جملہ درہم رہی ایک بو
زمانہ دینثور ہو جبکہ طول — تو مبعوث لاریب تب ہو رسول
تو فترت کا ہرگز نہ ممکن زمان — بغیر رسولین اے نیکدان
یکے پیش فترت دگر بعد آن — سوا اسکے فترت نہووے عیان
جو فترت کو ہو مانع شرع پیش — تو معدوم فترت کا ہو نام و نیش
نہ دنیا مین ہون اہل فترت کبھی — ہمیشہ وہ اہل شریعت سبھی
کہ تا نوح پیغمبر نامدار — ہوا شرع آدم پہ جملہ مدار
ز نوح نجی تا زمان خلیل — ہوا نوح مرسل کا دین جلیل
ہوا پھر وہ دین خلیلی عیان — ہوئی جسسے گلزار نار جہان
ہوا پھر ہویدا وہ دین کلیم — تو پھر جملہ تورات پر تھے مقیم
ہوئے پھر وہ داؤد اہل زبور — کہ الحان جنکے پہ عاشق طیور
ہوئے پھر وہ روح خدا نامدار — وہ تھے اہل انجیل پروردگار
بھی یعقوب کی جملہ اولاد مین — ز ابنائے اصلاب و احفاد مین
ہوئے جملہ پنجاہ صد انبیا — یکے بعد دیگر ہوا رہنما
ہوئے پھر شہنشاہ خیر الانام — حبیب الٰہی علیہ السلام

تو روزِ قیامت نہووے دلیل — نہ اِسطور کوئی کرے قال و قیل
کہ آیا نہ ہم پاس کوئی بشیر — نہ زنہار ہم پاس آیا نذیر
کہ اوسکی بشارت سے لاتے بجا — امورِ اطاعت برائے خدا
بھی اوسکی نذارت سے ہم زینہار — نکرتے کبھی کفر لیل و نہار
تو آیا یہ تم پاس ایسا بشیر — بشیروں کا سردار ہے بے نظیر
نذیروں کا لاریب ہے دستگیر — خدا بعد یکتا وہ نورِ قدیر

غیوری وہ ربی یقیناً مجیر
وہی میرا مشکل کشا دستگیر

خدا کو یہ قدرت بلا چون چرا — کہ فترت نہوتی کبھی رو نما
کہ جسطور عیسے و موسے کلیم — رہا درمیان انکے دینِ قویم
کہ ہفدہ صدی اِنمین لابد زمان — ہزاروں نبی اُسمین لابد عیان
اسیطور قادر وہ پروردگار — کرے بعد عیسے نبی آشکار
زمانِ شفیعُ الوریٰ تک ضرور — ولے اُسنے ایسا نہ چاہا ظہور
یہان اِنمین بیشک زمانِ قصیر — تو کیا وہ نہ اِنبا یہ اسمین قدیر
کہ ہے بعدِ عیسے الیٰ مصطفےٰ — صدی چھے رہی جسمین فترت سدا
ولے حکمتِ رب کا یہ اقتضا — کہ ہون بعدِ عیسے شفیعُ الوریٰ
صفی اللہ آدم جو پدرِ بشر — بلا پدر اوّل وہ پدرِ پسر
ہوئی حضرتِ حوا اُنسے عیان — یہ ہے اصلِ ثانی نہ اسمین گمان
اسیطور عیسے علیہ السلام — ہوئے بے پدر پسر نزدِ فہام

الا نسب بما فی تنوین فترة من التفخیم الا ئق بمقام الامتنان علیہم بان الرسول قد بعث الیہم عند کمال حاجتہم الیہ بسبب انقضاء الدہر الطویل بعد انقطاع الوحی لیعدّوہ اعظم نعمۃٍ من اللہ وفتح باب الرحمۃ وتلزمہم الحجۃ فلا یتعللوا غدًا بانہ لم یرسل الیہم من ینبّہہم عن غفلتہم وفی الحدیث انا اولی الناس بعیسی بن مریم فانہ لیس بینی و بینہ نبیّ قال فی مبارق الازہار شرح مشارق الانوار بطل بہذا قول من قال ان الانبیاء کانوا بعد عیسٰی علیہ السلام انتہی و ایضًا قال اللہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ لتنذر قومًا مّا اتٰہم من نذیر من قبلک قال فی انوار التنزیل اذ کانوا اہل الفترة ہذا ملخص ما فی نجم المبین

یہ فرمانِ ایزد بلا ارتیاب
ہوا اسطرح بہرِ اہلِ کتاب

کہ تم پاس آیا شفیعُ الورا
حبیبی محمدؐ رسولِ خدا

کہ تا وہ کرے جو بیانِ وصال
تو ہوں عالمین اُسنے اہلِ کمال

وہ اَسرارِ ایزد کرے آشکار
تو ہوں اُسنے اَنوار دلپر نثار

ہوا انقطاعِ رُسُل بیگمان
نہ باقی شریعت کا ہرگز نشان

ہوئے خواہشِ خویش پر تم رواں
نہو دینِ مولا سے تم ماہران

کرو اِس عنایت پہ شُکرِ خدا
کہ اِسوقت اَیسا ملا رہنما

سے ملے وقتِ مُشکل پہ جب دستگیر
تو لازم اَدا ہو نہ شُکرِ کثیر

یہ ہے نعمت و رحمتِ کردگار
تو اِسکا کرو شکر تم بے شمار

کہ ہادی ملا یہ حبیبِ خدا
کہ جسپر خدا کی خدائی فدا

ملا جبکہ تمکو رسولِ حبیب
جو اِنکے محبان وہ اہلِ نصیب

جو اسرار انسکے نہ ممکن بیان
یہ ہے بحرِ زخار بس بیکران

دلا کر بیان اب تو بہرِ لبیب
کہ ہو اہلِ ظاہر کو اسکے نصیب

کہ علم الیقین اور حق الیقین
بسے فرق اندو مین ای دور بین

یہ جملہ سفیدی ہوئی جو سیاہ
یہ انکے لئے جنکو ہے اشتباہ

وہ اہلِ ظواہر جو در قیل و قال
وہ ہر جا کرین ایک شبہ و سوال

کہ سرمایہ اونکی یہی قیل و قال
نہ تسلیم اونکو ز حالِ وصال،

وہ زنجیرِ عقلی سے ہین پائے بند
نہ تنویرِ ازلی سے وہ ارجمند

نہ وہ نورِ عرفان سے ہرگز بصیر
وہ ظلماتِ ہستی سے دائم ضریر

اگرچہ وہ ظاہر مین ہین عالمان
ولے حبِ احمد سے وہ جاہلان

جسے حبِ احمد سے ہی کچھ نصیب
تو ہرگز نہ اسمین وہ کاہی مریب

کہ ابوینِ خیر الورا بے گمان
وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جنان

وہ ہین اہلِ فترت بلا امترا
وہ ہین اہلِ توحید و اللہ سدا

وہ لاریب ہین زبدۂ اصفیا
زیارت گہے جملۂ انبیا

خیوری کا لابد یہی اعتقاد
کہ وہ انبیا بعد خیر العباد

سنو گوش دل سے یہ دیگر دلیل
ضلالت کو چھوڑو نہو تم ذلیل

کہ ابنِ حجر ہیتمی جو شہاب
وہ ماوردی لاریب اہلِ صواب

جلالِ سیوطی مناوی دگر
ابی و غزالی جو ہین معتبر

بھی وہ ابنِ جوزی کا سبطِ شہیر
سماعیل حقی افندمِ بصیر

ولے ہیں وہ مریم جو آدم پدر
وہ عیسیٰ جو حوّا نہ اِسمین خطر

تو ہر طور سے قدرتِ کردگار
ہوئی نزدِ خلقت بسے آشکار

کہ بے پدر و مادر وہ اوّل پدر
پدر اور مادر سے پیدا پسر

پدر سے بلا اُمّ حوّا عیان
ز مادر وہ عیسیٰ بلا پدر دان

تو عیسیٰ و مریم یہ دورہ تمام
جو حوّا و آدم سے تہا در انام

تو ان چار قدرت کے مظہر وہ چار
وہ خلقت مین ارکانِ کعبہ شمار

تو وہ سرِّ کعبہ جو مسجود ہے
وہ نورِ حبیبی جو محمود ہے

ز دورہ تو لدشہِ مرسلان
ہوئے نورِ ایزد سے پہلے عیان

تو پھر بعدِ اظہارِ دورہ تمام
ہوئے آشکارا شفیعُ الاَنام

کہ اوّل جو تھا تخم دورہ بشر
وہی تاج آخر مین ہو جون ثمر

جو باطن مین تہا تخمِ شجر بشر
وہی تخم ظاہر ہوا بر شجر

جو اوّل وہ آخر بجملہ صفات
جو باطن وہ ظاہر وہی ایکذات

بذر مین بلا ریب جملہ شجر
وہ ظاہر شجر اور باطن بذر

شجر کی حقیقت یقیناً بذر
شجر سے نہ مقصود اِلّا ثمر

تو ظاہر ثمر سے ہے وہ اصلی بذر
کہ پیدا ہوا جسسے جملہ شجر

یہ ہی سبقتِ رحمتِ کردگار
کہ آخر مین اوّل ہوا آشکار

کہ رحمت سے ہے دور کا ہی ابتدا
تو رحمت سے اُسکا ہوا انتہا

وہی ایک رحمت جو محمود ہے
وہ جانِ خیوری جو مسجود ہے

یہ اِنَّا فَتَحْنَا سے ہین کامیاب	یہ ہی خاصہ اُنکا بلاارتیاب
تو حق نے کیا حکم ای ذو یعقول	کہ وہ جملہ خلقت کے بیشک رسول
زبیشِ صَفِیُّ اللہ تا یومِ دِین	رسولِ رُسُل وہ بشرع مُبین
جو باقی رُسُل اِنکے ہین نائبین	شرایع کے مالک یہی بالیقین
دلائل جو اِسکے بسے آشکار	وہ ہین جلدِ ثانی مین بیشک نگار
سوا آنکے جتنے ہوئے مُرسلین	تو بعد اُنکے اونکی شریعت نہین
ہوا اونکا دنیا سے جب انتقال	تو حکمِ شریعت کیا ارتحال
تو جو وقتِ فترت مین شرع مُبین	عَرَب اُسکے ہرگز مُخاطب نہین
وہ از دینِ عیسی جو تھے تارکین	تو از ترک وہ سب مُعاتب نہین
کہ اُسکے نہ ہرگز وہ مامور تھے	وہ دینِ خلیلی سے مسرور تھے
وہ جسطور پہ چلتے صِغار و کبار	اوسے جانتے دینِ پروردگار
یہی زعم رکھتے وہ بے قال و قیل	کہ لابد یہی ہے وہ دینِ خلیل
جہالت سے اُنمین نہ تفریق تھی	نہ حق اور باطل مین تحقیق تھی
ہوا نورِ احمد کا جن پر ظہور	تو وہ نورِ توحید سے با سرور

قال الامام والحبر الطمطام فی التفسیر الکبیر رحمه الله القدیر و کان قصی جد نبینا شفیع الرسل والامم صلی الله علیه واله وسلم ینهاهم عن عبادة الاصنام ویدعوهم الی عبادة الله الملك العلام وكذلك زيد بن عمر بن نفيل ويقول شعر

أَرَبًّا وَاحِدًا اَمْ اَلْفَ رَبٍّ	اَدِیْنُ اِذَا تُقُسِّمَتِ الْاُمُوْرُ
تَرَكْتُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰى جَمِيْعًا	كَذٰلِكَ يَفْعَلُ الرَّجُلُ الْبَصِيْرُ

سوا ان بزرگوں کے دیگر عظام ہمہ متفق اسپہ ہین لا کلام
مسالک فوائد مین ہے یہ عیان بھی روح البیانمین جو روح البیان
وہ سیرت جو حلبیہ ہے بالیقین فتوحات غیبیہ مین سے ہے مبین
یہ ہی شرح اکمال مین آشکار بھی مذکور بالا یہ شمہ نگار
کہ ہین متفق اسپہ جملہ نبیل کہ بعد از سماعیلِ ابن خلیل
نہ مرسول سوئے عرب ہی رسول مگر ایک یکتا جو پدرِ بتول
وہی جانِ جان انسے موصول ہے دعائے خلیلی وہ مقبول ہے
نہ تھا لائقِ شہر بیت الحرام سوا ذات ربی جو خیر الانام
کہ لاریب وہ اہل بلد امین جلالت مین یکتا وہی بالیقین
نہ ہی اونکے ثانی کوئی از بلاد کہ وہ اہلِ بیتِ خدائے عباد
نہ تھا ایسا زنہار از مرسلین کہ اونپر تسلط کرے وہ امین
تحمل کرے اونکا جور و جفا بسختی درشتی جو بے انتہا
تو پھر بھی نہوا انسے بیزار وہ کرے حلم سے قتل بے گفتگو
وہ از حلم اسطور رہو دل ربا کرے سنگ کو موم در زیر پا
جو سختی مین ہو سنگدل بیکران تو اوسمین منقش وہ چون جانِ جان
تو لاریب یہ شانِ خلق عظیم کہ وہ کنز مخفی سے نورِ قدیم
حبیب خدا و شہ مرسلین محمد شہنشہ وہ ہین نائبین
وہی اونکے لائق نہ دیگر رسول دل و جانسے انکو کرین وہ قبول
کہ جسطور سختی مین وہ بینظیر تو اونسے یہ زائد بحلم وفیر

یہ وِردِ جَنان میرا دن رات ہے ۔ کہ مسجودِ جان وَحدَہٗ ذات ہے

اِسی ذات پر وہ ہوئے وَالِہین ۔ بُتِ لات و عُزّیٰ کے جو عابدین

وہ پروانہ انکے یہ شمعِ قدیم ۔ فدا تھے وہ بر وصفِ خُلقِ عظیم

جُبُوری اِسی شمع پر جان نثار
چو پروانہ در سوز پروانہ دار

خلیلِ خدا و شفیعُ الاَنام ۔ تو ان دو میں سے الف سے بیش عام

تو اسمیں نہ آیا کوئی زینہار ۔ سوئے اہلِ مکّہ ز رُسلِ کبار

خلیلِ اِلٰہ و ذبیحِ خدا ۔ یہی اہلِ مکّہ کے تھے رہنما

جو اولاد انکی وہ جملہ عَرَب ۔ وہ طینی و دینی ہمہ با اَدَب

نسب اونکا تھا چونکہ سوئے خلیل ۔ تو سب دین انکے پہ تھے وہ اصیل

رسالت براہیم کی سے امین ۔ اگرچہ نہ عامہ وہ تھی بالیقین

ولیکن وہ چلتے اوسی پر مدام ۔ کہ مشہور تھا اونکا عالی مقام

وہ موسیٰ و عیسیٰ جو تھے از کبار ۔ نہ مرسول سوئے عَرَب زینہار

تو یہ اونکے ہرگز نہ محکوم تھے ۔ نہ اونکی شریعت پہ ملزوم تھے

وہ دینِ خلیلی پہ دو الف سال ۔ دل و جان سے قائم رہے باکمال

ہوا شرک پھر اونمین لیل و نہار ۔ ز عمرِ لُحَیؔ سب سے آشکار

رہے وہ صدی شرک پر وہ مقیم ۔ تو پیدا ہوئے پھر رسولِ عظیم

وہ تھے جہل سے شرک میں مبتلا ۔ نبوّت کے منکر نہ تھے وہ سدا

وہ سُنتے جہان ذکرِ خیر الورا ۔ چو پروانہ بر شمع ہوتے فدا

چنانچہ قصیؓ وہ جدِ رسول — موحد بسے پارسا ذی عقول

بتوں کی عبادت سے بیزار تھے — کہ وہ مظہرِ نورِ انوار تھے

وہ تھے مانعِ سبکو لیل و نہار — بتوں کی عبادت سے ای ہوشیار

وہ داعئ توحید بالاہتمام — خدا کی عبادت کے ساعی مدام

اسیطور تھے زیدِ ابنِ عمر — موحد ز عشاقِ خیر البشر

بلاریب یہ اونکا فرمانِ پند — بطرزِ لبیبانہ اے ہوشمند

کہ تقسیم ہون جبکہ روزِ شمار — امورِ خلائق نہان آشکار

ز طیب جدا ہو خبیث و کثیف — پلیدی سے ہو دور جملہ لطیف

کرے جبکہ تفریق وہ بے نیاز — تو ہر شئے مین لاریب ہو امتیاز

تو اوسوقت کیا مین کرون اختیار — وہی ایک ربی و یا صد ہزار

وہی ایک ربی نہ ہو الف رب — مین ہون دینِ توحید پر باادب

جو ہین لات و عزیٰ و سائر صنم — نہ پیش اونکے عاقل کرے سر کو خم

کیا ترک مین سبکو اے مستنیر — کہ ایسا کرے جو کہ مردِ بصیر

جو روح خیوری کا یکتا صنم
یہ پیش اونکے دائم کرے سر کو خم

وہی اسکا ربّ ایک مسجود ہے — وہ مسجود ایزد کا محمود ہے

وہی یکتا عابد وہ معبود ہے — وہ معبود باطن مین مسجود ہے

دِیا لات عزیٰ یہ مین دلسے لات — نہ میرا عوالم مین کوئی منات

ہوئی ذلتِ عزیٰ جنسے عیان — وہی عز میری کے ہین پاسبان

کہ ماہر نہ وہ از کتاب و رسول
وہابی ہوئے در زمانِ رسول
کتابِ خدا و کتابِ رسول
وہ اہلِ نقول و وہ اہلِ وصول
تو اس پر نہ مانیں وہابی جہول
تو کیونکر نہ اخبث وہ ای منصفین

تو کیونکر کرے عقل درکِ نقول
کہ تحصیلِ دین جس میں ہی بے ملول
باجماعِ اُمّت قیاسِ اصول
یہ ہیں جملہ موجود سے ذو یعقول
نہ حکمِ رسالت کریں وہ قبول
ازان اہلِ فترت جو تھے مشرکین

خیوری جو منظورِ خیر الوریٰ
ازل ہیں تولا بد وہ اہلِ ہدیٰ

قال الشیخ ولی اللہ رحمہ اللہ فی حجۃ اللہ البالغۃ خلف من بعدھم خلف اضاعوا الصلوۃ واتبعوا الشھوات فحملوا الالفاظ المستعملۃ المشتبھۃ علی غیر محلھا کما حملوا المحبوبیّۃ والشفاعۃ التی اثبتھما اللہ تعالیٰ فی قاطبۃ الشرائع لخواص البشر علی غیر محلھما کما حملوا صدور خرق العوائد والاشراقات علی انتقال العلم والتسخیر الاقصیان الی ھذ الذی یرتبہ والحق ان ذلک کلہ یرجع الی قوی ناسوتیّۃ او روحانیّۃ تُعِدُّ لنزول التدبیر الالٰھی علی وجہ ولیس من الایجاد والامور المختصۃ بالواجب فی شیئ وایضا قال فیہ لکن کان من زندقتھم قولھم ان ھنالک اشخاص من الملائکۃ والارواح تدبر اھل الارض فیما دون الامور العظام من اصلاح حال العابد فیما یرجع الی خویصۃ نفسہ واولادہ وامو الہ وشبّھوھم بحال الملوک الی ملک الملوک وبحال الشفعاء والندماء بالنسبۃ

چہ جائیکہ اونمین عنادِ رسول — وسیلے شرک مین مبتلا از جہول
نہ ہرگز وسیلے کے وہ منکرین — وہ قائل وسائط کے تھے ای امین
تو جو اہلِ فترت ہوئے مشرکین — وہابی سے بہتر وہ ہین بالیقین
جو تھا اونکا اسطور پر اعتقاد — کہ شافع صنم نزدِ ربّ العباد
تو مقصود اُسسے یہ ہے بالضرور — کہ جنکی یہ تصویر کا ہی ظہور
وہی بندگانِ خدائے جہان — وہ نزدِ خدا شافعِ عابدان
تو از قبحِ عقلی نہ وہ اعتقاد — ولیکن وہ ہی نقل سے ناسداد
کرے نقل وسکی جو زشتی بیان — تو لاریب ہو عقل پر وہ عیان
یہ موقوف ہے بر بیانِ رسول — نہ ادراک اسکو کرین ذیعقول
جو مخصوص بہر خدائے جہان — جہالت سے اوسکو ہمہ مشرکان
کیا عام بیشک برائے بتان — الوہیتِ ذات وہ بیگمان
غلط فہم سے زمرۂ نجدیان — کیا عکس رائے ہمہ مشرکان
کہ جو عام تھا اوسکو سمجھے وہ خاص — کیا جہل سے اوسکو پر اختصاص
تصرّف وہ ہی عام لے نیکدان — بھی محبوبیت جو کہ وصفِ نہان
نہ مخصوص یہ بہرِ پروردگار — کہ مقبول بندونپہ سے یہ نثار
جو تاثیرِ قدسی و خلقی دگر — نہ تفریق اوسمین کرین بیخبر
کہ باطل یہ لاریب انکی اساس — کہ غائب کو شاہد پہ انکا قیاس
تصرّف جو ہی اولیا کا عیان — کہین شرک اسکو جو ہین ملحدان
جو فترت مین آیا نہ از مرسلان — تو از اہلِ فترت ہوئے مشرکان

عبادة الاصنام فی العرب وعاش عمرو بن لحی ثلاثمائة واربعین سنة
ورای من ولده وولد ولد ولده الف مقاتل ومکث ھو وولده فی ولایة
البیت خمسمائة سنة ثم انتقلت الولایة الی قریش فمکثوا فیھا خمسمائة سنة
اُخری فکان البیت بیت الاصنام الف سنة قال العلامة السھیلی فی الروض
وکان عمرو بن لحی حین غلب علی البیت یطعم الناس ویکسو فکان ینحر فی الموسم
عشرة الاف بدنة ویکسو عشرة الاف حلة قال فی مسالک الحنفاء ان
اھل الفترة کانوا یظنون ان ابراھیم علیه السلام بعث بما ھم علیه فانھم
لم یجدوا من یبلغھم شریعته علی وجھھا لدثورھا وفقد من یعرفھا اذ کان
بینھم وبینه ازید من ثلاثة الاف سنة ھذا ملخصا فی نجم المبین لرجم الشیاطین

سنو ای عزیز و بصدق و یقین	صحیحہ احادیث ہین جو مُبین
کہ جو اہلِ فترت نہ از مومنین	تو ہو امتحان اونکا روزِ پسین
تو روزِ ازل مین جو اہلِ جنان	اگرچہ وہ دنیا مین ازمشرکان
تو لابد وہ جنّت مین جاوین ضرور	رضائے خدا سے وہ با صد سرور
جو علم الٰہی مین از کافران	وہ دوزخ مین جاوین نہ اسمین گمان

اخرج البزار والحاکم فی المستدرک عن ثوبان مرفوعا وقال صحیح الاسناد علی
شرط الشیخین واقره العلامة الذھبی وایضا رواه الطبرانی وابونعیم
عن معاذ ورفعاه رضی الله عنھم اذا کان یوم القیامة جاء اھل الجاھلیة
یحملون اوثانھم علی ظھورھم فیسألھم ربھم فیقولون ربنا لم ترسل لنا رسولا
ولم یاتنا منک امر ولو ارسلت الینا رسولا لکنا اطوع عبادک فیقول لھم ربھم

الی السلطان المتصرّف بالجبروت ومنشاء ذلك ما نطقت به الشرايع
من تفويض الامور الى الملائكة واستجابة دعاء المقربين من الناس فظنوا
ذلك كتصرف الملوك قياسًا للغائب على الشاهد وقال فی روح البيان وغيره
من زبراهل الاتقان ان فی هذه الامة فرقة تبغض العلماء وتعادی الفقها
ولم يكن ذلك فيمن تقدم قبلنا من الامم بل كانوا منقادين لهم محبين
والفقيه اذا كان مبغوضا عندهم فما ظنك بالعالم بالله تعالى الا تراهم
اذا وجدوا الرجل كاملاً فی العلوم الظاهرة والباطنة متفردًا فی فنه
مُتميّزًا من جنسه مُتفوّقًا على اقرانه فمن قائل يقول انه زنديق ومن
قائل يقول انه مبتدع وقلما نسمع من يقول انه صديق فانظر الى غيرة
الله تعالى كيف ستره عن الاغيار واخفى سره عن الاشرار۔ شعر

معشوق عیان میگذرد بر تو ولیکن
اغیار همی بیند ازان بسته نقاب است

روی الطبرانی عن ابن عباس رضی الله عنهم مرفوعا اول من غيّر دين
ابراهيم عليه السلام عمرو بن لحیّ بن قمعة ابن خِنْدف زوج الياس وذكر
محمد بن حبيب عن ابن الكلبی رضی الله عنهم سبب ذلك انه كان له تابع من
الجن يقال له ابو ثمامة فاتاه ليلة وقال اجب ابا ثمامه فقال لبيك من تهامه
ادخل بلا ملامة فقال ائت سِيف جدّة تجد آلِهَةً معدّة فخذها ولا تهب
وادع الى عبادتها تُجب قال فتوجه الى جدّة فوجد الاصنام التی كانت تعبد من زمن
نوح عليه السلام فاتی بها الى مكة المكرمة ودعا الى عبادتها فانتشرت

اگر ہمپہ مرسول ہوتا رسول — تو غایت اطاعت سے ہوتے قبول

وہ دیوانہ بولے کہ اے کردگار — نہ مجکو دیا تونے عقلِ کبار

کہ ہو جسسے نیکی بدی مین تمیز — یہ دیوانہ تیرا تو ربِ عزیز

جو گونگا وہ بہرا کہین اے وحید — کہ قادر نہ تھے ہم بگفت و شنید

اِسیطور بوڑھے کرین اعتذار — کہ کچھ ہمنے پایا نہین وقتِ کار

تو فرماوے اِسطور پروردگار — کرون حکم اِمروز گر آشکار

تو اوسکو بجالاؤگے تم یہان — کہین گے نعم اے خدائے جہان

تو فرمائیگا اونکو پروردگار — کہ جلدی سے ہو داخلِ دارِ نار

جو علمِ الٰہی مین ہوگا سعید — وہ لابد بجالاوے اَمرِ وحید

تو جو اونسے ہون داخلِ دارِ نار — تو ہو نار اونپر سلامت نثار

کہ ہو سرد اونپر بصد احترام — وہ لاریب گلزار مین ہون تمام

جو داخل نہونگے وہ در دارِ نار — تو اونکو وہ کھینچے بصد اِضطرار

تو فرمائیگا اونکو ربُّ السما — کہ تم اَمر میرا نہ لائے بجا

تو کب تم بجالاؤ اَمرِ رسول — کیا روبرو میرے تمنے عدول

یہ فرمانِ خیرُ الورا ہے عیان — خدا کی قسم گر وہ جملہ کسان

اگر داخلِ نار ہوتے شتاب — تو ہوتی وہ سرد اونپہ بے ارتیاب

سلامت وہ رہتے ہمہ نار مین — کہ گویا وہ مسرور گلزار مین

کہا بوہریرہ نے پھر آشکار — اگر خواہشِ قولِ پروردگار

تو پڑھ لو یہ قرآن مین بے اِرتیاب — کہ بے بعثِ مرسل نہو شے عذاب

ارأیتم ان امرتکم بامر اتطیعونی فیقولون نعم فیرسل الیهم ان ادخلوا النار فمن دخلها کانت علیه بردًا و سلامًا و من لم یدخلها یسحب الیها و اخرج عبد الرزاق و ابن جریر و ابن ابی حاتم و ابن المنذر فی تفاسیرهم و اسناده صحیح علی شرط الشیخین عن ابی هریرة رضی الله عنهم انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان یوم القیامة جمع الله اهل الفترة والمعتوه والاصم والابکم والشیوخ الذین لم یدرکوا الاسلام ثم ارسل الیهم رسولا ان ادخلوا النار فیقولون کیف ندخلها ولم یاتنا رسول قال وایم الله ولو دخلوها لکانت علیهم بردًا و سلامًا ثم یرسل الیهم ان اطیعوا فیطیعه من کان یرید ان یطیعه قال ابو هریرة رضی الله عنه فاقرؤا ان شئتم وَمَا کُنَّا مُعَذِّبِیْنَ حَتّٰی نَبْعَثَ رَسُوْلًا و فی اهل الفترة هکذا روی الامام احمد و ابن راهویه والبیهقی عن ابی هریرة وایضا اخرج البزار و ابو یعلی عن انس بن مالک وغیرهم رضی الله عنهم کما هو مصرح فی نجم المبین لرجم الشیاطین ۵

کرے جمع لاریب پروردگار
ازان اہلِ فترت بروزِ شمار

تو اوس وقت حاضر وہ بادردِ بیش
اوٹھائے بتونکو وہ برپشتِ خویش

جو دیوانہ ہے اور دیگر اَصَمّ
بھی غایت جو بوڑھا دگر جو بُکم

یہ محروم تھے درکِ اسلام سے
بھی محروم طاعت کے سب کام سے

تو پھر اونکو پوچھیگا پروردگار
تو اوس وقت حجت کرین آشکار

کہین اہلِ فترت کے جملہ جہول
کہ ہم پاس آیا نہ کوئی رسول

نہ امر و نواہی سے ہم ماہرین
جہالت مین دائم تھے مُستغرقین

قال العلامۃ الفقیہ والفہامۃ النبیہ محمد المرعشی قدس اللہ سرہ الصنوع والعجب من علی بن سلطان القاری انہ صنع فی ھذا الباب رسالۃ وتکلف فیھا واتی باسجاع مملۃ فلعل البرودۃ اثرت فی راسہ فاختل عقلہ الی آخر ما قال

کہ مُلّا علی سے یہ ہی بس عجیب
بناوٹ کیا اُسنے اِس باب مین
رسالہ لکہا اوسنے در والدین
لکہا قافیہ دار اوسمین مقال
تو شائد بُرُودت سے اوسکا دماغ
تو پیدا ہوا عقل مین اختلال
تو اوسوقت مین اُسنے کی وہ مقال
وہ ہرگز نہ کہتا یہ قولِ شدید

عجب اوسکی دانش سے وائے نصیب
وہ نازان ہوا اپنے اَلباب مین
تکلف سے اوسمین ہوا اہلِ شَین
وے جملہ کلمات ہین پر ملال
ہوا سرد باد رد از بہرِ زاغ
ہوا عقل کو اُسنے لابد زوال
والّا نہ کرتا وہ ایسا خیال
کہ یہ اُسکے منصب سے ازبس بعید

خیُوری یہ مسطور بالا بیان
کہ تائب ہوئے اُسنے وہ بگمان

وہ مکّے سے خارج ہوئے چار بار
لکھا پھر نسب نامۂ دستگیر
تو نادم ہوئے پھر وہ از قولِ شَین
جواز ابنِ دِحیہ و مُلّا علی
نہ کچھ اوسپہ ہے اِعتمادِ کِبار
جو سے منحِ مُلّا و شرحِ شفا

تو اونپر ہوا راز تب آشکار
تو ہادی ہوا تب سراجِ منیر
ندامت سے حاصل ہوا اونکو زین
وہ مردود لابد خفی و جلی
وہ لاریب ہی ساقطُ الاعتبار
تو ہی اُنسے مردودِ قولِ شفا

وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا

خیوری کی اُمید ہے باصواب
کہ بھی بعد مُرسل نہ پاوے عذاب

سنو اے محبو بقلب سلیم
کہ جو اہل فترت کے ہین مشرکین
تو ناجی ہوئے اُنسے باسند نقول
تو کیونکر نہ ابوین خیر الورا
اونہون نے نہ بت کو کیا ہی سجود
وہ تھے پاک بس دین توحید پر
وہ دین خلیلی پہ تھے لا کلام
وہ لاریب ہین پاک ہر عیب سے
اگر عیب اونین کہین منکرین
خدا یا تو کچہہ اونکو توفیق دے
کرین حق و باطل مین وہ امتیاز
نہ صُمٌّ و نہ وہ بُکمٌ ہون زینہار
نہ وہ ابن دحیہ کے ہون معتقد
محمد جو ہین مرشدئے فقیہ
یہ ہی اونکا فرمان عالی مقام
یہ ہے طعن ظاہر مین نزد عوام

کہ ہو تم سے راضی رسول کریم
رہے بُت پرستی مین مستغرقین
کہ آیا نہ اون پاس کوئی رسول
وہ ناجی نہون نزد اہل سبہے
نہ کچھ کفر اونسے ہوا در وجود
ہمیشہ وہ تحمید و تفرید پر
وہ تھے پارسائی مین بس نیکنام
کہ اجداد اونکی ہوئی غیب سے
تو لابد وہ مرتد ہین کافرین
بھی توفیق تیری سے تحقیق دے
تو ہون تسے لاریب وہ سرفراز
نہ اعمی صفت ہون بلبل و نہار
نہ مُلّا علی پر وہ ہون معتمد
وہ لاریب کملا مین از بس نبیہ
یہ حق حقیقت نہ اسمین کلام
ولے طعن ہی سو نے دار السلام

علیہ وسلم دعیٰ علیاً الی الاسلام فاجابہ مع الاجماع علی ان عبادتہ من صلوۃ
وصوم ونحوھما صحیحۃ انتہی کلامہ قدس سرہ مقامہ

سنو اے عزیزو ملخص کلام ۔ کہ ہاں یہ مذکور ہے بالتمام
کہ جن پاس آیا نہ کوئی رسول ۔ بلا ریب ناجی وہ نزد فحول
نہ زنہار او نپر عذاب خدا ۔ وہ ہین مثل اطفال بے ابتلا
جو ایمان کا اونکو نہ ہرگز خطاب ۔ تو کب عدم ایمان سے انپر عذاب
نہ جب کفر سے منع رب الانام ۔ تو ہرگز نہو کفر اونپر حرام
تو روشن ہوا اسسے یہ بیگمان ۔ کہ ناجی وہ لاریب در دو جہان
یہی اہل سنت کا ہے اعتقاد ۔ ہوئے متفق اسپہ اہل سداد
تو مردود اسسے ہوا قول شین ۔ کہ ماتا علی الکفر والدین
تو باطل ہوا قول ملا علی ۔ ازین قول منع جو ہے یہ جلی
جو اونکا تمسک بفقہ امام ۔ تو بطلان اسکا یہ ہے لاکلام
کہ دو جملہ در فقہ اکبر ضرور ۔ سراسر وہ ہین افترا شر و زور
جو ہین فقہ اکبر کے نسخے قدیم ۔ تو لاریب انمین وہ ہر دو عدیم
کہ ہے ابن یوسف کا وہ افترا ۔ ہوا جملہ مذکور یہ ماجرا
تو یکجا یہ ملا کیا شور زور ۔ دگر جا وہ عاجز ہوا مثل مور
وہ قائل ہوا اسطرح ای فہام ۔ کہ ہرگز نہین وہ کلام امام
تو ہے اوسکے الحاق پر معترف ۔ کہ ہو زورِ سینہ وہان منحرف
وہ ہین دونو جملے وہان متصل ۔ اگرچہ وہ ہین اصل سے منفصل

یہ ہے منح ملا سے بس قول زین		تو ہے اسّے مردود وہ قول شین

قال العلامة علی القاری رحمه الله الباری فی منح الروض الازهر والعقل عندنا آلة یعرف بها الحکم بواسطة اطلاع الله العقل علی الحسن والقبح الکائنین فی الفعل فقال ثمة نجاراً منّا لا یجب الایمان ولا یحرم کفر قبل البعثة کقول الاشاعرة وحملوا ما روی الحاکم الشهید فی المنتقی عن الامام ابی حنیفة رضی الله عنه انه قال لا عذر لاحد فی الجهل بخالقه لما یری من خلق السموات والارض وخلق نفسه علی ما بعد البعثة وقال المحقق ابن الهمام رحمه الله العلام انه یجب حمل الوجوب من قول الامام ابی حنیفة النعمان بلّغه الله اعلی غرف الجنان حیث قال لو لم یبعث الله رسولا لوجب علی الخلق معرفته بعقولهم علی ینبغی فحمل الوجوب علی المعنی العرفی وهو الالیق واولی ولان تسمیة الفعل طاعة ومعصیة قبل البعثة تجوز اذ هما فرع الامر والنواهی فاطلاق الطاعة والمعصیة قبل ورود امر ونهی مجاز من قبیل اطلاق الشیٔ علی ما یؤل الیه ویجمع بین القولین من الامام الاعظم رحمه الله الاکرم بانه لا یلزم من الوجوب ما یترتب علی ترکه العقاب فلا ینافی قوله تعالیٰ فی الکتاب وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا فلا یحتاج حینئذ الی تقیید العذاب بالدنیا ولا الی تعمیم الرسول للعقل والنقل فمن لم تبلغه دعوة الرسول فلم یومن حتی مات فهو مخلد فی النار عند المعتزلة دون عند الحنفیة والاشاعرة واذا لم یکن مخاطباً عند هولاء فاسلم ای وحّد هل یصح اسلامه بمعنی انه یثاب فی الاخرة نعم کاسلام الصبی الذی یعقل معنی الاسلام والتکلیف لان النبی صلی الله

بهذا الخبر ان حيث يخصون باستيلاء وساوس لشيطان كان محمد رسول الله
في ذلك الزمان اخذهم الله فاني يؤفكون كبكبوا في جهنم فانهم جنود ابليس
اجمعون وابو حنيفة البخاري ابن يوسف ذلك الكلام الملام دس في لفقه
الاكبر كما مر في لاس قام فزعم على لقاري ان الجملة الاولى من الامام الاعظم
الهمام وعجز عن جواب الثانية فاقر بالحاق لعدو الطغام ثم اولها على تقدير صحة
وردها عن الامام وذلك التاويل من الاباطيل عند المنصفين الكرام اللهم
ثبتنا على الصراط المستقيم بوجاهة حبيبك صاحب الخلق العظيم وبحرمة اله الحنفاء
ذوي القلب السليم عليه وعليهم اطيب الصلوة واشرف التسليم

ز شرح شفا ہے یہ لابد شفا
کہ ملّا علی کی جو ہر یک دلیل
جو اُس ابن دحیہ کا ہے دیوان
وہابی کا جو وسوسہ ہے یہاں
جو وہ ابن یوسف بخاری ہے تن
کہ بیشک یہ فرمان خیر الوریٰ
کہ تقسیم حق نے کیا لاکلام
یکے ہے شقی و دگر ہے سعید
تو پیدا کیا مجکو پروردگار
جو ان دو مین لاریب ہے قسم خیر
جو اہل سعادت بلا امترا

کہ ہو اُسسے حاصل زوال شقا
وہ فوراً بلاریب اسسے ذلیل
وہ ہو یا بریدہ بسیف بیان
وہ باللہ اس حول سے ہو نہاں
بخاری وہ اسسے بخواری وطن
درود خدا اونپہ صبح و مسا
بشر جن دونو کو دو قسم تام
وہ گمراہ بیشک یہ لابد رشید
او سی قسم سے جو سعادت شعار
وہی میرا مظہر نہ وہ قسم غیر
تو اوسنے کیا مجکو پیدا خدا

نہ ہی اصل نسخو نہیں اونکا نشان	تو در حکم ہر دو برابر بدان
تو ملّا پہ لازم ہوا اعتراف	کہ ہر دو وہ باطل نہ آئین خلاف
تو باطل ہوا اونکا لا بد کلام	کہ ماتا علی الکفر قول امام
پڑھو اب عبارت زمنح علی	کہ منح علی سے وہ منح جلی

العبارة المدسوسة فی الفقه الاکبر هکذا و والدا رسول الله صلی الله علیه وسلم
ماتا علی الکفر ورسول الله صلی الله علیه وسلم مات علی الایمان قال العلامة
علی القاری رحمه الله الباری تحت قول ورسول الله مات علی الایمان ولیس
هذه النسخة فی اصل شارح تصدّر لهذا المبان لکونه صلی الله علیه وسلم
ظاهرا فی معرض البیان ولا یحتاج ذکره لعلوه فی هذا الشان ولعل مرام
الامام علی صحة ورود هذا الکلام انه صلی الله علیه وسلم من حیث کونه
نبیا من الانبیاء وهم کلهم معصومون عن الکفر فی الابتداء والانتهاء
نعتقد انه مات علی الایمان واما غیره من الاولیاء والعلماء والاصفیاء بالاعیان
فلا نجزم بموتهم علی الایمان وان ظهر منهم خوارق العادات وکمال الحالات
وجمال انواع الطاعات فان مبنی امره علی العیان وهو مستور عن افراد
الانسان ولهذا انّ العشرة المبشرة وامثالهم کانوا خائفین من انقلاب
احوالهم وسوء مآلهم یقول المولف المسکین اذاقه الله رحیق المحبین ان النبوة
والایمان بعد الموت والعصیان عند المتعشّقة الکذابیّة یزولان الا مازال
ایمان سید الانس والجان فانتقاله من الدنیا الی الله بسلامة الایمان
کما هو مصرح فی نجم المبین من زبر اهل الاتقان واعتقاد الخارجیّة الهندیّة

وذلك قوله تعالى فاصحاب الميمنة اى المنزلة السعيدة واصحاب المشامة اى المنزلة الشقية والسابقون السابقون اى فى مرتبة القربة العلية فانا من السابقين وانا خير السابقين الى اخر الحديث كما مر رواه الطبرانى والبيهقى ونقله الدلجى والقاضى عياض وغيرهم فلا يضر قول الحلبى هذا الحديث ليس فى الكتب الستة هذا شرح العلامة على القارى رحمه الله البارى على حديث الشفاء والله يهدى به من يشاء

یہ شرح شفا مین ز ملّا علی
علیّ ولی سے یہ ازبس جلی

یہ مدرک مین لابد حدیث شریف
بھی از ابنِ عبّاس ہی یہ نظیف

کہ اِسطور سے سیّدُ المرسلین
حبیبِ خدا شافعُ المذنبین

تلاوت کیا یہ کلامِ مُبین
لقد جاءکُم وہ رسولِ امین

تو مِن اَنفسکُم پڑھا بر ملا
یہ با فتحِ فا ہے بلا امترا

ہوا پھر یہ فرمانِ خیرُ الورا
کہ معنے یہی اِسکا بیچون چرا

نسب میرا انفس مین سب سے شریف
حسب میرا اُنفس مین سب سے لطیف

جو ہی صہر میرا وہ سب سے نظیف
نظیفون لطیفون سے ہون مین شریف

تو وہ ذات جس سے خدا کا ظہور
نَسب مین حَسب مین وہ اَنفس ضرور

کہ اَشرف وہ از روئے مادر پدر
وہ ہین دونو جانب سے عالی گہر

شرافت نظافت مین پہلے نسب
مُصفّا و پاکیزہ ہو پھر حسب

شرافت نجابت مین ہی یہ ضرور
کہ مان باپ کی ذات ہو بفتور

بہر طور وہ عیب سے پاک ہون
خدا کی عبادت مین چالاک ہون

تو دو قسم بالا جو مسطور ہین	کلام الٰہ مین وہ مذکور ہین

وَاَصْحَابُ الْیَمِیْنِ مَآ اَصْحَابُ الْیَمِیْنِ وَاَصْحَابُ الشِّمَالِ مَآ اَصْحَابُ الشِّمَالِ

وہ اصحاب ہین جو یمین و شمال	وہ ہین اہلِ نعمت یہ اہلِ وبال
تو اہلِ یمین سے ہین پیدا ہوا	ولے اُنسے برتر ہین بے انتہا
وہ اہلِ سعادت کو پروردگار	کیا جبکہ دو قسم پر آشکار
تو اون دو مین فضل اہل جو ہی برملا	تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا
وہ ہین سابقین در کلامِ خدا	وہ مجسے ہین اُنسے ہویدا ہوا

فَاَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَیْمَنَةِ وَاَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ مَآ اَصْحَابُ الْمَشْئَمَةِ

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ

ولے اونسے برتر یہ ہیں انتظام	کہ ہین اُنسے افضل نہ اُنمین کلام
جو ہین بیہقی اور ابنِ جریر	وہ ہین اِسکے راوی بسندِ منیر
شفا اور شرحِ شفا مین عیان	پڑھو اُسکو اب تم بصدقِ جنان

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ قسم الخلق ای من الثقلین قسمین ای شقیا وسعیدا فجعلنی من خیرہم قسما ای من قسم السعادۃ التی ہم ارباب السعادۃ کما قال فذلک قولہ تعالیٰ واصحاب الیمین ای السعادۃ فی انواع من النعیم المقیم واصحاب الشمال ای الشقاوۃ فی اصناف من عذاب الجحیم فانا من اصحاب الیمین وانا خیر اصحاب الیمین ثم جعل اللہ القسمین اثلاثا ای ثلاثۃ اصناف بجعل القسم الاول الذین ہم ارباب السعادۃ صنفین فجعلنی من خیرہا ثلثا وہم المقربون

وہ سب اہلِ اسلام ہین لا کلام
تو مُلّا علی نے جو کی گفت گو
وہ کرتے اگر پہلے کچھ جستجو
جو ہی ابنِ یوسف کا وہ افترا
نہ وہ ابنِ دحیہ کا سُنتے کلام
کہ اوس ابن دحیہ کا جو قال و قیل
تو اوسکی جو اِس باب مین ہی دلیل
ہوئے جبکہ ماہر وہ مُلّا علی
نہ مُہلت ملی اونکو تقدیر سے
تو جب ابنِ دحیہ و مُلّا علی
تو کب حاطب لیل کا اِعتبار
نہ جب قولِ قاضی کا ہی اعتبار
جو مُسلم سے ہی وہ خبر آشکار
تو کب معتبر جو کہ موضوع ہے
نہ اس باب مین معتبر زینہار
مگر جو کہ اس بحر سے ماہرین
تو ہی قول اونکا چو دُرِّ عدن
ہوئے متفق اسپہ فقہائے دین
لہذا جو قولِ اِمام ہمام

وہ خاصانِ درگاہِ ربُّ الانام
تو اونسے ہوئی وہ بلا جستجو
تو ہرگز نہ کرتے وہ کچھ گفت گو
تو ہوتے نہ اوس مین کبھی مُبتلا
کہ ہی وہ سماعت شناعت مدام
اوٹھے اوسپہ جب قرطبیئے جلیل
ہوئی اُنسے ہر ایک فوراً ذلیل
تو نادم ہوئے وہ خفی و جلی
کہ تطہیر کرتے وہ تحبیر سے
ہوئے اسمین نادم خفی و جلی
کہ ہی خوشہ چینی پہ وہ جان نثار
تو کب قول مُفتی کا ہو باوقار
تو اسمین نہ کچھ اوسکا ہی اعتبار
قِصَص مین بسے جائے مصنوع ہے
مقالِ صغار و مقالِ کبار
شناور وہ اسمین بصدق و یقین
وہ دُرِّ یتیمی نہ اسمین سخن
جو قولِ مُجرّب وہ قول یقین
جو نُعمانِ ثابت بسے نیک نام

تو عقلا کہیں اوسکو لابد شریف	شریف و نہیں لاریب ہو وہ مشف
نہ بدتر کوئی شرک سے عیب ہے	یہی ظلمِ اعظم بلاریب ہے
تو ہون جسکے مان باپ از مشرکین	تو کسطور اشرف وہ ہوای امین
سنو اب عبارت ز ملا علی	جو شرح شفا مین شفائے جلی

وروی عن علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عنہ علیہ الصلوۃ والسلام کمارواہ ابن ابی عمر العدنی رضی اللہ عنہ فی مسندہ فی قولہ تعالے لقد جاءکم رسول من انفسکم بفتح الفاء قال نسبا وصہرا ای قرابۃ مختصۃ بلا آباء والامہات والشرف والجہۃ لا یکونان الا بہم فانہ صلے اللہ علیہ وسلم شریف الجانبین وکریم الطرفین وقراۃ الفتح مرویۃ عن عائشۃ الصدیقۃ وفاطمۃ الزہراء وقرأ بہ عکرمۃ وابن محیص وغیرہما رضی اللہ عنہم وفی المستدرک عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ صلے اللہ علیہ وسلم قرأہا کذلک وکونہ من شرفہم ای نسبا وارفعہم ای حسبا وافضلہم ای سخاوۃ ونجادۃ نہایۃ المدح والاصطفاء علیہ الصلوۃ والثناء ھذا من شرح الشفاء للعلامۃ علی القاری رحمہ اللہ الملک الباری

حدیثِ شفا جو کہ مسطور ہے	بشرح عَلی جو کہ مذکور ہے
کہ ہین سابقین سے شفیعُ الورا	جو اہلِ یمین سے وہ افضل سدا
تو وہ ہین جملہ اہلِ نعیم مقیم	صراطِ خدا پر وہ تھے مستقیم
تو زنہار از مومنانِ [illegible] ام	تو کب اونہین از مشرکانِ لئام
تو اظہر من الشمس اسے مدام	کہ آباؤ اجدادِ خیر الانام

تولا بد فضائل مین سب خاص و عام — بحسب المظاہر وہ عالی مقام
نہ توصیف یک وصف ہی عیب ہے — یہی وصف تحقیق بے ریب ہے
جو علم طبابت مین ہین ماہرین — وہ تدریس طلبا مین بس حاذقین
ولیکن نہ کچھہ دید بیمار ہے — نہ تشخیص امراض سے کار ہے
تجربہ نہ اونپر ہوا آشکار — بہ تشریب داروئے لیل و نہار
نہ نسخہ نویسی کیا کار بار — نہ تبدیل دارو ہوا دست کار
تو جسکو تجربہ ہوا بالیقین — ازان کار مذکور اے دور بین
تو ہے معتبر قول اسکا ضرور — اگرچہ یہ تلمیذ اہل شعور
نہ ہو اونکے اقوال کا اعتبار — اگرچہ وہ از عالمان کبار
تو حاصل ہوا اسسے ای ذیشعور — کہ یہ قول ہی معتبر بے فتور
کہ آباؤ اجداد خیر الورا — ہمہ اہل ایمان بلا امترا
وہ تھی مظہر معجزات رسول — وہ تھی زبدۂ اولیائے فحول
زیارت گہہ انبیائے عظام — نضارت دہ اصفیائے فخام
وہ شمع شبستان ملک وجود — وہ ہین منظر شمس ذات ودود
وہ ہین مسکن رحمت عالمین — تو عرش برین پیش اونکے زمین
وہ افضل ز کعبہ و عرش برین — مطاف ہمہ اولین آخرین
وہ املاک سے طاہرین لاکلام — تو جبریل پابوس اونکا مدام
ملائک ہمہ اونکے ہین خادمان — وہ مخدوم املاک ہین بیگمان

وہ لاریب ہین کنز اسرار غیب

وہ بابِ قضا مین ہوا آشکار
خلافِ ابی یوسفِ نامدار

تو فتوی نہین اوسپہ نزدِ فہام
کہ گاہے نہ قاضی ہوئے وہ امام

اگرچہ وہ اعظم ز صاحب مدام
ولیکن قضا مین نہ اونکا مقام

شنا ورنہ اس بحر مین وہ امام
تو ہرگز نہ مفتی بہ وہ کلام

قال فی ردّ المحتار وغیرہ من زبر الکبار وقد صرحوا بان الفتوی علی قول محمد رحمہ اللہ فی جمیع مسائل ذوی الارحام وفی قضاء الاشباہ والنظائر ان الفتوی علی قول ابی یوسف رحمہ اللہ فیما یتعلق بالقضاء کما فی البزازیۃ وغیرہ لحصول زیادۃ العلم بالتجربۃ ولذا رجع الامام ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ عن القول بان الصدقۃ افضل من حج التطوع لما حج وعرف مشقتہ والفتوی علی قول الامام رحمہ اللہ العلام فی العبادات مطلقا الخ

نہ زنہار کچھ اسمین تحقیر ہے
سراسر یہ توقیر و تبشیر ہے

نہ یہ جائے برہان و تکبیر ہے
کہ ماہر جو از اہلِ تنویر ہے

کہ ہر اسمِ ایزد کا مظہر ضرور
جو مظہر وہ مظہر نہ اسمین فتور

تو مظہر کا ہی قول حق الیقین
جو مظہر وہ لاریب از کاملین

جو مظہر نہین اوسکو علم الیقین
تو زنہا حق الیقین یہ نہین

ہمہ انبیا اور سب اولیا
دگر اہلِ ایمان جو از اتقیا

فضائل شمائل مین اے نیکنام
یہ اسمائے ایزد کے مظہر مدام

کوئی جملہ اسما کا مظہر نہین
سوا حضرتِ سیدالمرسلین

کہ وہ مظہر ذاتِ اللہ مدام
تو جملہ صفت کے وہ حاویئے تام

حقیقی وہی ایک عبداللہ نام
مجازی دگر انبیائے کرام

عالمِ غیب وشاہدۂ اسرارِ لاریب چنان می بود کہ حضرتِ عبداللہ پیش والد
ماجد خویش اظہار نمود کہ چون بہ بطحائے مکہ مکرمہ وکوہِ یثرب میروم از پشتِ من
نوری ساطع میشود وآن منقسم بدو قسم میگردد نیمہ بمشرق ونیمہ بمغرب میرود و
بعد ازان چون ماہ مدور میشود ومثل پارۂ ابر بر سرِ من سایہ می اندازد و می بینم کہ در ہائے
آسمان کشادہ میشود واین نور مدور بشکل سحاب بآسمان در میرود وفی الحال
مراجعت می نماید و باز بہ پشتِ من ملحق وملصق میگردد وچون بر زمین می نشینم
آوازی ازان می شنوم کہ میگوید ای آنکہ در ظہر تو نورِ خیر العباد سلام بصد احترام
بر تو باد وچون زیر درخت خشک نشینم سبز میشود وفی الفور سایہ بر من می اندازد
وچون ازانجا میگذرم باز خشک میشود پس مرا خبر بدہ ای پدر نیکو کار کہ این چہ
سر بیست از اسرار پس حضرت عبد المطلب فرمود کہ ای پسرم بشارت باد مرترا کہ
امید واثق دارم کہ سلالۂ اولاد آدم خلاصۂ ہژدہ ہزار عالم خاتم الانبیاء والمرسلین
حبیب رب العالمین از صلبِ تو ظہور کند وچندین خوابیکہ دیدہ ام بران دلالت
دارد وآثارِ عجیبہ واطوارِ غریبہ بمشاہدہ روی می نماید کہ آن جانِ جانان ہوش
جان می رباید وچون حضرتِ عبداللہ رحمۃ اللہ بحدِ بلوغ رسید وحسنِ صورت
وصفائے سیرت از میانِ قریش شہرۂ آفاق گردید از اطراف وجوانب واز ہر جانب
واجانب بدامادی آن ذات قدسی صفات برغبتِ جنان وخواہش جان میل می نمودند
ومحتشمانِ روزگار و پادشاہان کامگار از حضرت عبد المطلب باستدعائے این
امر بکرات ومرات ممنون ومرہون می بودند وآن رضی اللہ عنہ استدعائے مرقوم را
در تسویق میداشت وتا ہلِ آن نور دیدہ فرزند برگزیدہ را در تعویق میگذاشت

خاتمۂ جزوِ اوّلِ عقائدِ خیوریّہ دربعض احوالِ والدِ خیر البریّہ علیہ اطیبُ الصّلوٰۃ والتّحیّہ وعلیٰ اصولہ وفروعہِ السّنیّہ

چون نورِ مائۂ سرورِ جناب سیّد المرسلین رحمۃٌ للعالمین شفیع المذنبین علیہ الصلوٰۃ والسلام المبین وعلیٰ آلہ واصحابہ الطاہرین از صُلبِ حضرتِ عبد المطلب برحم فاطمہ بنت عمرو بن عاید المخزومی انتقال ورزید وبحضرتِ عبد اللہ والد رسول اللہ حاملہ گردید اہل کتاب کہ ہموارہ مترصدِ ظہور حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ می بودند واستفسار ظہور نور کامل السرور اومی نمودند تاآن شب کہ از تولّدِ حضرتِ عبد اللہ دیدۂ خلق اللہ منوّر گردید ودل عرشیات وفرشیات بہجت وسرور موفور ورزید اہلِ کتاب یکدگر را خبر کردند وحکایت این امر بحدود شام بردند ونزد ایشان جبّۂ صوفِ سفید بود بخونِ حضرتِ یحییٰ علیہ السلام متلطّخ گشتہ کہ دران جامہ جُرعۂ شہادت نوشیدہ وحُلّۂ سعادت پوشیدہ بودند واہلِ کتاب در کتب سماوی چنان مطالعہ نمودند کہ چون قطراتِ خون ازان جُبّہ متقاطر شود دران قُرب تولّدِ خاتم الانبیا قریب گردد چون این علامت مشاہدہ کردند بولادت حضرت عبد اللہ رحمہ اللہ متیقّن گشتند ودرصددِ قتلِ آن ذات ستودہ صفات درآمدند ومیانِ جان بعداوتِ ایشان بربستند وچندین بار بقصد قتل وآزار از اطراف واکناف بامّ القریٰ می آمدند وحق سبحانہ وتعالیٰ شانہ شرّ ایشان از حضرتِ عبد اللہ رحمہ اللہ دفع می نمود وبعین عنایتِ خویش محفوظ می فرمود وتربیّتِ

مکہ معظمہ رسیدند و انتظارِ فرصت برائے حصول فرقت می کشیدند تا روزی
حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ را تنہا در صیدگاہ یافتند و فرصت غنیمت شمردہ
بقصد قتلِ ذاتِ ممدوح بشتافتند و ہمان روز صداقت اندوز حضرت وہب
بن عبدِ مناف دران صحرا برائے شکار نیز آمدہ بودند و از دور دران قوم پر لوم
بسے مقہور نظارہ برکنارہ می نمودند پس دیدکہ بیکبار حملہ شمشیرہائے زہر آلود بکشیدند
و متوجہ بجانبِ حضرتِ عبداللہ گشتند و بقصدِ قتلِ آنذات نیکو صفات کوششِ
بلیغ نمودند پس حضرت وہب بحمیتِ عرب خواست کہ بدافعۂ ان گروہ خذلان
پیوہ قیام نماید باز بکثرتِ آنجماعت خواست کہ زبان بشفاعت بکشاید درین تمہ دد
بود کہ ناگاہ جماعتہائے سپاہ از عالمِ غیب ظاہر شدند کہ با ابنائی روزگار ہیچ
وجہ مشابہت نداشتند بر اسپانِ ابلق سوار از اوجِ سما متوجہ بسیطِ غبرا گشتند
و برین یہودِ مردود بیکبار حملہ حملہ آوردند و ہمہ از ہم جدا ساختہ ہر کدام را بگوشہ
انداختند۔ **شعر**

پشہ کہ خون میکشد از مغز پوست	آن نہ غذا بلکہ حماتش درست
خار کہ دارد بزبان نیشتر	ہم بخلیدن شکند نیشتر

حضرتِ وہب بن عبد مناف چون آن مصاف مشاہدہ فرمود داعیۂ آن در
خاطرِ خطیر و ضمیرِ منیر روئی نمود کہ دخترِ خویش سعادت کیش آمنہ آمینہ را بحضرت
عبداللہ بدہد تا افتخارِ کونین بمد درب المشرقین بچنگِ حصول و وصول آرد چون
بخانہ باز آمد منکوحۂ خود را از مشاہدۂ آن حال و عزمِ تزویج دخترِ خویش آگاہ گردانید
و این معنی را بوسیلۂ بعضے احباب اولی الالباب بعرضِ حضرتِ عبدالمطلب رسانید

ونورِ کوکبِ محمدی وشعاعِ آفتابِ احمدی علیہ اطیب الصلوٰۃ والسلام وعلیٰ آلہ وصحابہ البررۃ الکرام از طلعتِ زیبائی حضرتِ عبداللہ درخشان بود واز چہرۂ دلربائے رحمہ اللہ جلوۂ تابان می نمود وزنانِ ذواتِ حسن وجمال وصواحبِ عشق ومحبت وہوال بر سرِ راہِ آنذات حمیدہ صفات می نشستند ودعوت ببذلِ نفوسِ خویش بران سعادت اندیش میکروند وملائکہ باطوارِ غریبہ دران حین بصورِ مہیبہ بران جماعتِ زنان ظاہر میشدند وباستیلائے ہیبت وخشیت مایوس شدہ باز میگشتند وبسیاری از قومِ جنیان بآن مقبولِ یزدمنان قرب جستند و سرِ طریق بقصد تعویق بر آن حضرت میگرفتند ولیکن بحفظ الٰہی محفوظ وبعین عنایات نامتناہی ملحوظ می بودند وہرگز ہرگز نزدیک بتخانہ نمی رفتند کہ بتانِ فریاد وزاری بصد بیقراری می نمودند کہ یا عبداللہ گردِ ما خود را نیاری وگردِ ہلاکت از وجودِ ما نبرا ری کہ انوارِ سلطانِ عظیم الشان یعنی آثارِ لمعاتِ نبی آخر الزمان فنائی ما می خواہد وآخر از دستِ حبیبِ الرحمان ہلاکتِ بتان وبت پرستان بشود وچون مطلعِ کوکبِ سعادت از فلکِ ظہور سیادت نزدیک رسید ونورِ محمدی وظہورِ احمدی از عالمِ غیب بمنصۂ شہود بلاریب جلوہ بہ پسندید یہفتاد نفر از یہودِ شام از جملۂ دلاورانِ خون آشام دستِ بیعت بیکدگر دادند ورو بجانبِ مکہ بدین عہد نہادند کہ تا بنگہ مرغِ روحِ ذاتِ حضرت عبداللہ را صید نکنند ور روز حیاتش را بشامِ ممات مبدل نگردانند زنہار زنہار بوطنِ خویش مراجعت نہ نمائند وبجہت این نیتِ شوم بر مثالِ بوم از خوفِ اشتہار شباشب مراحل ومنازل می پیمودند ودر روز بزوای صحرائے دہشت پیمائی می غنودند تا باین طریق در حوالیئے

کہ جب نورِ شاہِ شفیعُ الوریٰ | علیہِ صلوٰۃِ خدا و ثنا
ہوا شیبۃُ الحمد سے منتقل | جو ہین مومنِ پاک وہ اہلِ دل
سوئے فاطمہ بنتِ عمرٍ شہیر | وہ مخزومیون مین رئیسِ کبیر
تو عبداللہ پدرِ شفیعُ الانام | ہوئے بطنِ مادر مین با جسمِ تام
جو عبداللہ سے وہ ہوئین حاملہ | کہ توفیقِ ایزد سے تھین کاملہ
تو انوارِ حق اونپہ دائم نثار | بھی املاک خدّامِ لیل و نہار
پس و پیش اونکے وہ خدمتگذار | فدا شمعِ دین پر وہ پروانہ وار
تو اوس وقت مین جو کہ اہلِ کتاب | یہودانِ شامی وہ شومی مآب
سوا اونکے حرمین مین جو لئیم | بھی اطراف و اکناف مین جو مقیم
وہ سب منتظر تھے بصد اہتمام | کہ ہو کب ظہورِ شفیعُ الانام
وہ تھے ذاتِ عبداللہ کے منتظر | کہ ہون بطنِ مادر مین کب مستقر
وہ کتبِ سماوی سے تھے ماہرین | کہ عبداللہ پدرِ شہِ مرسلین
سکے جبّۂ صوفِ ابیض تمام | وہ موجود نزدِ یہودانِ شام
وہ آلودہ از خون تہا بیگمان | ز خونِ شہادت وہ تھا خونفشان
کہ یحییٰ نے جسمین علیہِ السلام | یقیناً پیا تھا شہادت کا جام
کتابِ سماوی مین تہا یہ بیان | کہ جسوقت وہ جبّہ ہو خونفشان
گرین اوسسے قطراتِ خونِ شہید | تو اوس قرب مین ہو ظہورِ وحید
شفیعُ الوریٰ کے پدر کا ظہور | در آن وقت لاریب ہوا مشہور
ہوئے اوسسے قطراتِ خون جب روان | تو نزدِ یہودان ہوا یہ عیان

وچونکہ دران زمان اعقل واطیب زنان از حضرت آمنہ کسے نبود و بزیور عفت وعصمت حق تعالیٰ آن امینہ را در ازل لازال مزین فرمود حضرت عبدالمطلب بآن مواصلت رضی شدند وازین امر پیشتر از استدعاے حضرت وہب نیز ماہر بودند پس حضرت عبداللہ را بحضرت آمنہ عقد نکاح استوار کردند و در منزل نکاح ہمان شب از روز منا اتفاق زفاف روی نمود و در مجلس اول نور سید المرسلین صلی اللہ وسلم علیہ وآلہ اجمعین بحضرت آمنہ انتقال فرمود وآن شب شب جمعہ بود دران قریب بدویست زن از رشک طرف عالم برزخ رحلت نمود و در صباح آن شب مجموع بتان عرصۂ ربع مسکون سرنگون گشتند وزبانہائے ملوک واہل فرمان از تکلم وجریان باز ایستادند این نموذجیست از خرمن ارہاص معجزات وخوارق عادات وکرامات ومشاہدۂ منامات ومبشرات حضرت عبداللہ والد سید الکائنات علیہ وعلی آبائہ والامہات افضل الصلوات واکمل التحیات کہ در زبر جہرہ محققین از حضرات محدثین ومفسرین وکتب سیر از ائمہ معتبرین رضوان اللہ علیہم اجمعین کمبارق الازہار وصواب الافکار والخصائص الکبریٰ واشرف الوسائل الطلبی وشرح المواہب للعلامۃ الزرقانی وشرح الشفا للمحقق التلسانی والسیرۃ الشامیہ ودرج الدرالسنیہ وشمائل الفتوہ ومدارج النبوہ والجامع الکبیر والتفسیر التحریر ونہایۃ البیان وجواہر الحسان وغیرانیہا از کتب اہل اتقان چنانکہ مذکورند بہ نجم المبین واین ترجمہ ایست برای تسہیل موقنین واللہ یہدی بہ المتقین وما ینکرونہ الا الفاسقین ﷺ

سنو اے عزیزو بسمع یقین		ہو اتم سے راضی جہان آفرین

وہ ہوتا ہے دو قسم پر پھر عیان — دو نیمہ دو جانب وہ نور روان

یکے سوئے مشرق بمغرب دگر — مدوّر وہ پھر مثلِ قرصِ قمر

وہ چون ابر بر من بسے سایہ دار — وہ سایہ گرانمایہ ابرِ بہار

تو پھر دیکھتا ہون بچشمِ عیان — کشادہ ہوئے مجپہ از آسمان

جو در ہائے املاک ہین ہمگیان — تو یہ نور سوئے سما ہے روان

تو فی الفور لوٹے یہ از آسمان — یہ ہو ملصقِ پشتِ من در زمان

سماعت مین کرتا ہون یہ بالیقین — بوقتِ نشستن ز روئے زمین

کہ در ظہرِ تو نورِ خیر العباد — سلامِ خدائے جہان بر تو باد

مین جب خشک اشجار کے تحت نیز — کرون گا ہے جلسہ باہلِ میز

تو فی الفور ہون سبز وہ ہمگیان — وہ بر من باغصان سایہ کنان

تو جسوقت ہوا انسے میرا گذر — تو پھر خشک ہون جملہ وہ سربسر

مجے اسنے آگاہ کرائے پدر — یہ کیا سر کیا ہے وہ نور البصر

تو اسطور فرمان ہوا آشکار — ازان شیبۃ الحمد عالی وقار

کہ اے میرے فرزند نیکو لقا — بشارت تجھے ہو ز ربُّ السما

کہ امیدِ واثق مجے ہے مدام — یہی دلمین القائے ربُّ الانام

کہ ہو تجسے پیدا حبیبِ خدا — خدا کی خدائی اوسی پر فدا

وہی یکتا خلقت سے مقصود ہے — وہی فاتحِ بابِ مسدود ہے

وہ مسجودِ آدم کا مسجود ہے — وہ معبودِ آدم کا محمود ہے

وہی خاتم و سیّد المرسلین — وہی ذات ہے رحمتِ عالمین

کہ لاریب پدرِ شفیع الانام — ہوئے حملِ مادر مین باجسمِ تام

علامت سے اونکو ہوا تب یقین — کہ ہے اب ظہورِ شہِ مرسلین

تولد ہوئے والدِ مصطفا — سلامِ خدا اونپہ صبح و مسا

ہوا اسکا شہرہ ز فرشِ زمین — الیٰ فوقِ کرسی و عرشِ برین

جنان مین یہی تھا بیان ہر زمان — ہوئے مظہرِ سیدِ مرسلان

نوا ملاک و غلمان و حورِ جنان — یہی وِرد سبکا بصد شوقِ جان

کہ پیدا ہوئے والدِ مصطفا — فیا مرحبا مرحبا مرحبا

عرب مین عجم مین بھی در روم و شام — بیانِ تولد بہر صبح و شام

یہودون نے آپسمین دی یہ خبر — ہوئے مظہرِ ذاتِ خیر البشر

رہو مستعد تاکہ ماموں ہو — معاذ اللہ عبداللہ مقتول ہو

اسی قصدِ آزار پر وہ لئام — رہے چند مدت بصد اہتمام

کئی بار بیرونِ امّ القریٰ — ز اطراف آئے بعزمِ جفا

ولے ذاتِ عبداللہ محفوظ تام — بفضلِ الٰہی ز شرِ لئام

کہ تربیتِ ذات یکتا خدا — وہ مبذول بر پدرِ خیر الوریٰ

وہ انوار و اسرارِ پروردگار — ہمیشہ بسے اونپہ تھے آشکار

تو یکروز پدرِ شہ مرسلان — کیا پیش والد یہ روشن بیان

کہ جب سوئے بطحائے امّ القریٰ — ویا کوہِ یثرب پہ سلے با صفا

گذرون مین گذر با دلِ شادمان — تو یہ بہتر ہوتا ہے مجھپر عیان

کہ از پشتِ من نور ظاہر شود — باسرارِ خلاق باہر شود

تو پھر شیبۃ الحمد عالی وقار — وہ تعویق رکھتے بہ تزویج کار
کہ منظورِ حضرت نہ وہ التجا — کہ تسویق و تاخیر تھا مدعا
ولے نورِ ذاتِ خدائے جہان — وہ طٰہٰ و والنجم از لامکان
وہ شمس الضحیٰ اور بدر الدجیٰ — وہ فیضِ قدیمی وہ نورِ ہدیٰ
ہمیشہ وہ از طلعتِ دلربا — رخِ ذاتِ عبداللہ سے رونما
مہ و مہر سے وہ منور مدام — وہ تابان درخشان بصد نورِ تام
زنانِ ذواتِ جمالِ منیر — ذواتِ ثروت بمالِ کثیر
چو پروانہ اوس شمع پر تھے فدا — کہ از عشق تھیں سوختہ برملا
تو ہر راہِ آن ذاتِ قدسی صفات — نشستہ وہ ہوتیں فدا از ذوات
اسیطور تھیں جنیان بے شمار — فدائے جمالِ شہِ نامدار
ولیکن ملائک بطورِ عجیب — بطرزِ غریب و بشکلِ مہیب
درآن وقت ہوتے بسے آشکار — تو کرتی زنان اُسسے فوراً فرار
وہ حفظِ الٰہی سے محفوظ تھے — وہ عینِ عنایت سے ملحوظ تھے
تو وہ ذاتِ عبداللہ نیکو سیر — نہ نزدیک بتخانہ کرتے گذر
کہ اصنام فریاد و زاری تمام — بصد بے قراری وہ کرتے مدام
کہ ای ذاتِ عبداللہ بہر خدا — نہ خود را تو آری بہ نزدیک ما
کہ ہے آپ کے نور سے آشکار — ہلاکت بتوں کی بصد اضطرار
وہ انوارِ سلطانِ خیر الوریٰ — وہ لمعاتِ ذاتِ حبیبِ خدا
فنائے بتان بت پرستان مدام — بلاریب خواہد بصد اہتمام

مُبشّر ہوا ہین ز پروردگار
بہ بیداری و خواب ہین بار بار

کہ وہ ذاتِ جملہ صفاتِ جہان
تو ہی اوسکا مظہر نہ اسمین گمان

عجیبہ غریبہ جو آثار ہین
وہ اطوارِ غیبی جو اسرار ہین

تو اُن سب سے لابد ہویدا ہوا
یہ دل اوسپہ لاریب شیدا ہوا

کہ جانِ جہان شافعُ المذنبین
تو ہی اوسکا مظہر بہ حقُّ الیقین

طفیلِ ہمین مظہرِ پر صفا
خُشوری سے راضی رہین مصطفا

ہوئے جبکہ بالغ وہ پدرِ حبیب
بحسن و ملاحت زہے پُر لہیب

ملاحت مین یوسف سے از بس ملیح
صباحت مین اُنسے بسے پُر صبیح

وہ صورت مین سیرت مین تھے بے نظیر
کہ تھے مظہرِ نورِ ذاتِ قدیر

وہ بس تھے منظرِ خالقِ دو جہان
جمالِ الٰہی کے تھے آشیان

وہ تھے شمعِ انوارِ خیرُ الوریٰ
وہ خوبی مین ادراک سے ماورا

جو تھا حسنِ یوسف بسے آشکار
ہوا مثلِ پروانہ اونپہ نثار

تو اوسوقت دنیا مین جو کامگار
ثروت مین یکتائے عالی وقار

رئیسان و شاہان و سائر کبار
مکرم معظم بسے نامدار

تو ہر ایک نے کی یہی التجا
کہ اے شیبۃ الحمد نیکولقا

کرو ہمکو ممنون در دو جہان
نہو اسکا شکرانہ ہمسے بیان

کہ دامادیئے ذاتِ عالی گہر
جو ہین ذاتِ عبد اللہ نیکوسیر

مشرّف کرو اُسسے ہمکو ضرور
تو ہو اوسسے مشکور دل باسرور

سوئے ذاتِ عبداللہ ہین وہ رواں — وہ بر قصدِ کشتن ہوئے بس دَوان

ہوا حضرتِ وہب کاتب خیال — کرون دفع اونکو ز اہلِ کمال

عرب کی حمیت کا یہ اقتضا — کرون کچھ مدد اونکی با دست و پا

ولیکن وہ لاریب جمِّ غفیر — وہ انفار بسیار از بس کثیر

تو چاہا شفاعت کرو نمین عیاں — زبانِ سفارش سے ہو کچھ بیان

اِسی کشمکش مین وہ یکتا لبیب — تو ظاہر ہوا اوسپہ امرِ عجیب

کہ افواجِ بسیار از آسمان — وہ بر اسپِ ابلق بسے خوش رواں

ہوئے عالمِ غیب سے آشکار — تو میدان ہوا پُر ز فوجِ سوار

وہ اسپانِ غیبی سوارانِ غیب — وہ از عالمِ غیب اسمین نہ ریب

نہ وہ مثلِ ابنائے دنیا سوار — نہ ہرگز مشابہ وہ با روزگار

تو سب نے یہودونپہ با جہدِ تام — کیا حملہ با فضلِ ربّ الانام

تو فی الفور وہ جملہ قومِ لعین — ہوئے پھر پریشان و متفرقین

بہر گوشہ ہر ایک مجروح و خوار — وہ مُردار از اہلِ دار البوار

وہ پشہ کہ از پوست خونخوار ہے — تو ظاہر مین وہ خون غذا وار ہے

ولے اصل ہین نزدِ اہلِ سُنہے — وہی مرگ اوسکی نہ ہے وہ غذا

جو ہے خار کی وہ زبان نیشتر — شکستہ خلیدن سے وہ بیشتر

اسیطور سے وہ یہودانِ شام — وہ تھے سب دلاور بسے خون آشام

جو تھا اونکے نزدیک امرِ حیات — ہوا انکے حق مین وہ امرِ ممات

کہ در قتلِ عبداللہ تھے راغبین — ہوئے اوسے مقتول وہ سب لعین

تو قربِ ظہورِ حبیبِ خدا ہوا جب بامرِ خدائے سما
وہ نجمِ سیادت ز فلکِ سعود ہوا جبکہ طالع برائے نمود
تو ہفتاد کس از یہودانِ شام وہ جملہ دلاور بسے خون آشام
ہوئے متفق اسپہ باہم لئام بعہدِ قوی و بتوثیقِ تام
کہ روزِ حیاتے پدرِ حبیب کریں بدل باشام مرگِ غریب
نہ قفسِ بدن سے ہو جبتک رواں وہ طوطیئے روح وہ مرغِ رواں
تو ہرگز نہ لوٹیں سوئے ملکِ خویش اگرچہ جنان جسم ہو ریش ریش
اسی عزم و نیت سے وہ قومِ شوم شباشب روانہ ہوئے مثلِ بوم
کہ یہ عزم ہرگز نہو آشکار کسی پر کہ دشوار لا بد یہ کار
تو در روز صحرا میں وہ خفتگان وہ در شب بقطعِ منازل دوان
اسیطور وہ حاسدانِ لعین باطرافِ مکہ ہوئے داخلین
وہ تھے منتظر بہرِ فرقت مدام ولے آنکو فرصت نہ حسب المرام
تو یکروز پدرِ شہے نامدار گئے صیدگہ میں برائے شکار
تو فرصت ملی اونکو در صیدگاہ کہ تنہا وہ صحرا میں بے دستگاہ
تو بر قصدِ کشتن ہوئے وہ رواں حقیقت میں بر قتلِ خود وہ دوان
اوسی روز صحرا میں اہلِ مصاف گئے وہ جو ہیں وہبِ عبدِ مناف
بعزمِ تفرج بقصدِ شکار تو حق نے کیا اونپہ یہ آشکار
کہ از دور ناظر وہ اہلِ صفا کہ بیشک یہودانِ اہلِ جفا
بیکبار جملہ وہ حملہ کناں بشمشیرِ بران چو برقِ جہان

أفان بباق تنتريه سفاهة	وسخط برضوان ونار بجنة
الا انت عدو ام صديق لنفسه	فانك ترميها بكل مصيبة
ولو نلت منه ما نال قارون لم تنل	سوى لقمة في فيك منها وخرقة

والمراد من النعلين هو النفس والمرأة مع التابعين وكذلك التخلی عن حب الدارين والتخلی بترك الحالين وعدم الاعتماد على الوصفين كالوصل والفصل والفناء والبقاء والصحو والمحو والتجلی والاستتار ونحوهما من الاطوار للتخلق باخلاق الله الودود واضمحلال الوجود المجازی في بحر الشهود واستهلاك ظلمة البشرية في نور الحقيقي المقصود ولله در القائل ذی المجد والفضائل شعر

هوای له فرض تعطف ام جفا	ومشربه عذب تكدر ام صفا
وكلت الى المحبوب امری كله	فان شاء احیانی وان شاء اتلفا

فامر الله موسى بحنان ان يكون فارغا عن الاكوان مستغرقا في مشاهدة الذات لا في معرفة الذات بالصفات فيقول عرفت ربی بربی ولو لا ربی لما عرفت ربی شعر

عرفت الرب بالرب	بلا شك ولا ريب
فذاتی ذاته حقا	بلا نقص ولا عيب

قال الله في كتابه المصون وفی انفسكم افلا تبصرون

از مطلع دل زد علم یک لمعه از رخسار او	شد ذره ذره مستنیر در پرتو انوار او
با آنکه ذرات تنم هر یک هزاران دیده شد	یکذره هم دیده نشد از پرتو رخسار او
بگذر ز نوکر آب وگل هم رو بقصر جان ودل	با سر خود بین متصل سر همه اسرار او
حسنش چو آمد جلوه گر طاقت ندارد چشم سر	از دیده دل کن نظر تا بنگری دیدار او

جو تھا باعثِ نفع نزدِ کہان
جو دفع مضرت ہوا و رخیال
اسی طور سے نفع دنیا تمام
جو دنیا میں ہے باعثِ عزّ و جاہ
لہذا یہ فرمانِ پروردگار

اوسی سے مضرت ہوئی بیگمان
ہوا وہ مضرت بلا قیل و قال
کہ دراصل ہے وہ مضرت مدام
وہی باعثِ ذل ہے بے اشتباہ
کلامِ الٰہی میں ہے آشکار

فَلَمَّآ اَتٰهَا نُوْدِیَ یٰمُوْسٰی اِنِّیْٓ اَنَا رَبُّكَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْكَ اِنَّكَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

تو کر خلع نعلین اے دور بین
جو دفع مضرت وہ نعلین ہے
ہوا حضرتِ موسوی کو عتاب

کہ در پاک وادی تو ہی بالیقین
وہی موجبِ تعب و بیر شین ہے
کہ بانعل داخل نہو در جناب

قال العلامة الفارانی قدس الله سره النورانی ان سیدنا موسی الکلیم علیه الصلوة والتسلیم لبس النعلین لصون الرجلین عن مضرة الموذیات والشوك والحصیات فصار ذلك النعل موجب العتاب وترك الادب فی حضرة رب الارباب فلهذا اسید ناموسی بن عمران القاها وراء الوادی فی ذلك الآن وکذلك جمع المنال والمال للاحتیاج به فی بعض الاحوال فانه عین المضرة مانع الوصال فی حضرة شهود الجلال والجمال فاستیقظوا رحمکم الله العلام عن مراقد الغفلة قبل شدائد الحمام ولله درّ ما فی هذا الکلام

شعر

اِلٰی کَمْ تَمَادٍ فِیْ غُرُوْرٍ وَّغَفْلَةٍ
لَقَدْ ضَاعَ عُمْرٌ سَاعَةٌ مِّنْهُ تُشْتَرٰی
اَتُنْفِقُ هٰذَا فِیْ هَوٰی هٰذِهٖ وَالَّتِیْ
فَیَا دُرَّةً بَیْنَ الْمَزَابِلِ اُلْقِیَتْ

وَکَمْ هٰکَذَا نَوْمٌ اِلٰی غَیْرِ یَقْظَةٍ
بِمِلْءِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اٰیَةُ ضَیْعَةٍ
اَبَی اللّٰهُ اَنْ تُسْوٰی جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ
وَجَوْهَرَةً بِیْعَتْ بِاَبْخَسِ قِیْمَةٍ

بحقك يا رسول الله بشر | فقل لي بالعناية والعطاء
جعلتك في الحماية يا حبيبي | فلا تحزن وحظك باللقاء
ولا اعلى ولا احلى مداو | بداء وبنا سواك فيا دوائي
بباب علاك مقتبس الحبيب | طريح في الصباح وفي المساء
له حق السؤال بكل سؤل | تقبل انت يا مأوى النداء
فحاشى ثم حاشى ثم حاشى | يقوم بغير نيل لاقتضاء
وايم الله انت بحار جود | ومخصوص بها في الابتداء
وباء انت سين ثم قاف | وعين العين يا كهف الوراء
فطهرنا من العصيان طرا | وبحرك لا تكدر بالدلاء
ومن يرجو عزيزا نال خيرا | فكيف رجاء من بحر السخاء
عليك من الصلوة بكل حين | الوف والسلام بلا انتهاء
بكل الال والاصحاب جمعا | مع الاقطاب ارباب الولاء

الفائدة الجليلة والعائدة الجميلة

اعلم ايها اللبيب والمحب الاريب انه قال في مفاتيح الغيب وغيره لكشف القناع من الريب والصحيح ان سيدنا موسى الكليم عليه الصلوة والتسليم راى نارا ليكون صادقا في خبره اذ الكذب لا يجوز على الانبياء عليهم الصلوة والثناء ولما كانت النار بغية موسى عليه السلام تجلى الله له في صورة مطلوبه المجازي ليقبل عليه ولا يعرض عنه فانه لو تجلى له في غير صورة مطلوبه لاعرض عنه **شعر**

كنار موسى يراها عين حاجته | وهو الاله ولكن ليس يدريه

اظہارِ حسنِ دلبری می بین ز ہر حیلہ گری — پیداست در ہر مظہری آن حسن آن اظہار را

خواہد کند در خود نظر آئینہ سازد از بشر — بازش کند زیر و زبر حیرانم اندر کار او

پُر شد جہان یکسر ازو شد نیک و بد مضطر ازو — مومن ازو کافر ازو در قیدِ نور و نار او

در پرتوِ آتش نگر حسنِ وی آمد جلوہ گر — پیرِ مغان کرد آن نظر کس چون کند انکار او

ترسا سویت بشتافتہ بو از چلیپا یافتہ — زلفِ تو برہم تافتہ آن حلقۂ زنار او

اعلم ایّها الصفی والمحب الصادق الوفی قیل لسیّد ناموسیٰ الکلیم علیه الصلوٰة والتسلیم فاخلع نعلیك انك بالواد المقدس طوی وقیل لنبیّنا علیه اطیب الصلوٰة والثنا تقدّم علی بساط العرش بنعلیك لیتشرف العرش بغبار نعال قدمیك فذلك بالنسبة الی المرتبة الموسویة وهذا بالنسبة الی الوجاهة الاحمدیّه والفرق بینهما عند ذوی القریحة الذکیه اظهر من الشمس ابین من الامس بغیر المریّه

شعر

إِذَا بَلَغَ الْعُلٰی فَوْقَ السَّمَاءِ — فَهَمَّ بِنَزْعِ نَعْلٍ بِالْوَفَاءِ

فَنَادٰی یَا حَبِیْبِیْ سِرَّ سِرِّیْ — وَذُخْرَ الْکُلِّ خَتْمَ الْاَنْبِیَاءِ

خَلَقْتُ الْعَرْشَ وَالْاَرَضِیْنَ طُرًّا — لِاَجْلِكَ مِنْكَ یَا رَبَّ اللِّوَاءِ

فَطَأْ عَرْشًا وَّلَا تَخْلَعْ نِعَالًا — وَشَرِّفْهُ یَنَالُ بِهِ الرَّجَاءِ

فِدًا نَعْلَیْهِ بَصَرِیْ ثُمَّ قَلْبِیْ — وَرُوْحِیْ ثُمَّ رُوْحِیْ بِالْفِدَاءِ

وَعِزُّ الْمُصْطَفٰی عِزٌّ جَلِیْلٌ — بِهٖ بَدْرُ الْفَضَائِلِ بِالْبَهَاءِ

فَحَاشٰی کَیْفَ یُثْنٰی سِرُّ طٰهٰ — وَکُلُّ الْکُتْبِ فِیْهِ مِنَ الثَّنَاءِ

اَلَا یَا غَوْثُ غَوْثُ الرُّسْلِ حَتّٰی — مَرِضْتُ مِنَ الذُّنُوْبِ بِشَرِّ دَاءِ

فَیَا مَدَدِیْ وَیَا قَصْدِیْ وَسَنَدِیْ — فَهَلْ لِّیْ یَا طَبِیْبِیْ مِنْ سِفَاءِ

بنده با او نزدیکتر گردد دورتر شود و هرچند آشنائی بیش بیش گیرد حرمان بیش بیش بیند
و گلِ ریش ریش از حدیقهٔ وجود خویش می چینند و بلسانِ حال و قال
بدین مقالِ حال ترنّم گزینند شعر

جنابِ قدسِ عزت بس بلندست	نه آنرا نردبان و نے کمندست
سخن از جست جوئش چند گوئی	بدین پائے شکسته چند پوئی
چو غایت نیست راهِ رهروان را	نه تن را ره دهند آنجا نه جان را
به پنداری فتاده در غروری	تو پنداری که نزدیکی تو دوری

ای طالبِ حاذق وی محبِّ صادق چون موسیٰ علیه السلام نزدیکِ آتش میرفت
آن آتش در درخت پنهان میگشت و چون مراجعت می نمود آن آتش در ظهور می افروخت
همچنین عاشقِ واثق را بر شجرهٔ دل آتشے می نماید فروخته اغصانِ حدثان و فروغ
اِمکان از سطوتِ آن آتش سوخته چون بمقتضائے اِنّی وَجَّهتُ وَجهِی در مقام
توجّه روئے بوی کند تا در تحتِ تصرفش در آرد بحجب کبریا محتجب میگردد که مالِلتُّرَاب
وَلِرَبِّ الاَربَاب و چون بجهت عدمِ استحقاق پائے ذهول در دامنِ خمول در میکشد
باز بساط تقاضائیش برانگیخته بحضرتِ خویش میدواند که شعر

اَنَا المَطلُوبُ فَاطلُبنِی تَجِدنِی	وَاِن تَطلُب سِوَائِی لَم تَجِدنِی
درخت و آتشے دیدم ندا آمد که جانانم	مرا میخواند آن آتش مگر موسائے عمرانم
دَخَلتُ التِّیهَ بِالبَلوَیٰ وَذُقتُ المَنَّ وَالسَّلوَیٰ	چهل سالست چون موسیٰ بگرد این بیابانم
بیا ای جان توئی موسیٰ و این قالب عصائے تو	چو برگیری عصا گردم چو اندازیم ثعبانم
توئی عیسےٰ و من مرغت که مرغی ساختی از گل	چنانکه در دمی در من من اندر اوج پرانم

قال سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما ان موسی علیہ السلام رای شجرۃ خضراء احاطت بہا من اسفلہا الی اعلاہا نار بیضاء تتقد کاضوء ما یکون ولم یرہ ناك احد فوقف متعجبا من شدۃ ضوء تلک النار و شدۃ خضرۃ تلک الشجرۃ فلا النار تغیر خضرتہا و لا کثرۃ ماء الشجرۃ تغیر ضوء النار فنودی من شجرۃ الذات بصوت الصفات فسمع تسبیح الملائکۃ و رای نورا عظیما تکل الابصار عنہ فوضع یدیہ علی عینیہ وخاف و بہت فالقیت علیہ السکینۃ والطمانیۃ وکانت الشجرۃ سمرۃ خضراء او شجرۃ العناب وہی شجرۃ لا نار فیہا بخلاف غیرہا قالوا ان النار اربعۃ اصناف صنف تاکل ولا یشرب وہی نار الدنیا وصنف یشرب ولا یاکل وہی نار الشجر الاخضر وصنف یاکل ویشرب وہی نار جہنم وصنف لا یاکل ولا یشرب وہی نار موسی علیہ السلام

ای عزیز و افر تمیز موسیٰ علیہ السلام تجلیٔ آتش را از مسافتِ دوازدہ فرسنگ دید و بواسطۂ کمالِ استعدادِ روحانی و بمجردِ قصد و عزمِ جنانی در طرفۃ العین خود را نزد آن رسانید پس آتشے عظیمہ و نارے فخیمہ باشعۃ اللمعات دیدہ کہ بے کدورت و دخان سر بآسمان کشیدہ و اغصان و فروعِ آن درخت کہ مقرِ آن آتش بود در نہایتِ خضرت و غایتِ نضرت آثارِ انوار می نمود کہ نہ رطوبتِ آن درخت آتش را اطفائے کند و نہ سطوتِ آتش رطوبتِ آن درخت را بسوزاند بلکہ ہر لحظہ و ہر آن سطوتِ آتش بیشتر میگردد و خضرت و نضرتِ آن درخت زیادت می ورزد پس موسیٰ علیہ السلام ازان حال تعجب با کمال بسے حیران و پریشان گردید و چون نزدیک آن درخت میشد آتش ازوی فرار و اختفا می ورزید و چون ازان باز پس میرفت آتش بوی قرب می پسندید ای درویش بادل ریش سنتِ الٰہی چنین ست کہ چون

ظاہر و باطن از احساس معزول گشت پس قریب بود کہ پیکِ روح عزیمتِ سفر پیش گیرد و بازارگانِ عمر قصدِ بار بستن بہ پذیرد پس حق جلّ جلالہ و علی العالمین عمّ نوالہ فرشتہ بفرستاد تا دستِ تسلّی بر سینۂ موسیٰ علیہ السلام با سکینۂ تام بہ نہاد تا بواسطۂ آن فی الجملہ قوتے دست داد و پس عصا بید گرفتہ نزدیکِ آن درخت رفتہ استاد و از حضرتِ ملکِ مجید چنین خطابِ مستطاب بسمعش رسید کہ اِنّی اَنَا رَبُّکَ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی

شعر

موسیٰ زبہرِ فرارسئے خود بر بساطِ قدس
خود را درا و فگند دران وادئ طُوی

حالی ندائی حضرتِ عزّت بدو رسید
کاندر فضائی قدس زنعلین شو جدا

چل شب دران حریم بخلوت چلہ نشین
تا محرمِ حریم شوی بادلِ صفا

موسیٰ بلبن نزانئے جانسوز ضربہ خورد
احمد بیافت مَاکَذَبَ الْقَلْبُ مَارَاٰی

اورا خدائے گفت زنعلین دور شو
وین راز خلع منع نمودہ دران لقا

موسیٰ پیادہ رفت بران کوہ طور نیز
وین را براق بین کہ فرستاد از کجا

اور از بعدِ چل شب پیوستہ بار داد
وین را شبے ببرد بخلوت گہے دنیٰ

آنرا ز طور کرد سرائے حرم پدید
وین را ز عرش ساختہ ایوانِ کبریا

اعلم واللہ اعلم ان اللہ سبحانہ وتعالیٰ شانہ خلق لموسیٰ علیہ السلام علماً ضروریاً علم بہ ان الذی سمعہ ھو کلام اللہ القدیم الازلی من غیر حرف ولا صوت ولا جھۃ وقد سمعہ من الجوانب الستّۃ فصار الوجود کلہ سمعاً کما یصیر فی الآخرۃ سمعاً والواصل الی اللہ لہ حکم الآخرۃ فی الدنیا۔ آی درویش دور اندیش موسیٰ علیہ السلام وقت سماع کلام ہمہ تن گوش گردید و بہر تار موئے آنرا شنید و چون در استماع کلامِ دوست ہمہ تن گوش شد

منم استونِ آن مسجد کہ مسند ساخت پیغمبر | چو او مسند دگر سازد زدردِ ہجر نالانم

پس درین اثنا آوازے شنید کہ گاہے مثل آن بسمع سمیعش نرسید کہ یا موسی ابن عمران فاجاب لبیک لبیک بالجنان ہر چند بجانب راست وچپ نظر کرد ہیچکس را ندید پس تا ندائے ہمچنین بسمع شریفش برسید ہر بار جواب میداد و منادی را نمید ید آخر الامر از منادی پرسید کہ تو کیستی ندائے در رسید کہ اِنّی اَنَا اللّٰہُ رَبُّ العَالمین پس حضرت موسیٰ علیہ السلام ازین ندائے ذُو الجَلَالِ وَالاِکرَام متلاشیٔ صفات و فانیٔ ذات گردید و شمع وجودش بتمام سوختہ و شعلہ شوقِ لقائے ربّ الانام افروختہ برائے مشاہدۂ ذات افزودن ورزید۔

شعر

آتشے افروخت عشق و جسم جانِ من بسوخت
نعمت ہر دو جہان با عافیت ہیچو خست دل
دین و دنیا رفت و عشق ذاتِ ایزد ماند و بس
اہلِ عقبیٰ سود برد و طالبِ نیازیان
تشنۂ دیدار یارم در بیابانِ طلب
چونکہ در مرآتِ جان دیدارِ جانان شد عیان
صد ہزاران پردہ بود اندر میان ما و دوست
گر بگفتی پیش ازین از حسنِ او یک شمّۂ

گفتم آہی بر کشم کام و زبانِ من بسوخت
آتش عشق آمد و ہر دو جہانِ من بسوخت
نور حق گردہ تجلّی این و آنِ من بسوخت
گرمیئے بازار او سود و زیانِ من بسوخت
کاتش این تشنگی روح و روانِ من بسوخت
ظلمت تن در ظہورِ نورِ جانِ من بسوخت
جملہ از یک شعلۂ آہ و فغانِ من بسوخت
این زمان نور رخش شرح و بیانِ من بسوخت

پس ازان کلام بر موسیٰ علیہ السلام سطوت سلطنت کردگار حکم راندن آغاز نمودہ و تجلیاتِ عظمتِ پروردگار از پردۂ غیب ظہور فرمودہ پس از ہیبتِ جلال عقلِ معنوی مدہوش و قوتِ فہم و ادراک فراموش و دل از جائے اطمینان و قرارِ معمول برفت و حواس

وَلَا النَّهَارَ وَلَا مَلَكًا مُقَرَّبًا وَلَا نَبِيًّا مُرْسَلًا وَلَا اِيَّاكَ اگر محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نبودی نہ بہشت ودوزخ آفریدمی ونہ آفتاب ومہتاب پدید آوردمی ونہ روز وشب ایجاد کردمی ونہ ملکِ مقرّب اظہار ساختمی ونہ نبیِّ مرسل را بدعوت گذاشتمی واگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم ظہور نہ فرمودی تو نیز یا موسیٰ بوجود موجود نبودی ای موسیٰ اگر قرار بہ نبوّت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نکردی ودرودِ محمود بروی نفرستادی ترا بآتش اندختمی وبداغ ہجران مبتلا ساختمے یَا مُوسٰى مَنْ لَقِيَنِي وَهُوَ جَاحِدٌ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْذَبْتُهُ فِي النَّارِ وَلَوْ كَانَ هُوَ اِبْرَاهِيْمُ الْخَلِيْلُ پس حضرت موسیٰ الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عرض نمود کہ یارب درود قرار کنم وادائے شہادت نمائم بافضلیت سیّد الانام خاتم الانبیاء الکرام محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام وبہ تصدیقِ جنان قرارِ لسان می نمائم کہ درودِ بسیار نثارِ فرقِ سیّدِ مختار وروزگارِ فرخندہ آثارِ آن حبیبِ پروردگار دائم درلیل ونہار سازم الٰہی بنی اسرائیل نزدِ تو دوستر ندیا امّت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پس فرمود ایزدِ ذوالجلال والاکرام کہ امّتِ محمد سیّد انس وجان نزدِ من دوستر نداز ہمہ امّتان چون ازان امّت کسے توبہ کند از معاصی وحرام پس اورا ثواب ہفتاد پیغمبر عطا کنم بفضل [illegible] خود برہزار قسم تقسیم کردم یکے ازان ہمہ امّتان را وباقی [illegible] وَلَا اُخْرِجُ اُمَّةَ مُحَمَّدٍ مِنَ الدُّنْيَا حَتّٰى اُعْطِيَهُمْ دَرَجَاتِ الْاَنْبِيَاءِ [illegible] نُزُوْلُ الْمَلٰٓئِكَةِ عَلَيْهِمْ بِالْوَحْيِ وَالسَّلَامُ مِنِّيْ فَكَذٰلِكَ اُمَّةُ حَبِيْبِيْ مُحَمَّدٍ تَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ بِالرَّحْمَةِ وَالسَّلَامُ مِنِّيْ عَلَيْهِمْ

شعر

فَيَا مَوْلَى الرُّحْمٰى وَيَا مُذْهِبَ النِّعَمِ	وَيَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى وَيَا مُنْقِذَ الْعَانِيْ
وَسِيْلَتِيَ الْعُظْمٰى شَفَاعَتُكَ الَّتِيْ	يَلُوْذُ بِهَا عِيْسٰى وَمُوْسَى بْنُ عِمْرَانَ

وبمقام استغراق مدہوش شد جان از غایت شوق با جانان ہم آغوش شد وموسیٰ علیہ السلام را دنیا و عقبیٰ فراموش شد پنداشت کہ این دار السلام ست و وعدۂ دیدار ملکِ علام ست پس فریاد از نہاد برآورد کہ رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ **شعر**

بیا ساقی بمستانرا بیخانہ صلا درده	مَنِ دردکش وبرسینہ را جام صفادرده
دلم در دردِ مشتاقی ندارد صبر اے ساقی	کرم فرمائے باقی درین دارِ فنادرده
وران وادی کہ در وادی ندا اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ	بکوه وکوہسارِ من صدائے آن ندادرده

ازکعب لاحبار علیہ رضوان اللہ الغفار مرویست کہ حق جلّ جلالہ وعلی العالمین عم نوالہ بموسی الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم خطاب فرمود کہ اے موسیٰ میخواہی کہ بسعادت رضائی من و بدولتِ قرب ولقائی من فائز آئی حضرتِ موسیٰ علیہ السلام بصد عجز ونیازِ تمام عرض نمود کہ خداوندا مقصود جانی ومطلوب جنانی ہمینست کہ بآن دولتِ ابدی وسعادتِ سرمدی سرفراز شوم و درزمرۂ مقربان وطائفۂ خاصان ممتاز گردم فقال اَکْثِرِ الصَّلٰوۃَ عَلٰی حَبِیْبِیْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَصَحَابِہٖ ذَوِی الْحِکَمِ چون حضرت موسی الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم ذکرِ جنابِ رسولِ کریم بدان عنوانِ فخیم استماع فرمود غیرتِ محبت بر آنحضرت استیلائے نمود پس الواح توراۃ از دست کلیم افتاد تا ازجملہ نہ لوح سہ لوح روئی طیران بجانب آسمان بہ نہاد پس خطاب رب الارباب آمد کہ یا موسیٰ خُذْ مَآ اٰتَیْتُکَ وَکُنْ مِّنَ الشّٰکِرِیْنَ انگاه حضرت موسی الکلیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم عرض کرد یا رَبِّ مَنْ مُحَمَّدٌ حَتّٰی لَا اَتَقَرَّبُ اِلَیْکَ اِلَّا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ خداوندا محمد کیست کہ من بتو نزدیکی نیابم مگر بوسیلۂ جمیلۂ صلوٰۃ بروی حق تعالےٰ فرمود یا موسیٰ لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَاُمَّتُہٗ لَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَلَا الشَّمْسَ وَلَا الْقَمَرَ وَلَا اللَّیْلَ

ہوا اوسنے اظہر یہ نزد فہام — کہ عبداللہ محفوظ رب الانام

خدا اونکا حامی بلا ریب ہے — کہ وہ مظہر ذات بے عیب ہے

وہی مظہر نور پروردگار — خدا اونپہ عرشی جو پروانہ وار

تو یہ عزم اونکا ہوا مستقیم — بطرز مصمم بقلب سلیم

کہ اوس نور پہ میں کروں اب فدا — آمینہ جو ہے آمنہ با صفا

کروں دختر خویش اونپر نثار — کہ وہ مظہر ذات پروردگار

تو ہوا سنے دارین میں افتخار — ہے اور یہ فخر بس بے شمار

تو پھر سوئے خانہ ہوئے وہ رواں — ہوئے داخل بیت با صد اماں

جو دیکھا کیا پیش زوجہ بیاں — بھی تزویج دختر جو عزم جناں

کیا پھر یہ احباب سے آشکار — کہ اوس نور پہ آمنہ ہو نثار

کروں انسے تزویج اسکی ضرور — کہ یہ موجب فخر با صد سرور

تو پھر بعض احباب نے باوفا — جو تھے اہل آداب و اہل صفا

کیا شیبۃ الحمد سے التجا — کہ اے صاحب جود و نیکو لقا

مشرف کرو وہب کو بالضرور — بدامادیئے مظہر ذات نور

نہ چوں آمنہ تھی کوئی در زناں — عفیفہ شریفہ نہ در دختراں

یہی فوق سب سے بروئے زمیں — کہ یہ مظہر سید المرسلیں

تو راضی ہوئے شیبۃ الحمد نیز — کہ لائق عزیزونکے لابد عزیز

زن پاک طیب کو درکار ہے — کہ طیب کو طیب سزاوار ہے

قال اللہ فی کتابہ المبین الطیبات للطیبین

فانت حبیب اللہ خاتم رسلہ ۔ واکرم مخصوص بزلفی ورضوان
وحسبک ان سماک اسماءہ العلا ۔ وذلک کمال لا یشاب بنقصان
وانت لہذا الکون علۃ کونہ ۔ ولولاک ما امتاز الوجود باکوان
خلاصۃ صفو المجد من آل ہاشم ۔ ونکتۃ سر الفخر من آل عدنان
وسید ہذا الخلق من نسل آدم ۔ واکرم مبعوث الی الانس والجان
وکم آیۃ اطلعت فی افق الہدی ۔ بیان صباح الرشد منہا لیقظان
وما الشمس یجلوہا النہار لمبصر ۔ باجلی ظہورا او باوضح برہان
وماذا عسی یثنی البلیغ وقد اتی ۔ ثناؤک فی وحی کریم وقرآن
فصلی علیک اللہ ما انسکب الحیا ۔ وما سجعت ورقاء فی غصن البان

ہذا ملخص ما فی نجم المبین من زبر المہرۃ المدققین کالزرقانی علی المواہب للقسطلانی وبحر الدرر وکشف الاسرار وروح البیان وحقائق الاخبار والخصائص الکبری والوسیلۃ العظمی والقصص الموسویہ وغیرہا من الصحف الدینیہ واللہ الہادی وعلیہ اعتمادی

بیانِ تزویج حضرتِ عبداللہ والدِ سید الانام علیہ وعلی آبائہ واولادہ اطیب الصلوٰۃ والسلام

سنو حالِ تزویج پدرِ رسول ۔ کرامات سے ہے وہ نزدِ فحول
کہ جب حضرتِ وہب اہلِ جنان ۔ جو ہیں والدِ آمنہ بیگمان
ہویدا ہوا اون پہ یہ بالیقین ۔ کہ املاک نازل ہوئے بر زمین
ہوئی غیب سے وہ مدد آشکارہ ۔ کہ جسسے ہوئے جملہ حسّاد خوار

شیخ عبد الحق قدس اللہ سرہ الاسبق در مدارج النبوۃ فرمودہ بدانکہ استقرار نطفۂ زکیۂ
مصطفویہ وابداع درۂ محمدیہ در صدفِ رحمِ آمنہ رضی اللہ عنہا در ایامِ حج بر قولِ
اصح در اوسطِ ایامِ تشریق شبِ جمعہ بود ازین جہت امام احمد بن حنبل رضی اللہ
عنہ لیلۃ الجمعہ را فاضلتر از لیلۃ القدر داشتہ کہ خیرات و برکات و کرامات و سعادات
کہ در جنسِ این شب بر عالمیان و مومنان مفاض و منزل شدہ در ہیچ شبے نشد
و تا روز قیامت بلکہ تا ابد نشود بہمین جہت اگر شبِ میلاد را افضل از شبِ قدر
دانند می سزد وقد صرح بہ العلماء رحمہم اللہ فاطر السماء و جمہور اہل سیر و تواریخ برانند
کہ تولدِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در عام الفیل بود بعد از چہل روز تا پنجاہ و پنج روز
آن واقعہ و این قول اصح اقوال است و بعضے علما دعوای اتفاق برین قول نمودہ کہ
در دوازدہم ربیع الاول بودہ و بعضے در سوم ربیع الاول و بعضے در نہم و بعضے
در یازدہم وی اختیار نمودہ و قول اول اشہر و اکثر و عمل اہل مکہ معظمہ برین است
در زیارت کردن ایشان موضع ولادت شریف را در شب دوازدہم و خواندن
مولود و آنچہ از اداب و اوضاع آنست انتہی یقول العبد المسکین مؤلف الکتاب نجم المبین
انا فہ للہ رحق المحب ان التحقیق لا یبقی فی ہذا الامر العتیق ما ہو مصرح فی الابریز عن
سیدی عبد العزیز قدس اللہ سرہ و افاض علینا برہ حیث قال العلامۃ والحبر الفہامۃ سیدی
ابن المبارک السبل قدس اللہ سرہ الجمیل سألتہ رضی اللہ عنہ عن شہر ولادتہ صلی اللہ
علیہ وسلم فان العلماء قد اختلفوا فیہ اختلافا کثیرا فقال بعضہم انہ صفر وقال بعضہم
انہ ربیع الاخر وقال بعضہم انہ رجب وقال بعضہم انہ رمضان وقال بعضہم انہ یوم
عاشوراء وقال بعضہم غیر ذلک فقال رضی اللہ عنہ انہ ربیع الاول وسألتہ رضی اللہ عنہ

تو اس وصل سے وہ ہوئے شادمان
کہ تھے اِس لئے ماہر بنورِ جنان

ہوا خواہش وہب کا جب ظہور
تو تھے پیش اوس کے وہ ماہر ضرور

تو پھر عقد اونمین ہوا استوار
نکاح شریعت ہوا آشکار

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررۃ الکرام ما ولدنی من سفاح الجاہلیۃ وما ولدنی الا نکاح الاسلام رواہ البیہقی فی السنن وغیرہ من الحفاظ الفخام علیہم رضوان اللہ العلام

جو ایامِ تشریق با احترام
وہ روز سے منا تھے نہ اسمین کلام

تو در لیلِ اوسط ہوا پھر زفاف
در آن جائے تزویج بے اختلاف

اصح روایت مین ہے یہ عیان
ہوئے متفق اسپہ اہلِ جنان

کہ اوس شب مین لا بد وہ نورِ حبیب
ہوا حضرتِ آمنہ کو نصیب

بھی دیگر روایت مین ہے یہ ضرور
کہ در ماہِ رجب وہ نورِ غفور

ہوا حضرتِ آمنہ کو وصول
یہی امر مشہور نزدِ فحول

تو وہ شب شبِ جمعہ تھی بالیقین
وہ ہے لیلۃ القدر سے برترین

اسیطور لیلِ تولد ضرور
شبِ قدر سے فوق ہے در سرور

نہوتی شبِ مولدِ مصطفا
تو کچھ قدر اوسکا نہ بین الورا

شبِ قدر با قدر ہے بالیقین
ز قدرِ شبِ سید المرسلین

ز فرش زمین تا بعرش برین
ز قدرِ محمد ہمہ خوشہ چین

ازل سے ابد تک جو ہین قدردان
وہ ذرہ ز قدرِ شہ مرسلان

خیوری شبِ قدر وہ با مرام
کہ ہو جسمین دیدارِ خیر الانام

وفیھم الغوث والاقطاب السبعة واھل الدائرة ویکون اجتماعھم بغار حراء قریب مکة المعظمة وھم الحاملون لعمود نور الاسلام ومنھم یستمد جمیع الامة فمن وافق دعاؤہ دعاءھم ووقوفہ وقوفھم فی تلک الساعة اجاب الله دعوتہ وقضی حاجتہ وکان رضی الله عنہ یدلنا علی قیام ھذہ الساعة کثیرا ویوکدنا بالدعاء الجامع لعافیة الدارین والمحیط بالخیرین بنحو اللھم باسمک الاعلی الاجل الاکبر نسألک عافیة الدارین والدھر الاطھر وبنحوہ من الادعیة المرویة عن مشائخ الطرق السنیة قال رضی الله عنہ وقد یتشرف ھذا الدیوان بقدوم سید الانس والجان عند غیبة الغوث فیکون معہ سیدنا ابوبکرؓ وعمرؓ وعثمانؓ وعلیؓ والحسنؓ والحسینؓ وامھما سیدة النساء فاطمة الزھراء علیہ اطیب الصلوٰة والسلام وعلی آلہ واصحابہ البررة الکرام تارة کلھم وتارة بعضھم رضی الله عنھم وتجلس سیدتنا فاطمة الزھرا رضی الله عنھا مع جماعة النسوة اللاتی یحضرن الدیوان فی جھة الاقطاب الثلاثة التی علی الیسار وتکون سیدتنا فاطمة الزھرا امامھن رضی الله عنھا وعنھن

سُنو اے عزیز و بصد اعتبار	کہ اسطور ابریز میں آشکار
کہ ابنِ مبارک جو فاسی مآب	وہ یکتا محقق بلا ارتیاب
شریعت حقیقت میں از کاملین	وہ از واصلانِ خدا بالیقین
وہ از مرشدِ خویش عبد العزیز	ہوئے جبکہ سائل بفکر و تمیز
تو اسطور صادر ہوا پھر جواب	جوابِ حقیقی بسے پُر صواب
کہ در ماہِ اوّل ربیعِ بہار	بھی در لیلِ ہفتم ز پیشِ نہار
تولّد ہوئے شافع المذنبین	حبیبِ خدا رحمتِ عالمین

ربیع الاول ... شب ہفتم

عن یوم الولادۃ منہ فان العلماء قد اختلفوا فیہ ایضا فقیل فی ثانیہ وقیل فی سابعہ
واختارہ الاکثرون وقیل فی ثامنہ وقیل فی تاسعہ وقیل فی الثانی عشر منہ فقال رضی اللہ
عنہ انہ ولد علیہ الصلوۃ والسلام فی سابع ربیع الاول ای اللیل لسابع منہ وسألتہ
رضی اللہ عنہ عن عام الولادۃ فان العلماء قد اختلفوا فیہ ایضاً فقیل عام الفیل بعدہ
بخمسین یوماً وقیل بعدہ بخمسۃ وخمسین لیلاً وقیل بعدہ بخمسۃ وخمسین شہراً
وقیل بعدہ باربعین یوماً وقیل بعدہ باربعین شہراً وقیل بعدہ بعشر سنین وقیل
بعدہ بخمسۃ عشر عاماً فقال رضی اللہ عنہ وُلِدَ صلی اللہ علیہ وسلم وعلی آلہ واصحابہ
ذوی الحِکَم عام الفیل قبل مجیئ اصحاب الفیل وببرکۃ وجودہ صلی اللہ علیہ وسلم
طرد اللہ تعالی اصحاب الفیل عن اہل مکۃ المکرمہ ولم اسألہ عن قدر سبقت ولادتہ
صلی اللہ علیہ وسلم مجیئ الفیل ولو سألتہ رضی اللہ عنہ لعیّنہ فانک لو سمعتہ حین
یاخذ فی الاجوبۃ لسمعت آیات اللہ الکبری مع انہ اُمّی بین الوری وذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء وسألتہ رضی اللہ عنہ ہل ولد علیہ الصلوۃ والسلام لیلاً کما ذہب
الیہ طائفۃ من العلماء الکرام واستدلوا بحدیث رواہ البیہقی وغیرہ من الفخام او ولد
علیہ الصلوۃ والسلام نہاراً کما تشبثوا لہ بحدیث مسلم وغیرہ من الحفاظ العظام
فقال رضی اللہ عنہ ان نبینا علیہ الصلوۃ والسلام ولد فی اٰخر اللیل قبل الفجر بمدۃ
وتاخر خلاص امّہ علیہ الصلوۃ والسلام الی طلوع الفجر والمدۃ التی بین انفصالہ
صلی اللہ علیہ وسلم من بطن اُمّہ وانفصال الخلاص منہا ہی ساعۃ الاستجابۃ فی اللیل
التی وردت بہا الاحادیث وفخمت امرہا واشعرت بتعظیمہا وامتداد حکمہا الی یوم القیامۃ
وفی تلک الساعۃ یجتمع اہل الدیوان من اولیاء اللہ تعالی من سائر اقطار الارض

خوارق سوا اسکے ہین بے شمار
وہ کُتبِ سِیر مین مُفصّل نگار

تو روشن ہوا ذکرِ مسطور سے
مضامینِ تحبیر مذکور سے

کہ عبد اللہ پدرِ شفیعُ الانام
عَلَیہِ صلوٰۃِ خدا و سلام

وہ امدادِ ایزد سے محفوظ تھے
وہ اِرشادِ غیبی سے محظوظ تھے

وہ لاریب از اولیاے عِظام
یقیناً وہ از اَصفیائے فخام

سپاہِ ملائک پہ سردار تھے
کہ اونکے قدم پر پیٔ سردار تھے

کرامات اونکی بسے آشکار
وہ لاریب کُتبِ سِیر مین نگار

اسیطور اُمّ شہِ مُرسلان
کرامات اونکی بسے در جہان

کرامات اونکی اگر ہو شمار
تو جلدِ مُضخّم مین ہو آشکار

اسیطور اَجدادِ خیر الانام
سوا انبیائے ذوی الاِحترام

ہمہ اولیائے خدائے جہان
کرامات اونکی بسے از بیان

جو اہلِ بصارت وہ اُسکے خبیر
جو اہلِ ضلالت وہ بیشک ضریر

خیوری وہ از مہر و مہ آشکار
نہ خفّاش بینائے شمس النّہار

اَللّٰھُمَّ یَا ذَا الْمَنِّ وَالْجُوْدِ ؛ زِدْ نَا مَوَدَّۃَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ ؛ وَمَوَدَّۃَ اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہِ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ ؛ وَاَسْعِدْنَا بِالثَّبَاتِ عَلَیْھَا غَایَۃَ السُّعُوْدِ ؛ وَاَصْعِدْنَا بِھَا عَلٰی مَدَارِجِ الشَّرَفِ نِھَایَۃَ الصُّعُوْدِ وَارْحَمْنَا بِہٖ اِذَا سُئِلْنَا تَحْتَ اَطْبَاقِ اللُّحُوْدِ ؛ وَظَلِّلْ عَلَیْنَا بِظِلِّ لِوَائِہِ الْمَعْقُوْدِ ؛ وَارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ فِی الْیَوْمِ الْمَشْھُوْدِ ؛ وَاَسْقِنَا یَا ذَا الْفَضْلِ مِنْ حَوْضِہِ الْمَوْرُوْدِ وَقَدْ جَعَلْتَہٗ شَفِیْعَ الْکُلِّ فِی الْیَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ؛ فَارْحَمِ الْخَیُوْرِیَّ

ظہور تولد ہوا بیگمان — دران لیل ہفتم بآخر زمان
خلاصی ہوئی تا طلوع صباح — یہی قول حقا بسے پر فلاح
شروع و خلاصی مین ہی جو زمان — تو مقبول اوسمین دعا بیگمان
وہی وقت دیوان اہل صفا — کہ غار حرا مین وہ غوث الورا
بھی اقطاب سبعہ و دیگر عظام — ز اہل دوائر جو عالی مقام
ستونہائے نوریئے اسلام دین — وہ ہین انکے حامل بصدق و یقین
یہ اوسوقت اُس جائے مین سب کرام — ہمیشہ کرین جلسہ با اہتمام
تو جو دین و دنیا کا ہی انتظام — وہ سب اونسے وابستہ ہی لاکلام
جو ہے اُمت ذات خیر الانام — تو ہے انکو امداد اُنسے مدام
تو لازم یہ ہے بر ہمہ صالحین — کہ اُسوقت سے وہ نہون غافلین
کرین اوسکی تحقیق از ماہرین — تو فوزاً عظیماً سے ہون فائزین
وہ عظمی عطیۃ بلا ارتیاب — جو ہوا اُسنے واصل وہی کامیاب
ہوئے جبکہ پیدا وہ اصل اصیل — تو لاریب وہ سال تہا عام فیل
ز برکات پیدائش مصطفا — ہوا اہل مکہ سے دفع بلا
ہوا دور اُنسے جو تہا قحط سال — ہوئے جملہ بار اُنسے فرخندہ حال
کیا دفع اونسے خدائے جلیل — برآمدے ابابیل اصحاب فیل
شب حمل و اس شب مین ای نیکدان — غرائب خوارق ہوئے بس عیان
تو در صبح آن شب بتان زمین — ہوئے سرنگون جملہ اے دوربین
زبان امیران و جملہ شہان — وہ بستہ ہوئی از کلام و بیان

فَاِنْ اَکْرَمْتَنَا دُنْیَا وَّاُخْرٰی
عَلَیْکَ صَلٰوۃُ رَبِّکَ مَا تَبَارَتْ
صَلَاۃٌ تَبْلُغُ الْمَامُوْلَ فِیْھَا

فَلَیْسَ لِبَحْرٍ تَنْقُصُہُ الدِّلَاءُ
نُجُوْمُ الْجَوِّ وَعَصَفَتْ رُخَاءُ
صِحَابَتُکَ الْکِرَامُ الْاَتْقِیَاءُ

خدایا طفیلِ شفیعُ الورا
طفیلِ ہمہ اہلِ بیتِ کرام
طفیلِ شہِ اہلِ صدق و صفا
طفیلِ ہمان آمنہ پارسا
طفیلِ جدِ ودِ حبیبِ خدا
صراطِ محبت پہ رکھ مستقیم
مجھے اور میری بھی اولاد کو
بھی آباؤ اُستاذ ہم مرشدین
بھی جو مجلسِ وعظ میں سامعین
کہ اون جملہ حضرات پہ ہون نثار
رکھین اونسے دائم یہی اعتقاد
وہ ہین طیّبات و ہمہ طیّبین
ہوئی جنپہ تیری عنایت مدام
نبی ہین وہ صدّیق ہین وہ شہید

جو نورِ قدیمی ظہورِ خدا
طفیلِ صحابہ نجومُ الانام
وہ عبد اللہ جو مظہرِ مصطفا
تصدّق ہوئے جن پہ دو نو سرا
طفیلِ ہمہ جدّہٗ مصطفا
بحبِّ حبیبی بقلبِ سلیم
مُرید و تلا میذِ دلِ شاد کو
ہوا جنسے حاصل مجھے فیضِ دین
بھی سائر جو ہین مومنانِ بالیقین
دل و جانسے لاریب پروانہ وار
کہ وہ اصفیائے خدائے عباد
چہ جائیکہ ہو اون مین از شر کین
کہ انعمت اونپر وہ عالی مقام
بھی صلحائے چارم بقولِ وحید

وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِکَ مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمْ مِّنَ النَّبِیّٖنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَآءِ وَالصّٰلِحِیْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِکَ رَفِیْقًا الآیۃ

يَا حَبِيبَ الْمَلِكِ الْوَدُودِ * وَيَا بِحَارَ الرَّحْمَةِ وَالْفَضْلِ وَالْجُودِ * فِي كُلِّ مَوْطِنِ الدُّنْيَا وَدَارِ الْخُلُودِ * فَلَا يُكَدَّرُ بَحْرُكَ بِذُنُوبِنَا أَيُّهَا الْمَقْصُودُ * وَلَا يَبْخَلُ رِضَائُكَ مَطْلُوبَنَا الْمَعْهُودَ * وَلِلّٰهِ دَرُّ مَا فِي هٰذَا النَّظْمِ الْمَنْضُودِ *

نَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ أَبْطَحِيٌّ ... شَمَائِلُهُ السَّمَاحَةُ وَالْوَفَاءُ

طَوِيلُ الْبَاعِ ذُو كَرَمٍ وَصِدْقٍ ... نَمَتْهُ الْأَكْرَمُونَ الْأَصْدِقَاءُ

بِنَفْسِي مَنْ سَرَى وَسَمَا إِلَى أَنْ ... رَأَى حُجُبَ الْجَلَالِ لَهَا انْطِوَاءُ

وَنَادَاهُ الْمُهَيْمِنُ يَا حَبِيبِي ... هَلُمَّ لِوَصْلِنَا وَلَكَ الْهَنَاءُ

فَقُلْ وَاشْفَعْ تَرَى كَرَماً وَمَجْداً ... وَسَلْ تُعْطَ فَشِيمَتُنَا الْعَطَاءُ

خَزَائِنُ رَحْمَتِي وَنَعِيمُ مُلْكِي ... بِحُكْمِكَ فَاقْضِ فِيهَا مَا تَشَاءُ

لَكَ الْحَوْضُ الْمَعِينُ كَرَامَةً يَا ... مُحَمَّدُ وَالشَّفَاعَةُ وَاللِّوَاءُ

مَقَامُكَ تَقْصُرُ الْأَمْلَاكُ عَنْهُ ... وَفَضْلُكَ لَمْ تَنَلْهُ الْأَنْبِيَاءُ

وَكَمْ لَكَ فِي الْعُلَا مِنْ مُعْجِزَاتٍ ... وَآيَاتٍ بِهَا سَبَقَ الْقَضَاءُ

إِذَا نَسَبُوا الْمَكَارِمَ وَالْمَعَالِي ... فَأَنْتَ لَهَا تَمَامٌ وَابْتِدَاءُ

وَتَغْمِسُ فِي السِّنِينِ الْغُبْرِ سُوحاً ... وَتَصْفُو كُلَّمَا كَدِرَ الصَّفَاءُ

إِذَا الْفَخْرُ انْتَهَى شَرَفاً فَحَاشَا ... وَكَلَّا مَا لِفَخْرِكَ انْتِهَاءُ

وَمَنْ يُحْصِي مَكَارِمَكَ اللَّوَاتِي ... لَهَا فِي كُلِّ مَرْتَبَةٍ سَنَاءُ

أَجِبْ مَوْلَايَ وَاقْبَلْ صَوْتَ عَبْدٍ ... أَسِيرِ الذَّنْبِ فِيهِ لَكَ الْوَلَاءُ

تَدَارَكْنِي بِجَاهِكَ مِنْ ذُنُوبٍ ... وَأَوْزَارٍ يَضِيقُ لَهَا الْفَضَاءُ

وَكُنْ لِي مُلْجَأً فِي كُلِّ حَالٍ ... فَلَيْسَ إِلَى سِوَاكَ لِيَ الْتِجَاءُ

قصیدۂ رشیدہ عقیدۂ سدیدہ

فیض و لپر نقش اسم ذاتِ نور و نار ہے
جسکے نامی نام سے وہ نار بھی گلزار ہے

از سراپا حبِ ایزدی پائے خاتم سے حبیب
کُنتُ کنزاً مخفیاً کا سِرِ پر انوار ہے

جلوۂ نورِ قدیمی سے ہوا جب وہ نگار
تب تو ایزد لامکانمین عاشقِ دیدار ہے

قابَ قوسینِ ہوا جب ابروئے خیر الورا
تب تو اَو اَدنیٰ سے طٰہٰ چہرۂ غفار ہے

مَن رَآنی قد رَای الحق مقامِ مصطفا
دید اونکی دیدِ ایزد واہ کیا دیدار ہے

مارمیتَ اِذ رمیتَ نفی و اِثباتِ عیان
خود خدا رامی بجائے سیدِ مختار ہے

سُرمۂ سُبّوح سے وہ چشمِ مازاغ البصر
دیدِ ذاتِ احدیت سے دائما سرشار ہے

اوس رخِ طٰہٰ و زلفِ لی مع اللہ پر مدام
نور فشان والضحیٰ واللیل عنبر بار ہے

نور انکا جب ہوا مسجودِ جملہ کائنات
تب تو صلبِ ساجدین مین وہ تقلب دار ہے

جس زبانکی شان ہے ماینطق فرقانمین
قولہ قرآنِ ناطق معجزِ کفار ہے

لایُحیطون بشیءٍ وصفِ علمِ مصطفا
اُنکا علمِ ایزدی کیا بحرِ پر زخار ہے

اونکے دریا علم سے قرآن قطرہ ہی مدام
قطرۂ قرآن مین فلکِ نُہی بیکار ہے

اونکی طاعت طاعتِ ربُّ الوریٰ ہی لاکلام
کیونکہ سرِ احدیت کا خود وہی ستار ہے

ہی قدم حادث مین لا بد برزخِ کبریٰ وہی
روحِ ذاتِ کبریا برتر وہ از افکار ہے

ہی تعالیٰ شانہٗ قرآن از برہانہٗ
پاک از امکانہٗ وہ باعثِ اطوار ہے

عبدہٗ وہ ذاتِ یکتا در لباسِ عبدہٗ
از شراکت وہ منزہ ناظرِ اسرار ہے

درحقیقت ہی وہ مطلق سرِ ذاتِ احدیت
ہی وہی محیی ممیت و فاعلِ کردار ہے

اوّل و آخر وہی ظاہر وہی باطن علیم
وہ غفورِ عاصیان وہ رافعِ اوزار ہے

اِس مکانسے لامکانمین کیون نہو اونکا گذر
عینِ عالم مین وہی انسانِ پر انوار ہے

وہ ہین جملہ اِنسے ہی بالیقین — کہ وہ حاملِ سیّدُ المرسلین
اِسی پر ہمیشہ رہین مُستقیم — کہ لاریب ہے یہ صراطِ سلیم
دَمِ مرگ ہو دلمین یہ اِعتقاد — بھی جاری زبانپر یہ قولِ سداد
کہ آباؤ اَجدادِ شاہِ شہان — ہمہ اہلِ اِسلام و اہلِ جِنان
جو ہے اِسکا منکر وہ روئے سیاہ — وہ ملعون مردود بے اِشتباہ
وہ موذیئے ذاتِ رسولِ کریم — وہ موذیئے ایزد وہ اہلِ جحیم
پناہِ خدا اوسسے ہر صبح وشام — برائے مُحبّانِ خیرُ الانام

اِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا

خدایا جو مذکور اَہلِ وفا — تو کر خاتمہ سبکا باصد رضا
رضائے الٰہی سے مسرور ہون — لقائے الٰہی سے پُرنور ہون

خیُوری بھی اوسوقت دل شاد ہو
لقائے حبیبی سے آباد ہو

دُرُود ہائے صلوات و غُرر سلام — بَاعدادِ اَنفاسِ جملہ انام
تصدّق وہ برفرقِ خیرُ البَشَر — بھی آل و صحابہ پہ شام و سَحر
بھی عبد اللہ و آمنہ پر ضرور — ہوا جنسے نورِ خدا کا ظہور
بھی اَجدادِ خیرُ الورا پر مدام — بھی بر اُمّہاتِ رسولِ کرام
بھی اونپر کہ ہے جنکا یہ اِعتقاد — کہ آباؤ اجدادِ خیرُ العباد
ہمہ اَصفیائے خدائے جہان — وہ اہلِ جنان ہین وہ اہلِ جِنان
یہی ہے خیُوری کا خوش اعتقاد — یہی ہی رضائے خدائے عباد

صحت نامۂ بصائر عشرہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۸	۱۹	السحر	آسرار	۱۱۹	۱۴	امرا	امرِ
۴۶	۲	تذکرہ	نذکرہ	۱۱۷	۱۸	نعس	نفس
۱۱۵	۱	ممل دین	مُمِدّ ین	۱۳۰	۱۹	انعباد	العباد

صحت نامۂ درج الدّرر البہیّہ؛ اوّل جلدِ عقائدِ خیوریّہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۵	التغیما	التنعیما	۳۲۵	۱	اکب	ایک
۸۶	۱۳	اصحاب	آصلاب	۳۴۷	۹	قعرما	قعرھا
۹۱	۵	الاالہ	الالہ	۳۷۱	۳	لکفر	لِلکفر
۶۶	۳	افضلُ	افضلَ	۴۴۰	۸	ست	بیت
۷۰	۳		یۃ	۴۴۳	۴	سار	نثار
				ایضًا	۱۹	نیر	خیر
۱۵۲	۱۵	م	نام	۴۶۵	۶	بجاتب	بجانب
۱۵۵	۱	مِن ھومَن	مَن ھومِن	۴۸۰	۱۱	گروہ	کردہ
۱۶۲	۱۵	الام	الانام	۴۸۱	۷	بیفراری	بیقراری
۲۰۴	۱۵	العولہ	العوالم	ایضًا	۱۷	سمًا	سمعًا
۲۴۷	۱۵	الوالعلم	اولواالعلو	۴۸۲	۱۹	الا	لا
۳۱۷	۵	الدینہ	اللدنیّہ	۴۸۳	۱۲	ھی	منہا

حامدًا و مُصلّیًا

ای عزیز وافر تمیز بعد طبع تمام کتاب ہذا وقتِ تصحیح نمودار ہوا؛ کہ تصحیح سنگ مین صحت پروپے تحریر

عرش و فرش و جن و انسان جملۂ املاکِ جہان
خاکِ نعلِ مصطفیٰ ہر ایک خدمتگار ہے

کیون نہون وہ شافعِ روزِ جزا ایدوستو
مثلِ خاکِ پا طلب یہ پیشِ ربی کار ہے

گردِ پائے مصطفیٰ در سفرِ اسریٰ کائنات
بہرِ پاکِ پا شفاعت خواہشِ غفار ہے

ہے قدمگاہِ شفیعِ مذنبان وہ لامکان
اونکا سایہ لامکان وہ ازمکان بیزار ہے

کنتُ کنزاً مخفیاً کا جب ہوا وہ سرِ غیب
تب تو سایہ مختفی در کنز گوہر وار ہے

آیتِ ولسوف یعطی اونکا منشورِ رضا
مرضی و مرضی وہی ارضائی وصفِ یار ہے

رائی و مرئی وہی ہے آئنہ مین ہی فہیم
عاشق و معشوقِ یکتا ایک ہی دلدار ہے

مظہر و مظہر وہی مظہر یہ بین از چشمِ دل
ن و القلم وہی اک مصدرِ اظہار ہے

جب قسم کھائے خدا با خاکِ پائے مصطفیٰ
تب تو سرِ احدیت وہ ذاتِ بے انکار ہے

آشکارا جب ہوا وہ سرِ لولا در ازل
تا ابد وصفِ ربوبیت سے حق مختار ہے

در ازل نامِ محمدؐ سے مسمّیٰ ہے خدا
تا ابد تشبیہ سے احمد یہ وہ ایثار ہے

شاہدِ خلقِ خلائق واقفِ اسرارِ ہو
عالمِ احوالِ جملہ خود وہی جبار ہے

منجی و ماحی وہی موصوف با وصفِ خدا
قاسمِ جملہ نعم وہ رحمتِ مدرار ہے

نعتِ آلِ مصطفیٰ قرآنِ ذاتِ کبریا
جزو و کل در حکم یکسان مذہبِ اخیار ہے

جب ہوا قطبِ رحائی فاطمہ قطبِ زمان
تب تو اسپرِ چون رحی جبریل بھی دوّار ہے

کیون نہو حسنین کا وہ مہد جنبان جبریل
اونکی صدقے مہدِ سدرہ جسکا مسکن دار ہے

یا مجیری یا ضمیری یا خبیری ہر زمان
ناظری و حاضری چون نور در ابصار ہے

یہ حضوری با حضوری دردِ دوری سے حزین
انت ربی در دو عالم از جنان اقرار ہے

گوہرِ صلوات بر فرقِ ہمہ دائم نثار
چون شمارِ قطرہا در بحر و در امطار ہے

بیانِ قطعۂ تاریخ بحروفِ شماریخ

حمدے بروں ز حصر سپاسی بروں ز حد
حق را سزد کز وہمہ را میرسد مدد

الحمد للہ والمنۃ ومنہ النعم والجنۃ کہ چون از نسائم الطافِ الٰہی ؛ وشمائم اعطاف نامتناہی
یعنی ازین صحیفۂ منیفہ ونسخۂ شریفہ کہ اطیب من زمان الصبا واعطر من فوحان الصبا ست
بساتینِ قلوبِ مخلصان قدیمی ؛ وریاض صدورِ متخصصانِ صمیمی ؛ رشک افزائے
خلدِ برین ونشو ونما فرمائے حق الیقین گردید ؛ وسینۂ پرسکینۂ محبان صادقین ؛ وصدور
انورِ منصفانِ حاذقین ؛ بفتوحاتِ فائحات عرصۂ مقدس ؛ وفیوضاتِ لائحاتِ
عالمِ اقدس ؛ فیضی از پرتوئے الم نشرح لک صدرک بور زید ؛ وعنادلِ ارواح
بر افنانِ اشباح در صباح ورواح از رفیع شانش ووسیع بیانش بدین مقولہ
صدق منقولہ تغرد بہ پسندید شعر

کہ زندگیٔ دل وجان از وہمی بینم	بیانِ آن چہ توان گفت آبحیوانست

اعنی بہ چون این کتاب از افقِ غیب وثقتِ لاریب لطفِ وجود از مطبع معہود ارزانی
فرمود ؛ واساس وِدادِ خیر الانام ؛ علیہ اطیب الصلوۃ والسلام ؛ وبنیۂ اتحادِ احکام اسلام
را مشید ومؤید نمود ؛ فوراً قطعۂ تاریخ ؛ مرحلۂ این حروفِ شماریخ بہ پیمود

چونکہ شد مطبوع ہذا نسخۂ دُرجِ الدّرر	از برائی دوستانِ مجتبا خیرُ البشر
کز بحارِ مصطفا آوردہ دُرجِ الدُّرر	گفت ہاتف ای خیُوری مرحبا بر دینِ تو

۱۳ ۱۲

الفاظِ فصیحہ بجائی غیر فصیحہ مین سہو نظر آشکار ہوا؛ لہذا اُن الفاظ سے حضراتِ ناظرین مُنصفین کو آگاہ کرنا سزاوار ہوا؛ اور اون الفاظ مذکورہ کا اِن چند صفحات مین بسطور شمار ہو

صفحہ	فصیح	غیر فصیح	سطر
۸۹	بھی اُن مادرون سے جو ہین طاہرات	اونھین مادرون سے جو تھین طاہرات	۵
۹۱	تو اونسے کیا مجکو پیدا خدا	اونون سے کیا مجکو پیدا خدا	۶
۹۱	بھی اونسے مین برتر بلا اِمترا	اونھون سے مین برتر بلا چون چرا	۱۱
۹۲	تو ہون اُنسے اکرم مین نزدِ خدا	تو اکرم اُنھونسے مین نزدِ خدا	۶
۹۲	تو اُنسے کیا مجکو بے کیت و ذیت	اُنونسے کیا مجکو بے کیت و ذیت	۸
۱۰۴	بھی اونکی وجاہت سے رنج و بلا	اونھونکی وجاہت سے رنج و بلا	۱۶
۱۰۴	بھی اونسے جو خیر القبائل سدا	اونھون سے جو خیر القبائل سدا	۵
۱۰۵	بھی اُن سات مردون سے جو مُسلین	اُنھین سات مردون سے جو مُسلین	۷
۲۰۴	تو اُنپر ہوئے اِفترائے لِئام	اونھونپر ہوئے اِفترائے لِئام	۱۹
۲۵۵	بھی اونکی حمایت مین لیل و نہار	اونو کی حمایت مین لیل و نہار	۱۷
۴۲۲	حبیبی یہ جو سیّدُ المرسلین	اونونپر جو ہین سیّد المرسلین	۶
۴۲۲	تو اونکا وہ تابع بقلبِ سلیم	اِنھونکا وہ تابع بقلبِ سلیم	۱۶
۴۲۵	تو دو ہین مُعطّل بھی اُنسے ضرور	تو دو ہین مُعطّل اُنھون سے ضرور	۷
۴۲۶	آمان اور ایمان بھی اُنسے عیان	امان اور ایمان اُنھونسے عیان	۱۲
۴۵۰	نہ اُن دو سے بُت کو ہوا ہے سجود	اونھون نے نہ بُت کو کیا ہی سجود	۸
۴۵۶	کہ ہے کافرونکی بتو سے رجا	کہ ہی کافرونکی اونھوسے رجا	۱۳

اعلانِ خوشتر ہمان

ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ

کہ یہ نسخہ درج الدرر البھیہ فی ایمان الاباء والامہات المصطفویہ مع بصائر عشرہ جلیہ بمطبع توفیقی واقع شہر کلکتہ بتوفیقِ حقیقی نور بخش دیدہ اولی الابصار ہوا ؛ حسبِ قانونِ سرکارِ نامدار دفتر رجسٹری گورمنٹ مین نگار ہوا ؛ پس کوئی صاحب قصد چھاپنی یا چھپوانی کتابِ مسطور کا نہ فرماوی والا بجای حصولِ نفع بار نقصان و مضرت اٹھاوی اور جس صاحب کو خرید کتابِ مرقوم الصدر منظور ہو تو شہر کلکتہ امراتلہ گلی مین حافظ ولی اللہ صاحب سے دستیاب بالضرور ہو ؛ نمبر مکانِ حافظ صاحب موصوف ۹ بلا انکار ہی ؛ قیمتِ سچپتہ ششش روپیہ فی جلد کتاب ملنی کو آشکار ہی ؛ اس قیمت سے یہ درج الدرر از بسکہ نہایت ارزان ہی اس ارزانی نفع رسانی سی اہلِ حیرانی دائم لرزان ہی ؛ آری شعر ـ قدر گوہر جو گوہری داند ؛ چہ نہی در دکان خردہ فروش ؛ وھو اللطیف الخبیر والیہ المرجع والمسیر المشتہر

موٴلفِ مسکین محمد خیر الدین عصمہ اللہ من شر الحاسدین

آمین ؛